تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء
الحمد و المنة کہ کتاب درایت انتساب فوائد و منافع مملو موسوم بہ
تزک جہانگیری اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اوس خداوند کریم جل شانہ کی سزاوار ہی جسنی واسطی انتظام عالم ظاہری
کی بادشاہان دادگر عدل گستر کو باعث اطمینان اہل عالم اور انتظام سلسلہ
بنی آدم کی سب سی درجہ بلند اور مرتبہ ارجمند عنایت فرمایا تا ظالم اونکی تیغ
سیاست سی نابود اور مظلوم شربت عدالت سی خشنود ہون اور اہل دولت
اونکی سایۂ عنایت مین شاد اور غربا لطف و سخاوت سی آباد رہین اور ہمیشہ
اونکی بیدار مغزی اور ہر شخص کی رتبہ شناسی سے ملک آباد اور خزانہ معمور
اور سپاہ آسودہ اور رعایا مرفہ حال اور دوست خوشحال اور دشمن پایمال
رہین اور ہمیشہ درود و سلام اوپر باعث ایجاد عالم اور فخر بنی آدم حضرت احمد
مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہون کہ ذات بابرکات اونکی موجب

اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت اور معنی یکے ہی اور حاصل ہونا بھلی باتون
کا اور بچنا برائیون سی بی اونکی متابعت کی ممکن نہین اور اونکی خلفای مطلق اور ائمہ
برحق اور یاران جان نثار اور متبعان سعادت آثار پر ہوکہ طریقی عدالت اور سخاوت اور
قاعدی حلم و رافت اونسی مروج اور مشہور ہوی اما بعد احمد علی سیماب کیطرفسی ہر امیر مقبل اور
خرم و دلگیر کو مژدہ ہوکہ جب سرنوشت یزدانی اور توفیق آسمانی سی محمد آباد ٹونک
حرسہا اللہ تعالی عن الحوادث والآفات بوجود باجود اور حکومت عدالت آمود نواب
عالیجاہ دولت پناہ عالی ہمت بلند شوکت قدردان قیصر نشان مردم شناس معدلت اساس
امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان بہادر صولتجنگ
دام اقبالہ گرامی فرزند ارجمند جگر پیوند حضرت گرامی مرتبت درایت منزلت جناب حضرت
یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ شمع شبستان امارت
گلدستہ گلستان وزارت سی سرسبز اور شاداب ہوا تو بموافق سرشتہ قدیم اپنی
والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و مغفور کے ہر شخص کو حسب رتبہ اور لیاقت اونکی
اپنی عنایت سی ممتاز اور معزز فرمایا اور اکثر اوقات عزیز کو صرف تحصیل علوم اور
تہذیب اخلاق کیا خصوصاً علم تاریخ اور فن اخلاق اور نصایح حکما اور قوانین بندوبست
آبادی مملکت اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ عالی فرمائی اور تذکرہ ایسی عمدہ باتون کا
اور چرچا نیک صفاتون کا جناب تقوی مآب فضائل انتساب دانش و فراست
توامان فضائل و مکارم نشان مولوی عبد المالک و ستاد حضور اور بعض

مصاحبان دانشمند اور یاران ارجمند سے رہا کرتا اور قصص اور حکایات
اس طور کے سمع اقدس سے گذرتی اور باوجود عمر جوانی اور قوت جسمانی
اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف اور رؤسا کی ہر کام میں
تامل اور بردباری اور حیا و حلم کو کار فرماتے اور موافق اپنی خاندان عالیشان کے
عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتے اور ترقی علم اور آبادی ملک اور خوشنودی
خلق اللہ اور رضای صاحبان ذوالاقتدار حکام روزگار شب و روز چاہتے
سو بنظر ان باتوں کے امر عالی سے شرف نفاذ پایا کہ کتاب توزک جہانگیری
کمیاب اور عمدہ تواریخ شاہان ماضیہ ہندوستان کے اور قواعد عدالت
اور جہانگیری اور رعیت پروری سے خزینہ ہے واسطے نفع عام
اور بقای نام کے زبان اردو سلیس میں کیجاوے تا ہر نزدیک و دور اوسکی مطالعہ
اور سننی سے محظوظ اور خوشوقت ہوں خصوصاً امرا اور رؤسا کو دستور العمل ملکداری اور آبادی
ریاست ہو اور بری صحبت سے احتراز کریں اور نیکنامی دو جہان کے حاصل کریں اور مصاحب
اور ہمنشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل وفادار قدیم نمکخوار اشرفا کو اپنی صحبت میں رکہیں کہ ان
باتوں سے ترقی دین اور دنیا کی ہوتی ہی اور نام نیک عالم میں مشہور ہوتا ہے اور رضا
مندی حاکمان وقت صاحبان انگریز بہادر کے کہ حکما اور سلاطین زمانہ میں ہاتہہ لگتی
ہے سو بموجب حکم عالی کے یہہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی اللہ تعالی اس
رئیس کے عمر اور دولت اور اقبال و حشمت میں روز بروز ترقی کرے تا کثرت علم

اور آبادی مملکت اسکی ذات بابرکات سی ہو اب شائقین اخبار کو معلوم ہو کہ سلطان
نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی نی اپنی حالات ابتدای جلوس اور تخت نشینی سی اٹھارہ
سال سلطنت تک تحریر فرمای کہ اس بادشاہ کو شوق نوشت و خواند کا بہت تھا بعد
اوسکی اپنی یہان کی ایک امیر معتمد خان نامی کو کہ معتبر خاص تہا فرمایا کہ اب تم میری حالات
لکھکر مجھسی اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سو اون معتمد خان نی دو برس تک انصرام
اس خدمت کا کیا اور حالات لکھکر بعد ملاحظہ بادشاہ داخل کتاب کرتی رہی بعد اونیس
برس کی ایک اور امیر نی کہ نام اونکا مرزا محمد ہادی تہا اوس بادشاہ کی وفات تک کی
حالات کو لکھکر داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نی شروع اپنی تاریخ کا خود ابتدای
جلوس اور تخت نشینی سی کیا تھا اور ایام شہزادگی کی حالات قلم بند نہین کیی تہی اسواسطی
وہ کتاب ناقص تہی تو مرزا محمد ہادی مرحوم نی دیباچہ اوس کتاب کا اپنی طرف سی لکھا اور
اوس دیباچہ مین حالات جہانگیر کی ابتدائی ولادت باسعادت سی تا زمان جلوس تحریر
کرکی کتاب مذکور کو تمام و کمال کر دیا **بیان حال ولادت جہانگیر بادشاہ**
غازی رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کی بزرگون کی یون ہین ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر
بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین محمد بابر
بن عمر شیخ بن سلطان ابو سعید بن سلطان محمد بن میرانشاہ * بن
قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان چونکہ اکبر شاہ ہمیشہ واسطی بقای
کارخانہ سلطنت کی اللہ تعالی جل شانہ سی اولاد لیاقت مند کہ سزاوار تخت نشینی اور باعث

ناموري کا ہو طلب کیا کرتا تھا اور فقرا اور بزرگون کي خدمت اور دعا سي منتظر حصول
اس مقصد کا رہا کرتا تو بعض مصاحبون نی عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیم نام ایک بزرگ روشن
دل نیک اطوار یہان مشہور ہین اور قبولیت دعا مین شہرۂ آفاق اور سات واسطون سے
نسبت اونکي حضرت شیخ فرید شکر گنج کو پہنچتی ہی اور وہ موضع سیکري کی پہاڑ مین کہ آگرہ
سي بارہ کوس ہی رہتی ہین اگر جناب آرزو اولاد کي اون سی بیان کرین تو امید ہی کہ
اونکي دعا سي مقصود حاصل ہو اسواسطي اکبر شاہ ساتھ اخلاص اور نیاز کی اونکي خدمت
مین گئی اور اپني حاجت بیان کي اون بزرگ آگاہ دل نی بادشاہ کو تولد فرزند کي بشارت
دي بادشاہ نی کہا مینی نذر کي ہی کہ اگر آپ کي دعا سي میری بیٹا پیدا ہو تو مین اوسکو
آپ کي خدمت مین رکھون گا تا آپ کی سایہ برکت مین پرورش ہوی حضرت شیخ
سلیم نی فرمایا کہ ہمنی اوس نونہال کو اپنا ہمنام کیا بادشاہ کي نیت صادق اور عقیدہ
مضبوط تھا چند مدت مین اکبر شاہ کي بی بي کو حمل ہوا اور جب وضع حمل کی دن قریب
آئی تو بادشاہ نی جہانگیر کي والدہ کو حضرت شیخ سلیم کی گھر بھجوایا اور اونکی مکان برکت
نشان مین چہارشنبہ کی دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی ۹۷۷ نوسو ستتر ہجري
مین کہ آفتاب برج میزان مین تھا قصبہ فتحپور مین شیخ سلیم کی گھر اوس آفتاب
جاہ و جلال نی طلوع کیا اور اکبر شاہ نی شہزادہ کی ولادت کي خبر سنکر بڑا جشن کیا
اور بہت مال بانٹا اور اپنی تمام ملک سی قیدیون کو چھوڑ دیا اور موافق اپنی وعدی
کی اوس فرزند ارجمند کا نام اون بزرگ کی نام پر سلطان سلیم رکھا اوس وقت کی

شعرانی طرح طرح کی عمدہ قصائد شہزادی کی مبارکبادمین کہی اور انعام سی مالا
مال ہوی اور اون تاریخون مین سی یہہ مشہور ہین ٥ دُرِ شہوار لجۂ اکبر ٭ گوہر درج
اکبر شاہی ٭ اور اوسوقت خواجہ حسین مروی نی اپنی کمال ذہانت سی ایک ایسا عمدہ
قصیدہ کہاکہ سب شعرا اوسمین حیران ہوگئی پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبر شاہ کی ہے
اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جہانگیر کی اور باوجود ان دونو مشکل صنعتون کے
مضامین عمدہ اور رنگین لکھی ہین اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہین

للہ الحمد ازپی جاہ و جلالِ شہریار	گوہرِ مجد از محیطِ عدل آمد درکنار
طائری از آشیانِ جاہ و جود آمد فرود	کوکبی از برج عز و ناز گردید آشکار
گلبنی زینگونہ ننمود ندبر دہر چمن	لالۂ زینگونہ نکشود از میانِ لالہ زار
شاد شد دلہا کہ باز از آسمان عدل و داد	باز دلہا زندہ شد کز مہر ایام بہار
آن ہلال برج قدر و جاہ و جود آمد برون	وان نہالِ آرزوی جان شاہ آمد ببار
شاہ اقلیم وفا سلطانِ ایوان صفا	شمع جمع یکدلان کام دلِ امیدوار
عادلِ کامل محمد اکبرِ صاحبقران	بادشاہِ نامدار و کامجوی و کامگار
کاملِ دانای قابل عادل شاہان بدہر	عادلِ اعلی و عاقل بی عدیلِ روزگار
سائۂ لطف الہ آن لایق تاج و نگین	بادشاہ دین پناہ عالم عادل مدار
مجلس ویرا سمائی چارجی دان عود سوز	مرکب ویرا سماکِ رامح آمد نیزہ دار
[illegible]برج وجود و گوہرِ دریای جود	از برای اوج دلہا شاہبازِ جان شکار

بادشاہا سلک لولوی نفیس آوردہ ام — ہدیہ از کان گرامی بار جوی و گوش دار
کس نیارد ہدیہ زین بہ اگر دارد کسے — ہر کہ دارد گو بیا چیزی کہ داری گو بیار
مصرع اول زوی سال جلوس بادشاہ — از دوم مولود نور دیدہ عالم بر آر
تا بود باقی حساب روزہای ماہ و سال — دان حساب از سال و ماہ و روز دوران نامدار
شاہ ما پایندہ باد و باقی آن شہزادہ ہم — روزہای بیحساب و سالہای بی شمار

غرض بعد حصول اس مراد کی اکبر شاہ بارہوین تاریخ شعبان کو اوسی سال واسطی زیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری کی اجمیر کیطرف پیادہ روانہ ہوا اور بارہ بارہ کوس کی منزلین مقرر کین سترہوین دن روضۂ مقدس مین پہنچا اور بعد مراسم زیارت اور لوازم عقیدت کی اپنی خیرات وحسنات سی وہان کی رہنی والون کو مالا مال کیا اب کچھہ احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کی لکھی جاتی ہین معلوم ہو کہ مولد شریف آپکا سیستان ہی اسواسطی آپکو سنجری کہتی ہین کہ معرب سگزی کا ہی جب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپکی خواجہ حسن نامنی انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتی تہی جب اونکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب الٰہی کا شوق ہوا اور دنیاداری چہوڑکر سمرقند اور بخارا کو گئی اور وہان علم ظاہری حاصل کرکی خراسان کی طرف آئی اور کچھہ دنون وہان رہکر قصبۂ ہارون مین کہ نواح نیشاپور سی ہی آئی اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوکر بیس سال تک ریاضتین طرح طرح کی کین

اور بحکم اپنی پیر کی ہمیشہ سفر مین رہا کرتی تہی اس باعث سی اوسوقت کی بہت بزرگونسی
مثل حضرت نجم الدین کبری وغیرہ سی بلکہ کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپکا دو واسطی
سی حضرت شیخ مودود چشتی کو پہنچتا ہی اور آٹھہ واسطی سی حضرت ابراہیم ادہم کو اور پہلی
سلطان معز الدین کی آنی سی رای پتہورا کی وقت مین پیر سی رخصت ہوکر ہندوستان
مین تشریف لای اور اجمیر مین رہی اور حضرت خواجہ قطب الدین اندجانی نی کہ جنکو قطب
صاحب کہتی ہین ماہ رجب مین سنہ چہہ سو بیس کی شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ہمام ابو اللیث
سمرقندی کی روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی کی
جناب خواجہ معین الدین سی بیعت کی اور شیخ فرید شکر گنج جو پنجاب کی شہر مین ہین مرید
حضرت خواجہ قطب الدین کی ہین اور شیخ حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حضرت
امیر خسرو کی تہی مرید حضرت شیخ فرید شکر گنج کی ہین القصہ بعد زیارت اجمیر سی دہلی کی
جانب کوچ کیا کہ وہان کی اولیای کرام کی بہی زیارت سی فائدہ مند ہون تہوڑے
دنون مین بیچ ماہ رمضان کی اوس زمین کو اپنی قدم سی روشن کیا اور وہانکی
مزارون کی زیارت سی فارغ ہوکر اور اپنی باپ ہمایون بادشاہ کی زیارت کرکی آگرہ
کی جانب معاودت فرمائی اور چہٹی تاریخ ذیقعدہ کو وہان پہنچی چونکہ ولادت سلطان
جہانگیر کی قصبہ سیکری مین واقع ہوئی تہی اسواسطی بادشاہ نی اوسکو مبارک سمجہکر
وہان رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ ربیع الاول سنہ نوسو اوناسی ہجری مین
حکم اوسکی شہر پناہ اور مکانات کی تعمیر کا فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار نی موافق اپنی

وہان مکانات بنوائی تھوڑی دنون ہین وہ بڑا شہر بہت عمدہ آباد ہوا اور مسجدین
اور مدرسی اور خانقاہین اور چوک و بازار سب کمال نفاست اور تکلف کی سرخ پتھر تراشی
ہوی کی تیار ہوی اور باغات عمدہ میوہ دار آراستہ ہوی اور نام اوسکا فتحپور رکھا گیا پھر
جبکہ اکبر شاہ نی اوسکو اپنا دار السلطنت کیا تو اس نام کی برکت سی بہت سی فتحین اوسکو
حاصل ہوئین اور فتحپور مین حضرت شیخ سلیم کی روضۂ مبارک سی بڑی دروازی کی پہلو پر
لکہا ہوا ہی کہ بعد فتح دکن سی اس مقام کا نام فتحپور ہوا کہ اکبر شاہ ملک دکن اور دان دیس کو
فتح کرکی جو اب خاندیس مشہور ہی ایکہزار دس ہجری مین فتحپور ہوکر آگرہ کو تشریف فرما ہوی
خداوند کریم کی عجب قدرت ہی کہ یا تو وہ شہر دولت و حشمت سی آباد تھا کہ بجز امرا وہان
کسیکا گذر نہین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سی جگہہ نہوتی اوسکا اور اوسکی رہنی والون کا بجز نام نشان
نرہا اسیواسطی فرمایا ہی حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نی کہ دنیا ایک
پل ہی گذر اوسپرسی اور مت ٹہیر اوسپر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی جانا مین
کل کو زندہ رہون گا گویا اوسنی اپنی کو ہمیشہ زندہ سمجہا اور کہا گیا ہی کہ دنیا کو ایک
گہڑی تصور کرکی عبادت مین گذاری کہ گوہر عمر بی قیمت ہی اور حدیث شریف مین
ہی کہ بہتر وہ مال ہی جو خدا کی راہ مین خرچ ہو اور فرمایا ہی کہ بیچ دنیا کو بدلی آخرت
کی کہ تو نفع پاوی القصہ جب کہ عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینی چار دن
کی ہوئی تو بصلاح عقلمندون کی نیک ساعت مین چارشنبہ کی دن بائیسوین
تاریخ رجب کی سنہ ۹۸۱ ہجری مین سلطان جہانگیر کا مکتب کیا اور اس خوشی کا

بڑا جشن کرکی نقد و جنس بی حساب لوگون کو عنایت فرمایا اور مولانا میر کلان ہروی
کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اون کا اوستاد مقرر کیا اور قطب الدین محمد خان
انکی خدمت اتالیقی سی سرفراز ہوی اور جب اون کو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا
تو انکی جگہہ مرزا خانخانان کو اتالیق کیا اور سنہ نوسو پچاس مین اکبر شاہ نی شہزادی
کو منصب دہ ہزاری اور سوار عنایت فرمایا اور کہا کہ میری شہزادی کی نیک سیرتی او
بیداردلی اور بردباری سی سب اعلی و ادنی خوش ہین اور جب سلطان جہانگیر پندرہ
سال کی ہوی تو اون کی شادی راجہ بہگوانداس کی لڑکی سی کہ سب راجون مین
بڑا تھا اور شوکت و سامان مین سب سی غالب مقرر کی اور دولتخانہ خاص و عام مین
سامان جشن شاہانہ مرتب ہوا اور سنہ نوسو ترانوی ہجری مین بیچ ساعت نیک کی
اکبر شاہ نی راجہ بہگوانداس کی گہر کو اپنی قدم سی روشن کیا اور شہزادی کا نکاح اوسکی
لڑکی سی باندہ کر اپنی دولت سرا مین تشریف لای راجہ نی لوازم نیاز او پیشکش
بجالاکی بڑی خوشی کی اور شہزادی اور بیگمات اور امرا کو دعوت لائق بہیجی اور ہر ایک
کو شاگرد پیشہ اور نوکرون مین سی تمام لکہہ کر سروپا دیا پہر سنہ نوسو چورانوی مین
اکبر شاہ نی شہزادی کی دوسری شادی راجہ اودی سنگہ کی لڑکی سی مقرر کر کی
ساعت سعید مین مع تمام بیگمات راجہ کی گہر رونق افروز ہوکر نکاح کیا اور بہت
داد و دہش کی اور یہ راجہ اودی سنگہ فرزند راجہ مالدیو کا ہی کہ بڑا صاحب شوکت
اور معتبر راجون سی تہا اور اسّی ہزار سوار اوسکی نوکر تہی اگرچہ راجہ سانگا بہی

جو حضرت ہمایون شاہ سی لڑاتہا دولت وسامان مین راجہ مالدیو کی برابر تہا لیکن شرافت
اور وسعت ملک اور لشکر مین مالدیو اوسنی زیادہ تہا چنانچہ اکثر سرداران لشکر مالدیو کے
راجہ سانگا سی لڑی لیکن ہر بار راجہ سانگا مغلوب رہا اور اوسی سال مین راجہ
بہگوانداس کی لڑکی سی جہانگیر کی ایک لڑکی جمیلہ پیدا ہوئی اور اوسکا نام سلطان
النسا بیگم ہوا اور پہر نوسو بچانوی سال ہجری مین اوسی سی ایک شہزادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ
نی نام اوسکا سلطان خسرو رکہا اور نوسو ستانوی ہجری مین دختر خواجہ حسن سی ایک اور
فرزند شہامت پیوند متولد ہوا اور اوسکا نام سلطان پرویز رکہا اور نوسو اٹہانوی سال
ہجری مین راجہ کیشو داس کی لڑکی سی جو قوم راٹہور کی تہی ایک دختر بہار بیگم نام پیدا
ہوئی اور تیسوین تاریخ ربیع الاول کو ۱۰۰۰ ہزار ہجری مین پنجشنبہ کی رات کہ جہانگیر کے
سلطنت مین مبارک شنبہ مشہور رہا ہی دار السلطنت لاہور مین راجہ اودی سنگہ کی
لڑکی سی اختر برج خلافت شاہجہان پیدا ہوی اور چونکہ اس مہینی مین تولد شریف
حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول الثقلین جد الحسن والحسین صلی اللہ تعالی علیہ
وآلہ وسلم کا ہی اسی برکت سی شاہجہان نی دین واسلام کو مروج کیا اور برسیے
باتین جڑ سی اوکہیڑین اور بعد تین دن کی اکبر شاہ نی محل مین جاکر انکو دیکہا اور
ایک بڑا جشن کیا چونکہ اکبر شاہ کو کمال خوشی اور خرمی حاصل ہوئی تہی اسواسطی
اونکا نام سلطان خرم رکہا اور ساتہہ نام شاہجہان کی آخر کو مشہور ہوی اور انہین
روزون خواجہ عبد اللہ جہانگیر کی یہان آئی اور یہہ بڑی سید نامی تہی اور حضرت

سید امیر عاشق انکی چوتہی پشت مین تہی کہ بزرگی اونکی مشہور ہی اور والدہ ان سید
عبد اللہ کی بہن ہین خواجہ حسن نقشبندی کی اور انہین خواجہ حسن نقشبندی سے
اکبر شاہ نی اپنی بہن بخیب النسا بیگم کا نکاح کیا تہا غرض خواجہ عبد اللہ ہمراہ اپنی دو
بہائیون کی خواجہ یادگار اور خواجہ برخوار تہی سنہ ہزار مین ولایت حصار سی آئی اکبر شاہ
نی ہر ایک کی لایق منصب عنایت کیا اور صوبہ دکن مین مقرر کیا اور بسبب قرابت شیر خواجہ
کی انکو حکم ہوا کہ اونکی ہمراہ ہوکر بادشاہی خدمتین کیا کرین اور ان بزرگوارون نی
دکن مین جاکر ہر کام مردانگی اور شجاعت سی کیی اور بسبب اپنی بلند ہمتی کی کہ طالب
ترقی زیادہ کی تہی پہر بادشاہ کی خدمت مین آئی اور تہوڑی دنون مین بادشاہ
کی قدردانی سی بڑی مرتبی پائی اور اکبر شاہ کو جب سنہ ہزار اور سات مین عاملون
کی عرضیون سی معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بی جای میری وہان نہ حاصل ہوگی اسواسطی
نیک ساعت مین خود اوسطرف متوجہ ہوی اور صوبۂ اجمیر کو بنظر برکت جہانگیر کی جاگیر
مین دیا اور راجہ مانسنگہ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑی امیرون کو ہمرکاب شہزادی کی
کرکی واسطی تنبیہ رانا کی اودی پور کی طرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ
نہ لیجانی مین شہزادی کی یہ تہی کہ جو سفر دور و دراز درپیش ہی دار السلطنت ھند
شہزادی ولیعہد سی خالی نرہی اور فساد رانا کا بہی لشکر شہزادی سی دفع ہوجای
اور راجہ مانسنگہ کو ہمراہ شہزادہ کی رخصت کیا لیکن موافق اوسکی عرض کی بنگالہ
اوسکی جاگیر مین برقرار رکہا اور مانسنگہ نی اقرار کیا کہ مین ہمرکاب شہزادی کے

رہون گا اور میری بیٹی اور اہلکار درستی صوبہ بنگالہ کی کرینگی اور اپنی بیٹی جگت سنگہ
کو اوسطرف روانہ کیا لیکن چونکہ جگت سنگہ اونہین دنون مر گیا تہا اسواسطی راجہ مانسنگہ
نی اپنی پوتی مہان سنگہ کو کہ یادگار اوس جگت سنگہ متوفی کا تہا اوسکی جگہ روانہ بنگالہ
کیا غرض کہ اکبر جب اجمیر مین پہنچی اور شہزادی مع سپاہ اوسکی گوشمالی کو روانہ ملک
رانا ہوی تو بعد چند دنون کی خود بادشاہی بطریق شکار اودی پور کو گئی ہر چند راجہ
نی مقابلہ لشکر شاہی سی چند جا کچہ کیا لیکن آخر تاب نلاکر سخت پہاڑون مین بہاگ گیا
اور لشکر شاہی نی اوس ملک کو خراب کر کی بہت کفار کو حوالی تیغ کیا اور انکی متعلقات
کو مقید کیا اونہین دنون مین خبر غدر بنگالہ اور شکست مہاسنگہ کی اکبر شاہ کے
عرض مین پہنچی اور اوسی سال پندرہوین تاریخ ماہ ساون کو والدۂ سلطان
پرویز کی نی انتقال کیا اور جب اکبر شاہ روانہ دکن ہوی تو بعض خوشامد گویون
نی کہ مفسد و نالایق تہی تنہائی مین چند بار شہزادی کو بہکایا کہ جو اکبر شاہ فتح دکن کو
تشریف لیگئی ہین اور بی فتح کیی اوس ملک سی آنا ہمت شاہی سی بعید ہی اور
اسکو مدت چاہیی تو اگر اندنون آپ طرف ملک جمنا پار کی کہ مشہور میان دوآبہ ہے
اور کمال آباد اور زرریز ہی تشریف لی چلین تو باعث عروج اور ترقی کا ہوگا اور
فساد بنگالہ بہی مٹ جایگا راجہ مان سنگہ کہ بنگالہ جانا چاہتا تہا یہ سنکر اون بیہودونکا
مددگار ہوا اور شہزادی کو اودہر چلنی کا شوق بڑہایا شہزادی نی مہم رانا کے
ناتمام چہوڑ کر آگرہ کی طرف کوچ کیا قلیج خان قلعدار وہان کا بنظر اخلاص وعقیدت

کی باہر آیا اور حاضر ہوکر نذر کی بعضی مفسدون نی پہر شہزادی کو ورغلایا کہ اگر یہ قلعدار
قید کر لیا جاوی تو خزانہ قلعہ کا بآسانی ملجاوی گا لیکن شہزادی نی اونکی اس بیہودہ
بات پر عمل نکیا اور اوسکو قلعی مین لوٹ جانی کی اجازت دی مریم مکانی اکبرشاہ کی
والدہ شہزادی کی یہ خبر سنکر سوار ہوکر سمجھانی آئین کہ شہزادی کو جانی سی روکین
لیکن شہزادی نی دادی کی آنی کی خبر سنکر پہلی اون کی آنی سی کشتی پر سوار ہوکر براہ
جمنا الہ آباد کو روانہ ہوگئی اور مریم مکانی آزردہ دل ہوکر قلعہ کو لوٹ گئین غرضکہ غرہ
صفر کو سنہ ۹ ہزار نو مین جہانگیر قلعہ الہ آباد مین پہنچی اور اکثر الہ آباد سی اودہ کی شہرونکو
اپنی قبضی مین لاکر ہمراہی امرا کی جاگیر مین دیا جیسی صوبہ بہار قطب الدینخان کو کلتاش
کو اور جونپور لالہ بیگ کو اور کالپی نسیم بہادر کو اور ان سبکو اونکی جاگیرون پر رخصت
کیا اور رای گہنسور دیوان سی تیس لاکھ روپیہ خزانہ کی کہ خالصات صوبہ بہار سے
تحصیل کر کی لایا تھا لیی اور ہرچند یہ خبرین مکرر اکبر شاہ کو دکن مین پہنچین لیکن اونکی
دلمین شہزادی کی طرفسی کچہہ برائی نہ آئی اور شریف نامی پسر عبد الصمد شیرین قلم
کو کہ خاص خدمتگار تہا اور شہزادہ سی بہی موافقت رکہتا تہا ہمراہ فرمان عنایت مشتمل
اوپر نصایح کی واسطی طلب شہزادی کی اپنی طرف روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادی کو
پہنچا طریقہ استقبال اور تعظیم بجا لاکر چاہا باپ کی خدمت مین جاؤن لیکن بلحاظ اپنی
باتون کی توقف کیا اور شریف کو بہی لوٹ جانیکی اجازت ندی اور اوسنی اپنی
چالاکی سی شہزادی کی مزاج مین کمال دخل کر کی چند روزون مین وکیل سلطنت ہوا

اکبر شاہ نی گہر کا فساد مٹانا اول مناسب جانکر بی فتح تمام ملک دکن کی موسم
بہار مین سنہ ایکہزار نو مین بندوبست دکن کا اوپر رای سپہ سالار خانخانان اور علامی
شیخ ابو الفضل کی سونپ کر اکبرآباد کی جانب معاودت فرمائی اور اوسی سال وہان رونق
افروز ہوکر خواجہ عبد اللہ کو بخطاب خانی ممتاز فرمایا اور سنہ ایکہزار دس مین کہ اکبرشاہ
اگرہ مین رونق افروز تہی شہزادہ جہانگیر بہی تین ہزار سوار لیکر ساتہہ بہت ہاتیون
کی روانہ اگرہ ہوی اگرچہ ظاہر مین نام ملاقات باپ کا تہا لیکن باطن مین ارادہ
سلطنت پوشیدہ تہا جو اس طرفسی شہزادہ کی آنی کی خبر اکبرباد شاہ کو پہنچی شہزادی
کی دیکہنی کی خوشی رنج و وحشت سی بدل گئی اور اکثر سردار کہ شہزادی کی نفاق
کی خبر عرض کرتی تہی کمال اندیشی مین پڑی خصوصا جعفر بیگ آصف خان دیوان
بادشاہ قریب ہوا کہ خوف سی مرجاوی اور جب لشکر شہزادہ قصبہ اٹاوہ مین کہ جاگیر
اوسی دیوان کا تہا پہنچا تو دیوان مذکور نی ایک عمدہ لعل شہزادی کی نذر کو بہیجا
اس درمیان مین اکبر شاہ نی فرمان بہیجا کہ آنا نور چشم کا اس لشکر اور ہاتیونسی
خیال اور باتونکا ہماری دلمین ڈالتا ہی کہ اس طرحسی فرزند کا آنا والد کی پاس
تمہاری ہی فقط رسم ہی اگر اظہار جمعیت اور حاضری لشکر منظور ہی تو مجرا اونکا
قبول ہوا لوگون کو اونکی جاگیرون پر رخصت کرکی تنہا خدمت مین حاضر ہوا اور اگر اور
وہم دلمین ہو اور جمع خاطر نہو تو الہ آباد کو لوٹ جاؤ جب تک کہ تمہاری دلکو ہر طرح
اطمینان حاصل ہو جاوی پہر بی فکر آجانا اور شہزادی کو جب اسطرحکا فرمان پہنچا

تو حیران ہوکر اٹاوہ مین توقف کیا اور عرضداشت اخلاص اس مضمون کی باپ
کی خدمت مین روانہ کی کہ نیازمند باکمال آرزومندی قصد زیارت کر کی چاہتا تہا کہ
جلد سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کری لیکن اٹاوہ مین فرمان پہنچا کہ بی تکلف
اگی نہ آنا اور الہ آباد کو لوٹ جانا تعجب ہی کہ میری اخلاص کا آپ کی دل پر کچہ اثر نہوا
اور مفسدون نی آپ کو مجہسی ناراض کیا اور مجکو چند دنون آپ کی خدمت بابرکت سی
محروم رکہا امید ہی کہ صدق میری دل کا آپ کی خاطر شریف مین اثر کری گا یہ چند روز
اٹاوہ مین ٹہہر کر الہ آباد کو لوٹ گئی وہان شہزادی کو فرمان پہنچا کہ ہمنی صوبہ بنگالہ اور اڑیسہ
تمکو جاگیر دیا اپنی طرف سی وہان عامل روانہ کرو لیکن شہزادی نی لشکر اوسطرف بہیجنا
صلاح وقت نہ جانا اور عذر دلپسند باپ کی خدمت مین لکہہ بہیجا اور الہ آباد مین تمام سامان
شاہی اپنا درست کیا اور اپنی نوکرون کو بڑی بڑی خطاب دی اور انہین دنون شیخ
ابوالفضل راہ مین آتی ہوی دکن سی مارا گیا اور یہ ہندوستان کی شیخ زادون سی
تہا طبیعت عالی موزون رکہتا تہا اور عقل مین مثل یونانیون کی تہا اخلاق عمدہ اور
آداب بادشاہانہ مین اپنی ہمسرون سی فایق تہا غرضکہ جب رنجش بادشاہ کے
شہزادی کی طرف سے مشہور ہوئی تو سب بڑی بڑی سردار ہر طرف سی اکبر شاہ کے
خدمت مین اگئی اور چونکہ بادشاہ کو ابوالفضل سی اتحاد اور عنایت کمال تہی اس
باعث سی فرمان لکہا کہ تم دکن مین لشکر اور سامان اپنی بیٹی عبدالرحمن کی پاس
چہوڑکر جلد تر میری خدمت مین حاضر ہو جب اوسکی طلب کی یہ خبر شہزادی نی الہ آباد

مین سنی تو معلوم کیا کہ اگر ابو الفضل بادشاہ کی خدمت مین جا پہنچا تو فتنہ برپا کریگا اور جبتک
وہ وہان رہیگا مین خدمت مین نجا سکون گا اوسکا علاج پہلی کیا چاہیی یہ سوچکر جہانگیر نے
راجہ نرسنگہ دیو کو کہ لشکر اور مردمی مین مشہور تہا اور ملک اوسکا دکن کی راہ پر تہا
اسواسطی اوسکو شہزادہ نی ابو الفضل کی قتل پر مقرر کیا اور وہ درپی شیخ کا ہوکر منتظر رہا
جب ابو الفضل گوالیار سی دس کوس پہنچا موقع دیکہکر راجہ نرسنگہ دیو نی ہمراہ بہت سوار و پیادہ
کی شیخ پر حملہ کیا ابو الفضل چند خدمتگارون سی گہر گیا لیکن ابو الفضل نی بہاگنا بی شرمی سمجہکر
مقابلہ مین مرنا بہتر جانا راجہ نی سر کاٹ کر الہ آباد مین شہزادی کی پاس بہیج دیا اکبر شاہ کو
ایسی وزیر کی ماری جانی سی کمال رنج ہوا اور جانا کہ یہ تمام جرأت شہزادی کی تہی رفتہ
رفتہ شہزادہ کی طرف سی سب کدورتین جاتی رہین جیساکہ آگی لکہا جاویگا لیکن جب شہزادہ
باپ کی ناراضی سی کمال شرمندہ اور شیخ کی مفت ماری جانی سی دلمین تنگ ہوا تو بادشاہ
نی اوسکا یہ حال سنکر واسطی تسلی کی سلیمہ سلطان بیگم کو کہ والدہ اونکی تہین اونکی طرف
بہیجا تا اون کی تسلی کر کی میری پاس لی آوین اور ایک ہاتی فتح لشکر نام اور خلعت
و خاصہ گہوڑا ہمراہ بیگم کی روانہ کیا اور جب بیگم الہ آباد سی دو منزل پر پہنچین تو شہزادی نے
اون کا بخوبی استقبال کیا اور ملکر اللہ تعالی جل شانہ کا سجدہ شکر کیا اور شہر مین لی گئی اور
بیگم نی شہزادی کو بادشاہ کیطرف سی امیدوار عنایت کر کی خوش دل کیا اور سب کدورتین
دلسی دہوئین اور جہانگیر اپنی والدہ کی ہمراہ باپ کی خدمت مین روانہ ہوی جب قریب
آگرہ کی پہنچی تو عرضی اپنی ہاتہہ سی لکہکر ہمراہ خواجہ دوست محمد کی باپ کی خدمت مین

روانہ کي اور مضمون اوسکا یہ تہا کہ جب حضور نی میری خطائین معاف کین تو امیدوار ہون
کہ میری دادي صاحبہ حضرت مریم مکاني کو فرماوین کہ بنظر فرزند پروری مجکو ہمراہ اپنی آپ
کي خدمت مین مشرف کرین تا رفع میری تردداتکا ہو اور حکم ہو کہ منجم کوئی نیک ساعت
مقرر کرین تا مین اوسوقت اگر اپنا سر آپ کی قدم مبارک پر رکہون جب یہ عرضي اکبر شاہ کو
پہنچي تو اوسوقت اکبر اپنی والدہ کي خدمت مین گئی اور شہزادہ کی آرزو اونسی بیان کیے
جب اکبر کي والدہ نی یہ بات قبول کي تو اوسیوقت فرمان شاہي شہزادی کو مشتمل اوپر
خوشخبري استقبال کرنی حضرت مریم مکانی کی لکہا اویہ رباعي اوسمین تحریر کی رباعي

پوچہي جو گہڑي مجہی براہ عادت	تو وصل کو ساعت کی نہین کچہ حاجت
ہو جاتی ہی ملنی سی مبارک ساعت	ساعت کا بہانہ نہین خوش ہر ساعت

اور یہ فرمان اونہین خواجہ دوست محمد کو دیکر واپس بہیجا شہزادہ یہ فرمان سنکر آگی بڑہا
اور حضرت مریم مکانے نے آگرہ سی ایک منزل آگی جاکر شہزادہ کو اپنی گہر لی آئین اور
وہین بادشاہ سی ملوایا اور شہزادی نی اپنا سر باپ کی قدم پر رکہا اور بادشاہ نے
اون کو اوٹہاکر سینہ بی کینہ سی لگایا اور دولتخانہ مین ہمراہ لی آئی خوشي کا نقارہ بلند
آواز ہوا شہزادی نی بارہ ہزار اشرفي اور نو سو ستتر ہاتي نر و مادہ نذر کیی اون سب
ہاتہیون مین سی تین سو چہن ہاتي بادشاہ نی قبول کیی اور باقي شہزادی کو بخشدیے
اور بعد دو دن کی ایک ہاتي سون نام کہ دکن کی فتح سی آیا تہا اور بہت سبک رفتار
خوبصورت تہا شہزادی کو دیا اور اپنی سر سی پگڑی اوتار کر شہزادی کی سر پر رکہدي

اور اپنا ولی عہد کیا اور چونکہ بادشاہ بھی وقت جانی دکن کی شہزادہ کو رانا کی لڑائی پر بہیجا تہا
اور شہزادہ نے اہتمام اوس کام کی آلہ آباد کیطرف چلی گئی تہی اسواسطی بادشاہ کی خاطر
مین آیا کہ پہر شہزادی کو اوس ملک کی فتح کی واسطی روانہ کرنا چاہیی کہ انہین کی ہاتہہ سی
یہہ کام تمام ہوا اسواسطی شہزادہ دسہرہ کی جشن مین موافق حکم اپنی باپ کی لشکر لیکر اوسطرف
روانہ ہوا اور جن امیرون کو کہ شہزادہ کی ہمرکاب تہی اوسطرف خلعت دیکر روانہ کیا اون کی
یہ نام ہین راجہ جگناتہہ رای سنگہ مادہو سنگہ درگا رای راجہ بہوج ہاشم خان قرابیگ خان
افتخار بیگ راجہ بکرماجیت اور دلیپ سنگہ بیٹی راجہ مو ٹہہ کی اور خواجہ حصاری راجہ شال باہن
اور لشکری بیٹا مرزا یوسف خان کا اور شاہ قلی بہائی آصف خان کا شاہ بیگ کولابی اور
فتحپور مین اگرہ ٹہہری تو کئی دن واسطی درستی سامان ضروری کی وہان مقام کیا اور لشکر
اور خزانہ زائد کہ ایسی لڑائی مین کام آوی بادشاہ سی اور طلب کیا جب اہلکاران شاہی
نی اوسکی بہیجنی مین دیر کی تو شہزادہ نی عرضداشت لکہی کہ فدوی نی حضور کی حکم کو نمونہ
حکم آلہی سمجہکر شوق سی دل اس خدمت پر لگایا ہی لیکن اہلکار سامان اسکام کا
جیسا چاہیی جلد روانہ نہین کرتی ہین کسواسطی یہان خفیف ہون اور اپنی اوقات
ضایع کرون اور حضرت ظل سبحانی نی بارہا سنا ہوگا کہ رانا جہاڑی اور پہارون سی بیدن
نہین نکلتا اور ہمیشہ مضبوط مقامون مین رہکر جبتک ہو سکتا ہی لڑائی نہین کرتا تدبیر
اوسکی کام کی یہ ہی کہ افواج نصرت امواج ہرطرف سی اون پہارون کو گہیری اور
ہر فوج اسقدر چاہیی کہ لڑائی کی وقت اوسکی مقابلہ مین پوری ہو اور اوسکو

مغلوب کری اور اگر حضور کی خیرخواہون نی اور کچہ تدبیر دیکھی ہو تو میری لوگ
بکمال پریشان ہین حکم ہو کہ مین بعد حصول سعادت سلام سی اپنی جاگیر کیطرف جاؤن
اور لایق استحکام کی سامان لیکر ہمراہ لشکر کی واسطی لڑائی رانا کی کوچ کرون فقط جب
یہ عرضی شہزادہ کی بادشاہ کو پہنچی تو اکبر شاہ نی اپنی بہن بخت النسا بیگم کو جہانگیر کی
پاس بہیجا اور فرمایا کہ جو وہ نور چشم نیک وقت مین رخصت ہوی ہین اور نجومی
اس قران کو کہ ہوئی ذوالاہی ملاقات تجویز نہین کرتی چاہیی کہ بخوشی روانہ آلہ آباد
ہون اور جب چاہین پہر آوین بمجرد آنی اس فرمان کی شہزادہ نی فتحپور سی کوچ
کرکی براہ متہرا آلہ آباد کو روانہ ہوی اور بعد جانی کی بادشاہ نی ایک پوستین
کالی روباہ کی اور ایک سفید روباہ کی ہمدست روپ خواص کی بطریق عنایت شہزادہ
کو بہیجین اور شہزادہ نی اوسکی جواب مین عرضی نہایت شکر و نیاز مندی سی لکہی
اور یہ شعر بہی اوسمین لکہا ہے گر بر تن من زبان شود ہر موی یک شکر تو از ہزار نتوانم
کرد پہر وہ عرضی اوسی خواص کو دیکر رخصت کیا اور خود آلہ آباد مین پہونچکر عیش و عشرت
مین مشغول ہوی بقضای الہی اونہین دنون مین والدہ سلطان خسرو کی وفات
ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ اس بیگم کو عارضہ مالیخولیا کا شروع ہوا اور شہزادہ کو
ناموافق باپ کی ساتہہ دیکہکر زائد رنجیدہ ہوا کرتی تہی ایک دن شہزادہ جہانگیر شکار کو
گیا تہا یہ بیگم افیون کہا کر سو رہی اور اوسیحالین وفات پائی چونکہ شہزادہ اسیر کمال عاشق
تہا اوسکی مرنی سی بہت غمناک ہوا اور آوسکی فراق سی ملال مین رہا کرتا اکبر شاہ نی

یہ حال سنکر فرمان تعزیت اور تسلی امیر شہزادہ کو لکہا اور انہین دنونمین عبداللہ خان
اکبر شاہ کی پاس آئی اسواسطی کہ جب شریف خان وکیل سلطنت ہوا تو عبداللہ خان کے
اوس سی موافقت نہ آئی اور عبداللہ خان کی ہمیشہ برائیان کیا کرتا تہا لاچار عبداللہ خان
خواجہ یادگار کی ہمراہ بادشاہ کی خدمت مین آئی کہ مبادا دوری مین اوسکی چغلیون سی مزاج
برہم ہو اور اکبر شاہ نی عبداللہ خان کی شجاعت اور لیاقت دیکہکر منصب ڈیڑ ہزاری اور
خطاب صفدر خانی کا عنایت کیا اور خواجہ یادگار کو بہی بڑی منصب سی امتیاز دیا اور جب
جہانگیر فتحپور سی آلہ آباد کو روانہ ہوی تہی تو ہرچند اکبر شاہ نی ظاہر مین رخصت دیی تہی
لیکن دل مین فرزند کی جدائی کی روادار نہ تہی اور باوجود اس تعلق خاطر کی اہل غرض
جو فتنہ پرداز تہی ہر روز ایک نئی بات بناکر اکبر شاہ کی مزاجمین شہزادی کی طرف سی
رنجش ڈالتی تہی اور اکبر شاہ اکثر لوگون مین شہزادی کی شراب خواری کی شکایت
کرانی لگی اور طرفہ سند مفسدون کی یہ ہوئی کہ شہزادہ کا اخبار نویس ایک خواص لڑکے
پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسری لڑکی پر کہ خدمتگار تہا عاشق ہوا اور یہ تینون آپسمین
ملکر شہزادی کی خدمت سی بہاگی اور چاہا کہ دکن مین جاکر شہزادۂ دانیال کی پاس
رہین شہزادہ نی یہ سنکر اپنی سوار بہیجی اور اونکو پکڑ بلوایا اور جب یہ تینون حالت
غضب مین روبرو آئی تو شہزادہ نی اخبار نویس کا چمڑا کہچوا ڈالا اور خواص کو خوجہ کیا
اور خدمتگار کو خوب پٹوایا اس سیاست سی تمام لوگ ڈر گئی اور بہاگنا موقوف ہوا
مفسدون نی اس قصہ کو خوب بناکر اکبر شاہ سی عرض کیا اور بادشاہ یہ سنکر کمال

رنجیدہ ہوکر فرمانی لگی کہ ہمنی تمام ملک بزور تلوار لیا لیکن بکری کا بھی اپنی روبرو رحم بھی جیڑا نہین کہوایا ہی تعجب ہی کہ میری بیٹی سخت دلی سی اپنی آگی پوست آدمیون کا کہواتی ہین فتنہ انگیزون نی عرض کی کہ جناب شہزادہ افیون شراب مین ملا کر پیتی ہین اسی باعث سی یہ غصہ اور بدمزاجی ہی اور اوسوقت کسیکو طاقت منع کی نہین ہوتی اکثر مصاحب ایسی وقت مین روبرو نہین آتی اور جو ہوتی ہین خاموش کہڑی رہتی ہین اکبرشاہ کو ہمیشہ جہانگیر کی درستی کا خیال رہتا تہا اسواسطی چاہا کہ خود بدولت آلہ آباد کو جاکر شہزادہ کو ہمراہ اکبرآباد مین لی آوین اس غرض سی پیر کی رات کو گیارہوین تاریخ ماہ کوار سنہ ایکہزار بارہ ہجری مین آلہ آباد کیطرف کشتی مین بیٹہکر کوچ کیا اور تین کوس شہر سی کہ پیش خیمہ جمنا کی کنارے کہڑا تہا اوسطرف روانہ ہوی اتفاق سی کشتی شب کو راہ مین ریتی پر چڑہ گئی ہرچند ملاحون نی چاہا کہ نکلی مگر فجر تک وہین پہنسی رہی بعد صبح کی امرانی اپنی کشتیون مین پاس آکر مجرا کیا اور اس حادثہ کی وقوع سی چاہا کہ بادشاہ کو جانی سی منع کرین لیکن بباعث ہیبت شاہی کی کوئی نہ بول سکا غرض بہزار خرابی کشتی کہینچکر کناری پر لای اور اکبرشاہ پیش خیمہ مین رونق افروز ہوی دوسری دن پانی بکثرت برسنی لگا اور خبر بیماری حضرت مریم مکانی کی کہ والدہ اکبر کی تہین بادشاہ کی پاس آئی اور چونکہ والدہ اکبرشاہ کی اس سفرسی راضی نہ تہین اسواسطی بادشاہ نی خبر بیماری اونکی سنکر جانا کہ اونہون نی میری سنانی کو بیماری کی خبر مشہور کی ہی اور ان دو تین دنون مین کثرت بارش کی سبب سے کوئی خیمہ کہڑا نکر سکا سوا دولتخانہ خاص اور چند خیمون کی وہان اور نہ تہا بدہ کی شب کو

خبر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہی اور طبیبون کی امید قطع کی ہی اکبرشاہ
یہ سنکر آخری دیدار کی واسطی شہر کیجانب لوٹی اور قلعہ مین آکر اپنی والدہ کا حال بہت خراب
پایا اور بہت چاہا کہ کوئی نصیحت یا کلام اونکی زبان گوہرفشان سی سنین لیکن بیہوشی کی باعث
اونکی زبان مین طاقت کلام کی نپائی لاچار تقدیر الہی پر راضی ہوکر گوشہ اندوہ وملال مین بیٹھی
اور اٹھائیسوین تاریخ اوسی مہینی کی پہر کے رات کو اکبرشاہ کی والدہ ماجدہ نی اس جہان سی
کوچ کیا اس غم سی تمام ملک مین ماتم ہوا اور ہر شخص نے سوگ منایا اور بادشاہ نی ماتم مین
ڈاڑھی مونچھہ اور سر منڈواکر ماتمی لباس پہنا اور کئی ہزار منصب دار اور امرا اور احدی اور شاگرد
پیشہ نی بھی بادشاہ کی موافقت مین مصیبت کی صورت بنائی اور خود بادشاہ نی چند قدم تابوت
کاندہی پر اوٹھایا پہر باقی امرا نوبت بنوبت لیتی گئی پہر تابوت کو دہلی روانہ کرکے بادشاہ
دولتخانہ کی طرف پہر آئی اور دوسری دن ماتمی لباس اوتار کر اپنی لوگون سی بھی وہ لباس
اوتروایا اور ہر کسیکو موافق مرتبہ کی خلعت عنایت کیا اور تابوت بادشاہ کی والدہ کا پندرہ پہر کے
عرصہ مین دہلی کو پہنچا اور اپنی خاوند حضرت ہمایون بادشاہ کی مقبرہ مین مدفون ہوئین اور
جب شہزادہ نی الہ آباد مین اکبرشاہ کا آنا پہر والدہ کی بیماری کی سبب سی لوٹ جانا اور حال
انتقال سنا تو اوسیوقت شریف خان کو حکومت صوبہ بہار پر روانہ کرکی بنفس نفیس آگرہ کیجانب
باپ کیخدمت مین روانہ ہوئی تا باپ کی دلمین جو میری طرفسی کدورت ہی دور ہو جاوے
اور دادی کی تعزیت مین شریک ہون اور اکبرشاہ شہزادہ کی آنیکو سنکر کمال مسرور ہوئی
اور نیک ساعت مین باریاب سلام ہوئی اور جب شہزادہ نی رسوم مقررہ اور آداب سی

فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نی فرزند کو سینہ بی کینہ سی لگا کر خوشی سی کمال مہربانی فرمائی
اس حال سی دوست خوشحال اور مفسد خجالت زدہ ہوی شادیانہ بجنی لگا شہزادہ نی دو سو
مہرین سو سو تولہ کی اور چار مہرین پچاس پچاس تولہ کی اور ایک پچیس تولہ کی اور ایک بیس تولہ کی
اور تین پانچ پانچ تولہ کی اوسوقت نذر کین اور ایک الماس لاکھہ روپیہ کی قیمت کا اور چار ہاتی
عمدہ پیشکش کی اور بعد فراغت کی ان سب کامون سی اکبر شاہ حرم سرا کی اندر تشریف لیگئی اور
شہزادہ بھی ہمراہ گئی وہان بادشاہ نی کچھہ باتین شکایت آمیز شہزادہ سی کہین اور از روی
عنایت فرمایا کہ یا باکثرت نشہ سی کہ تمہاری دماغ مین خلل آگیا ہی تو بہتر یہ ہی کہ چند مدت
میری پاس رہو تا علاج سی تمہاری مزاج کی اصلاح ہو جاوی اور شہزادہ کو عبادت خانہ
مین بٹھا کر چند خدمتگارون کو محافظت پر مقرر کیا اور ہر روز شہزادیان آکر جہانگیر کی تسلی
کیا کرتی تہین جہانگیر دس روز تک وہین رہی جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتین انکی شراب
خواری اور بد دماغی کی جو لوگون نی عرض کی تہین سب جہوٹہہ ہین تو دولت خانہ کے
جانیکی اجازت شہزادہ کو دی اور شہزادہ کی مصاحب جو بادشاہ کی خوف سی چہپ
گئی تہی اوسوقت آکر شہزادہ سی ملی اور حضرت جہانگیر بادشاہ ہر روز باپ کی سلام کو جاتی
اور مورد لطف و عنایت ہوا کرتی اور انہین دنون مین خط ہادی شاہ کا کہ بڑے
ولی ہین خاندان چشت سی اکبر شاہ کی پاس آیا مضمون یہ تہا کہ میں نی حضرت
جناب بہاء الدین قدس سرہ العزیز کو خواب مین دیکہا ہی وہ فرماتی ہین کہ سلطان سلیم
یعنی جہانگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہونگی اور عالم کو اپنی داد و دہش سی آباد کرینگی

اور عجیب باتون سی کہ اون دنونمین واقع ہوئین یہ ہی کہ جہانگیر کا ایک ہاتی گران بار نام لڑائی مین بینظیر تہا اور بادشاہی فیلخانہ مین اوسکی مقابل ہاتی نہ تہا اور اسیطرح شہزادہ خسرو کی یہان بہی ایک ہاتی تہا آب روپ نام کہ لڑائی مین نامی ہورہاتہا اکبرشاہ نی حکم دیا کہ ان دونون ہاتہیون کو آپسمین لڑاوین اور تیسرا ہاتی اپنارن متہن نام کمک پر مقرر کیا کہ جب ایک اون دونومین سی دوسری پر غالب ہو اور فیلبان اوسکو نروک سکی تو اس ہاتی کو لاکر اوسکو روکین اور اس ہاتی کو اصطلاح مین طمانچہ کہتی ہین اور اکبرشاہ کا نکالا ہوا ہی کہ لڑائی مین مست ہاتہیون کو اوس سی جدا کرتی ہین اور لود لنگر اور چرخی اور اوچاری بہی اکبرشاہ کی اختراع سی ہین غرضکہ جہانگیر اور خسرو نی گہوڑون پر سوار ہوکر سیر کرنی کی اجازت لی اور اکبرشاہ جہروکی مین شہزادہ خرم کو لیکر سیر کی واسطی بیٹہی جب دونون ہاتی لڑی تو گران بار آب روپ پر غالب آیا اور حسب ارشاد رن متہن کو فیلبان سامنی لایا کہ گران بار کو روکی جہانگیر کی لوگون نی اوس فیلبان کو سامنی سی لانی کی مخالفت کی اور اوسکو دورسی پتہر مارنی لگی لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنی ہاتی کو سامنی سی لایا اتفاقاً ایک پتہر اوس فیلبان کی کنپٹی پر لگا کہ خون بہنی لگا شہزادہ خسرو نی مع چند مفسدون کی یہ حرکت جہانگیر کی لوگون کی اور فیلبان کا زخمی ہونا بڑہا کر اکبرشاہ سی عرض کی اکبرشاہ نی گستاخی سی رنجیدہ ہوکر شہزادہ خرم سی فرمایا کہ جہانگیر سی کہین کہ حضور فرماتی ہین کہ یہ ہاتی بہی حقیقت مین تمہارا ہی یہ زیادتی کس باعث کی شہزادہ خرم نی اپنی باپ جہانگیر کے پاس آکر حکم اکبرشاہ

بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ مجھکو ہرگز اس بات سے اطلاع نہین اور مینے ہرگز حکم ہاتہے
اور فیلبان کی مارنے کا نہین دیا ہے شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اسیطرح
ہے تو اپنے لوگون کو حکم کرے کہ آتشبازی وغیرہ سے ہاتیون کو جدا کرین جہانگیر نے اسبات
کا حکم دیا اور ہرچند تدبیرین کین لیکن وہ ہاتی جدا نہوے یہانتک کہ رنتہنن ہاتی بھی
عاجز ہوکر بہاگا اور وہ دونون لڑتے ہوے جمنا مین گہسے ناگاہ ایک بڑی کشتی دریا
میان مین آگئی تب گرانبار ہاتی نے اوسکا پیچہا چہوڑا اور اوسوقت شہزادہ خرم نے
اپنے دادا اکبر شاہ کے پاس آکر آداب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر راضی
نہتے اور دانستہ کام نہین ہوا لوگون نے برخلاف عرض کیا تہا اور انہین دنون مین
حادثہ عظیم وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اسکی یہ ہے کہ اکاون سال تک اکبر شاہ کو
سلطنت مین کبھی کوئی حرج پیش نہین آیا اور ہرطرف سے فتح و نصرت حاصل ہوئی اقبال
ملازم رکاب اور دولت خادم جناب رہی آخر زمانے نے بیوفائی کی کہ دوشنبہ کی روز
بیسوین جماد الاول کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین مزاج صحت سے منحرف ہوا اور
عارضہ بخار نے شدت پکڑی آخر کودست شروع ہوے شہزادہ خرم یعنی شاہجہان
بیمارداری کی متکفل ہوے اور حکیم علی کہ افسر سب طبیبونکا تہا معالج ہوا لیکن چونکہ
تقدیر مقتضی کوچ کی تہی جسقدر علاج اور تدبیر کرتے تہے مرض مین زیادتی ہوتی تہی اور
چونکہ شہزادہ خسرو بہانجا راجہ مانسنگہ کا اور داماد خان اعظم خان کا تہا اور اون دنونمین
کاروبار سلطنت انہین دو کی تفویض تہا اسواسطے لوگون نے چاہا کہ باوجود ہونے

جہانگیر کے شہزادہ خسرو کو بادشاہ کرکے فتنہ وفساد شروع کرین اور جہانگیر شاہ نے
یہہ حال معلوم کرکی بنابر احتیاط کہ شرائط جہانداری سی ہی ایسی وقت مین باپ کی قرب
سی پہلوتہی کی اور آمد ورفت قلعہ کی اندر کی بالکل موقوف کردی لیکن شاہجہان اوسی
طرح مفسدون کی اندر اپنی دادا اکبرشاہ کی پاس آتی جاتی رہی اور بمقتضای ہمت دادا
کی خدمت موقوف نکی اور ہرچند اونکی مان نی بہی منع کیا کہ ایسی وقت مین علاج وغیرہ
اکبرشاہ کا اپنی ذمہ نہ لو لیکن شاہجہان نی ثبات قدمی کرکے دشمنو نمین اسطرح دخیل
رہی اور جہانگیر اور اپنی مان سی اجازت لیکر اکبرشاہ کی بیمارداری کو رہی اور ہرچند
جہانگیرشاہ سی لوگون نی عرض کیا کہ آپ بہی اپنی والد کی پاس رہین لیکن اونہون
نی احتیاط اسیمین سمجھی کہ اس وقت الگ رہین اور شاہجہان نی کہا کہ مین جب تک
زندہ ہون دادا کی خدمت سی الگ نہین ہونگا غرضکہ اللہ تعالی نی بمقتضای اونکی نیک نیتی
اور ہمت کی مفسدون کی بدی سی محفوظ رکھا اور انہین دنون جہانگیرشاہ کی لونڈی
سی دو صاحبزادی پیدا ہوی اور نام اونکا جہاندار اور شہریار ہوا اور چونکہ تقدیرین
سلطنت جہانگیر کی نام تہی خودبخود وہ جماعت مفسدون کی اپنی باتون سی پشیمان اور
اور شرمندہ ہوکر جہانگیر کے پاس آئی اور معذرت کی دوسری دن جہانگیر اکبر کے
دیکھنی کو گئی اور حالت نزع مین آخری دیدار حاصل کیا اور شاہجہان کی جوانمردی اور
حسن خدمت اور بردباری پر تحسین وآفرین کی اور اپنی ساتہہ اپنی دولتخانہ مین لی آئی
اور بدہ کی رات تیرہوین تاریخ جمادالاخر کی سنہ ایکہزار چودہین اکبرشاہ کا اسی مرض مین

انتقال ہوا دوسری روز بعد درستی سامان تجہیز و تکفین کی باغ سکندرہ مین سپرد رحمت الہی کی کیا پیدایش اکبرشاہ کی نوسو پچاس مین واقع ہوئی ہی اور نوسو تریسٹھہ مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اکبرشاہ کی تین فرزند دلبند نامدار اور تین دختر عفت شعار تھین پہلے سلطان نورالدین محمد جہانگیر کہ اکبرشاہ کی جگہہ تخت نشین ہوی دوسری سلطان مراد کہ سنہ ایکہزار سات مین مطابق سال چوالیس جلوس کی دکن مین کثرت شراب خواری سے وفات پائی تیسری سلطان دانیال کہ ایکہزار تیرہ ہجری مین موافق سال اونچاس جلوس کے یہ بہی دکن مین بہت شراب پینی سی مری اور نام شہزادیون کی یہہ ہین شہزادہ خانم شکرالنسا خانم آرام بانو بیگم اور بعد اسکی جو حالات تحریر ہون گی وہ خود جہانگیر بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ ہی کہ ابتدای سلطنت سی شروع اونیسوین سال جلوس تک لکھی ہین

ذکر جہانگیر کی وزیرون کا جو شہزادگی کی زمانی مین تہی

پہلی رای کھنسور جہانگیر کا دیوان تہا اور اوسکی بعد بایزید بیگ اس خدمت پر مقرر ہوی اونکی بعد خواجہ محمد دوست کابلی کہ بعد سلطنت جہانگیر کے بخطاب خواجہ جہان مشہور ہوے دیوان ہوی ہین اونکی بعد خان بیگ اس خدمت سی ممتاز ہوی اور مدار المہام شریف خان پسر عبدالصمد شیرین قلم تہی کہ اونہون نی بعد سلطنت جہانگیر کی امیرالامرا کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سی سرفراز ہوی اور بعد اون کی کچہہ دنون خدمت دیوانی کے وزیر خان محمد مقیم کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پہر وزارت

نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ والاشاہی مذکور کو مرحمت ہوئی اور وزارت
نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہرانی کو دیکر خطاب اعتماد الدولہ کا بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ
کار وزارت مین کچھہ اختیار نرکھتی تھی گویا پیشکار امیر الامرا کی تھی اور بیرمخان امیر الامرا وکیل
مدار علیہ سب کام کی تھی جب یہ دایم المرض ہوی اور جہانگیر بادشاہ نی کابل کی طرف کوچ
کیا تو جعفر بیگ قزوینی کو جو آصف خان مشہور تھی تیسری صفر کو ایکہزار پندرہ مین
کار و بار وکالت کا تفویض فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نی خواجہ ابو الحسن کو بادشاہی
اجازت لیکر اپنی ساتھہ لیا تا نگہداشت دفتر اور کاغذون کی کرین اور یہ خواجہ ابو الحسن
اگرچہ مرد راست اور درست کار تھی لیکن ترشروئی اور بدخوئی سی موصوف تھی اور جب
جعفر بیگ آصف خان مہم دکن کو شہزادہ پرویز کی ہمراہ رخصت ہوی تو ستائیسوین تاریخ
جمادی الاولی سنہ ایکہزار بیس مین خدمت دیوانی پہر اعتماد الدولہ کو ملی اور اونہون نی
تا بحیات اپنی اسکام کو حسن خوبی سی انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارھوین
جمادی الاخرہ سنہ ایکہزار اکتیس ہجری مین پہر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابو الحسن کو
بخشی اور بعد اسکی کہ مہابتخان درگاہ معلی سی خارج کیی گیی تو یمین الدولہ آصف خان
خلف الصدق اعتماد الدولہ کی پندرہوین صفر سنہ ایکہزار پنتیس ہجری تک منصب
بزرگ وکالت پر رہی اور خواجہ ابو الحسن کار دیوانی مین سرگرم تھی اور جہانگیر کے
وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھی **ذکر جہانگیر کی اولاد کا** جہانگیر بادشاہ کی
پانچ فرزند والاگہر اور دو دختر قدسی اختر تھین پہلی سلطان خسرو دوسری سلطان پرویز

تیسری سلطان خرم چوتھی سلطان جہاندار پانچوین سلطان شہریار اور دختر کلان نثار بیگم
اور چھوٹی بہار بانو بیگم ہین خسرو اور جہاندار اور پرویز یہ تینون جین حیات اپنی والد بزرگوار
راہی ملک بقا ہوی اور تاریخین اونکی مع حالات اپنی مقامون پر لکھی جاوینگی اور سلطان
خسرو کی دو فرزند اور ایک دختر پیچھی رہی دونون نی بعد جہانگیر کی وفات پائی اور
صاحبزادی اون کی بہت دنون زندہ رہین اور سلطان پرویز کی ایک لڑکی تھی لڑکا
اپنی باپ سی پہلی مرا اور لڑکی شہزادہ داراشکوہ کی نکاح مین رہی اور شاہجہان بادشاہ کے
چار فرزند اقبالمند اور تین دختر قدسی اختر پیدا ہوئین اول سلطان داراشکوہ دوسری
سلطان شجاع تیسری سلطان اورنگ زیب چوتھی سلطان مرادبخش اور پہلی لڑکے
سرپر بانو بیگم دوسری جہان آرا بیگم تیسری روشن آرا بیگم شہزادہ جہاندار لاولد مری اور شہریار
کی ایک دختر ہوئی ارزانی بیگم نام **ذکر جہانگیر کی عالمون کا** ملا روزبہانی تبریزی
ملا شکر اللہ شیرازی تفاسری میر ابوالقاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود
علی قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبدالحکیم سیالکوٹی ملا عبداللطیف سلطان پوری
ملا عبدالرحمن بوہرہ گجراتی ملا حسن مراغی ملا محمود جونپوری **ذکر جہانگیر کی حکیمونکا**
حکیم رکنا کاشی حکیم صدرا ملقب مسیح الزمان حکیم ابوالقاسم گیلانی ملقب بحکیم الملک حکیم مومنائی
شیرازی حکیم روح اللہ کابلی مقیم سید گجراتی حکیم تقی گجراتی **ذکر جہانگیر کی شاعرونکا**
باباطالب اصفہانی حیاتی گیلانی ملا نظیر نیشاپوری ملا محمد صوفی ماژندرانی ملک الشعرا
طالبا آملی سعیدائی گیلانی زرگرباشی میر معصوم کاشی قولشورہ کاشی ملا حیدر حصائی شیدا

ذکر اون حافظون کا جو خدمت مین حاضر رہا کرتی تھے

حافظ نادعلی حافظ قطب حافظ عبد اللہ حافظ او ستاد محمد یالی حافظ حبیلہ

ذکر مہندی گویون کا چتر خان پروین داد ماکھو خمرہ ذکر طلبگاری نورجہان بیگم

کا چھوٹی سا این میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانی کی ہین اور یہ خواجہ محمد شریف طہرانی اول مین وزیر محمد خان تکلو حاکم خراسان کے تھی بعد فوت محمد خان کے شاہ طہماسب صفوی کی خدمت مین رہی اس بادشاہ نی انکو وزارت مرو کی عنایت کی اوران خواجہ محمد شریف کی دو لڑکی تھی پہلا آقا طاہر دوسرا مرزا غیاث بیگ سو محمد شریف طہرانی نی اپنی بیٹی مرزا غیاث بیگ کا نکاح مرزا علاء الدولہ بن آقا ملا کے لڑکی سی کیا اور اس سی میرزا غیاث بیگ کی دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل وعیال ہندوستان کے طرف چلی قندہار مین انکی ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پہر فتحپور مین اکبر بادشاہ کی خدمت مین ممتاز ہوی اور تہوڑی دنون مین اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدردانی سی دیوان بیوتات ہوی اور یہ غیاث بیگ تحریر اور مقدمہ فہمی مین بہت نیک ذات اور کارگذار تھی اور تذکرہ اگلی شعرا کی بہت دیکھی تھی خود بھی خوب شعر کہتی تھی شکست خط کی لکھنی مین خوب ماہر تھی جب خدمت سی فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر وسخن سی گذارتی دوستون اور اہل حاجت کو بہت دیا کرتی تھی مگر باوجود ان سب خوبیون کی یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کوئی دیتا تو لی لیتی تھی غرض

جن دنون که اکبرشاہ لاہور مین رونق افروز تہی ایک شخص علی قلی بیگ استجلو نام
کہ شاہ اسمعیل ثانی کی نوکرون مین سی تہا عراق سی آکر شاہ کی خدمت مین نوکر
ہوا اور میرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سی جو قندہار مین ہوئی تہی نکاح کیا اور
آخر کو یہ علی قلی بیگ جہانگیر بادشاہ کی خدمت مین معزز ہوا اور خطاب شیر افگن خان
کا اور منصب لایق پایا جب جہانگیر تخت نشین ہوی تو اوسکو بنگالہ مین جاگیر دیکر رخصت
کیا باقی مفصل حال اسکا اپنی مقام پر لکہا جاوی گا قصہ کوتاہ جب یہ شیر افگن خان
راہی ملک عدم ہوی تو جہانگیر کے حکم سی صوبہ بنگالہ کے کارپردازون نی میرزا
غیاث بیگ کی اس لڑکی کو درگاہ شاہی مین روانہ کیا اور جہانگیر نی بسبب
رنجش کی قطب الدینخان کی ماری جانی سی نورجہان کو اپنی والدہ سبہی رقیہ
سلطان بیگم کو دیدیا یہ نورجہان کچہہ دنون اونکی پاس رہی جب انکی نصیب نی
ترقی کی اور اقبال کا زمانہ آیا تو نوروز کی ایک دن مین جہانگیر نے نورجہان کو
دیکہا اور نظر مبارک مین پسند آئی بادشاہ نی اپنی حرم سرا مین لی لیا اور ہر روز
محبت بادشاہ کی زیادہ ہونی لگی اور نور محل مشہور ہوئی بعد چند دنون کے
نورجہان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اوسکی بڑی بڑی منصب اور خدمتون پر مقرر
ہوی اور اعتماد الدولہ یعنی میرزا غیاث بیگ باپ نورجہان کی خدمت وکالت کل سے
سرفراز ہوی اور بڑا بہائی اوسکا ابو الحسن بادشاہی خانسامان ہوکر مخاطب
باعتقاد خان ہوا باقی اور قریبون کو بہی خطاب خانی کا ملا اور دلارام نام برکتری

دائی جسنی نورجہان کو دودہ پلایا تہا حاجی کوکہ مشہور ہوکر دیوان محلون کی ہے
یہان تک کہ صدر الصدور بادشاہی جو خرچ محلون مین دیا کرتا وہ اسکی مہر سی جاری
ہوتا اور اسس نورجہان کا اسقدر دخل ہوا کہ سوا خطبہ کی جوکچہہ لوازم سلطنت ہی
سب اسکی واسطی ہوا آخر کو یہ نورجہان جہروکہ مین بیٹہکر بڑی امیرون کا سلام لیا
کرتی اور جو حکم چاہتی دیتی اور سکہ کہ اسکی نام کا ہوا یہ ہی سہ بحکم شاہ جہانگیر یافت
صد زیور ؛ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ؛ اور فرمانون پر یہ طغرا ہوتا تہا حکم علیہ العالیہ
نورجہان بیگم بادشاہ اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جہانگیر فقط نام کو بادشاہ تہا
اور اکثر فرمایا کرتی کہ مینی سلطنت نورجہان کو دی مجکو سوا ایک سیر شراب اور آدہ سیر کباب
کی اور کچہہ درکار نہین اس بیگم کی خوبیون کا کچہہ بیان نہین ہوسکتا کہ بالکل خیر تہی
جو کوئی اپنی حاجت بیگم سی عرض کرتا اوسکی مراد حاصل ہوتی اور جو اوسکی جناب مین
پناہ لاتا آسیب ظلم و رنج سی محفوظ رہتا جہان یتیم لڑکی کسیکی سنتی اوسکا نکاح اپنی پاس
سی کرا دیتی تہی اور جہیز اوسکی لائق عنایت کرتی اور اوسکی خاندان سی خلق اللہ کو
بہت نفع ہوا توزک جہانگیری یہان سی ترجمہ حالات نورالدین جہانگیر
بادشاہ غازی کا ہی جو اونیسوین سال جلوس تک خود بادشاہ نی لکہی ہین

اور پہر حسب الحکم معتمد خان نی لکہکر تمام کئے

جلوس جہانگیر بادشاہ برتخت سلطنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی جل شانہ کی عنایت بی نہایت سی پنجشنبہ کی دن کہ ایک ساعت نجومے
گذری تہی آٹھوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین دار الخلافہ
آگرہ مین بیچ عمر اڑتیس ۳۸ سال کے تخت سلطنت پر مینی جلوس کیا میری والد بزرگوار کے
جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دلبند زندہ نرہتا تہا اسواسطی ہمیشہ
اولیا اللہ سی اس بات کی دعا طلب کرتی تہی چونکہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ سرچشمہ اولیا ہند کی ہین تو واسطی حصول اس امر کی نیت کی
تہی کہ اگر اللہ تعالی مجکو فرزند باحیات عنایت کری تو مین آگرہ سی آپ کی روضہ متبرکہ
تک کہ ایک سو چالیس کوس سے ازروی اخلاص پیادہ پا جاؤنگا اور سنہ نوسو
ستتر ہجری مین چہارشنبہ کی دن سترہوین تاریخ ربیع الاول کی تہی سات گہڑی دن
چڑہی چوبیسوین درجہ مین طالع میزان کی اللہ تعالی نی مجکو پیدا کیا اور جن دنون
کہ میری باپ کو فرزند کی خواہش تہی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر رسیدہ
سیکری کے پہاڑ مین قریب آگرہ سی رہتی تہی اور وہان کی لوگ اون سی اعتقاد
بہت رکہتی تہے تو میری باپ نے اونکا حال وکمال سنکر ملاقات کی اور ایکدن

حالت بیخودی مین پوچہا کہ حضرت میری کی لڑکی ہونگی حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی بخشندہ بی منت تمکو تین فرزند عنایت کریگا میری باپ
نی کہا کہ مینی نذر کی ہی کہ پہلی لڑکی کو تمہاری دامن تربیت مین سوپون گا اور تمہاری
شفقت اور مہربانی کو اوسکا مربی کرون گا اون ولی اللہ نی اس بات کو قبول فرمایا
اور اپنی زبان گوہر فشان سی ارشاد کیا کہ مبارک ہو ہمنی بہی اوسکو اپنا ہمنام کیا جب
میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب پہنچا تو اونکو حضرت شیخ سلیم کی گہر بہیجدیا کہ
ولادت میری اونکی گہر مین واقع ہو اور بعد میری پیدا ہونی کی میرا نام محمد سلیم رکہکر
سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سی باتونمین شیخو بابا کہا کرتی تہی پہر میری باپ
نی موضع سیکری کو کہ مولد میرا ہی مبارک جانکر اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ
سال کے عرصہ مین وہ سب جنگل اور میدان کہ درندون کا مسکن تہا ایک عمدہ شہر
مشتمل اوپر باغات اور عمارات لطیفہ کے ہوگیا اور بعد فتح گجرات کی اوسکا نام فتحپور
رکہا جب مین بادشاہ ہوا تو میری دلمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام مین
شبہ پڑتا ہی رومی بادشاہون کی نام کا تو غیب سی میری دلمین آیا کہ بادشاہونکا
کام جہانگیری ہی سے اپنا نام جہانگیر رکہون اور چونکہ تخت نشینی میری اول دنونمین
کہ وقت نورہی واقع ہوئی ہے تو خطاب اپنا نور الدین کرون اور ایام شہزادگی
مین دانایان ہند کی زبان سی مینی سنا تہا کہ بعد اکبر شاہ کی نور الدین نام ایک
شخص حاکم ہوگا یہ بات بہی میری ذہن مین تہی اسواسطی مینی نور الدین جہانگیر بادشاہ

اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چونکہ مین اگرہ مین تخت نشین ہوا ہون اسواسطی ضروری
کہ کچھہ حالات اوس شہر کے لکھون یہ اگرہ ہندوستان کی اگلی شہرون سی ہی جمنا
کناری اسمین ایک پرانا قلعہ تہا میری باپ نی پہلی میری تولدسی اوسکو گرا کر نیا قلعہ
سرخ پتہر کا بنوایا کہ سیاح لوگ اوسکی مثل بیان نہین کرتی پندرہ سولہ سال مین تمام
ہوا اور اوسمین چار دروازی اور دو کہڑکیان ہین پینتیس لاکھہ روپی کہ اوسکی ایکسو
پندرہ ہزار طومان رائج ایران اور ایک کڑور پانچ لاکھہ خانی بحساب توران ہوتی ہین
اسکی تعمیر مین صرف ہوی ہین دونو طرف دریا کی اس شہر کے آبادی ہی پچھم طرف
آبادی زیادہ سات کوس کی دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی
اور دریا سی پورب کی طرف کی آبادی کا دور ڈہائی کوس کا ہی طول ایک کوس
اور عرض آدہی کوس کا ہی لیکن کثرت عمارات اسقدر ہی کہ عراق اور خراسان اور
ماوراءالنہر کی مانند چند شہر اسمین آباد ہووین اکثر سہ منزلہ اور چار منزلہ مکان ہین اور
مخلوق اسقدر ہی کہ راستون مین لوگ بدشواری چلتی ہین اقلیم ثانی کی آخر مین واقع
ہی پورب طرف اوسکی ولایت قنوج اور پچھم مین ناگور اور اوتر مین سنبہل اور دکہن
مین چندیری واقع ہی ہندؤن کی کتابون مین ہی کہ ابتدا دریاء جمنا کی ایک
پہاڑ سی ہی جسکا نام کلند ہی کہ وہان آدمی بسبب کثرت سردی کی جا نہین سکتے
ہوا اگرہ کے گرم و خشک ہی طبیب کہتی ہین کہ یہ ہوا روح کو تحلیل کرتی ہی اور ضعف
لاتی ہی اکثر طبیعتون مین ناموافق ہی مگر بلغمی اور سوداوی مزاجون کو نقصان

نہین کرتی اور اسی واسطی جن جانورون کا ایسا مزاج ہی مثل ہاتھی اور بہینس کے
اس آب و ہوا مین خوش رہتی ہین پہلی سلطنت لودہی پٹھانون سی آگرہ بہت آباد تہا
اور ایک قلعہ بہی وہان تہا چنانچہ مسعود سعد سلمان نی اپنی قصیدہ مین کہ بیچ مدح محمود بن
سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی کی اوس قلعہ کے فتح مین لکہا ہے
یہ شعر ہی ؎ حصار آگرہ پیدا شد از میانہ گرد ٭ بسان کوہ بر و بارہا چون کہسار ٭
جب سلطان سکندر لودہی نی گوالیار کی لینی کا ارادہ کیا تو دہلی سی کہ پایہ تخت
سلاطین دہلی کا تہا آگرہ مین آیا اور اپنا رہنا یہان مقرر کیا اور اوس دن سی آگرہ
مین آبادی بڑہی اور سلاطین دہلی کا پایہ تخت ہوا جب اللہ تعالی نی سلطنت ہند کی
اپنی عنایت اور کرم سی میری خاندان مین عنایت کی تو حضرت فردوس مکانی بابر شاہ
نی بعد شکست دینی ابراہیم شاہ بن سکندر لودہی کی اور مارہی جانی اوسکی کی اور بعد
فتح کرنی لڑائی رانا سانگا کی کہ ہندوستان کی سب راجو نمین بڑا تہا جمنا کی پورب
طرف ایک اچہی زمین دیکہکر مربع باغ لگایا کہ ویسا عمدہ باغ اور کہین بیان نہین
کرتی اور نام اوسکا گل افشان رکہا اور مختصر عمارت سنگ سرخ کی وہان بنائی
اور اوس باغ کی ایک جانب مین مسجد بنوائی اور خیال تہا کہ مکانات کثیر بنواوین
مگر چونکہ عمر نے وفا نکی اسواسطی وہ آرزو ظہور مین نہ آئی اس کتاب مین جہان لفظ
صاحبقران کا لکہا جاویگا مراد اوس سے امیر تیمور گورگان ہین اور فردوس مکانی سی مراد
حضرت بابر بادشاہ اور جنت آشیانی اشارہ ہی حضرت ہمایون بادشاہ سے

اور عرش آشیانی اشارہ میری والد امجد جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی
سے خربوزہ اور انبہ اور باقی میوہ آگرہ اور اوسکی اطراف مین بہت ہوتی ہین اور
مجھی تمام میوی مین انبہ کی طرف کمال رغبت ہی میری والد عرش آشیانی کے
وقت سی ولایتی میوی جو ہندوستان مین نہین ہوتی یہان اکثر ملتی تھی ان مین
سی انگور کے اقسام صاحبی اور حبشی اور کشمشی یہان کی شہرون مین ہونی لگی چنانچہ
لاہور کے بازار مین درمیان فصل کے جتنا چاہین ہر قسم کی ملتی ہین اور منجملہ یہان
کی میوون کی اناناس ہی کہ فرنگیون کی شہر سے آیا ہی خوشبودار اور خوش مزہ ہی
تو آگرہ کی گل افشان باغ مین ہر سال کئی ہزار اوترتی ہین اور خوشبویون مین ہند
کی پھولون کو تمام جہان کی پھولون پر ترجیح ہی اور کئی پھول ہین کہ تمام دنیا
مین اور کہین اوسکا نام و نشان نہین اول گل چنپہ کہ ایک پھول نہایت خوشبودار
اور لطیف ہی زعفران کی پھول سی مشابہ لیکن چنپہ کا رنگ زرد مائل بسفیدی ہی
درخت اوسکا بہت خوشنما اور کلان اور پر برگ و شاخ سایہ دار ہی بہار کے موسم مین
اسکا ایک درخت باغ کو معطر کرتا ہی دوسرا گل کیوڑہ خوشبو اوسکی ایسی تیز ہے
کہ مشک کی بو سی کم نہین اور رای بیل کہ بو مین سفید چمبیلی ہی پتی اوسکی دو تین
طبقی آپس مین ملی ہوتی ہین اور مولسری کہ اوسکا درخت بھی بہت خوبصورت اور
سایہ دار ہی اور بو اوسکی بہت پسند دل کی ہی اور گل سیوتی کہ کیوڑی کی طرح
ہی مگر کیوڑا خار دار ہوتا ہے اور سیوتی بی خار رنگ مین مائل بزردی اور کیوڑا سفید

رنگ ان سب پہلون سی اور چنبیلی سی کہ ولایت مین یاسمن سفید کہتی ہین تیل خوشبودار تیار ہوتی ہین اور بہت سی پہول ہین کہ اونکی ذکر مین طوالت ہی اور عمدہ درختون سی یہان کی سرو صنوبر اور چنار اور سفیدآرا اور بید مولہ کہ ہرگز ہندوستان مین نہوتا تہا اب بہت ملتا ہے اور صندل کا درخت کہ جزائر مین ہوتا تہا اب باغون مین لگتا ہی آگرہ کی رہنی والی لوگ کسب ہنر اور طلب علم مین بہت کوشش رکہتی ہین اور ہر دین و مذہب کی لوگ یہان رہتی ہین

بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹھکر پہلی سب کام سی تمام ملک مین جاری کیی گیی بعد جلوس کے

پہلا حکم کہ مینی صادر کیا لٹکانا زنجیر عدالت کا تہا کہ اگر عدالت والی لوگون کے انصاف مین سستی اور طرفداری دیکہین تو وہ مظلوم لوگ اس زنجیر کو ہلا دیا کرین تا مین اوسکی آواز سی مطلع ہوکر خود اونکی فریاد سنا کرون اور صورت اوس زنجیر کی یہ ہی کہ مینی حکم دیا تا سونی کی تیس گز لمبی ایک زنجیر بناوین اور ساٹھ گہنٹی اوسمین ہون کل وزن چار من ہند کی کہ تیس من عراقی ہوتی ہین ایک سر اوسکا کنگورہ مین قلعہ کی شاہ برج سی باندہ دو اور سراسر دریا کی کنارہ پہتر کا ستون کہڑا کرکے باندہ دیا اور سوا اسکی بارہ حکم فرمای کہ تمام ملک محروسہ مین اونپر عمل ہو اور ہر عامل اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کری حکم اول پہلی ممانعت کی مینی کہ محصول رستون مین اور دریاؤن پر کسی چیز کا نہ لیا جاوی اور چنگی اور باقی کل سمین جو جاگیردارون نی

ہر صوبہ مین اپنی فائدون کو مقرر کی ہین ایک لخت موقوف کی جاوین حکم دوم یہہ
کہ جن راہون مین چوری اور ڈاکا پڑتا ہو اور وہ جگہہ آبادی سی دور ہو تو اوسکی اطراف کی جاگیردار
اوس میدان اور جنگل مین سرای اور مسجد اور چاہ بنواوین کہ باعث آبادی کا ہو اور وہان لوگ
رہا کرین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہو تو عامل وہانکا یہہ کام کرے اور رستون مین
سوداگرون کی مالونکو اونکی بی رضامندی اور اجازت کی نہ کہولا کرین حکم سوم یہہ
کہ تمام ملک محروسہ مین مسلمان یا ہندو جو کوئی مر جاوی تو اوسکا مال و اسباب اوسکی
وارثون کو دی دیا کرین اور کوئی سرکاری آدمی اوسمین کچھہ دخل نہ دیا کرے اور اگر اوس
متوفی کا کوئی وارث نہو تو واسطی حفاظت اور ضبطی اوس مال کی سرکار کی طرف سی عامل
مشرف اور تحویلدار علحدہ مقرر کرے کہ اوس مال کو جمع کر کے مصارف شرعی مین مثل
بنا مسجد اور سرای اور پل اور تالاب اور چاہون مین صرف کیا جاوی نہ سرکار کے
کامون مین حکم چہارم یہہ کہ شراب اور بوزہ اور تمام نشہ کی چیزین جو شریعت
مین منع ہین کوئی بناوی اور نہ بیچنی پاوی اور باوجودیکہ مین خود شراب پیتا ہون اور
اٹھارہ برس کی عمر سی اب تک کہ اٹھہ اور تیس سال کا ہون اوسکو کبھی ترک نکیا اور اول
مینی بباعث حرص کی کبھی کبھی بیس پیالہ تک دو آتشہ عرق نوش کیا ہی لیکن جب
مجھہ مین اوسکا اثر تمام و کمال ہوا تو مینی اوسکو کم کرنا شروع کیا سات برس کی عرصہ مین
پانچ چھہ پیالی تک آیا اور پہلی وقت بہی مختلف تھی کبھی رات کبھی دن کبھی صبح کبھی شام
آخر کو وقت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت مین خرابی نہو اور اب بالکل چھوڑ دے

ہی فقط ہضم طعام کی واسطی پیتا ہون اور روادار اس بات کا نہین کہ اور کوئی بیچی
یا پیی حکم پنجم یہہ کہ کسی شخص کی گہر کو نزولی نکرین اور سرکاری نہ بناوین
کہ مخلوق کو بی گہر اور بی در کی کرنا بہتر نہین حکم ششم یہہ کہ منع کر دیا مینی کہ کوئی
شخص کسیکی ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹا کری اور خود مینی بہی اللہ تعالی سی نذر کی
ہی کہ کسی کو یہ سیاست نکرونگا کیساہی گناہ کری بلکہ اور تعزیرا و سیر موافق شریعت کے
جاری کرونگا حکم ہفتم یہ کہ حکم کیا مینی کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگیر دار زمین رعایا
کی زور و ظلم سی نہ لے اور اوسکو چہوڑا کر آپ نہ بوئی یا وی حکم ہشتم یہہ کہ حکم
دیا مینی کہ عامل خالصہ یا جاگیر دار جہان کہین ہون بی اجازت بادشاہی آپسمین نسبت
اور قرابت نکیا کرین حکم نہم یہہ کہ بڑی بڑی شہرون مین شفاخانی بنوائی
جاوین اور طبیب بیمارون کے علاج کو مقرر ہون اور جو کچہہ خرچ اونکی نوکری اور دوا
اور خوراک مین صرف ہو سب سرکاری خاصلات سی ملا کری رعایا سی نہ تحصیل کیا جاوی
کہ اوسکی برکت خاص واسطی میری ہو اور رعایا تکلیف سی بچی حکم دہم یہہ کہ موافق
طریقہ میری باپ کی ہر برس ربیع الاول کی اٹہارہوین تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن ہی
بعد ہر سال کی ایک دن قرار دیکر تمام عملداری مین ان دنون ہیچ جانور ذبح نہوا کرین اور
ہر ہفتہ مین بہی دو دن منع کیا ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہی اور ایک اتوار کہ
میری باپ کی پیدایش کا دن ہی حکم یازدہم یہہ بطریق عموم مینی حکم کیا
کہ عہدی اور جاگیرین میری باپ کی دی ہوئین اور تمام نوکر برقرار ہین اور بعد اسکی

یعنی جسکو جاہا بقدر حال اور موافق رتبہ منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ
ہزاری سی لیکر تیس چالیس ہزاری تک عنایت کیی اور روزینہ اور چندی احدیون کی دس
سی پندرہ تک اور ماہانہ کل شاگرد پیشیہ کا دس بارہ تک معین فرمایا اور چندی واسطی
بیگمات اور والدی حرمون کی موافق اون کی حال کی رکھا اور جسکو حاجت زیادہ دیکھی
اوسکا اضافہ کیا اور روزینہ علما اور فقرا کا کہ لشکر دعا کا ہی تمام ملک مین موافق اونکی
اسنادون کی بحال رکہا اور میر صدر جہان کو کہ سید صحیح النسب سی ہندکی ہی اور میری
باپ کی وقت مین عہدہ صدارت کا کرتی تہی اونکو مقرر کیا یعنی کہ ہر روز ارباب استحقاق اور
اہل حاجات کی تحقیق کیا کرین اور خو ملاحظہ کرین کہ جسپر تکلیف ہو بادشاہی مال سی اوسکی
مدد کیجاوی حکم دوازدھم یہہ کہ بعد تخت نشینی کی جو قیدی قلعون اور
جہلخانون مین بہت دنون سی قید تہی اونکو یعنی رہا کر دیا اور ساعت نیک مین یعنی
حکم کیا کہ سکہ میری نام کا جاری کرین اور پہلی اشرفی پر سکہ جاری کیا اور سونا چاندی
مختلف وزنون کی لیکر سکہ سی مزین کین اور ہر ایک کا جدا نام رکھا چنانچہ سو تولہ کی مہر کا نام
نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور بیس تولہ والی کا نور دولت اور دس
تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور مہر اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چہہ ماشہ
والی کا نورانی اور تین ماشہ والی کا رواجی نام مقرر فرمایا یہ اقسام اشرفیون کی تہی
اور چاندی کے اقسام سی جن پر سکہ لگا تو سو تولہ والی کا کوکب سعد اور پچاس تولہ والے
کا کوکب اقبال اور بیس تولہ والی کا کوکب مراد اور دس تولہ والی کا کوکب بخت

اور پانچ تولہ والی کا کوکب سعد اور ایک تولہ والی کا جہانگیری اور چھہ ماشہ والی کا سلطانی
اور تین ماشہ والی کا نثاری اور تولہ کی دسوین حصہ والی کا خیر قبول نام رکھا اور پیسی بہی
تانبی کی اسی حساب سی سکہ لگائی گئی کہ ہر ایک کو نئی نام سی مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ
اور بیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی پر یہ ابیات آصف خان کو فرمایا کہ کندہ کرادی اور
دوسری طرف دوسری بیت کہ جس سی تاریخ سکہ کی نکلی ہے ۞ بخط نور بر زر کلک تقدیر ۞
رقم زد شاہ نور الدین جہانگیر ۞ اور درمیان دونون مصرعون کی کلمہ تحریر کیا اور دوسری
طرف شعر تاریخی یہ تہا ہے ۞ شد چو خور زین سکہ نورانی جہان ۞ آفتاب مملکت تاریخ آن ۞
اور درمیان ان دونون مصرعون کی ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس لکہوایا اور
سکہ نور جہانی کا کہ بجای اشرفی معمولی کی مروج ہی اوس پر امیر الامرا کا یہ شعر لکہوایا ہے
بروی زر را ساخت نورانی برنگ مہر و ماہ ۞ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ ۞
کہ ایک ایک مصرعہ اس شعر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید ضرب مقام اور سنہ ہجری
اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیری بہی کہ روپیہ کی جگہہ مروج ہی مانند نور جہانی کی
مسکوک ہوا اور مراد تولہ سی اڑہائی مثقال معمول ایران اور توران کی ہی اور جتنی تاریخین
میری جلوس کی مورخون نی کہی ہین مینی اون سب کا لکہنا مناسب نجانا یہی ایک تاریخ
مکتوب خان داروغہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کی کہ میری بندگان قدیم سی ہین کہی ہوئی
یہان لکہتا ہون ہے ۞ صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر ۞ با عدل و داد بنشست بر تخت
کامرانی ۞ اقبال و بخت و دولت فتح و شکوہ و نصرت ۞ پیش کمر بخدمت بستہ بشادمانی ۞

سال جلوس شاہی تاریخ شد چو بنہاد ✤ اقبال سر بپای صاحبقران ثانی ✤ اور مینی فرزند خسرو کو ایک لاکہہ روپیہ مرحمت کیی کہ باہر قلعہ کی منعم خان خانخانان کی مکان کو اپنی واسطی درست کرلی اور حکومت اور افسری ملک پنجاب کی سعید خان کو کہ امرای معتبر اور میری باپ کی نسبت والون مین سی ہی عنایت کی اصل اوسکی مغل ہی اوسکی بزرگوارون نی میری بزرگون کی خدمت کی ہی اور اوسکی رخصت کے وقت جب مینی سنا کہ اوسکی خواجہ سرا ظالم ہین اور مسکین اور غریبون کو ستاتی ہین تو مینی کہلا بہیجا کہ میری عدل مین کسیکی رعایت نہین اور میری انصاف کی ترازو مین سب چہوٹی بڑی برابر ہین اگر اب تمہاری لوگو نسی کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو مین واجبی سزا دونگا ہرگز انصاف مین رعایت نکیجاویگی اور شیخ فرید بخاری کو کہ میر بخشی میری باپ کا تہا خلعت اور شمشیر مرصع اور دوات و قلم مرصع عنایت کرکی اوسی خدمت پر بحال رکہا اور واسطی اوسکی عزت بڑہانی کی کہا مینی کہ تجکو صاحب سیف و قلم جانتا ہون اور مقیم کو کہ آخر عہد مین میری باپ نی وزیر خانی کا خطاب دیا تہا اور وزارت سلطنت کی عنایت کی تہی اوسی خطاب اور منصب اور خدمت پر ممتاز رکہا اور خواجہ فتح اللہ کو بہی خلعت دیکر بدستور سابق بخشی رکہا اور عبد الرزاق ✤ معموری کو بہی باوجودیکہ بی سبب شہزادگی کی ایام مین میر بخشی تہا اور بی رخصت بہاگ کر میری باپ کی پاس چلا گیا تہا اوسکی تقصیرون پر خیال نکیا اور عہد قایش بیگی کا کہ میری باپ سی پایا تہا اوسی عہدہ پر سرفراز رکہا اور دوسری عہدی والون کو اندر اور باہر کے اپنی باپ کی موافق عہدون پر بحال رکہا اور شریف خان کو کہ لڑکپن سے

میری ساتھہ پڑہاتہا اور شہزادگی مین اوسکو خانی کا خطاب دیاتہا اور جب الہ آباد سے
مین اپنی والد بزرگوار کی خدمت فیضدرجت مین آتاتہا تو اوسکو راہ مین نقارہ اور تومان
اور توغ عنایت کرکے منصب دوہزاری اور پانصدی سی سرفراز اور صوبہ بہار کا حاکم کرکے
اودہر روانہ کیاتہا بعد پندرہ دن کی میری جلوس سی چوتہی رجب کو جب خدمت مین آیاتو
اوسکی آنی سی مجکو کمال خوشی ہوئی کہ اوسکی حسن خدمت کی سبب سی مین اوسکو بجاے
فرزند کی جانتاہون اور یار ومصاحب سمجہتاہون چونکہ اوسکی عقل واخلاص اور کاردانی پر
مجکو اعتماد کلی تہا اسواسطی اوسکو وکیل اور وزیر اعظم کرکی خطاب امیرالامرا کا کہ نوکرون
مین کسیکا خطاب اوس سی زیادہ نہین تہا دیا اور ساتھہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار
کی عزت بخشی ہرچند وہ لایق اس بات کی تہا کہ منصب اوسکا اس سی زیادہ ہو لیکن جب
اوسنی عرض کی کہ جب تک مجہسی کوئی کام عمدہ نہ بن آوی اس سی زیادہ نہین چاہتاہون
اسواسطی اسیقدر مقرر رہا اور جو اخلاص میری باپ کی نوکرون کا بخوبی معلوم نہوا تہا
اور بجہت اپنی بعضی تقصیرون کی کہ خلاف مرضی خدا اور لوگون کی اون سی صادر
ہوئین تہین شرمندہ اور خجلت زدہ تہی باوجودیکہ جلوس کی دن سب کی تقصیرین
مینی معاف کرکی اپنی دلمین اقرار کیاتہا کہ گذری باتون کا لوگون سی خیال نکرون
لیکن بباعث وہم شرارت کہ ان لوگون سی مجکو تہا اسواسطی امیرالامرا کو انکی طرف سی
نگہبان اور محافظ اپنا مقرر کیا اگرچہ حافظ اور نگہبان سبکا خصوصًا بادشاہونکا کہ باعث
آرام جہان کی ہین حقیقت مین اللہ تعالی سبحانہ ہی اور اوسکی باپ خواجہ عبدالصمد کو

کہ فن تصویر مین بی مثل ہی ہمایون بادشاہ نی اسکو خطاب شیرین قلم کا دیکر اپنی دربار
مین حکم بیٹھنی کا دیا تہا شیراز کی شرفا سی ہی اور میری باپ بہی اوسکی خدمت کی جہت
سی عزت اور حرمت بہت کرتی تہی اور راجہ مانسنگہ میری باپ کی عمدہ اور معتبر امیرون
سی ہی اور اس خاندان سی اوسکو کئی نسبتین ثابت تہین چنانچہ اوسکی پہوپی میرے
والد کی گہر مین تہی اور اوسکی بہن سی مینی نکاح کیا ہی کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النسا بیگم
بڑا بیٹا میرا اوسی سی پیدا ہوا ہی تو اوسکو بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی
بعضی باتون سی گمان اس عنایت کا نرکہتا تہا خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور خاصہ
گہوڑا دیکر سرفراز کیا اور بنگالہ کیطرف کہ جگہہ پچاس ہزار سوار کی ہی روانہ کیا اوسکا باپ
راجہ بہگوانداس اور دادا راجہ بہارامل اوسنی پہلی سب کچہواہہ راجپوتون مین میری باپ
کی متابعت اور شرف بندگی حاصل کی ہی راستی اور اخلاص اور شجاعت مین تمام اپنی
قوم سی زیادہ ہی اور بعد میری جلوس کی جب سب امرا اپنی جماعتون سی میری درگاہ
پر حاضر ہوی تو دل مین آیا کہ اس لشکر کو اپنی فرزند پرویز کی ہمراہ جہاد کی نیت سی
رانا کی لڑائی کو بہیجون کہ ولایت ہندوستان مین سرکش اور باغی تہا اور میری باپ کی
وقت مین کئی بار اوسپر فوج کشی کی گئی لیکن سزا واقعی اوسکی نہوئی اس خیال سے
نیک ساعت مین فرزند پرویز کو خلعت فاخرہ اور خنجر و شمشیر مرصع اور تسبیح مروارید کہ بہتر لعلون
سی بنی تہی قیمتی تہتر ہزار روپیہ کی اور گہوڑی عراقی اور ترکی اور نامی ہاتی دیکر اوس
طرف رخصت کیا اور بیس ہزار سوار جرار ہمراہ عمدہ امرا اور سردارون کی اس خدمت پر

مقرر کیی اول آصف خان کو کہ میری باپ کا مقرب مصاحب تہا اور مدت تک بخشی گری بیی
کی تہی اور پہر مستقل دیوان ہوا تہا سو مینی اوسکا درجہ بڑہا کر مرتبہ وزارت بخشا اور ڈہائی
ہزاری بڑہا کر منصب پنجہزاری دیکر اوسکو شہزادہ پرویز کا اتالیق کیا اور خلعت اور شمشیر مرصع
اور گہوڑی اور ہاتی سی سربلند فرمایا اور سب چہوٹی بڑی منصبداروں کو حکم کیا کہ کوئی
کام بی صلاح اور مشورہ اوسکی نکیا کرین اور عبد الرزاق معموری کو بخشی اور مختار بیگ
عموی آصف خان کو دیوان پرویز کا کیا اور راجہ جگناتہہ پسر راجہ بہارامل کو کہ منصب
پنجہزاری رکہتا تہا خلعت اور شمشیر مرصع عنایت کی اور راناشنکر کو کہ چچازاد بہائی رانا کا ہے
اور میری باپ نی اسکو رانائی کا خطاب دیا تہا اور چاہا تہا کہ ہمراہ شہزادہ خسرو کی
رانا کی لڑائی پر روانہ کرین لیکن اونہین دنون انتقال فرمایا سو مینی اوسکو خلعت اور
تلوار مرصع دیکر ہمراہ کیا اور مادہوسنگہہ کو کہ بہتیجا مانسنگہہ کا ہی اور راولسال درباری کو
کہ یہ دونون حاضر باش دربار کے ہین اور سیکہاوتی راجپوتون مین میری باپ کی
معتمد اور سہ ہزاری منصب والی تہی نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ
مین شہزادگی مین اوسکو شیر خان کہتا تہا پانصدی سی منصب سہ ہزاری اور پانصدی
کا بڑہا کر امتیاز زیادہ کیا اور یہ شیر خان مصاحب بڑا دنا ہی اور اوزبک کی نوکری مین ایک
ہاتہہ اوسکا زخم شمشیر سی جدا ہو گیا تہا اور شیخ عبد الرحمن پسر شیخ علامی ابو الفضل
اور مہا سنگہ نواسہ راجہ مانسنگہ اور زاہد خان پسر صادق خان اور وزیر جمیل اور قرا خان
ترکمان کہ ہر ایک اونمین کا دو ہزاری منصب رکہتا تہا مینی انکو خلعت اور گہوڑی دیکر روانہ

کیا اور منوہر کہ قوم کچھواھہ مین سیکہاوت ہی اور میری باپ لڑکپن مین اوسپر بہت
عنایت کرتی تہی اور فارسی زبان سکہائی تہی کہ بسبب لیاقت کی اوس قوم کا نہین معلوم ہوتا
اور یہ فارسی شعر اوسکا ہی ؎ غرض ز خلقت سایہ ہمین بود کسی ۔ بنور حضرت خورشید پای
خود نہ نہد ۔ اوسکو بہی اس لشکر مین روانہ کیا اگر تفصیل سب منصب دارون اور نوکرون کے
بیان ہو تو ذکر دراز ہوگا اور بہت امرا اور خانزادی اور راجپوت اس کام مین آپ درخواست
دیکر ہمراہ گئی اور ایکہزار احدی یعنی یکی بہی اپنی ہمراہ گئی غرضکہ ایک ایسی فوج آراستہ ہوئی
کہ اگر توفیق الٰہی اونکی شامل حال ہو تو ہر ایک زور آور بادشاہ سی لڑسکتی ہین اور جو ایام
شہزادگی مین بنظر احتیاط اپنی مہر امیر الامرا کو سپرد کی تہی اور جب وہ صوبہ بہار کو رخصت
ہوا تو وہ مہر شہزادہ پرویز کو عنایت کی اب کہ پرویز کو رانا کی لڑائی پر بہیجا تو پہر وہ حسب قدیم
امیر الامرا کو دی گئی یہ پرویز زین خان کوکہ کی دختر سعادت اختر سی کہ نسب مین مقابل مرزا
عزیز کوکہ کا ہی میری باپ کی چونتیسوین سال جلوس کی کابل مین دو برس دو مہینی بعد
ولادت خسرو سی پیدا ہوا ہی اور بعد میری کئی اولاد کی کرمسی بیگم سی کہ قوم راٹہور کی ہی
ایک دختر بہار بانو بیگم پیدا ہوئی اور جگت گسائین دختر راجہ موتہہ سی سلطان خرم
چہتیسوین سال جلوس میری باپ کی مطابق سنہ نوسو ننانوی ہجری کی لاہور مین متولد ہوے
اور روز بروز ترقی ہوتی گئی سب اولاد مین اوسنی میری والد کی خدمت بہت کی ہی
اور وہ خرم سی اسقدر خوشنود تہی کہ بارہا مجہسی سفارش فرمایا کرتی اور فرماتی کہ اسکو تیری
اولاد سی کچہ نسبت نہین یہ میرا فرزند حقیقی ہی اور بعد اسکی کہ چند اولادین میرے

ترکین مین وفات پائی تو ایک مہینی مین خواصون سی دو لڑکی پیدا ہوی ایک کا مینی جہاندار
اور دوسری کا شہریار نام رکھا اور انہین دنون عرضداشت سعید خان کے واسطی
رخصت مرزا غازی کی کہ ملک ٹھٹھہ کی امیرزادونسی ہی آئی مینی حکم دیا کہ جو میری والدنی اوکی
بہن کو فرزند خسرو کی واسطی نامزد کیا ہی تو انشاء اللہ تعالی بعد فراغت کی اس شادی سی
رخصت دی جاویگی اور مینی جلوس سی ایک سال پہلی دلمین اقرار کیا تہا کہ جمعہ کی رات کو
شراب نہ پیونگا اللہ تعالی سی امیدوار ہون کہ ہمیشہ مجکو اس ارادہ پر قایم اور ثابت رکھی اور مین
ہزار روپئی مینی مرزا محمد رضائی سبزواری کو دئی کہ دہلی کی فقرا اور مساکین پر تقسیم کردی
اور وزارت آدہی ممالک محروسہ کی خان بیگ کو کہ ایام شہزادگی مین مینی اوسکو
خطاب وزیر الملکی سی سرفراز کیا تہا اور آدہی کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید
بخاری کو کہ چارہزاری تہا پنجہزاری کیا اور رامداس کچھواہہ کو کہ پروردہ عنایت
میری باپ کا دوہزاری منصب والا تہا منصب سہ ہزاری سی معزز کیا اور میرزا رستم
پسر میرزا سلطان حسین کو کہ پوتا شاہ اسمعیل حاکم قندہار کا ہی اور عبد الرحمن خانخانان
ولد بیرم خان اور اوسکی دونو بیٹی ایرج اور داراب اور باقی امرا متعینہ دکن کو خلعت
بہیجی اور برخوردار پسر عبد الرحمن مؤید بیگ کو کہ بی طلب حاضر درگاہ ہوا تہا حکم دیا کہ پہر اپنی
جاگیر کی طرف لوٹ جاوی ؎ ازادب دور ست رفتن بی طلب در بزم شاہ ✽
ورنہ پای شوق را مانع در و دیوار نیست ✽ ترجمہ ؎ ہی ادب سی دور جانا بی طلب دربار
مین ✽ ورنہ پای شوق کو مانع نہین دیوار و در ✽ بعد ایک مہینی کے جلوس مبارک سی

لالہ بیگ تہی کہ ایام شہزادگی مین مینی اوسکو خطاب باز بہادری کا دیا تہا سعادت ملازمت
کی حاصل کی ڈیڑہزاری سی اوسکو منصب چارہزاری عنایت کرکی ساتہہ حکومت صوبہ بہار کے
سرفراز کیا اور بیس ہزار روپیہ عنایت کیی یہ باز بہادر ہماری سلسلہ کی خاص بندون مین
ہی اوسکا باپ نظام حضرت ہمایون شاہ کا کتاب دار تہا اور کیشو داس مارو کہ میرتہہ
کی راجپوتون مین سی ہی اور اخلاص اور نیاز مین اوسنی زیادہ منصب ڈیڑہزاری مع
اصل و اضافہ دیکر ممتاز کیا علما اور مشایخ اسلام کو حکم دیا کہ اسما مفردہ الہیہ کو تلاش کرکے
جمع کرین تا اوسکی حفظ کی آسان ہون اور مین اپنا ورد مقرر کرون اور جمعہ کی راتون کو مینی
علما اور سادات اور مشایخ کی ساتہہ مجلس مقرر کی اور قلیج خان کو کہ میری باپ کی قدیمون
سی تہا حکومت صوبہ گجرات کی دیکر روانہ کیا اور ایک لاکہہ روپئی بطریق مدد خرچ اوسکو
عنایت کیی اور میران صدر جہان کو کہ مین جب لڑکپن مین شیخ عبدالغنی سی چہل حدیث
پڑہتا تہا اونکو بجای خلیفہ اپنا سمجہتا تہا چونکہ اب تک نیاز و اخلاص مین ثابت رہے
تو منصب اونکا دو ہزاری سی چار ہزاری مقرر کیا میری والد کی بیماری مین کہ مین شہزادہ
تہا اور ارکان دولت کی صلاح بدل گیی تہی اور چاہتی تہی کہ خرابی برپا کرین اسنی محبی
وفاداری اور جان سپاری مین کچہہ قصور نکیا اور غیاث بیگ کہ بہت دنون میرے
باپ کا دیوان توشہ خانہ کا تہا اور منصب ہفت صدی رکہتا تہا بجای وزیر خان کے
وزیر آدہی ممالک محروسہ کا مقرر کیا اور ساتہہ خطاب اعتماد الدولہ اور منصب ڈیڑہزاری سے
سعزز کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور راجہ بکرماجیت کو کہ ہندوستان

کی معتبر راجون سی ہی اور رصد نجوم کہ ہند مین اوسنی بنائی ہی خطاب دیکر میر آتش اپنا بنایا
یعنی افسری توپخانہ کی عنایت کی اور حکم کیا مینی کہ ہمیشہ توپخانہ مین ہمرکاب پچاس ہزار توپچی
اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار رہین یہ بکرماجیت کہتری ہی میری باپ کی خدمت
مین فیلخانہ کی مشرفی سی خدمت دیوانی اور مرتبہ امرائی کو پہنچا تہا فن سپاہگری اور تدبیر
جنگ خوب جانتا ہی بیرم پسر خان اعظم کو کہ دو ہزاری تہا منصب پانصدی اور اضافہ کیا
اور جو میری دلمین یہ بات تہی کہ اکثر ملازم میری اور میری باپ کی اپنی مطالب سی کامیاب
ہون اسواسطی مینی بخشیون کو حکم کیا کہ جو شخص اپنی وطن مین جاگیر طلب کری مجہسی عرض
کرو تا مطابق تورہ اور قانون چنگیزی کی وہ زمین بموجب آل تمغا کی اوسکی جاگیر مین
عنایت کی جاوی اور پہر وہ شخص تغیر اور تبدل سی بی خوف رہی میری باپ دادا
جسکو جاگیر بطریق ملکیت عنایت فرماتی تہی تو فرمان اوسکی سند کا مُہر آل تمغا کی کہ عبارت
شنجرفی مہر سی ہی مُزَیَّن کیا کرتی تہی مینی حکم کیا کہ جس جگہہ کاغذ پر مہر لگاوین اوسکو
طلاپوش کر کی وہ مہر لگایا کرین اور اب اوسکا نام تمغا رکہا اور میرزا سلطان پسر میرزا
شاہرخ کو کہ نبیرہ میرزا سلیمان کا ہی اولاد میرزا سلطان ابو سعید سی اور بہت دنون
حاکم بدخشان تہا چونکہ اپنی بہائیون سی بہتر ہی اور اپنی باپ سی مینی اوسکو مانگ لیا تہا
اور میری خدمت مین بڑہا ہی اور بجای اپنی فرزندون کی اوسکو گنتا ہون منصب
ہزاری سی سرفراز کیا اور بہاؤ سنگہہ پسر راجہ مان سنگہہ کو کہ اوسکی سب اولاد مین زیادہ
قابل ہی ڈیڑہ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ عنایت کیا اور زمانہ بیگ پسر غیور بیگ

کابلی تو کہ لڑکپن سے خدمت میری دربار کی کرتا ہے اور شہزادگی سے اوسکو مرتبہ احدی
سے بڑھا کر یا صدی تک پہنچایا ہے خطاب مہابت خانی کا دیکر ڈیڑھ ہزاری منصب والا کیا
اور شاگرد پیشہ کی بخشی گری اوسکو عنایت کی راجہ نرسنگہ دیو قوم بندیلہ نے کہ میرا پرورش
یافتہ ہے اور شجاعت اور نیک ذاتی اور سادہ دلی مین اپنی لوگونمین امتیاز رکہتا ہے سہ
ہزاری کا منصب پایا اور باعث اوسکی ترقی اور رعایت کا یہ ہوا کہ آخر عہد مین میری
باپ کے شیخ ابوالفضل کہ شیخزادون مین ہندوستان کی فضل و دانائی مین ممتاز
تہا اور اخلاص و وفامندی اپنی نظر مبارک مین میری باپ کی خوب طرح ثابت کی
تہی جب حسب طلب میری والد کی دکن سے آنے لگا اور دل اوسکا مجہسے صاف نہوا تہا
اور ظاہر و باطن میری طرفسے باتین لگاتا تہا اون دنون فتنہ انگیزون کی باعث
خاطر میری باپ کی مجہسے رنجیدہ تہی تو یقین ہوا کہ اگر یہ خدمت مین پہنچا تو سبب زیادتی
کدورت خاطر کا ہوگا اور مجکو حضوری خدمت سے منع کریگا چونکہ عملداری اس
نرسنگہ دیو کی اوسکی سر راہ تہی اور درگاہ معلی سے اون دنون پہرا ہوا تہا سو اوسکو
مینے کہلا بہیجا کہ اگر راہ گہیر کر اوسکو قتل کرے تو مجہسے بہتر رعایتین دیکہیگا تقدیر سے
جب ابوالفضل اوسکی ملک مین پہنچا تو اوسکو گہیر کر عالم تنہائی مین کہ سپاہ ہمراہ
پیچہی تہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا سر الہ آباد مین میری پاس بہیجا اگرچہ یہ سبب
موجب ناراضی میری باپ کا ہوا لیکن بعد حاضر ہونے میری کی رفتہ رفتہ وہ کدورت
و رنج جاتا رہا اور میر ضیاء الدین قزوینی کہ شہزادگی سے میرا دولت خواہ اور بہتر

خدمت گذاری ایک ہزاری منصب بخشا اور داروغہ اصطبل کو حکم دیا کہ ہر روز تین گھوڑی
طویلہ شاہی سے ملاحظہ مین واسطی بخشش اور انعام کی حاضر کیا کری اور میرزا علی اکبر شاہی
کوکہ جوانان قرار دادہ اوس دہلی سی ہی چار ہزاری منصب دیکر سرکار سنبھل اوسکی جاگیر
مین عنایت کیا ایک دن کسی تقریب مین محبی امیر الامرانی یہ بات کہی اور مجکو بہت
خوش آئی کہ دیانت وہی دیانت ہی کچہہ خاص نقد وجنس مین نہین بلکہ ظاہر کرنا اوس بات کا
جو دوستون مین ہو اور چہپانا اوس وصف کا کہ بیگانون مین ہو یہ بہی بڑی دیانت ہی
اور برائی ہی بیشک کہ سچ بات یہ ہی کہ بادشاہون کی مصاحبون کو آشنائی اور بیگانگی
کا خیال نہو اور حال ووصف ہر کسی کا جیسا ہو ویسا ہی عرض کیا کرین اور مینی اپنی
فرزند پرویز کو رخصت کی وقت کہا تہا کہ اگر رانا خود مع اپنی بڑی بیٹی کی کہ کرن نام ہی
تمہاری خدمت مین آوی اور اطاعت اور فرمان برداری قبول کری تو اوسکی
ملک سی کچہہ تعرض نکرنا اور غرض میری اس بات سی دو کام تہی ایک یہ جو ہمیشہ تسخیر
ولایت ماوراء النہر کی منظور میری باپ کو تہی اور جب ارادہ فرمایا تو کوئی مانع درپیش
آیا تو اگر اب کی یہ مہم کسی صورت پر قرار پکڑی اور یہ خدشہ دلسی دور ہو تو پرویز کو بجای
اپنی ہندوستان مین چہوڑ کر ساتہہ توفیق الٰہی کی روانہ اوس ملک موروثی کا
ہون خاص کر ان دنون کہ کوئی حاکم مستقل وہان نہین ہی باقی خان نی بہی کہ
بعد عبد اللہ خان اور عبد المومن خان کی کچہہ استقلال حکومت پایا تہا مرگیا اور
ولی محمد خان اوسکی بہائی نی ابہی تک وہان زور نہین پایا ہی تو فتح

وہان کی بسہولت ہو دوسرا مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کہ میری والد کی روبرو
تہوڑا اسا اوس ملک کا قبضہ مین آیا تہا تو اللہ تعالی کی عنایت سی اوس ملک کو بہی قبضہ
تصرف مین لاؤن امید اللہ تعالی کی کرم سی یہ ہی کہ یہ دونو مرادین میری حاصل
ہون ے ساتون اقلیمین اگرلی بادشاہ * تو بہی یہ سوچی کہ اقلیم اور لون * اور میرزا
شاہ رخ نبیرۂ میرزا سلیمان حاکم بدخشان کو کہ قرابت قریبہ اس سلسلہ سی رکہتا ہی
اور میری باپ کی خدمت مین منصب پنجہزاری اوسکا تہا سو مینی اوسکو منصب ہفت
ہزاری کا بخشا اور یہ میرزا بہت آزاد وضع سادہ مزاج ہی میری باپ اوسکو بہت
عزیز رکہتی تہی اور جب اپنی فرزندون کو بیٹہنی کا حکم فرماتی تو اوسکو بہی اس
عنایت سی سربلند کرتی باوجود فتنہ انگیزی بدخشانیون کی میرزا اونکی فریبون مین نہ
آیا اور ایسا کام کہ جس سی میری والد ناراض ہون اوس سی صادر نہوا صوبہ مالوہ کہ
میری باپ نی اوسکو دیا تہا مینی بہی اوسیطرح برقرار رکہا اور خواجہ عبد اللہ کو کہ سلسلۂ
نقشبندیہ سی ہی اور پہلی یکون مین نوکر تہا اور رفتہ رفتہ ایک ہزاری منصب کو پہنچا
اور ہمو جب میری پاس سی میری باپ کی خدمت مین چلا گیا تہا ہرچند مین اپنی
سعادت جانتا تہا کہ میری نوکر اونکی خدمت مین رہین لیکن چونکہ بی اجازت اور
بی رخصت میری اوسنی یہ کام کیا تہا اس باعث سی کچہہ میرا دل اوس سے
ناراض تہا اور باوجود اس بات کی منصب اور اوسکی جاگیر کو جو میری باپ سے
دی تہی مینی برقرار رکہی لیکن سچ یہ ہی کہ وہ جوان مردانہ کارگذار ہی اگرچہ تقصیر

اوس سی تھوڑی تو لی عیب تھا اور ابو النبی اوزبک کہ رہنی والا ماورا النہر کا ہی اور
عبد المومن خان کی وقت مین حاکم مشہد مقدس تہا مینی اوسکو منصب ڈیڑہ ہزاری بخشا
اور شیخ حسن کہ شیخ بہا کا بیٹا ہی اور لڑکپن سی آجتک میری خدمت مین رہا ہی اور
شہزادگی مین مینی اوسکو مقربخان کا خطاب دیا تہا کام مین بہت چست و چالاک ہی اور
شکار مین دور تک میری ساتہہ پیادہ دوڑا ہی تیر و بندوق خوب لگاتا ہی اور فن جراحی
مین نامی ہی اور اوسکی بزرگ بہی یہ کام خوب جانتی تہی بعد جلوس کے بسبب کمال اعتماد
کی کہ مجکو اوسپر تہا واسطی لانی فرزندان اور متعلقان برادر دانیال کی مینی اوسکو
برہان پور کی طرف بہیجا اور خانخانان کو باتین نشیب و فراز اور نصایح سودمند اوسکی
زبانی کہلا بہیجین اور اس مقرب خان نی یہ خدمت جیسی چاہیی تہوڑی ہی دنون مین
پوری کی اور جو شکوک خانخانان اور وہانکی امراکی دلو نمین تہی اوسنی نکال دی اور
میری بہائی کی متعلقات کو مع اموال و اسباب خوب حفاظت سی لاہور مین میری
پاس پہنچایا اور نقیب خان کو کہ سادات قزوین سی ہی اور نام اوسکا غیاث الدین ہے
ڈیڑہ ہزاری منصب عنایت کیا میری باپ نی اوسکو نقیب خانی کا خطاب دیا تھا
اور اونکی پاس اوسکا قرب و مرتبہ بہت تہا اور میری باپ نی ابتدا جلوس مین
اوس سی کچھہ پڑہا تہا اس سبب سی اوسکو اخوند کہتی تہی علم تاریخ اور تصحیح اسامی
رجال مین بی نظیر اور بیمثل ہی آج اوسکی برابر کوئی مورخ جہان مین نہین ابتدا عالم
سی آجتک احوال تمام جہان کا اوسکو برزبان یاد ہی اسقدر حافظہ اللہ تعالے

اور کو بھي عنايت کري اور شيخ کبير کو کہ سلسلہ حضرت شيخ سليم سي ہي اور بسبب اوسکي
شجاعت اور مردانگي کي مينی ايام شہزادگي مين خطاب شجاعت خاني کا ديا تہا اب
بعد جلوس منصب ايکہزاري کا بخشا اور ستائيسوين تاريخ شعبان کي بيٹو بسني اکيہراج
ولد بھگوندا اس سي جو چچا بالسنگہ کا ہي امر عجيب سرزد ہوا کہ تمام اون نالائقون کي اپي رام
اور بجي رام اور شيام رام ہين بہت بي اعتدالي کرتي تہي اور باوجوديکہ ابھي رام سے
پہلي نالايقين ظاہر ہوئي تہين ليکن مينی اوسکي تقصيرون سي چشم پوشي کي ہے
جب اس تاريخ کو مينی سنا کہ يہ بي سعادت چاہتا ہي کہ اپني اہل وعيال کو بي رخصت
وطن کي طرف روانہ کري اور پہر خود بھاگ کر رانا سي جا ملي تو مينی رامداس اور
دوسري راجپوتون سي کہا کہ اگر کوئي تمسي اسکا ضامن ہو تو جاگير ومنصب اسکا
برقرار رہي اور مين اسکي گناہ بخش دون ليکن اون کي بدبختي سي کوئي ضامن
نہوا تو مينی امير الامرا سي فرمايا کہ جب تک انکا کوئي ضامن نہووي انکو نظربند رکہو
امير الامرانی انکو سپرد ابراھيم خان کاکر کا کہ بعد خطاب دلاور خاني کا پايا ہے
اور حاتم خان دوسري بيٹي منگلي خان کي کہ شہنواز خاني کا خطاب رکھتا تہا کيا جب
اون دونون ني چاہا کہ ہتيار اون نالايقون سي لين تو ترک ادب کر کي منع کرني
لگي اور اپني نوکرون کي ہمراہ جنگ پر آمادہ ہوي امير الامرانی جب يہ حال مجہي
کہا تو مينی حکم ديا کہ ان شريرون کو جزا اس شرارت کي دو امير الامرا اونکی تدارک کو
چلا پہر مينی پيچھي سي شيخ فريد کو بھي بہيجا اون بدبختون مين دو راجپوت کہ ايک تلوار

اور دوسرا جدہر رکہتا تہا امیر الامرا کی مقابلہ مین آئی امیر الامرا کا ایک نوکر قطب نام
جدہر والی کی سامنی آیا اور جدہر کی زخم سی مارا گیا پہر اور لوگون نی اوس راجپوت کو
ٹکڑی ٹکڑی کر دیا اور دوسری راجپوت تلوار والی سی امیر الامرا کی نوکر ایک پٹہان نی
مقابلہ کیا اور ایک وار مین اوسکو تمام کیا پہر دلاورخان نی جدہر نکال کر اپنی رام پر کہ
ساتہ اپنی دو نوکرون کی کہڑا ہوا تہا حملہ کیا اور جب ایک کو جدہر مارا تو اون تینون
کی ہاتہون سی نو زخم کہا کر گرا پہر یکون نی اور امیر الامرا کی لوگون نی اونکا کام تمام
کیا ایک نی اون راجپوتون مین سی تلوار نکال کر شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے
حبشی غلام نی بڑہ کر اوسکو مارا اور یہ شورش صحن دیوانخانہ عام مین واقع ہوئی اور اس
تنبیہ سی باقی فتنہ انگیز ڈر گیی پہر ابوالنبی اوزبک نی مجہسی عرض کی کہ اگر ایسا کام
اوزبکون مین واقع ہوتا تو مفسدون کی تمام سلسلہ اور قبیلہ کو قتل کر ڈالتی مینی
کہا چونکہ یہ جماعت پرورده میری باپ کی ہی اسواسطی مین انکی رعایت کرتا ہون
اور عدالت یہی ہی کہ ایک کی قصور پر بہت مخلوق کو نہ قتل کرون اور شیخ حسین
جامی کہ اب مسند درویشی پر ہی درویش شیرازی کی مریدون سی چہہ مہینی پہلی
میری جلوس کی لاہور سی اوسنی مجکو لکہا تہا کہ مینی خواب دیکہا ہی کہ اولیا اور
بزرگوارون نی امر سلطنت تمکو سونپا ہی اس خوشخبری سی قوی دل ہو کر منتظر اس
فتوح کی رہین اور مجکو امید ہی کہ بعد وقوع اس امر کی تقصیر بن خواجہ زکریا کی
کہ سلسلہ احرار یہ سی ہی معاف کی جاوین اور تاش بیگ فرچی کو کہ قدیمینی

ہی اور میری باپ نی اوسکو خطاب تاج خانی کا دیا تہا منصب اوسکا دو ہزاری تہا
مینی تین ہزاری عنایت کیا اور یحیہ بیگ کابلی کو کہ ڈیڑہ ہزاری منصب رکہتا تہا مینی
سہ ہزاری کیا جوان مردانہ کارگذار ہی میری چچا میرزا محمد حکیم کی پاس محرمیت اسکو
تمام تہی اور ابوالقاسم تمکین کو کہ میری باپ کی قدیمون مین سی ہی ڈیڑہ ہزاری منصب
مع اصل و اضافہ مینی عنایت کیا کثرت اولاد مین اوسکی برابر کوئی نہوگا تیس فرزند
اوسکی ہین اور دختریں اگر برابر انہون کی تو بہی نصف سی کم نہین اور شیخ علاءالدین
کو جو پوتی شیخ سلیم کی ہین اور مجہسی نسبت قوی رکہتی ہین اسلام خان کا خطاب
دیکر دو ہزاری منصب بخشا یہ لڑکپن سی میری ساتہہ بڑہی ہوی ہین ایک سال
مجہسی چہوٹی ہین جوان مردانہ نیک ذات ہی اور اپنی برادری مین ہرطرح امتیاز
رکہتا ہی آج تک کوئی نشہ نہین کہایا اور میرا ایسا مخلص ہے کہ فرزندی کا خطاب اوسکو
دیا ہی اور علی اصغر ساکن بارہہ کو کہ مردانگی اور کارگذاری مین بی مثل ہی فرزند
سید محمود خان بارہہ کا جو میری باپ کی بڑی امیرون سی تہا مینی خطاب سیف
خانی سی سب مین اوسکو ممتاز کیا بہت مردانہ ہی ہمیشہ شکاروںمین جہان اور
معتمد ہمراہ ہوتی تہی یہ بہی رہا ہی تمام عمر کوئی نشہ نہین کہایا مینی اوسکو منصب
سہ ہزاری دیا ہی اور عنقریب مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگا اور فریدون پسر محمد قلیخان
برلاس کو کہ ہزاری تہا دو ہزاری کیا یہ فریدون تشریف داروں الوس چغتائی کے سی
ہی خالی جرأت اور مردانگی سی نہین اور شیخ بایزید کو جو نبیرہ شیخ سلیم کا ہے

اور دو ہزاری تہا یعنی منصب تین ہزاری کا عنایت کیا مجکو پہلی جسنی دودہ پلایا ہے
وہ والدہ انہین شیخ بایزید کی ہی مگر ایکدن سی زیادہ نہین پلایا ایکدن مینی پنڈتونسی
کہ دانایان ہندہین پوچہا کہ اگر نہایت تمہاری دین کی یہی ہی کہ اللہ تعالی دس جسمون
مختلف مین گہس کر ظاہر ہوا ہی تو یہ بات تو اہل عقل کی نزدیک مردود ہی اور اسمین یہ
قباحت لازم آتی ہی کہ اللہ تعالی جو بیچون اور بی چگون ہی صاحب طول وعرض اور
عمق کا ہوا اور اگر مراد تمہاری ظہور نور الہی کا ہی اون جسمونمین تو یہ سب مخلوق مین
برابر پایا جاتا ہی اون دس مین خاص نہین اور اگر مراد ثابت کرنا کسی صفت الہی کا
ہی تو یہ بہی باعث تخصیص نہین ہو سکتا ہی اسواسطی کہ ہر دین وآئین مین صاحب
معجزات اور کرامات ہین کہ اور لوگون سی اوس زمانہ کی فہم وفراست مین ممتاز
ہون غرضکہ بعد بڑی گفت وشنود اور رد وبدل کی ساتہہ خدائی خدای بی چون وبی
چگون کی جو پاک جسم سی ہی قائل ہوی اور بولی کہ چونکہ سمجہ ہماری ذات مجرد کی معلوم کرنی
مین ناقص اور کوتاہ ہی تو بواسطہ صورت کی ہم اوسکی معرفت حاصل کرتی ہین
اور ان دس صورتون کو وسیلہ اپنی علم ومعرفت کا بنایا ہی تو پہر مینی جواب دیا کہ
کب یہ صورتین تمکو وسیلہ مقصود طرف معبود کی ہونگی میری باپ اکثر اوقات
ہر دین ومذہب کی علما سی صحبت رکہتی تہی خاص کر پنڈتون اور عقلا ہنود سی
اور باوجودیکہ امی تہی لیکن بسبب کثرت مجالست اور ہمنشینی کی اہل عقل اور ارباب
فضل سی تقریرین اونکا امی ہونا ثابت نہوتا تہا اور نظم ونثر کی باریکیونکو ایسا

سمجھتی تھی کہ زیادہ اوسیر خیال مین نہین آسکتی اور حلیہ مبارک اونکا یہ تھا کہ
قد مین میانہ مائل طرف درازی کی اور گندمی رنگ چشم وابرو سیاہ تھی ملاحت زیادہ
شیر اندام کشادہ سینہ دست وبازو دراز اور اولی تھنی پر ناک کی گوشت کا ایک خال
تہا خوشنما آدہی چنی کی برابر اہل قیافہ اس خال کو بڑی علامت دولت واقبال
کی کہتی ہین آواز مبارک بلند اور بیان مین نمکینی تھی اور ہر حال مین اونسی ایک دبدبہ
الٰہی ظاہر ہوتا تہا تین مہینی بعد میری ولادت کی میری ایک بہن شہزادہ خانم ایک
خواص سی پیدا ہوئی اور اوسکو واسطی پرورش کی سپرد اپنی والدہ حضرت مریم مکانی
کی کیا بعد اوسکی ایک شہزادہ بہی ایک اور خواص سی پیدا ہوا شاہ مراد نام رکھا
لیکن چونکہ ولادت اوسکی فتحپور کے پہاڑون مین واقع ہوئی تھی اسواسطی اوسکو
پہاڑی کہا کرتی اور جب کہ میری باپ نی اوسکو واسطی فتح دکن کی روانہ کیا تو
بہت مصاحبون نالایق اور ہمنشینون خراب کی شراب خواری مین اسقدر کثرت
کی کہ تیس برس کی عمر مین نواح جالناپور مین ولایت برار سی راہی ملک بقا ہوا اوسکا
حلیہ یہ ہی کہ سبز رنگ لاغر اندام قد مائل بدرازی با وقار و تمکین اوسکی وضع سی شجاعت
ومردانگی ظاہر تھی پہر چہارشنبہ کی رات دسوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو
اوناسی مین دوسری خواص سی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام دانیال رکھا
چونکہ ولادت اسکی اجمیر مین بیچ گہر ایک مجاور خواجہ بزرگوار کی ہوئی تھی اور نام اوس
مجاور کا شیخ دانیال تہا اس نسبت سی اوس شہزادہ کا بہی نام دانیال رکھا

بعد وفات میری بہائی شاہ مراد کی آخر ایام مین اسکو فتح دکن کی واسطی بہیجا پہر خود
بدولت نی اوسکی بعد دکن کی طرف کوچ کیا اور جن دنون میری والد نی قلعہ آسیر کو
گہیرا تہا تو اُسن دانیال کی ہمراہ ایک جماعت کثیر اپنی امیرون سی مثل خانخانان اور
مرزا یوسف وغیرہ کی فتح کو قلعہ احمدنگر کی طرف بہیجا اور قریب فتح قلعہ آسیر کے قلعہ
احمدنگر بہی فتح ہوا پہر جب میری والد نی شاد و بامراد برہانپور سی دار الخلافت کی طرف
کوچ کیا تو وہ ملک دانیال کو دیکر اوسکی بندوبست کو وہان چہوڑا لیکن اوسنی بہی اپنی
بہائی شاہ مراد کیطرح بدخصلتی اختیار کیے اور بد مصاحبون کی صحبت مین یہ کثرت
شراب کے تینتیس سال کی عمر مین بری طرح شراب خواری سے مر گیا بندوق و شکار سی بہت
شوق رکہتا تہا اور اپنی خاص بندوقون سی ایک کا نام یکہ و جنازہ رکہا تہا اور آپ
یہ شعر لکہکر اوسپر کہدوایا تہا ع از شوق شکار تو شود جان تر و تازہ ✽ بر ہر کہ خورد تیر تو یکہ و
جنازہ ✽ جب اوسنی بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میری والد کو معلوم ہوا تو
فرمان عتاب آمیز خانخانان کو لکہی اور اوسنی لاچار ہوکر واسطی ممانعت کی نگہبان مقرر
کیی کہ ہر دم اوسکا خیال رکہین جب اوسکی شراب بالکل بند ہوئی تو خدمتگارون سی
منت اور خوشامد سی کہنی لگا کہ جس طرح ہوسکی میری واسطی کچہ شراب لاؤ آخر
مرشد قلی تفنگچی سے کہ خدمتگار صاحب قرب تہا کہا کہ اسی تفنگ یکہ و جنازہ مین شراب
بہر لاوہ کم بخت اوسکی رعایت اور خاطر سی اوسمین دو آتشہ بہر لایا اوسکی نال کہ
مدت سی باروت اور اوسکی بو مین بہری تہی اور دو آتشہ کی تیزی سی اوسکا

لت بھی پہلا غرض اوسکی بیٹی ہی گر پڑا اور وفات پائی ستا کسی باید کہ فال بد نگیرد تا
گیرد برای خود نگیرد یہ دانیال جوان خوش قد خوبصورت تہا گہوڑی اور ہاتی سی بہت
شوق رکہتا تہا جسکی بیان ہاتی یا گہوڑا عمدہ سنتا تو محال تہا کہ اوسکو لیی قرار دے
اور ہندی راگ کا بہت شوقین تہا اور جو کبھی اہل ہند اور انکی اصطلاح پر شعر کہتا تہا تو وہ
شعر برا نہین ہوتا اور بعد پیدا ہونی اوس دانیال کی بی بی دولت شاد سی ایک لڑکی
پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النسا بیگم رکہا چونکہ اوسنی میری باپ کی خاص دامن تربیت
مین پرورش پائی ہی اسواسطی عادات اوسکی بہت خوب ہین رحم اور مہربانی اوسکی
پیدائشی ہی لڑکپن سی آجتک اوسکو مجسی کمال محبت ہی کہ ایسی محبت کسی بہائی بہن
مین کم ہوگی لڑکپن مین چونکہ مقرر ہی کہ اطفال کی سینہ کو دبانی سی قطرہ دودہ کا
نکلتا ہی تو جب میری بہن کی سینہ کو دبایا تو اوسی دودہ کا قطرہ نکلا والد بزرگوار نے
میری فرمایا کہ بابا یہ دودہ پی لی تا یہ بہن تیری بجای ماکی بہی ہو جای خدا گواہ ہے
کہ بعد اوس دودہ پینی کی مجکو باوجود محبت خواہری کی الفت فرزندی بہی اوس سے
ہی پہر چند روز بعد ایک اور دختر بلند اختر بی بی دولت شاد مذکور سی متولد ہوئی اور اوسکا
نام آرام بانو بیگم رکہا البتہ مزاج اسکا کچہہ گرم و تیز ہی میری باپ اسکو بہت چاہتی تہی
کہ اوسکی بی ادبی دیکہتی لیکن کمال الفت سی برا نمانتی اور بارہا مجہی عنایت سی فرماتی
کہ بابا میری خوشی کو اپنے اس بہن سی کہ میری لاڈلی ہی میری بعد وہ کام
کیجیو کہ اوس سی مین کرتا ہون اوسکی ناز برداری کرکے بی ادبی اور شوخیون کو

معاف کرنا اوصاف اور اخلاق میری باپ کی بیان مین نہین آسکتی اگر کتابین انکی
حالات اور اخلاق کی بنائی جاوین تو بہی بلا شبہ قطع نظر علاقہ فرزندی اور پدری کی ایسے
ہزار سی ایک بیان نہو سکیگا باوجود اس فوج و مال و سامان و جاہ و حشمت کی کبہی عاجزی
اور نیاز مندی مین اللہ تعالی کی آگی قصور نکیا اور ہمیشہ اپکو کمتر سب مخلوق سی جانتی رہی اور
کبہی یاد الہی سی غافل نہوی ہر دین و مذہب کی لوگ اونکی سایہ عنایت مین پرورش
پاتی تہی بخلاف اور ولایتون کی کہ شیعہ سوا ایران کی اور سنی بجز ہند و روم و توران تک
نہین آرام پاتا جیسی رحمت الہی عام اور سبکو شامل ہی کہ ہر گروہ اور ہر مذہب والا اوس سے
خوشحال ہے اسیطرح سایہ الہی کو چاہیی کہ پرتو ذات رکہتا ہو اسیواسطی اونکی ممالک محروسہ
مین کہ ہر طرف دریای شور سی لاحق ہی مختلف دین والی اور بہلی بری عقیدی والی رہتی
ہین کوئی کسی سی تعرض نہین کرتا سنی شیعہ ایک مسجد مین اور فرنگی اور یہودی ایک
کلیسہ مین عبادت الہی بجا لاتی ہین طریقہ اپنا صلح کل کا مقرر فرمایا تہا اور ہر قوم و مذہب
کی نیک اور اچہی لوگون سی صحبت اور مجلس فرماتی تہی اور لایق ہر کسی سی التفات
اور عنایت کرتی اکثر ہوتا کہ راتون کو بیدار رہتی اور دنکو کم سوتی چنانچہ آٹھ پہر مین عادت
خواب کی ڈیڑہ پہر سی زیادہ کی نہ تہی اور رات جگنی کو حاصل عمر کا جانتی تہی شجاعت
اور دلاوری طبیعت مین اس حد تہی کہ مست و سرکش ہاتیون پر سوار ہوتی اور
بعضی خونی ہاتیون کو کہ اپنی مادہ کو بہی پاس نہ آنی دیتی اور فیلبان اور اپنی مادہ
کو مار ڈالتی تہی اپنا مطیع اور فرمان بردار کر لیتی اور جو ہاتی مست فیلبان کو مار کر

چہوٹ بہاگتا تو جس راہ مین کہ وہ آتا میری والد دیوار یا درخت پر چڑہ کر اللہ تعالی کے
عنایت پر تکیہ فرما کر اوسپر سوار ہو جاتی اور مجرد سوار ہونی کی اوسکو مطیع کر لیتی کئی بار یہ
حال دیکہا گیا چودہ برس کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تہا ہیمو بقال نے
کہ پٹہانون کو بڑہایا تہا بعد وفات حضرت ہمایون شاہ کی دہلی مین ہمراہ لشکر عظیم
و بہت جنگی ہاتیون کی کہ ان دنون ہند مین اوسقدر کسی کی پاس نہ تہی دہلی پر چڑہائی
کی اور چونکہ حضرت ہمایون شاہ نی اپنی روبرو آخر حیات مین میری باپ کو واسطی
تنبیہ و سزا رسانی بعضی افغانون کی پنجاب کی پہاڑون کی طرف بہیجا تہا لیکن جب
یہ قضیہ ناگزیر پیش آیا اور میری باپ نی بواسطہ بیرم خان آتالیق کی سنا تو پہر بیرم خان
نی اوس صوبہ کی امیرون کو جمع کر کی نیک ساعت مین پرگنہ کلانور مین مضافات
لاہور سی تخت سلطنت پر بٹہلایا جب ہیمو قریب دہلی آیا تو تردی بیگخان وغیرہ امرا
جو دہلی مین تہی اکٹہا ہو کر اوسکی مقابلہ کو باہر نکلی اور بعد درستی سامان کی جب
دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سی خوب کوشش ظہور مین آئی تو تردی
بیگخان کی شکست ہوئی جماعت مغل پست پا ہوئی اور فوج مخالف نی غلبہ پایا تردی
بیگخان بہاگی ہوون کی ساتہہ میری والد کی لشکر مین آیا بیرم خان نے کہ اوس سے
ناراض و رنجیدہ تہا شکست اور بہاگ آنی کی بہانہ سی اوسکو بدنام کر کی مار ڈالا
پہر جب اس فتح سی اوس کافر کا غرور زیادہ ہوا تو لشکر بسیار اور بیشمار ہاتی لیکر
دہلی سی آگی بڑہا اور رایات اقبال میری والد کی لشکر کی موضع کلانور سی دہلی کے

طرف گوشمالی کو بلند ہوئی اور پانی پت کی قریب مقابلہ دو نو لشکرون نور و ظلمت کا
واقع ہوا پنجشنبہ کی دن دوسری تاریخ محرم کو سنہ نوسو چونسٹھہ مین جنگ عظیم واقع
ہوئی ہیمو کی ساتھہ تیس ہزار سوار جنگی ولاور تھی اور اوسوقت میری والد کی لشکر مین
زیادہ چار یا پنجہزار سوار سی نہ تھی لیکن چونکہ تائید آلہی ہماری طرف تھی اوسدن ہیمو
ایک ہاتی ہوائی نام پر سوار تماشا لڑائی کا کہڑا دیکہتا تہا ناگاہ اوس کافر کی آنکہہ مین
ایک ایسا تیر لگا کہ پیچہی سر سی نکل گیا اوسکی لشکر والون نی یہ حال دیکہکر بہاگنا شروع
کیا اتفاقاً ہماری سوارون مین سی شاہ قلی خان محرم ہمراہ چند دلاور سوارون کی
اوس ہاتی کی طرف کہ جسپر ہیمو زخمی سوار تہا جا نکلی اور چاہا کہ اوس فیلبان کو
تیر سی مار ڈالین وہ چلانی لگا کہ مجکو مت مارو ہیمو اس ہاتی پر سوار ہی یہ سنکر سوارون
نی اوسکو گہیر لیا اور اوسیطرح میری باپ کی روبرو میدان مین لی آئی بیرم خان نی
عرض کی کہ مناسب یہ ہی کہ جناب اپنی دست مبارک سی اسوقت اس کافر کا سر
تلوار خاص سی الگ کر دین تا جہاد کا ثواب حاصل ہو اور فرمانون مین آپکی نام کی
ساتھہ لفظ غازی کا بڑہا جاوی میری والد نی کہا کہ مینی پہلی ہی اسی پارہ پارہ کیا ھے
پہر فرمایا کہ مین ایکبار کابل مین آگی خواجہ عبد الصمد شیرین قلم کی تصویر کی مشق کرتا
تہا بی خیال میری ایک ایسی تصویر قلم سی بنی کہ اوسکی اعضا الگ الگ تہی میری
ایک مصاحب نی پوچہا کہ کسکی صورت ہی میری زبان سی نکلا کہ یہ صورت ہیمو کی ھے
غرض اوسوقت اپنا ہاتہہ اوسکی خون سی آلودہ نکیا اور ایک خدمتگار کو حکم کیا

کہ اوسکی گردن ماردی اور پانچ ہزار لاشین اوسکی لشکر کی مقتولون کی شمار مین آئین سوا
اون لوگون کی جو اطراف و جوانب مین ماری گئی اور میری باپ کی مشہور باتون
مین سی فتح گجرات اور جانا اوسطرف کا ہی بطریق یلغار کی کہ جب میرزا ابراہیم
حسین اور محمد حسین میرزا اور شاہ میرزا یہان سی باغی ہوکر گجرات کی طرف گئی اور
تمام امرای گجرات اور مفسد و باغی اونسی ملگئی فقط قلعہ احمدآباد مین میرزا عزیز کوکہ اپنی فوج
لیکر دم خیرخواہی میری والدکا ملاتی تہی حضرت عرش آشیانی نی اضطراب اور
پریشانی بہیجی انکا یعنی والدہ میرزا مذکور کی دیکہہ کر مع لشکر شاہی بی توقف فتحپور سے
گجرات کیطرف کوچ کیا اور راہ دو مہینی کی نو روز مین قطع کی کہ کبہی گہوڑے
پر اور کبہی اونٹ پر اور کبہی گہوڑی کی گاڑی پر راہ طی فرماتی تہی یہانتک
کہ موضع سریلہ مین مقام فرمایا جب پانچوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو اسی
مین قریب لشکر غنیم کی پہنچی تو اہلکارون سی مشورت کی بعضون نی کہا دشمن پر
شبخون مارئی میری باپ نی فرمایا شبخون مارنا نامردون کا کام ہی اوسیوقت
نقارہ زور سی بجانیکا حکم دیا اور فرمایا سوار آگی بڑہین اور جب دریای سابرمتی پر
پہنچی تو فرمایا کہ فوج بہ ترتیب وہان سی پار اوتری محمد حسین میرزا نی جب شور
اوتری لشکر کا سنا ڈرگیا اور عالم پریشانی مین خود اپنی فوج سی قراولی کو باہر نکلا
سبحانقلی ترک کہ اسطرف مع چند سوار منتظر دشمن کا دریا کی کنارے پر کہڑا تہا
میرزا نی ان سوارونکو دیکہہ کر اوسطرفسی پوچہا یہ کسکی فوج ہی سبحانقلی ترک نی کہا

یہ جلال الدین اکبر بادشاہ اور اوسکا لشکر ہی اوسنی اسبات کو قبول نکیا اور کہا میری
جاسوسون نی چودہ دن ہوی کہ اوس بادشاہ کو فتحپور مین چھوڑا ہی تو یہ بات
جھوٹ کہتا ہی سجانقلی ترک نی کہا آج نوروز ہوی کہ حضرت بادشاہ بطریق یلغار فتحپور
سی یہان پہنچی ہین میرزا نی پوچھا ہاتی کسطرح اتنی دنون مین یہان آئی ہونگی
سجانقلی نی کہا کہ ہاتیون کی لانی کی کیا حاجت تھی یہ جوانان خنجر گذار سنگ شگاف
بہتر نامی اور مست ہاتیون سی ہین کہ انکی اگی حقیقت دعوی مردمی اور سرکشی کی
معلوم ہوجای کی میرزا یہ سنکر وہان سی چلا گیا اور اپنی فوج کی صفین جاکر درست کین
اور پیہری والدنی اسقدر توقف کیا کہ قراولون نی خبر دی کہ سپاہی میرزا کے
ہتیار باندہتی ہین اور لڑائی کی درستی مین مصروف ہین پہر جب اونکی طرف
متوجہ ہوی تو خان اعظم کو کہلا بہیجا کہ تم آگی سی آکر دشمن کو دباو لیکن اوسنی تامل
کیا اور کہلا بہیجا کہ دشمن اسوقت بہت زور مین ہی جبتک لشکر گجرات کی قلعہ کے
اندر سی نہ آجاوی اوسیطرف دریا کی رہنا صلاح ہی حضرت بادشاہ نی فرمایا کہ
مینی ہمیشہ خاص کر اس سفر مین اعتماد اللہ تعالی کی فضل وکرم پر کیا ہی اگر کاروبار
پر بہروسا رکہتا تو اسقدر کم لوگون سی یلغار کرکی نہ آتا اب کہ دشمن جنگ پر مستعد
ہی تو سستی اور تاخیر لایق نہین یہ فرماکر اور اللہ تعالی کی توکل پر مع چند
سوارون کی کہ اوسوقت ہمرکابی مین حاضر تہی گہوڑی دریا مین ڈال دیی اور
باوجود دیکہ دریا کی پایابی کا گمان نہ تہا لیکن بسلامت اوتر گئی پہر اودہر جاکر حضرت

بادشاہ نی داروغہ سلح خانہ سی دبلغہ طلب کیا اوسنی گھبراکر دبلغہ سامنی لاکر ڈال دیا
لوگون نی اوسکو بدشگونی سمجھی لیکن بادشاہ نی کہا یہ میری فال نیک ہی کہ میری
آگی مونہ کھل گیا ہی انشاء اللہ کوئی میری روبرو نہوسکی گا اسحالین میرزا مذکور اپنی
ولی نعمت سی لڑائی کو فوج آراستہ کرکی نکلا اور خان اعظم کو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ
حضرت بادشاہ اس تیزی اور جلدی سی یہان تشریف فرما ہون گی جو کوئی
بادشاہ کی آنی کی خبر کہتا اوسکو یقین نہوتا لیکن جب حضرت کا آنا اوسکو
یقین ہوا تو گجرات سی لشکر شاہی کو آراستہ کرکی نکلنا چاہا کہ خدمت شاہی مین
حاضر ہو لیکن ابہی لشکر شاہی کو اعظم خان قلعہ سی لیکر باہر نہ نکلا تہا کہ سپاہ
میرزا مقصور کی درختون مین سی نمود ہوئی بادشاہ تائید ایزدی پر اعتماد کرکی
آگی بڑہی اوسوقت محمد قلیخان توقبائی اور تردی خان دیوانہ ہمراہ اپنی جماعت
دلاورون کی آگی بڑہ کر کہڑی ہوی بادشاہ نی راجہ بہگوانداس سی فرمایا کہ
لشکر دشمن کثیر اور ہماری سپاہ کم ہی لازم ہی کہ سب متفق ہوکر یکبارگی اوسپر
حملہ کرین کہ یہ مفید زیادہ ہی یہ کہکر اور تلوارین نکالکر ہمراہ اپنی فدائیون کی دوڑے
اور شور اللہ اکبر اور یا معین کا ہر طرف بلند کیا برانغار اور جرانغار اور غول بادشاہی
نی بڑہ کر داد دلاوری کی دی لیکن ایک بڑا بان جو دشمنون نی طرف حضرت
ظل سبحانی بادشاہ کی سر کیا تہا وہ تہوہڑ کی باڑ مین کہ ایکطرف تہی جا پہنسا
اور اسقدر وہان شور کیا کہ بڑا ہاتی لشکر دشمن کا اوس سی گھبراکر باعث

باعث پریشانی دشمن کا ہوا اوسوقت غول شاہی نی جہنکا محمد حسین میرزا اور اوسکی
لوگون کو جو اڑتی تہی پیچہی ہٹایا اور باقی دلاوران لشکر مظفر پیکر نی بہی خوب کام کیی
مانسنگہ درباری بادشاہ کی روبرو اپنی متابل پر غالب آیا اور راکہوداس کچہواہہ نے
جان قربان کی اور محمد وفا کہ اس خاندان دولت سی ہی داد مردانگی کی دیکر اور
زخمی ہوکر گہوڑی سی گر پڑا لیکن فقط عنایت الہی سی اوسوقت لشکر دشمن متفرق
ہوا اور اونپر شکست پڑی میری والد نی شکر یہ اس نعمت الہیہ کا ادا کیا اوسوقت
ایک نی کلانوتو نمین سی عرض کی کہ سیف خان کوکلتاش نی نقد حیات کو دولت خواہی
مین قربان کیا پہر ظاہر ہوا کہ جب محمد حسین میرزا نی اپنی لوگون سی غول شاہی پر حملہ
کیا تو سیف خان نی اوسکو بڑہ کر روکا اور داد مردانگی کے دیکر شربت شہادت
پیا اور میرزا بہی خود غول کی سپاہیون کی ہاتہہ سی زخمی ہوا اور یہ کوکلتاش بڑا
بہائی زین خان کوکہ کا تہا اور عجیب تر یہ بات ہی کہ ایک دن پہلی اس لڑائی سے
جب حضرت بادشاہ جم جاہ مشغول طعام کی تہی ایک شخص سی پوچہا کہ فتح
اس طرفسی ہوگی اوسنی عرض کی آپ کی طرفسی لیکن ایک شخص اس لشکر کے
امیرون سی شہید ہوگا اوسیوقت سیف خان کوکہ نی عرض کی کہ کاشکی یہ
سعادت مجہی روزی ہو غرضکہ محمد حسین میرزا میدان سی بہاگا اور اوسکے
گہبراہٹ مین اوسکی گہوڑی نی تہور کی درخت سی ٹہوکر کہائی اور میرزا مذکور
گہوڑی سی گر پڑا گدا علی نام یکہ بادشاہی نی اوسکو پکڑ کر اپنی آگی گہوڑی

پر سوار کر لیا اور میری والد ماجد کی روبرو لایا لیکن چونکہ دو تین آدمی دعوی کرتی تہی
کہ ہمنی اوسکو پکڑا ہی اسواسطی اوس سی بادشاہ نی پوچہا کہ تجہکو کسنی پکڑا ہی اوسنی
عرض کی کہ آپ کی نمک نی پہر میری والد نی اوسکی مشکین کہ پیچہی سی بندہی تہین
کہلوا کر آگی سی بند ہوائین اوسوقت اوسنی پانی مانگا فرحت خان نی کہ غلامان معتمد
سی ہی اوسکی سر پر دو ہتڑ مارا میری باپ اوس پر غصہ ہوی اور خاصہ پانی منگوا کر
اوسکو خوب پلوایا اور اوسوقت تک میرزا عزیز کوکہ اور اوسکا لشکر قلعہ سی نہ آیا تہا
حضرت بادشاہ بعد گرفتاری محمد حسین میرزا کی آہستہ آہستہ متوجہ احمد آباد کی ہوی
اور میرزا کو رای سنگہ راٹہور کی سپرد کیا کہ ہاتی پر بٹہا کی ہمراہ لاوی اوسوقت
اختیار الملک کہ گجرات کی سردارون سی تہا پانچہزار سوارون سی ظاہر ہوا اوسکو
دیکہکر فوج شاہی مضطرب ہوئی میری باپ نی بمقتضای شجاعت فرمایا کہ نقارہ
بجاوین اور شجاعت خان اور راجہ بہگوانداس اور اکثر امرا نی آگی بڑہ کر اختیار الملک
سی جنگ کی اور بخیال اس بات کی کہ مبادا فوج غنیم محمد حسین میرزا کو چہوڑا لین
رای سنگہ کی لوگون نی اوسکی صلاح سی سر میرزا کا اوسکی بدن سی جدا کر دیا
میری باپ ہرگز اوسکی قتل پر راضی نہ تہی آخر کو اختیار الملک کی فوج نی بہی
شکست کہائی اور اوسکی گہوڑی نی اوسکو ٹہوکر کہی جہاڑی مین گرایا سہراب بیگ
ترکمان نی اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کیا یہ فتح باوجود کم لوگون کے
محض فضل و عنایت الہی سی حاصل ہوئی اور اسیطرح فتح ولایت بنگالہ اور لینا

ہندوستان کی مشہور قلعون کا مثل چیتور اور رنتھنبور عرف قلعہ مادہو پور
اور تسخیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیر کی اور لینا اور ولایتون کا کہ دلاوران سپاہ
کی کوشش سی قبضۂ تصرف شاہی مین آئی حساب اور شمار سی باہر ہی اور چیتور کی
لڑائی مین جتمل کو کہ سردار اوس قلعہ کا تہا خود اپنی بندوق خاص سی میری حضرت
والد ماجد نی قتل کیا اور فن بندوق مین اپنا مثل نہین رکہتی تہی اور اوس بندوق کا
نام کہ جس سی جتمل کو قتل کیا سنگرام ہی سب بندوقون مین عمدہ قریب چار ہزار جانور کی
پرند اور چرند اوس سی شکار ہوی ہین اور مین بہی بندوق مین شاگرد رشید اپنی والد کا
ہون اور بندوق کی شکار سی مجکو رغبت کمال ہی ایک دن مینی اٹہارہ ہرن بندوق
سی مارے ہین اور اون محنتون سی کہ میری باپ نی اوٹہائی ہین ایک یہ ہی کہ تمام
سال مین تین مہینی گوشت کہایا ہی اور نو مہینہ ترک حیوانات کر کی صوفیانہ کہانی
پر قناعت کی ہی اور قتل اور ذبح جانور پر ہرگز راضی نہ تہی اونکی زمانہ مین بہت دنون
قتل حیوان کا منع عام تہا اور اسکا حال اکبرنامہ مین مفصل مذکور ہی اور مینی جس دن
اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اوسی دن دیوانی بیوتات کی معز الملک کو عنایت کی یہ
معز الملک شہر باختر کی سادات سی ہین اور میری والد کی زمانہ مین مشرف کرکرقیخانہ
کی تہی چنانچہ ایک دن مین ایام جلوس میری سی سو آدمی بندگان اکبری اور جہانگیری
کی زیادتی منصب اور جاگیر سے سرفراز ہوی اور عید رمضان مین کہ پہلی عید
میرے جلوس کی تہی مین عیدگاہ مین گیا اور بڑی انبوہ سی نماز پڑہی

اور شکر انعام الٰہی کا بجا لا کر دولت خانہ مین آیا اور بموجب اسکی کہ مصرعہ از خوان
بادشاہان نعمت رسد گدا را * حکم دیا کہ کچھ نقد خیرات کیا جاوی منجملہ اوس مال کی
کئی لاکھ دام حوالہ دوست محمد کی کیی کہ فقرا اور محتاجون کو تقسیم کری اور میر جمال الدین حسین
انجو اور میران صدر جہان اور میر محمد رضا سبزواری انمین سی ہر ایک ایک کو ایک ایک لاکھ دام
دیی کہ اطراف شہر مین خیرات کرین اور پانچہزار روپی واسطی فقرا شیخ محمد حسین
جامی کی بہیجی اور حکم دیا کہ ہر روز ایک شخص منصب دار ومنین سی پچاس ہزار دام فقیرون
کو بانٹا کری اور ایک تلوار مرصع واسطی خانخانان کی بہیجی اور میر جمال الدین حسین
انجو کو منصب سہ ہزاری عنایت کیا اور بدستور سابق خدمت صدارت میران صدر
جہان کی تفویض فرمائی اور حاجی کوکہ کو کہ میری باپ کی کوکو نمین سی ہی فرمایا
کہ محل مین مستحق عورتون کو واسطی دینی جاگیر اور نقد کی تحقیق کری اور زاہد خان
ولد محمد صادق خان کو کہ ڈیڑہزاری تہا مینی دوہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتی یا گہوڑا
بطریق انعام کی دیا اور پہلی رسم تہی کہ نقیب اور میر آخور لوگون سی خلعت کا انعام
کیا کرتی تہی حکم دیا کہ انکو یہ روپی سرکار سی ملا کرتی تا اور لوگ انکی طلب سی محفوظ
رہین اور انہین دنون سالباہن برہانپور سی آیا اور میری بہائی دانیال مرحوم کی
گہوڑی ہاتی ملاحظہ مین پیش کیی اون ہاتیون مین ایک کا نام مست الست تہا
مجکو پسند آیا مینی اوسکا نام نور گنج رکہا اور عجب بات اس ہاتی مین یہ ہے
کہ دونو طرف اس ہاتی کی کانونکی چہوٹی تربوزونکی برابر گرہین ہین اور جیسی

ہاتیون کا مستی مین پانی ٹپکتا ہی تو اسکی اون گرہون سی نکلتا ہی اور اسیطرح
پیشانی اسکی اور سب ہاتیون سی زیادہ اوٹھی ہوئی تھی دیکھنی مین بہت خوشنما
اور مہیب ہی اور ایک تسبیح جواہر کی فرزند خرم کو عنایت کی امید ہی کہ یہ فرزند
منتہا کو اپنی مطالب ظاہری و باطنی کو پہنچی اور چونکہ محصول تمام ملک کا کہ کئی کرور
سی زیادہ تہا مینی معاف کر دیا تہا اسواسطی اطراف کابل کی سائر کو کہ وہ بہی
ہندوستان کی راہ مین ہی اور ایک کرور تینتیس لاکہہ دام انمین جمع ہوتی تہی
موقوف کیا ان دو ولایتون سی کہ کابل اور قندہار ہی بہت روپیہ بابت محصول
لیا جاتا تہا بلکہ عمدہ مال وہان کا یہی محصول ہی مینی یہ رسم قدیم ان دونو جگہہ سی
بہی موقوف کی اور اس جہت سی نفع کلی اور بہت آرام اہل ایران اور توران کو
حاصل ہوا اور جاگیر آصف خان کی کہ صوبہ بہار مین تہی باز بہادر کو عنایت کی اور
آصف خان کو فرمایا کہ پنجاب مین جاگیر بطریق جائدا تنخواہ کی دیوین جب بخشیون نی
عرض کی کہ ہنوز آصف خان کا بہت روپیہ جاگیر مین باقی ہی اب کہ تبدیل جاگیر کا
حکم ہوا ہی تو وہ روپیہ وصول ہونا دشوار ہی مینی فرمایا اوسکو ایک لاکہہ روپیہ خزانہ
سی دیوین اور وہ روپی باز بہادر سی لیکر خالصہ شریفہ مین داخل کرین اور شریف
آملی کو ڈہائی ہزاری منصب اصل اور اضافہ ملاکر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات
اور نیک نفس ہے باوجودیکہ علوم رسمی مین خوب دخل نہین رکہتا لیکن اکثر مضامین
بلند اور معارف ارجمند اوس سی سرزد ہوتی ہین لباس فقر و تجرید مین بہت

مسافرت کی اور بہت بزرگون سی صحبت حاصل کیے ہی مقدمات ارباب تصوف
کی اوسکو یاد ہین میری باپ کی وقت مین لباس درویشی ترک کرکی مرتبہ امارت
اور سرداری کو پہنچا گفتگو اوسکی نہایت عمدہ اور دلچسپ ہی روزمرہ اور کلام اوسکا
باوجودیکہ قواعد عربی سی عاری ہی نہایت فصاحت اور پاکیزگی مین ہی اور انشا
اوسکی بہی نمکین ہی اور شاہ قلیخان محرم کا آگرہ مین ایک باغ رہگیا تہا چونکہ اوسکا
کوئی وارث نہ تہا اسواسطی مینی وہ باغ دختر ہندال میرزا یعنی رقیہ سلطان بیگم
کوکہ حرم محترم میری والد بزرگوار کی سے سپرد کیا میری والد نی شاہ
جہان کو لڑکپن مین انکی سپرد کیا تہا اور مرتبہ شکی اولاد سی اوسکو زیادہ عزیز رکہتی ہین

جشن پہلی نوروز کا
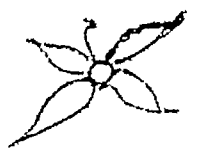
سہ شنبہ کی رات گیارہوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین صبح کو کہ وقت
فیضان نور کا ہی آفتاب نی برج حوت سی اپنی خانہ شرف مین کہ برج حمل ہی نقل کیا
چونکہ یہ روز پہلا نوروز میری جلوس کا تہا اسواسطی مینی فرمایا کہ مکانات دولتخانہ
خاص وعام کی موافق زمانہ میری والد کی عمدہ فرش اور آئینہ بندی سے
کمال آراستہ کرین اور پہلی دنسی نوروز کی اونیسوین درجہ حمل تک کہ روز شرف
اوسکا ہی تمام مخلوق نی داد عیش وکامرانی کی دی اہل ساز اور ارباب نغمہ ہر قسم
کے جمع تہی لولیان رقاص اور دلبران ہند کہ ناز وادا اونکی دل فرشتون کا

لیتی تہی باعث گرمی مجلس کا ہوئین اور مینی حکم دیا کہ اشیا سرور افزا جو چاہی اس
جشن مین کہاوی کوئی اوسکو ممانعت نکری ساقی بنور بادہ بر افروز جام ما
مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما + میری باپ کی زمانہ مین مقرر تہا کہ ان سترہ اٹہارہ
دنونمین ہر روز ایک بڑا امیر مجلس آراستہ کیا کرتا تہا او پیشکش عمدہ اقسام جواہر اور مرصع
سامان اور نفیس لباس اور ہاتی گہوڑی سی آراستہ کرکے جناب بادشاہ سی عرض کرتا
کہ اونکی گہرونمین قدم رنجہ فرماوین پہر بادشاہ واسطی سرفرازی اپنی مخلصون کی اونکی
مجلس مین قدم رنجہ کرکی اون پیشکشون کو ملاحظہ فرماتی اوسمین سی جو چیز پسند آتی
اوسکو لیتی اور باقی اوسی امیر کو بخش دیتی مگر چونکہ خاطر میری مائل طرف رفاہیت
اور آسودگی سپاہ و رعیت کی تہی اسواسطی اس سال مین بہی پیشکشین سبکی معاف
فرمائین مگر تہوڑا سا چند لوگون کی پیشکشونمین سی واسطی رعایت اونکی خاطر کی
قبول کین اور انہین دنون مین بہت نوکرون نی زیادتی منصب سی سرفرازی
پائی کہ اونمین سی دلاور خان افغان کو ڈیڑہ ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ کوہستان
پنجاب کی زمینداروں سی ہی اور میری ایام شہزادگی سی اب تک طریقہ بندگی اور
اخلاص کا رکہتا ہی اور ڈیڑہ ہزاری منصب والا تہا سو اوسکو تین ہزار اور پانسو کا
منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندہار کو اصل و اضافہ ملاکر پنجہزاری
منصب سی سرفراز کیا اور راجہ رای سنگہ راجپوت کو بہی اسیقدر منصب دیا اور بارہ
ہزار روپی بطریق مدد خرچ کی رانا شنکر کو بہی عنایت کیی اور میری ابتدائی

جلوس مین ایک شخص نی مظفر گجراتی کی اولاد سی کہ خود کو حاکم زادہ اوسطرف کا مشہور کیا تہا سر فساد کا بلند کر کی اطراف و جوانب شہر احمد آباد کو تاخت و تاراج کیا اور میری کئی سردار مثل بہیم بہادر اوزبک اور رای علی بہٹی کہ مرد دلاور اور اوسطرف مقرر تہی اس فتنہ مین شہید ہوی آخر مینی راجہ بکرماجیت اور چند منصب دارون کو مع سات ہزار سوار آراستہ کی لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینی مقرر کیا کہ جب وہ فساد و فتنہ بالکل دفع ہو جاوی تو راجہ بکرماجیت صوبہ دار گجرات کا ہو اور قلیچ خان کہ پہلی سی صوبہ دار وہان کا ہی در دولت پر حاضر ہو بعد پہنچنی اس میری لشکر کی جماعت مفسدونکی متفرق ہو گئی اور جہاڑیوں مین گہس گئی اور میری لوگ وہان قابض ہوی اور خبر اس فتح کی بہی نیک ساعت مین سنی پہر اونہین دنون مین عرضداشت فرزند پرویز کی آئی کہ رانا تہانہ منڈل کو کہ چالیس کوس اجمیر سی ہی چہوڑ کر بہاگ گیا اور افواج شاہی نی اوسکا پیچہا کیا ہی امید ہی کہ حضرت کی اقبال سی اوسکو نیست و نابود کرین اور شرف آفتاب کی دن بہت نوکر اضافہ اور رعایات گوناگون سی فیضیاب ہوی بخش رو خان کہ قدیمی خدمتگارون سی ہی اور ہمراہ میری دادا حضرت ہمایون شاہ کی ولایت سی آیا تہا بلکہ وہ اون لوگون مین سی ہی کہ شاہ طہماسپ نی ہمراہ کر دیی تہی اور پہلی اوسکا نام مہتر سعادت تہا مگر چونکہ داروغہ فراشخانہ میری والد بزرگوار کا تہا اور اس خدمت مین بی مثل تہا اسواسطی مینی اوسکو پیشرو خان کا خطاب دیا اور بنظر اوسکی حقوق خدمت پر کی منصب دوہزاری مع اصل و اضافہ کی عنایت فرمایا

بهاگنا شهزادهٔ خسرو کا درمیان سال اول جلوس کی

شهزاده خسرو کو بواسطهٔ جوانی وغرور کی که جوانون کو هوتا هی اور کم تجربگی اور
ناعاقبت اندیشی مصاحبان ناجنس کی سی خیالات فاسده دل مین پڑی خصوصًا
ایام بیماری والد بزرگوار مین که بعضی کوته اندیشون نی بواسطه کثرت جرم وتقصیر کی که
صادر هوئی تهین اور عفو واغماض سی محض نا امید تهی دل مین مقرر کیا که اون سب کو
دست آویز بنا کر امور سلطنت متعلق ساتهه خسرو کی کرین اوراس سی غافل کر امور
سلطنت وجهانبانی وه امر نهین هی که چند ناقص العقل کی سعی سی انتظام پکڑے
اور خالق دادا کسکو لائق اس امر عظیم القدر کا جانکر خلعت پهناوی ☙ زوآرنده نتوان
ستد بخت را ✤ نشاید خرید افسر وتخت را ✤ سری را که حق تاج بر ور نمود ✤ نشاید
از وتاج ودولت ربود ✤ جو خیالات فاسد مفسدون اور کوته اندیشون کی سوای
ذلت اور پشیمانی کی نتیجه نهین رکهتی امور سلطنت نی ساتهه اسس نیازمند درگاه
الهی کی قرار پکڑا همیشه خسرو کو گرفته خاطر اور متوحش پاتا تها مین هر چند مقام
شفقت وعنایت مین هو کر چاهامین که بعض تفرق وو غدغه اوسکی دلسی دور کرون
کچهه فائده مترتب نهوا تا که بصلاح ایک جماعت بخت برگشتون کی شب یکشنبه آتهوین
ذیحجه سنه مذکور مین بعد گذرنی دو گهڑی کی زیارت روضه منوره حضرت
عرش آشیانی کی بیان کرکے تین سو پچاس سوار سی که اوسکی ساتهه متفق تهی

قلعۂ آگرہ سی نکلکر متوجہ باہر کی ہوی تہوڑی دیر بعد اونکی جانیکی ایک مشعلچی نی کہ
وزیر الممالک سی آشنا تہا خبر پہنچائی کہ شہزادہ خسرو بہاگ گئی وزیر الممالک اوسکو
امیر الامرا کی پاس لائی جب اونہون نی یہ خبر تحقیق کی مضطربانہ دروازہ محل پر آکر خواجہ
سرا سی کہا کہ بعد دعا کی کہو کہ ایک عرض ضروری رکہتا ہون مین حضرت باہر تشریف
لائین چونکہ میری خیال مین یہ بات نہ آئی تہی گمان کیا مینی کہ کوئی خبر دکن یا گجرات
سی آئی ہی بعد باہر آنیکی ظاہر ہوا کہ یہ ماجرا ہی مینی کہا کیا کرنا چاہیی آپ سوار ہوکر متوجہ ہون
یا شہزادہ خورم کو بہیجون امیر الامرا نی عرض کی اگر حکم ہو تو مین جاؤن فرمایا مینی اچہا
پیچہا کرو پہر عرض کی کہ اگر نصیحت سی نہ آوین اور مقابلہ کرین کیا کرون کہا گیا اگر کسیطرح سی
راہ راست پر نہ آوین تو جو تمہاری ہاتہ سی بنی کرنا تقصیر نکرنا سلطنت خویشی اور
فرزندی سی درست نہین ہوتی مصرعہ کہ بادشاہ خویشی ندارد کسی ✽ جب یہ باتین
اور مقدمات دیگر کہکر اونکو رخصت کیا تو دلمین آیا کہ شہزادہ خسرو اوسنی آزردگی تمام
رکہتی ہین اور بواسطۂ قرب و منزلت اپنی کی کہ محسود امثال و اقران کا ہی مبادا
نفاق سی حق مین خسرو کی اندیشہ کرکی اوسکو ضائع کرین معز الملک سی فرمایا کہ جاکر
اونکو لوٹا لاوین اور شیخ فرید بخشی بیگی کو اس خدمت کی واسطی تعین کرکی حکم فرمایا
مینی کہ سب منصبدار اور احدیون کو ہمراہ لیکر متوجہ ہووین اور اہتمام خان کو توال کو
قراول اور خبر گیر مقرر کیا اور اپنی دلمین قرار کیا کہ جب دن ہوگا خود بہی متوجہ ہونگا
معز الملک امیر الامرا کو پہیر لائی جو انہین دنونمین احمد بیگ خان و دوست محمد خان

بکاول رخصت ہوکر حوالی سکندرہ مین کہ بر سر راہ شہزادہ خسرو کی تہا مقیم تہی لعبد
پہنچنی شہزادہ خسرو کی اوسطرف چند آدمیون کی ساتہہ اپنی ڈیرہ سی نکلکر متوجہ ملازمت
کے ہوی اور خبر پہنچائی کہ شہزادہ خسرو راہ پنجاب لیکر ساتہہ ایلغار کی جاتی ہین دلمین
آیا کہ مبادا راہ چپ سی دوسری طرف پہر جاوی جو راجہ مانسنگہ خالو اوسکا بنگالہ مین تہا
اکثر بندہای درگاہ کی دلمین خیال گذرا کہ اوسیطرف متوجہ ہونگی پہر اوسطرف آدمی
بہیجکر دریافت کیا کہ پنجاب کو جاتی ہین اس درمیان مین صبح ہوئی مینی کرم وعنایت
ایزدی پر تکیہ کرکی ساتہہ عزم درست کی سوار ہوا اور مقید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہو
متوجہ ہوا ؎ بلی آنرا کہ اندوہ ست در پی ✤ نمیداند کہ رہ چون میکند طی ✤ ہمیداند
کہ افتد پیش و راند ✤ نداند با کہ آید با کہ ماند ✤ جب روضہ متبرکہ والد بزرگوار پر کہ تین کوس
شہر سی واقع ہی پہنچا اور روح پر فتوح آنحضرت سی استمداد چاہا اوسوقت میرزا
حسن پسر میرزا شاہرخ کو کہ ارادہ ہمراہی خسرو کا رکہتا تہا میری لوگ پکڑ لای
جب مینی اوس سی پوچہا تو منکر نہو سکا فرمایا مینی کہ ہاتہہ باندہکر ہاتی پر سوار کرلین
یہ اول شگون تہی کہ ببرکت توجہ و امداد حضرت والد کی ظاہر ہوئی جب آدہا روز گذرا
اور ہوا گرم ہوئی تہوڑی دیر ایک درخت کی سایہ مین توقف کرکی خان اعظم
سی کہا مینی کہ جب مجکو اس خاطر جمعی کی ساتہہ یہ حال ہی کہ معتاد کہائی افیونکا
صبح کو تہا اور ابتک نہین کہائی نہ کسینی مجکو یاد دلائی حال اوس بی سعادت کا
اسی سی قیاس کرنا چاہیی وہ آزار کہ رکہتا تہا مین اس قسم سی تہا کہ فرزند

بی موجب وہی سبب غنیم و دشمن ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری مین نکرون مفسدون
اور فتنہ اندیشون کو قدرت بہم پہنچیگی یا وہ خود اوزبک یا قزلباش کی پاس جاویگا
اور اس سی خفت اس دولت کی ہوگی اسواسطی گرفتاری اوسکی پیش نہاد ہمت
کرکی بعد تہوڑی آسایش کی پرگنہ متہرا سی کہ بیس کوس آگرہ سی واقع ہی دوتین
کوس آگی ایک گانو مین پرگنہ مذکور کی کہ ایک تالاب تہا مقام کیا شہزادہ خسرو
جسوقت متہرہ مین پہنچی حسین بیگ بدخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کا تہا
اور بقصد ملازمت میری کابل سی آتا تہا دوچار ہوی چونکہ طبیعت بدخشیون کی
فتنہ و آشوب سی بہری ہی دوتین سو سوارون سی بدخشیون کی کہ ہمراہ تہی راہ برادر
سپہ سالار اونکا ہوا اور راہ مین جو کوئی سامنی آتا تہا تاراج کرکی گہوڑا اور اسباب
لی لیتی مال و اسباب سوداگرون اور رہگذرونکا لوٹ ان مفسدون کی ساتہی
جس جگہہ پہنچتی تہی زن و فرزند آدمیون کی آسیب اون فاسقونسی امین نہ تہی
شہزادہ خسرو اپنی آنکہون سی دیکہتی تہی کہ اوسکی آبا و اجداد کی ملک موروثی مین
کسقدر ظلم ہوتا ہی یہ حال دیکہکر ہر ساعت مین ہزار بار موت طلب کرتی تہی لیکن
سوای مدارات کی ان کتون سی چارہ نہ تہا اگر بخت و اقبال یاوری اوسکی
کرتا تو ندامت و پشیمانی کو دست آویز کرکی بی دغدغہ خاطر میری ملازمت مین
چلا آتا خدا خوب جانتا ہی کہ مین اوسکی تقصیرون سی بالکل گذرتا اور اوسقدر
لطف و شفقت کرتا کہ سر مو تفرقہ اور دغدغہ باقی نرہتا جو واقعہ حضرت

عرش آشیانی مین بفساد بعضی مفسدون کی کچہ آزادی باطل اوسکی دلمین آگئی
تہی کہ یہ خبر مجہکو پہنچی ہی لہذا اعتماد میری شفقت وعنایت پر نکرتی تہی اور والدہ
اونکی نی بہی ایام شہزادگی مین اونکی بُری اطوار سی اور بد سلوکی اپنی چہوٹی بہائی
مادہو سنگہہ سی زہر کہا کر اپنی کو ہلاک کیا اونکی خوبی ونیکذاتی کا کیا حال لکہون کمال
عقل رکہتی تہین اور میری ساتہہ بہت اخلاص اور محبت کرتی تہین جب دیکہا کہ کچہ فائدہ
نہین اور معلوم نہین کہ آخر کو کیا ہوگا غیرت سی کہ طبیعت راجپوتون کی ہی خاطر کو موت پر
قرار دیا کئی مرتبہ گاہ گاہ مزاج مین شورش ہوئی چنانچہ یہ امر میراثی اونکا ہی کہ پدر اور
برادر اونکی دیوانگی مین اپنی کو ظاہر کر لیتی تہی اور بعد ایک مدت تک علاج وتدبیر
ہوتی تہی جس ایام مین کہ مین شکار کو گیا تہا چہبیسوین ذیحجہ سنہ ۱۰۱۳ اکبر تیرہ مین افیون
زیادہ عین شورش دماغ مین کہا کر تہوڑی دیر مین مرگئین گویا کہ یہ حال بیٹی کا آگی سی
دیکہا تہا اول کدخدائی کہ آغاز جوانی مین میری ہوئی تہی اونہی کی ساتہہ تہی بعد
تولد خسرو کی اونکو شاہ بیگم خطاب دیا تہا ایسی جب بدسلوکی فرزند برادر کی میری ساتہہ
ندیکہہ سکی وقت پریشانی دماغ کی جان سی گذر کر اپنی کو کلفت واندوہ سی خلاص
کیا اوسکی مرنی سی باعث ایک تعلق کی کہ تہا جو دن کہ گذرتا تہا اپنی حیات وزندگانی
سی کچہ لذت نہ تہی چار رات ودن کہ بتیس پہر ہوتی ہین نہایت کلفت واندوہ سی
کچہہ ماکول ومشروب سی مرغوب طبیعت نہوئی جب یہ حال والد بزرگوار کو معلوم ہوا
دلاسا نامہ مع خلعت ودستار مبارک کی کہ سر سی اوسی طرح بندہی ہوئی تہی اوتار کر

نہایت شفقت وعنایت سی اس مرید فدوی کو بہی اس عنایت کی پانی اور آتش
سوز وگداز میری کی ڈالا کہ میری اضطراب واضطرار کو فی الجملہ قرار وآرام ہوا غرض
اس ذکر سی یہ ہی کہ بی سعادتی فرزند کی اس سی کیا زیادہ ہو گی کہ باعث قتل مادر
اپنی کا ہوی اور ساتہہ پدر کی بی سبب وبی باعث محض تصور وخیالات فاسدہ سی مقام
بغی وعناد مین آکر دولت ملازمت سی فرار اور برقرار کی اختیار کری جو منتقم حقیقی نی
سزا ہر کردار کی برابر رکہی ہی لاجرم مآل یہ ہوا کہ بری حال سی مقید ہو کر اور درجہ اعتماد
سی گذر کر زندان دائمی مین گرفتار ہوی ❊ راہ چو مستانہ رود ہوشمند ❊ پای بدام
آرد وسر در کمند ❊ مجملاً یہ ہی کہ روز شنبہ دسوین ذیحجہ کو منزل ہوڈل مین اوترا
شیخ فرید بخاری ایک جماعت شجاعون اور بہادرون کی ساتہہ واسطی پیچہا کرنی
خسرو کی ہراول لشکر فیروزی اثر کی معین ہوئی دوست محمد کو کہ اردلی مین حاضر تہی
بواسطہ قدیم الخدمتی اور سفیدی ریش کی قلعہ آگرہ ومحل وخزائن کی محافظت
کو بہیجا اعتماد الدولہ وزیر الملک کو وقت نکلنی کی آگرہ سی ضبط وحراست کی واسطی
شہر مین چہوڑا تہا دوست محمد سی کہا تہا کہ مین صوبہ پنجاب کو جاتا ہون اور وہ صوبہ
اعتماد الدولہ کی دیوانی مین ہی اونکو ملازمت مین روانہ کرنا اور پسران حکیم
میرزا کو کہ آگرہ مین ہین قید کر کے محبوس رکہنا جو وقت فرزند صلبی سی یہ معاملہ
ظاہر ہوا برادرزادی وعم زادی سی کیا توقع رکہنا چاہیی معز الملک بعد رخصت
ہونی دوست محمد کی بخششی ہوی چارشنبہ کو پیلول مین پنجشنبہ کو فریدآباد مین مقام

واقع ہوا تیرہوین تاریخ جمعہ کو اتفاق مقام دہلی کا واقع ہوا روضہ مقدسہ حضرت جنت آشیانی
کی زیارت کی اور استمداد ہمت کیا فقرا اور درویشون کو اپنی ہاتہ سی روپی دیی وہان
سی مقام حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ کو توجہ کرکی لوازم زیارت کو ادا کیا
بعد اوسکی کچہ روپی میر جمال الدین حسین انجو کو اور کچہ حکیم مظفر کو دیی کہ فقرا اور درویش
اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین روز شنبہ چودہوین کو سرای نریلہ مین مقام کیا
اس سرای کو شہزادہ خسرو نی جلا دیا تہا منصب آقا ملائی برادر آصف خان کا کہ
خدمت حضور مین سرفراز تہا مع اصل و اضافہ ہزاری ذات اور تین سو سوار کا
مقرر ہوا اس راہ مین خدمتین اچہی کین ایک جماعت ایماقات کہ رکاب
ظفر انتساب مین تہی اس خیال سی کہ بعضی انمین سی شہزادہ خسرو کی ساتہہ
اتفاق رکہتی ہین مبادا انکی دلمین دغدغہ و تفرقہ راہ پاوی اونکی افسرون کو
دو ہزار روپی دیی کہ آدمیون مین تقسیم کرین اور اپنی جماعت کو مراحم جہانگیری کا
امیدوار کرین اور شیخ فضل اللہ اور راجہ دہیر دہر کو روپی دیی کہ راہ مین فقرا اور
برہمنون کو دیتی رہین تیس ہزار روپی کو فرمایا کہ اجمیر مین رانا شنکر کی واسطی
بطریق مدد خرچ کی دین اور روز شنبہ سولوین کو پرگنہ پانی پت مین پہنچا یہ مقام
اوپر آبادی کرام و اجداد ذوی الاحترام ہماری کی ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور
فتح عظیم حاصل ہوئین ایک شکست ابراہیم لودہی کی کہ عساکر ظفر مآثر حضرت
فردوس مکانی کو حاصل ہوئی ذکر اوسکا تواریخ روزگار مین مرقوم ہے

دوسری فتح ہمیوبد کردار یہ کہ اول دولت بزرگوار مین کہ تفصیل تحریر ہوی عالم اقبال
سی ظاہر ہوی جب شہزادہ خسرو دہلی سی متوجہ پرگنہ مذکور کی ہوی بحسب اتفاق دلاور خان
وہان پہلی پہنچ گیا تھا اور کچھہ دیر پہلی آنی سی خسرو کی یہ مقدمہ سنا تھا تو اپنی فرزندونکو
آب جون سی پار اوتار اکر خود سپاہیانہ و قزاقانہ دل اوپر ایلغار کی رکھکر قصد کیا کہ
اپنی کو قبل پہنچنی شہزادہ خسرو کی قلعۂ لاہور مین پہنچاوی اسی حالمین عبد الرحیم بھی
لاہور سی اوسی مقام مین آپہنچا دلاور خان نی اوس سی کہا کہ اپنی فرزندون کو تو بھی
ہمراہ میری فرزندون کی پار دریا کی اوتار کر ایک کنارہی ہوکر منتظر رایات ظفر آیات
جہانگیری کا ہو از بسکہ گران بار و ترسناک تھا یہ بات قرار نہ دی سکا اور اسقدر توقف
کیا کہ شہزادہ خسرو وہان پہنچی اسنی جاکر ملازمت کی اور بلاچاری اقرار ہمراہی کا کیا
اور خطاب ملک الوزراہی کا پایا اور لڑائی مین صاحب اختیار ہوا لیکن دلاور خان
تنہا مردانہ متوجہ لاہور کا ہوا راہ مین جس آدمی یا گروہ سی ملازمان درگاہ کی اور
آروریون و سوداگرون وغیرہ سی ملتی اون سبھون کو من وجہ شہزادہ خسرو سی
آگاہ کرکے بعضی کو ہمراہ لیتی تہی اور بعضی کو کہتی کہ راہ سی کنارہ اختیار کرین اور
بعد اوسکی کہ بندہا ی خدا لوٹنی اور غارت کرنی طاغیون سی ایمن ہوی غالب
ظن یہ تہا کہ اگر سید کمال دہلی مین اور دلاور خان پانی پت مین جرات و ہمت
کرکے سر راہ خسرو کی روکتی تو جو جماعت کہ اونکی ہمراہ تہی تاب مقابلہ کی نہ لاکر پریشان
ہوجاتی اور خسرو گرفتار ہوجاتی لیکن اونکی ہمت نی مدد نکی تا نی الحال ہر ایک نے

اپنی قصور کی ایک طرحسی تلافی کی دلاورخان نی لاہور مین قبل پہنچنی شہزادہ خسرو
کی قلعہ مین جا کر خدمت نمائی کر کی تدارک اوس کوتاہی کا کیا اور سید کمال نی بہی
جنگ شہزادہ خسرو مین تردادات مردانہ ظاہر کئی چنانچہ اپنی جگہہ تفصیل لکہا جاویگا
ستر دہین ذیحجہ کو پرگنہ کرنال مین نزول رایات عالیات کا ہوا اسس منزل مین عابد
بن خواجہ کوکہ بڑا بیٹا جونیار کا اور پوتا عبد اللہ اوزبک کا ہی حضرت والد امجد کی عہد مین
آیا تہا مینی منصب ہزاری ذات اور سوار ہی سی اوسکو سرفراز کیا شیخ نظام تہانیسری
کہ اپنی وقت کی چالاکون سی ہی شہزادہ خسرو کو دیکہکر ساتہہ نوید دلخواہ کی اوسکو
خوش کیا کہ وہ بہی فکر ہو جاہی پہر اگر مجہی دیکہا چونکہ یہ مقدمہ مینی سنا تہا کچہہ
خرچ راہ دیکر فرمایا کہ متوجہ زیارت خانۂ مبارک کی ہووین اونیسوین کو پرگنہ شاہ آباد
مین منزل ہوئی اسس مقام مین پانی بہت کم تہا بحسب اتفاق اسقدر پانی برسا
کہ سب سیراب ہوگئی شیخ احمد لاہوری کو کہ زمان شہزادگی سی نسبت خدمتگاری
وخانہ زادی کی رکہتی تہی منصب میر عدلی کی ساتہہ سرفراز کیا مینی اہل نیاز اور
ارباب اخلاص اونکی وسیلہ سی نظر سی گذرتی رہین اور دست وسینہ جس کسیکو
دینا چاہی عرض کرکے دلاوین وقت ارادت مریدون کی چند کلمہ بطریق نصیحت
کی مذکو ہوتی ہین چاہیی کہ اپنی کو ساتہہ دشمنی کسی مذہب کی تیرہ وتار نکرین اور
ساتہہ سب ارباب ملل کی طریق صلح کل کا مرعی رکہین کسی جاندار کو اپنی ہاتہہ سی
نہ مارین مگر لڑائی اور شکار مین سے مباش در پی آزار جان ہمو دن جاندار +

بلکہ بعرصۂ بیکاری یا بوقت شکار بہ تعظیم ستارہ دن کی کہ مظہر نور الٰہی کی ہین بقدر درجہ ہر ایک
کی کرنا چاہیی اور موثر و موجد زمانی مین اللہ تعالیٰ کو جاننا چاہیی بلکہ فکر کرنا چاہیی تا
خلوت اور کثرت خاطر مین کوئی لحظہ فکر و اندیشہ اوسکی سی خالی نرہی ۷ لنگ دیوچ دخفتہ
تسکل بی ادب بہ سوی اوی غنچ داورامی طلب بہ حضرت والد بزرگوار نی اسمین
یہ ملکہ بہم پہنچایا تہا بہت کم وقت اس فکر سی خالی ہوتی تہی پہر منزل الوہ مین انوائی
اوزبک کو ساتہ ستارون اور منصبدارون کی شیخ فرید کی کمک کو مقرر کرکی چالیس
ہزار روپی مدد خرچ دینی اوس جماعت کو مرحمت کیی سات ہزار روپی اور جمیل بیگ کو
دیی کہ سوارون کو بہر تقسیم کرین میر شریف آملی کو بہی دو ہزار روپیہ عنایت کیا
سہ شنبہ چوبیسوین ماہ مذکور کو پانچ آدمی ملازم ہمراہی شہزادہ خسرو کی گرفتار آیی دو
آدمیون نی کہ اونکی نوکری کا اقرار کیا فرمایا مینی کہ ہاتی کی پانون مین ڈالین اور تین
آدمیون نی انکار کیا قید کیی گیی کہ منصب دریافت کیی جاوین بارہوین ماہ فروردی
سنہ احد جلوس کو میرزا حسین اور نور الدین قلی کوتوال شہر لاہور مین داخل ہوئی چوبیسوین
ماہ مذکور کو قاصد دلاور خان کا پہنچا اور خبر کی کہ شہزادہ خسرو خروج کرکے قصد لاہور کا
رکہتی ہین تم خبردار رہنا اوسی تاریخ دروازی شہر لاہور کے محفوظ و مضبوط ہو گیی دو
روز بعد اس تاریخ کی تہوڑی آدمی دلاور خان کی قلعہ مین داخل ہوئی اور استحکام
برج وغیرہ کا شروع کیا جس جگہہ شکست وریخت تہا مرمت کرکی توپ قلعہ پر
چڑہا کر مستعد جنگ کی ہوئی تہوڑی آدمی بندہای درگاہ سی کہ اندر قلعہ کی تہی

متفق ہوکر خدمتون پر مقرر ہوی اور شہر کی آدمیون نی بہی ساتہہ اخلاص تمام کے
مدد و معاونت کی بعد دو روز کی کہ فی الجملہ سرانجام ہوگیا تہا شہزادہ خسرو پہنچا اور ایک
منازل مقررہ مین سی منزل اختیار کر کی فرمایا کہ شہر کو قتل کر کے لڑائی شروع کرین
اور ایک دروازی ہین جس طرف بنی کہ ممکن ہو آگ لگا کر جلا دین اور اپنی ہمراہیون سی
کہا کہ بعد لینی قلعہ کے سات روز تک واسطی لوٹنی شہر اور قید زن فرزند آدمیون کے
حکم کرونگا اس جماعت خون گرفتہ نی ایک دروازہ شہر کا جلا دیا دلاور بیگ خان
وحسین بیگ دیوان اور نور الدین قلی کوتوال نی اندر سی مقابل دروازی کی ایک
اور دیوار اوٹہائی اہنین دنونمین سعید خان کہ کشمیر مین متعین تہی اور کنارہ دریای
چناب کے منزل رکہتی تہی اس خبر کو سنکر ساتہہ ایلغار کی روانہ لاہور کی ہوی جبکہ
کنارہ دریای راوی کی پہنچی اہل قلعہ کو خبر کیا کہ بقصد دولت خواہی کی آیا ہون
مجہی اندر قلعہ کی کرلو قلعہ والون نی رات کو کسیکو بہیجکر اونکو مع ہمراہیون کی اندر
کرلیا بعد نو روز کی کہ قلعہ گہیر اتہا خبر پہنچی افواج قاہرہ شاہی کی متواتر شہزادہ خسرو
کو پہنچی اونہون نی گہبرا کر خیال کیا کہ روبرو لشکر فیروزی اتر کی جانا چاہیی جو کہ
لاہور سواد اعظم ہندوستان سی ہی چہہ سات روز مین بڑی کثرت ہوگئی چنانچہ
آدمیون سی خوب سنا گیا کہ دس بارہ ہزار سوار مستعد جمع ہوگئی تو شہزادہ اس قصد سی
کہ آگی کی فوج پر شبخون مارین حوالی شہر سی اوٹہہ آئی اور سرای قاضی علی مین
شب پنجشنبہ سولوین تاریخ مجہی یہ خبر پہنچی اوسی رات باوجود اسکی کہ پانی خوب

برستاتہا نقارہ کوچ کا بجاکر مین سوار ہوا صبح کو سلطانپور مین پہنچا اور آدہی دن تک
سلطان پور مین رہا بحسب اتفاق اوسیوقت افواج قاہرہ اور جماعت مقہورہ سے
مقابلہ ہوگیا اور معزالملک طشت برپانی لایا تہا چاہتاتہا مین کہ ازروی رغبت کی میل کرون
کہانیکا کہ خبر جنگ کی پہنچی بمجرد سننی کی باوجودیکہ طبیعت مائل برپانی کی تہی ایک لقمہ
واسطی شگون کی کہاکر سوار ہوا اور مقید کسی کی پہنچنی کا اور کمی افواج قاہرہ کا
نہوکر جلد متوجہ ہوا چیلہ خاصہ ہرچند مینی طلب کیا کسی نی حاضر نکیا ہتیارون مین
سوا نیزہ و تلوار کی نہ تہا اپنی کو لطف ایزدی کی سپرد کرکی بیلاحظہ روانہ ہوا اول
سوارون مین ہمراہ پچاس سوار سی زیادہ ہمراہ نتہی اور کسیکو خبر بہی نتہی
کہ آج جنگ ہوگی مجملا پل گوبندوال پر پہنچنی تک چار یا پانچ سوار نیک و بد سی جمع
ہوگئی جب پل مذکور سی گذرا مین خبر فتح کی پہنچی پہلی جلنسی یہہ مژدہ پہنچا یا شمسی
توشکچی تہا اور اس خوشخبری کی سبب سی خطاب خوشخبر خانی کا پایا میر جمال الدین
حسین نی کہ پہلی سی اوسکو واسطی نصیحت خسرو کی بہیجا تہا اوسوقت اکثر کثرت
و شوکت فوج خسرو کی اسقدر بیان کی کہ سب خوفناک ہوی یہانتک کہ خبر فتح
کی متواتر پہنچی لیکن سید سادہ لوح کسیطرح باور نہین کرتا تہا اور تعجب کرتا تہا
کہ جسقدر لشکر کہ مینی دیکہا ہی کسطرح فوج شیخ فرید سی کہ نہایت کم و بی استعداد
ہین شکست کہائیگا جب کہ سنگاسن خسرو کو ساتہہ دو خواجہ سرا اوسکی کی لائی
تو سید نی قبول کیا اور گہوڑی سی اوترمیری پانو پر سر رکہا اور

اور طرح طرح سی خشوع و خضوع کیا اور کہا کہ اقبال اس سی بلند اور زیادہ نہین ہوتا شیخ فرید اس سرداری مین مخلصانہ و فدائیانہ آگی آیا سادات بارھہ کو کہ دلاور زمانی کی ہین اور جس معرکہ مین کہ رہی ہین کام انسی ظاہر ہوا ہراول کیا تہا سیفخان ولد سید محمود خان نی کہ سردار اپنی قوم کا تہا نفس خود تردداتِ مردانہ کرکے سترہ زخم کہائی اور سید جلال نے بہی کہ اس طائفہ سی ہے ایک تیر پیشانی پر کہایا اور بعد چند روز کی مر گیا سادات بارھہ کہ پچاس ساٹھہ سے زیادہ نتہی زخم و ضرب ہزار سوار اور پانچ پانچ سو بدبختی کی اوٹہاکر پارہ پارہ ہوی سید کمال کہ اپنی بہائیون کی ساتھہ واسطی کمک ہراول کی مقرر ہوا تہا ایک کنارہ سی آکر اسقدر زد و خورد کی کہ زائد تہورا ور مردمی سی ہی بعد اوسکی برانغار والون نی بادشاہ سلامت کہکر حملہ کیا اہل بغی و فساد یہ سنکر بیدست و پا ہوکر ہر ایک متفرق ہوگئی قریب چار سو آدمی ایما فات کی میدان مین پائمال تھے و غلبہ لشکر فیروزی اثر کی ہوی صندوق جواہر خسرو کا اور نفائس کہ ساتھہ رکہتا تہا ہاتہہ آیا ؎ کہ دانست کاین کودک خورد سال ✤ شود با بزرگان چنین بدسگال ✤ باول قدح دردی آرد بہ پیش ✤ گذارد شکوہ من و شرم خویش ✤ بسوزاند اورنگ خورشید را ✤ تمنا کند تخت جمشید را ✤ تجکو بہی مردم کوتاہ بین نی آلہ آباد مین واسطی مخالفت پدر کی بہت دلالت کی لیکن یہ سخن اصلا معقول و مقبول میرا نہوا اور جانتا تہا مین کہ جو دولت کہ بنا اوسکی

مخاصمت پذیر ہو گیا پائدار ہوگئی بصلاح ناقص عقلون کی جگہہ سی نہ ہٹا مین اور
بمقتضای عقل و دانش کام کرکی واسطی ملازمت پدر اور مرشد و قبلہ و خدای مجازی
اپنی کی پہنچا اور اسی نیت درست کی برکت سی پہنچا مجکو جو کہ پہنچا جس روز کہ شہزادہ
خسرو بہاگا اوسی رات راجہ باسو کو زمیندار معتبر کوہستان لاہور کا ہی رخصت کیا کہ اوس
طرف جاکر جسطرف خبر شاہزادہ کی سنی گرفتار کرنی مین جسقدر کوشش ہو سکی کرے
اور میرزا علی اکبر شاہی اور مہابت خان کو ایک بڑی لشکر کی ساتہہ مقرر کیا کہ جسطرف
شاہزادہ خسرو جاوین فوج مذکور پیچہا کری اور مینی آپ بہی قرار کیا کہ اگر شاہزادہ خسرو کابل
کیطرف جاوین گی اونکا پیچہا کرنی سی جب تک گرفتار نکرون نہ پہرون گا اور اگر کابل
مین توقف نکیا اور بدخشان کی طرف متوجہ ہوی تو مہابت خان کو کابل مین چہوڑکر
آپ بخیریت و دولت سی لوٹ آونگا اور مطلب بدخشان کی نہ جانیسی یہ تہا کہ وہ بے
سعادت البتہ اوزبکون سی مقابل ہوگا اور یہ خفت ساتہہ اس دولت کی لاحق ہوگی
جس روز افواج قاہرہ واسطی تعاقب شاہزادہ خسرو کی مقرر ہوی پندرہ ہزار
روپیہ مہابت خانکو اور بیس ہزار روپی اور احدیون کو مرحمت ہوی اور دس ہزار
روپیہ اور سوای اوسکی ہمراہ فوج مذکور کے کیا گیا کہ راہ مین جسکو چاہین دین روز شنبہ
اٹہائیسوین کو وارد وہی ظفر قرین کا منزل جیپال مین کہ سات کوس لاہور سی ہے
نزول اجلال ہوا اور شاہزادہ خسرو چند آدمیون کی ساتہہ کنارہ دریای چناب کی
پہنچی خلاصہ یہ ہے کہ بعد شکست کی راہی اون لوگون کی کہ ہمراہ شہزادہ کے

معرکہ جنگ سی لوٹ آئی تہی مختلف ہوی افغان واہل ہند کہ اکثر قدیم اونکی تہی چاہتی
تہی کہ ہندوستان کیطرف جاکر بغاوت وفساد شروع کرین اور حسین بیگ کہ اہل
وعیال ومردم وخزانہ اونکا کابل کیطرف تہا واسطی جانی کابل کی دلالت کرتی
تہی آخر جو حسین بیگ کی صلاح پر کام کیا ایک قلم ہندوستانی اور افغان اوسنی
جدا ہوگئی بعد پہنچنی دریای چناب کی ارادہ کیا کہ شاہ پور کے گہاٹ سی عبور کرین بسبب
کشتی بہم نپہنچنی کی سودہرہ کی گہاٹ کو روانہ ہوی اوس گہاٹ پر آدمی اونکی ایک
کشتی بی ملاح اور ایک گہاس وغیرہ سی بہری ہوئی لائی قبل شکست ہونے
شہزادہ خسرو کی سب جاگیرداروں اور راہ دارون اور گذربانون کو حکم صادر ہوا
تہا کہ اس قسم کا قصہ واقع ہوا ہے خبردار وہوشیار رہیں اس سبب سے گہاٹ
دریا کی بند تہی حسین بیگ نی چاہا کہ گہاس والی کشتی کے ملاحون کو اس کشتی
بیملاح پر لاکر شہزادہ خسرو کو اوس پار اوتار دین اس اثنا مین کیلن داماد
کمال چودہری سودہرہ کا پہنچا اور دیکہا کہ ایک گروہ رات کو دریا اوترنے کے
ارادہ مین ہین ملاحون کو پکارا کہ حکم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی کا نہیں ہے
کہ کوئی رات کو آدمی نادانستہ اوتار کرین ہوشیار رہنا ان لوگون کی شور وغوغا سی
آدمی اوس نواح کی جمع ہوگئی داماد کمال نے کشتی چلانی کی لکڑی کہ ہندی
زبان مین بلی کہتی ہین ملاحون کی ہاتون سی کہینچ لی اور کشتی کو سرگردان
کردیا ہرچند کہ ملاحون کو ردیلی دینا قبول کیا لیکن کوئی ملاحون مین سے

مقصد ہی یار او نار نی کا ہوی کسی نی قبول نکیا ابو القاسم نمکین کو گجرات مین جو ایلی
جناب سی خبر پہنچی کہ ایک جماعت اس رات مین چاھتی ہی کہ اب جناب سی عبور کرے
جب اس خبر سی مطلع ہوی اوسی رات اپنی فرزندون اور جماعت کی ساتھہ سوار ہوکر کنارہ
گہاٹ مذکور کی پہنچی یہانتک نوبت پہنچی کہ حسین بیگ نی ملاحون کو گہیر لیا اور دریا کی
کناری سی داماد کمال نی بہی تیر اندازی شروع کی چار کوس تک کشتی بطور خود بہتی گئی
یہانتک کہ آخر شب مین کشتی ریگ مین آگئی ہر چند چاہا کہ کشتی کو ریگ سی جدا کرین
میسر نہوا اس اثنا مین صبح صادق ظاہر ہوئی ابو القاسم اور خواجہ خضر خانی کہ ہلال
خان کی اہتمام سی اوسطرف دریا کی جمعیت کی تہی کنارہ غربی دریا کو مستحکم کیا اور
جانب شرقی کو زمینداروں نی استحکام دیا تہا ہلال خان کو کہ قبل وقوع
اس حادثہ کی ساتھہ سزاولی لشکر متعینہ کشمیر کے بسرداری سعید خان کی بہیجا تہا
بحسب اتفاق اوسی رات اوس نواحی مین پہنچی اور بہت دیر پہلی پہنچی تہی اور اہتمام
اونکا بیچ لانی ابو القاسم خان وجماعت خواجہ خضر خان کی اور گرفتار کرنی شہزادہ
خسرو کی بہت دخل رکہتا تہا صبح یکشنبہ اونتیسوین ماہ مذکور کو آدمی ہاتی اور کشتی
مین سوار ہوکر شہزادہ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سلخ کو میرزا کامران سے
باغ مین خبر گرفتاری شہزادہ کی مجکو پہنچی اوسیوقت امیر الامرا سی فرمایا مینے
کہ گجرات پہنچکر شہزادہ خسرو کو ملازمت مین لاوین بیچ صلاح امور سلطنت اور
ملکداری کی اکثر اپنی رای و فہمید پر عمل کرتا ہون اور اپنی صلاح کو اورونکی

صلاح سی معتبر جانتا ہون اول یہ کہ بخلاف صلاح وصوابدید سب بندگان مخلص کے آلہ آباد سی ملازمت پدر بزرگوار کے اختیار کر کی دولت خدمت اونکی کو پایا تہی اور اصلاح میری دین ودنیا کی اسیمین تہی اور اسی صلاح سی بادشاہ ہوا مین دوسری تعاقب شہزادہ خسرو مین ساتہہ کسی چیز کے تعین ساعات وغیرہ سی مقید نہوا مین اور جب تک شہزادہ کو گرفتار نکیا آرام نکیا اور عجائبات امور سی یہ ہی کہ وقت لوٹنی کی حکیم علی عالم فن ریاضی سی یہنی پوچہا کہ ساعت توجہ میری کی کیونکر تہی عرض کیا کہ واسطی حصول اس مطلب کی اگر چاہین کہ ساعت اختیار کرین برسون مین مثل اس ساعت کی کہ آپ ساتہہ دولت کی سوار ہوئی نپا سکین گی پنجشنبہ کی دن تیسری محرم سنہ ایکہزار پندرہ مین میرزا کامران کی باغمین شہزادہ خسرو کو دست بستہ پاؤن مین زنجیر بائین طرف سی برسم توورہ چنگیز خانی کے سامنی لائی حسین بیگ داہنی ہاتہہ کی طرف اور عبدالرحیم بائین ہاتہہ کی طرف کہڑی تہی اور شہزادہ خسرو درمیان مین کہڑی کانپتی تہی اور روتی تہی حسین بیگ نے اس خیال سی کہ کچہہ فائدہ ہوگا پریشان کلمات کہنا شروع کیی جب غرض اوسکی معلوم ہوئی اوسکو بات کرنیکی واسطی منع کر کی شہزادہ خسرو کو مسلسل سپرد کیا اور ان دونو مفسدونکی واسطی فرمایا کہ گاو گدہی کی چمڑی مین کہینچین اور گدہی پر اولٹا سوار کر کے گرد شہر کی پہراوین چونکہ چمڑا گاؤکا بہ نسبت گدہی کی جلد خشک ہوتا ہے حسین بیگ چار پہر زندہ رہکر بباعث تنگی نفس کی مرگیا اور

عبد الرحیم کہ گدہی کی کہال مین تہا اور باہر سی رطوبت پہنچاتی تہی زندہ رہا آخر دو شنبہ کی دن سی محرم تک بواسطۂ زبونی ساعت کی میرزا کامران کی باغ مین توقف واقع ہوا موضع بہروال کو کہ لڑائی اوس مقام مین واقع ہوئی تہی شیخ فرید کو مرحمت کیا مینی اور اوسکو بخطاب والا مرتضی خان کی سرفراز کیا اور بجہت انتظام سلطنت کی باغ مذکور سی شہر تک فرمایا مینی کہ دورویہ لکڑیان کہڑی کر کے فتنہ انگیزون اور اوس جماعت کو کہ اس شورش مین ہمراہی کی تہی اوپر لکڑی اور سولی کی لٹکا کر سیاست کرین اور سزا اور جزا کو پہنچا دین زمینداروں کو کہ لوازم دولت خواہی کی بجالائی تہی ریاست اور جو دہرائی میانہ دریای چناب کی عنایت فرمائی اور زمین بطریق مدد معاش کی ہر ایک کو مرحمت کی جملہ اموال حسین بیگ سی کہ بعد اسکی ہر جگہہ نام اوسکا مذکور ہوگا پیر محمد باقی کی گہر سی قریب ساتہہ لاکہہ روپی کی ظاہر ہوا سوای اوسکی کہ اور جگہہ رکہا تہا اور اپنی ساتہہ لیگیا یہ جب میرزا شاہرخ کے ہمراہ اس درگاہ مین آیا تہا ایک گہوڑا رکہتا تہا رفتہ رفتہ کام اوسکا اس درجہ کو پہنچا کہ صاحب دفینہ و خزینہ کا ہو کر مثل ان ارادون کی اوسکی دلمین آئی اثنار راہ مین کہ ہنوز معاملہ شہزادہ خسرو کا مشیت حق مین تہا جو وسط ولایت اور دار الخلافۃ آگرہ کہ جگہہ فتنہ و فسادکی ہے سردار صاحب جود سی خالی تہا اس دغدغہ سی کہ مبادا معاملہ شہزادہ خسرو کا طول کہیچی فرمایا مینی کہ فرزند پرویز بعضے سرداروں کو اوپر رانا کی چہوڑ کر خود آصف خان اور ایک جماعت کی ساتہہ کہ

اونسی بہ نسبت خدمت کی نزدیک رکھتی ہون متوجہ آگرہ کی ہون اور حفظ و حراست
وہان کی اپنی ذمہ پر سمجھین برکت عنایت آلہی سی قبل پہنچنی شہزادہ پرویز کی آگرہ مین
مہم شاہزادہ خسرو کی حسب دلخواہ دوستون و مخلصون کی تمام ہوئی اسواسطی فرمایا
مینی کہ فرزند مذکور روانہ ملازمت ہون نوین محرم کو چارشنبہ کی دن ساتھہ مبارکی
کی قلعہ لاہور مین آیا مین دولت خواہون نی عرض کی کہ معاودت طرف آگرہ کی
ان دنون کہ فی الجملہ صوبہ گجرات و دکن و بنگالہ مین خلل واقع ہے ساتھہ صلاح
دولت کی قریب ہوگی یہ صلاح پسند نہ آئی اسواسطی کہ عرائض شاہ بیگ خان حاکم
قندہار سی بعضی مقدمہ معلوم ہوی تہی کہ وہ اس بات پر دلالت کرتی تہی کہ امرای
قزلباشیہ سرحد کی واسطی فساد اوس جگہہ کی باقی لشکر میرزایون کو کہ ہمیشہ سلسلہ
خصومت و نزاع کو جنبش دیتی ہین اور ترغیب کی خطوط واسطی لینی قندہار کی لکہتی
ہین حرکت کرین گی دل مین آیا کہ مبادا کہ وفات حضرت ظل سبحانی حضرت
عرش آشیانی کی اور مخالفت بی ہنگام شہزادہ خسرو کی اونکی داعیہ کو تیز کری
اور قندہار پر حملہ کرین بحسب اتفاق جو کچھہ خیال مین گذرا تہا ظاہر ہوا کہ حاکم ہرات اور
سیستان اور باقی جاگیر دار اوس طرف کی حسین حاکم ہرات کی مددگار ہوکر قندہار
کی لینی کو متوجہ ہوی لیکن شاباش ہمت اور مردانگی پر شاہ بیگ خان کے
کہ مردانہ ثابت قدم ہوکر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اوسکی ایک برجی پر ایسا
بلند ہوکر بیٹہا کہ باہر والی اوسکو دیکہتی تہی اور جب تک وہ قلعہ گہرا رہا اس

شاہ بیگ خان نے کمر باندہی اور سر و پا برہنہ مجلس عیش و عشرت کیا کرتا
اور ہر روز اپنی فوج ظفر موج کو دشمنون کی مقابلہ پر قلعہ سی باہر بہیجا کرتا اور مردانہ
کوششین کرتا اور لشکر قزلباش نی تین طرفسی قلعہ گہیرا تہا جب مجکو یہ خبر لاہور مین
پہنچی تو ظاہر ہو گیا کہ اسقدر توقف میرا وہان پر قرین مصلحت تہا اوسیوقت مینی
ایک بڑی فوج بسرداری میرزا غازی اور ہمراہ ایک جماعت منصب دارون اور
مخلصون کی مثل قرا بیگ مخاطب بقراخانی اور تختہ بیگ مخاطب بسردار خانی کی
معین کی اور میرزا غازی کو کہ افسر کل تہا پنجہزاری منصب ذات اور سوار سی سرفراز
کیا اور نقارہ دیا یہ میرزا غازی فرزند میرزا ترخانی کا ہے جو بادشاہ ملک ٹہٹہ کا
تہا کہ عبد الرحیم خانخانان کی ہاتہ میری باپ کی سلطنت مین وہ ملک فتح ہوا ہی
لیکن پہر ملک ٹہٹہ اوسکی جاگیر مین کہ با منصب پنجہزاری ذات اور سوار کے
جو اوسکو عنایت ہوا تہا مقرر اور معین ہوا اور بعد اوسکی وفات کی یہی میرزا غازی
فرزند اوسکا خدمت اور منصب پر باپ کی سرفراز ہوا باپ دادا انکی امرا سلطان
حسین میرزا باقر والی خراسان سی ہین اور اصل مین سلسلۂ امرا امیر تیموریہ سی ہے
غرض کہ مینی خواجہ عاقل کو بخشی اس لشکر کا مقرر کیا اور تینتالیس ہزار روپی
بطریق مدد خرچ قرا خان کو اور پندرہ ہزار نقدی بیگ اور قلیچ بیگ کو کہ
ہمراہ ہے میرزا غازی کی تہا مرحمت کیی تا رفع اس خدشہ کا ہو اور خود مین بارادہ
سیر کابل کی لاہور مین ٹہیرا اور انہین دنونمین منصب حکیم فتح اللہ کا

اصل و اضافہ سی ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی
سی سچی خوابین مجکو ظاہر ہوئی تہین اسواسطی بیس لاکہہ دام کہ قریب چالیس
ہزار روپی کی ہوی بجہت خرچ اونکی خانقاہ کی فقیرون کی بہنی مقرر کیی پہر
بائیسوین تاریخ عبداللہ خان کو سرفراز کرکی منصب ڈہائی ہزاری ذات اور پانسو
سواروں کا مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور دو لاکہہ روپی بیگون کو دیکر حکم فرمایا
کہ انکو مدد خرچ مین دین اور بتدریج اونکی تاہیانون مین وضع کرتی جاوین اور
چہہ ہزار روپی قاسم بیگ خان داماد شاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید بہادر
خان کو عنایت کیی اور موضع گوبندوال مین کہ کنارہ دریای بیاہ کی واقع ہے
ایک ہندو تہا ارجن نام لباس فقیری اور بزرگی مین کہ بہت بی وقوف
ہندو مسلمان اوسکی حالات کی مرید اور معتقد تہی اور اوسنی اپنی ولایت مشہور
کر رکہی تہی کہ سب لوگ اوسکو گرو کہتی تہی اور اطراف و جوانب سی لوگ اوسکی
معتقد ہوکر آتی تہی یہ دوکان اوسکی تین چار پشت سی گرم تہی اور مین بہت
دنون سی سوچتا تہا کہ اوسکی اس جہوٹی دوکان کو برطرف کرون یا مددالہی
سی اوسکو مسلمان کرون یہانتک کہ جب ان دنون خسرو نے اس راہ سی
گذر کیا تو اس مجہول نی اوس سی ملنی کا ارادہ کیا اتفاق سی اوسکی مقام پر
جاکر خسرو مقیم ہوی اسنی باہر نکلکر اوس سی ملاقات کی اور کچہہ باتون فریب
آمیز سی اوسکی ساتہہ وعدہ کیا اور اوسکی پیشانی پر اونگلی سی زعفران کا قشقہ

ذکر گوبندوال کی ... معتقد ہندو و مسلمان ... جہانگیر

کھینچا اور اس حرکت سی شگون حصول اوسکی مقصود کا کیا جب مینی اوسکی یہہ
باتین سنین اور پہلی سی بہی اوسکی واہیات مجکو خوب معلوم تہی تو مینی حکم
اوسکی حاضر کرنی کا دیا جب وہ پکڑا آیا تو اوسکا گہر بار اور متعلقات تمام مرتضی
خان کو مینی دیدیا اور اوسکی اسباب کو ضبط کرنی فرمایا کہ اوسکو واسطی سیاست کی
قتل کرین اور دو شخص اور کہ نام اونکا راجو اور ابنا تہا اور دولت خان خواجہ سرا
کی حمایت مین ظلم و تعدی سی زندگانی کرتی تہی اور جب تک حضرت لاہور پر قابض
رہا انہون نی خوب دست اندازی کی اسواسطی مینی فرمایا کہ راجو کو سولی دین اور
ابنا کہ جمع والا مشہور تہا اوس سی جرمانہ لین غرض کہ ایک لاکہہ پندرہ ہزار روپئی
اوس سی وصول ہوی لیکن مینی حکم دیا کہ ان روپیون کو مسافر خانون اور
خیراتو مین صرف کرین اور سعد اللہ خان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سواری
ممتاز ہوا اور شہزادۂ پرویز نے کمال اشتیاق سی راہ دراز قطع کرکے موسم برسات
مین کہ جہڑی لگ رہی تہی اپنی آنی سی مجکو خوش کیا جمعرات کو اوتیسوین
تاریخ بعد گذرنے دو پہر اور تین گہڑی دن کی مجسی ملا مینی نہایت مہربانی سے
اوسکو بغل مین لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرو سی کہ یہہ قصور ہوا تہا تو مینی
دلمین قرار کیا تہا کہ جب تک اوسکو گرفتار نکرون کہین توقف نکرونگا
اور احتمال تہا کہ طرف ہندوستان کی لوٹی تو ایسی وقت مین خیال لیے
رکہنا آگرہ کا کہ دار الخلافت اور مقام بیگمات اور خزائن کا ہی صلاح ملک وادیہ

دور ہی اسواسطی جب مین اگرہ سی خسرو کی پیچھی روانہ ہوا تو مینے پرویز کو لکھا
کہ تمہاری اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سی دُور ہوا اور سعادت
واقبال نے تمہاری طرف منہ کیا مین بطریق ایلغار اوسکی پیچھی جاتا ہون اسوقت
مین مہم رانا کو بمقتضای وقت اور صلاح دولت کی فیصل کرکے اپنی آپ کو جلد
آگرہ مین پہنچاؤ کہ تخت و خزانہ تمہاری سپرد کرتا ہون اور تمکو اللہ حافظ و ناصر کی
لیکن پہلی پہنچنی میری اس فرمان کی رانا نی عاجز ہوکر آصف خان کو پیام
دیا تہا کہ مین اپنی قصور سی شرمندہ ہون امید ہی کہ آپ میری شفاعت کرکی
کسطرح شہزادہ کو اسبات پر راضی کرین کہ مین اپنی بیٹی باگہہ نامی کو خدمت
مین بہیجون لیکن پرویز اسپر راضی نہوتی تہی اور کہتی تہی کہ یا خود آ یا اپنی بیٹی کرن
کو بہیج لیکن جب خسرو کی فتنہ انگیزی سنی تو بصلاح وقت آصف خان اور دوسری
امرا باگہہ کی آنی پر راضی ہوی اور وہ منڈل گڈہ مین بیچ خدمت شہزادہ کی
حاضر ہوا پہر پرویز نے راجہ جگنا تہہ او اکثر امرای لشکر کو وہان چہوڑکر خود ہمراہ
آصف خان اور چند اہل خدمت کی روانہ آگرہ کی ہوی اور باگہہ کو ہمراہ لیتی آئی
جب قریب آگرہ کے پہنچی تو خبر فتح اور گرفتاری خسرو کی سنی پہر پرویز نی دو
مقام آگرہ مین کیی تہی کہ میرا حکم پہنچا کہ جو خاطر ہر طرف سی جمع ہے آپ کو
جلد میری پاس پہنچاؤ اسواسطی پرویز میری خدمت مین حاضر ہوی مینی
آفتاب گیر کہ علامت بادشاہون کی ہے اوسی مرحمت کی اور دہ ہزاری منصب

عنایت کر کی بخشیون کو حکم کیا کہ جاگیر واسطی تنخواہ کی نکال دین اور میرزا علی بیگ کو
انہین دنون حکومت کشمیر پر روانہ کیا اور دس ہزار روپی قاضی عزت اللہ کو
دیی کہ فقرا اور محتاجان کابل کو قسمت کری اور احمد بیگ خان ساتھہ منصب دو ہزاری
ذات اور ساڑہی بارہ سو سوارون کی اصل و اضافہ سی سرفراز ہوا اور انہین
دنون مین مقرب خان کہ واسطی لانی اہل و عیال برادر دانیال کی مقرر
ہوا تھا بعد چھہ مہینی بائیس دن کی برہان پور سی لوٹ کر خدمت مین حاضر ہوا
اور حالات وہان کی بہ تفصیل بیان کیی سیف خان نے منصب دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار کا پایا اور سید عبد الوہاب بخاری کہ میری والد کی سلطنت
مین حاکم دہلی تہا اور بسبب بعضی قباحتون کی کہ اوسکی لوگون سی صادر ہوئین
اس خدمت سی موقوف ہو کر داخل اماءون مین ہوا اور تمام ممالک محروسہ
مین میری حکم دیا خواہ خالصہ ہو خواہ جاگیر کہ لنگر خانی مقرر ہون اور موافق حاجت
مندون کی کہانا پک کر تقسیم ہوا کری تا غربا اور مسافر آرام پاوین اور
انبہ خان کشمیری کہ اولاد سی وہان کی حکام کی ہے منصب ہزاری ذات
اور تین سو سوار سی ممتاز ہوا اور روز دوشنبہ نوین ربیع الآخر مین
شمشیر خاصہ میری پرویز کو عنایت کی اور قطب الدین خان کوکہ اور امیر الامرا
کو بہی تلوارین مرصع بخشین فرزندان دانیال کو کہ مقرب خان لایا تہا
اسدن دیکہا میری کہ تین فرزند اور چار دختر تہین طہمورث اور بایسنقر اور

ہوشنگ نام لڑکون کی تھی بیٹی اون سب سے اسقدر رحم و شفقت کرمی کہ کسیکی خیال مین نہ تھی اور طہمورث کو کہ سب مین بڑا تھا مقرر کیا کہ ہمیشہ میری پاس رہاکری اور دوسرون کو سپرد اپنی بہنون کی کیا مینی تا بخوبی پرورش کرین اور خلعت خاص راجہ مانسنگہ کو بینی بنگالہ مین بہیجا اور تین لاکھہ دام میرزا غازی کو انعام دیی اور شیخ ابراہیم پسر قطب الدین خان کوکہ کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا بخشکر خطاب کشور خانی کا دیا اور وقت تعاقب کرنی خسرو کی چونکہ فرزند خرم کو آگرہ مین بیگمات اور خزانہ پر مین چہوڑ کر آیا تہا تو بعد دلجمعی کے اس مہم سی مینی حکم دیا کہ فرزند کو ہمراہ اپنی دادی اور باقی محلون کی روانہ ملازمت کا ہو جب یہ قریب لاہور کی پہنچی تو جمعہ کی دن بارہوین تاریخ اسی ماہ کی مین کشتی پر سوار ہو کر اپنی والدہ کی استقبال کو گیا اور موضع دہر مین کہ ایک گانو ہی شرف ملازمت حاصل کیے بعد ادا کرنے کورنش اور سجدہ اور تسلیم اور بجا لانی آداب کی موافق تورہ چنگیزی اور قانون تیموری کہ مقرر ہی اللہ تعالے کے عبادت مین مشغول ہوا اور بعد فراغت اس شغل کی رخصت لیکر قلعۂ لاہور مین آیا اور سترہوین تاریخ معز الملک کو بخشی لشکر رانا کا کرکے ادسطرف روانہ کیا اور جو خبر مخالفت رامی سنگہ اور دلیپ سنگہ اوسکی لڑکی کے حوالی ناگور مین سنی تہی تو حکم کیا کہ راجہ جگناتہہ ہمراہ مخلصان درگاہ اور معز الملک کی ایلغار کر کی دفع اونکی فتنہ و فساد کا کرین اور سردار خان کہ بجای شاہ بیگ خان حاکم قندہار

ہوا تہا ساتہہ منصب سہ ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سواروں کی ممتاز ہوا اور پچاس
ہزار روپیہ اوسکو عنایت کری اور خضر خان اصلی حاکم خاندیس کو اور اوسکی بہائیے
احمد خان کو کہ خانہ زادون سی اس دولت کی ہی تین ہزار روپی مرحمت ہوئے
اور ہاشم خان پسر قاسم خان کو کہ خانہ زاد قدیم اور تربیت یافتہ ہی منصب ڈہائی ہزاری
ذات اور ڈیرہ ہزار سوار کا عنایت کیا اور خاصہ گہوڑا بہی اوسکو مرحمت کیا اور آٹھہ
امیرون کو کہ دکن مین معین تہی خلعت بہیجی اور پانچ ہزار روپی بطریق انعام
نظام شیرازی کو کہ قصہ خوان ہی مرحمت فرمای اور تین ہزار روپی واسطی خرچ
لنگر خانی کشمیر کی وکیل میرزا علی بیگ حاکم کشمیر کو دیی کہ وہان بہیجدی اور خنجر مرصع
چہہ ہزار روپی قیمت کا قطب الدینخان کو دیا مینی پہر مینی سنا کہ شیخ ابراہیم
بابا افغانی دوکان پیری مریدی کی لاہور کی کسی پرگنہ مین آراستہ کرتا ہی اور
اوپر طریقہ اوباشش اور بی وقوفون کی بہت افغان وغیرہ اوسکی پاس جمع ہوے
ہین تو مینی حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرکے پرویز کے سپرد کرین کہ قلعہ چنارگڈہ مین
رکہی جب تک اوسکی شہرت کم ہو اور روز یکشنبہ ساتوین جماد الاول کو بہت
اہل منصب اور یکی رعایتون بادشاہی سی سرفراز ہوی منصب مہابت خان کا
دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا دلاور خان دو ہزاری ذات اور چودہ
سو سوارون سی سرفراز ہوا وزیر الملک تیرہ ہزاری ذات اور ساڑہی پانسو
سوارون سی ممتاز ہوا اور قیام خان سے ہزاری منصب اور سوار پائے

اور شیام سنگہ ڈیڑہ ہزاری منصب اور بارہ سو سواری ممتاز ہوا اسیطرح بیالیس
آدمی منصب دار زیادتی منصب سی سرفراز ہوی اور مینی لعل قیمتی پچیس ہزار روپی
کا پرویز کو مرحمت کیا پہر چہارشنبہ کی دن نوین تاریخ ماہ مذکور کی مطابق
اکیسوین ماہ بہمن کی بعد گذرنی تین پہر چار گہڑی دن کی مجلس میری سالگرہ کی
آراستہ ہوئی ابتدای سال اٹہتیسوین مین عمر سی ترازو میری دادی کی گہر مین
کہڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک مین خیریت اور برکت سی مین ترازو مین بیٹہا
اوسکی ہر رستی کو ایک ایک بوڑہی شخص نی پکڑ کر مجکو دعائین دین اول مین
سونی سی تولا تین من دس سیر چڑہا ہندوستانی حساب سی پہر باقی
فلزات اور اقسام خوشبویون اور کیفیات مین بارہ دفع تُولا اور اسیطرح
سال مین دو بار مین اپنا وزن کرتا ہون کہ ہر بار سونا چاندی اور باقی فلزات
اور ریشم اور عمدہ کپڑون مین اور اقسام غلہ سی وزن کرتا ہون اول شروع سال
شمسی مین دوبارہ شروع ماہ قمری مین اور نقد اور سامان اپنی وزن کا
الگ تحویلدارون کو دیتا ہون کہ فقرا اور حاجتمندون کو تقسیم کر دین
اور اسی مبارک دن قطب الدینخان کوکہ برسون سی اس دن کی آرزو مین
تہا طرح طرح کے عنایتون سی سرفراز ہوا اول اوسکو منصب پانچہزاری ذات
اور سوارون کا دیا پہر خلعت خاص اور شمشیر مرصع اور خاصہ گہوڑا زین مرصع
سی عنایت کر کے حکومت ملک بنگالہ اور اوڑیسہ کی کہ پچاس ہزار سوار کی جگہہ

اوسکو عنایت کی اور وہ با عزت تمام بڑی لشکر کے ساتھہ اوسطرف روانہ ہوا اور
دو لاکھہ روپی مینی اوسکو بطریق مدد خرچ کی مرحمت کیی اوسکی ماںی مجھکو
لڑکپن سی پرورش کیا ہی اور مجکو اسقدر محبت ہی کہ اپنی ماسی نہین والدہ
قطب الدینخان کی بجای والدہ حقیقی میری کی ہے اور وہ مجکو بہائیون اور
فرزندون سی کم نہین سب کو کون ہین یہ بہتر ہے تین لاکھہ روپی اوسکی ہمراہیونکو
مینی عنایت کیی اور اوسی دن ایک لاکھہ تیس ہزار روپی واسطی ساچق کے
دختر بہاری کو کہ نامزد پرویز کے تہی بہیجی اور بائیسوین تاریخ باز بہادر قلماق
کہ بنگالہ مین مدتون سی نافرمانی کرتا تہا خوش نصیبی سی در دولت پر حاضر ہوا
مینی خنجر مرصع اور بیس ہزار روپی اوسکو عنایت کیی اور منصب ہزاری ذات کا
سوارون کے ساتھہ اوسکو دیا اور ایک لاکھہ روپیہ مع نقد و جنس پرویز کو دیا
اور کیشو داس مارو ڈیڑہزاری منصب ذات اور سوارونسی سرفراز ہوا ابو الحسن
کہ دیوان اور مدار المہام میری بہائی دانیال کے سرکار کا تہا اور اہل و عیال
کے ہمراہ میری خدمت مین آیا تہا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارونسی
سرفراز ہوا اور شروع ماہ جماد الثانی مین شیخ بایزید کو کہ سیکری کی
شیخ زادون سی ہی اور عقل و فراست اور قدامت مین اور ونسی ممتاز ہے
خطاب معظم خانی سی سرفراز ہوا اور مینی اوسکو دہلی کی حکومت بخشی اور اکیسوین
تاریخ اسی مہینہ کی مینی ایک ہار چار لعل اور دو سو موتیون کا پرویز کو دیا

اور حکیم مظفر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار جمع اصل و اضافہ مقرر کیا
اور پانچہزار روپی شتھل راجہ بہنجھولی کو مرحمت ہوی اور تازہ ہی حالات سی کہ ان دنون
ظاہر ہوی پکڑا جانا خط میرزا عزیز کوکہ کا ہی کہ راجہ علیخان حاکم خاندیس کو لکہا تہا اور
مین پہلی جانتا تہا کہ شاید عناد اسس میرزا کا واسطی موافقت خسرو کی ہی کہ
بسبب اوسکی داماد ہونی کی مجہسی خصومت رکہتا ہی مگر اس تحریر سی ثابت ہوا کہ وہ
اپنی اصلی نفاق کو کسی حال مین نہین چہوڑتا اور اوسکی یہ عداوت میری باپ
سی بہی تہی غرض کہ اوسنی یہ خط مشتمل اوپر بدخواہی اور عداوت کی کہ کوئی دشمن
ویسا نہ لکہی گا آگی راجہ علیخان کو لکہا تہا کہ میری والد کی سلطنت مین رخنہ اندازی
کرتی ہی حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ زرنجش اور قدردان نہو گا کہ لڑکین سی اسس
میرزا عزیز کو اوسکی والدہ کیطرح رعایت سی پرورش کیا اور مورد عنایت رکہا
اور اسقدر بڑہایا کہ اپنی برابروں مین زیادہ ہوا اور یہ خط برہانپور مین درمیان اسباب
وہاں راجہ علیخان کی خواجہ ابوالحسن کی ہاتہہ لگا اور اوسنی لاکر مجہکو دکہلایا
اوسکو دیکہکر میری بدن پر غصہ سی بال کہڑی ہوی اگر خیال اوسکی ماں کا مانع
نہوتا تو لایق تہا کہ اوسکو اپنی ہاتہہ سی سزا دون لیکن مینی اوسکو بلوایا اور وہ خط
اوسکو دیا کہ پکار کر لوگون مین پڑہی اور مجکو گمان تہا کہ وہ اوسکو دیکہکر ماری
خوف کی مر جاوے گا لیکن اوسنی بیشرمی او بیحیائی سے ایسا پڑہا کہ گویا
اوسکا لکہا ہوا نہین ہے اور غیر کا خط میری حکم سی پڑہتا ہی حاضران

مجلس کہ میری والد کی نوکر تھی اوس خط کو دیکھہ اور اسکا اوسکو لعنت کرانی لگی پہر
مینی اوس سی پوچہا کہ قطع نظر اون برائیون سی کہ تو نی اپنی ذھن نا قص
مین مجہی کہین میری والد بزرگوار سی کہ تجہکو خاک سی اوٹھا کر سب مین سر بلند
اور ممتاز کیا کہ تجہپر سب رشک کرتی تھی کیا برائی دیکھی تھی کہ اونکی دشمنون اور مخالفون
سی ایسی تحریر کیے اور خود انکا اموئین داخل ہوا لیکن آدمی اپنی طبیعت سی لاچار
ہے کہ جب تو اصل مین منافق ہے تو سوا ایسی کامون کی تجہسے کیا ظاہر ہو
جو برائی کہ تو نے مجہسی کیے تہی مینی اوسکو معاف کرکے پہر تجہکو تیری اگلی منصب
پر سرفراز کیا اور مجہکو یہ گمان تہا کہ تیرا اتفاق شاید خاص میرے ساتہہ ہوگا اب کہ معلوم
ہوا کہ تو اپنی ایسی حاکم مجازی اور قدردان سی بہی بدخواہی مین باز نہ آیا تو
تجہکو تیری دین و آئین پر حوالہ کرتا ہون لیکن وہ اوس بات کی جواب مین کیا بولتا
پہر مینی حکم دیا کہ اوسکی جاگیر اور جگہہ بدل دین اگرچہ یہ اوسکی خطا لایق عفو نہ تہی
مگر مینی بلحاظ بعضی باتون کے اوس سے درگذر کیا پہر چہبیسوین تاریخ یکشنبہ کو
محفل پرویز کے شادی کی شاہزادہ مراد کے دختر سے آراستہ ہوئی اور میری
دادی کے گہر مین اوسکا نکاح ہوا اور سامان جشن و خوشی پرویز کے گہر مین
مرتب ہوا جو اوس مجلس مین حاضر ہوا طرح طرح کی عنایتون سی سرفراز
ہوا نو ہزار روپی شریف آملی کو مع اور سردارون کی حوالی ہوی کہ محتاج
اور فقرا کو تقسیم کرین اور دسوین رجب کو یکشنبہ کی دن مین واسطی شکار

موضع کرچہاک اور ندلہ کی شہر سے نکلکر راہ اس کی باغ مین ٹہیرا اور چار دن وہان
رہا پہر چارشنبہ کو تیرہوین تاریخ وزن شمسی پرویز کا ہوا اوسکو بارہ دفع اقسام
فلزات اور باقی اجناس مین تولا ہر بار اوسکا وزن دو من اور اٹھارہ سیر کا
ہوا پہر مینی وہ سب مال فقیرون کو دلوادیا اور اوسدن منصب شجاعت خان کا
ڈیڑہزاری ذات اور سات سو سوار کا اصل واضافہ سی مقرر ہوا اور بعد اسکی جب
میرزا غازی مع لشکر روانہ ہوی تو میری خیال مین آیا کہ اور لشکر پیچہی سی اسکی
مدد کو روانہ کرنا چاہیی اسواسطی بہادر خان قوربیگی کو ساتہہ منصب ڈیڑہزاریے
اور آٹہہ سو سوارون سی مع اصل واضافہ ممتاز فرماکر ہمراہ سوارون کی کہ قریب
تین ہزار کی تہی بسرداری شاہ بیگ اور محمد امین کے روانہ کیا اور دولاکہہ روپی
مدد خرچ اوس جماعت کو دی اور ایکہزار برقنداز بہی اونکی ساتہہ کیی اور
آصف خان کو حفاظت خزانہ اور بندوبست لاہور پر چہوڑا اور امیر الامرا بہی بجہت
سخت بیماری کی ہمرکابی سے محروم ہوکر شہر مین رہا اور عبد الرزاق معموری
کہ صوبہ رانا سی حسب الطلب آیا تہا بخشی گری خاص سی سرفراز ہوا اور مینی اوسکو
کہا کہ باتفاق ابو الحسن کی انجام اس خدمت کا دیا کری اور موافق قواعد
اپنی والد کی مین بہی کام کیا کرتا ہون کہ بڑی بڑی کامون پر دو دو شخص
مقرر رکہتا ہون کہ ملکر کام کرین اور یہ نہ بواسطی اونکی بی اعتمادی کی ہی
بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک کو کوئے بلغ اور مرض پیش آوی تو دوسرا

اوسکی جگہہ کام کری اور حاجت بندگان الٰہی کے بند نرہی اور انہین دنون مین بینی سُنا کہ دسہری کی دن عبداللہ خان نی کالپی سی کہ اوسکی جاگیر مین ہے بطور ایلغار بو ندیل کہنڈ مین جاکر بندورسیا گہر ہی رام چند لپسر مندگوار کو کہ بدتونسی اوس جنگل مین فتنہ انگیزی کرتاتہا پکڑکر کالپی مین لی آیا مینی عوض مین اوسکی اس عمدہ خدمت کی نشان اور منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا اوسکو عنایت فرمایا اور چونکہ صوبہ بہار کی عرضیون سی مجکو ظاہر ہوا کہ جہانگیر قلی خان نی سنگرام سی کہ وہان کا بڑا زمیندار ہے اور چار ہزار سوار اور پیادہ بیشمار رکھتا ہی باظہار بعض نمک حرامی اور مخالفت کی زمین ناہموار مین لڑائی کے اور بنفس خود خوب کام کرکی سنگرام کو بندوق سی مارا اور اوسکی بہت لوگون کو ہلاک کرکے باقیون کو بہگا دیا تو بسبب ایسی بڑی کام کے کہ جہانگیر قلیخان سے بناتہا مینی اوسکا منصب ساڑہی چار ہزار ذات اور ساڑہی تین ہزار سوار کا مقرر فرمایا پہر مین تین مہینی چہہ دن شکار مین مشغول رہا اور پانسوا کاسی جانور بندوق اور چیتی اور قمرغہ یعنی ہانکیسی شکار کیی اور ان سب مین ایک سو اٹہاون جانور خود مینی بندوق سی مارہی تہی اور دو بار قمرغہ ہوا ایکبار کرجہاک مین کہ بیگمات ہمراہ تہین ایک سو چپن جانور مارہی اور دوسری بار نندنہ مین ایک سو دس شکار ہوی اور اقسام اون جانورون کی کہ شکار ہوی یہ ہین کہ مینڈہا پہاڑیے ایک سو اسی اور بکرہی پہاڑی اونتیس اور گورخر نو اور نیل گاو

اور ہرن وغیرہ مین سو اٹھتالیس اور چارشنبہ کی دن سولوین شوال کو بخیر وخوبی
شکار سی لوٹ آیا اور ڈیڑھ پہر دن چڑھی لاہور مین داخل ہوا اور عجیب تریہ بات ہے
کہ اس شکار مین قریب موضع چنڈالہ کی عالی مین سی ایک کالی ہرن کی شکم مین
بندوق ماری اوسنی گولی کہاکر ایسا آواز کیا کہ حالت مستی مین بولتا ہے ہمراہی
پرانی شکاریون نی مجہسی بقسم کہا کہ ہمنی نہ دیکہا نہ سنا کہ ہرن ایسا آواز سوا مستی
کے نکالی اور پہاڑی بکری کا گوشت مینی سب جانورون مین لذیذ زیادہ پایا
باوجودیکہ چمڑا اوسکا ایسا بدبودار ہی کہ رنگنی سی بہی اوسکی بو نہین جاتی لیکن گوشت
مین مطلق بو نہین ہوتی اور مینی ایک بڑی پہاڑی بکری کو کہ نر تہا تلوایا دو من
چوبیس سیر کا ہوا کہ ولایت کی حساب سی ایک من بیس سیر ہوتا ہی اور اسیطرح
ایک پہاڑی بڑی دنبہ کو تلوایا دو من تین سیر اکبری کا ہوا کہ ولایت کا سترہ
سیر ہوتا ہی اور ایک بڑا گورخر نو من سوا سیر کا ہوا مینی پرانی شکاریون سی
سنا ہی کہ پہاڑی دنبہ کی سینگہ مین کسی وقت ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے
کہ بسبب اوسکی خارش کی وہ اورون سی لڑتا رہتا ہی اور اگر کوئی اور دنبہ
نہین ملتا تو درخت یا پتہر سے ٹکرین مارتا ہے کہ وہ خارش کم ہو جب مینی تلاش
کیا تو وہ کیڑہ ایک مادہ کی سینگہ مین ملا حالانکہ مادہ نہین لڑتی معلوم ہوا
کہ اس بات کی کچہہ اصل نہ تہی اور گورخر کا گوشت اگرچہ حلال ہی اور اکثر لوگ
رغبت سی کہاتے ہین لیکن مجہی کسیطرح پسند نہین آتا اور جو واسطی تادیب

اور شنبہ دلیپ اور اوسکی باپ رای سنگہہ کی قبل اس سی فرمان صادر ہوی
تہی ان دنون خبر آیی کہ زاہد خان پسر صادق خان اور عبدالرحمن پسر ابوالفضل
اور انا شنکر اور معزالملک نی ہمراہ اور منصب دارون کی دلیپ کی خبر اطراف
ناگور مین کہ قریب اجمیر کی ہی سنکر بطریق ایلغار وہان پہنچی اور جب اوسکو گہیرا
اور اوسنی رستا بہاگنی کا نہ پایا لاچار لڑائی پر مستعد ہوا تہوڑی دیر مین فوج
شاہی سی شکست کہا کر جہاڑی مین گہس گیا اور بہت ہمراہی اوسکی ماری گئی
اور قلیچ خان کو باوجود بڑہاپی کی بخیال رعایت اور توجہ اپنی باپ کی منصب
اوسکا برقرار رکہا اور کالپی جاگیر مین عنایت کی اور ماہ ذیقعدہ مین والدہ قطب
الدین خان کوکہ کی نی کہ بجای میری والدہ حقیقی کے تہی اور کمال مہربانی
سے مجکو پرورش کیا تہا سرای فانی سی طرف ملک جاودانی کی سفر کیا
تہوڑے دور خود لینی اوسکی لاش کو کاندہا دیا اور کیی دن کہانا
نہ کہایا اور نہ رغبت کپڑے بدلنی کے مجہکو اس سی ہوئی

ذکر جشن دوسری نوروز کا جلوس مبارک سی

چہارشنبہ کی دن بائیسوین تاریخ ذیقعدہ سی سنہ ایکہزار پندرہ مین ساڑہی
تین گہڑی دن چڑہی آفتاب اپنی خانہ شرف مین آیا اہلکارون نے
دولتخانہ کو بطریق مقرر آراستہ کیا اور جشن عظیم واقع ہوا ایک ساعت مین

تخت پر بیٹھا نوکروں اور معززوں کو اپنی عنایتوں سے سربلند کیا اونہیں دنوں
خبر آئی کہ جو لشکر ہمراہ میرزا غازی ولد میرزا جانی کے کمک شاہ بیگ خان کو قندہار
کیطرف گیا تہا شوال کے گیارہویں تاریخ وہاں پہنچا اور لشکر قزلباش نے جب خبر آنی
اس لشکر کی سنی تو بعد ہونے مسافت ایکمنزل کی گہبراکر بہاگ گئی اور دریاے
ہلمند تک کہ وہاں سے ساٹہہ کوس تہا پہر کر نہ دیکہا بعد اسکی مجکو ظاہر ہوا کہ بعد وفات
میرے والد کے حاکم فراہ اور باقی سرداروں نے اوسطرف کی یہ خیال کیا ہے
کہ اس تزلزل میں قندہار باسانی ہاتہہ آجاویگا تو بلا حکم شاہ عباس کے جمعیت
جمع کرکے اور حاکم سیوستان کو متفق کرکے حسین خان حاکم ہرات کو پیغام بہیجا
کہ اونکی کمک کرے جب اوسنے کچہہ فوج مدد کو روانہ کی تو سب نے باہم ہوکر قندہار
کو محاصرہ کیا وہاں کے حاکم شاہ بیگ خانی سوچا کہ اگر میں باہر نکلکر لڑوں
اور شاید شکست ہو جاے تو پہر سنبہالنا قندہار کا دشوار ہوگا اسواسطے قلعہ مضبوط
کرکے اندر بیٹہا اور قاصد تیز چلنے والے میری طرف روانہ کیے اتفاق سے جب میں
خسرو کی تعاقب میں آکر لاہور میں مقیم تہا اون قاصدوں نے آکر مجکو مطلع کیا
میں یہ خبر سنکر بلا مہلت ایک بڑا لشکر مع امرا و منصب داروں کے میرزا غازی
کے ساتہہ اودہر روانہ کیا لیکن ہنوز وہاں نہ پہنچا تہا کہ شاہ عباس نے سنا
کہ حاکم فراہ نے ہمراہ بعضی جاگیرداروں وہاں کے قصد لینے قندہار کا کیا ہے اوسنے
یہ بات سنکر ناپسند کی اور واسطے تاکید کے اپنے ایک مصاحب حسین بیگ نامی کو مع

فرمان اون لوگونکی طرف بہیجا کہ قندہار سی لوٹ آوین اور اپنی مقامون مین بیٹہین
کہ موافقت اور محبت ہماری خاندان کی جہانگیر بادشاہ کی بزرگون سی قدیمی ہی
مبادا اوس نسبت مین خلل واقع ہو لیکن حسین بیگ نی ہنوز وہ فرمان اونکے
پاس نہ پہنچایا تہا کہ وہ لوگ خوف سی اس لشکر کے پریشان ہوکر بہاگ گئی اور
حسین بیگ نی اون لوگون کو ملامت کرکے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور
لاہور مین خدمت سی شرف اندوز ہوا اور مجہی کہا کہ ان بدمعاشون نی جو قندہار
کو محاصرہ کیا یہ امر بلا مرضی شاہ عباس کی ظاہر ہوا ہی مبادا آپکی خاطر مبارک
مین اس وجہ سی کچہہ ملال ہو غرض جب میرا لشکر قندہار مین پہنچا تو وہانکی
قلعہ کو سردار خان کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان ہمراہ اس لشکر کمک کے
روانہ درگاہ عالی کا ہوا اور ستائیسوین ذیقعدہ کو عبد اللہ خان نی رام چند
بندیلہ کو مقید ملاحظہ مین گذرانا مینی اوسکو چہوڑا اور خلعت پہنواکر راجہ باسو کے
حوالہ کیا کہ اوسکی اور اوسکی ہمراہیون کی ضمانت لیکر جانی دی جو کچہہ مینی اوسپر
رحم کیا کسی کے خیال مین نہ تہا اور نہ اوسکو اسکا گمان ہوتا تہا اور دوسری
دن ذیحجہ کی فرزند خرم کو مینی تومان اور طوغ اور نشان و نقارہ عنایت
کرکے منصب آٹہہ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا دیا اور فرمایا کہ اونکو جاگیر
دی جاوی اور اوسی دن بیرخان ولد دولت خان لودہی کو کہ خاندیس
سے ہمراہ اہل وعیال دانیال کی آیا تہا خطاب صلابت خانی کا دیکر منصب

تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سی ممتاز کیا اور نشان و نقارہ دیکر مرتبہ اوسکا
ساتہہ خطاب فرزندی کی اور ون سی بلند کیا باپ اور چچا اس صلابت خان کی قوم
لودہی مین نہایت معزز اور معتمد تہی چنانچہ دولت خان سابق مین کہ چچا صلابت
خان کی دادا کا تہا جب ابراہیم شاہ بن سکندر نی اپنی باپ کی امیرون کی ساتہہ
بدسلوکی شروع کی اور تہوڑی قصور پر بہت بہت لوگون کو قتل کرنی لگا تو
دولت خان نی اوسکی طرفسی اندیشہ کرکے اپنی چہوٹی بیٹی دلاور خان کو بابر شاہ
کی پاس کابل مین روانہ کیا اور واسطی لینی ہندوستان کی پیغام دیا چونکہ حضرت
بابر شاہ کو خود یہ خیال تہا بلا توقف ادہر روانہ ہوی جب لاہور مین رونق افروز
ہوی تو یہ دولت خان بہی مع اپنی توابع اور لواحق کی وہان خدمت مین مشرف
ہوا اور لوازم بندگی کے اچہی طرح بجالایا چونکہ شخص بڑا نیک باطن آراستہ
ظاہر مین تہا بابر شاہ اوس سی بہت خوش ہوی اور اکثر اوسی باپ کہکر باتین
فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور اوسکو دیکر وہان کی سب جاگیردارون کو اوسکی
متابعت کا حکم فرمایا اور خود بدولت دلاور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے
دوسری بار جب بعزم تسخیر ہندوستان پنجاب مین آئی تو پہر دولت خان بہ
وفاداری خدمت مین حاضر ہوا اور بعد چند روز کی اوسکی وفات ہوئی
دلاور خان اوسکی جگہہ بخطاب خان خانان ممتاز ہوا اور ہمراہ بابر بادشاہ کی
ابراہیم لودہی سیکے لڑائی مین حاضر رہا اور اسیطرح حضرت ہمایون بادشاہ کی

بھی خدمت مین نیک خواہ اور وفادار رہا اور تہانہ منگیر مین لوٹتی وقت حضرت
ہمایون کی بنگالہ سی شیر خان افغان کی ساتہہ مردانہ لڑائی کیے لیکن اوس لڑائی
مین شیر خان کی یہان پکڑا گیا ہرچند شیر خان اوسکو اپنا نوکر کرنا رہا لیکن اونی
نوکری اوسکی قبول نکی اور جواب دیا کہ تیری بزرگ ہمیشہ میری بزرگون کی نوکر رہی ہین
مین ہرگز تیرا نوکر ہوکر نرہون گا شیر خان نی غصہ ہوکر اوسکو دیوار مین چنوا دیا اور
عمر خان چچازاد بہائی دلاور خان کا سلیم شاہ کی عہد مین بڑا سردار ہوا اسکے بعد فوت
سلیم شاہ بن شیر خان کی اور ماری جانی فیروز خان کی کہ اوسکا لڑکا تہا محمد خان کی ہاتہہ
سی یہ عمر خان مع اپنی برادری کی محمد خان کی طرفسی خوفناک ہوکر گجرات کی طرف
چلا گیا اور وہان عمر خان نی وفات پائی اوسکا بیٹا دوست محمد خان کہ جوان شجاع
خوب صورت تہا ہمراہی عبد الرحیم خان ولد بیرم خان کی کہ میری باپ کی عہد مین
خانخانان ہوا اختیار کی اور جواب خوب کام کیی خانخانان اوسکو برابر اپنی بہائی حقیقی کے
جانتا ہے بلکہ ہزار بار سگی بہائی سے زیادہ سمجہتا ہے اکثر فتحین کہ وہان خانخانا نکی
ہوئین اوسکی مردانگی اور شجاعت سی تہین جب میری والد ماجد نی ولایت خاندیس
اور قلعہ آسیر کو فتح کیا تو شہزادہ دانیال کو اوس ملک اور باقی شہرون پر کہ دکہنی
سرداروںسی لیی تہی چہوڑ کر خود بدولت طرف دار الخلافت آگرہ کی لوٹی دانیال نے
وہان دولت خان کو خانخانان کی لشکر سی جدا کرکے اپنی پاس رکہا اور تمام کام
اپنی سرکار کی اوسکی حوالی کیی اور کمال عنایت اور مہربانی ظاہر کیے یہان تک

کہ دولت خان اوسکی خدمت مین رہی ملک عدم ہوا اور اوسکی دو بیٹی رہے
محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بہائی تہوڑی دنون بعد باپ کی مرگیا اور دانیال
نی بہی بسبب کثرت شراب خواری کی انتقال کیا مینی بعد جلوس کی اس پیر خان کو
حضور مین طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکہکر مرتبۂ مذکور پر سرفراز
کیا آج میری یہان اوس سی کوئی زائد معتبر نہین بڑی بڑی گناہ لوگون کی کہ
کسی کی سفارش سی مین نہین معاف کرتا اوسکی سعی اور التماس سی بخشدیتا ہون
بیشک جوان مردانہ لائق اعتبار کی ہی اور جو کچہہ اوسکی ترقی کی ہی بجاہی اور
رعایتین بہی اوس سی کی جاوینگی جو مجکو فتح کرنا ولایت ماوراء النہر کا منظور ہی
کہ وہ ملک موروثی میری بزرگونکا ہی تو چاہتا ہون کہ ہندوستان کو مفسدون
اور شریرون سی خالی کرکے اور کسی اپنی فرزند کو یہان چہوڑکر خود مع لشکر
جرار اور ہاتیون کی بہت خزانہ لیکر اوسطرف توجہ کرون اس خیال سے
پرویز کو رانا کی طرف روانہ کرکے خود ارادہ دکن کا رکہتا تہا کہ یہ معاملہ خسرو کا
پیش آیا اور ضرور ہوا کہ اوسکا پیچہا کرکے اوسکی فتنہ کو دفع کرون اسیواسطی
پرویز کے کام کی خوب صورت نہ بگڑی اور بہ نظر مصلحت وقت کی رانا کو
مہلت دیکر اوسکی ایک فرزند کی ہمراہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور اگر لاہور
مین ملا جب مین خسرو کی فساد سی فارغ ہوا اور لشکر قزلباش کو کہ قندہار
گہیری ہوئی تہی شکست دی تو میری دلمین آیا کہ سیر و شکار کابل کا کرکے

کہ مثل وطن مالوف کی ہی ہندوستان کیطرف معاودت کرون اور آرزو دلی کی
عمل مین لاؤن اسواسطی ساتوین تاریخ ذیحجہ کو لاہور سی نکلکر باغ دل آمیز مین
کہ پار دریای راوی کی ہی یعنی منزل کی اور چار دن وہان رہا یکشنبہ کو
اُنیسوین فروری کی کہ دن شرف آفتاب کا تہا اوس باغمین خوشی کی اور بعضی
نوکرون کو ترقی منصب اور اضافہ سی سرفراز کیا دس ہزار روپی حسن بیگ وکیل
ایران کو عنایت کئی قلیج خان اور میران صدر جہان اور میر شریف آملی کو لاہور مین
چہوڑکر حکم دیا کہ متفق ہوکر یہان کی کام کیا کرین دوشنبہ کو باغ سی کوچ کرکی موضع
ہیرہ پور مین کہ ساڑہی تین کوس شہر سی ہی مقام کیا اور سہ شنبہ کو جہانگیر پور مین رہا
اور یہ میری شکارگاہ ہے وہان میری حکم سی ایک منارہ منسراج نام ہرن کے
قبر پر بنا ہے کہ وہ پلی ہوی ہرنون کی لڑائی اور جنگلی ہرنون کی شکار مین بینظیر
تہا اور اوس منارہ پر ملا محمد حسین کشمیری نے کہ اوستاد خوشنویسون کا ہی
یہ لکہدیا ہی کہ اس میدان مین ایک ہرن حضرت جہانگیر بادشاہ غازی نے
پکڑا تہا ایک مہینی مین جب اوسکی وحشت دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی ہرنونکا
سردار ہوا پہر مینی بسبب محبت اوس ہرن کی حکم دیا کہ کوئی اس جنگل کے ہرنون
کو نہ مارے اور اونکا گوشت ہندو و مسلمان پر مانند گوشت گای اور سور کی ہے
اور اوسکی قبر کے پتہر کو ہرن کے شکل پر تراشواکر اوسپر لگایا اور سکندر معین کو
کہ وہانکا جاگیردار تہا حکم دیا کہ جہانگیر پور مین ایک عمدہ قلعہ بناوی پہر جمعرات کو

چودھوین تاریخ موضع چیدالہ مین مقام ہوا اور وہان سی شنبہ کو سولہوین تاریخ
درمیان ایک مکان کی جو حافظ آباد مین کہ باہتمام میر قوام الدین وہانکی کروری
کی بناتہا مقام کیا پہر بعد دو کوچ کی دریای چناب پر پہنچی اور پل باندہ کر دریا سی
پار اوترکے حوالی پرگنات گجرات مین اوترا جب میری والد کشمیر کو جاتی تہے
تو میان ایک قلعہ بنوایا تہا اور گوجرون کی جماعت کو جو وہان فساد برپا کرتے
تہی لاکر اوسمین بسایا گوجرون کی رہنی سی اوسکو گجرات کہتی ہین اور اس
پرگنہ کو اور پرگنون سی جدا کر دیا تہا قوم گوجر نوکری کم کرتی ہین اکثر اوقات بسری
اونکی دودہ دہی پر ہے جمعہ کو خواص پور مین پانچ کوس اودہر گجرات سی مقام
کیا اسکو خواص خان نی جو شیر شاہ افغان کا غلام تہا آباد کیا ہی اور وہان سے
دو منزل درمیان دریای بہٹ پر پہنچا وہان رات کو اسقدر ابر اور پانی آیا کہ
بڑی عمر والون نے ویسا نہ بیان کیا پہر اولی برابر انڈہی کی پڑہی اور ہوا پانی
کی شدت سی پل ٹوٹ گیا مین بیگمات کی ساتہہ کشتی پر اوترگیا اور پہر پل
بندہوا کر تمام لشکر کو اوتروایا اس دریای بہٹ کا سرا ایک چشمہ ہی کشمیر مین
ترپاک نام کہ ہندی مین سانپ کو کہتی ہین شاید وہان اگلی کوئی بڑا سانپ
ہوگا مین اپنی والد کے ساتہہ وہان دو بار گیا ہون کشمیر سی بیس کوس ہشت پہلو
شکل ایک حوض بست در بست ہے اکثر فقیرون کی چلی اوسکی اطراف مین
اور غار عابدون کی بنی ہوی ہین پانی اوسمین بہت گہرا ہے اور صاف اسقدر

کہ اگر دانہ خشخاش ڈالو تو زمین تنگ جاتا دکھتا ہی اور مچھلی اوسمین بہت ہی بینی اوسکا
گہراؤ نیو ایا ڈیڑہ آدم قد تہا پہر مینی بعد جلوس کی حکم کیا کہ سنگ مرمر سی اوس
حوض کو بناکر ایک عمدہ باغ اوسکی چارون طرف لگا دین اور نہر اوس پانی
کے ہر روش اور مکانات مین ڈالین وہ ایسا عمدہ مکان بنا کہ دُور
دُور کے لوگ ویسا بیان نہین کرتی جب پانی اوسکا پور مین کہ کشمیر سے
دو کوس ہے پہنچتا ہے تو پہیل جاتا ہے اور تمام زعفران وہان کی اوس سے
پیدا ہوتی ہے معلوم نہین کہ اور کہین اوتنی ہوتی ہو ہر سال پانسو مین ہندوستانی
تول سی کہ چار ہزار من ولایتی ہوا حاصل زعفران کا ہے مین اپنی والد کے
ہمراہ زعفران کی بہار مین وہان گیا ہون سب درخت پہولون کی اول
شاخ و برگ لاتی ہین پہر پہول پر خلاف زعفران کی کہ جب زمین سے
چار انگشت اسکا درخت نکلا تو پہول سوسنی رنگ چار پنکہڑی کا اوسمین لگتا ہی
اور اوسمین نارنجی ریشی موم کیطرح ہوتی ہین اور زعفران یہی ہی کہین ایک
کوس کہین آدہی کوس تختہ زعفران کا ہے دور سی بہت خوشنما ہوتا ہے
اور چنتی وقت بو کی تیزی سی میرے لوگون کو درد سر پیدا ہوا باوجودیکہ مجکو
عادت نشہ کی تہی پہر بہی درد سر ہو گیا کشمیریون سی کہ حیوان صفت تہی
مینی پوچہا تمہارا حال پہول چنتی مین کیا ہوتا ہے اونہون نی ظاہر کیا
کہ کبہی درد سر کو نہین جانتی اور پانی اس چشمہ تریاک کا کہ کشمیر سے بے

بہٹ کہتی ہین اور نالون کی پانی سی ملکر دریا ہو جاتا ہی اور شہر کی بیچ سی بہتا ہی
اس پانی کو بسبب گدلا اور خراب ہونی کی کوئی نہین پیتا تمام کشمیر پانی ڈل
نام تالاب کا کہ شہر کی پاس ہی پیتی ہین پہر اوس بہٹ کا پانی اس تالاب
ڈل مین آکر بارہ مولہ اور پکلی اور دنتور کی راہ سی پنجاب کو جاتا ہی کشمیر مین
نہرین اور چشمی بہت ہین مگر سب مین اچہا پانی درہ لار کا ہی کہ شہاب الدین
پور مین بہٹ سی ملگیا ہی اور یہ کشمیر کے نامی جگہون مین سی ہی کہ وہان بہٹ
کی کنارہی سو چنار عمدہ برابر سایہ دار ایک سبزہ زار مین کہڑی ہین وہان بسبب
سبزہ اور گلون کے فرش بچہانی کو دل نہین ہوتا وہ گانو حضرت سلطان
زین العابدین کا بسایا ہوا ہے کہ وہ باون برس کشمیر کا حاکم رہا تہا وہان کے
لوگ اوسکو بدشاہ کلان کہتی تہی اور بہت کرامتین اوسکی بیان کرتی ہین
اوسکی باغ اور مکان کشمیر مین بنوائی ہوئی بہت ہین منجملہ اوسکی ایک عمارت
اوسنی اولر نام تالاب مین بنوائی ہی اور طول و عرض اس تالاب کا تین
کوس سی زیادہ ہے زین لنکا نام ایک شخص نے اوسکی بنوائی مین بہت
محنت کی ہی پانی اس چشمہ کا بہت گہرا تہا اول کئی ہزار کشتیان پتہر سی بہری
ہوئی اس مقام پر ڈبوائی ہین جب ایک ٹکڑا زمین کا سو در سو گز کا نکلا
پہر وہان مکان اور عبادت خانہ بنوایا اکثر کشتی مین سوار ہوکر وہ وہان جاتا
اور عبادت الہی مین مشغول رہتا کہتے ہین کہ اوسنی وہان بہت چلی کہینچی ہین

عمارات سلطان زین العابدین

ایک دن اوسکا ایک نالایق بیٹا وہان تلوار نکالکر اوسکو مارنی گیا لیکن باپ کو
دیکھکر ڈر گیا اور ہیبت کہاکر لوٹ آیا بادشاہ جب عبادتخانہ سی فارغ ہوکر نکلا
تو پہر اوسی بیٹی کی ساتھہ کشتی مین بیٹھہ کر شہر کو چلا راہ مین بیٹی سی کہا
مین عبادت خانہ مین تسبیح بہول آیا ہون تو جاکر لی آجب وہ ڈونگی مین
وہان گیا تو باپ کو اوسیطرح عبادتخانہ مین بیٹھا دیکھا شرمندہ ہوکر باپ کے
قدمون پر آگرا اسیطرح لوگ اوسکی بہت کرامتین کہتی ہین اوسکو فن کا یا کلپ
بہی خوب آتا تہا جب اوسنی لڑکون کی جلدی ریاست پر دیکھی تو اوسنی کہا
مجکو ترک حکومت کیا بلکہ ترک حیات بہی بہت آسان ہی لیکن میری بعد تمسی
کچہہ نہوسکی گا اور تمہاری سلطنت نرہی گے کہ جلدی اپنی اس بدنیتی کا
ثمرہ پاؤگی یہ کہکر کہانا پینا چہوڑ دیا اور چالیس دن اسی حالمین بسر کیا اور
فقیرون کی ساتھہ عبادت کرتا رہا چالیسوین روز ترک حیات کرکی رحمت
آلہی مین مقام کیا اوسکی تین لڑکی تہی آدم خان اور حاجی خان اور بہرام
خان آپسمین لڑکر سب خراب ہوگئی اور حکومت کشمیر کے قوم چکون مین
گئی اوس ملک کی ادنی سپاہی تہی آئی اوس قوم کی تین حاکمون نی
تالاب اولر مین زین العابدین کی مکان کی تینون طرف مکانات بنوائی
اپنی اپنی عہد مین لیکن کوئی اوسکا سانہوا خزان اور بہار کشمیر کی دونو
لایق دیکھنی کی ہے مینی خزان کا موسم دیکہا ہے سنی ہوی سی زیادہ بہتر

دیکھا امید وار ہون کہ عنایت الٰہی سے فصل بہار بہے دیکھون پھر دوشنبہ
غرۂ محرم کو کنارہ جہٹ سی کوچ کرکے ایک روز درمیان قلعہ رہتاس مین پہنچا
یہ قلعہ شیر خان افغان نی کمال مضبوط بنوایا ہی چونکہ وہ جگہہ قوم گکہرون
کی ملک سی قریب تہی اور وہ لوٹ مار کرتی تہی سواونکی ڈرانی اور سرکوبی کو
وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تہوڑا سا بنا تہا کہ شیر خان مرگیا اور اوسکی فرزند
سلیم خان نی تمام کیا ہر دروازۂ قلعہ پر پتہر مین اوسکا خرچ کہدوادیا ہی سولہ
کرور دس ہزار دام اوسمین صرف ہوی ہین کہ بحساب ہندوستان چالیس لاکھہ
پچیس ہزار روپی ہوی اور ایران کی حساب سی ایک سو بیس ہزار تومان
اور توران کی حساب سی ایک ارب اکیس لاکہہ چہتر ہزار روپی ہوی وہان
جنگہ حالی کہتی ہین پہر وہان سی کوچ کرکی موضع بیلہ مین منزل کی بیلہ
گکہرو کی زبان مین پشتہ کو کہتی ہین پہر وہان سی چلکر وہ بہکرا مین اوترا کہ
اون لوگون کی زبان مین وہ ایک جنگل ہے اوسمین تمام سفید پہول بوٹی
ہین بیلہ سی بہکرا تک بین درمیان نہر کی آیا کہ پانی بہتا تہا اور اوسکی
کنارے کنیر کے پہول نہایت رنگین کہلی تہی ہند مین یہ پہول سدا بہار ہے
یعنی ہمراہی سب سوار و پیادون سی کہا کہ اون پہولون کی دستی بناکر سر و نیر
رکہین اور جو نہ رکہی اوسکی پگڑی اوتروالین ایک عجب باغ ہوگیا تہا
جمعرات کو چہٹی محرم کی موضع ہتیا مین منزل ہوئی آین منزل مین

ٹیسو خوب کھلی تھی یہ پہول بھی خاص ہندوستان مین ہوتا ہی بی بو
تار بخی شکل ھے چڑ مین سیاہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہی کہ آدمی انکہہ نہین
لوٹا سکتا چونکہ ابر وہوا خوش اور بہوار پڑتی تہی بلنی وہ راہ شراب نوشی
مین طی کی اسکو ہتیا اسواسطی کہتی ہین کہ ہاتی نام ایک کہنکر کے آبادکی ہوئی
ہی اس ملک کو مارکلہ سی ہتیا تک پوتہوار کہتی ہین یہان گو انہین ہوتا
رہتاس سی ہتیا تک ملک بہوگیا لونگا ھے کہ کہنکرون سی کچہ خویشی رکہتی ہین
پہر وہان سی کوچ کرکے مین موضع بکہ مین اوترا اوسکو بکہ اسواسطی کہتی
ہین کہ وہان سرای پختہ ھے اور پختہ کو ہند مین بکہ کہتی ہین اس منزلمین
کمال ریت اور گرد تھی کہ گاڑین بدقت منزل کو پہنچین پہر وہان سی کوچ
کرکے ساڑہی چار کوس پر موضع کورمین مقام کیا کور کہنکرون کے
زبان مین شکستگی کو کہتی ہین اس منزل مین درخت بہت کم تہی نوین
تاریخ یکشنبہ کو راول پنڈی مین مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نامی
بسایا تہا اوپنڈی وہان کی زبان مین گانو کو کہتی ہین یہان سے
قریب درہ مین پانی جاری تہا اور آکر ایک حوض مین گرتا تہا چونکہ وہ جگہہ
پر فضا تہی اسواسطی ہین وہان کچہہ دیر ٹہیرا اور کہنکرون سی دریافت
کرایا کہ یہ پانی کسقدر گہیرا ہوگا اونہونے لاعلمی ظاہر کیے اور عرض کیے
کہ ہماری بزرگ کہتی ہین کہ اسمین ایک ناکا بڑا ھے اسواسطی کوئی نہین

گہوستا یعنی یہ سنکر ایک بکری اوسمین ڈلوائی وہ سب حوض پیر کر سلامت
نکلی پہر یعنی اپنی ایک فراش کو اوسمین گہوسایا وہ بہی سلامت پیر کر آ نکلا
گہنکروں کی بات جہوٹ نکلی غرض اس آب کا ایک پرتاب تیر کا ہی پہر وہانسی
اوٹہکر موضع خربزہ مین مقام کیا وہان گہنکروں نی پہلی سی ایک گنبد بنایا ہی
راہ گیرون سی وہان حاصل لیتی تہی اوسکی شکل جو خربزہ کی طرح ہی اسواسطی
اس نام سی مشہور ہوا گیارہوین تاریخ موضع کالا پانی مین اوترا کہ ہندی مین
سیاہ پانی سے مراد ہے اس راہ مین ایک ٹیلہ ہے مارکلہ نام ہندی مین
مار کہتی ہین مارنی کو اور کلہ قافلہ کو یعنی جگہہ قافلہ مارنی کی گہنکرونکی ملک کی حد
یہان تک ہے یہ لوگ جانور کی مانند ہین ہمیشہ آپسمین لڑتی رہتی ہین مینی ہرچند
دفع کرنا اسبات کا چاہا لیکن کچھہ مفید نہوا پہر بدہ کو بارہوین تاریخ منزل
باباحسن ابدال مین ہوئی یہان سی کوس بہر پر مشرق کی طرف ایک آبشار ہی
کہ بہت زور سے گرتا ہی تمام راہ مین کابل کی ایسا آبشار نہین البتہ کشمیر کے
راہ مین دو تین جگہہ اسطرحکا ہے اسکی اصل جو ایک حوض ہی وہان راجہ مانسنگہ
نی ایک مختصر عمارت بنوائی ہے اوسمین مچہلیان آدہ آدہ پاؤ یا گز کی بیشمار
ہین وہان مین تین دن تک رہا اور شکار ماہی یا اور می نوشی مین گذاری
کبہی بسبب دشواری کے اپنی ہاتہہ سی بہنور جال نہ ڈالا تہا وہان اپنی ہاتہہ
سی ڈالا اور دس بارہ مچہلیان پکڑین پہر اونکی ناکون مین موتی ڈال کر

اوس حوض مین چھوڑوادین ہر چند پرانی لوگون سی باباحسن ابدال کے
اصل حقیقت دریافت کی کسی نی معتبر بات نہ کہی وہان ایک نہر آتی ہی کہ پانی
اوسکا نہایت صاف وشیرین ہی گویا حضرت امیر خسرو مرحوم نی اوسکی تعریف
مین یہ شعر کہا ہی ؎ درتہ آبش زصفا ریگ خرد کور تواند بدل شب شمرد
شمس الدین محمد خان نی کہ مدتون میری حضرت ظل سبحانی والد ماجد کا وزیر رہا ہی
وہان ایک دالان وحوض پانی کی اندر بنایا ہی کہ وہ پانی اوسمین ہوکر باغات
اور کھیتون مین صرف ہوتا ہی اور کنارہی اوس دالان کی ایک عمدہ گنبد
بجہت اپنی مدفن کے بنوایا تھا لیکن اتفاق سی وہان دفن ہونا نصیب تھوا اور حکیم
ابو الفتح گیلانی اور اوسکی بھائی حکیم ہمام کو کہ میری والد ماجد کی مصاحب اور محرم
راز تھی حسب الحکم میری والد کی وہان گنبد مین رکھا ہی پھر سیندرہوین تاریخ
امروہی مین مقام ہوا وہان عجب سبزہ زار ہموار نظر آیا اوسکی اطراف مین
سات آٹھہ ہزار گھر قوم کھر اور دلہ زاک کی بستی ہین یہ لوگ بڑی مفسد اور راہ زن
ہین ملک وہ ملک اور اٹک ظفر خان پسر زین خان کوکہ کو سپرد کیا کہ میری
لوٹنی تک کابل سی تمام دلہ زاکونکو اس زمین سی نکالکر لاہور کی طرف
روانہ کری اور اونکی سردارون کو پکڑ کر قید رکھی پھر پیر کو ستروین تاریخ
کوچ کیا اور ایک منزل درمیان نزدیک قلعہ اٹک کی دریای نیلاب پر مقام ہوا
اس منزل مین مہابت خان ڈہائی ہزاری منصب سی سرفراز ہوا یہ قلعہ میری

والد کا ہوا آیا ہوا ہے کہ معرفت خواجہ شمس الدین خان کی تمام ہوا بہت مضبوط
ہی ان دنون دریا جوش پر تہا مینی پل کشتیون کا بند ہوا کر لشکر بآرام تمام اوتر
وایا امیر الامرا کو بجہت ضعف ونقاہت کی اٹک مین چہوڑا او بخشیون کو حکم کیا کہ
جو کابل مین وسعت بڑی لشکر کی نہین ہی سوا قریب او نزدیکون کی اور ون کو
دریا سی میری معیت مین نہ اوترنی دی اور تمام لشکر میر ہی لوٹنی تک اٹک مین
رہی پہر ہمراہ شاہزادون اور چند مصاحبون کی مین دریا ہی نیلاب سی جالہ پر اوترکر
کنارہ دریا ہی کامہ کی مقیم ہوا یہ دریا ی کامہ جلال آباد کی آگی بہتا ہی اور جالہ ایک
ٹٹی ہی بانس اور گہانس کی کہ مشکین پہونکہ کر اوسکی تلی باندکر لوگون کو دریا سی
اوتارتی ہین اس ملک مین اوسکا شال نام ہے اور پہاڑ ہی دریا و مین کشتی سی بے
خوف زیادہ ہی بارہ ہزار روپی مینی میر شریف آملی اور لاہور کی کارندون کو دی
کہ فقرا پر تقسیم کرین پہر عبد الرزاق معموری اور بہاریداس بکون کی بخشی کو
حکم ہوا کہ سرانجام ہمراہیان ظفر خان کا کری اونکو روانہ کرین پہر ایک روز میان
بارہ مین جاکر مقام کیا اور مقابل سرای بارہ کی دریا ہی کامہ کی اوسطرف ایک
قلعہ ہے زین خان کوکہ کی تعمیر سے کہ یوسف زی پٹہانون کی استیصال
کی وقت اوسکو بنا کر نوشہرہ نام رکہا پچاس ہزار روپیہ اوسمین خرچ ہوے
ہین یہان حضرت ہمایون شاہ نی شکار گرگ کیا ہے چند بار میری والد بہی
اونکی ہمراہ تہی پہر دولت آباد مین منزل ہوئی وہان پر احمد بیگ جاگیردار

پشاور یوسف زئی اور غوریہ کی ملکون کی ہمراہ آکر خدمت مین سرفراز ہوا انکو اونکی
خدمت چونکہ پسند نہ آئی اسواسطی اوسکو معزول کرکی وہ ملک شیر خان افغانکو
عنایت کیا پہر حوالی پشاور مین بیچ باغ سردار خان کی منزل ہوئی وہان مین
سیر گورکہتری کو کہ جوگیون کی پرستش گاہ ہی گیا اس امید پر کہ کسی فقیر سے
ملکر فیض حاصل کرون چونکہ کامل نایاب ہی کسی کو سوا فریب کی نہ دیکہا پہر موضع
جم رود مین مقام کیا اور وہانسی کوچ کرکی دوسری دن علی مسجد منزل ہوئی پہر وہان
سی اوٹہکر موضع غریب خانہ لشکرگاہ ہوا اوس منزل مین ابو القاسم نمکین جاگیردار
جلال آباد کا زردآلو نذر کو لایا کشمیری زردآلو سی خوبی مین کم نہ تہی اور وہین کابلی
زردآلو جنکا نام میری والد نی شاہ آلو رکہا تہا آئی بسبب خوش معلوم ہونی کی مینی
اونکو گزک شراب کیا پہر صفر کے دوسری تاریخ شنبہ کو موضع لبہاول دریا کناری منزل
ہوئی دریا پار وہان ایک پہاڑ تہا خالی درخت و سبزی سی اسیواسطی اوسکو کوہ
بیدولت کہتی ہین مینی اپنی والد ماجد سی سنا ہی کہ ایسی پہاڑ زمین کان
سونی کی ہوتی ہی اور چونکہ سب کار سلطنت اپنا مینی سپرد امیر الامرا کی کیا تہا
اور وہ بسبب طول مرض کی ضعیف ہوگیا تہا اور اسقدر نسیان اوسپر غالب
ہوا تہا کہ جو سنتا اسیوقت بہول جاتا اسواسطی چہارشنبہ تیسری صفر کو خدمت
وزارت مینی آصف خان کو دی اور خلعت خاص اور دوات و قلم مرصع اوسکو
مرحمت کی اور عجیب اتفاق ہوا کہ اٹہائیس برس پہلی میری حضرت والد نی

اوسکو یہین میر بخشی کیا تہا اوسنی چالیس ہزار روپی قیمت کا ایک لعل کہ اوسکی بہائی
ابو القاسم تمکین نی اوسکو بہیجا تہا میری نذر کیا اور عرض کے کہ خواجہ ابو الحسن کو کہ
خدمت بخشیگری اور قور وغیرہ کی رکہتا ہی اسکو میر انائب فرماوین جلال آباد کو ابو القاسم
تمکین سی لیکر عرب خان کو مرحمت کیا پہر مینی اور حکم کیا کہ اس بڑی سفید پتہر کو کہ شہر مین
پڑا ہی ہاتی کی صورت پر تراش کر اوسکی سینہ مین یہ مصرع تاریخ لکہواوین سے
سنگ سفید فیل جہانگیر بادشاہ اور انہین روزون کلیان راجہ بکرماجیت کا بیٹا
خدمت مین آیا مینی بہت بری باتین اس حرامزادی کی سنی تہین کہ ایک
اونمین کی یہ تہی کہ اسنی ایک عورت مسلمان بولی نام کو اپنی گہر مین چہپا رکہا ہی
اور خوف شہرت سی اوسکی ماباپ کو مار کر گہر مین دبا دیا ہی سو مینی اوسکو قید کر لی
ان باتون کی تحقیق کی بعد ثبوت مینی اوسکی زبان کٹوا کر حکم کیا کہ بہنگیون کے ساتہہ کہانا
کہایا کری اور دایم الحبس رہی بعد اوسکی موضع سرخاب مین منزل ہوئی وہان سے
پہر مین مقام چکدلک مین اوترا یہان چوب بلوط کہ عمدہ لکڑی ہی بکثرت ہوتی ہے
اور سب زمین کنکریلی ہموار تہی پہر موضع آب باریک بعد اوسکی بلورت بادشاہ اور
وہان سی حوض کابل مقام گاہ ہوا اس منزل مین مینی قاضی عارف پسر صادق
حلوائی کو صدارت اور قضائی کابل عنایت کی موضع کلبہار کی شاہ آلو یہان
آئی مینی برغبت تمام سو عدد اون کی نوش کیی دولت نام حاکم دہ جکری کا چند
پہول لایا کہ ویسی مینی تمام عمر نہ دیکہی تہی وہان سی چلکر موضع بگرامی مین مقام کیا

وہان ایک ابلق جانور گلہری کی شکل دیکھا اور لوگون سی معلوم ہوا کہ جس گہر مین وہ جانور ہوتا ہے چوہی اوسکی قریب نہین رہتی اسواسطی اسکو میر موشان کہتی ہین بسبب کبھی نہ دیکھنی کی مینی اوسکی تصویر اوتروائی نیولی سی بڑا تہا گربہ مسکین کی مشابہ اور وہان سی مینی احمد بیگ خان کو بنگش پٹہانون کی تنبیہ پر معین کیا اور عبدالرزاق معموری کو جو اٹک مین تہا حکم دیا کہ دولاکہہ روپی بہ تحویلداری موہنداس پسر راجہ بکرماجیت کی ہمراہ کردی کہ لشکر مذکور کی لوگون پر تقسیم کری اور ہزار برقنداز بہی اس لشکر کی ہمراہ کیی اور شیخ عبدالرحمن پسر شیخ ابوالفضل کو منصب دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سی سرفراز کرکے خطاب افضل خانی کا عنایت کیا پندرہ ہزار روپی عرب خان کو مرحمت کیی اور سوا اسکی بیس ہزار روپی وہان کی آمدنی سے واسطی مرمت قلعہ کے عنایت کیی اور سرکار خانپور کو دلاور خان افغان کی جاگیر مین دیا پنجشنبہ کو اٹہارہوین صفر کے پل مستان سی باغ شہر آرا تک کہ مقام گاہ تہی دورویہ روپی اور اٹہنی چونی فقیرون کو دیتا ہوا باغ مذکور مین رونق افروز ہوا کمال تر و تازہ دیکہا خوشی سی مجلس شراب کی اور اپنی یارون اور ہمدمون سی کہا کہ اس نہر کو جو درمیان باغ تخمیناً چار گز کی ہے دوڑکر کود ین اکثر یار نکود سکی اور اوسمین گری مین بہی کودا لیکن جیسا والد کے روبرو بیس برس کی عمر مین کود اتہا نہ کود سکا کہ اب عمر میری

چالیس برسکی تھی پھر اوسی دن سات باغ کہ کابل مین نامی تھی پیادہ پھر کر دیکھی
کچھ ماندگی نہ ظاہر ہوئی پہلی باغ شہر آرا پھر مہتاب باغ پھر اوس باغ مین کہ میری
باپ کی بڑی والدہ بگہہ بیگم نے بنایا تہا گیا پھر وہان سی اور نہ مین اور اوس باغ
مین کہ میری حقیقی دادی نی تعمیر کیا تہا سیر کی اور باغ صورت خانہ مین ایک
چنار اتنا بلند ہی کہ کابل کی کسی باغ مین اوسقدر چنار بلند نہین پھر چہار باغ کو
کہ سب مین بڑا تہا دیکھکر مقام گاہ مین لوٹ آیا شاہ آلو باغ مین ایسی خوشنما تہی
کہ گویا گون یاقوت شاخون مین لٹکا دی ہین باغ شہر آرا بنایا ہوا شہر بانو بیگم
دختر میرزا ابو سعید کا ہی کہ سگی پھوپی حضرت بابر شاہ کی تہین پھر ہر مرتبہ بڑھتا گیا
کابل مین ویسا خوب باغ نہین اقسام میوؤن اور انگورون کے اوسمین بہت
ہین پیادہ پھر نی کو اوسمین دل چاہتا ہی اوسکی پاس ملی ایک زمین عمدہ
دیکھی اوسکی مالکون سی خریدکر حکم کیا کہ پانی نہر کا اسکی درمیان مین لادین
اور گرد اوس پانی کی ایک ایسا عمدہ باغ طیار کرین کہ دور دور نہو اور اوسکا
نام جہان آرا کہا جب تک مین کابل مین رہا مصاحبون کی ساتہہ اور کبھی
ہمراہ بیگمات کی شہر آرا باغ مین دل خوش کیا کرتا اور شب کو وہان کی علما اور
طلبہ سے ملاقات کیا کرتا اور کہتا تم اپنی مرضی کے کہانی پکا کر خوش ہین کیا کرو
پھر اونمین سی ہر ایک کو خلعت دیکر ہزار روپیہ دی کہ تقسیم کرلین اور معتبر
مصاحبون سی بارہ شخص کو فرمایا کہ ہر جمعرات جبتک مین یہان رہون

ہزار روپیہ خیرات کیا کرین اور فرمایا کہ درمیان ان دو چناروں کی جو کنارہ
نہر پر درمیان باغ کی کھڑی ہین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ
گز عرض کی کھڑی کرکے میرا نام ساتھہ نام بادشاہ صاحب قرانی کی ترتیب دیکر
اوسپر کندہ کرین اور دوسری طرف یہ لکھین کہ محصول سایر وغیرہ کابل کا
تمام مینی معاف کیا جو میری اولاد سی کوئی اسکو لیگا عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگا
ہمیشہ سی میری جلوس تک وہ خرچ اور محصول چلی آتی تھی بندگان الٰہی کو
اسکی سبب سے کمال تکلیف تھی مینی یہ تکلیف سب سی دور کی اور میری آنی سے
سب کو آرام ہوا امرا اور شرفا غزنین اور اوسکی اطراف کی خلعتون اور
میری عنایتون سی سرفراز ہوی اور مقاصد اور مطالب اونکی خاطر خواہ
برائی اور اتفاقاً پنجشنبہ ہیژدہم ماہ صفر کو کہ مین کابل مین آیا مطابق تاریخ
ہجری کی ہے ہواسطی حکم دیا کہ اوس پتھر پر کھودین جو قریب اوس تخت کے
کہ جانب کوہ جنوب رویہ کابل کی واقع ہی مشہور ساتھہ تخت شاہ کی اور اوسپر
صفہ سنگین نکال دیا ہے حضرت بادشاہ وہان بیٹھکر شراب نوشجان کیا کرتی
تھی اور ایک چھوٹا حوض پتھر کا گول اوسکی کناری بنا ہے کہ قریب دو من ہندوستانی
کے شراب اوسمین سماتی ہوگی اور اپنا نام مع تاریخ اوس دیوار پر لکھوایا ہے
اس عبارت سی کہ یہ تختگاہ پادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ
گورگان کا ہے خلد اللہ ملکہ سنہ ۹۱۴ مینی بھی کہا کہ دوسرا تخت برابر اوس

صفہ کی تراش کر دلیا ہی چہوٹا حوض اوسکی کناری پر بنا دین اور نام میرا
بابرشاہ کی نام کی ساتہہ وہان لکہین جسدن مین اوس تخت پر بیٹہا تو حکم
کیا دونون حوضون کو شراب سی بہر دین اور پینی والون کو دین ایک غزنین
کے شاعر نی میری آنی کی کابل مین یہ تاریخ کہی ؎ بادشاہ بلاد ہفت اقلیم
اوسکو خلعت اور انعام دیکر تخت کی پاس کی دیوار پر یہ تاریخ لکہوا دی پہر
پچاس ہزار روپی پرویز کو عنایت کیی اور وزیر الملک کو میر بخشی کیا اور قلیچ
خان کو فرمان بہیجا کہ ایک لاکہہ ستّر ہزار روپی آمدنی لاہور سی واسطی مدد خرچ
لشکر قندہار کی روانہ کری سیر باغات کابل اور بی بی ماہ رو کی کرکی وہان کی
کارندون کو حکم دیا کہ جو درخت حسن بیگ روسیاہ کاٹ گیا ہے وہان اور
درخت لگا دین اور سیر اولنگ لوت چالاک کی بہی کی عجیب خوش جگہہ
دیکہی وہان حاکم چکری ایک جانور رنگ نام تیر سی مار کر لایا مینی جبتک رنگ نام
جانور نہ دیکہا تہا بزکوہی کے مشابہ ہی یہی فرق ہی کہ سینگ رنگ کی خمدار
اور بزکوہی کی سیدہی ہوتی ہین لپٹی ہوی سانپ کی طرح مین کابل مین
واقعات بابرین کا مطالعہ اکثر کیا کرتا تہا بالکل اونہی کے ہاتہہ کی لکہی تہی
لیکن اوسمین چار جزاخیر کی مینی اپنی ہاتہہ سی لکہکر لگا دی تہی اور آخر مین
ترکی عبارت لکہہ دی تہی کہ معلوم ہو یہ چار جز میری لکہی ہین با
وجود دیکہ مین ہندوستان مین بڑا ہون لیکن ترکی لکہنی پڑہنی سے

پچیسوین صفر کو مع بیگمات سیر جلگاہ سفید سنگ کی دیکھی کہ دوسری دن جمعہ کو حضرت بابر شاہ کے مزار کی زیارت سی مشرف ہوا نقد اور کھانا اور حلوا بہت بنا کر خیرات کیا رقیہ سلطان بیگم نے جو دختر مرزا ہندال کی ہین ابتک اپنی باپ کی زیارت نکی تھی آج اوس سی مشرف ہوئین پہر ربیع الاول کی تیسری تاریخ میںنی خیابان مین گھوڑ دوڑ کرائی شہزادی اور سب امرائی گھوڑی دوڑای کرنگ نام عربی گھوڑا کہ عادل خان حاکم دکن نی مجکو بہیجا تہا سب سی بہتر دوڑا انہین دنون مین پسر میرزا سنجر اور پسر مرزا ماشے کی جو ہزاری کی سردار تھی ملازمت مین آئی اور بہت مال و گھوڑی نذر کیی ایک رنگ تیر سی بار کرلای تہی مینی اوس نارنگ کبھی نہ دیکھا تہا پہر مینی سُنا کہ شاہ بیگ خان حاکم قندہار اپنی جاگیر مین کہ پرگنہ شور ہے پہنچا ہی مینی دلین مقرر کیا کہ جب وہ آویگا تو کابل اوسکو سپرد کرکے ہندوستان کی طرف کوچ کرونگا پہر راجہ نرسنگہ دیو کی عرضی آئی کہ مینی اپنی بہتیجی کو جو فتنہ پرداز تہا قید کرلیا اور اوسکی بہت آدمی قتل کری مینی حکم دیا کہ اوسکو قلعہ گوالیار مین مقید رکہین پرگنہ گجرات مع سرکار پنجاب شیر خان افغان کو مرحمت کیا اور قلیچ خان کی لڑکی کو منصب ہشت ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوئی اور بمقتضای محبت پدری خسرو کی بیڑین نکالکر شہر آرا باغ کی سیر کو بہیجا قلعہ اٹک و غیرہ احمد بیگ سی لیکر ظفر خان کو دیا اور تاج خان کو کہ بنگشون کی لڑائی پر روانہ کیا تہا پچاس ہزار روپئے

اور علی خان کروڑا کو کہ میری والد کا قدیمی نوکر اور داروغہ نقارخانہ کی تہا
خطاب نوبت خانی کا دیکر منصب پانصدی ذات اور دوسو سوارون سے
سرفراز کیا اور مہاسنگہ مانسنگہ کی پوتی کو بہی بنگش پٹہانون کی دفع کو بہجا
اور رام داس کو اوسکا اتالیق کیا پہر جمعہ کو اٹہارہوین تاریخ وزن قمری
چالیسوین سال واقع ہوا دوپہر کو مین ترازو مین بیٹہا اور زر وزن سے
دس ہزار روپی لیکر اپنی معتبر دس مصاحبون کو دی کہ فقیرونکو تقسیم کردین
اور انہین دنون عرضداشت سردار خان حاکم قندہار کی بارہ دن مین
ہزارہ اور غزنین کے راہ سی آئی کہ ایلچی حضرت شاہ عباس کا جو آپ کی
خدمت مین آیا ہی ہزارہ تک پہنچا ہے اور شاہ ایران نی اپنی لوگون کو
لکہا ہے کہ کون سی مفسد نی حکم نے قندہار پر چڑہائی کی ہی کیا نہین
جانتا کہ موافقت ہماری خاندان تیمور سے خاص کر حضرت ہمایون اور اونکی
اولاد سے بی نہایت ہے اگر وہ ملک لیا بہی ہو تو بہی کسی نوکر کو بہائی
جہانگیر بادشاہ کی سپرد کر کی لوٹ آنا اور میری دل مین آیا کہ شاہ بیگ خان کو
حکم کرون کہ غزنین کی راہ کا اسطرح بندوبست کرین کہ قندہار سی کابل کے
آنی والون کو راہ مین فراغت ہو اور انہین روز ون قاضی نور الدین کو
منصب صدارت مالوہ اور اجین کی عنایت کی پہر لیسر میرزا شادمان ہزارہ
اور پوتا قراچہ خان کا کہ امرای معتبر ہمایون سے ہی خدمت مین حاضر

ہوتی تہی ابراہیم خان ہزاری سے لئے ایک عورت سی ہزارہ کی نکاح کیا تہا یہ لڑکا اوس سی پیدا ہوا ہے پہر ہفتہ کو اونتیسوین تاریخ راناشنکر ولد رانا اودی سنگہ کو منصب ڈہائی ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت کیا اور منوہر کو منصب ہزاری ذات اور چہ سو سوار کا دیا اور شنواری افغان ایک مینڈہ لائے کہ دو نو سینگہہ اوسکی ملکر ایک ہوگئی تہی ہرن کی سینگون کی مانند اور یہی افغان ایک جانور جسکو بز بار خوری کہتی ہین مار کر لائی تہی کہ مینی ویسا نہ دیکہا تہا چار من ہندوستان کا تہا مصورون سی مینی اوسکی تصویر اوتروائی اوسکا سینگ ڈیڑہ گز کا ہوا اور شجاعت خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز کیا اور گوالیار کا ملک اعتبار خان کی جاگیر مین دیا اور قاضی عزت اسد کو اوسکی اہل قرابت کی ساتہہ بنگشون کی اوپر بہیجا اور اوسی دن کے آخر مین عرضداشت اسلام خان کی آگرہ سے سی خط جہانگیر قلیخان کی کہ اوسکو صوبہ بہار سے لکہا تہا ملاحظہ مین آئی اونسی معلوم ہوا کہ تیسری تاریخ صفر کے قطب الدینخان کو بردوان مین علی قلی استاجلو ایسا زخم مارا کہ دو پہر رات گئی وہ مرگیا اور بیان اوسکا یون ہے کہ یہ علی قلی سفرچی شاہ اسمعیل والی ایران کا تہا بسبب اپنی شرارت اور فتنہ پردازی کے وہان سی بہاگ کر قندہار مین آیا پہر ملتان مین خانخانان کہ ملک تلمبہ پر متفرر ہوگئی تہی ملاقات کی اور اوسکی ہمراہ اوس ملک کو گیا

خانخانان نی اوسکو غائبانہ بندگان اکبری مین داخل کیا لیکن اوسنی جو اوس سفر مین عمدہ کام کیی اسواسطی موافق اپنی منصب پایا اور مدت تک میری والدکی خدمت مین رہا جب جناب والد خود بدولت دکن کو جانی لگی اور مجکو الہ آباد سے اپنی والدکی خدمت مین آیا تو بواسطہ بی التفاتی کے پر بہیجا تو اوسنی اکر میری نوکری کے مینی اوسکو شیر افگن کا خطاب دیا جب مین الہ آباد سے اپنی والدکی خدمت مین آیا تو بواسطہ بی التفاتی کے کہ اون دنون مجہپر تہی اکثر میری لوگ مجہسی جدا ہوی وہ بہی ان دنومین مجہسے دور ہوگیا لیکن بباعث مروت بعد جلوس کی مینی اوسکی تقصیرین معاف کین اور صوبہ بنگالہ مین اوسکو جاگیر دی وہان سی مجکو اخبارین آئین کہ ایسی مفسدون کو یہان رکہنا مناسب نہین اسواسطی مینی قطب الدینخان کو لکہا کہ اوسکو روانہ درگاہ کرہی اور اگر خیال فساد کا کرے تو اوسکو سزا دے قطب الدینخان اوسکو خوب جانتا تہا میرا حکم پہنچتی ہی ہمراہ اپنی لوگونکی جو حاضر تہی بردوان کی طرف کہ اوسکی جاگیر تہی ایلغار کر گیا اوسنی قطب الدینخان کا آنا سنکر تنہا دو آدمی سے استقبال کو آیا اور جب وہ اونکی فوج مین آگیا لوگون نی اوسکی ہمراہیون کو قید کرلیا وہ یہ دیکہکر گہبرایا قطب الدینخان نی لوگون کو منع کیا اور اوسکو پاس بلوایا کہ تنہائی مین مضمون فرمان سناوین اوسنی فرصت پاکر قطب الدینخانکو دو تین تلوارین مارین انبہ خان کشتہ ہی کہ امیرزادہ وہان کام تہا

قطب الدینخان سی نسبت رکھتا تھا مردانگی سی اوسکی پاس جا کر علی قلی کے سر پر
زخم مارا اور اوسنی پھر انبہ خان کو بھی کاری زخمی کیا جب قطب الدین خان کی
یہ حالت لوگون نی دیکھی اوسکو گھیر کر ٹکڑی ٹکڑی کیا امید ہی کہ ہمیشہ دوزخ مین
رہی انبہ خان وہین شہید ہوا اور قطب الدینخان کو بعد چار پہر کی اپنی گھر آکر راہی
ملک بقا ہوا یہ سنکر مین کمال غمناک ہوا کہ قطب الدینخان کو کہ مجکو بھائی بیٹی کی
برابر تھا لیکن تقدیر آلہی سے راضی ہو کر صبر کیا مجکو بعد میری باپ کی وفات کی
ایک اوسکی وفات کا غم اور اوسکی ماکی وفات ایسی ہی ہوی ہین کہ کوئی
غم اونکی برابر نہین جمعہ کو چھٹی ربیع الاول کے فرزند خورم کی مکان مین کہ اور نہ
باغ مین بنایا تھا گیا بی شک خوب بنا تھا اگرچہ میری والد امجد ہر سال مین
دو بار مطابق شروع سال شمسی اور قمری کی اپنا وزن فرماتی تھی اور شہزادون
کو سال شمسی مین تولواتی لیکن ان دنون کہ سولوان سال قمری فرزند خورم
کی عمر کا تھا اور نجومیون نی بھاری بتایا تھا اور اوسکی طبیعت بھی درست
نتھی اسواسطی مینی اوسکو بھی سونا چاندی اور باقی فلزات مین تولوا کر
سبکو فقیرون پر تقسیم کرا دیا تمام دنین خورم کے گھر مین رہا اور اکثر پیشکشین
اوسکی پسند آئین اور چونکہ سیر کابل خوب کر لی تھی اور میوی عمدہ کھا ہی
تھی بواسطی چند مصلحت کے اتوار کو چوتھی جماد الاول کی حکم دیا کہ پیش خیمی
ہندوستان کیطرف روانہ کرین پھر مینی سوار ہو کر جلکہ سفید رنگ مین منزل

کی وہان انگور قسم صاحبی اور کشمشی اور شاہ آلو عمدہ ہوتی ہین مینی ڈیڑ سو دانو تک
ایک دمین نوشجان کیی اور زرد آلو پیوندی بہی خوب ہوتی ہین خصوصا شہر آرا
باغ مین اوسکا ایک درخت میری چچا میرزا محمد حکیم نے بویا ہی اوسکی زرد آلو
سب سی عمدہ ہین مشہور ساتہہ میرزائی کے شفتالو بہی نفیس اور بہتر ہوتا ہے
میری واسطی لوگ استالف سی شفتالو لای تہے جب مینی تو لوا یا تو چلیس
روپی بہر ہوا جسکی اٹہہست ۶۵ مثقال ہوی باوجود ان عمدہ میوون کابل کی کوئی
میری نزدیک انبہ کی برابر خوش ذائقہ نہین مہابن کا پرگنہ مہابت خان کو
مرحمت ہوا اور منصب عبدالرحیم بخشی احدیون کا ہفت ہزاری ذات اور دو سو
سوار کا مقرر ہوا مبارک خان سروانی کو فوجداری موضع حصار کے دی اور
میرزا فریدون برلاس کو آلہ آباد مین جاگیر کا حکم دیا اور ارادت خان آصف خانکی
بہائی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے ممتاز کرکے خلعت خاصہ اور
اسپ بخشش کیا اور بخشی گری صوبہ پٹنہ اور حاجی پور کے اوسکو مرحمت کیے
اور چونکہ میر اقوز بیگی تنہا اسواسطی اوسکی ہاتہہ مرصع تلوار واسطی فرزند اسلام
خان حاکم اوس صوبہ کے بہیجی اور قریب علی مسجد اور غریبخانہ کی راہ مین
ایک لکڑی گیکڑی کے برابر دیکہی کہ ڈیڑ گز کا سانپ پکڑی ہوی تہی تہوڑی
دیر مین اوسکا تماشا دیکہتا رہا کہ وہ سانپ مرگیا اور کابل مین مینی سنا تہا
کہ سلطان محمود کی وقت مین ایک شخص خواجہ یاقوت نام موضع ضحاک

اور بامیان کی ایک غار مین مدفون ہی کہ ابتک اوسکا بدن تازہ ہے کچھہ
خراب نہین ہوا مینی تعجب سی اپنی معتبر مصاحب اور جراح بہیجی کہ غار مین جاکر
خوب اوسکا حال دیکھہ آوین جب وہ دیکھہ آئی تو معلوم ہوا کہ نصف بدن جو قریب
زمین تہا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویسا ہی تازہ ہی ہاتھہ پاون کی ناخن
اور سر کی بال نہین گری اور ڈاڑہی مونچھہ آدہی ایکطرف کی گر گئی ہی اوس
غار کی دروازہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سی پہلی کے
ہی کوئی اوسکا حال مفصل نہین جاتا جمعرات کو پندرہوین تاریخ ارسلان سپید
حاکم قلعہ کامرد ملازم ولی محمد خان والی توران کا حاضر ملازمت ہوا مین پیشتر
سنتا تہا کہ میرزا حسین پسر شاہرخ میرزا کو اوزبکون نی مار ڈالا ہے اون
دنون ایک شخص نے اوسکی نام سے عرضی دی اور لعل پارہی سو روپی کے
قیمت کا نذر کی واسطی لایا تہا مدعا اوسکا یہ تہا کہ کچھہ فوج مدد کو ملی تامین
بدخشان اوزبکون سی لیلون مینی خنجر مرصع اوسکو دیکر فرمان لکھوا دیا
کہ اگر تو فی الواقع میرزا حسین شاہرخ کا بیٹا ہے تو بی دہڑک خدمت مین جلد
حاضر ہو کہ فوج تیری ہمراہ کر کے بدخشان کی طرف روانہ کر دونگا پہر دو لاکھہ
روپی واسطی خرچ لشکر مہا سنگہ اور رامداس کی کہ بنگشون کی لڑائی
پر گئی تہی روانہ کیی پہر بالا حصار کے جا کر مکانات دیکہی کوئی جگہہ میرے
سکونت کی لایق نہ تہی مینی اون سبکو توڑ واکر بادشاہانہ مکانات

اور دیوانخانہ بنوایا وہین استالف کی شفتالو میری نذر مین آئی سرکی برابر تول مین تر سٹہ روپئی اکبری کی برابر کہ ساٹھہ تولہ ہوئی کمال شیرین تہی کابل مین اس سی بہتر ملتی اور میوہ نہین کہایا پچیسوین تاریخ مالوہ سی خبر آئی کہ میرزا شاہ رخ نی وفات پائی اللہ تعالی اوسکو غریق رحمت کری جبسی وہ میری والد کی خدمت مین آیا تہا مرتی دم تک اوس سی کوئی ایسا کام نہوا کہ جس سی ملال خاطر ہوا ہو اخلاص سی خدمت کرتا تہا اوسکی چار بیٹی ہین حسن اور حسین یہ دونو ایک بطن سی متولد ہوئی ہین لیکن حسین برہانپور سی بہاگ کر براہ دریا عراق کو گیا اور وہان سی بدخشان کو مشہور ہے کہ وہان ابتک ہے چنانچہ مین کچہہ حال اوسکا ابہی بیان کرچکا ہون مگر تحقیق نہین کہ یہ وہی میرزا حسین ہے یا بدخشیون کا بنایا ہوا نام ہی میرزا شاہرخ کو بدخشان سے آئی ہوئی میری والد کی پاس عرصہ پچیس سال کا ہوا لیکن بدخشان والی بباعث جفا اور آزار اوزبکون کی جس لڑکی کو وجیہ ولایق دیکہتی ہین شاہرخ کا بیٹا اولاد میرزا سلیمان سی مشہور کرکے جماعت بہم پہنچاتی ہین اور اوزبکون سی لڑکر کچہہ ملک بدخشان لیتی ہین لیکن اوزبک پہر اونسی لڑکر اوس میرزا حسین مشہور کا سر کاٹ نیزہ پر رکہکر بدخشان مین تشہیر کرتی ہین اور بدخشی پہر ایک وہی میرزا بناتی ہین اسیطرح ابتک کئی میرزا ماری گئی لیکن مین جانتا ہون کہ جب تک یہ بدخشی رہین گی

یہی جنگ وجدال رہیگا اور تیسرا لڑکا میرزا شاہرخ کا میرزا سلطان ہی کہ صورت
وسیرت مین سب اولاد سی ممتاز مینی اوسکو اپنی والد سی طلب کر کی اپنی پاس
رکہا ہی اور خود تربیت کیا اوسکو مین اپنی بیٹون کی برابر جانتا ہون ہر بات مین
اپنی اور بہائیون سی ممتاز ہے بعد جلوس کی مینی اوسکو منصب دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار سی سرفراز کیا اور صوبہ مالوہ مین اوسکی باپ کی جگہ بہیجا
اور چوتہا بیٹا بدیع الزمان ہی کہ میرزا شاہرخ اسکو ہمیشہ اپنی ساتہہ رکہتی تہے
اوسکو بہی مینی منصب ہزاری ذات دیا اور پانسو سوار عنایت کیی جبتک مین
کابل مین آیا شکار قمرغہ کا نہین کہیلا تہا پہر جب ہندوستان کو لوٹا اور شکار
کا بہت شوق تہا اسواسطی حکم دیا کہ کوہ قرق کو جو کابل سی سات کوس ہے
گہیر ین قریب سو ہرنون کی اوسمین گہر آ‌ئی اونکی شکار ہوئی کمال
لطف ہوا پہر مینی پانچہزار روپی رعایا کو جو گہیرنی مین حاضر تہی بطریق انعام
دیی اور اسیدن واسطی شیخ عبد الرحمن پسر ابو الفضل کے پانسو سوار اضافہ
کیی کہ دو ہزاری ذات اور سو سوار کا ہوئی اور کابل سی آتی وقت حضرت
بابر شاہ کی تخت پر ایک دن پہلی گیا اور اوسدن کو مانند عرفہ عید کے
جانکر اوس جگہہ جشن ترتیب دیا اور اوس حوض کو کہ پتہر مین کہودا تہا
شراب سی بہروا کر لوگون مین تقسیم کیی وہ دن بڑی لطف سی تمام
ہوا جمعہ کو پہر دن چڑہی جب مین کابل سے نکلا تو پہلی منزل جلکہ سنگ

سفید مین شہر آرا باغ سی چلکہ تک دو طرفہ چوبی اٹھی دونون ہاتون سی فقرا
پر پہینکتا آیا اور جب کابل سی بعزم روانگی ہند ہاتی پر سوار ہوا اوسیوقت
خبر صحت امیر الامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی ہندی یہ خبر مخصوصون کی کمال مبارک
جانی دوسری دن ایک کوس کوچ کرکی موضع گرامی مین مقام کیا اور
تاش بیگ خان کو کابل مین چہوڑا کہ شاہ بیگ خان کی آنی تک شہر واطراف
کی خوب حفاظت رکہی پنجشنبہ کو تیرہوین تاریخ موضع یکاک سی ڈہائی
کوس براہ دوآبہ اگر اوس چشمہ پر آیا کہ جسکی کنارے پر چار چنار کہڑی تہی بہت
پر کیفیت جگہہ ہی لوگ اوسکی خوبی پر توجہ نہین کرتی قابل اسکی ہی کہ وہان
عمارات بناوین اور اسی منزل مین اور شکار قمرغہ واقع ہوا قریب ایک سو
بارہ ہرن وغیرہ کی شکار ہوی چوبیس ہرن جنکو رنگ کہتی ہین اور پچاس
ہرن سرخی اور سولہ بز کوہی رنگ عجب جانور خوش شکل ہے ایک قوچ اور رنگ
کو تولا تو قوچ ایک من تین سیر کا ہوا اور رنگ دو من دس سیر کا اور
باوجود اس وزن کی ایسا دوڑتا تہا کہ دس بارہ کتی شکاری عمدہ اوس سے
رہ جاتی تہی اوسکو بہزار منت پکڑا کوئی گوشت ایسا لذیذ نہین کلنگ کا بہی
شکار کیا اگرچہ خسرو سی بار بار نالائقین ہوئین کہ سزاوار بڑی عقوبت کی تہین
لیکن بلینی محبت پدری سی اوسکی جانکا قصد نکیا باوجودیکہ سلطنت مین اس
بات کی رعایت نہین لیکن مین درگذر کرکی اوسکو آرام سی رکہتا تہا جب

معلوم ہوا کہ وہ پیغام اوباش اور بدمعاشون کو بھیجکر ورغلاتا ہے اور میرے قصد پر رغبت دیکر اپنی وعدون سے امیدوار کرتا ہے اکثر بدمعاش جمع ہو کر چاہتی تھی کہ اطراف کابل کی شکار مین مجھ پر قصد کرین چونکہ فضل الٰہی حافظ سلاطین کا ہے اوسنی کچھ نہو سکا جب سرخاب مین مقام ہوا تو اونمین سے ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اویسی دیوان فرزند خورم سے کہا کہ قریب پانسو آدمیون کی خسرو کی بہکانی سے فتح اللہ پسر حکیم ابوالفتح اور نورالدین پسر غیاث الدین علی آصف خان اور شریف پسر اعتماد الدولہ کی پاس جمع ہوی ہین کہ فرصت اور قابو پاکر بادشاہ کی دشمنون کا قصد کرین خواجہ اویسی نے یہ بات خورم سے بیان کی اور اوسنی کہبرا کر اوسیوقت مجھسے کہا مینے خورم کو دعا دیکر چاہا کہ اون نمک حرامون کو قید کرکے سخت سزا دون لیکن پہر سوچا کہ سفر مین ان سبکی پکڑ دھکڑ سے لشکر تہ و بالا ہو جائیگا فقط بلوے کی سردارونکو قید کا حکم دیا اور فتح اللہ کو معتمد لوگون کی سپرد کرکے اون دو نالایقون کو ہمراہ اور تین چار لشکر کی بدمعاشون کی قتل کیا قاسم علی میرے والد کا نوکر کہ جسکو مینے بعد جلوس کی خطاب دیانت خانی کا دیا تہا وہ ہمیشہ اس فتح اللہ کو نمک حرام اور بداندیش کہا کرتا ایک دن خود فتح اللہ سے کہا تہا کہ جب خسرو بہاگی اور حضرت بادشاہ نے پیچہا کیا تو تونی مجھسے کہا کہ پنجاب خسرو کو دینا لازم تہا فتح اللہ اس بات کا منکر ہوا آخر دونون مین قسم یہ فیصلہ ٹھیرا دونون نے

قسم کهانی پندره دن نگذری هونگی که وه بی سعادت نفاق مین پکڑا لیا
اور جهوتی قسم کا مزا پایا شنبه کو بائیسوین جمادالاول کی خبر فوت حکیم جلال الدین
اردستانی کی که خاندان طبابت سی تها سنی وه مدعی اسکا تها که مین جالینوس
کے برابر هون بهرحال عمده معالج تها تجربات اوسکی علم سے زیاده تهی بسبب
خوش صورت اور خوب اندام هونی کی زمانه ساده روئی مین شاه طهماسپ کے
مجلس مین جاتا تها اور بادشاه اوسپر یه مصرعه پڑها کرتی تهی ے خوش طبیبی ست
بیا تا همه بیمار شویم ÷ لیکن حکیم یادعلی جو اوسکا معاصر تها فضیلت مین اوس سے
زیاده تها خصوص علاج اور دست شفا اور صلاحیت اور اخلاق مین کوئی
طبیب اسوقت کا اوسکو نهین پهنچتا مجهی کمال اخلاص رکهتا تها لاهور مین ایک
عمده مکان بنوایا مکرر عرض کی که مین وهان چلون اور اوسکو سرفراز کرون
مینی اوسکی خاطرداری کی جهت سے قبول کیا حکیم قطع نظر نسبت مصاحبت اور
طبابت سی سرانجام مهمات دنیا مین خوب قابل هی اسیواسطی آگره آباد مین اوسکو
مینی مدتون اپنا دیوان کیا هے لیکن کثرت دیانت سی معاملات مین لوگون سے
سخت گیری کیا کرتا اسواسطی لوگ اوس سی ناراض تهی بیس برس تک اوسکو
سل رهی اوسنی اس مدت تک بزور حکمت اپنی کو نگاه رکها باتون مین اکثر ایسے
کهانسی هوتی که مونه سرخ هو جاتا اور مینی اوس سی مکرر کها که تو طبیب دانا هے
اپنا علاج کر اوسنی عرض کی که قرحه شش علاج پذیر نهین ایک دن اوسکی ایک

خدمتگار نی روز کی دوا مین زہر ملا کر اوسکو کہلا دیا لیکن اوسنی بعد اطلاع کی اپنا
علاج کیا اور اثر زہر دفع ہوگیا خون نکالنی مین ہرچند ضرورت ہوتی لیکن بہت مخالفت
کرتا ایک رات گہر مین جاتا تہا کہ کہا لسنی اوسپر غالب ہوئی اور زخم ششش پہٹ گیا
اتنا خون مونہ اور دماغ سی بہا کہ بیہوش ہوگیا اور ایک مہیب آواز کیا خدمتگار
سنکر اندر دوڑا دیکہی تو خون مین بہرا پڑا ہے شور کیا کہ کوئی حکیم کو مار گیا پہر
معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہین ہی یہ وہی زخم ششش کا خون ہے قلیج خان
حاکم لاہور کو خبر کی اوسنی آکر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند قابل اوسکا قابل نہ تہا
پہر چوبیسوین تاریخ درمیان وفا باغ اور نیملہ کی شکار ہوا چالیس ہرن سرخہ
مارے گئی ایک چیتی اس شکار فرحت آثار مین ہاتہ آئی وہان کی لوگون نی
ظاہر کیا کہ یہان اکیس بائیس برس سی چیتی کا نام نہ تہا پہر وفا باغ مین مقام ہوا اور
مجلس وزن شمسی کی مرتب ہوئی اوسیدن ارسلان بی نام اوزبک سردار نی
عبدالمومن خان کی کہ قلعہ کامرد کا حاکم تہا میری خدمت مین حاضر ہوا چونکہ
اخلاص سی آیا تہا مینی اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور قابلیت
رکہتا ہی پہر مینی حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاہ اومنہ کو گہیر رکہے
پہر وہان قریب تین سو جانورون کی شکار ہوی چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا
گرم تہی واقع ہوا چند کتی تازی عمدہ ضائع ہوی کہ شکار سگ کا وقت صبح و شام
ہے پہر سراہی اکورہ مین مقام ہوا وہان شاہ بیگ خان نی مع لشکر آکر

ملازمت حاصل کی میری والد کا پرورده ہی بہت مردانہ کارگذار ہے میری باپ
کی عہد مین خوب تلوارین مارین ہین اور میری وقت مین بہی قلعہ قندہار کو ایرانی
فوج کی محاصرہ ہی مین خوب بچار کہا ایک سال تک گہرا رہا یہانتک کہ میری اور فوج
اوسکی کمک کو گئی سپاہیون سے بہی فقط سلوک امیرانہ اسواسطی کرتا ہی کہ لڑایون
مین اوسکی موافقت کرتی رہین ادنی جرم پر اپنی نوکر کو مروا ڈالتا ہے اور قتل
اوسکی نظر مین کچہہ بڑی چیز نہین مینی ہر چند اوسکو اس بات سی منع کیا لیکن وہ
اپنی عادت سی لاچار ہے چودہوین تاریخ ہاشم خان کو کہ خانزاد ولتنی اس
دولت کی ہی منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سی سرفراز کرکی حاکم صوبہ
اوڑیسہ کا کیا اور اوسی دن خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کہ مالوہ مین
تہا نادانی اور لڑکپن سے بسبب بہکانی بدمعاشون کی رانا کی ملک کو جاتا ہی
کہ اوس سی ملی اور عبداللہ خان صوبہ مالوہ نی یہ سنکر اوسکا پیچہا کیا ہے اور راہ
مین پکڑ کر اوسکو مقید اور اوسکی ہمراہی فتنہ جویون کو قتل کیا ہے مینی یہہ سنکر
حکم کیا کہ اہتمام خان آگرہ سی جاکر میرزا کو درگاہ پر لی آوی پہر خبر آئی کہ امام
قلی خان نی جو بہتیجا ولی خان حاکم ماوراء النہر کا ہے میرزا حسن نام ایک شخص کو
جو میرزا شاہرخ کا بیٹا مشہور ہوا تہا قتل کیا ہے غرض کہ میرزا شاہرخ کی بیٹون کا
مارنا دیو کا مارنا ہے کہ مشہور ہے اوسکی ہر قطرہ خون سی اور دیو پیدا ہوتی ہین
پہر مقام وہہ مین شیر خان افغان کہ اوسکو جاتی وقت پشاور مین واسطی

حفاظت کہاٹیون خیبر کے چھوڑ آیا تہا آکر ملاحفاظت راہ کی کی سرانجام دیی اور
ظفرخان ولد زین خان کوکہ کو واسطی نکالنی افغانون قوم ذرائی اور جماعت
کہتراون کی اطراف اٹک اور نیلاب سی کہ وہان فساد و شرارت کیا کرتی تہے
مقرر ہوکر گیا تہا بعد بجالانی اس خدمت کی اور نکال دینی اون مفسدون کے
کہ قریب لاکہہ آدمیون کی تہی پنجاب کی طرف آکر اسی منزل مین سعادت ملازمت
سے سرفراز ہوا اور جیسا کہ چاہیی تہا اس خدمت مین جان فشانی کی پہر ماہ رجب
مین معلوم ہوا مجہکو کہ اس مہینی مین میری والد کا وزن قمری ہوا کرتا تہا تو مینی
حکم دیا کہ قیمت اون تمام اجناس کی جو میری حضرت والد مرحوم کی وزن
شمسی اور قمری مین تلتی تہین حساب کر کے بڑی بڑی شہرون مین ممالک
محروسہ کی بہیجی جاوین کہ اونکی طرف سی بہ نیت ثواب فقرا و مساکین پر تقسیم ہو
اور مجموع اوسکا لاکہہ روپیہ ہوا جسکی تین ہزار تومان عراقی ہوتی ہین اور تین
لاکہہ خانی بحساب ماوراءالنہر کے غرض اون روپیون کو معتبر لوگون کی ہاتہہ
بارہ شہر وئمین مثل آگرہ دہلی لاہور گجرات وغیرہ مین خیرات کرایا اور صلابت خان
کی بیٹی کو کہ مثل فرزند حقیقی کی جانتا ہون خانجہانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانون
مین اسکو خانجہان لکہا کرین اور خلعت خاص اور شمشیر مرصع بہی عنایت کی
اور شاہ بیگ خان کو خان دوران خان کا خطاب دیکر خنجر مرصع اور بیست
ہاتہی اور گہوڑا خاص عنایت کیا اور تمام سرکار کابل اور تیراہ اور بنگش اور سواد بجوڑ

اونکالنا وہان کی افغانون کا اوسکی تفویض کرکے بطریق جاگیر اوسکو عنایت کیا
اور فوجداری وہان کی بہی اوسکو دی باباحسن ابدال سی وہ رخصت ہوکر اوس
طرف گیا مینی حکم دیا کہ رامداس کچھواہہ کو بہی اسی ملک مین جاگیر دیکر مددگار اس
صوبہ کا مقرر کرین اور کشن چند والد راجہ موٹہ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار
عنایت کیا اور مرتضی خان حاکم گجرات کو فرمان بہیجا کہ مینی حال ولایت اور پرہیزگاری
بیسہ میان وجیہ الدین کا بہت سنا ہی میری طرف سی اونکو بہت روپیہ دیکر چند
اسماء الہی مجرب لکہوا کر میری پاس بہیجی کہ مین اونکو اپنا ورد رکہون اور پہلی اس سے
ظفر خان کوکہ باباحسن ابدال مین شکار گہیر نے بہیجا تہا اوسنی اونکو گہیر رکہا تہا
ستائیس ہرن سرخ اور اٹہائیس ہرن سفید اوسمین تہی اونمین سی خود مینی اونتیس
ہرن ماری اور خرم و پرویز نے بہی کئی ہرن تیرون سے ماری اور مصاحبونکو
بہی تیر مارنی کا حکم دیا لیکن خانجہان نے سب تیر اچہی ماری کہ ہر تیر مین ہرن
گرایا پہر چودہوین تاریخ ظفر خان لی راول پنڈی مین گہیر اڈالا وہان مینی
دور سی ایک ہرن تیر سے مارا غرض کہ چند آہو سرخ اور چند چکاری اور دو سو شکار
ہوی پہر الیسوین کو ہلال خان کی اہتمام سی دو تین کوس پر قلعہ رہتاس سے
شکار گہیری کا ہوا بیگمات بہی اس شکار مین ہمراہ تہین دو سو ہرنون کی قریب
اسمین شکار ہوی وہان کی سے ہرن ہندوستان مین نہین ہوتی اسواسطی
مینی فرمایا کہ چند ہرن زندہ لی چلین کہ شاید ہندوستان مین اونکی نسل

ہو جاوے پہر اطراف رہتاس مین پچیسوین تاریخ اور شکار ہوا اسمین بہی اہل محل
اور ہشیرین میری ساتہہ تہین اور قریب سو ہرن سرخہ کی شکار ہوی پہر میری آگی
مذکور ہوا کہ شمس خان چچا جلال خان کہکر کا کہ یہان رہتا ہی باوجود بڑہاپی کی اوسکو
شکار کا اسقدر شوق ہی کہ جوانون کو نہین لیکن جب مینی اوسکا احوال فقیرانہ سنا
تو مین اوسکی گہر گیا اور اوسکا طرز و طور مجکو پسند آیا دو ہزار روپیہ اوسکو اور اسیقدر
اوسکی اہل و عیال کو عنایت کرکے اور پانچ گاوُن واسطی مدد معاش اوسکی کے
بطریق جاگیر مقرر فرمای کہ ہر طرح دل جمعی سے بسر اوقات کری چہٹی شعبان کو
مقام چنڈاسر مین امیر الامرا نے آکر ملازمت حاصل کیے مین اوسکی اچہی ہونے
سے کمال خوش ہوا سب طبیبون نے کیا ہندو کیا مسلمان اوسکو جواب دی دیا تہا
لیکن خداوند کریم نی محض اپنی کرم سے اوسکو شفا عنایت کی کہ بہروسا اسباب
پر نکرین قادر مطلق خالق حقیقی کو جانین اور انہین دنون مین راجہ رای سنگہ
آیا بسبب اوس قصور کے کہ اوس سی خسرو کی جہگڑے ہی مین ظاہر ہوی تہی شرمندہ
تہا چونکہ امیر الامرا کی واسطی سی حاضر دربار ہوا تو مینی اوسکا قصور معاف کیا
جب مین آگرہ سی خسرو کے پیچہی چلا تہا تو اوسکو آگرہ مین معتمد جان کر
وہان چہوڑا تہا اور کہدیا تہا کہ جب محل کو مین بلاوُن تو اوسکی ہمراہ آنا غرض
بعد طلب کی محل کے ساتہہ دو تین منزل آیا اور متہرا سے بد معاشون کی باتین
سنکر اپنی گہر چلا گیا اور جانا کہ نزاع آپسمین شروع ہوی دیکہی انجام کیا ہو

لیکن اللہ تعالی نی جلد فیصلہ کر دیا اور اوسکی گردن پر نمک حرامی رہی لیکن امیر
الامرا کی خاطر سے اوسکا عہدہ اور منصب اور جاگیر سب بحال رکہا اور سلیمان بیگ کو
کہ میر الوکر ایام شہزادگی سے تہا خطاب فدائی خان کا عنایت کیا بارہوین تاریخ
باغ دل آمیز مین کنارے پر دریا ہی راوی کی مقام ہوا ملینی ملازمت اپنی ماکی
اس باغمین حاصل کیے اور میرزا غازی کی نی کہ ایام سرداری لشکر قندہار مین عمدہ
خدمتین کی تہین یہان آکر ملازمت حاصل کیے مینی اوسپر بہت عنایتین کین
تیرہوین کو مع الخیر داخل لاہور ہوا اور دوسری دن میر خلیل اللہ ولد غیاث
الدین محمد میر میران کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد سے تہا ملازمت مین آیا
شاہ طہماسپ کی یہان تمام اوسکی ملک مین کوئی سلسلہ اولیا کا اس سلسلہ
کی برابر نہین چنانچہ بہن بادشاہ کی جانش بیگم نام گہر مین میر نعمت اللہ کی تہی
اور یہ میر میران کی باپ ہین اور میر نعمت اللہ کی لڑکی جو اوس سی ہوئی
اوسکو بادشاہ نی اپنی بڑی لڑکی اسمعیل میرزا کی واسطی طلب کیا پہر میر میران
کی لڑکون کو اپنا داماد کر کے اپنی لڑکے اون کی بڑی لڑکی کو کہ دادا کی ہمنام
تہا دی اور اسمعیل میرزا کے لڑکے جو بادشاہ کی بہانجی سی پیدا ہوئی تہی دوسرے
لڑکے میر خلیل اللہ سی نسبت کی لیکن بعد فوت بادشاہ کے رفتہ رفتہ خرابین
اس سلسلہ مین واقع ہوئین اور شاہ عباس کی وقت مین بالکل خراب
ہوگئی اور املاک واسباب سب جاتا رہا پہر وہان نرہ سکی میر خلیل اللہ میرے

خدمت مین آئی جو بہت عقیدتون سی آیا تھا اور اخلاص اوس سی ظاہر تھا اونپر بہت عنایتین کین اور بارہ ہزار روپیہ نقد دیکر منصب ہزاری ذات اور دوسو سوار سی سرفراز کیا اور حکم جاگیر کا دیا پھر دیوانون کو یہہ حکم دیا کہ منصب فرزند خورم کا موافق ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کی اطراف اوجین مین اور سرکار حصار فیروزہ جاگیر تنخواہ مین دین بائیسوین تاریخ حسب التماس آصف خان کی محل محل اوسکی گھر مین گیا مین اور تمام رات وہین رہا دوسری دن اوسکی پیشکش ملاحظہ کی قریب دس لاکھہ روپی کی جواہرات اور مرصع ہتیار اور سامان اور ہاتی اور گہوڑی عمدہ اسباب سی جمع کیی تھی کیی لعل و یاقوت اور چند موتی اور کچہ فروش اور چند کپڑی چینی اور فغفوریے اور خطائی اونمین سے قبول کرکے باقی اوسیکو عنایت کری مرتضی خان نی گجرات سی انگوٹھی ایک لعل خوشرنگ کی مع نگ اور حلقہ کی ترشواکر وزن ایک مثقال پندرہ رتی کے بطریق پیشکش جو مجکو بہیجی تھی بہت پسند آئی آجتک ایسی انگوٹھی نہین سنی کہ کسی بادشاہ کے پاس ہو اور قطعہ لعل بھی شش سرخہ کہ دو دانگ و پندرہ سرخ وزن رکھتا تھا قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا انگشتری کی ہمراہ بہیجا انگوٹھی بھی اسی قیمت کی تھی اور انھین دنون وکیل شریف مکہ مع پردہ دروازہ کعبہ شریف کی میری پاس آیا اور کمال اخلاص ظاہر کیا پانچ لاکھہ دام کہ قریب آٹھہ ہزار روپیہ کی ہوی ملنی اوسکو دیی اور ایک لاکھہ روپیہ کے تحائف واسطی شریف

ملہ کی بہیجی دسوین تاریخ میرزا غازی کو منصب پنجہزاری ذات و سوار سے
سرفراز کیا اور باوجودیکہ کل ملک ٹہٹہ اوسکی جاگیر مین تہا لیکن صوبہ ملتان سے
کچھہ اوسکو جاگیر مین عنایت کیا اور قندہار کی حکومت اور نگہبانی اوسکی سپرد
کی اور خلعت اور شمشیر مرصع اوسکو دیکر رخصت کیا میرزا غازی صاحب کمال ہے
شعر بہی اچہا کہتا ہی اور وقاری تخلص ہے یہ شعر اوسکا ہی ؎ گریہ ام گر سبب
خندۂ او شد چہ عجب ✤ ابر ہرچند کہ گرید رخ گلشن خندد ✤ پندہروین تاریخ
پیشکش خانخانان کی ملاحظہ سی گذری چالیس ہاتی اور جواہرات اور مرصع
ہتیار اور فروش ولایتی اور دکہنی کپڑی تہی سب قیمتی ڈیڑ لاکہہ روپیہ کا
اور میرزا رستم وغیرہ وہان کی سرداروں نی بہی عمدہ پیشکشین بہیجین تہین
اونمین سی مینی کئی ہاتی پسند کیی اور انہین دنون خبر فوت راجی درگاکی
کہ زیادہ چالیس سال سی میری والد کی خدمتمین رہا تہا آئی اور اپنی لیاقت
سی منصب چار ہزاری پایا تہا پہلی رانا اودیسنگہ کا نوکر تہا مقدمات
سپاہگری مین خوب صلاح دیتا تہا اور سلطان شاہ افغانی کہ مفسد و بدنیت
تہا اور خسرو کا مصاحب اور محرم راز چنانچہ اوسکی بہاگنی کا یہی باعث ہوا
بعد شکست اور پکڑی جانین خسرو کی تنہا خضر آباد کی پہاڑون مین بہاگ
گیا آخر وہان کی کروری میر مغل نی اوسکو پکڑ کر میری پاس بہیجدیا مینی
کہا لاہور کے میدان مین اوسکو تیرون سے مار ڈالین کہ علت اس تمام

فساد کا ہی اور کرور ہی مذکور کو زیادتی منصب اور خلعت سی ممتاز کیا اونیسوین
تاریخ شیر خان افغان کہ بندہ قدیمی میرا تہا فوت ہوا گویا اوسنی خود آپ کو مارا کہ شراب
بہت پیتا تہا اور گذشتہ رمضان کی روزہی نرکہی تہی ان دنون اوسنی چاہا
کہ شعبان کا تمام مہینہ اوسی رمضان کی قضا مین روزہی رکہی کہ دو ماہ برابر روزہ
دار ہو بسبب عادت کی کہ طبیعت ثانیہ ہی اوسکو ضعف پیدا ہوا اور بہوک جاتی رہے
آخر اٹہاون سال کی عمر مین فوت ہوا مینی اوسکی بہائی بیٹون کو بقدر لیاقت
پرورش کی اور اوسکی منصب و جاگیر مین سے کچہہ اونکو دیا پہر شوال کی پہلی
تاریخ مین مولانا محمد امین سی ملنی ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کی مریدون مین ہی
اور شیخ محمود اپنی وقت کی بڑہی بزرگ تہی حضرت ہمایون شاہ کو اونسی
کمال اعتقاد تہا چنانچہ ایکبار خود اون کو وضو کرایا ہی یہ بہی بہت نیک ذات
اور با وجو متعلقات کی بی پروا ہین فقر و نفس کشی مین کامل ہین مین اونسی
ملکر بہت خوش ہوا اکثر درد اپنی دلکی کہی اور اونکی نصایح اور عمدہ باتون سی
سیری تسلی ہوئی ہزار بیگہ زمین اونکی وجہ معاش اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت
ہوا پہر ایک پہر دن چڑہی لاہور سے آگرہ کی طرف روانہ ہوا قلیچ خان کو حاکم
اور امیر قوام الدین کو دیوان اور شیخ یوسف کو بخشی اور جمال اللہ کو کوتوال
وہان کا کرکے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا بچیسوین کو دریا سے
سلطان پورسی اوتر کر دو کوس پیر نگودرہی مقام کیا یہان میری والدنے

اپنی وزن سی بیس ہزار روپیہ شیخ ابو الفضل کو دی تھی کہ درمیان ان دو
پرگنون کی شداب باندہ کر زمین سیراب کرین بی شک بہت عمدہ پل بنا ہے
مینی بہی معز الملک جاگیردار نکو درکو فرمایا کہ اس پلکی برابر عمارت اور باغ عمدہ
تیار کری کہ لوگ اوسکو دیکھکر خوش ہون دسوین ذیقعدہ کو شنبہ کی دن
وزیر الملک کہ قبل جلوس میر دیوان تہا مرض اسہال سی مرگیا اوسکا ایک
نامبارک لڑکا پیدا ہوا تہا کہ چالیس دن مین ماباپ کو کہا گیا اور تین سال کا
ہوکر خود بہی مرگیا مینی چاہا کہ اوسکا گہر ایکبارگی ویران نہو اسواسطی اوسکی بہتیجی
منصور کو منصب سی سربلند کیا پہر راہ مین سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال
کی دو شیر مست ہین کہ مسافرون کو اونسی کمال ایذا ہوتی ہی سو ہاتی پر سوار
ہوکر وہان گیا اور ہاتیون کا گہیرا باندہکر ہانکا کرایا اور اون دونونکو بعنایت
الہی خود بندوق سی مارکر راہ بندگان خدا کی صاف کی جمعرات کو اٹھاروین
تاریخ دہلی مین پہنچا اور سلیم خان افغان نی جو اپنی عہد مین عمارت
جمنا پر بناکر سلیم گڈہ نام رکہا تہا اوسمین اوترا میری والد نی وہ مقام
مرتضی خان کو کہ متوطن دہلی تہی عنایت کیا تہا ان مرتضی خان نے
اوسمین دریا کی طرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا ہی جب حضرت ہمایون
شاہ دہلی مین تہی تو اکثر وہین وہ مصاحبون سی مجلس کرتی مینی بہی چار
روز وہان عیش کیا اور معظم خان حاکم دہلی نی پیشکش حاضر کی اور باقی

جاگیردار اور اہل عمل نے بہی پیشکش اور نذرین گذرانین پہر منی پاتا کہ پرگنہ بالم مین جو قریب ہی شکار قمرغہ کہیلون لیکن لوگون نے عرض کی کہ آگرہ مین داخل ہونے کی ساعت بہت نزدیک ہی کہ پہر ویسی ساعت قریب نہین اسواسطی مینی شکار موقوف کرکے کشتی مین بیٹہکر براہ دریا آگرہ کو چلا اور بیسوین ذیقعد کو چار لڑکی اور تین دختر میرزا شاہرخ کی کہ میری والد سی ظاہر نکیی تہی لوگ میری پاس لای مینی اون لڑکون کو اپنی معتبر مصاحبون کی سپرد کیا اور لڑکیون کو محل مین دیا کہ سب بخوبی پرورش ہون اور اکیسوین کو راجہ مانسنگہ قلعہ رہتاس سی جو ملک پٹنہ اور بہار مین ہی بعد بہیجنی سات فرمانون کی حاضر درگاہ ہوا یہ بہی خان اعظم کیطرح منافق اور کہنہ گرگ اس دولت کا ہی جو کچہ اسنی مجہسی کیا اور مینی اونکے عوض مین نیکیین کین خدای تعالی خوب جانتا ہی اور کوئی کسی سی نکر سکتا اس راجہ نی سو ہاتی نر و مادہ پیشکش کیی کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیلخانہ شاہی مین داخل ہو چونکہ پروردہ میری والد کا تہا اسواسطے مینی اوسکا کوئی قصور روبرو اوسکی نکہا اور عنایات بادشاہی سے سرفراز کیا

تیسرا جشن جلوس میمنت مانوس کا

دوسری تاریخ ذی حجہ کی جمعرات کو مطابق غرہ فروردین کی آفتاب عالمتاب نے برج حوت سی عشرت سرای حمل مین کہ مقام شادی اور شادمانی

اوسکی کاہی رونق بخش ہوا سردہی اور خزان رسیدون کو خلعت نوروزہی اور
قبا ہی سبز سی ممتاز و سربلند کیا موضع رنکتہ مین کہ پانچ کوس آگرہ سی ہی مجلس
نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل مین فیروزہی و خورمی سی مین تخت پر بیٹھا
سب امیرون نی مبارکباد دی خانجہان کو اوسی مجلس مین منصب پنجہزاری
ذات و سوار سی سرفراز کیا اور خواجہ جہان کو خدمت بخشی گری عنایت کی
وزیر خان کو وزارت صوبہ بنگالہ سی معزول کر کی ابوالحسن شہابخانی کو اوسکی
جگہہ بہیجا نورالدین قلی کو آگرہ کا کوتوال کیا اور چونکہ میرزا شریف میری والد
کے سر راہ پڑتی تہی اسواسطی دل مین آیا کہ اگر مین زیارت سی مشرف ہونگا
تو لوگ جانین گی کہ بسبب واقع ہونی کی راہ مین زیارت حاصل کی سو مینی
یہ ارادہ کیا کہ سیدہا شہر مین جاکر دوبارہ وہان سی فقط زیارت کو حاضر ہون
اور جیسی میری والد میرہی پیدا ہونی کی واسطی اجمیر تک پیادہ پا گئی تہی
مین بہی پیادہ چلکر اس سعادت کو حاصل کرون کاشکی اگر یہ راہ آنکہون سی
طی ہوسکتی تو میری کمال سعادت تہی پہر شنبہ کی دن دوپہر کو پانچوین تاریخ
آگرہ مین داخل ہوا چوتی اٹہنی پنجہزار روپی کی دونو ہاتون سی بانٹتا ہوا
قلعہ کی اندر دولت سرا مین رونق افروز ہوا اوسی دن راجہ نرسنگہ دیو نی ایک سفید چیتا
نذر کیا اگرچہ اور جانور پرند و چرند سفید میری چڑیا خانہ مین تہی اور مینی اکثر
دیکہی تہی لیکن سفید چیتا نہ دیکہا تہا اوسکی داغ سیاہ ہوتی ہین اسکی

نیلی تہی اور سفید شاہین اور باشہ اور شکرہ کہ پارسی مین لی لو کہتی ہین اور چڑیا اور
کوا اور تیتر اور لوا اور طاوس وغیرہ میری یہان بہی ہین اور یہ کالا ھرن
ہندوستان کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور چکارہ سفید بہی اکثر دیکہا ہی اور
انہین دنون مین رتن پسر راجہ بہوج ہاڈہ کہ امرای معتبر سی ہی حاضر ملازمت ہوا
اور تین ہاتی پیشکش کیی ایک اونمین کا مجکو بہت پسند آیا سرکار مین اوسکی قیمت
پندرہ ہزار روپی ہوی مینی اوسکو خاص ہاتیون مین رکہکر اوسکا نام رتن گجہ کیا
ہاتی کی قیمت ہندوستان کی بڑی راجون مین پچیس ہزار روپیہ سی زیادہ نہین
ہوتی مگر آج کل بہت گران ہی اور رتن کو خطاب سربلند رای کا دیا میران صدر
جہان کو منصب پنجہزاری ذات اور ڈیڑ سو سوار سے سرفراز کیا اور معظم خان کو
منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سی ممتاز کیا اور عبداللہ خان کو سہ
ہزاری منصب اور پانسو سوار دیی مظفر خان اور بہاو سنگہہ ہر ایک کو منصب
دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سی سربلند کیا ابو الحسن دیوان کو منصب ڈیڑ ہزاری
ذات اور اعتماد الدولہ کو مینی ہزاری ذات اور ڈہائی سو سوار دیی اور پچیسوین[25]
تاریخ راجہ سورج سنگہہ طغای فرزند خرم کا باریاب ہوا اور شیام اپنی چچا مشہور
کے بیٹی کو ساتہہ لایا فی الجملہ کچہ شعور رکہتا ہی سواری ہاتی کی خوب جانتا ہی
اور راجہ سورج سنگہ شعرای ہندی زبان سی ایک شاعر ہمراہ لایا تہا کہ میری
مدح مین اوسنی اس مضمون کی اشعار نذر کیی کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ

دن رہتا اور رات ہرگز نہوتی اسلیئی کہ بعد غروب اوسکی کی بیٹا اوسکا جانشین
اوسکا ہوتا اور جہان کو روشن رکہتا الحمد للہ والمنتہ کہ تمہارے باپ کو حق تعالی نے
اس قسم کا بیٹا عنایت کیا کہ بعد فوت ہونی اونکی کی لوگون کو وہ ماتم کہ مانند
رات کی ہی نہتا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بہی ایسا بیٹا
ہوتا کہ جانشین میرا ہوکر جہان کو روشن کرتا اور رات نہوتی دنیا جیسی روشنی
طالع اور نور عدالت تمہاری سی باوجود ایسی واقعہ جانکاہ کی جہان ایسا منور اور
روشن ہی کہ گویا رات کا نام و نشان نہین پایا جاتا اسطرحکا تازہ مضمون شعرای
ہند سی کم سنا گیا ہے اس تعریف کی صلہ مین بلینی اوسکو ایک ہاتی مرحمت کیا راجپوت لوگ
شاعر کو چارن کہتی ہین ایک نی شعرای وقت سی اس مضمون کو اسطرح نظم کیا ہے

گر پسر داشتی جہان افروز | شب نگشتی ہمیشہ بودی روز
زانکہ چون او نہفتہ افسر زر | بہ نمودی کلاہ گوشہ پسر
شکر کز بعد آنچنان پدری | جانشین گشت اینچنین پسری
کہ ز شفقت کشتن آن شاہ | کس بہ ماتم نکرد جامہ سیاہ

روز پنجشنبہ آٹہوین ماہ محرم سنہ ۱۴ مین جلال الدین مسعود کہ منصب چارصدی
ذات کا رکہتا تہا اور خالی مردانگی سی نتہا چنانچہ کبہی لڑائیون مین اوس سے
بڑی بڑی کام وقوع مین آئی تہی اور خبط سی بالکل خالی نتہا تخمیناً بعمر
پچاس یا ساٹہہ برس کی مین دستون کی بیماری سی مرگیا افیون کہایا

کرتا اور اکثر اوسکو لکڑی کی مثل پنیر کی کہاتا اور مقرر تہا کہ اکثر اوقات
اپنی والدہ کی ہاتہہ سی کہاتا جب بیماری اوسکی نی زور پکڑا اور آثار مرگ اوسکی معلوم
ہونی لگی تو والدہ اوسکی بمقتضای کمال محبت جو افیون کہ وہ اپنی بیٹی کو کہلاکرتی
تہی اوس سی زیادہ کہاکر اپنی بیٹی کی فوت ہونی سی دو ساعت بعد وہ بہی مرگئی
اسقدر محبت اپنی بیٹی پر کسی ماکی نہین سنی گئی ہندؤن مین رسم ہی کہ عورتین
بعد فوت ہونی شوہرون کی خواہ بواسطۂ محبت یا بواسطۂ حفظ ناموس اپنی باپ وغیرہ
اقربا کی اپنی تئین جلادیتی ہین مگر ہندؤن یا مسلمانون مین کسی سی ایسی بات ظہور
مین کبہی نہین آئی بیندرہوین ماہ مذکور کی وہ گہوڑا کہ میری سب گہوڑون مین سے
عمدہ تہا مینی بطور عنایت راجہ مانسنگہ کو مرحمت کیا شاہ عباس نی یہ گہوڑا مع اور گہوڑون
کی اور کچہہ تحفہ عمدہ ہمراہ منوچہر غلام معتبر اپنی کی خدمت مین عرش آشیانی
کی بہیجا تہا اس گہوڑی کی مرحمت ہونی سی راجہ مذکور اسقدر خوش ہوا کہ اگر
ایک سلطنت مین اوسکو دیتا تو بہی اتنا خوش نہوتا جب لائی تہی تو تین چار برسکا
تہا اور ہندوستان مین بڑا ہوا چنانچہ اکثر بندگان درگاہ نی قوم مغل اور راجپوت
سی باتفاق یہی عرض کی کہ ملک عراق سی ایسا اور کوئی گہوڑا ہندوستان مین
نہین آیا جب والد بزرگوار میرے نی ولایت خاندیس اور صوبہ دکن کے
تئین میری بہائی دانیال کو مرحمت فرمائی اگرہ مین تشریف لائی براہ مرحمت
اون کو حکم ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ تمہاری ہو ہمسی مانگو اونہون نے

وقت پاکر اس گھوڑی کی عرض کی التماس اونکی قبول ہوکر یہ گھوڑا اونکو مرحمت
ہوا روز سہ شنبہ بیسوین ماہ مذکور کی عرضی اسلامخان کی مشتمل اوپر خبر فوت ہونی
جہانگیر قلیخان صاحب صوبہ بنگالہ کی کہ غلام خاص میرا تہا پہنچی اپنی جوہر ذاتی اور
استعداد فطری سی زمرہ مین امراء عظام کی انتظام رکہتا تہا اوسکی فوت ہونی سی ہمکو
رنج ہوا حکومت بنگالہ اور اتالیقی شاہزادہ جہاندار کی بیٹی اسلام خان کی بیٹی کو مرحمت
کی اور بجای اوسکی بیٹی افضل خان کو صاحب صوبہ ولایت بہار کیا اور یہ حکم ملی
کاکہ بیٹی اوسکو واسطی چند خدمتون کی برہانپور کو بہیجا تہا آیا اور چند بازیگر ساتھ
اپنی لایا کہ وہ اپنا نظیر وعدیل نہین رکہتی تہی چنانچہ ایک اونمین سی سات دس
گیند کی کہ ہر ایک برابر نارنگی کی تہی اور ایک برابر ترنج کی اور ایک برابر رتی کی
تہی ایسا کہیلتا تہا کہ اگرچہ وہ چہوٹی بڑی تہین مگر کوئی خطا نہین جاتی تہی
اور ایسی ہی اور طرح طرح کی کہیل کرتا تہا کہ عقل حیران تہی اسی ایام مین ایک
درویش سرندیپ سی آیا اور چند جانور طرح طرح کی لایا دیونگ نام ایک جانور سے
کہ مونہ اور سینہ اوسکا بکری سی مشابہت تمام رکہتا تہا اور ہیئت مجموعی اوسکی
بندر کیسی تہی مگر دم نہین رکہتا اور حرکات بندر سیاہ بی دم کیسی کہ ہندی
مین اوسکو بن مانس کہتی ہین رکہتا ہی اور وہ برابر بچہ بندر کی دو تین مہینی کی
ہی اور عرصہ پانچ برس سی اوس درویش دلریش کی پاس ہی معلوم ہوتا ہے
کہ شاید اس سی زیادہ نہین بڑہتا خوراک اوسکی دودہ ہی اور کیلہ بہی کہاتا ہے

جو کہ وہ از بس عجیب نظر آیا مصوروں سے میں نے کہا کہ تصویر اسکی ساتھ حرکات
مختلف کی کھینچیں بعضے اونمیں سے نہایت بُری دکھتی ہیں آجکی روز میرزا فریدون برلاس
بمنصب ایکہزار اور پانصدی ذات اور ایکہزار تین سو سوار سے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ
پایندہ خان مغل جو تردد سپاہگری سے مرتبہ کبرسنی کو پہنچا ہے موافق منصب دو ہزاریہ
کے جاگیر پاتا رہے الف خان بمنصب ہفتصدی ذات اور پانصدی سوار سے
سرفراز ہوا منصب فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ کا ساتھ چار ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار کی مقرر ہوا اور محافظت قلعہ رہتاس کی سپرد کشور خان
ولد قطب الدینخان کوکہ کی ہوئی اہتمام خان بمنصب ہزاری ذات و سہ صد سوار کے
سرفراز ہو کر بخدمت میر بحری اور سامان نوارہ بنگالہ کی مقرر ہوا غرہ ماہ صفر میں
شمس الدینخان ولد اعظم خان نے دس ہاتی پیشکش کیے اور بمنصب دو ہزاریے
ذات اور ہزار و پانصد سوار کے سرفراز ہو کر بخطاب جہانگیر قلی ممتاز ہوا اور ظفر خان
بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کی صاحب افتخار ہوا جو دختر جگت سنگہ بڑے بیٹے
مانسنگہ کی میں نے خواستگاری کی تہی بتاریخ سولوین ۱۶ اسی ۸۰ ہزار روپیہ ساچق گہر میں
راجہ مذکور کی واسطے سرفرازی اوسکی کے میں نے بہیجا اور مقرب خان نے بندر کھنبایت
سے ایک پردہ فرنگستانی بہیجا کہ اس مرتبہ تک کام مصوران فرنگ کا نہیں
دیکہا گیا انہی ایام میں ہوالی میری نجیب النسا بیگم بعمر ایکسٹہ برس کی سل
و دق کی بیماری سے فوت ہوئی اونکی بیٹی میرزا والی کو بمنصب ہزاری ذات

اور دو بیست سوار کی سرفراز کیا اتم خان حاجی ماوراالنہری کہ مدتون سی روم
مین رہا خالی معقولیت اور معرفت سی نہین اپنی آپ کو ایلچی خوندکار کا مشہور کرکی
آگرہ مین آکر رہا کچھہ سندات مجہول بہی رکہتا تہا مگر نظر باحوال اور اوضاع اوسکی
کسی نی بندگان درگاہ سی تصدیق ایلچی ہونی اوسکی کی نکی جن روز ولنسی کہ حضرت
صاحب قرانی نی روم کو فتح کیا تہا اور ایلدرم بایزید حاکم وہان کا گرفتار ہوا
اور بعد لینی پیشکش اور تحصیل یکسالہ کل ولایت روم کی مقرر کیا کہ اوسکا ملک پہر اوسکو
عنایت کرین لیکن اسی درمیان مین ایلدرم بایزید نی وفات کی تو ملک اوسکی
بیٹی موسی چلپی کو دیکر لوٹ آئی ابتک باوجود ایسی احسان کی اون بادشاہون
کی طرفسی کوئی نہین آیا اور نہ ایلچی بہیجا اب کیسی یقین ہو کہ یہ شخص ماوراالنہری
وکیل شاہ روم کا ہی ہرگز یہ بات میری سمجھہ مین نہ آئی اور کسی نی اوسکی گواہی
نہ دی اسواسطی ہمنی فرمایا جہان چاہی چلا جاوی اور چوتہی ربیع الاول کو لڑکی
جگت سنگہ کی داخل زمرہ پرستاران محل کی ہوئی میری دادی کی محل مین مجلس
اوسکی شادی کی آراستہ ہوئی منجملہ اوس سب جہیز کی کہ راجہ مانسنگہ نی ہمراہ کیا
تہا ساٹھہ ہاتی تہی اور جو تنبیہ رانا مجکو منظور تہی اسواسطی چاہا ہمنی کہ مہابت خانکو
بہیجون بارہ ہزار سوار آراستہ ہمراہ سرداران کاردیدہ کی اوسکی ساتہہ مقرر کیے
اور سوا اسکی پانسو احدی اور دو ہزار کل چلی پیادہ اور توپخانہ مشتمل اوپر ستر توپ
کی مع شتر نالین اور شتر ہاتی اسکام کو معین کیی اور حکم دیا کہ بیس لاکھہ

روپی خزانہ اس لشکر کی ساتھہ رہی ساتوین تاریخ اس ماہ کو میر خلیل اللہ پوتا
میر نعمت اللہ یزدی کا کہ بیان اوسکی احوال اور سلسلہ کا کچہہ آگی ہوچکا ہی دستون کی
مرض سی مر گیا اوسکی ظاہر احوال سی اخلاص اور درویشی ظاہر تہی اگر عمر اوسکی وفا
کرتی اور خدمت مین رہتا تو منصب عالی کو پہنچتا اور برہانپور کی بخشی نی جو ڈالی
آبنوں کی بہیجی تہی مینی اوسمین کا ایک تلوایا تو ساڑہی باون تولہ کا ہوا ایہر اٹہارہوین
تاریخ چارشنبہ کو میری دادی کی گہر مین مجلس وزن سال چہلم کی قمری حساب
سی آراستہ ہوئی مینی اوس زروزن کو عورتون اور فقیرون کو دلوادیا جمعرات
کو چوتہی ربیع الآخر کے ظاہر بیگ بخشی احدیون کا خطاب مخلص خانی سی اور ملا
تقیا شسشیری کہ فضائل اور کمالات سی آراستہ اور علم تاریخ اور انساب سی خوب
ماہر تہا خطاب مورخ خانی سے سرفراز ہوا اور دسوین تاریخ عبداللہ کی بہائی
برخوردار نام کو خطاب بہادر خانی کا دیکر ممتاز کیا اور مونس خان پسر مہتر خان
کو دہ نی ایک مرتبان سنگ یشب کا کہ میرزا الغ بیگ گورگان کی وقت کا بنا ہوا تہا
بہت عمدہ اور نفیس سفید پتہر کا اور اوسکی مونہہ پر نام اوس بادشاہ کا مع سن
کہودا تہا نذر کیا مینی پسند کر کی فرمایا کہ میرا اور میری والد کا نام بہی اوسکی
کناری پر کندہ کر دین یہ مہتر خان قدیمی نمک خوار اس دولت لازوال سے
ہی میری دادا حضرت ہمایون شاہ کی اوسنی خدمت کی ہی اور میری والد
کے عہد فیض عہد مین مرتبہ امارت کو پہنچا ہے اسکو اپنا معتمد جانتی تہی اور

فرمان قضا جریان اس مضمون کا کہ ولایت سنگرام کی جیسی کہ ایک سال وجہ انعام
مین فرزند اسلام خان کی مقرر ہی ایک سال وجہ انعام مین افضل خان صوبہ دار
بہار کی مقرر ہوا اور مہابت خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سوار سی سرفراز
کیا اور یوسف خان ولد حسین خان تکریہ کو منصب دو ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار سی
ممتاز کیا چوبیسوین تاریخ مہابت خان کو مع امرا اور اوس سپاہ کی کہ رانا کی سر کوبی کو
مقرر کیا تہا رخصت کیا خان مذکور خلعت اور اسپ اور فیل خاص اور شمشیر مرصع سی سربلند
ہوا اور ظفر خان عنایت سی نشان کی سرفراز ہو کر خلعت خاص اور خنجر مرصع سی ممتاز
اور شجاعت خان کو بہی نشان اور خلعت خاص ہاتی عنایت کیا اور راجہ نرسنگہ دیو کو خلعت
اور خاص گہوڑا اور منگلی خان کو گہوڑا اور خنجر مرصع اور نرائن داس کچھواہہ کو
اور علی قلی درمن اور ہزبر خان تہمتن کو صدر پرواگی دی اور بہادر خان اور
معز الملک بخشی کو خنجر مرصع بخشا اسی طرح ہر امیر و سردار اپنی لائق انعام و اکرام
سی سربلند ہوا اور پہر دن چڑہی خانخانان کہ میرا اتالیق تہا برہان پور سے
اکر خدمت مین حاضر ہوا از بسکہ مارے شوق کی بیتاب آیا تہا اپنی سر کو میری
پاؤن پر ڈالدیا مینی بہی محبت سی اوسکا سر اوٹہا کر ہم بغل ہوا اور اوسکی پیشانی پر
بوسہ دیا دو تسبیح موتیون کی اور چند قطعہ لعل اور زمرد کی نذر کیی کہ قیمت اون
سب جواہر کی تین لاکہہ روپیی ہوی اور سوا اسکی ہر طرح کی جنس اور سامان سے
بہت کچہہ نذر کیا اور ستروین جمادی الاولی کو وزیر خان دیوان بنگالہ سے

آکر ملازمت حاصل کی ساٹھہ بزو مادہ ہاتی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خاندان
قدیم سی تہا اور لایق ہر خدمت کی اسواسطی مینی اوسکو فرمایا کہ خدمت مین رہا کری
اور قاسم خان جو اپنی بڑی بہائی اسلام خان سی کسیطرح موافقت نہین رکہتا تہا
اور اسواسطی مینی اوسکو حضور مین بلوایا تہا سو کل اوسنی آکر ملازمت حاصل کی اور
بائیسوین تاریخ کو آصف خان نی ایک لعل سات ٹانک کا کہ اوسکی بہائی ابو القاسم نی
کہنبایت مین پچہتر ہزار روپیہ کو خریدا تہا لاکر میری نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تہا لیکن
میری نزدیک ساٹھہ ہزار سے زیادہ کا نہین اور باوجودیکہ دلیپ رای پسر راجہ رای سنگہ
سی بڑی قصور ہوی تہی لیکن جو اوسنی فرزند خانجہان کا وسیلہ پکڑا اسواسطی مینی سب
معاف کردی اور بعد خانخانان کی اوسکی بیٹی نی آکر ملازمت سی سرفرازی پائی
اور پچیس ہزار روپی انہو نی پیشکش کیی اور اوسی دن خانخانان نی نوہتی ہاتی
پیشکش کیی اور جمعرات کو غرہ جمادی الثانی کی میری دادی کی مکان مین وزن
شمسی میرا ہوا اور روپیہ اوسکا فقرا پر تقسیم کر دیا اور جو تہا حصہ اوسکا عورتون کو
دیا اور چوتہی تاریخ حکم دیا کہ متصدی دیوانی کی خان اعظم کو موافق منصب ہفت
ہزاری کی جاگیر تنخواہ کی دین اور اوسدن لوگ ایک ہرنی میری پاس لای کہ
فراغت سی دودہ لی دیتی تہی اور ہر روز اوس سی چار سیر دودہ نکلتا تہا جبتک
مینی نہ دیکہا نہ کہایا تہا ہرن اور گای اور بہینس کی دودہ مین کچہ فرق نہین کہتی
ہین کہ دمی کو فایدہ کرتا ہی اور گیارہوین تاریخ راجہ مانسنگہ کی واسطی سرانجام

لشکر دکن کی کہ اس خدمت پر مقرر تہا رخصت اپنی وطن کی کہ آمیرسے طلب کی تہی
اپنا خاص ہاتی ہشیارمست نام دیکر اوسکو رخصت کیا اور پیر کو بارہوین تاریخ کہ عرس
میری والد کا تہا سواہی مصارف مقررہ کی تین چار ہزار روپیہ جدا اپنی بہیجی کہ اونکی
روضۂ مبارک کی رہنی والون فقیرون کو تقسیم کرین پہر اوسدن عبد اللہ پسر خان
اعظم کو خطاب سرفراز خانی کا دیا اور عبد الرحیم پسر قاسم خان کو خطاب ترتیب خانی کا
بخشا اور منگل کو تیرہوین تاریخ دختر خسرو کو بلا کر اپنی دیکہا کوئی اولاد باپ سی اوسکی
برابر مشابہ نہین ہوتی نجومی کہتی ہین اوسکا ہونا باپ پر مبارک نہین مگر آپ پر
مبارک ہی پہر ظاہر ہوا کہ واقعی کہتی تہی اور تین برس کی بعد کہ نجومیون نی مدت کی
تہی اونکی بات ظاہر ہوئی اور اکیسوین تاریخ کہ خانخانان نی ذمہ صاف کرنی ملک
نظام الملک دکہنی کا کہ میری والد کی انتقال سی اوسمین خلل واقع ہوی تہی کیا
اور لکہہ دیا کہ اگر دو سال مین یہ خدمت آوانکرون تو مجرم ہون لیکن اس شرط
سے کہ سوا لشکر مقررہ اوس صوبہ کی اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکہہ روپیہ خزانہ
میری ہمراہی مین مقرر ہو مینی حکم دیا کہ جلد یہ لشکر اور خزانہ اوسکی ہمراہ کرکے
روانہ کرین پہر مخلص خان بخشی احدیون کو خدمت بخشیگری دکن کی دیکر عہدہ
اوسکا ابراہیم حسین خان میر بحر کو عنایت کیا اور غرہ رجب مین بہشیر وخان
اور کمال خان نی کہ بندگان روشناس سی تہی وفات پائی بہشیر وخان کو
شاہ طہماسپ نی بطریق غلامی میری دادا کو دیا تہا آگی اوسکا نام سعادت تہا

میری والدکی وقت مین جب وہ فراش خانہ کا داروغہ ہوا تو اوسکو خطاب
بیشیر وخانی کا ملا اس خدمتمین کوئی اوسکی برابر ماہر نتہا اور نوہی برس کی
عمر مین چودہ برس کی جوانون سی بہتر تہا میری اور میری والد اور دادا تینون
کی اسنی خدمت کی ہی لیکن دائم الخمر تہا پندرہ لاکھہ روپیہ اوسکا رہا اور ایک لڑکا
اوسکا رعایت نام کمال نالائق ہے لیکن اوسکی والدکی رعایت سی داروغگی بعضے
فراشخانہ کی اوسکو اور بعضے کی کمال خان کو مینی عنایت کی اور کمال خان بہی میری
بندگان مخلص سی تہا دہلی کی کلاونون سی اصل اوسکی ہی اوسکی کمال دیانت
اور امانت سی مینی بوجہ اعتماد اوسکو اپنا بکاول بیگی کیا تہا ایسی سچی خدمتگار کم ملتی
ہین اوسکی دو بیٹی رہی مینی دونون پر کمال مرحمت کی لیکن باپ کی طرح کیا ہوسکتی
ہین پہر دوسری تاریخ کو لعل نام کلاونت نی کہ کمعمری سی میری والدکی عنایت
مین پرورش ہوا تہا اور ہندی راگ اوسکو تمام یاد تہی ستر برس کی عمر مین وفات
پائی اوسکی لونڈیون مین سی ایک نی مارے غم کی افیون کہا کر مرگیی مسلمان
عورتون مین ایسی وفادار کم ہوتی ہین ہندوستان خاص کر ضلع سلہٹ
مین کہ توابع بنگالہ سی قدیمی رسم تہی کہ رعایا وغیرہ وہان کی اپنی اولاد مین سے
ایک کو خواجہ سرا کرتی منجملہ عوض زر حاصل کی حاکمون کو دیا کرتی تہی اور رفتہ
رفتہ یہ رسم اور ملکون مین بہی ہونی لگی تہی کہ ہر سال کئی لڑکی ضایع اور
بی نسل ہوتی تہی مینی حکم دیا کہ اب کوئی ایسا کام نکرنی پاوی اور بالکل خرید وفروخت

خواجہ سراؤن کی جو کم عمر ہون موقوف ہو جاوی اور اسلام خان اور باقی حاکمونکو
صوبہ بنگالہ کی اس مضمون کی فرمان لکہی گیی کہ جو پہر ایسا کام کری اوسکو خوب
سزا دینا اور جسکی پاس کم عمر خواجہ سرا ہو لی لیا جاوی آج تک کسی اگلی بادشاہ لی
ایسا حکم نہین دیا کہ بندگان آلہی کو جس سی آرام ہو انشاء اللہ تعالی چند روز مین
بالکل یہہ رسم مٹ جاوی گی اور اسپ سمند بہیجا ہوا شاہ عباس کا کہ میری تمام
خاصہ گہوڑون مین عمدہ تہا خانخانان کو مرحمت کیا وہ ایسا خوش ہوا کہ بیان
نہین ہو سکتا واقع مین ایسا گہوڑا عمدہ بڑی قد کا ہندوستان مین نہین
آیا ہی اور فتوح نام ہاتی کہ لڑائی مین بی مثل ہی مع اور بیس ہاتیون کی اوسکو
عنایت کیا اور جوکشن سنگہ ہمراہی مہابت خان لی عمدہ خدمت کی اور رانا کی
لڑائی مین اوسکا پاؤن برچہی سی زخمی ہوا تہا اور بیس آدمی رانا کی اوسنی
اپنی ہاتہہ سی ماری تہی اور قریب تین ہزار کی قید کر لیی تہی اسواسطی مینی اوسکو
منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سی سرفراز کیا اور چودہوین تاریخ مینی حکم
کیا کہ میرزا غازی قندہار کو جاوی اتفاق سی جب میرزا بہکر سی اوسطرف چلا
تو خبر فوت وہان کی حاکم سردار خان کی آئی یہہ سردار خان معتبر نوکر و نمین
سی میری چچا میرزا محمد حکیم کی ہی مشہور ساتہہ تختہ بیگ کی مینی اوسکی فرزندونکو
نصف منصب اوسکا دیا اور پیر کو سترہوین تاریخ پیادہ اپنی والد کی روضہ
مطہر کو گیا اگر ہو سکتا تو سر سی یہہ راہ قطع کرتا کہ وہ میری پیدا ہونی کی لیی

فتحپور سی اجمیر شریف تک کہ ایکسو بیس کوس ہی حضرت خواجہ بزرگ کی زیارت کو
گئی تہی مین اگر انکہولسنی چلون تو بہی عوض نہوسکی وہان جاکر اوس عمارت کو
جو روضہ پر بنی تہی ملاحظہ کیا کمال پسند آئی کہ حسب مرضی میری بنی تہی کہ مجکو بہی
منظور تہا کہ ویسی عمارت اور کہین نہ نکلی لیکن اوسکی بنی مین بسبب خرابی خسرو کی
مین لاہور کو چلا گیا معمارون نی اپنی طور پر اوسکو بنایا مینی ضرورتًا اوسمین کچہ تصرفات
کری اور باوجودیکہ بہت صرف سی چار مہینی محنت ہوئی تہی لیکن مینی کہا کہ معمار دانا
اور ہوشیار لوگون کی موافقت سی بعضی بعضی مقامات گرا کر اور طرح بناوین اور
رفتہ رفتہ عمارت عالی اور باغ نہایت مصفی چارون طرف مقبرہ کی مرتب ہوا اور
دروازہ بہت بلند سفید سنگ کی منارون کا بنا غرض صرف پندرہ لاکہہ روپیہ کا
جسکے پچاس ہزار تومان رائج ایران اور پینتالیس لاکہہ خانی مطابق خرچ توران سکے
ہوی کام والون نی مجہسی عرض کیا اور تیرہوین کو مین حکیم علی کی گہر مین واسطی
دیکہنی ایک حوض کی کہ میری والد کی وقت مین ویسا حوض لاہور مین بنایا تہا
مصاحبون کی ہمراہ گیا وہ حوض چہہ در چہہ گز تہا اور اوسکی ایک پہلو مین مکان
بنا تہا نہایت صاف و روشن کہ اوسکی راہ پانی کی اندر سی تہی لیکن پانی
اوسمین نہین جاتا تہا اور دس بارہ آدمی اوسمین سما سکتی تہی جب مین وہان گیا
تو نقد و جنس جو اوسوقت ہوسکا اوسنی میری نذر کیا پہر مینی مع ہمراہیون سکے
وہان کی سیر کرکے حکیم کو وہین منصب دو ہزاری ذات دیکر اپنی دولتخانہ کو

آیا اور چودہوین شعبان کو خانخانان شمشیر مرصع اور خلعت اور فیل خاصہ سے سرفراز ہوکر خدمت دکن پر رخصت ہوا اور راجہ سورج سنگہ بہی کہ وہان کی خدمت پر مقرر تہا منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور جب ملینی مکرر سنا کہ مرتضی خان کی اہل قرابت اور نوکر احمد آباد گجرات کی رعایا پر ظلم کرتی ہین اور اوس سے اونکا بند و بست نہین ہو سکتا اسواسطی ملینی اوسکی وہ صوبہ بیکر اعظم خان کو مرحمت کیا اور یون مقرر کیا کہ خود حاضر خدمت رہی اور اپنی بڑی بیٹی جہانگیر قلی خان کو بطریق نیابت گجرات مین رکہی اور منصب جہانگیر قلی خان کا اصل و اضافہ سے سہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم دیا کہ باتفاق موہن داس دیوان اور مسعود بیگ ہمدانی بخشی صوبہ مذکور کی وہان کی کامونکا سرانجام دیا کرین اور موہن داس کو منصب ہشت صدی ذات اور پانسو سوار اور مسعود بیگ کو سہ صدی ذات اور ڈیڑہ سو سوار سی ممتاز کیا اور بندگان حضور ہی سی تربیت خان اور نصر اللہ منصب ہفت صدی ذات اور چار سو آدمیون سی سرفراز ہوی اور مہتر خان بی جسکا کچہ حال اوپر لکہا گیا ہے انہین دنون مین وفات پائی اور مونس خان اوسکا بیٹا منصب پانصدی ذات اور ایک سو تیس سوار سی سرفراز ہوا اور بدہ کو چوتہی ذیحجہ کی خان اعظم کی دختر سی خسرو کی ایک فرزند دلبند پیدا ہوا اوسکا نام ملینی بلند اختر رکہا اور چہٹی تاریخ کو مقرب خان جندورتی نے ایک تصویر بہیجی کہ فرنگی کہتی ہین یہ شبیہ شاہ تیمور کی ہی کہ جب ایلدرم بایزید

شاہ عجم اوسکی لشکر مین قید ہوا تو اوس نصرانی نی کہ اوسوقت حاکم استنبول تھا
وکیل اپنا مع تحفہ وہدایا بھیجکر اظہار اطاعت اور بندگی کا کیا اور ایک مصور ہمراہ ایلچی
کی بھیجا تھا اوسنی صاحب قران کی تصویر اوتار کی لی گیا اگر یہ سچ ہی تو کوئی تحفہ
اس سی بہتر میری نظر مین نہین جو صورت اور حلیہ اوسکا مطابق
اون سیکے اولاد کی نہ تھا اسواسطی اس بات کا یقین کلی نہ ہوا

چوتھا جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

ہفتہ کی رات چودہوین تاریخ ذی حجہ کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین آفتاب
نی برج حمل مین تحویل کیے اور نوروز مبارک اور خوشی سی شروع ہوا جمعہ کو
پانچوین محرم ایکہزار آٹھ مین حکیم علی نی وفات پائی یہ حکیم بی نظیر تھا علوم عربیہ کا
خوب واقف میری والد کی عہد مین قانون کی شرح بہت عمدہ اسنی لکھی ہے
مطب اسکا علم سے بھی زیادہ تھا جیسی صورت اوسکی سیرت سی عمدہ تھی کہ مزاج اوسکا
بد باطن اور شریر تھا اور بیسوین صفر کو مینی میرزا برخوردار کو خطاب خان عالم کا دیا
اور فتحپور مین ایک اسقدر بڑا تربوز میری روبرو لای کہ کبھی اوسقدر نہ دیکھا تھا
تول مین ساڑھی تینتیس سیر کا ہوا اور پیر کی دن اونیسوین ربیع الاول کی مجلس
میری وزن قمری کی منعقد ہوئی میری والدہ کی گھر مین اور کچھ زر اوسمین کا
عورتون کو جو جمع ہوئی تھین بیچ تقسیم کرایا اور جب مجھپر ظاہر ہوا کہ واسطی

انتظام دکن کی ایک شہزادی کا بہیجنا ضروری ہی تو واسطی اوسکی مینی جا تاکہ فرزند
پرویز کو اودہر روانہ کرون اور حکم کیا کہ سامان اوسکی روانگی کا تیار کرکے ساعت
تجویز کرین مہابت خان کو کہ ہہر کو بی رانا پر مقرر تہا اور بعضی مصلحت کی واسطی
بلایا ہوا آیا تہا اسواسطی عبداللہ خان کو مینی خطاب فیروز جنگی دیکر اوسکی عوض رانا پر
بہیجا اور عبدالرزاق بخشی کو اوسکی ہمراہ کیا کہ سب لشکر کے منصب دارون کو حکم
سنا آوہی کہ اسکی متابعت کرین اسکا شکر و شکایت بہت موثر جانو اور چوتہی جمادی
الاول مین ایک کوجر خصی بکرا نذر کو لایا کہ بکری کی طرح اوسکی تہن بہی تہی اور ایک
پیالی قہوہ کی برابر ہر روز دودہ دیتا تہا مینی اوسکی دودہ دینی ہی کہ غذا عمدہ ہی
نیک فالی لی اور چہٹی تاریخ خوزم پسر خان اعظم کو منصب دو ہزاری ذات
اور ڈیرہ ہزار سوار سے سرفراز کیا اور حکومت ملک سورٹہہ پر کہ جونا گڈہ مشہور ہی بہیجا
اور حکیم صدرا کو منصب پانصدی ذات اور تیس سوار سے ممتاز کر کی بخطاب
مسیح الزمان نامور کیا اور سولہوین تاریخ شمشیر مرصع راجہ باسنگہ کی واسطی بہیجی
پہر بائیس لاکہہ روپیہ کہ واسطی مدد خرچ لشکر دکن کے ہمراہ پرویز کی مقرر کری تہی
جدا ایک خزانچی کی تحویل مین سپرد کیی اور پانچ لاکہہ روپیہ اور پرویز کی خرچ
کو اوسمین داخل کیی اور بدہ کو پچیسوین تاریخ جہاندار کہ پہلی قطب الدینخان کو کہ
کی ہمراہ صوبہ بنگالہ مین مقرر ہوا تہا آکر ملازمت سی باریاب ہوا مجکو بخوبی معلوم
ہوا کہ وہ مادرزاد مجذوب ہی چونکہ سامان دکن کی طرف دل لگا ہوا تہا

اسواسطی عمدۂ جماد الاخرین امیر الامرا کو بہی اوسطرف مقرر کیا اور عطار خلعت اور اسپ سی سربلند کیا اور کرم چند پسر جگناتہہ کو منصب دو ہزاری ذات اور ڈیرہ ہزار سوار سے عزت دیکر پرویز کی ہمراہ کیا پہر چوتہی تاریخ اور تین سو ستر احدی کمک لشکر کو رانا کیطرف عبداللہ خان کی ساتہہ مقرر کری اور اوسکو ایک سو گہوڑی سرکاری طویلہ سی دیکی کہ ہمراہ لیجاوی کہ جس منصب دار اور احدی کو صلاح جانی دیوی پہر ایک لعل ساٹہہ ہزار روپیہ کا بیٹی پرویز کو دیا اور ایک اور قطعہ لعل ہمراہ موتیون کی کہ چالیس ہزار روپیہ کے ہون گی خرم کو مرحمت کیی اور اٹھائیسوین تاریخ جگناتہہ کو منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سی سربلندی دیکر خدمت دکن پر رخصت کیا پہر جمعرات کو شہزادہ شہریار نے گجرات سی آکر ملازمت حاصل کی اور منگل کی دن چودہوین تاریخ فرزند پرویز کو واسطی تسخیر ملک دکن کی رخصت کیا اور خلعت اور اسپ خاصہ اور فیل خاصہ اور شمشیر و خنجر مرصع عنایت کیا اور جو سردار و امرا کہ اوسکی ہمراہ معین ہوی تہے بقدر مرتبہ اور حال کی ہر ایک کو اسپ و خلعت اور فیل و شمشیر اور خنجر مرصع سی خوشدل اور سرفراز کیا اور ہزار احدی پرویز کی ساتہہ دکن کی خدمت پر بہیجی اور انہین دنون مین عرضی عبداللہ خان کی آئی کہ مینی سخت مقامون مین رانا کا پیچہا کیا چند ہاتی اور اسباب اوسکا میری ہاتہہ آیا لیکن راتکو پیادہ ہوکر جہاڑی سے نکل گیا لیکن جو مینی اوسکو ہر طرح تنگ کیا ہی تو یقین ہی کہ عنقریب گرفتار ہو یا مارا جاوی اسواسطی مینی خان مذکور کو منصب پنجہزاری ذات سی سرفراز کیا

اور تسبیح موتیون کی قیمتی دس ہزار روپیہ کی پرویز کو دی اور جو ملک خاندیس
اور برار کا پرویز کو پہلی سی عنایت ہوا تہا اسواسطی قلعہ آسیر بہی اوسکو مرحمت کیا
اور تین سو گہوڑی اوسکی ساتہہ مقرر کری کہ جس احدی اور منصب دار کو مناسب
جانی عنایت کری اور چہبیسوین کو سیف خان بارہہ ڈہائی ہزاری منصب ذات
اور ساڑہی تیرہ سو سوار سی سرفراز ہوکر خدمت فوجداری سرکار حصار پر مقرر ہوا
اور چوتہی شعبان کی ایک ہاتی وزیر خان کو دیا اور جمعہ کو مینی بائیسوین تاریخ حکم دیا
کہ بنگ و بوزہ کہ جڑہ ہر فساد کی ہی بازارون مین نہ بکی اور جوئی بازی موقوف ہو
ہر کوئی اس باب مین بہت تاکید جانی پچیسوین کو ایک شیر شیرخانہ خاص سے
گائی سی لڑائی کو نکلوایا بہت لوگ تماشی کو آئی تہی چند جوگی بہی تہی وہ شیر
بطریق کہیل کی ایک جوگی کیطرف گیا اور اوسکو گرا کر چڑہا اور جلیسی مادہ سی جفتی
کرتا ہی اسطرح اوسپر ملنی لگا اور کئی دن برابر یہی حرکت کی چونکہ یہ امر عجیب تہا اسواسطی
لکہا گیا اور دوسری رمضان کو غیاث خان حسب التماس اسلام خان کی منصب ہائی
ہزاری ذات اور آٹہہ سو سوار سی ممتاز ہوا اور فریدون خان برلاس کو منصب
ڈہائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سی ملنی امتیاز بخشا اور ہزار تولہ سونا چاندی
اور ہزار روپیہ دن تحویل آفتاب کی برج عقرب مین کہ جسکو سنگرات کہتی ہین ملنی
صدقہ کیی اور اوسی مہینی مین ایک ہاتی شاہ بیگ یوزبی کو مینی مرحمت کیا اور
اسلام اللہ عرب کہ مبارک نام حاکم ورفول کی قریبون سی ہی بنابر کسی توہم کی

شاہ عباس کی یہان سی میری پاس آیا مینی اوسکو منصب چارصدی ذات اور
دوسو سوارسی سرفراز کیا اور پہر دوبارہ اور فوج کہ اوسمین ایک سوترا نوی منصبدار
اور چھیالیس احدی تہی پرویز کی پیچہی دکن کو بہیجی اور پچاس اسپ اپنی ایک
معتمد کی حوالی کری کہ پرویز کو پہنچاوی اور یہ مضمون میری خاطر مین گذرا تہا
اوسکو اسطرح مینی غزل مین لکہا ہے ؎ من چون کنم کہ تیر غمت بر جگر رسد

تا چشم نارسیدہ دگر بر دگر رسد
اسپند میکنم کہ مبادا نظر رسد
داد از چنین غمی کہ مرا سر بسر رسد
فریاد ازان زمان کہ مرا این خبر رسد
امید آنکہ شعلۂ نور اثر رسد

مستانہ میخزی دست تو عالمی
در وصل دولت مستم و در ہجر بیقرار
مدہوش گشتہ ام کہ بپویم رہ وصال
وقت نیاز و عجز جہانگیر ہر سحر
پہر ایک شنبہ کو بیند ہر دین تاریخ

پچاس ہزار روپیہ ساچق کی مظفر حسین میرزا کی گہر مین مینی بہیجی اور یہ مظفر حسین
پسر سلطان حسین میرزا ابن بہرام میرزا ابن شاہ اسمعیل صفوی کا ہی کہ فرزند خورم
کی واسطی اوس لڑکی کی منگنی کی تہی اور مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری
ذات اور تین سو سواروں سی سرفراز کیا اور پانچہزار روپیہ اوسکو مرحمت کیی
اور حاجی بی اوزبک کو چار ہزار روپیہ دلی اور بائیسوین تاریخ ایک لعل اور ایک
موتی شہریار کو عنایت کیا اور لاکہہ روپیہ مدد خرچ اون بیگون کو کہ خدمت دکن
پر مقرر تہی بہیجی اور دو ہزار روپیہ فرخ بیگ مصور کو کہ بی مثل ہی مرحمت کیی

اور چار ہزار روپیہ باباحسن ابدال کی خرچ کو بھیجی اور ہزار روپیہ حوالہ ملا علی احمد
مہرکن اور ملا روزبہان شیرازی کی کری کہ حضرت شیخ سلیم کی عرس مین اون کی
روضہ مین صرف کرین اور ایک ہاتی محمد حسین کاتب کو اور ہزار روپیہ خواجہ عبدالحق
انصاری کو مرحمت کیی اور متصدیان دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضی خان کو مطابق
پنجہزاری ذات اور سوار کی اعتبار کی جاگیر تنخواہ دین اور بہاری چند قانون گو کی بھیجی
کو آگرہ کی بھیجنی کا حکم دیا کہ ہزار پیادی زمینداران آگرہ سی نوکر رکھہ کی دکن مین پرویز
کے پاس لیجاوی اور پانچ لاکھہ روپیہ پرویز کی مدد خرچ کو مقرر کری اور جمعرات کو
چوتھی شوال کی اسلام خان منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا ابول بی
اوزبک کو منصب ڈیڑہزاری اور ظفر خان کو منصب ڈہائی ہزاری عنایت ہوا اور
دو ہزار روپیہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ اور ہزار روپیہ پٹہان مصر کو مرحمت ہوی
اور مینی حکم کیا کہ نقارہ اوسکو ملا کری جسکا منصب سہ ہزاری یا زیادہ ہوا اور
پانچہزار روپیہ اپنی اور وزن سی واسطی تعمیر پل باباحسن ابدال اور وہان کے
عمارت کی حوالہ ابوالوفا پسر حکیم ابو الفتح کی کیی کہ اپنی اہتمام سی وہان کا پل اور عمارت
بنوائی اور ہفتہ کو تیرہوین تاریخ چار گھڑی دن رہی سی چاندگہن ہونا شروع ہوا
یہان تک کہ سب سیاہ ہوگیا پانچ گھڑی رات گئی تک سو اوسکی دفع نحوست کو
مینی آپ کو سونا چاندی اور پارچہ و غلہ مین تولا اور ہاتی گہوڑی وغیرہ تصدق
کیی یہ سب مال پندرہ ہزار روپیہ کا ہوا وہ سب فقیرون کو بٹوادیا پچیسوین

تاریخ رام چند بوندیلہ نی اپنی لڑکی میری خدمت مین دی یعنی بعد قبول محل مین داخل کی
اور میر فاضل بھتیجی میر شریف کو کہ فوجدار موضع قبولہ وغیرہ کا تھا ایک ہاتی عنایت کیا
اور عنایت اللہ کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور غرۂ ذیقعدہ مین بہاری چند منصب
پانصدی ذات اور تین سو سوار سی ممتاز ہوا اور ایک قبضہ کھپوہ مرصع فرزند خرم کو
عنایت کیا اور ملا حیاتی کہ میری طرفسی خانخانان کی پاس دکن مین کچھہ پیغام لیگیا تھا
ان دنون مین لوٹ آیا اور ایک لعل اور دو موتی قیمتی بیس ہزار روپیہ کی خانخانان
کی بھیجی ہوی مجھی نذر کیی اور میر جمال الدین حسین برہانپور سی حسب الطلب آکر حاضر
ہوا اور دو ہزار روپیہ شجاعت خان دکنی کو عنایت کیی چھٹی تاریخ پہلی پرویز کے
پہنچنی سی برہانپور مین خانخانان کی عرضی آئی مع عرائض اور امراکی کہ دکنی جمع
ہوکر مقام فساد مین ہین جب ملنی جانا کہ باوجود روانگی پرویز کی ابہی وہان
حاجت اور کمک کی ہی اسواسطی چاہا کہ خود اوسطرف روانہ ہون اور آصف خان
کی عرضی سی بہی میرا جانا اودہر مناسب معلوم ہوا اور عادل خان بیجاپوری نی
لکہا کہ اگر کوئی معتمد سرکاری یہان آوی تو کچھہ ضروری باتین اوس سے
کہلا بہیجون امید ہے کہ اوسمین درستی ان لوگون کی ہو اسواسطی ملنی اپنی
امرا سی صلاح اودہر جانی کی کری کہ ہر شخص اپنی رای ظاہر کری فرزند خانجہان
نی عرض کیا کہ باوجود اتنی امیرون کی کہ دکن لینی کو گئی ہین خود حضرت کا
جانا اودہر ضرور نہین اگر حکم ہو تو مین شاہزادہ کی پاس جاکر اس خدمت کو

پورا کرون انشاء اللہ تعالی بخوبی انجام دون گا اور سب لی مہی صلاح پسند کی چنانچہ
مین اوسکی جدائی نچاہتا تہا لیکن اس بڑی مہم پیر رخصت دی اور فرمایا کہ بعد درستی
جلد آنا ایک سال سی زیادہ رہنا مشکل کو ستروین ذی قعدہ کی کہ دن اوسکی روانگی کا
تہا خلعت خاصہ زر دوزی اور خاصہ گہوڑا با زین مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ ہاتی
مینی اسکو مرحمت کرکی نشان و نقارہ دیا اور فدائی خان کو کہ میرا مخلص تہا گہوڑا اور
مدد خرچ دیکر منصب ہزاری ذات اور چار سو سواری مع اصل و اضافہ ممتاز کیا
اور خانجہان کی ساتہہ اسکو اسواسطی مقرر کیا کہ اگر حسب الطلب عادل خان کی اوسکی
پاس وکیل کرکی کسی کو بہیجی تو اسکو بہیجی اور لنکو بیڈت کو کہ میری والد کی عہد مین
عادل خان کی طرفسی ہدایا اور پیشکش لیکر آیا تہا اسکو بہی خانجہان کی ہمراہ رخصت
کیا اور اسپ و خلعت اور نقد عنایت کیا اور جو امرا اور سپاہ کہ عبد اللہ خان کے
ساتہہ رانا کی تنبیہ کو مقرر ہوئی تہی مثل راجہ نرسنگہ دیوا اور شجاعت خان اور راجہ بکرماجیت
وغیرہ اونمین سی پانچہزار سوار کو فرزند خانجہان کی کمک پر مقرر کیا اور معتمد خان کو نیا کید
لکہہ بہیجا کہ ان لوگون کو لیجا کر اوجین مین خانجہان کی پاس کر آوی اور دربی خانہ
کی لوگون سی سات ہزار سوار مثل سیف خان بارہہ اور حاجی بی اوزبک اور اسلام اللہ
عرب بہیجا مبارک عرب کا کہ ملک جوترہ اور درفول اوسکی تصرف مین تہا اور دوسری
منصبدار اور اہل قرب اوسکی ہمراہ کری اور رخصت کی وقت ہر ایک کو اضافہ منصب
اور خلعت اور مدد خرچ سی سرفراز کیا اور محمد بیگ کو بخشی لشکر کرکے دس لاکہہ روپیہ

مقرر کری کہ ہمراہ کر دین اور پرویز کو خاصہ گہوڑا اور خانخانان اور باقی امیرون کو کہ وہان مقرر تہی خلعت دیی اور بعد درستی ان امور کی بقصد شکار مین شہر سی باہر گیا اور ہزار روپیہ میر علی اکبر کو دیی اور چونکہ فصل ربیع تہی بملاحظہ اس بات کی کہ مبادا اسپاہ سی کہیت خراب ہو جاوین تعلقہ دارون کو مع یکون کی مقرر کیا کہ زراعت کی محافظت کرین اور جسکی زراعت رونده جاوی اوسکا صرف شاہی خزانہ سی دلاوین اور دس ہزار روپیہ خانخانان کی لڑکی کو اور ہزار روپیہ عبدالرحیم کو اور ہزار بقا جاہی دکنی کو بطریق مدد خرچ عنایت کری اور خنجر خان عبداللہ خان کا بہائی مع اصل و اضافہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سی اور بہادر خان دوسرا بہائی اوسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سوار ولسی سرفراز ہوی اوسدن دو ہرن اور ایک ہرنی شکار ہوئی تیرہوین تاریخ خاصہ گہوڑا خان جہان کو مرحمت کیا کہ دکن مین بہیجا جاوی اور بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوی اور پانچہزار روپیہ مدد خرچ دیکر خانجہان کی ساتہہ مین دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اس دن دو ہرن اور تین ہرنی شکار ہوئین دسوین کو ایک مادہ نیل گاو اور ایک کالا ہرن مینی بندوق سی مارا اور پندرہوین کو ایک مادہ نیل گاو اور ایک چکارہ بندوق سی مارا اور سترہوین کو دو لعل اور ایک موتی جہانگیر قلی خان کا گجرات سے اور ایک افیون دان مرصع بہیجا ہوا مقرب خان کا بندر کہنبایت سی میری

نذر مین گذرا بیسوین کو ایک شیر نے اور ایک نیل گاؤ مینی بندوق سی ماری اور اون
شیر نی کی ہمراہ دو بچی بہی تہی لیکن جہاڑی مین چہپ گئی مینی کہا اونکو ڈہونڈ کر لاوین
جب مین منزل پر آیا تو ایک بچہ اوسکا فرزند خورم نی لاکر نذر کیا اور دوسرا بچہ دوسری
دن مہابت خان پکڑ کر لایا اور بائیسوین کو مین ایک نیل گاؤ بندوق ملاکر مارا چاہتا تہا
کہ اوسکی سامنی ایک اردلی اور دو کہار آگئی وہ بچکر بہاگ گیا مینی اوس اردلی کو غصہ
سی مروا ڈالا اور کہارون کی پاون کٹوا کر گدہون پر سوار کرکے لشکر کی گرد پہرایا
کہ پہر کوئی ایسا کام نکری لیکن پیچہی بہت پچتایا پہر گہوڑی پر سوار ہوکر باز وجرہ کا
شکار کرتا ہوا منزل کو آیا پہر دوسری دن ایک بڑا نیل گاؤ بقراولی اسکندر بندوق
سی مینی مارا اور اوسکو خوش ہوکر منصب تین صدی ذات اور پانسو سوار سی مع اصل
واضافہ کی سرفراز کیا جمعہ کو بیسوین تاریخ صفدر خان نی صوبہ بہار سی آکر سعادت
باریابی حاصل کی اور ایک سو اشرفی نذر اور ایک شمشیر عمدہ اور پانچ مادہ فیل
اور ایک ہاتی پیشکش کیی مینی اوکین سی ہاتی پسند کرلیا اور اوسیدن یادگار
خواجہ سمرقندی نی بلخ سی آکر ملازمت حاصل کیے اور ایک کتاب تصویرون
کی اور چند اسپ اور دوسری تحفی پیشکش کیی مینی اوسکو خلعت سی سرفراز فرمایا اور
چہٹی ذیحجہ کو معز الملک کہ بخشی گری لشکر سی جو سر کوبی رانا کو گیا تہا موقوف
ہوکر خراب بحالت بیماری ملازمت سی سربلند ہوا چودہوین تاریخ عبد الرحیم
خر کے تقصیرین مینی معاف کرکے منصب یوزباشی اور بیس سوارون سے

سرفراز کیا اور حکم کیا کہ کشمیر مین جا کر وہان کی بخشی کی ساتھہ ہمراہیان قلیچ خان اور باقی جاگیردارون اور احدیون کو خوب دیکھکر فرد واقعی اونکی لکھہ لاوے اور انہین دنون کشور خان ولد قطب الدینخان نے قلعہ رہتاس سے آکر سعادت خدمت اور کورنش کے حاصل کیے ؛

پانچوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

اتوار کو چوبیسوین ذی حجہ کی بعد دوپہر اور تین گہڑی دن کی آفتاب نی خانہ حمل مین کہ دار الشرف اوسکا ہی تحویل کی مقام باگ بہل مین پرگنہ باڑی سی مجلس نوروز کی آراستہ کی اور مثل اپنی والد کی تخت پر بیٹہا اور وہین دربار عام کیا سب امرا اور ملازم سلام کو آئی اور مبارکبادی دینی لگی پیشکشین بعضی امیرون کی ملاحظہ سی گذرین خان اعظم نی ایک موتی چار ہزار روپیہ کا پیش کیا اور میر صدر جہان نی اٹہائیس شکاری پرند مثل باز وجرہ وغیرہ روبرو حاضر کیی مع اور تحفون کی مہابت خان نی دو صندوقچہ فرنگستان کی بلوری پیش کیی کہ بسبب صفائی کی جو اونمین رکہین معلوم ہوتا تہا کشور خان نی بائیس ہاتہی نر و مادہ نذر کیی اسیطرح ہر کسی نی موافق اپنی نذد اور پیشکش کی نصر اللہ پسر فتح اللہ شربت چی اون نذرون کی تحویلداری پر مقرر ہوا اور سارنگدیو کہ فرامین لیجانی کو لشکر دکن مین مقرر ہوا تہا واسطی پردہ ہر او رہر ایک امیرون کی

یعنی تبرک خاصہ سی اوسی سربلند کیا اور شیخ حسام الدین پسر غازی خان بدخشی
کو کہ فقیری اختیار کی تھی ہزار روپیہ اور دوشالہ بہیجا نوروز کی دوسری دن
شکار کو مین سوار ہوا دو شیر اور ایک شیرنی ماری جو کہ اوتر کر شیرون سی لپٹ
گئی تہی مینی اونکو انعام دیکر ماہیانہ زیادہ کیا پہر چند دنون نیل گاو کا شکار کیا
جب ہوا مین گرمی پیدا ہوئی اور آگرہ مین آنی کی ساعت قریب آئی تو مینی روپ
باس مین آکر مقام کیا اور چند روز ہرنون کا شکار کہیلا شنبہ کو غرہ محرم سنہ ۱۰۱۹ ایکہزار
اونیس ہجری مین روپ خواص نی کہ روپ باس آباد کیا تہا پیشکش آراستہ
کرکے نذر گذرانی مجکو جو پسند آیا تہا لیا اور باقی اوسیکو بطریق انعام کی دیا انہین
دنون مین بایزید بنگلی اور اوسکی بہائی جو بنگالہ سی آئی تہی دربار مین سعادت
سلام سی مشرف ہوئی اور سید آدم بارہہ ولد سید قاسم کا بہی جو گجرات سی آیا
تہا باریاب ہوا اور ایک ہاتی نذر کیا اور مینی فوجداری صوبہ ملتان کی تاج خان
سی لیکر ابوالبی اوزبک کو مرحمت کی پہر مینی منڈاکر باغ مین جو شہر سی قریب
تہا اکر نزول کیا اور فجر کو موافق ساعت نجوم کی شہر کی طرف چلا آبادی کی
قریب تک گہوڑی پر سوار تہا اور شہر مین ہاتی پر سوار آیا کہ لوگ منتظر تہی میری
دیکہنی کے اور دونو طرف روپی بانٹتا ہوا دوپہر کو شہر مین داخل ہوا اور
حکم دیا کہ موافق نوروز کی دیوانخانہ سجاوین بعد آرایش کی مین اوسمین
جاکر بیٹہا اور خواجہ جہان پہلی پیشکش لایا جو کچہ مجکو قسم جواہر اور اسباب سے

پسند آیا لیا اور باقی اینکو انعام مین دیا اور مینی حکم دیا تہا کہ شہر مین جاکر مجہی عرض کرین کہ اس مدت مین اتنی جانور شکار ہوی اسواسطی مجہی لوگون نی عرض کیے کہ چہین دنون مین ایکہزار تین سو باسٹہہ جانور شکار ہوی ہین قسم چرند اور پرند سی ساتوین تاریخ جمعہ کو مقرب خان نی بندر کہنبایت اور سورت سی آکر سعادت ملازمت حاصل کیے جواہرات اور سامان مرصع اور برتن سونا چاندی فرنگستان کی اور دوسری نفیس تحفی اور لونڈی غلام حبشی اور عربی گہوڑی اور ہر قسم کے چیزین عمدہ لایا تہا چنانچہ ڈہائی مہینی مین اوسکی سب چیزین ملاحظہ خاص مین ہوئین اور اکثر پسند آئین اور انہین دنون مین صفدر خان کو کہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سی سرفراز تہا اضافہ پانسو ذات اور دو سو سوارون سی مینی ممتاز کیا اور نشان دیکر سربلند کیا اور اوسکی اگلی جاگیر پر رخصت کیا اور کشور خان اور فریدون خان برلاس کو بہی علم مرحمت کیا اور ایک ہاتہی فوج کا واسطی افضل خانکی اونکی بیٹی بشوتن کی حوالہ کیا کہ اپنی والد کی پاس لیجاوی اور خواجہ حسین کو کہ حضرت معین الدین چشتی کے اولاد سی ہین خرچ شش ماہی ہزار روپیہ دیی اور کتاب زلیخا خوشخط ملا علی مصور کے لکہی ہوئی سنہری جلد کی خانخانان نی بطریق پیشکش کے بہیجی ہزار اشرفی قیمت کی تہی اوسکی وکیل معصوم نے نذر کی اور روز شرف آفتاب تک ہمیشہ نذرین امیرون کے ملاحظہ سے گذرتی رہین اونمین سی جو پسند آئین اونکو مین قبول کرتا تہا

باقیون کو واپس کر دیتا پنجشنبہ کو اونیسوین فروردین کی کہ دن شرف آفتاب کا تہا مجلس جشن مرتب کر کی چیزین نشہ کی مینی جہکر آئین اور حکم کیا کہ نوکرون مین سی جسکو جو مطلوب ہو کہاوی اکثرون نی شراب اور کسی نی مفرح اور کسی نی افیون کہائی اور مجلس عمدہ ہوئی جہانگیر قلی خان نی ایک تخت گجرات سی نئی طور کا بہیجا تہا ملاحظہ سی گذرا اور اوس روز مہا سنگہہ کو مینی نشان مرحمت کیا اور مینی اول جلوس مین حکم کیا تہا کہ کوئی خواجہ سرا نکیا کر ہی اور انکی خرید و فروخت موقوف ہو اور جو ایسا کریگا وہ گنہگار ہوگا ان دنون افضل خان نی کئی گنہگارون کو صوبہ بہار سی بہیجا کہ اونہون نی یہ کام کیا تہا مینی اون سب کو دایم الحبس کیا اور جمعرات کی شب کو بارہوین تاریخ ایک عجیب قصہ پیش آیا کہ چند قوال دہلی کی میری روبرو گا رہی تہی اور سید ہی شاہ کو فقیرون کی طرح حال آرہا تہا اور یہ بیت حضرت امیر خسرو کی پڑہی جاتی تہی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی ما من قبلہ راست کردم بر سمت کجکلاہی ❁ کہ ناگاہ ملا احمد علی مہرکن کہ اپنی فن مین بیمثل اور خلیفہ اور خدمتگار قدیم میرا تہا اور مینی لڑکپن مین اوسکی باپ سی پڑہا تہا سامنی سی آیا اور بولا مینی اپنی باپ سی سنا ہی کہ ایکدن حضرت شیخ الشیوخ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز ٹیڑہی ٹوپی سر پر رکہی ہوی کنارہ جمنا پر ایک کوٹہی سے ہندون کی عبادت کا تماشا دیکہہ رہی تہی اس حال مین وہان امیر خسرو تشریف لای حضرت شیخ موصوف نی اون سی فرمایا کہ اس قوم

دیکھتی ہوا اور یہ مصرع زبان مبارک سی فرمایا ٭ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی ٭
امیر خسرو نی بی تامل یہ دوسرا مصرع حضرت شیخ کیطرف اشارہ کرکی پڑہا ٭ من قبلہ
راست کردم بر سمت کجکلاہی ٭ غرض جب اوس ملانی یہ بات کہی اور مصرع اخیر کا یہ کلمہ کہا
کہ بر سمت کجکلاہی تو اوسکا حال بدل گیا اور بیہوش ہوکر پڑا مین اوسکی گرنی سی گہبراکر
اوسکی سر پر کہڑا ہوا لوگون نے صرع کا یعنی مرگی کا گمان کیا جو طبیب حاضر تہی گہبراکر نبض
دیکہنی لگی اور دوائین منگوائین اور ہرچند کوشش کی فائدہ نہوا وہ پہلی ہی گرنی کی
وقت تمام ہوگیا لیکن بدن کی گرمی سی خیال حیات کا تہا تہوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ
مرچکا ہی آخر اوسکی لاش اوٹہاکر اوسکی مکان پر لیگئی بینی ایسی وقت جبتک ندیکہی تہی بہت خرچ
اوسکی دفن و کفن کا اوسکی بیٹون کی پاس بہیجا فجر کو اوسکی لاش دہلی کی طرف لیگئے
کہ اوسکی بزرگون کی مقبرہ مین دفن کرین جمعہ کو اکیسوین تاریخ کشور خان کہ ڈیر ہزاری
منصب رکہتا تہا دو ہزاری ذات اور اضافہ سی سرفراز ہوا اور ساتہ گہوڑی عراقی خاص
طویلہ اور خلعت اور فیل خاصہ سی کہ بخت جیت نام تہا ممتاز ہوا اور خدمت فوجداری
ملک اوجہ کی اوسکی نامزد کی اور اوس ملک کی سرکشون کی تنبیہ کو روانہ کیا اور بایزید بنگکی کو
بہی خلعت اور اسپ سی ممتاز کرکے مع اوسکی بہائیون کی کشور خان کی ہمراہی مین روانہ
کیا اور خاص ہاتہون مین سی ایک ہاتی عالم گمان نام حبیب اللہ کی ہمراہ راجہ مانسنگہ
کی واسطی بہیجا اور کیشوداس مارو کو ایک خاصہ گہوڑا بنگالہ مین بہجوایا اور عرب
خان جاگیردار جلال آباد کو ایک مادہ فیل عنایت ہوئی اور انہین دنون مین افتخار

خان نی ایک عمدہ ہاتی بنگالہ سی بطریق پیشکش بھیجا مینی پسند کرکی خاصہ ہاتیون
مین اوسکو داخل کیا اور احمد بیگ خان کہ لشکر بنگش کی سرداری پر مقرر تہا باعث
نیک خدمتی کی مع اپنی فرزندون کی اضافہ منصب سی سرفراز ہوا پہلی خاص منصب اوسکا
دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا تہا پانسو اور اضافہ کی اوسکو مرحمت کیی اور ایک
تختی سونی کی مرصع کار واسطی سرپیچ پرویز کے کہ لعل و مروارید سی بنائی تہی اور اکیس
ہزار روپیہ قیمت اوسکی تہی خانجہان کی پاس ہمراہ حبیب اللہ پسر سربراہ خان کے
برہان پور کے طرف مینی بہیجی اور انہین دنون مین مجکو ظاہر ہوا کہ کوکب پسر قمر خان کا
ایک سناسی سی ملکر اوسکا معتقد ہوا ہے اور اوسکی کفریہ باتون کو دلسی قبول کرکی
عبد اللطیف پسر نقیب خان اور شریف اپنی چچازاد بہائی کو گمراہی مین اپنی شریک
کیا ہی بعد کہلنی اس بہید کی جب اون کو ڈرایا گیا تو سب واہیات باتین بیان
کردین کہ اونکا ذکر مکروہ معلوم ہوتا ہی لیکن مینی واسطی تنبیہ اور تادیب کی کوکب
او شریف کو بعد زد و کوب کی قید کیا اور عبد اللطیف کو سو دُرّی روبرو ماری اور یہ تنبیہ
خاص بپاس حفظ شریعت کی مین عمل مین لایا کہ اور جاہل پہر ایسی باتون کی
ہوس نکرین اور دوشنبہ کو چوبیسوین تاریخ معظم خان دہلی کی طرف روانہ ہوا
تا وہان کی مفسدون کو سزا دی اور شجاعت خان دکہنی کو دس ہزار روپیہ
مرحمت ہوی اور شیخ حسین درشنی کو کہ واسطی لیجانی فرمانون اور عنایتون کے
امراء بنگالہ کی طرف مقرر ہوا تہا رخصت کیا اور اسلام خان کو اوسکی حسن خدمت

کی باعث سی منصب پنجہزاری ذات اور سوار اور خلعت خاص سی سرفراز کیا اور کستورخانکو
بہی خلعت خاص دیا اور راجہ کلیان کو اسپ عراقی عنایت کیا اسیطرح سب امراکو کہ خلعت
اور کسیکو گہوڑی عنایت کیی اور فریدون برلاس کو کہ منصب ڈیرہزاری ذات اور تیرہ
سو سوارون سی سرفراز کیا تہا دوہزاری ذات اور سیزدہ ہزار سوارون سی ممتاز کیا اور
شب دوشنبہ غرہ ماہ صفر کو بباعث غفلت خدمتگارون کی آتش عظیم خواجہ ابوالحسن
کے گہر مین لگی اوسکی بجہانی تک بہت اسباب اوسکا جل گیا مینی اوسکی خاطرداری اور
جبر نقصان کو چالیس ہزار روپیہ عنایت کیی اور سیف خان بارہہ والی کو کہ میرابیر وردہ
تہانتسان عنایت کیا اور معزالملک دیوان کابل کو دوصدی ذات اور پچہتر سوار
اوسکی اگلی منصب پر کہزاری ذات اور دوسو پچہتر سوارون کا بڑہا کر رخصت کیا
اور دوسری دن پہول کٹارہ مرصع بیش قیمتی جواہرون سی خانجہان کو دیکر
برہانپور کی طرف بہیجا اور چونکہ اوسنہین دنون ایک بیوہ نی مجہسی مقرب
خان پر نالش کی کہ اسنی بندر کہنبایت مین میری لڑکی زور سی پکڑ کر اپنی گہر مین
رکہی تہی جب مینی طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سی مرگئی اور مینی واسطی اس بات
کے تحقیق کا حکم دیا بہت محنت سی اوسکی ایک نوکر پر کہ باعث اس فساد کا ہوا تہا
پتا لگا کر مینی سیاست جاری کی اور آدہا منصب مقرب خان کا کم کر کی اوس بیوہ کو
دیا کہ اپنی معاش مین صرف کری اور خرچ دیکر رخصت کیا پہر یکشنبہ کو ساتوین
تاریخ قران نحس واقع ہوا اپنی صدقات مین سونا اور چاندی اور باقی فلزات

اور حیوانات نکالکر مقرر کیا کہ فقرا اور محتاجون کو اکثر ممالک محروسہ مین بٹوادین اور اٹھوین
تاریخ مین شیخ حسین سهرندی اور شیخ مصطفی کو کہ شہرہ اونکی درویشی اور کیفیت
حالت کا معروف و مشہور تھا بلاکر ملاقات کی مجلس سماع مین اونکی ساتھہ کیفیت
حاصل ہوئی اور بعد اتمام مجلس کے اونکو بہت زر دیکر رخصت کیا اور جو میرزا غازی
بیگ ترخان نی مکرر واسطی سامان قلعہ قندہار اور ماہیانہ برقندازون کی عرضداشت
بھیجی تھین اسواسطی مینی حکم دیا کہ دو لاکھہ روپیہ خزانہ لاہور سی قندہار کو بھیجدین اور
چوتھی صفر کو پانچوین سنہ جلوس سی پٹنہ مین کہ دار الامارت صوبہ بہار کا ہی عجیب
حادثہ واقع ہوا کہ افضل خان حاکم وہان کا گورکھپور کو کہ اوسکی جاگیر مین نیا مقرر
ہوا تھا اور ساٹھہ کوس کی مسافت پر تھا جانی لگا اور شہر و قلعہ حوالہ شیخ بنارسی
اور غیاث خان دیوان اوس صوبہ کو مع باقی منصبدارون کی کرکے اس
گمان پر کہ اس اطراف مین کوئی دشمن نہین خوب بندوبست شہر و قلعہ کا نہین
کیا اتفاق سی اونہین دنون ایک مجہول شخص قطب نام اوچھہ کا کہ فتنہ و فساد
سی بھرا تھا لباس درویشی مین بیچ شہر اوجینہ کی کہ پٹنہ کی پاس ہی آیا اور وہان
کے مفسدون اور شریرون سی ملکر ظاہر کیا کہ مین شہزادہ خسرو ہون قید سے
بھاگ کر آیا ہون اگر میری ہمراہی اور مددگاری کرو تو بعد اپنی ترقی کی تم سبکو
مدار اپنی سلطنت کا کرون گا غرض کہ ایسی باتون سی اونکو پھسلا کر متفق کیا
اور گرد اپنی آنکھون کی داغ کا نشان دکھلا کر یون ظاہر کیا کہ یہ نشان کٹوریکا ہی

جو قید خانہ مین میری آنکھون پر کسی تھین اس فریب سی بہت سوار و پیادہ
جمع کر لیی اور سُن لیا تھا کہ افضل خان پٹنہ مین نہین اس بات کو غنیمت جانکر
وہان سی دوڑی اور یکشنبہ کو دو تین گھڑی دن چڑھی شہر مین داخل ہوکر
سیدہی طرف قلعہ کی گئی شیخ بنارسی یہ سنکر بی تاب دروازی پر دوڑتا
آیا لیکن چونکہ دشمن پہنچ گئی تھی فرصت دروازہ بند کرنی کی ندی آخر گھبرا کر
مع غیاث خان کھڑکی سے نکلکر گنگا مین کشتی پر سوار ہوی کہ افضل خان کی پاس
جاوین اور وہ مفسد بخوبی قلعہ مین آکر سب مال اور اسباب افضل خان کا مع
خزانہ بادشاہی اپنی صرف مین لای پھر اکثر بد معاش وہان کی بھی اونسی ملگئی
جب یہ خبر افضل خان نی گورکھپور مین سنی اور شیخ بنارسی اور غیاث خان براہ دریا
وہان پہنچی تو بعضی شہر سی لوگون کی خط گئی کہ یہ شخص حقیقت مین خسرو نہین
ہی تب افضل خان نی فضل و کرم الٰہی پر تکیہ کرکے میری دولت و اقبال کے
بھروسی پر بلا توقف اون مفسدون کی طرف کوچ کیا اور پانچ دن مین پاس
پٹنہ کی پہنچا جب افضل خان کی آنی کی خبر اوس حرامزادہ نی سنی تو قلعہ کو
اپنی ایک معتمد کی حوالہ کرکے خود مع سوار و پیادہ چار تھوک بناکر اوسکی مقابلہ
کو آیا غرض کہ دونون مین پن پن ندی پر لڑائی شروع ہوئی تھوڑی دیر
مین اونکی جماعت متفرق ہوگئی اور وہ خود گھبرا کر اپنی تھوڑی لوگون سی
پھر قلعہ مین آیا لیکن افضل خان اوسکی پیچھی ایسا ملا آیا کہ اوسکو فرصت دروازہ

بند کرلی کی ندی تو وہ گبہرا کر افضل خان کی مکان مین آیا اور اوسکی اندر سے
تین پہر تک لڑا اور بندوقون سی قریب تیس آدمیون کی افضل خان کے
ہمراہیون سی ماری اور جبکہ اوسکی ساتہہ والی ماری گئی تو عاجز ہوکر افضل خان
سی امان لیکر باہر نکل آیا لیکن افضل خان نی فساد مٹانی کو اوسی اوسیدن مارڈالا
اور اوسکی چند ہمراہیون کو کہ زندہ پکڑا تہا مقید کیا جب یہنی یہ اخبار پی در پی سنی تو شیخ
بنارسی اور غیاث خان اور باقی امرا کو کہ حفاظت قلعہ اور شہر مین مورد قصور ہوی
تہی آگرہ مین بلوایا اور حکم دیا کہ سبکی سر اور ڈاڑھیین منڈوا کر اوڑھنی اوڑہا کر
گدہون پر سوار کرین اور گرد شہر اور بازارین پہراوین کہ اورون کو عبرت اور خیال
ہو اور جب انہین دنون مین مکرر عرضین پرویز اور سب امرا معینہ دکن کی آئین
کہ عادل خان بیجاپوری عرض کرتا ہی کہ میر جمال الدین حسین انجو کو کہ سب
امرای دکن اوسکی قول و فعل پر اعتماد رکہتی ہین میری پاس بہیجدین
کہ وہ یہان سب امیرون سی ملکر اونکی دلون سی خوف و وحشت دور کری
اور بصلاح عادل خان کی کہ طریقہ دولت خواہی کا اوسنی اختیار کیا ہی صورت
پسندیدہ نکالی کہ تفرقہ اور وحشت وہان کی لوگون کا جاتا رہی تو عین مناسب
اور بجا ہی کہ وہ اون سبکو جاکر عنایات و الطاف شاہی کا امیدوار کری اسواسطی
یہنی میر مشار الیہ کو سولوین تاریخ رخصت کیا اور اوسدن دس ہزار روپیہ
بطریق انعام اوسکو دیی اور قاسم خان کی منصب سابق پر کہ ہزاری ذات

اور پانسو سوارون کا تہا بجہت اس بات کی کہ اپنی بہائی اسلام خان بیگی
کمک کو بنگالہ کی طرف جاوی پانصدی ذات اور سوار کی زیادہ کی اور انہین
دنون واسطی گوشمالی بکر ماجیت زمیندار ملک مانڈ یو کی کہ باغی ہو گیا تھا
مہا سنگہہ کو جو پوتا راجہ مانسنگہ کا ہی مینی معین کیا کہ وہان جاکر مفسدون کو
اوس ملک سی نکال دی اور جو جاگیر راجہ بکرماجیت کی اوسطرف ہی اوسپر اپنا قبضہ
کر لے اور بیسوین تاریخ ایک ہاتی مینی شجاعت خان دکنی کو عنایت کیا اور حاکم
جلال آباد نی جو حال خرابی وہان کی قلعہ کا چند بار عرضیون مین لکہا تہا اسواسطی
مینی حکم دیا کہ خزانہ لاہور سی جسقدر اوس قلعہ کی تعمیر مین صرف ہو لیجا کر درست
کری اور چونکہ افتخار خان نی بنگالہ مین خدمتین عمدہ کی تہین سو بموجب
التماس صوبہ دار وہان کی مینی افتخار خان کی اگلی منصب پر کہ ڈیڑ ہزاری
تہا پانسو اور زیادہ کری اور اٹہائیسوین تاریخ عرضداشت عبد اللہ فیروز جنگ
کی بیچ سفارش بعضی کارگذار نوکرون کی کہ ہمراہ اوسکی رانا مقہور سی
جنگ مین گئی تہی ملاحظہ سی گذری جو سب سی پہلی کارگذاری اور حسن خدمت
غزنین خان جالوری کی لکہی تہی اسواسطی مینی اوسکی اگلی منصب پر
کہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور تین سو سوار نکا تہا پانسو ذات کی اور چار سو سوار
بطریق اضافہ کی زیادہ کیی اور اسیطرح لایق ہر ایک کی زیادتی منصب
سی پرورش فرمائی اور دولت خان کہ واسطی لانی تخت سنگ سیاہ کی

آلہ آباد لیگیا تہا اوسکو ہمراہ لاکر باریاب ملازمت ہوا اور تخت کو کمال حفاظت
سی لایا عجب عمدہ تخت ہی کہ نہایت سیاہی سی چمکتا ہی اکثر لوگ کسوٹی کا کہتی ہین
طول اوسکا چار گز ڈھے چھہ گرہ کم اور عرض دو گز ڈیڑہ گرہ حجم تین گرہ کا ہینی اوسکی کنارونپر
سنگ تراشون سی عمدہ اشعار لکھوا ی اور پا ی بہی اسیطرحسی پتہر سی بنوا کر لگا ی
اور اکثر اوسپر بیٹہا کرتا ہون اور عبد السبحان کہ بسبب بعضی قصورون کی مقید
تہا جب اوسکا بہا ئی خانعالم فیصل ضامن ہوا تو ملینی اوسکو چہوڑ کر منصب ہزاری
ذات اور چار سو سوارون سی سرفراز کیا اور صوبہ آلہ آباد کی فوج پر مقرر کر کے
جاگیر قاسم خان کی جو بہائی اسلام خان کا ہے اوسکو مرحمت کی اور تربیت خان
کو فوجداری سرکار الور پر روانہ کیا بارہوین تاریخ عرضداشت خانجہان کی
آئی کہ خانخانان حسب الارشاد مہابت خان کی ساتہہ روانہ درگاہ والا کا ہوا ہے
اور میر جمال الدین حسین کہ واسطی جانی بیجاپور کے جنابعالی سے مقرر ہوی
تہی سو وہ برہانپور سے عادلخان کی وکیلون کی ہمراہ طرف بیجاپور کے
روانہ ہوی اور اکیسوین تاریخ مرتضی خان کو صوبہ دار پنجاب کا کہ سب ممالک
محروسہ مین سی بڑا صوبہ ہی مقرر کر کے اشغال خاصہ عنایت کی اور تاج خان
صوبہ دار ملتان کو کابل کی حکومت پر مقرر کیا اور اوسکی اگلی منصب پر کہ
تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوارون کا تہا پانسو سوار ملینی اور زیادہ کیی
اور عبد اللہ خان فیروز جنگ کی سفارش سی راناشنکر کا بیٹا بہی اضافہ منصب سے

عبد السبحان کی منصب و خدمت

سرفراز ہوا اور مہابت خان کو کہ اول سی واسطی تحقیق جمعیت امرا مقررہ دکن کی اور لانے
خانخانان کی برہانپور کی طرف رخصت ہوا تہا جو لوٹ کر قریب اگرہ کی آیا تو خانخانان کو چند
منزل پیچہی چہوڑ کر آپ آگی چلا آیا اور سعادت آستانہ بوسی سی مشرف ہوا بعد چند روز کے
خانخانان نی بہی آکر ملازمت حاصل کی جو اوسکی مقدمہ مین اکثر خیر خواہون نی واقعے
یا غیر واقعی لکہا تہا اسواسطی میرا دل اوس سی ناراض تہا اور وہ عنایتین کہ مین اوسپر
آگی کیا کرتا تہا اور اپنی والد کیطرف سی بہی اوسپر دیکہتا تہا اس مرتبہ مین عمل مین نہ لایا
اور اسمین حق میری جانب تہا کہ پہلی اوسنی خود تحریر کر دی تہی کہ اگر اتنی دنونمین
ملک دکن نہ لون تو قصوروار ہون پہر سلطان پرویز اور باقی امرا کی ساتہہ اوسطرف
گیا کہ اس مہم عظیم کو سر کری لیکن پہنچنی برہانپور کی بی وقت رسد کا سرانجام نکر کی سلطان
پرویز سے لشکر گہاٹیون پر چڑہوا یا اور رفتہ رفتہ باعث نا اتفاقی امیرون کی اور
اختلاف صلاحون کی یہ حال ہوا کہ غلہ بدشواری کئی روپیون کو ایک سیر ملنی لگا
سپاہ تمام درہم برہم ہو گئی اور کچہ کام نہ بنا اونٹ گہوڑی اور اکثر جانور ضائع
ہوی سو نا بر مصلحت وقت کی دشمنون سے کسیطرح صلح کر کی سلطان پرویز لشکر
کو برہانپور مین لوٹا لایا غرضکہ باعث اس سب خرابیون کا لوگون نی خانخانان کو
جانکر عرضیون سی مجکو مطلع کیا ہر چند اوسکا خلل انداز ہونا اس کام مین مجکو کسیطرح
یقین نہین ہوتا تہا یہان تک کہ عرضی خانجہان کی پہنچی کہ یہ تمام خلل اور
پریشانی خانخانان کی نفاق سی واقع ہوئی ہی یا یہ خدمت بلا شرکت احدے

اوسکی سپرد ہویا وہ خدمت شریف مین بلایا جاوی اور مجہہ پرورده عنایت کو
اس کام پر متعین فرماوین اور تیس ہزار سوار اور میری کمک کو عنایت ہون تو بعونہ تعالی
تمام اس ملک کو کہ دشمنون کی قبضہ تصرف مین ہی نکال لونگا اور اکثر قلعون کو بہی
سرحدات کی ہاتہہ مین لاکر ملک بیجاپور کو بہی شامل ممالک محروسہ کی کرونگا اور اگر یہ خدمت
اس مدت مین ادا نکرون تو باریابی اور سعادت کورنش سی محروم ہوکر اپنا مونہ
بندگان درگاہ کو نہ دکہاونگا جب صحبت درمیان سردارون اور خانخانان کی اس
مرتبہ کو پہنچی تو مینی اوسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور افسری اوس خدمت کی
خانجہان کی نام پر کرکے خانخانان کو طرف درگاہ والا کی طلب کیا غرضکہ سبب میری
بی توجہی اور بی التفاتی کا یہ ہی کہ مذکور ہوا بعد اسکی جیسا ظاہر ہوگا تو لائق اوسکی
توجہہ اور عدم توجہہ عمل مین آویگی اور سید علی بارہہ کو کہ جوانان مقرر سے ہی معزز
فرماکر پانصدی ذات اور دوسو سوار اوپر منصب سابق اوسکی کی کہ ہزاری ذات
اور پانصدی سوار کا تہا زیادہ فرمایا اور داراب خان ولد خانخانان کو ساتہہ منصب
ہزاری ذات اور پانسو سوار کی سرفراز کرکے سرکار غازی پور کی اوسکی جاگیر مین دی
جو بیٹی اسکی دختر میرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین میرزا صفوی حاکم قندہار کو
ساتہہ فرزند سلطان خرم کی نامزد فرمائی ہی بیچ تاریخ ستر ہوین ماہ آبان کے
جو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تہی مینی بیچ گہر فرزند خرم کی جاکر شب گذاری
فرمائی اور اکثر امراون کو ساتہہ خلعت کے سرفراز فرمایا اور اکثر قیدیون کی قلعہ

کو الیاس سی خاص کر حاجی میرک تی قید خانہ سی خلاصی پائی اور ایک لکھہ روپیہ اسلام
خان نی پرگنات خالصہ شریفہ سی تحصیل کیا تہا چونکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کی تہا
ساتہہ انعام اوسکی کی مقرر کیا اور ٹکڑی سونی اور چاندی کی اور ہر جنس سی ساتہہ
معتمدون کی دیکر مقرر کیا کہ فقراء اگرہ کو تقسیم کرین اور عرضداشت خانجہان خان
کی پہنچی کہ ایرج ولد خانخانان کو شاہزادہ سی رخصت حاصل کرکی موافق حکم کی روانہ
درگاہ کا کیا ہے اور جو کچھہ بمقدمہ ابوالفتح بیجاپوری کی حکم ہوا تہا جو کہ مشار الیہ مرد کار
آمدنی ہی اور بہیجنا اوسکا اسوقت مین سبب ناامیدی دوسری سرداروں دکن
کے ہوتا تہا اسواسطی وہ رکہا گیا ہی اور جو حکم ہوا تہا کہ کیشوداس پسر رای کلہ کو
کہ بیچ خدمت پرویز کی ہے مینی طلب کیا ہی اگر آنی اوسکی مین دیر ہو تو ضرور
بالضرور اوسکی تئین روانہ کرنا چاہیی چونکہ یہ معنی دریافت پرویز کی ہوا اوسیوقت
اوسکو رخصت کیا اور کہا کہ ان چند کلمون کو زبان میری سے عرضداشت کرنا
چاہیی کہ جو جان اور زندگی اپنی کو واسطی خدمت مالک مجازی کی چاہتا ہون
تو ہونا اور نہونا کیشوداس کا کیا ہے کہ بہیجنی اوسکی مین استادگی کرتا مین
لیکن خدمتگاران اعتباری اور اعتمادی میری کو کہ ہر وجہ سی طلب رکہتی ہین
باعث ناامیدی اور شکست خاطر دوسرون کا ہوتا ہے اور سر حد مین مشہور
ہوکر حمل اوپر بی عنایتی صاحب اور قبلہ کی ہوتا ہی آیندہ حکم حضرت کا ہے
اور اوس تاریخ سی کہ قلعہ احمدنگر کا ساتہہ سعی بہائی دانیال مرحوم کے

بیچ قبضۂ اولیاے دولت عالیہ کی آیا تہا آج کی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اوس
قلعہ کے خواجہ بیگ میرزا صفوی کو کہ عزیزان غفران پناہ شاہ طہماسپ سی ہی مقرر
تہی بعد ازان کہ شورش و فساد دکنیان مقہور کا بہت ہوا اور قلعہ مذکور گو گہیر لیا تو اوسنی
لوازم جان نثاری اور قلعہ داری مین تقصیر نکی باوجود اسکی خانخانان اور اُمرا
اور وہ سردار کہ بیچ برہانپور کے ملازمت پرویز مین جمع تہی متوجہ رفع اور دفع مقہورون
کی ہوی اور اختلاف اور نفاق اُمرا اور بی سرانجامی غلہ لشکر بڑہی کو درمیان
پہاڑون اور گہاٹیون سخت کی لاکر بیچ تہوڑی روز کے پریشان اور بے
سامان کیا اور سختی غلہ کے ساتہہ اس نوبت کو پہنچی کہ جان بدلی ایک روٹی
کی دیتی تہی اور بغیر پہنچی ہوی مقصد کی لوٹ آئی اور نگہبان قلعہ کہ چشم اوپر
امداد اس لشکر کی رکہتی تہی سنی اس خبر سی بی دل ہوکر چاہتی تہی کہ قلعہ سی
باہر آوین خواجہ بیگ میرزا جو اوپر اس معنی کی مطلع ہوا بمقام تسلی اور دلاسا
دینی آدمیون کی مشغول ہوا اور ہرچند کوشش کیے لیکن نتیجہ ندیا آخر کو ساتہہ
قول و قرار کے اپنی ہمراہیون کے ساتہہ قلعہ سے باہر آکر متوجہ برہانپور کی ہوا اور
شاہزادہ سی ملازمت حاصل کیے عرائض کہ بمقدمہ آنی اوسکی کے پہنچی جو
ظاہر ہوا کہ بیچ تردد اور نمک حلالی کی قصور نکیا ہی فرمایا ملینی کہ منصب اوسکا پانچ
ہزاری ذات اور سوار تہی برقرار رکہکر جاگیر تنخواہ مین دیوین نوین تاریخ عرضداشت
بعضی امراء دکن کی بیچ پہنچی کہ بائیسوین شعبان کو میر جمال الدین حسین بیجاپور مین

پہنچا عادل خان نی اپنی وکیل کو بیس کوس آگی بہیجا اور آپ بہی تین کوس استقبال
کیا اور اوسی راہ سی میرزا کو بیچ مکان اپنی کی لیگیا جو خواہش تبکار کی اوپر مزاج سے
غالب تہی بیچ ساعت اچہی کی کہ نجومیون نی اختیار کی تہی شب پندرہوین رمضان
کو مطابق دسوین ماہ آذر سنہ پانچ کی ایک پہر اور چہہ گہڑی گذری تہی کہ متوجہ شکار کا
ہوا بین اور بیچ باغ دہرہ کی کہ نزدیک شہر کی ہی منزل پہلی واقع ہوئی بیچ اس منزل کے
دو ہزار روپیہ اور فرغل خاصہ سید علی اکبر کو دیکر اوسکو رخصت شہر کا کیا اور بملاحظہ اسکی
کہ غلات اور کہیتی پائمال آدمیون کی نہ ہوئی حکم ہوا کہ سوا آدمیون ضروری اور خاص سے
مقرر اوپر کامون کی بیچ شہر کی رہین اور حفاظت اور نگہبانی شہر کو ساتھہ خواجہ جہان
کی فرماکر اوسکی تئین رخصت دی چودہوین کو سعد اللہ خان ولد سعید خان کو ہاتی
مرحمت کیا اکیسوین کو چوالیس ہاتی کہ ہاشم خان ولد قاسم خان نی اوڑیسہ سی کہ اطراف
بنگالہ سے ہی نذر بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری درمیان اونکی ایک فیل کہ بہت خوب
اور طبع مرغوب تہا اوسکی تئین خاصہ کیا اور اٹہائیسوین کو کسوف یعنی گہن واقع ہوا
واسطی نحوست دفع کرنی اوسکی کے مینی اپنی تئین سونی چاندی مین وزن کیا
ایکہزار اور آٹہہ صد تولہ سونا اور چار ہزار نو سو روپی ہوی اوسکی تئین ساتھہ دوسری
اقسام غلہ اور انواع جانورون کی قسم ہاتی اور گہوڑون کی اور گاونکی سی فرمایا
کہ بیچ شہر آگرہ اور دوسری شہرون کی کہ حوالی اور نزدیک اوسکی ہین اوپر
حق دارون کی کہ محتاج اور عاجز ہین تقسیم کرین جو مہمات لشکر کے ساتھہ سرداری

پرویز اور افسری خانخانان اور ہمراہی اور بڑی امراون کی مثل راجہ بانسنگہ اور
خانجہان اور اصفخان اور امیر الامرا اور دوسری منصب دارون اور سردارون
ہرگروہ سی کہ واسطی تسخیر ملک دکن کی مقرر اور متعین ہوئی تہی اس حال کو پہنچی کہ
نصف راہ سی پہر کر برہانپور کو لوٹ گئی اور تمامی ملازمین معتمد اور اخبار نویس بیچ
لکہنی والون انکی کئی عرائض بیچ درگاہ کی بہیجی ظاہر کیا کہ اگرچہ پریشانی اور خرابی
اس لشکر کی سبب اور وجوہ ثبوت نہین لیکن سب مین بڑا سبب بی اتفاقی امرای سے
خاص کر نفاق خانخانان کا اسواسطی دلمین آیا کہ خان اعظم کو ساتہہ لشکر تازہ زور کے
چاہیے بہیجنا تعبدلہ اور بندوبست امور نالایق کا کہ نفاق امرا سی حاصل ہوا ہی ہووی
اسواسطی اوسنی اس خدمت سی سرفرازی پائی اور حکم ہوا کہ دیوانی والی
سرانجام کرکے جلد روانہ کرین اور خانعالم اور فریدون خان برلاس اور یوسف خان
ولد حسین خان تکریہ اور قلی خان نوازہی اور بازبہادر قلماق اور دوسری منصبدارونکو
قریب دس ہزار سوار کے ہمراہ اوسکی تعین کیے اور مقرر ہوا کہ سوا اون احدیون کے
کہ دکن مین ساتہہ اس خدمت کی تعین ہین دو ہزار احدی اور ہمراہ کردین کہ تمامی
بارہ ہزار سوار ہووین اور تیس لکہہ روپیہ خزانہ اور چند حلقی ہاتیون کی ہمراہ کرکر رخصت
دی اور خلعت بیش قیمت اور شمشیر جڑاؤ اور گہوڑا مع زین جڑاؤ اور ہاتی خاصہ
اور پانچ لکہہ روپیہ مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور حکم ہوا کہ دیوانی والی پہر محال جاگیر
اوسکی سی وصول کرین اور باقی امرا بہی ساتہہ خلعتون اور گہوڑون اور ہاتیون

دوسری کی سرفراز ہوی اور مہابت خان کو کہ منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کا رکہتا تہا پانسو سوار دوسری اوپر منصب اوسکی کی زیادہ کرکی حکم کیا کہ خان
اعظم اور اس لشکر کو برہانپور مین پہنچاوی اور حقیقت پریشانی لشکر کے معلوم کرکی حکم
سرداری خان اعظم کا ساتہہ امرای اوسطرف کی پہنچا کر سب کو ساتہہ اوسکی متفق اور
ایک جہت کردی اور سامان لشکر کا اوسجگہہ دیکہکر بعد بندوبست اور انتظام کی خانخانانکو
ہمراہ لیکر طرف درگاہ کی لاوی اور چوتہی تاریخ شوال کے قریب آخر دن کی شکار جلیسہ
سی مشغول ہوا اور بیچ اس روز پنجشنبہ کی مقرر کیا مینی کہ جاندار نہ مارا جاوی اور
گوشت خود بہی تناول نہین کرتا روز یکشنبہ کو خاصہ واسطی تعظیم کے کہ پدر بزرگوار
میری اوس روز کرتے تہی اور مارنا جاندار کا منع تہا بسبب اوسکی کہ شب یکشنبہ کو
پیدایش مبارک اونکی واقع ہوئی تہی فرماتی تہی کہ بیچ اس روز کی بہتر وہ ہی
کہ جاندار صدمۂ قصابون سی خلاص ہووین اور روز پنجشنبہ کو میری جلوس کا
دن ہی اس روز بہی فرمایا مینی کہ جاندارون کو ذبح نکرین تو بیچ ایام شکار کی ان
دو روز مین تیر اور گولی بندوق کے طرف جانورون شکاری کی نہین ڈالتا غرض
اوس حالت مین کہ شکار جیتی کا ہوتا تہا انوپ رای کہ خدمتگاران نزدیک سی ہی
ایک جماعت کو کہ بیچ شکار کے ہمراہ ہوتی تہی تہوڑی دور پیچہی ہو کر لاتا تہا بیچ اوس
درخت کی کہ کئی چیلین اوسپر بیٹہی تہین پہنچا جو نظر اوسکی اوپر اون کی پڑی
تو کمان اور چند تیر لیکر اوسطرف متوجہ ہوا اتفاقاً بیچ اطراف اوس درخت کے ایک

گاہی آدہی کہا لی پڑی سے دیکھی اور نزدیک اوسکی سی ایک شیر بڑا خوفناک درمیان
سی چند درختون کی بیچ اطراف اوسکی کے تہی اوٹہکر چلا باوجودیکہ دن دوگھڑی
سی زیادہ نہین رہاتہا جو وہ شوق میرا ساتہہ شکار شیر کی جانتاتہا تو خود ساتہہ چند ہمراہیون
اپنی کی کہ ہمراہ اوسکی تہی شیر کو گہیر کر ایک آدمی نزدیک میری بہیجا اور میری
تئین شیر سی خبر کی جو خبر مجکو پہنچی اوسیوقت مین جلدی اوسطرف متوجہ ہوا اور
فرزند خرم اور رامداس اور اعتماد رای اور حیات خان اور ایکدو اور آدمی میری ہمراہ
ہوی بمجرد پہنچنی کی دیکہا مینی کہ شیر بیچ سایہ ایک درخت کی بیٹہا ہی چاہا مینی کہ اوسپر
بندوق مارون لیکن دیکہا مینی کہ گہوڑا بیطاقتی کرتا ہی تو گہوڑی سی پیادہ ہوگیا مین
اور بندوق سیدہی کرکے سرکی جو مین اوپر بلندی کی کہڑا تہا اور شیر نیچی تہا کچہہ
نجانا مینی کہ اوسپر لگی یا نہ لگی اوسیوقت مضطربانہ ایک بندوق دوسری اور ماری
لیکن خیال مین آتا ہی کہ یہہ بندوق لگی ہوگی شیر نی اوٹہکر حملہ کیا اور میرا شکار گوکہ شاہین
اوسکی ہاتہہ پر تہا اور حسب اتفاق برابر اوسکی واقع ہوا تہا زخمی کرکی بجای اپنی
پہر بیٹہہ گیا بیچ اس حالت کی مینی بندوق دوسری اوپر سہ پایہ کی رکہکر سر کیے
انوپ رای سہ پایہ کو پکڑی ہوی تہا اور شمشیر کمر مین اور تکڑا لکڑی کا اوسکی ہاتہہ
مین تہا اور بابا خرم اولٹی جانب ساتہہ تہوڑی فاصلہ کے اور رامداس اور
دوسری ملازم پیچہی اوسکی اور کمال قراول بندوق تیار کرکے میری ہاتہہ مین
دیتا تہا جو چاہا مینی کہ پہر مارون شیر میری طرف حملہ آور ہوا اوسیوقت مینی

بندوق ماری اور اوسکی مونہہ اور دانتون پر لگی آواز بندوق نی اوسکو اور تیز کیا
ایک جماعت خدمتگارون سی کہ ہجوم لای تھی طاقت حملہ اوسکی کے نہ لاسکی گر پڑی چنانچہ
مین دیکہہ اور زور اونکی سی ایکدو قدم اپنی جگہہ سی پیچہی ہٹ کر گرا اور تحقیق جانتا ہون
مین کہ دو تین آدمیون نی پاون اوپر سینہ میری کی رکہکر میری اوپر سی گذری
لیکن اعتماد رای اور قراول کی مدد سی کہڑا ہوا مین شیر نی طرف اون آدمیون کی
اولٹی ہاتہہ کی جانب تہی قصد کیا انوپ رای نی سہ پایہ چہوڑ کر شیر کیطرف متوجہ ہوا
شیر ساتہہ اوسی چیستی اور چالاکی کے اوسکی طرف لوٹا اور وہ بہادر شیر کے مقابل ہوا
وہ لکڑی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی دونون ہاتون سی دوبار اوسکی سر پر زور سی ماری
شیر نے مونہہ کہولکر دونون ہاتہہ انوپ رای کی مونہہ سی پکڑی اور ایسا چبایا کہ دانت
اوسکی دونون ہاتہون سی پار نکل گئی لیکن وہی لکڑی اور کئی انگوٹہی کہ اوسکی
ہاتہہ مین تہین اوسکی مددگار ہوئین اور ہاتہہ کو بالکل نہ چابنی دیا لیکن حملہ شیر سے
انوپ رای درمیان دونون ہاتہہ اوسکی کے پیٹ کی بل گرا اسطرح کہ سر اور مونہہ
اوسکا مقابل سینہ شیر کی تہا اوسوقت فرزند خرم اور رام داس شیر کیطرف
متوجہ ہوی اور مدد انوپ رای کی کی شاہزادہ نی تلوار اوپر کمر شیر کے ماری اور
رام داس نی بہی دو تلوارین ارین ایک سی شانہ شیر کا کچہہ کٹا اور حیات خان
نی بہی چوب کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کئی بار زور سی اوپر سر اوسکی کے ماری اور
انوپ رای نی زور کرکے ہاتہہ اپنا شیر کے مونہہ سی نکال لیا اور دو تین

طمانچہ اوپر کلہ شیر کی ماری اور ساتھہ پہلو کی لوٹ کر جانب زانو کی سیدہا کھڑا
ہوا اور شیر کی مونہ سی جو ہاتھہ نکالی اور دانت گڑی ہوی تھی اسواسطی گوشت
ہاتھو نکا پہٹ گیا اور دونون پنجہ شیر کے کاندھی سی اوتر پڑی لیکن جوقت
کھڑی ہوئی اوسکی کے شیر بہی کھڑا ہوا اور سینہ اوسکی کو ناخن او پنجہ سی زخمی
کیا چنانچہ اون زخمون نی کتنی ہی روز اوسکو بیمار رکہا اور اوس جگہہ کہ زمین اونچی
نیچی تھی دونون پہلوانون کیطرح کشتی مین لپٹی ہوی تھی اور اوسجگہہ کہ مین
کھڑا تھا زمین تھوڑی سی برابر تھی انوپ راہی کہتا ہے کہ اللہ تعالی نی اس
قدر مجکو سمجہہ دی کہ شیر کو ارادہ کر کر اوسطرف لیگیا پہر اپنی سی خبر نہین کرتا ہون
کہ کیا ہوا ہون اتنی مین شیر اوسکو چہوڑ کر چلا انوپ راہی نی اوس بیخبری
مین پیچہی سے جا کر تلوار اوسکی سر پر ماری شیر نی جو مونہ پہیرا تو تلوار دوسری
اوسکی صورت پر پڑی چنانچہ دونون آنکہین اوسکی کٹ گئین اور چمڑا بہون
کا اوسکی آنکھون پر آپڑا اتفاقا اوسوقت صالح نام چراغچی جو وقت چراغکا
کا ہوا تہا گہیرا کر آیا بحسب اتفاق شیر سی قریب ہوا شیر نے غصہ مین کہ اندہا
ہوگیا تہا اوسکی ایک طمانچہ مار کر گرا دیا اور گرنا اور جان دینا اوسکا برابر ہوا
لیکن اور آدمیون نی آکر کام شیر کا تمام کیا جو اس قسم کی خدمت
انوپ راہی سی ظاہر ہوئی اور جاندینا اوسکا مشاہدہ ہوا بعد اسکی کہ درد
زخمون سی خلاصی پائی اور ساتھہ سعادت ملازمت کی سرفراز ہوا

تو مینی اوسکو ساتہہ خطاب انیرای سنگہہ دلن کی امتیاز بخشا انیرای بیچ زبان
ہندی کی سردار فوج کو کہتی ہین اور سنگہہ دلن سی شیر مارنی والا مراد ہی شمشیر
خاصہ اوسکو مرحمت کی اوپر منصب اوسکی کے کچہہ زیادہ کیا اور خرم نام بیٹا خان اعظم کو
کہ ساتہہ حکومت جونہ گڈہ کی مقرر تہا ساتہہ خطاب کامل خان کی سرفراز کیا روز یکشنبہ
تیسری ذیقعدہ کو شکار مچہلی کا کہیلا ساتہہ سو چہیاسٹہہ مچہلی شکار ہوئین اور
میری سامنی امرا اور اکثر ملازمین کو تقسیم ہوئین مین سوا مچہلی پولکدار کے نہین
کہاتا ہون نہ اس سبب سی کہ شیعہ مذہب والی غیر پولکدار کو حرام جانتی ہین
بلکہ سبب نفرت کرنے میری کا یہ ہی کہ پرانی آدمیون سی مینی سنا ہی اور ساتہہ
تجربہ کی بہی معلوم ہوا ہے کہ اور مچہلی سوای پولکدار کی گوشت مردار جانورونکا
کہاتی ہی اور ماہی پولکدار نہین کہاتی اس سبب سی کہانا اورون کا مجکو مکروہ
معلوم ہوتا ہی لیکن معلوم نہین کہ شیعہ کیون نہین کہاتی اور کیون حرام
جانتی ہین شتران خانہ زاد سی کہ شکار کی ہمراہ ہوتی ہین ایک شترنی پانچ
نیل گاؤ کو بیالیس من ہندوستان کی وزن مین تہی لیکر کہڑا ہو گیا اور
نظیری نیشاپوری کہ فن شعر اور شاعری مین کامل ہے اور گجرات مین تجارت
سی اوقات بسر کرتا تہا چونکہ اوسکو مینی پہلی طلب کیا تہا اندنون مین
آکر اوسنی ملازمت حاصل کی اور یہ قصیدہ انوری پر کہا کہ اول مصرع
اوس قصیدہ کا یہ ہی ع باز این چہ جوانی و جمال ست جہان را

قصیدہ کہکر میری واسطی لایا مینی ہزار روپیہ اور اسپ اور خلعت صلہ مین اِس قصیدہ کی اوسکو مرحمت کیا اور حکیم حمید گجراتی کہ مرتضی خان نی تعریف اوسکی بہت کی تہی مینی اوسکو بہی طلب کیا تہا سو وہ بہی آیا اور ملازمت حاصل کی خوبی اور سادگی اوسکی زیادہ اوسکی طبابت سی تہی ایک مدت ملازمت مین رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات مین سوا ہی اوسکی کوئی طبیب نہین ہی اور اوسکو طالب رخصت کا دیکہا تو ہزار روپیہ اور چند عدد شال اوسکو اور اوسکی فرزندونکو ایک گاؤن تمام وکمال دیکی بیچ مدد معاش اوسکیکی مقرر کیا اور خوشحال طرف وطن قدیمی کی مرخص ہوا اور یوسف خان ولد حسین خان ٹکریہ نی جاگیر سے آکر ملازمت حاصل کیے پنجشنبہ کو دسوین ذیحجہ کی عید قربان ہوئی چو اس روز منع ہی کہ جانذار مارا نہ جاوی اسواسطی جمعہ کی دن فرمایا مینی کہ جانورونکو قربانی کرین اور تین بکری مینی اپنی ہاتہہ سی قربانی کیی پہر شکار کو سوار ہوا اور تین گہڑی رات گئی لوٹ آیا ایک نیل گاؤ شکار ہوا نو من اور پینتیس سیر کا تہا جو قصہ اس نیل گاؤ کا خالی عجائب سی نتہا لکہا گیا دو سال گذری کہ واسطی سیر اور شکار کے اسی جگہہ آیا تہا مین اور اس نیل گاؤ کی بندوق ماری تہی جو زخم کاری نہین لگا تہا نہین گرا اور بہاگ گیا اس مرتبہ پہر یہ نیل گاؤ شکار گاہ مین نظر آیا اور قراولون نی پہچانا کہ آگی دو سال ہکے زخم کہا کے بہاگا تہا مجملاً تین بندوق اوس دن بہی اوسکی مارین ہرگز کارگر نہین

پڑی لیکن یعنی اوسکا پیچہا کیا تین کوس تک مسافت پیچہی اوسکی پیادہ طی کی ہرچند تردد کیا ہاتہہ نہ آیا آخر الامر یعنی نذر مانی کہ اگر یہ نیل گاو گر پڑی تو اوسکی گوشت کا کہانا واسطی ثواب روح حضرت خواجگان خواجہ معین الدین کی فقرا کو کہلواونگا اور ایک مُہر اور ایک روپیہ نذر اللہ بعقد ثواب حضرت والد بزرگوار اپنی کی کیا بمجرد اس نیت کی نیل گاو کہڑا ہو گیا یعنی دوڑ کر فرمایا کہ اسیوقت اسکو حلال کرین اور لشکر مین لا کر اوس طریقہ سی کہ یعنی نذر کی تہی بجا لایا کہ گوشت نیل گاو کا پکایا اور مہر اور روپیہ کا حلوا پکا کر فقیرون اور بہوکون کو روبرو اپنی تقسیم کیا بعد دو تین روز کے پہر ایک نیل گاو نظر آیا ہرچند تردد کیا اور چاہا یعنی کہ ایک جگہہ آرام پکڑی تو تفنگ مارون لیکن بالکل قابو مین نہ آیا اور شام تک پیچہی اوسکی تفنگ اوپر کندہی کی رکہی چلا یہانتک کہ غروب آفتاب ہوا اور نا امید اوسکی مارنی سے ہوا مین ایکبارگے میری زبان سی نکلا کہ خواجہ یہ نیلہ بہی نذر تمہاری ہی کہنا میرا اور بیٹہنا اوسکا برابر واقع ہوا یعنی اوسکی جلد بندوق ماری اور اسکو بہی بدستور نیلہ پہلی کے فرمایا کہ طعام پکا کر فقرا کو کہلاوین روز شنبہ اونتیسوین ماہ ذیحجہ کو پہر شکار ماہی کا واقع ہوا اس روز تخمیناً تین سو تیس مچہلی شکار ہوئی ہوںگے چودہوین رات کو بیچ روپ باس کی نزول واقع ہوا جو وہ شکارگاہون میری سے مقرر ہے اور حکم ہے کہ کوئی آدمی اوسکی اطراف مین شکار نکری ہرن کثرت سے اوس جنگل مین جمع ہوی ہین چنانچہ آبادیون مین آتی ہین

اور ضرر اور آسیب ہر طرح سی بیخوف ہین یعنی دو تین روز اون جنگلون مین شکار
کیا اور بہت ہرن بندوق اور چیتی سی شکار کئی جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھے
دو منزل درمیان کر کر شب پنجشنبہ دوسری محرم کو سنہ ایکہزار بیس مین بیچ باغ
عبدالرزاق معموری کی کہ نزدیک بلکہ ملا ہوا شہر کی ہی اوترا اور شب جمعہ اکثر ملازمین
درگاہ مثل خواجہ جہان اور دولت خان اور ایکجماعت کہ بیچ شہر کی رہی تھی آکر
ملازمت کی اسیرج بہی کہ صوبہ ملک دکن سی طلب کیا تہا یعنی ساتھ آستانہ بوسی
کے مشرف ہوا اور جمعہ کو بہی باغ مذکور مین توقف واقع ہوا اور عبدالرزاق نے
اس روز پیشکش گذرانی جو آخری ایام شکار کا تہا حکم ہوا کہ مدت شکار اور عدد
جانورون کو کہ شکار ہوی بیچ عرض کے پہنچاوین مدت شکار نوین ماہ آذر سے
لغایت اونتیسوین اسفندارتین مہینی اور بیس روز ہوئی اور شکار ساتھ اس تفصیل کے
شیر بارہ قلاوہ اور گوزن ایک راس جہنکارہ چوالیس کوتہ پاچہ ایکراس اور آہو برہ
دو راس اور ہرن کالی ارسٹھ راس ہرن مادہ اکتیس راس لومڑی چار قلاوہ
ہرن قسم کودارہ آٹھ راس پاتل ایک راس ریچھ پانچ قلاوہ کفتار سہ قلاوہ خرگوش
چہ راس نیل گاو ایک سو آٹھ راس مچھلی ایکہزار چہیانوین قطعہ عقاب ایکدست
تغذری ایک قطعہ طاوس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ تیتر پانچ قطعہ سرخاب ایک
سارس ایک قطعہ ڈہیک ایک قطعہ کہ تمام یہ جانور ایکہزار اور چار سو چودہ ہوئے
روز شنبہ چہارم محرم کو اوپر فیل کے سوار ہوکر متوجہ شہر کا ہوا مین باغ

عبدالرزاق سی دولت خانہ قلعہ تک کہ ایک کروہ اور بیس طناب مسافت ہی ہزار
اور پانسو روپیہ نثار کیی بیچ اوس ساعت کی کہ قرار پایا تہا داخل دولت خانہ کی ہوا
اور بطریق عادت واسطی جشن نوروز کی سامان عمدہ بچہوائی اور تیاری روشنی کے
کری اور جو بیچ ایام سیر اور شکار کے خواجہ جہان کو حکم ہوا تہا کہ بیچ محل کے ایک
عمارت تیار کرے کہ قابل میری نشست کی ہو واسطی خواجہ مشار الیہ نی اس قسم کی
عمارت عالیشان کو تین مہینی مین تیار اور پوری کی تہی گرد راہ سی اوس عمارت
بہشت آئین مین داخل ہوا مین اور اوس مکان کی دیکہنی سے نہایت خوش ہوا
اور ساتہہ تعریف اور تحسین بہت کی خواجہ جہان نی سربلندی پائی اور جو پیشکش
کہ وہان مرتب تہی بیچ اس عمارت کی بنظر اشرف کی گذرانی اور بعض اوس سے
پسند خاطر فیض مآثر کے ہوئین باقیے کی تئین ساتہہ اوسکی بخشا مینی

چہٹا جشن نوروز کا جلوس ہمایونی

دو گہڑی اور چالیس پل روز سے گذراتہا کہ حضرت نیر اعظم نے بیچ برج بزرگی
اپنی کی کہ حمل ہی اوترنا کیا روز مذکور مین پہلی فروردین کی مطابق چہٹی محرم
سنہ ایکہزار بیس کے جشن نوروزی ترتیب دیکر اوپر تخت دولت کی جلوس
کیا مینی امرا اور تمامی ملازمین درگاہ نی سعادت کورنش کی پائی تسلیمات
مبارکبادی کی بجالاے اور پیشکش ملازمین درگاہ کی مثل میران صدر جہان

اور عبد اللہ خان فیروز جنگ اور جہان گیر قلیخان کی نظر سی گذرین اور بدہ کی روز
آٹھوین محرم کو تحفہ راجہ کلیان کا کہ بنگالہ سی بہیجا تہا نظر سی گذرا نوین ماہ مذکور کو جمعرات
کی روز شجاعت خان اور بعضی منصب دار کہ حسب طلب کی دکن سی آئی تہی حاضر
ملازمت ہوئی خنجر جڑاؤ کا رزاق وردی ازبک کو بخشا اور بیچ انہین دنون کی پیشکش
نوروزی مرتضی خان کی نظر سی گذری بہت چیزین ہر قسم اور ہر جنس سی ترتیب
دی تہین سبکو دیکہا میںنی اور جو کچہہ پسند خاطر ہوا جو ہر بہاری قیمت سی اور اسباب
ظروف نفیس اور ہاتی اور گہوڑی سی لیکر باقی کی تئین مینی واپس کیا اور
خنجر ابو الفتح دکنی کو اور تین ہزار روپیہ میر عبد اللہ کو اور ایک گہوڑا عراقی مقیم خانکو
مرحمت کیا اور شجاعت خان کو ساتہہ اوسی قصد کی دکن سی طلب کیا تہا کہ اوسکی
تئین بیچ بنگالہ کے نزدیک اسلام خان کی بہیجون کہ درحقیقت قایم مقام اوسکی
ہووی اسواسطی منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور پانصدی ذات اور ہزار سوار تہی
اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کر کے اوسکو خدمت صوبہ مذکور کی حوالہ کری
اور خواجہ ابو الحسن نی دو ٹکڑی لعل اور ایکدانہ موتی اور دس انگشتری نذر گذرانی
ایرج پسر خان خانان کو خنجر جڑاؤ کا مرحمت کیا منصب حرم کا ہشت ہزاری ذات
اور پنجہزاری سوار تہی دو ہزار اور پر ذات اوسکی کی زیادہ کیی خواجہ جہان کو
کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار رکہتا تہا پانصدی ذات اور دو سو سوار
زیادہ کیی چوبیسوین محرم کو اٹہارہوین فروردین کی کہ روز بزرگ تہا یادگار علی

سلطان ایلچی شاہ عباس دلای ایران کی لئے واسطی تعزیت حضرت عرش آشیانی
اور مبارکبادی جلوس میری کی آیا تہا سعادت ملازمت کی پائی اور وہ تحفی
کہ برادر میری شاہ عباس نی بہیجی تہی نظر عالی مین گذرانی گہوڑی خوب اور اسباب
ہر جنس سی تحفی بہت اچہی لایا تہا گذرانی اوسی روز خلعت اور تیس ہزار روپیہ کہ
بحساب ولایت کی ہزار تومان ہوتی ہین اوسکو مرحمت ہوا اور وہ تحریر کہ خبر دینی والی
اوپر مبارکبادی اور پرسش واقعہ والد بزرگوار میری کی تہی گذرانی جو بیچ کتاب
مبارکی اظہار محبت کا حد سی زیادہ تہا اور بیچ رعایتون نسبت ادب اور یگانگی کے
کوئی دقیقہ نہین چہوڑا تہا سو خوش آیا مجکو کہ نقل خط کی بجنسہ داخل کتاب ہو
ترجمہ خط شاہ عباس کا جبتک کہ رشحات سحاب فیض ربانی اور قطرات
غمام فضل سبحانی طراوت بخشنی والی حدائق ابداع اور اختراع کی ہون ہمیشہ
گلشن سلطنت اور جہانبانی اور چمن ابہت و کامرانی اعلی حضرت فلک رتبت خورشید
منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان جاہ شہریار نامدار سپہر اقتدار خدیو جہان گیر کشورکشا
خسرو سکندر شکوہ دارا لوا مسند نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سریر اقلیم
دولت و اقبال نزہت افزای ریاض کامرانی چمن آرای گلشن صاحب
قرانی چہرہ کشای جمال جہانبانی مبین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش
و بینش فہرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرآت تجلیات یزدانی
بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزای طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار

سایۂ عاطفت آفریدگار جم جاہ انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحب قران خورشید کلاہ
عالم پناہ کہ جو ہی بار عنایت آلہی وچشمہ سار رحمت نامتناہی سی سرسبز ہوکر ساحت
اقدس مساحت اوسکی آسیب خشک سالی عین الکمال سے ہمیشہ محروس اور محفوظ
رہی خفیقت شوق اور محبت اور کیفیت خلت اور مودت ییکی تحریر پذیر نہین ہی سہ
قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز ٭ اگرچہ صورت مین بعد مسافت مانع دریافت
کعبہ مقصود کی ہی لیکن قبلہ ہمت والا نہمت نسبت معنوی کا قرب باطنی سے
الحمدللہ کہ بحسب اتحاد ذاتی کے بینیاز مند درگاہ ذوالجلال کا اور وہ نہال سلسال
ابہت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتی ہین کہ بعد مکانیے اور دوری صوریہ
جسمانیے مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نہین اور باعث اس اکیجہتی کے
گرد ملال کیے اوپر آئینہ خورشید خاطر تمثال کے نکر کی عکس پذیر جمال اوس
منظر الجمال کا ہے اور مدام دماغ روح ساتھہ خوشبو یون خلت اور وداد اور نسیم
عنبر شمیم محبت اور اتحاد کے سی معطر ہوکر بیچ موانست روحانیے اور مواصلت
جاودانی کے زنگ دور کرنیوالا دوستی کا ہے ٭ ہمنشینیم بخیال تو و آسودہ
دلم ٭ کین وصالیست کہ در بی غم ہجرانش نیست ٭ الحمدللہ تعالی وتقدس
کہ نہال آرزوہی دوستان حقیقی کا ثمرہ مقصود سی بارور ہوا کہ جو شاہد مقصود
کہ سالہا سال سی پردہ خفا مین مستور تھا اور ساتھہ تضرع اور ابتہال کے بارگاہ
واہب متعال سی اوسکی جلوہ گری مطلوب تہی اب باحسن وجوہ حجلہ غیب سے

اوسنی ظہور مین آکر پرتو جمال اپنا اوپر ساحت آمال خجستہ مآل منتظرون کی ڈالا اور
اوپر تخت ہمایون سریر سلطنت ابد مقرون کی بغل گیر اوس انجمن آرای بادشاہی اور
زینت افزای سریر شاہنشاہی سی ہوا اور لوای جہان کشای خلافت اور شہریاری
اور چتر فلک فرسای معدلت وجہانداری اوس رفعت بخش افسر واورنگ اور عقدہ
کشای دانش فرہنگ کی نی سایہ معدلت اور رحمت کا اوپر مفارق اہل عالم کے
ڈالا امید ہی کہ اللہ تعالی جو امید بخشنی والا جہانکا ہی اس جلوس میمنت مانوس اوس
خجستہ طالع ہمایون بخت کو کہ فروزندۂ تاج اور فرازندۂ تخت ہی سب پر مبارک اور
میمون اور فرخندہ اور ہمایون کری اور ہمیشہ اسباب سلطنت اور جہانبانی اور
موجبات حشمت اور کامرانی بیچ تزاید اور تضاعف کی ہون قدیم سی آئین وداد
اور روش اتحاد کہ درمیان آبا اور اجداد کی منعقد ہوا ہے اور تازہ درمیان اس
مخلص محبت گزین اور اوس معدلت آئین کی قرار پایا ہے مقتضی اوس بات کا ہوا کہ
جو مژدہ جلوس اوس جانشین مسند گورگانی اور وارث افسر صاحب قرانی
کا اس ملک مین پہنچا ہی تو ایک شخص کو محرمان حریم حضرت سی بر سبیل تعجیل مقرر
کرکے واسطی مراسم تہنیت کی روانہ کرنا چاہیی لیکن جو مہم آذربایجان اور تسخیر ولایت
شروان کی در پیش تھی اور جب تک خاطر مہر آگین مہمات ولایت مذکورہ سی جمع
نہین ہوئی تو لوٹنا طرف مستقر سلطنت کی میسر نہوا اسواسطی لوازم اس امر خطیر
مین تاخیر اور تقصیر واقع ہوئی ہرچند رسوم وعادات ظاہر یہ کو نزدیک ارباب دانش

اور بینش کی کچھ اعتبار نہین لیکن بالکل موقوفی اوسکی ظاہر مین ہیچ نظر کوتاہ لوگون کے
کہ سوا امور ظاہری کی نہین دیکھتی حقیقت مین ترک دوستی کا ہی اسواسطی ہیچ ان ایام
خجستہ فرجام کی کہ خدام ملائک احترام مہمات اوس ولایت گئی ہوی سی موافق مدعا
احباب کی فارغ ہووی اور خاطر بالکل اوسطرف سی جمع ہووی تو دار السلطنت
اصفہان نہین کہ مقر سلطنت ہی نزول اجلال کا واقع ہوا اوسوقت امارت شعار
کامل الاخلاص راسخ الاعتقاد کمال الدین یادگار علی کو کہ باپ دادا اسی زمرۂ بندگان
یکجہت اور صوفیان صافی طویت اس خاندان سی ہی روانہ اوس درگاہ عالی
اور بارگاہ اعلی کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کورنش اور تسلیم کی اور پانے
شرف تقبیل اور تسلیم بساط عزت کی اور آدا کرنے لوازم پرستش اور تہنیت رخصت
مراجعت کی لیکر اخبار مسرت سلامتی ذات ملایک صفات اور صحت مزاج وہاج خورشید
ابتہاج سی خوشی زائد کرنیوالا خاطر اس مخلص خیر خواہ کا ہوا امید ہی کہ ہمیشہ درخت
محبت اور وداد موروثی اور مکتسبی کا اور باغ خلت اور اتحاد صوری اور معنوی کا
کہ بسبب حاصل کرنی تازگی کے اثمار موالات سی اور پہنچنی نہرون مصادقات
سی نہایت تر و تازگی قبول کرنیوالا ہی اور پہنچنی والا کمال نشو ونما کو ساتھہ روانہ
کرنے خطوط اور وکلا کے کہ حقیقت مین مجالست روحانی ہی محرک سلسلہ یگانگی
اور رافع غائلہ بیگانگی کے ہوتی رہین اور روابط معنوی کو ساتھہ الفت
ظاہری کے ملاکر واسطی پورا کرنے کامون کے ممنون جانین حق سبحانہ

تعالی اعنی نبیرۂ خاندان جاہ وجلال اور خلاصۂ دودمان ابہت اور اقبال کو ساتھہ
تائیدات غیب الغیب کی مؤید رکھی فقط یہانتک مذکور ہوا خط میری بہائی شاہ
عباس کا اور چونکہ لوگ آگی میری بہائی سلطان مراد اور دانیال کو کہ بیچ زندگی
پدر بزرگوار میری کی ساتھہ رحمت خدا کی ملی تہی ساتھہ ناموں مختلف کی ذکر کیا کرتی تہی
فرمایا میں نی کہ ایک کو شاہزادۂ مغفور اور دوسری کو شہزادہ مرحوم کہتی رہیں اعتماد الدولہ
اور عبد الرزاق معموری کو کہ ہر ایک ساتھہ منصب ہزاری یا لصدی کی سرفراز تہی ساتھہ
منصب ہزار و ہشتصدی کی سرفراز کیا اور اوپر سواروں قاسم خان برادر اسلام خان
کے دو سو پچاس سوار زیادہ کیے اور بڑی بیٹی خان خانان کو کہ خانہ زاد قابل
مستعد تہا ساتھہ خطاب شاہ نواز خان کی اور سعد اللہ بیٹی سعید خان کو ساتھہ لقب
نوازش خان کی سربلندی بخشی وقت جلوس کی اوپر وزنوں اور گزوں کی تہوڑا زیادہ
کیا تہا میں نی چنانچہ تین رتی اوپر اشرفی اور روپیی کی زیادہ ہوا تہا بیچ اندنوں کی
عرض میں پہنچا کہ لین دین میں آرام خلق اللہ کا اوسمیں ہے کہ مہر اور روپیہ اوپر
وزن پہلی کے ہوں جو بیچ تمامی باتوں کے آرام اور آسودگی خلق اللہ کی منظور
ہے حکم کیا کہ آج کی تاریخ سی کہ گیارہویں اردی بہشت سنہ چہہ کی ہی بیچ سب
ٹکسالوں ممالک محروسہ کی اشرفی اور روپیہ کو ساتھہ دستور پہلی کے مضروب
کرتی رہیں جو پہلی اسکی بیچ تاریخ دوسری ماہ صفر روز شنبہ کی سنہ ایکہزار
بیس میں احداد بد نہادوں کی سنا کہ کابل سردار صاحب وجود سی خالی ہے

اور خاندوران بیچ اطراف اوسکی کے ہی اور معز الملک ساتھہ تہوڑی ملازمین
کے کابل مین ہی تو فرصت کو غنیمت جانکر ساتھہ سوارون اور پیادون بہت
کے غافل اور بیخبر آیکو بیچ کابل کی پہنچایا اور معز الملک نی ساتھہ اندازہ قوت اور حالت
اپنی کی تہوڑا اساتر دد کیا کابلی اور رہنی والی شہر کی خاص کر تمامی جماعت
قزلباش نی گلیون کو کوچہ بند کر کی اپنی گہرون کو مضبوط کیا تہوڑی پٹہان
جمع ہوکر گلیون اور بازار کی طرف سی آئی آدمیون نی چہتون اور گہرون اپنی سے
اون سیاہ نصیبون کو تیر اور بندوق مین پکڑا اور ایک بڑی جماعت کو ساتھہ
قتل کے پہنچایا بارے کہ سرداران معتبر سی اون خوار اور ذلیل کے تہا مار اگیا واقع ہولی
اس مقدمہ سی بلاحظہ اسکی کہ شاید آدمی ہر طرفون اور ہر جوانب سی جمع ہوکر
اونکی راستی باہر ہونیکی بند کرلین گہبراکر گرتی پڑتی بہاگی اور قریب اونکی اسّی
آدمیون کی واصل جہنم ہوی اور دو سو گہوڑی شہر سی پکڑ کے لیگئی نادر علی
میدانی نے کہ موضع لہوکر مین تہا اوسی دن کی آخر مین کابل مین آکر تہوڑی
دور اونکا تعاقب کیا چونکہ فاصلہ ہوگیا تہا اور جمعیت اوسکی کم تہی لاچار لوٹ آیا
مینی اوسکی اس سعی پر کہ سر واقعہ پر جلد آیا اور پہنچا کیا اور معز الملک کی کوشش پر
کہ شہر مین کی تہی اون دونون کو زیادتی منصب سی سرفراز کیا نادر علی کو
کہ ہزاری منصب تہا ڈیڑہ ہزاری کیا اور معز الملک کو کہ ڈیڑہ ہزاری تہا ایکہزار اور
آٹہہ سو کا منصب دار ہوا پہر حسب مجکو ظاہر ہوا کہ کابلی اور خاندوران ثالثی بین

اور تدارک احداد بدنہاد کا دراز ہوا تو چاہا مینی کہ خانخانان کو جو خانہ نشین ہی اور بیکار مع اوسکی لڑکون کی اس خدمت پر مقرر کرون لیکن انہین دنون قلیچ خان نی کیہلی اس سی بذریعۂ فرمان مینی اوسکو بلوایا تہا پنجاب سی آکر سعادت خدمت حاصل کی جو اوسکی حال سی ظاہر ہوا کہ یہ خانخانان کی روانگی سی بندوبست احداد بدنہاد کے دل آزردہ ہوا ہی حتی کہ ظاہر طالب اس خدمت کا ہوا تو مینی حکم دیا کہ صوبہ داری پنجاب کا مرتضی خان کو کرین اور خانخانان خانہ نشین رہی اور قلیچ خان کو منصب ششش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار کا دیکر حکومت کابل پر واسطی دفع احداد بدنہاد کی اور کوہستانی چورون کی روانہ کیا تا وہان کے مفسدون کا بندوبست کر کی بیخ و بنیاد سی اونکو اوکہیڑ دی اور رخصت کی وقت ہر ایک کو خلعت خاصہ اور اسپ و فیل خاص انعام مین دیکر روانہ کیا اور انہین دنون بنابر حسن اخلاص اور قدامت خدمت کے اعتماد الدولہ کو منصب دو ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچہزار روپیہ بطریق انعام عنایت کیی اور مہابت خان کو کہ واسطی لیجانی سامان ضروری لشکر دکن کی اور واسطی ہدایت اور راہ نمائی اتفاق اور یکدلی وہان کی امرا کی مینی بہیجا تہا اکیسوین ربیع الثانی کو لوٹ آیا اور آگرہ مین سعادت ملازمت حاصل کی اور چونکہ اسلام خان کے عرضی سی ظاہر ہوا کہ عنایت خان بنگالہ مین اچہی خدمت اور نوکری بجالایا ہے اسواسطی مینی اوسکا منصب پانصدی اور زیادہ کیا کہ مع اصل و اضافہ دو ہزاری ہو جاوی اور راجہ کلیان کے منصب پر کہ وہ بہی

صوبہ بنگالہ مین مقرر تہا پانصدی ذات اور تین سو سوار اور بڑہائی کہ کل ڈیر ہزاری
ذات اور اٹہہ سو سوار ہو جاوین ہاشم خان کوکہ اودیسہ مین تہا حکومت کشمیر کے عنایت
کیے اور اوسکی چچا محمد حسین کو پہلی کشمیر کیطرف روانہ کیا کہ اوسکی جانی تک کاروبار اوس ملک کا
کرتا ہی میری باپ کی عہد مین اسکی باپ محمد قاسم نام نی کشمیر کو لیکر داخل ممالک محروسہ
کیا تہا حسین قلیچ نی کہ ارشد اولاد قلیچ خان کی سی ہی صوبہ کابل سی آکر سعادت
ملازمت حاصل کی جو نسبت خانہ زادی اوسکی ساتہہ جوہر ذاتی کے جمع تہی اسواسطی
اوسکو ساتہہ خطاب خانی کے سربلند کیا اور حسب التماس اوسکی باپ کی شرط بجا آوری
خدمت تیراہ کی پانصدی ذات اور تین سو سوار اوسکی اگلی منصب پر مینی زیادہ کیی
اور بنظر قدامت اور اخلاصمندی اور کاردانی کے اعتماد الدولہ کو اوپر منصب عالی
وزارت کی تمام ممالک محروسہ مین سربلندی دی اور اوسی دن ایک خنجر مرصع
یادگار علی ایلچی دارای ایران کو عنایت کیا اور عبد اللہ خان کو کہ افسر لشکر کا واسطی
سرکوبی رانا مقہور کے ہوا تہا چونکہ اوسنی ذمہ داری اہبات کی کری کہ گجرات
کیطرف سی مین ولایت دکن مین چلا جاونگا اسواسطی اوسکو صاحب اوس ملک کا
کرکے راجہ باسو کو کہ بعوض اوسکی سردار لشکر رانا مقہور کا کیا اور پانسو سوار
اسکی اگلی منصب پر زیادہ کیی اور صوبہ گجرات کی عوض صوبہ مالوہ خان اعظم کو
عنایت کیا اور چار لاکہہ روپی واسطی سامان اور سرانجام لشکر ہمراہی عبد اللہ خان
کے کہ راہ ناسک سی قریب ملک دکن کی معین ہوا تہا بہیجی گئی صفدر خان بیچ

بہائیون کی صوبہ بہار سی آکر آستانہ بوسی سی مشرف ہوا اور غلامان بادشاہی سے ایک نئی عجیب و غریب کام تصویر کا دکہایا کہ برابر فندق کی چہلکی پر چار مجلسین ہاتی دانت سے تراش کر بنائی تہین اول مجلس کشتی گیرون کی کہ دو آدمی کشتی کرتی ہین اور ایک نیزہ ہاتہہ مین لیے کہڑا ہے اور ایک بڑا پتہر ہاتہہ مین لیے ہوئی ہی اور ایک ہاتہہ زمین پر رکہی بیٹہا ہے اور اسکی آگی ایک چوب اور کمان اور چند برتن بنائی تہی اور دوسری مجلس مین ایک تخت بنایا تہا اور اوسپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر اوس تخت پر بیٹہا ہوا ہے ایک پاؤن دوسری پاؤن پر رکہی ہوی تکیہ پشت سی لگا کر اور پانچ خدمتگار گرد و پیش اوسکی کہڑی کیی تہی اور اوس تخت پر ایک شاخ درخت کا سایہ ڈالا تہا تیسری مجلس مین کام نٹون کا بنایا تہا ایک لکڑی کہڑی کر کے تین رسن اوسمین باندہی تہین اور ایک نٹ اوسمین سید ہا پاؤن اولٹی ہاتہہ سی پیچہی سر سی پکڑے ایک پاؤن پر کہڑا ہوا ہے اور ایک بکری اوس لکڑی پر کہڑی کی تہی اور ایک شخص ڈہول گردن مین ڈالی بجا رہا ہے اور ایک آدمی ہاتہہ اوپر کیی کہڑا ہے رسیون کی طرف دیکہتا ہوا اور پانچ آدمی اور وہان کہڑی ہین کہ اونمین سے ایک کی ہاتہہ مین لکڑی ہے اور چوتہی مجلس مین ایک درخت بنایا تہا اور اوسکی نیچی تصویر حضرت عیسی علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کیے تہی اور ایک شخص آپکی قدمون پر سر رکہی ہوی ہے اور ایک بوڑہا آپسی باتین کر رہا ہی اور چار آدمی اور کہڑی ہوی ہین چونکہ اسطرحکا کام عمدہ بنایا تہا مینی اوسکو انعام

اور زیادتی علوفہ سی سرفراز کیا اور میرزا حسین کہ مینی اوسکو دکن سی بلوایا تہا آخر ماہ
مین اوسنی آکر ملازمت حاصل کی اور صفدر خان کو اضافہ منصب سی سرفراز کیا
اور لشکر رانا مقہور کے کمک پر مقرر فرمایا جو عبد اللہ خان فیروز جنگ نی ارادہ کیا تہا
کہ راہ ناسک سی نزدیک ملک دکن مین آوی اسواسطی میری دلین آیا تہا کہ راء امر
کچہواہہ کو کہ بندگان باخلاص سی میری والد مرحوم کی ہی عبد اللہ خان کی ساتہہ
مقرر کرون کہ ہر جگہہ اوسکی ہمراہ رہی اور اوسکو نچہوڑ ہی کہ بی وقت تہورا وستا بی
کرہی اسواسطی اوسکو اچہی رعایتون سی سرفراز کرکے خطاب راجگی سی کہ اوسکی
گمان مین نہ تہا ممتاز کرکے نقارہ بہی عنایت کیا اور قلعہ رنتہنبور کو کہ ہندوستانی
مشہور قلعون سی ہی اسی رامداس کچہواہہ کو دیکر خلعت فاخرہ اور ہاتہی اور گہوڑا
دیکر رخصت کیا اور خواجہ ابو الحسن کو کہ دیوانی کل سی موقوف ہوا تہا صوبہ داری
دکن پر بلحاظ اس بات کی کہ میری بہائی مرحوم کی ساتہہ مدتون وہان رہا تہا مینی
مقرر فرمایا اور ابو الحسن پسر اعتماد الدولہ کو خطاب اعتقاد خانی سی سرفراز کیا اور
معظم خان کی لڑکون کو منصب لائق دیکر بنگالہ مین اسلام خان کی پاس
بہیجا اور راجہ کلیان کو سردار اوڈیسہ کا اسلام خان کی تجویز سی کیا اور اوسکو
اضافہ دوصدی ذات وسو سوار سی سرفراز کیا اور چار ہزار روپیہ شجاعت خان
دکنی کو عنایت کیی اور آبان کی ساتوین تاریخ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ
نی دکن سے آکر ملازمت حاصل کیے اندنون مین لبسبب شورش

اور ہیجدہم کے کہ ولایت ماوراالنہر مین واقع ہوا تھا بہت امرا اور سپاہی
قوم ازبک کی مثل حسین بی اور پہلوان بابا اور یونس بی درمن اور برم بی
وغیرہ میری درگاہ مین ملتجی ہوکر ملازم ہوی ہر ایک کو خلعت اور اسپ
اور نقد اور منصب اور جاگیر سے مینی سرفراز کیا اور دوسری تاریخ آذر کی ہاشم
خان بنگالہ سی آیا اور سعادت آستان بوسی سے مشرف ہوا پانچ لاکہہ روپیہ مدد خرچ
واسطی لشکر فیروزی اثر دکن کے کہ بسرداری عبداللہ خان مقرر ہوا تہا
بہمدست روپ خواص اور شیخ انبیا کی احمدآباد گجرات مین بہیجی اور غرہ دی کو
بقصد شکار کے موضع سمونگر مین کہ میری شکارگاہ مقررہی ہی متوجہ ہوا مین بارہ
ہرن وہان شکار ہوی اونمین سی سولہ ہرن خود مینی شکار کیی تہی اور چہہ کو
شہزادۂ خورم نے دو دن رات مین وہان رہا اور اتوار کے رات وہان سی
بخیر و خوبی طرف شہر کے آیا اور ایک رات یہ بیت میری دل مین آئی ہے
بود بر آسمان تا مہ انور ❊ مبادا عکس او از چتر شہ دور ❊ چراغچیون
اور قصہ خوانون کو مینی حکم دیا کہ وقت سلام او صلوۃ بہیجنی مین اور قصہ
کہنی کے ابتدا اس شعر سی کیا کرین اور اب اسطرح ہوتا ہے تیسری ماہ دی سے
سشنبہ کے دن عرضداشت خان اعظم کے پہنچی کہ عادلخان بیجاپوری اپنی
تقصیرون سی پشیمان ہوکر بندگی اور دولت خواہی مین زیادہ سب سی
سرگرم ہے اور چودہوین دی کو مطابق سلخ شوال کے ہاشم خان طرف

کشمیر کے رخصت ہوا اور یادگار علی ایلچی ایران کو فرغل خاصہ نفیس عطا کیا اور اعتقاد
خان کو اپنی ایک تلوار خاص سرانداز نام بخشی اور شادمان ولد خان اعظم کو خطاب شادمان
خانی دیکر منصب اوسکا اصل و اضافہ سی ایکہزارا اور پانصدی ذات اور پانسو سوار مقرر ہوی
اور نشان سی سرفراز ہوا اور سردار خان برادر عبداللہ خان فیروز جنگ اور ارسلان بی
اذبک کہ حراست سیستان کی اوسکی تفویض تھی سب کو مینی نشان عنایت کیی اور مینی
خاص جو ہرن ماری تھی حکم کیا کہ اونکی چمڑون کی جانماز بنواکر دیوان خاص و عام
مین بچھوا دین کہ لوگ اوسپر نماز پڑہا کرین اور میر عدل اور قاضی کو کہ مدار علیہ
امورات شرعیہ کی ہین بواسطہ رعایت عزت شرع کی حکم کیا کہ مجکو زمین بوس جو بجاے
سجدہ کی ہے نہ کیا کرین اور پنجشنبہ کو بائیسوین تاریخ دن کی پہر طرف سمونگر کے شکار کو
متوجہ ہوا چونکہ وہان بہت ہرن جمع تھی اسواسطی خواجہ جہان کو رخصت کیا کہ گہیرا
کراکر اون سبکو میری خیمون کی طرف لاوین ڈیڑ کوس خیمہ شاہی تھی جب
مینی سنا کہ بہت شکار گہیری مین آیا ہی تو اوسطرف متوجہ ہوکر جمعہ کی دن مینی
شکار شروع کیا اور آیندہ جمعرات تک ہر روز بیگمات کی ساتھ اوس گہیری مین جتنی
شکار چاہتا تھا مارتا تھا بعضی زندہ پکڑی جاتے تھی اور بعضی بندوق و تیر سے
ماری جاتی تھی اتوار اور جمعرات کو کہ مین بندوق جانور پر نہین مارتا ہون اسواسطی
اندنون مین زندہ پکڑتے تھی غرض اس ہفتہ مین نوسو سترہ نر و مادہ شکار
ہوی اونمین سے چھ سو اکتالیس ہرن نر و مادہ گرفتار ہوی چارسو چہار

فتحپور کو روانہ کیی کہ وہان کی رمنی مین اونکو چھوڑ دین اور چوراسی کو اونمین سے
حکم کیا کہ اونکی ناکون مین نتھین چاندی کی ڈال کر اوسی زمین مین آزاد کرین
اور دو سو چھتہر ہرن کہ تیر و بندوق و چیتی سی ماری گیئی تھی ہر روز اونکو بیگمات
اور خادمان محل مین اور باقی امرا اور بندگان شاہی کو تقسیم کیی اور جب مین
شکار کرنی سی تھک گیا تو سب امرا کو فرمایا کہ شکارگاہ مین جاکر باقیون کو مارین
اور خود بدولت مع الخیر روانہ طرف شہر کی ہوا اور ستروین ذیقعدہ کو مینی حکم دیا
کہ ممالک محروسہ کی بڑی شہرون مین مثل الہ آباد اور احمد آباد اور لاہور اور آگرہ
اور دہلی وغیرہ کے لنگر خانی واسطی فقرا کی بناوین جب بڑی شہر تیس شمار ہوی
منجملہ اونکی چھہ جگہہ اول سی لنگر خانی تھی دوسرون مین اب جاری کرنیکا حکم دیا
اور چوتھی تاریخ بہمن کی ہزاری منصب راجہ نرسنگہ دیو پر اضافہ کیا کہ سب چارہزاری
ذات اور دوہزار سوار ہو جاوین اور تلوار خاص اوسکو مرحمت کی اور دوسری خاص تلوار
شاہ بچہ نام شاہ نواز خان کو عنایت کی سولوین ماہ اسفندار کو بدیع الزمان پسر
میرزا شاہرخ کا لشکر رانا مقہور پر افسر مقرر ہوا اور اوسکی ہاتھہ راجہ باسو کی واسطی مینی
ایک تلوار بھیجی اور جب مینی مکرر سنا کہ امرا سرحد کی بعضی مقدمات کو کہ اونکی
غیر مناسب ہے عمل مین لاتی ہین اور لحاظ شرع و تورہ کا نہین کرتے اسواسطی
مینی بخشیون کو فرمایا کہ فرمان امرا سرحد کو تحریر کرین کہ مرتکب ایسی کامون
کے جو خاص لائق بادشاہون کے ہین نہووین اول یہہ کہ جھروکہ مین نہ بیٹھا

کریں اور امرا اور سرداروں سے جو مقرر اونکی کمک کو ہاں تکلیف جوکی اور تسلیم کے
نکریں اور ہاتی نلٹا ایا کریں اور سیاست کی واسطی آنکہین نہ پہوڑا کریں اور ناک
کان نہ کاٹین اور زور سے کسی کو مسلمان نکریں اور اپنی نوکروں کو خطاب ندیا کریں
اور نوکران شاہی سے کورنش اور تسلیم نلیا کریں اور لوگون کو موافق معمول دربار
شاہیے کی چوکی پر مقرر نکریں اور سوار ہوتے وقت نقارہ نہ بجواوین اور ہاتی گہوڑی
جو لوگون کو دین خواہ وہ ملازم شاہی ہون خواہ نوکر اون کی تو چلوا ور کجاب اونکی
کند ہو نپر رکہوا کر سلام اونسی نکرایا کریں اور اپنی سواریون مین ملازمان شاہی کو
پیادہ نہ چلوایا کریں اور جو اونکو لکہین مہر اوسکی اوپر نکریں اور ان سب پر آئین
جہانگیری مشہور ہین ہمیشہ عمل کرتے رہین اور کبھی خلاف اسکی نکریں

جشن ساتوان نوروز کا جلوس مبارک سے

غرۂ فروردین کو ساتوین سال جلوس کی سہ شنبہ کی دن سولہوین محرم کے
سنہ ایکہزار اکیس ہجری مین درمیان دار الخلافت آگرہ کی مجلس نوروز
عالم افروز اور جشن عشرت اندوز کی مرتب ہوئی بعد گذرنی چار گہڑی کے
شب پنجشنبہ سے تیسری فروردین کو کہ ساعت مقرر کی ہوئی نجومیون کے
تہی تخت پر بیٹہا مین اور موافق ہر سال کے حکم دیا کہ روز شرف آفتاب تک
بازار آراستہ اور مجلس عشرت مرتب رہی خسرو بی اذبک کہ درمیان قوم

ازبک کی خسرو قرچی مشہور ہے انہیں دنون مین آیا اور سعادت ملازمت سے حاصل کیے چونکہ مرد معتبر ملک ماوراء النہر کا تھا اسواسطی اوسکو بہت عنایتوں سی سربلند کیا اور خلعت خاصہ دیا اور یادگار علی ایلچی ایران کو پندرہ ہزار روپیہ بطریق خرچ کے عنایت کیی اور انہیں دنون پیشکش افضل خان کی کہ صوبہ بہار سی آئی تھی نظر اشرف مین گذری تیس ہاتی اور اٹھارہ ٹانگن اور بارہ تہان بنگالہ کے اور چوب صندل اور نافہ مشک کی اور چوب عود اور باقی ہر طرح کے چیزین تہین اور بعد اسکی پیشکش خاندوران کے بھی ملاحظہ کی پینتالیس[۴۵] گھوڑی اور دو شتر چینی اور خطائی اور چیڑی سمور کے اور باقی تحفی کہ کابل اور اوسطرف مین ملتی ہین بہیجی تھے اور باقی امیرون نے اپنی گھرون مین پیشکش آراستہ کر کے کمال تکلفات کیی تہی موافق دستور ہر سالکی ہر روز ایک ایک کی پیشکش کو ملاحظہ فرماتا تھا اونمین سی جو پسند خاطر ہوتے اوسکو لی لیتا اور باقی صاحب خانہ کو مرحمت کرتا اور تیرہوین فروردین کو مطابق اونتیسوین محرم کے عرضداشت اسلام خان کیے آئی کہ تائید الہی اور برکت اقبال شاہی سے بنگالہ فساد سی عثمان افغان کے خالی ہوگیا اور آگی سے کہ حقیقت اس لڑائی کے لکہی جاوی چند خصوصیتین بنگالہ کے تحریر ہوتے ہین کہ بنگالہ ایک ملک ہے نہایت وسعت مین دوسری اقلیم مین طول اوسکا بندر چاٹگام سے موضع کرہی تک ساڑہی چارسو کوس کا اور عرض اوسکا شمالی پہاڑون سی ملک مداران کے

فائدہ کنارہ ہی تک دوسو بیس کوس حاصل اوسکا تخمیناً ساٹھہ کرور دام ہوتی ہین
اور ساٹھہ کرور کے دام کے حساب سی ایک کڑور پچاس لاکھہ روپیہ کلدار ہوتی ہین
جب ملک اوڑیسہ بہی بنگالہ مین داخل تہا یہ حساب مع اوسکی آمدنی کے ہی اگلی حاکم
بنگالہ کے ہمیشہ بیس ہزار سوار اور ایک لاکہہ پیدل رکہتی تہی اور ایکہزار ہاتی اور چار
پانچ ہزار کشتی نواڑہ کے اور باقی سامان جنگ وغیرہ کا اونکی یہان رہتا تہا شیرخان
کے وقت سی یہ ملک پٹہانون کی پاس رہا جب ملک ہندوستان میری والد کے
حکومت سی فرین ہوا تو اونہون نی افواج قاہرہ اوس ملک کی طرف روانہ کے
اور بہت مدت اوسطرف توجہ فرماتے یہانتک کہ وہ ملک سعی و کوشش سے
اولیای دولت قاہرہ کے حکومت دا‌ودکرانی سی نکلکر کہ آخری حاکم وہانکا تہا
اور خانجہان کے لڑائی مین مارا گیا اور اوسکا لشکر متفرق ہوا اوس دن سی
میری نوکرون کے تصرف مین آیا اور ابتک کچہہ پٹہان اوسکی اطراف مین رہگئی
تہی اور دور دور کے مقام کچہہ اونکی تصرف مین تہی رفتہ رفتہ وہ بہی ہمارے
فوجون سی عاجز ہوی اور اون ملکون کو حوالی ہماری سپاہ کی کیا اور جب
بندوبست تمام ملک کا اللہ تعالے کی عنایت سی متعلق میری ذات سی ہوا تو یعنی
اول سال جلوس مین راجہ مانسنگہ کو کہ وہان کی حکومت پر مقرر تہا اپنی پاس
بلوالیا اور قطب الدینخان کو کلتاشس کو کہ میری امیرونمین سی ممتاز تہا
اوسکی جگہہ بنگالہ مین بہیجا لیکن وہ وہان پہنچکر چند دنون مین ایک مفسد کی

ہاتھہ سے کہ اوس ملک مین متعین تھا شہید ہوا اور وہ نمک حرام بھی سزا مین
مارا گیا پہر مینی جہانگیر قلیخان کو کہ حاجب صوبہ اور جاگیر دار ملک بہار کا تھا بسبب
نزدیک ہونی کے منصب پنجہزاری ذات اور سوسواری سی سرفراز کرکے حکم دیا کہ بنگالہ
مین جاکر وہان کا حاکم رہی اور اسلام خان کو جو آگرہ مین تھا صوبہ بہار مین بھیجا
کہ وہان جاوی اور اوس ملک کو اپنی جاگیر مین رکھی تھوڑی مدت تک جہانگیر قلیخان
حاکم بنگالہ رہا لیکن خرابی آب وہواسی کمال بیمار ہوا اور رفتہ رفتہ اوسیمین وفات پائی
جب مینی لاہور مین حال اوسکی وفات کا سنا تو اسلام خان کی نام فرمان لکھا کہ صوبہ
بہار کو افضل خان کی سپرد کرکے خود جلد تر روانہ بنگالہ کا ہو اور ایسی بڑی خدمت
اوسکو دینی سی بسبب کم عمری کے اکثر لوگون نے باتین کین لیکن جوہر ذاتی اور استعداد
اصلی اوسکی جو میری نظر مین تھی اسواسطی خود مینی اپنی فکر سے اوسکو اس خدمت پر
مقرر کیا عجب اتفاق اوسنی امورات اوس ملک کے ایسی خوب سرانجام دیی کہ ابتدای
عملداری سے آج تک کسینی وہان کا ویسا بندوبست نکیا تھا کہ اونہین عمدہ کامونسی
اوسکی ایک دفع کرنا عثمان کا ہے کہ اوسنی میری والد مرحوم کی وقت مین کئی بار
افواج شاہی سی مقابلہ کیا تھا اور آج تک نہ نکالا گیا اندنون کہ اسلام خان نے
موضع ڈہاکہ کو اپنا مقام گاہ کیا اور اودہر کے زمینداروں کے بندوبست پر متوجہ
ہوا تو اوسکی دلمین آیا کہ کچھہ فوج کو عثمان کے ملک کو روانہ کرنا چاہیی اگر اطاعت
بادشاہ کے قبول کری تو بہتر ورنہ اور مخالفون کے طرح اوسکو بھی سزا دی جاوی

اور چونکہ شجاعت خان اونہین دنون اسلام خان کی پاس پہنچ گیا تہا تو قرعہ سرداری
اس لشکر کا اوسکی نام نکلا اور چند افسر بہی اوسکی ہمراہ کر دی مثل کشور خان و افتخار خان
اور سید آدم بارہہ اور شیخ اچہی بہتیجا مقرب خان کا اور معتمد خان اور لڑکی معظم خان کے
اور اہتمام خان وغیرہ کہ معتمدان شاہی سی ہین اور اپنی لوگوئین سی بہی ایک جماعت
اونکی ہمراہ کر دی اور نیک ساعت مین اس لشکر کو اوسطرف روانہ کیا اور میر قاسم
پسر میرزا مراد کو میر بخشی اور واقعہ نویس کیا اور چند زمینداروں کو بہی واسطی راہ بتلانی کے
ہمراہ بہیجا غرض جب یہہ فوج شاہی اوسکی ملک و قلعہ کی قریب پہنچی تو اول کہی وکیل
اوسکی فہمایش کو گیی کہ اوسکو واسطی اطاعت بادشاہ کے فہمایش کرین اور خلاف
و فساد سی باز رکہین لیکن چونکہ کمال غرور اوسکی دماغ مین سمایا ہوا تہا اور ہمیشہ
بنگالہ اور دوسری ملکون کا لینا اوسکی خیال مین تہا اسواسطی ہرگز اوسنی اون کے
باتون کو نہ سنا اور مستعد جنگ کا ہوا اور ایسی جگہہ واسطی لڑائی کے مقرر کی کہ وہان
جہیل اور دلدل تہی یکشنبہ کو نوین محرم کی شجاعت خان نی نیک ساعت اختیار
کرکے افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہہ مقررہ کہڑی ہون عثمان نے
اوس دن قرار جنگ دلمین نکیا تہا لیکن جب سنا کہ لشکر شاہی تیار ہو کر آیا ہی تو
لاچار سوار ہو کر نالہ کے کنارے پر آیا اور اپنی سوار و پیادون کو برابر لشکر بادشاہی
کے کہڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی اور ہر فوج اپنی سامنی کی فوج کی طرف بڑہی
تو پہلی اوس مفسد نی اپنی مست ہاتی کو بادشاہی ہراول فوج پر بڑہایا اور خوب

جنگ عثمان خان سے بنگالہ مین لشکر جہانگیر کے
اور مظفر ہونا

لڑائی ہوئی ہراول کی سرداروں مین سی سید اعظم بارہہ اور شیخ اچہی درجۂ شہادت
کو پہنچی اور برنغار کے سردار افتخار خان نی بہی خوب بہادری کر کے حق نمک آدا کیا
اور جان قربان کی اور اوسکی ہمراہی بہی ایسی لڑی کہ ٹکڑی ٹکڑی ہوگئی اور
اسیطرح سردار جرنغار بہی کشور خان داد مردمی دیکے دیگر بادشاہی کام مین فدا ہوا
اور باوجودیکہ وہ بدبخت بہی بہت زخمی اور ماری گئی تہی لیکن وہ کم بخت یہ سمجہا کہ سردار
ہراول اور افسر برنغار اور جرنغار کے فوج شاہی سی ماری گئی مین اور یہی ایک غول
رہا ہے اس خیال پر اپنی لوگونکا مرنا اور زخمی ہونا اوسپر بہاری نگذرا اور اوہی گرمی سے
غول پر گرا اور ادہر بہائی بیٹی شجاعت خان کی اور باقی افسران فوج شاہی اوسکو
گہیری ہوی شیر دنکی طرح عثمان کو جستجو کرہی تہی چنانچہ اسی تلاش مین اکثر
شہید ہوی اور اکثرون سے بڑی بڑی زخم اوٹہای اسی حالمین اوسنی اپنا پہلا
ہاتی مست گجپت نام شجاعت خان پر دوڑایا اوسنی برچہا اوٹہا کر اوس ہاتی کے مارا
لیکن ایسی مست ہاتی کو اوس برچہی سی کیا پرواہ تہی نزدیکا تو شجاعت خان نی تلوار نکالکے
بی دریغ اوسپر دو ہاتہ ماری وہ اوسکو بہی خیال مین نہ لایا تو شجاعت خان سے
جمدہر نکالکر دو جمدہر اوسکی ماری وہ اوس سی بہی نزدیکا اور شجاعت خان کو مع گہوڑی
گرادیا شجاعت خان نے گرتے وقت جہانگیر شاہ پکار کے کہا اور گہوڑی سی جدا ہوگیا
اوسکی اردلی نے دو تیر ایک تلوار ہاتی کے پاؤن پر ماری کہ ہاتی بیٹہہ گیا پہر
اردلی نے ہاتی بان کو نیچی گرادیا پہر شجاعت خان نی پیادہ جمدہر سی ہاتی کے

سونڈ اور پیشانی کو اسقدر زخمی کیا کہ ہاتی اوسکی وار سے چلاکر لوٹ گیا اور بسبب زخمونکی
اپنی فوج مین جاکر پڑا اتنی مین شجاعت خان کا گہوڑا صحیح وسالم اوٹھکر کہڑا ہوا
اور یہہ اوسپر پہر سوار ہوگیا اتنی مین اون لوگون نی ایک ہاتی جنگی اور شجاعت
خان کے نشان بردار پر دوڑایا اور اوس نشان بردار کو مع گہوڑی گرا دیا شجاعت
خان یہہ دیکہکر دوڑتا آیا اور نشان بردار کی تسلی کو پکارا کہ خبردار مت گہبرانا مین زندہ
ہون اوسوقت نشان کے نیچی بہت بندگان شاہی حاضر تہی سب تیر وجمدہر
اور شمشیر لیکر ہاتی پر دوڑی اتنی مین شجاعت خان نے علمدار کو اوٹہایا اور
دوسرا گہوڑا منگواکر سوار کیا پہر اوسنی نشان بلند کرکے اپنی جگہہ کہڑا ہوا غرض اسی
کشت وخون مین بندوق عثمان کے پیشانی پر لگی اور ہرچند لوگون نی اوسکو
ڈہونڈہا نہ پایا لیکن وہ بباعث اس زخم کے اوس تیزی سی باز رہا اور دوپہر تک
اپنی لوگونکو لڑائی کی ترغیب دیتا رہا اور میدان جنگ گرم تہا بعد اسکی وہ لوگ
بہاگی اور فوج شاہی نے پیچہا کیا یہانتک کہ اونکو اونکی سنگر مین داخل کیا
دشمنون نی اوسمین گہسکر فوج کو تیر وبندوق سی روکا اور بادشاہی
لوگونکو اندر نہ جانی دیا لیکن ولی برادر عثمان اور ممریز اوسکی بیٹی نے مع
اور بیگانون کے عثمان کے زخم پر نظر کی تو جانا کہ یہہ اس زخم سے نہ بچیگا
اب اگر ہم بہاگکر اوسطرف اپنی قلعہ مین جاوین تو ان لوگون مین سے
کوئی زندہ نہ رہیگا صلاح یہ ہے کہ ابہی اسی سنگر مین لڑتے رہین اور اخیر رات

کو فرصت دیکھکر قلعہ مین چلی جاوین غرض آدہی رات کو عثمان مرگیا آخر شب کو اوسکی
لاش لیکر وہ لوگ قلعہ کے طرف روانہ ہوی اور سامان وغیرہ سب وہین چھوڑا
قراولون نی یہہ خبر شجاعت خان کو دی دوشنبہ کی فجر کو سب دولت خواہان شاہی
جمع ہوی اور یہہ صلاح کی کہ انکا تعاقب کرو اور انکو فرصت نہ لینی دو لیکن بہ سبب
ماندگی سپاہ اور کفن دفن شہیدون کے اور غمخواری زخمیون کی تعاقب سے
باز رہے اور اسی سوچ مین تھی کہ عبد السلام معظم خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپ
چیون سے وہان پہنچا اور جب یہہ لشکر تازہ اور مدد کو آگیا تو سب ملکر اوسکی پیچھی چلی یہہ خبر
عثمان کے بہائی ولی نے کہ بعد اوسکی سر فتنہ ہوا تہا سنی کہ شجاعت خان مع ایک
نئی لشکر کے کہ ابہی آیا ہے عنقریب آپہنچا اوسوقت اوسنی اپنا بچاو سوا عجز و انکسار
اور اخلاص و مصالحت کی نہ دیکہا اور بو اسطی لوگون کے پیغام بہیجا کہ جو سر فتنہ تہا
وہ مر گیا اب جو لوگ کہ رہے ہین مسلمان اور بندہ بادشاہی ہین اگر قول و قرار دو
تو ہم اگر بستی لین اور بادشاہ کے بندگی مین حاضر رہین اور اپنی ہاتی پیشکش
کرین شجاعت خان اور معتقد خان سنے کہ لڑائی مین عمدہ خدمتین کیے تہین
مع صلاح اور دولت خواہون کی مصلحت جانکر اوسکو قول و قرار سے تسلی دیکے
دوسری دن ولی مع خویشان و قریبان عثمان آکر شجاعت خان اور باقی
سردارون سی ملا اور اونچاس ہاتی پیشکش کیی شجاعت خان سنے اور امراء
شاہی کو اوس پر گنہ پر کہ اوسکی تصرف مین تہا چھوڑکر خود مع ولی اور باقی

افغانون سے کہتی سفر کے بیرہ سے دن مع افواج قاہرہ جہانگیر نگر مین آئی اور اسلام
خان سی ملی جب آگرہ مین یہہ خبر خوشی کے اس بندہ درگاہ آلہی نے سنی تو سجدی
شکر کے بجالایا اور اس فتح کو محض عنایت آلہی سے جانا اور اس حسن خدمت پر
اسلام خانکو شش ہزاری منصب سی سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زمان
کا دیکر ہزاری ذات اور سو سوار اوسکی اگلی منصب پر بڑہا ہی اور دوسری امیرون کی
بہی موافق اونکی خدمت کی اضافہ اور رعایتون سی سرفراز کیا اور جب پہلی یہ خبر
عثمان کے مارے جانی کے عوام مین مشہور ہوئی تہی تو واسطی صدق و کذب
اس خبر کے مینی فال دیوان مین لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی کی دیکہی تو یہ غزل نکلی

دیدہ دریا کنم و صبر بصحرا فگنم اندرین کار دل خویش بدریا فگنم

خوردہ لعم تیر فلک بادہ بدہ تا سرمستا عقدہ در بند کمر نرگس و جوزا فگنم

چونکہ یہہ بیت مناسب مقام کے تہی تو مینی اوس سے فال فتح کی لیے بعد چند روز کے
خبر آئی کہ عثمان تیر قضا سے مارا گیا اور بہت ڈہونڈہا اوسکا قاتل معلوم نہوا اور
سنولوین فروردین کو مقرب خان کہ سرداران عمدہ اور محرمان اسرار جہانگیری سے
منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوکر بندر کہنبایت سے
آیا اور سعادت ملازمت سی مشرف ہوا مینی اوسکو بجہت چند مصلحت کی حکم
کیا تہا کہ بندر گوہ مین جاکر وہان کے وزیر کو دیکہی اور وہان کے جو عمدہ
چیزین دیکہی خاص ہمارے واسطی خرید لاوے اسواسطی وہ طرف گوہ کی گیا

اور ایک مدت وہان رہکر جو عمدہ چیز وہان کی دیکھی بی طمع زر خوب قیمت سے
کہ جو فرنگیون نی کہی دیکہکر خریدی جب وہان سی لوٹ کر آیا تواون سب
چیزونکو کئی مرتبہ مین میری نظر سے گذرانین ہر طرح کے اوسمین تحفی تہی اور چند
جانور اوسمین بہت عجیب و غریب تہی کہ مینی نہ دیکہی تہی بلکہ کوئی اونکا نام بہی نہین
جانتا تہا حضرت فردوس مکانی نے ہر چند اپنی واقعات مین صورت اکثر جانورونکی
لکہی ہے لیکن تصویرین اونکی نہ بنوا ئین مینی جہانگیر نامہ مین اونکی تصویرین بہی
بنوا دین کہ جیسا سننی سے اونکی تعجب ہوتا ہے دیکہنی سے بہی حیرت ہو ایک جانور اونین
مور سے بہی بڑا تہا اور مستی مین اپنی دم کو طاوس کے طرح کر لیتا ہے اور ناچتا ہے چونچ
اور پاون اوسکی مشابہ مرغ کی ہین اور اوسکی سر و گردن پہ ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہی
مستی مین ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گویا مرجان مین جڑا ہوا ہے اور تہوڑی دیر مین
وہی جگہہ سفید ہو جاتے ہی اور روئی کی طرح دکہتی ہی طرفہ یہ ہے کہ مستی مین وہ
ٹکڑی گوشت کے بقدر ایک بالشت کی لٹک آتی ہین مثل سونڈہ کے اور پہر جب
اوپر کہنچتا ہے تو بارہ سنگہی کے باقی سینگہہ کے طرح دو دو انگشت کہڑی ہوئے
دکہتی ہین اور آنکہون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ ہوتے ہین کہ اونکا رنگ
نہین بدلتا اور رنگ باقی پرونکا مختلف دکہائی دیتا ہے برخلاف طاؤس
کے پرون کے اب یہ جانور ہند مین بہت ہے مشہور فیل مرغ کے ساتہہ اور
ایک بندر عجیب طرح کا لایا تہا کہ ہاتہہ پاؤن اور سر و گوش اوسکی بندر کی سی تہے

اور مونہہ لومڑی کا سا اور آنکھین باز کیسی لیکن باز کے آنکھوں سی بڑی اور سری
دم تک ایک گز کا تہا بندر سی نیچا اور لومڑی سی اونچا بال بدن کے ببر کے طرح
خاکستری رنگ کانون سی ٹہوڑی تک سرخ دم آدہ گز سی کچھہ بڑی بخلاف اور
بندرون کے اسکی دم بلی کیطرح گری تہی کبہی ہرن کے بچی کیطرح بولتا ہے غرض
عجیب جانور ہے اور جنگلی جانورون سی جنکو چکور کہتی ہین کسی سی نہین سنا کہ اونی
گہر مین انڈی بچی دیی ہون میری والدنے بہی بہت کوشش کیے لیکن بچی نہوی
اور مینی جب اونکی نر و مادہ کو بہت سی لیکر اکٹہا رکہا تو انڈی دیی بہر مینی مرغی کے
تلی بچی نکلوای اور دو سال مین قریب اسی بچون کے ہوی اور کچھہ اوپر پچاس بڑی
لوگون نے اس سے کمال تعجب کیا اور کہنی لگی کہ ہمنی ولایت مین بہت سعی کی لیکن
انکی انڈی بچی نہوی اور مینی انہین دنون مہابت خان کے منصب پر ہزاری
ذات اور پانسو سوار زیادہ کیی کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑہی تین ہزار
سوار ہو جاوین اور منصب اعتماد الدولہ کا اصل و اضافہ سی چار ہزاری ذات کے
اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور جہانسنگہہ کی منصب پر بہی پانصدی ذات اور سو سوار
زیادہ کیی کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو
جاوی اور اعتقاد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑہائے
کہ کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوی اور خواجہ ابو الحسن نی انہین
دنون مین آکر دکن سے سعادت ملازمت حاصل کیے اور دولت خان کہ فوجدار

الہ آباد و جونپور کا تہا خدمت مین حاضر ہوا اوسکی ہزاری منصب پر ملینی پالنسو اضافہ کیا اور شرف آفتاب کی دن اونیسوین فروردین کہ منصب سلطان خورم کا کہ دہ ہزاری تہا بارہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکہتا تہا منصب چارہزاری سی سرفراز کیا اور مقرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکہتا تہا پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیی اور منصب خواجہ جہانکا کہ دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا تہا پانصدی اضافہ ہوی غرضکہ انہین ایام نوروز مین اکثر بندگان شاہی اضافہ منصب سی سرفراز ہوی اور انہین دنون مین دلیپ نے دکن سی آکر ملازمت حاصل کیے چونکہ اوسکی باپ راجہ رای سنگہ نے وفات کیے تہی اسواسطی مینی اوسکو خطاب رای سی سربلندی دیکر خلعت پہنایا اور رای سنگہ کا ایک بیٹا اور تہا سورج سنگہ نام اور باوجود دلیپ کی رای سنگہ نی سورج کی ماکے محبت سی اوسکو اپنا جانشین کر کے ٹیکا دیا تہا اور چاہتا تہا کہ سورج سنگہ میرا جانشین ہو بعد اوسکی وفات کی سورج سنگہ نے کہا کہ باپ نی مجکو ٹیکا دیکر اپنا جانشین کیا ہے مینی اوسکی اس بات سی ناراض ہوکر کہا کہ اگر باپ نی تجکو ٹیکا دیا ہے تو اب مین دلیپ کو سرفراز کر کے ٹیکا دیتا ہون پہر اپنی ہاتہہ سی اوسکی پیشانی پر ٹیکا لگا کر جاگیر اور ملک اوسکی باپ کا اوسکو عنایت کیا اور اعتماد الدولہ کو دوات و قلم مرصع عنایت ہوا اور لکہی چند راجہ موضع کانون کا کہ کوہستانی معتبر راجون سی ہے اور اوسکا باپ راجہ اودہرم میری باپ کے عہد مین آیا تہا اور اتی وقت عرض کیے تہی

که راجه ٹوڈرمل کا بیٹا آکر میرا ہاتہہ پکڑ کے خدمت مین لی چلی سو بموجب اوسکی التماس کے
ٹوڈرمل کا بیٹا اوسکی لانی کو مقرر ہوا تہا اسواسطی لکہی چندنی بہی التماس کیے که اعتماد الدوله
کا بیٹا اگر مجہی خدمت مین لی چلی سو مینی شاہپور کو بہیجا که اوسکو اپنی ہمراه لی آوے
اور پہاڑ کی تحفون سی عمده ٹانگن اور شکاری جانور از قسم باز و جره اور شاہین وغیره
کے اور مشک نافی اور مشک والی ہرنون کی چیڑی که اونمین نافه لگی ہوئی تہی اور تلواریں
جنکو ہندی مین کہانڈه کہتی ہین اور خنجر که اس زبان مین اونکو کٹاره کہتی ہین اور ہر طرح
کی چیزین لاکر نظر کین درمیان راجون اس کوہستان کی راجه مذکور با وجود اسکی که
سونا بہت رکہتا ہی معروف اور مشہور ہے کہتی ہین که کان سونی کی اوسکی ولایت
مین ہے اور واسطی بناکرنے دو توپخانه لاہور کے خواجه جہان خواجه دوست محمد کو که اس
کام مین مہارت تمام رکہتا ہے بہیجا مینی مہمات دکن کی بسبب نفاق سردارون اور
بے پروائی خان اعظم کے صورت بہتر پیدا نکی اور شکست عبد الله خان کی ہوئی تو
خواجه ابوالحسن کو واسطی تحقیق اس واقعه کے بلایا مینی بعد دریافت اور تلاش بہت کی
معلوم ہوا که شکست عبد الله خان بارہ کی بسبب غرور اور جلد جلنی اور بات نه مانتی سے
ہوئی تہی اور کچہه تہوڑا سا بسبب نفاق اور نااتفاقی امرا کے بہی واقع ہوا چونکه
از سرنو قرار داد وه ہوا تہا که عبد الله خان ناسک ترہنگ کی طرف سی ساتہه لشکر
گجرات اور اون امیرون کے که ہمراه اوسکی تعین کیے گئے تہی روانه ہووے
یه فوج ساتہه سردارون معتبر اور امیرون دلاور مثل راجه رامداس اور

خان عالم وسیف خان وعلی مردان خان بہادر وظفر خان اور دوسری بندہاے
نمک خوار کہ آراستگی تمام رکہتی تہی شمار لشکر کا دس ہزار سی گذر کے چودہ ہزار تک پہنچا
تہا اور بر ایک طرف سی مقرر تہا کہ راجہ مانسنگہہ اور خانجہان اور امیر الامرا اور بہت لوگ
سرداروں سی متوجہ ہوں اور یہہ دونوں فوجیں کوچ اور مقام ایک دوسری کی
سے خبردار رہیں تا بیچ تاریخ معین کی ہر دو جانب سی غنیم کو گہیر لیں اگر یہہ ضابطہ منظور
ہوتا اور دل متفق اور غرضیں دامنگیر نہوتیں تو غالب گمان شدہ تہا کہ اللہ تعالی فتح روزی
کرتا عبد اللہ خان جو گہاٹی سے گذرا اور بیچ ولایت غنیم کے آیا تو مقید اس امر کا نہوا کہ
کہ قاصدوں کو بہیج کر خبر اوس فوج کے معلوم کرے اور بموجب قرار داد کی حرکت
اپنی کو ساتہہ حرکت اونکی کے مطابق کر کے ایسا کری کہ بیچ روز اور وقت معین کے
غنیم کو گہیر لیں بلکہ تکیہ اوپر قوت اور طاقت اپنی کے کر کے اس معنی کو بیچ خاطر کے لایا
کہ اگر تنہا یہہ فتح میری جانب سی ہوئی تو بہتر اور اچہا ہوگا اس داعیہ کو دل میں
قرار دیکر ہر چند راہ اس نی چاہا کہ ساتہہ سہولیت اور آہستگی کے آگی جایا چاہیی فائدہ
نکیا غنیم کہ اوس سی خبر تمام رکہتا تہا ایک جماعت کثیر کو سرداروں اور ترکیوں سے
کہ اوپر سر اوسکی کے بہیجی تہی اور ہر روز ساتہہ اوسکی لڑتے تہی اور ششکو ساتہہ پہینکنی
بان اور طرح طرح کی آتشبازی کے مقصور کرتے تہی یہانتک کہ غنیم نزدیک ہوا اور
اصلا اوس دوسری فوج سی اوسکو خبر نہ پہنچی اور جب دولت آباد میں کہ
محل جمعیت دکنیوں کا تہا نزدیک پہنچا تو عنبر سیاہ روی ایک لڑکی کو کہ

بنسبت قرابت کی ساتھہ سلسلہ نظام الملک کے باعتقاد اپنی کے رکھتا تھا واسطی اس
امر کے کہ مردم دل وجان سی سرداری اوسکی قبول کرین ساتھہ سرداری کے ہاتھہ
اوسکا اوٹھا کر پکڑا اور خود کو پیشوا اور سردار قرار دیکر مرتبہ مرتبہ آدمی بہیجتا رہا اور کثرت
اور اژدہام غنیم کا زمان زمان زیادہ ہوتا تھا یہانتک ہجوم لاکر ساتھہ پہینکنی بان
اور طرح طرحکی آتشبازی جنگی کے کار اوپر اوسکی تنگ کیا آخر الامر دو تنخواہون نے
صلاح دیکہی کہ اوس فوج سی مدد نہ پہنچی اور دکنیون نی مستعد ہوکر رخ طرف ہمارے
کیا ہے مصلحت دولت کی بیچ اوسکی ہے کہ بالفعل لوٹ کر سرانجام دوسرا کیا جاوے وہ
سب نی یکدل اور یکزبان ہوکر پہلے طلوع ہونے صبح صادق سی کوچ کیا اور
سرحد اوس ولایت تک دکنی ہمراہ آئی اور ہر ایک فوج ساتھہ ایک فوج کے مقابل ہوکر
بیچ مارنی کوٹنی کے تقصیر کرتی تہی ان دنون مین بہت جوانان مردانہ
بیچ کام کے آئی علی مردان خان بہادر نے داد بہادری اور مردانگی کے دیکر زخم
سخت اوٹھای اور زندہ گرفتار ہاتہہ غنیم مین ہوکر معنی نمک حلالی اور جان
فشانی کے ہمراہیون کو سمجہائی اور ذوالفقار بیگ نی بہی ترددات مردانہ اور
جوانانہ کئی ایکبار پاؤن اوسکی مین لگا اور بعد دو روز کے اس سرای فانی
سے طرف مکان جاودانی کی روانہ ہوئی جب بیچ ولایت راجہ بہرجو کے کہ
دولت خواہان درگاہ سے ہی داخل ہوی وہ جماعت لوٹ گئی اور عبد اللہ خان
متوجہ طرف گجرات کی ہوا حاصل کلام کا یہہ ہے کہ اگر بیچ روانگی کے بسہولیت جاتا

اور انتظار کر تا کہ وہ فوج دوسری بھی ساتھ اوسکی ملجائی تو کار خاطر خواہ اوسکا ہو دولت قاہرہ کی صورت پاتی بمجرد اوسکی خبر لوٹنی عبد اللہ خان کے ساتھ سرداروں فوج کے کہ راہ برار سے متوجہ تھی پہنچی پہر ہٹ کر نامصلحت دیکھکر لوٹ گئی اور بیچ عادل آباد کی کہ حوالی برہانپور مین واقع ہے ساتھ لشکر پرویز کی ملحق ہوی جو یہ اخبار بیچ آگرہ کے پاس میری پہنچا شورش نہایت بیچ طبیعت اپنی کی پائی میں اور ارادہ کیا کہ خود متوجہ ہو کر ان ملازموں نمک حرام کو بیچ و بنیاد سی گرادون بین امرا اور دو تنخواہ ساتھ اس معنی کے استار اضی نہوی خواجہ ابو الحسن نی عرض کیا کہ مہمات اوسطرف کی کو جیسا کہ خانخانان سمجھا ہی دوسری نی نہین سمجھا اوسکو چاہیی بھیجنا تا کہ اس بگڑی مہم کو درست کری اور بیچ انتظام کے لاوی اور ساتھ مصلحت وقت کی ایک صلح درمیان مین ڈالی تو بزور ایام سرانجام بخوبی کیا جاوی اور دوسری دو تنخواہ بھی ساتھ اس مقدمہ کی ہمراز ہوی اور سب کی رای نے ساتھ اسکی قرار پایا کہ خانخانان کو بھیجنا چاہیے اور خواجہ ابو الحسن بھی ہمراہ اوسکی جاوی اور ساتھ اسی قرار داد کی دیوانیوں نے سامان روانگی خانخانان اور ہمراہیوں اوسکی کا کر کے روز یکشنبہ ہفدہم اردی بہشت سنہ سات کو رخصت کیا شاہ نواز خان و خواجہ ابو الحسن اور رزاق بردی اذبک اور چند دوسروں نی ہمراہیوں سے اور اوسکی اکثر ہمراہیوں نے بیچ اسی تاریخ کے سلام رخصت کا کیا خانخانان نے ساتھ منصب شش ہزاری کی سرفرازی پائی اور شاہ نواز خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور سوسوار کا تسلیم کیا داراجان کو

ساتھہ اضافہ پانصدی ذات اور سیصد سوار کی کہ تمام دو ہزاری ذات اور ایکہزار
او پانصد سوار کا ہی سربلندی ہوئی اور چین داد لیسر خورد اوسکی کو بہی منصب لایق دیا
خانخانان کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور فیل خاصہ مع اسامان اور اسپ عراقی
عنایت کیا اور ایسی ہی اوسکی بیٹون اور ہمراہیون کو خلعت و اسپ مرحمت کیا اور اسی
مہینی مین معز الملک معہ لیسران اپنی کے کابل سی آکر سعادت آستان بوسی سی سرفراز
ہوا شیام سنگھہ اور رای منگت بہدوریہ سے کہ تعینات لشکر بنگش سی تہی حسب الالتماس
قلیچ خان کی ساتھہ زیادتی منصب کے سربلندی پائی شیام سنگھہ ہزار و پانصدی تہا
پانصدی دوسری اوپر منصب اوسکی کے اضافہ ہوی اور رای منگت بہی ساتھہ زیادتی
منصب کی مفتخر ہوا ایک مدت ہوئی تہی کہ اخبارین بیماری اصفخان کی آتی تہین
اور چند مرتبہ رفع مرض بہی ہوا اور پہر لوٹ آیا یہانتک کہ بیچ برہانپور کی چہپا سٹھہ
برس کی عمر مین انتقال کیا فہم اور استعداد اوسکی نہایت خوب تہی اور تیز دستی اوسکی
طبیعت پر غالب تہی شعر بہی کہتا تہا کتاب خسرو شیرین کو بنام میری نظم کرکے
مسمی بنورنامہ کیا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میری کے بدرجہ امارت اور وزارت کے
پہنچا تہا باوجود اسکی کہ میری زمانہ شہزادگی مین چند مرتبہ اوس سی کچہہ حرکتین بیچ
ظہور کے آئین اور اکثر مردم بلکہ خسرو بہی یہی جانتی تہی کہ بعد جلوس میری کے
نسبت اوسکی ناراضی اور عتاب فراوان بیچ عمل کے آوینگے اب بخلاف اوسکے
کہ بیچ خاطر اوسکی اور دوسرون کے قرار پایا تہا دربارہٴ رعایت اوسکی کے ظہور

مین آیا اور اوسکو ساتھہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کے سرفراز فرمایا اور بعد اوسکی
ایک مدت بوزیر صاحب استقلال ہوا ساتھہ رعایت احوال اوسکی کے کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہوا اور بعد انتقال اوسکی کی فرزندون اوسکی کو منصب دیکر ہر طرح
سے رعایتین کین آخر الامر ظاہر ہوا کہ نیت اور اخلاص اوسکا درست نتہا نظر اوپر
اعمال ناقص اپنی کی کے ہمیشہ مجہسی توہم دلمین رکہتا تہا اوس شورش اور فساد سے
کہ بیچ راہ کابل کے واقع ہوا تہا کہتی ہین یہ خبردار رہا بلکہ تقویت اون تیرہ بختون کی
کرتا تہا مگر مجکو باور نہین ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کی مصدر بدخواہی اور
بدبختی کا ہو بعد تہوڑی عرصہ کے بیسوین اسی ماہ کو کہ اردی بہشت ہی خبر فوت
ہولی میرزا غازی کے پہنچی میرزا امشار الیہ حاکم زادگان ٹہٹہ سی ہی ذات بین ترخانیان
سے بیچ عہد والد بزرگوار میری کی پدر اوسکی میرزا جانی نے دولتخواہی اختیار کرکے
ساتھہ ہمراہی خانخانان کی کہ اوپر ولایت اوسکی کے متعین تہا قریب لاہور کے
ساتھہ بزرگی ملازمت کے سعادت یاب ہوا اور ساتھہ بخشش بادشاہانہ کی ولایت
اوسکی کو ساتھہ اوسکی سونپا اور خود ملازمت دربار کے اختیار کرکے آدمیون اپنی کو
واسطی حفاظت اور نگہبانی ٹہٹہ کے رخصت کرایا اور جبتک زندہ تہا بیچ ملازمت
کے رہا آخر الامر برہانپور مین وفات پائی میرزا غازی خان بیٹا اوسکا
کہ بیچ ٹہٹہ کے تہا بموجب فرمان عرش آشیانی کی ساتھہ سرداری
اور حکومت اوس دیار کے سرفراز ہوا سعید خان کو کہ بیچ بہکر کے تہا

حکم ہوا کہ اوسکو دلاسا کرکے حاضر درگاہ کری خان مشار الیہ نی لوگون کو بہیجکر
اوسکو دلتنخواہی کی راہ بتائی آخرالامر اوسکو آگرہ مین لاکر ساتھہ شرف پابوس والد
بزرگوار میری کے سرفراز کیا ہنوز بیچ آگرہ کے تہا کہ عرش آشیانی نے انتقال
فرمایا اور مینی اوپر تخت دولت کی جلوس کیا بعد اوسکی کہ خسرو کا تعاقب کرکے
لاہور مین داخل ہوا مین خبر پہنچی کہ امرا خراسان کے جمعیت کرکے بر سر قندہار آئے
ہین اور شاہ بیگ حاکم وہان کا بیچ قلعہ کے محصور ہوکر منتظر کمک کا ہے بالضرورت
کمک قندہار کے مقرر ہوئی یہہ فوج حوالی قندہار پہنچی تہی کہ لشکر خراسانیون کا
تاب مقابلہ کی اپنی بیچ نہ دیکہکر لوٹ گیا میرزا غازی نے قندہار مین پہنچکر
ملک اور قلعہ کو سردار خان کے کہ حاکم وہان کا تہا سپرد کیا اور شاہ بیگ خان
طرف جاگیر اپنی کے متوجہ ہوا اور میرزا غازی نے بہکر ہوکر عزیمت لاہور کی
کی اور سردار خان نی تہوڑی مدت مین کہ بیچ قندہار کے تہا وفات پائی
اور پہر وہ ولایت محتاج ایک سردار صاحب وجود کے ہوئی اس مرتبہ
قندہار کو ساتھہ اضافہ ٹہٹہ کے میرزا غازی کو مرحمت کیا مینی اوس تاریخ سے
زمان رحلت تک وہانپر ساتھہ لوازم حفظ وحراست کی قیام واقدام رکہتا تہا
سلوک اوسکا ساتھہ سرکشون کی بعنوان پسندیدہ تہا جو بعوض میرزا غازی
کے ایک سردار بیچ قندہار کے بہیجا تہا اسواسطی ابو النبی اذبک کو کہ ملتان
اور اوس حدود مین واقع تہا اوپر اس خدمت کی مامور کیا مینی منصب

اوسکا ہزار دو پانصدی ذات اور ہزار سوار کا تہا سہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور خطاب بہادر خانی اور علم سے سربلند ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ و حراست ولایت کے ساتھ مقرب خان کے مقرر ہوئی اور ردپ خواص کو کہ خدمتگارون نزدیک والد بزرگوار میری سی تہا ساتھ خطاب خواص خانی اور منصب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفراز کرکے فوجداری سرکار قنوج کی اوسکو مرحمت کی جو دختر اعتقاد خان ولد اعتماد الدولہ کے واسطی خورم کے خواستگاری کی تہی اور مجلس کدخدائی اوسکی درمیان مین تہی روز پنجشنبہ اٹہارویں خورداد کو اوپر مکان اوسکی کے جاکر ایک روز اور ایک شب وہان رہا مین اور تحفہ لایق بہت پیشکش کیی اور بیگمون اور اندرون اپنی کو مع خادمان محل کے توری سامان مین دیگر امیرون کو سروپا عنایت کیی اور عبد الرزاق کو کہ بخشی دری خانہ کا تہا واسطی سرانجام ولایت ٹہٹہ کے بہیجا کہ تا تعین سردار مستقل صاحب وجود کے سپاہی اور رعیت کو وہان کیی دلاسا دیکر اوس ولایت کو بیچ قید ضبط کے لاوی اور سات اضافہ منصب اور عنایت فیل اور پرم نرم خاصہ کے سرفرازی پاکر مرخص ہوا معز الملک کو بجای اوسکی بخشی کیا اور خواجہ جہان کو کہ واسطی دیکہنی عمارت لاہور کے اور قرار طرح اوسکی کے مرخص ہوا تہا بیچ آواخر اسی مہینی کے آکر ملازمت حاصل کیے میرزا عیسی ترخان کو کہ خویشون میرزا غازی سی بیچ لشکر دکن کے تعین تہا اور واسطی مصلحت امور ٹہٹہ کے طلب کیا تہا مینی بیچ اسی تاریخ کی سعادت

خدمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تہا ساتہہ منصب ہزاری ذات اور
پانصد سوار کے ممتاز ہوا اور جو کہ خون بنی اوپر مزاج میرے کی کچہہ غلبہ کیا تہا بصوابدید
اطبا کے چہار شنبہ ماہ مذکور کو قریب ایک آثار کے خون دست چپ اپنی سی نکالا مینی
جو خفت اوسکی تمام حاصل ہوئی بیچ خاطر کے پہنچا کہ اگر محاورات مین خون کہینچنی کو
سبک ہونا کہین تو بہتر ہو گا الحال یہی لکہا جاتا ہی مقرب خان کو کہ اوسنی فصد لی تہی
کہپوہ مرصع عنایت کیا کشنبہ اس مشرف فیلخانہ اور اصطبل کو کہ زمانہ حضرت عرش
آشیانی سی اب تک کہ متصدی انہین دو خدمت کا تہا اور مدت عمر سی آرزوی
خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات کی رکہتا تہا اور پہلی اس سی ساتہہ خطاب کے
سرفرازی پائی ہوئی تہا اب ساتہہ منصب ہزاری کے کام روا ہوا میرزا رستم
ولد سلطان حسین میرزای صفوی کو کہ بیچ لشکر دکن کے متعین تہا اور حسب
التماس اوسکو طلب کیا تہا روز شنبہ نہم ماہ تیر کو ساتہہ فرزندون کی آکر ملازمت
حاصل کیے ایک قطعہ لعل اور چہالیس دانہ مروارید پیشکش کیی اوپر منصب تاج خان
حاکم بہکر کے کہ امرای قدیم اس دولت سی ہی پانصدی ذات اور سوار زیادہ
کیی گیی اور قضیہ فوت شجاعت خان کا کہ امور عجیبہ اور غریبہ سی ہی بعد اوس سے
کہ مصدر ایسی خدمت کا ہوا اور اسلام خان نے اوسکو طرف سرکار اوڈیسہ
کے رخصت کیا تو اثنای راہ مین ایک رات اوپر مادہ فیل چوکندی دار کے سوار
ہوا اور خواجہ سرای خورد سالکو بیچ خواصی اپنی کے بٹہایا جس وقت کہ لشکر اپنی سے

فوت شجاعت خان

باہر ایا ایک فیل مست برسر راہ باندہا تہا غرہ فیل آواز ہجوم اسپان وحرکت سوارون
سی دیکہ اوسکی ہوا کہ زنجیر توڑا ہی اس سبب سی شور وغوغا بلند ہوا جو یہ شور وغل گوش
خواجہ سرا کی پہنچی مضطربانہ شجاعت خان کو کہ بیچ خواب کی یا درحالت بی شعوری شراب
کی تہا بیدار کیا اور کہا کہ فیل مست کہل گیا ہے اور متوجہ اسطرف کا ہے بمجرد سننی
اس سخن کے مضطرب ہوکر اوپر سی چوکندی کے آپکو نیچی ڈالا بعد گرنی کے انگشت پاؤن
اوسکی نیچے اوپر ایک پتہر کے لگ کر چر گئی اور صدمہ ایسی زخم کے سی بعد دو تین روز کے
وفات کی مجملاً گوش زد ہونے اس خبر کیسی حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جوان
مردانہ بمجرد اوس فریاد کے کہ اوس تک پہنچی یا وہ سخن خورد سال سی سنی اسطرح
مضطربانہ اوپر تابانہ آپکو بالای فیل سے نیچی ڈالی واقع مین جای حیرت ہی
اونیسوین ماہ تیر کو خبر اس حادثہ کے مجکو پہنچی لڑکون اوسکیکو ساتہ نوازشون
اور منصبون کے دلجوئی کے مینی اگر یہ قضیہ اوسپر نگذرتا تو ایسی خدمتین نمایان
کیے تہین کہ ساتہ طرح طرح کے رعایتون اور شفقتون کے سرفرازی پاتا مصرعہ
با قضا بر نمی توان آمد ایک سو ساٹہہ زنجیر فیل نر و مادہ اسلام خان نے بنگالہ سے
بہیجی تہی بیچ اسی روز کے نظر سی گذری اور داخل فیلخانہ خاصہ شریفہ کے ہوی
راجہ ٹیک چند راجہ کما یون نے رخصت چاہی جو کہ باپ اسکی کو بیچ زمانہ عرش
آشیانی کے ایک سو راس اسپ مرحمت ہوئی تہی بموجب اوسی دستور کے
مرحمت کی مینی اور فیل بہی دیا گیا اور جب تک یہان پر تہا ساتہ خلعتون بہت کے

سرفرازی پائی اور خنجر مرصع بہی دیا برادرون اوسکی کو بہی خلعت اور اسپ
دیئے گئی ولایت اوسکی کو بدستور سابق اوسکو عنایت فرمایا یعنی کہ شادمان اور
کامران جای اور مقام اپنی کو پہنچی اور ساتہہ کسی تقریب کی کہ یہ شعر امیرالامرا کا پڑہا گیا
بگذر مسیح از سر ما کشتگان عشق ٭ یک زندہ کردن تو بصد خون برابرست ٭
جو طبیعت میری موزون ہے کبہی ساتہہ اختیار کے اور کبہی بی اختیار مصرعہ
یا رباعی یا بیت بیچ خاطر میری کے آتی ہے یہ بیت اوپر زبان کے گذری
از من متاب رخ کہ نیم بی تو یک نفس ٭ یکدل شکستن تو بصد خون برابرست ٭
جب یہ پڑہا گیا تو ہر شخص نے کہ طبع موزون رکہتا تہا اس زمین مین بیت کہکر گذرانی
ملا علی احمد مہرکن نے بہی کہ احوال اوسکا پہلی گذرا بہنین کہا اے محتسب ز گریہ
پیر مغان بترس ٭ یک خم شکستن تو بصد خون برابرست ٭ ابوالفتح دکنی کہ امرای
معتبر عادلخان سی تہا اور پہلی اس سی دو برس دولت خواہی اختیار کرکے آکر
داخل اولیای دولت قاہرہ کا کیا تہا دسوین تاریخ امرداد کو ملازمت مین آیا
اور منظور عنایت اور تربیت کا ہوکر ساتہہ شمشیر خاصہ اور خلعت کے سرفرازی
پائی اور بعد چند روز کے اسپ خاصہ بہی اوسکو مرحمت کیا خواجہ محمد حسین کہ
نیابت بہتیجی اپنی کے بیچ کشمیر کو گیا تہا جو خاطر جمعات وہان کے سی جمع کی
بیچ انہیں دنون کے آکر ملازمت حاصل کیے جو کہ واسطی حکومت پٹنہ اور
دار الہی وہان کے کوئی سردار بہیجنا ضرور تہا تو تجویز کیا یعنی کہ میرزا رستم کو

بہیجون منصب اوسکیکو کہ پنجہزاری ذات اور ہزار و پانصد سوار کا تہا پنجہزاری ذات
اور سوار کرکے بتاریخ چہبیسوین جماد الثانی مطابق دوم شہریور کے سونپنا حکومت پٹنہ
کا کرکے ساتہہ اسپ اور زین مرصع اور فیل خاصہ اور شمشیر مرصع اور خلعت فاخرہ کے
رخصت کیا بیٹی اور لڑکون اوسکی کو اور لڑکون مظفر حسین خان میرزائی برادر اوسکی
کو ساتہہ اضافون منصب اور فیل اور اسپ اور خلعت کی سرفرازی دی اور ہمراہی
اوسکی بیچ مرخص ہوی رای دلیپ کو واسطی کمک میرزا رستم کی تعین کیا جوکہ جگہہ
اور مقام اوسکا نزدیک اوس حدود کی تہا جمعیت خوب اوس خدمت مین حاضر
کری پانصدی ذات اور سوار اور منصب اوسکی کی زیادہ کیی بیٹی کہ دو ہزاری ذات
اور ہزار سوار ہوی اور فیل بہی عنایت ہوا اور ابوالفتح دکنی سے کہ بیچ سرکار ناگپور
اور اوس حدود کے جاگیر پائی تہی مرخص ہوا کہ سرانجام جاگیر اپنی کا بہی کرے
اور محافظ و نگہبان اوس ملک کا بہی رہی خسرو بی ازبک اوپر فوجداری
سرکار میوات کی معین ہوا اور منصب اوسکا ہشت صدی ذات اور سیصد سوار کا
تہا اب ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا حکم ہوا اور اسپ بہی اوسکو مرحمت
کیا بیٹی جو نظر اوپر خدمت قدیم مقرب خان کے کی بیٹی تو بیچ خاطر کے ایسا پہنچا
کہ کوئی آرزوی دلی اوسکی بیچا ہی چہوٹنا اسواسطی منصب اوسکی کو بڑہایا تہا
بیٹی اور جاگیرین خوب پائی تہین لیکن آرزو علم اور نقارہ کی رکہتا تہا ساتہہ
اس عنایت کی بہی سرفراز ہوا اور صالح پسر تبنی خواجہ بیگ میرزا صفوی کا

ہوئی تھی کہ شعور اور ہوش اوس سی کمتر ہوگیا تھا اور بیچ حافظہ اوسکی کے
نقصان بہت آگیا تھا مجہسی اخلاص بہت رکہتا تہا حیف کہ اوس سی کوئی
فرزند نہا کہ قابل تربیت اور رعایت کی ہوئی حسین قلیخان کہ اپنی والدیکے
طرفسی بیچ پیشاور کے تہا اگرچہ بستم آذر کو ملازمت حاصل کیے ایکسو مہر اور ایکسو
روپیہ نذر گذرانی اور پیشکش اپنی کو گہوڑی اور اقمشہ اور دوسری جنسون سے
کہ ہمراہ رکہتا تہا بیچ نظر کے لایا ظفرخان کو کہ خانہ زادون اور کوکہ زادون
معتبر سے ہی مینی نوازش کرکے ساتہہ صوبگی بہار کے سرفراز کیا او منصب
بالصدی ذات اور سوار بڑہا کر سہ ہزاری ذات اور دوہزار سوار کا مقرر رکہا
اور ساتہہ بہائیون کی خلعت اور اسپ سی سرفرازی پاکر طرف اوس صوبہ
کے رخصت ہوا ہمیشہ آرزو اوسکی یہہ ہی کہ ساتہہ خدمت علحدہ کی سرفرازی پاوی
تا کہ جوہر اپنی کو ظاہر کری مینی بہی چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوٹی
آزمایش اوسکی کے مقرر کی مینی جو کہ وقت سیر و شکار کا تہا سہ شنبہ کی دن دوم
ذیقعدہ مطابق چہارم ماہ دی کو دارالخلافت آگرہ سی بارادہ شکار کی نکلا مین
اور بیچ باغ دہرہ کے منزل ہوئی اور چار روز اوس باغ مین توقف ہوا دسوین
روز ماہ مذکور کو خبر فوت ہوئی سلیمہ سلطان بیگم کے کہ بیچ شہر کے بیمار تہین سنی
والدہ انکی گلرخ بیگم صبیہ حضرت فردوس مکانی کے تہین اور باپ اونکی میرزا
نورالدین محمد خواجہ زادون خواجہ نقشبند سی ہین ساتہہ جمیع صفات حسنہ کی

آراستگی رکھتی تھی عورتوں مین ایسی ہنر اور قابلیت کم جمع ہوتی ہین حضرت
جنت آشیانی نی اس خواہرزادی اپنی کو ازراہ کمال شفقت کی نام زد بیرام
خان کی کیا تھا بعد انتقال ہونی اونکی کے بیچ آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی
کے یہ شادی واقع ہوئی بعد کشتہ ہونی مشارالیہ کے والد بزرگوار میری انکو
عقد نکاح اپنی مین لائی بیچ شصت سالگی کے ساتھہ رحمت خدا کی واصل ہوئین
اوس روز باغ دہرہ سی کوچ ہوا اعتماد الدولہ کو واسطی سرانجام تجہیز و تکفین انکی
کے بہیجا مینی اور بیچ عمارت باغ منڈاکر کے کہ بیگم نے خود تیار کرایا تھا فرمایا مینی
کہ انکو رکھین ستروین ماہ دی کو میرزا علی بیگ اکبر شاہی نی لشکر دکن سے
آکر ملازمت کی خواجہ جہان نے کہ طرف کابل کے رخصت ہوا تھا تاریخ
اکیسوین ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی پائی اور مدت جانی آنی اوسکی
کے تین مہینی گیارہ روز ہوی اور بارہ مہر اور بارہ روپی نذر کری اور اوسی
دن راجہ رامداس نی لشکر فیروزی اثر دکن سی آکر ملازمت کی اور ایک سو
ایک مہر نذر گذرانی جوامرای دکن کو خلعت زمستانی نہین بہیجا گیا تھا بدست
حیات خان کے ارسال کیا گیا اور جو بندر سورت کا بیچ جاگیر قلیج خان کے
مقرر تھا حسین قلیج کو واسطی ضبط اور حراست اوس جگہہ کے التماس کیا کہ مرحمت
ہووی ستائیسوین تاریخ کو ساتھہ خلعت اور خطاب خانی اور علم کی سرفراز ہوکر
مرخص ہوا واسطی نصیحت امرای کابل اور ناسازی کے کہ درمیان انکی

اور قلیچ خان کی واقع ہوئی تھی راجہ رامداس کو بھیجا اور اسپ اور خلعت اور
تیس ہزار روپیہ مدد خرچ عنایت ہوی بیچ تاریخ چھٹی ماہ بہمن کی کہ پرگنہ باڑی
محل نزول کا تھا خبر فوت ہونی خواجہ محمد حسین کے کہ بندون قدیم الخدمت
اس دولت سی تھا پہنچی بڑا بھائی اوسکا محمد قاسم خان بیچ زمانی والد بزرگوار میری
کے رعایت کلی پای ہوی تھی اور خواجہ محمد حسین بھی اون خدمتون سی کہ از روے
اعتماد کے فرمایا گیا تھا مثل بکاولی اور امثال اوسکی سرفراز ہوتا تھا اوس سی کوئی
فرزند نہین ہوا اور کوسہ تھا کہ اصلا بیچ داڑھی اور موچھہ اوسکی کے ایک بال نہین
نکلا بات کرنی مین بھی بہت فریاد کرتا تھا اور مثل خواجہ سراؤن کے سمجھا جاتا تھا
دوسری شاہ نواز خان کہ خانخانان نے برہانپور سی واسطے عرض کرنے بعضی
معروضات کے روانہ کیا تھا پندرہوین ماہ مذکور کو آکر ملازمت کی ایکسو مہر
اور ایکسو روپیہ نذر کیے جو معاملون دکن کی نے نسبت جلد ہی عبد اللہ خان
اور نفاق امرا کی سے صورت بہتر کی پیدا کی دکھنی لوگ راہ سخن کے پاکر ساتھہ
امرا اور دولتخواہون وہان کے حکایت صلح کے درمیان مین لای اور عادلخان
نے طریقہ دولتخواہی کا اختیار کر کے التماس کیے کہ اگر ہم دکن طرف میری رجوع
ہو ایسا کرون کہ ظاہر ہوی اور یہ معنی باعث حیرت تمام کا ہو یوز کا حال مقرر
ہے کہ غیر جگہہ مین مادہ اپنی سے جفت نہین ہوتا ہے چنانچہ والد بزرگوار نے
ایک مدت مین قریب ہزار یوز کے جمع کیے تھی بہت چاہا کہ یہ آپسمین ساتھہ

ایک دوسری کے جفت ہووین ہرگز ہرگز نہوی اور بارہ یوز نر و مادہ کو باغات
مین قلاوہ نکالکر چھوڑا وہان بھی ساتھہ ایک دوسری کے جفت نہوی ان دنونمین
ایک یوز نر نے قلاوہ اپنا توڑکر پاس ایک مادہ یوز کے جاکر جفت ہوا بعد ڈہائی
مہینی کے تین بچہ جنسی فی الجملہ عجائبات سی لکھا گیا جبکہ یوز ساتھہ یوز کے جمع نہین
ہوتا ہے شیر بدرجہ اولی سنا نہین گیا کہ بعد گرفتاری کی جفت ہوا ہو جو کہ عہد دولت
فیض مہد میری مین وحشت طبیعت جانورون صحرائی کیسی اوٹہائی گئی چنانچہ
شیر اسقدر رام ہوی تھی کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھولی ہوی درمیان آدمیون
کے پھرتی ہین اور نہ ضرر اپنی آدمیون کو پہنچاتا ہے اور نہ وحشت اور رمید گی
رکھتی ہین حسب اتفاق ایک شیرنی حاملہ ہوئی اور بعد تین مہینی کے تین بچی
جنسی اور یہہ ہرگز نہین ہوا کہ شیر جنگلی بعد گرفتاری کے ساتھہ مادہ اپنی کے
جمع ہوا ہو حکیمون سی سنا گیا تہا کہ دودہ شیر کا واسطی روشنی آنکھہ کے
نہایت مفید ہے ہرچند کوشش کی کہ نم دودہ کا پستان اوسکی مین ظاہر ہو
میسر نہوا بیچ خاطر کے ایسا پہنچا جو کہ شیر جانور غضب ناک ہی اور شیر پستان
مادر مین از روی محبت کی کہ ساتھہ بچہ کی ہوتی ہے نزدیک ہوئی اور چوسنی
بچہ شیر کی سہی وقت پکڑنے پستان اوسکی کے واسطی نکالنی دودہ کی غصہ
اوسکا زیادہ ہوتا ہے اور شیر خشک ہو جاتا ہے اور آوا خرار دی بہشت مین
خواجہ قاسم برادر خواجہ عبد العزیز کے کہ خواجہ زادون نقشبندیہ سی ہین

ماورالنہر سے آکر ملازمت کی اور بعد چند روز کی بارہ ہزار روپی بطور انعام اوسکو
مرحمت ہوی اور جو کہ خواجہ جہان نے حوالی شہر مین فالیز خربوزہ کی بوائی تھے
بعد گذرنی دوپہر کے روز پنجشنبہ دہم خورداد کو اوپر کشتی کی سوار ہوکر راہ دریا کی
واسطی سیر فالیز کی روانہ ہوا اور لوگ ہمراہ تھی دو تین گہڑی دن رہی پہنچکر شب کو
سیر فالیز مین سحر کی عجب تند باد اور جکڑ ہوا کا ہوا کہ خیمہ اور سراپردہ برپا نرہا
اوپر کشتی کے وہ رات بسر کی اور کچھہ روز جمعہ سی بہی سیر فالیز مین گذرا اور پہر طرف
شہر کے لوٹ آیا مین افضل خان کہ مدت مدیدی ساتھہ الم دل اور جنون غریب
کے گرفتار تہا دسوین تاریخ خورداد کے فوت ہوا جاگیر اور وطن راجہ جکمن کا کہ بیچ
خدمت دکن کی تقصیر کی تہی بدلکر مہابت خان کو عنایت کیا شیخ پیریہ واسکون
اور بی تعلقون وقت سی ہی اور خاص بسبب محبت اور اخلاص کی کہ ساتھہ
میری رکھتا ہی طریقہ خدمتگاری اور ہمراہی کا اختیار کیا ہے پرگنہ میرٹھہ مین جو
وطن اوسکا ہے قبل اس سی بنیاد ایک مسجد کی ڈالی تہی ان دنون مین
اوپر کسی تقریب کی ذکر اوسکا ہوا جو خاطر اوسکی کو طرف اتمام اس بنا سے
خبر کے پایا مینی چار ہزار روپیہ دیی مینی کہ خود جاکر صرف اوسکی کری اور ایک
فردشال خاصہ کی مرحمت کرکے رخصت کیا مینی اور دیوانخانہ خاص و عام مین
دو مجحر چوبین ترتیب دیی گیی ہین مجحر اول مخصوص ہی واسطی امرا و ایلچی
اور اہل عزت کی اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہین ہوتا ہے اور مجحر دوسرا

کہ وسیع تر مجرا اول سی ہی واسطی جمیع بندگان اور منصبداران اور احدیان اور
اونلوگونکی کہ اطلاق نوکریکا اوپر اونکی کیا جاوی قرار دیا گیا اور باہر اس مجرے کے
نوکران امرا اور تمام لوگ کہ دیوانخانہ مذکور مین آتی ہین کہڑی ہوتی ہین جو
درمیان مجرا اول اور ثانی کی کچہہ فرق نتہا دین آیا کہ مجرا اول کو ساتہہ نقرہ کی
زینت دی جاوی فرمایا مینی کہ مجر مذکور اور اوس نردبان کو کہ اس مجر سی اوپر
بالاخانہ جہروکی کی رکہا ہے اور دو فیل کو کہ دونو طرف جہروکی کی ہنرمندون
نے چوب سی ترتیب دی ہین چاندی مین منڈوائین بعد اتمام کے عرض ہوا
کہ ایکسو پچیس ۱۲۵ من چاندی بوزن ہندوستانی کہ آٹہہ سو اسی من ولایتی کے
ہے صرف کی گئی الحق ایسی زیب و زینت پیدا کی کہ گویا یہی چاہتا تہا تیسری
تاریخ ماہ تیر کو مظفر خان نی پٹنہ سی آکر ملازمت کی بارہ مُہر نذر گذرانی بعد اوس سے
کہ مظفر خان بیچ خدمت کی تہا بالضدی ذات اوپر منصب سابق اوسکی کے بڑہا کر
عَلم عنایت فرمایا اور شال خاصہ دیکر پٹنہ کو رخصت کیا جاننا تہا یین کہ دیوانہ کُتا
جس جانور کو کاٹے مر جاتا ہی غالبا یہ معنی اوپر ہاتی کے صحیح نہین ہوا تہا عہد دولت
میری مین ایسا واقع ہوا کہ ایک رات ایک کتی دیوانہ نی بیچ جگہہ بندہنی ایک کی
فیلان خاصہ سی کہ گجی نام تہا آکر پاؤنمین ایک مادہ فیل کے کہ ہمراہ فیل خاصہ کے
تہے کاٹ کہایا دفعتہً فیل مادہ مذکور چلائی جو فیلبان دوڑکر نزدیک پہنچے سگ
دیوانہ بہاگ کر ایک ز قوم زار مین کہ حوالی اوسکی مین واقع ہی گہس گیا

اور بعد تہوڑی دیر کے نکلکر قریب فیل خاصہ کی پہنچا اور ہاتہہ اوسکا کاٹا فیل نے
اوسکو مار ڈالا جو مدت ایکماہ پانچ روز کے گذری ایکروز کہ ہوا ابرناک تہی شور رعد کا
بگوش مادہ فیل کے کہ عین چرنی مین مشغول تہی پہنچا یکبار کے فریاد کی اور لرزا
اوپر اعضا کے طاری ہوا کانپی اور زمین پر گر پڑی اور پہر اوٹہکر سات روز تک
اس حال سی کہ پانی موہنہ سی جاری تہا اور ناگاہ فریاد کرتی تہی اور بی آرامی
تمام رکہتی تہی فیلبان ہرچند درپی علاج کی ہوی نفع نہ بخشا آٹہوین روز گر پڑی
اور مرگئی بعد گذرنی ایک مہینی کے مرنی مادہ فیل سی فیل کلان کو کنارے پانیکی
طرف جنگل کے لیجاتے تہی بطریق اول ابر و رعد ظاہر ہوا فیل مذکور عین
مستی کے یکبار کے کانپ کر اوپر زمین کے بیٹہ گیا فیلبان اوسکو بہزار محنت و مشقت
اوپر مقام کے لای بعد اوسی مدت اور ساتہہ اوسی حالت مادہ فیل کے یہہ
ہاتی بہی بتصدق ہوا واقع ہونی اس مقدمہ کی سی حیرت تمام حاصل ہولی
الحق جای حیرت ہی کہ اتنا بڑا جانور باوجود اس کلانی اور بزرگی ہیکل اور
ترکیب کے ادنی جراحت مین کہ ایک حیوان ضعیف سی اوسکو پہنچی اسقدر موثر
ہووی جو خانخانان نی مگر حسب استدعا حضرت شاہ نوازخان پسر اپنی کو
کیا تہا بتاریخ چوتہی امرداد کو اسپ و خلعت دیکر رخصت طرف دکن کے کیا
تہی اور یعقوب بدخشی کو کہ منصب اوسکا صد و پنجاہ ہی تہا بسبب ایک تردد
کے کہ اوس سے وقوع مین آیا تہا ساتہہ منصب ہزار و پانصدی ذات اور ہزار

سوار کے سرفراز کی بخطاب خانی کی اوسکو سر بلند کیا یعنی اور علم بہی کرامت ہو
گروہ ہنود کی اوپر چار قسم کے قرار پایا ہی اور ہر ایک اوپر طریق اور آئین
خاص کے عمل کرتا ہی اور ہر برس مین ایک روز معین رکہتی ہین اول
طریقۂ برہمن یعنی پہچاننی والی اللہ تعالی جل شانہ کی اور وظیفہ انکا چہہ چیز ہے
علم سیکہنا اور دوسرونکو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت کرنا
طرف آتش پرستی کی اور کچہہ محتاجون کو دینا اور کچہہ آپ لینا اس طایفہ کا ایک
روز معین ہے اور وہ روز آخر ماہ ساون کا ہی کہ دوسرا مہینہ برسات کا ہی
اس روز کو مبارک جانکر عابد انکی اوپر کنارون دریا اور تالاب کی جاتی ہین
اور طرح طرح کی افسون پڑہکر اوپر رسیون اور دورون رنگین کے پہونکتی ہین
اور دوسرا روز کہ بہادون شروع سال کا ہے اون رسنہا ہی افسون دیدہ
کو لوگون اور بزرگان عہد پر باندہتی ہین اور شگون جانتی ہین اور اسکو راکہی
کہتی ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیر مین کہ آفتاب جہانتاب برج سرطان مین
سے واقع ہوتا ہے اور طائفہ چہتری ہی کہ ساتہہ کہتری کے معروف اور
مشہور ہی اور مراد چہتری سی ایک طائفہ ہے کہ مظلومون کو سر ظالمون کیسی
محفوظ رکہتی ہین آئین اس طائفہ کا تین چیز ہے ایک یہ کہ خود علم پڑھنا
اور دوسری کو تعلیم نکرنا اور دوسری یہہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور
طرف پرستش کے اور ونکو رہنمون نہونا اور تیسری یہہ کہ خود محتاجون کو

دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچھہ نہ لینا روز اس طائفہ کا بھی اور دسہین ہے
اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اوپر دشمن کے کھینچنا نزدیک انکی مبارک ہے
اور امیدوار ہے کہ اوسکو ساتھہ خدائی کے پوجتی ہین اس روز لشکر کھینچکر اوپر
خصم اپنی کے ظفر پائی ہے اس روز کو معتبر جانتی ہین اور پانی گھوڑونکی
آرایش کرکی پرستش کرتے ہین اور یہہ روز ہر مہینہ شہریور کے ہین کہ آفتاب
برج سنبلہ مین سے واقع ہوتا ہی سائیسون اور فیلبانون وغیرہ کو انعام
دیتی ہین طائفہ تیسرا بیش ہے اور یہہ جماعت ان دونون طائفون کی کہ ذکر
انکا گذرا خدمت کرتے ہی زراعت اور خرید وفروخت اور سوداسی شغل انکا مقرر ہے
اس طائفہ کا بہی ایک روز معین ہے کہ اوسکو دیوالی کہتی ہین اور یہہ روز
بیچ ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان مین سے واقع ہوتا ہے اٹھائیسوین
تاریخ ماہہا ہی قمری کی رات کو اس روز چراغ روشن کرتی ہین اور دوستون
اور عزیزونکو جمع کرکے ہنگامہ قماربازی کا گرم کرتے ہین جو نظر اس طائفہ
کے اوپر سود وسوداکے ہی لین دین کا اس روز شگون لیتی ہین طائفہ
چوتہا شودر ہے یہہ گروہ شقاوت شکوہ کہترین طائفہ ہنود سی ہی سبکی
خدمت کرتے ہین اور ان چیزون سی کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کے
ہوئی ہین بہرہ نہین رکہتی روز انکا ہولی ہی باعتقاد انکی روز اخیر سال کا ہے
یہہ روز بیچ مہینہ اسفندیار کے کہ نیر اعظم برج حوت مین منزل کرتا ہی

واقع ہوتا ہی بیچ رات اس دن کی آتش کو چون اور بازار مین روشن کرتی ہین اور
جو دن ہوتا ہی تو ایک پہر تک خاکستر وغیرہ اوپر سر و ایک دوسری کی اوڑاتی ہین اور ایک
شور و غوغا بلند کرتی ہین اور بعد اوسکی نہا دہو کر پوشاک پہنتی ہین اور واسطی سیر باغات اور
صحرا کی جاتی ہین جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی اگر مردہ اپنی کو جلاتی ہین آگ جلانا اس رات کہ شب
آخر سال گذشتہ کی ہی کنایہ اوس سے ہی کہ سال گذشتہ کو بمنزلہ مردہ کی ہی جلاتی ہین زمانہ
والد بزرگوار میری کی ہین امرای ہنود و اور باقی طوائف بتقلید اونکی کی رسم راکھی کی بجالای کہ
لعل و مروارید اور گلہای مرصع بجواہر گران بہا رشتون مین پرو کر اوپر دست مبارک انکی کے
باندہتی تہی کئی برس تک معمول اس رسم کا رہا چو تکلف حد سی زیادہ گذرا یہ معنی اوپر طبیعت
اونکی کی گران آیا منع فرمایا اور برہمن ساتہہ اوسی شگون کی رشتہ ابریشم کہ ضابطہ انکا ہے
باندہتی تہی مینی بہی اس سالین اوپر طریقہ اونکی کی عمل کر کی فرمایا کہ امرا ہنود اور اعیان اس طائفہ
کے راکھی اوپر ہاتہہ میری کی نہ باندہین بروز راکھی کی کہ نوین تاریخ امرداد کی تہی پہر وہی رسم قائم
ہوا اور دوسرونی براہ تقلید کے جا کر ہاتہہ اس تعصب سی باز رکھا اسی شان کو قبول کیا تو
فرمایا مینی کہ ساتہہ اوسی ضابطہ قدیم کی برہمن ابریشم اور رشتہ باندہتی رہوین اس روز بحسب
اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی کا واقع ہوا اور عرس ایک قاعدہ ہی کہ معمول ہندوستان کا
ہے ہر سال مین روز انتقال پیر اور عزیز اپنی کی اور اقسام خوشبو وغیرہ باندازہ حالت اور
قدرت اپنی کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتی ہین اور یہ مجلس کبہی ایک ہفتہ
تک رہتی ہے اس روز بابا خرم کو بہیجا مینی کہ اوپر روضۂ متبرکہ انکی کے جا کر یہ مجلس جمع کری

اوردس ہزار روپیہ دس آدمیون کو بندگان معتبر سی دیئی گئی کہ فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم
کرین بیدار ہوین ماہ امرداد کو پیشکش اسلام خان کی نظر سی گذری اٹھائیس ہاتی اور چالیس
گہوڑی اوس زمین کی کہ ٹانگن وہانکی مشہور ہین اور پچاس نفر خواجہ سرا اور پانصدہ کالہ نفیس سنارگانی
بہیجی تہی جو ضابطہ ہوا کہ وقائع جمیع صوبونکا بتخصیص سرحد ونکاتیج عرض کے پہنچانے سے
اور واقعہ نویس درگاہ سی اوپر اس خدمت کی تعین ہووین اور یہ امر ایک ضابطہ ہی اونمین سے
کہ پدر بزرگوار میری نی مقرر کئی ہین اور مین بہی موافق اوسکی عمل کرتا ہون اور اس ضمن مین
فوائد کلی اور نفع عظیم مشاہدہ ہوتی ہین اور اطلاع اوپر دوسری حالون عالم اور عالمیون کی
پہنچتی ہے اگر فوائد اوسکی مرقوم ہووین عبارت طول ہوجاوی اندنون وقائع نویس
لاہور نی لکہا تہا کہ ماہ تیر کی اخیر مین دس آدمی شہر کے امن آباد کو کہ بارہ کوس پر واقع ہی گئی
ہین جو وقت گرمی کا ہوا نیچی سایہ ایک درخت کی پناہ لیگئی مقارن اوسکی ہوا اور ایک بگولہ آیا
اور وہ ہوا جو اس جماعت کو پہنچی لرزہ مین آکر نو آدمی نیچی اوس درخت کی مرگئی اور ایک شخص
زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مدت بیمار رہا اور بعد محنت اور اذیت بہت کی صحت پائی اور وہ جانور
کہ اوپر درخت مذکور کی گہونسلہ رکہتی تہی زمین پر گر کر مرگئی اور اوس نواح مین ہوا نی اسقدر
خرابی پیدا کی کہ جانور جنگلی کشت زار و نیزار آکر آنکو ڈالتی تہی اور سبزہ مین لوٹ لوٹ کر مرتی
تہی مجملا یہ کہ جانور بہت ہلاک ہوئی بروز پنجشنبہ ۱۳ امرداد کی بارادہ شکار کشتی پر سوار ہوکے
طرف موضع سمونگر کہ ایک شکارگاہ مقرر ہے گیا مین اور خان عالم کو بمصلحت بہیجنی عراق
اور ہمراہ ہے ایلچی بادشاہ ایران کی بلایا تہا تیسری تاریخ شہریور کی بہانیر پہنچا

ایک سو مہر نذر کی جو کہ سمونگر مہابت خان کی جاگیر مین مقرر تہا اوسنی ایک مکان پر تکلف اوپر
کنارے دریا کی بنایا تہا خوش آیا اور ایک ہاتی اور ایک انگشتری نگین زمرد کی پیشکش کی قبول
ہوئی جہتی شہر پور تک مشغول شکار رہا اس چند روز مین چہل و ہفت آہو نر و مادہ اور دوسری جانور
شکار ہوئی اس عرصہ مین کہ دلاور خان نے ایک قطعہ لعل پیشکش بہیجا تہا مقبول ہوا شمشیر خاصہ
واسطی اسلام خان کی بہیجی اور منصب حسین علی ترکمان کی کہ ہزاری ذات اور ہفتصد سوار کا تہا
پانصدی ذات اور ایکسو سوار زیادہ ہوئی آخر ماہ روز پنجشنبہ ۲۰ ماہ مذکور کو منزل مریم الزمانی
مین وزن شمسی کیا گیا آپکو ساتھ فلزات اور دوسری چیزون کی بدستور معمول سے وزن کیا
اس برس سن میرا چہل و چہار سال شمسی پورا ہوا اوسی روز یادگار علی ایلچی ایران اور خانعالم
کہ اس جانب سے ہمراہ اوسکی معین ہوا تہا رخصت ہوئی یادگار علی کو اسپ با زین مرصع اور کمر
شمشیر مرصع اور چار قبہ طلا دوزی و کلغی باپر و جیغہ اور تیس ہزار روپیہ نقد مرحمت ہوئی کہ کل
چالیس ہزار روپیہ ہوئی اور خان عالم کو کہپوہ مرصع باپہول کٹارہ کہ علاقہ مروارید سے رکھتا ہی
شفقت کیا مینی ۲۲ ماہ مذکور کو واسطی زیارت روضۂ مقدسہ منورہ والد بزرگوار کے بہشت آباد کو
قبل سوار ہو متوجہ ہوا مین چہہزار روپے لوٹائی گئی اور پانچ ہزار روپے خواجہ جہان کو دئی کہ فقرا کو تقسیم
کری اور بعد نماز مغرب کی کشتی پر سوار ہو کر متوجہ شہر کے ہوا جو مکان اعتماد الدولہ کا کنارے جمنا کی
واقع تہا اوترا مین اور شب اوس مکان مین آخیر دوسری روز تک بسر کی اور پیشکش اوسکی
سے جو خوش آیا قبول فرما کر متوجہ دولتخانہ کا ہوا مکان اعتقاد خان کا بہی اوپر کنارے
آب جمنا کی تہا حسب التماس اوسکی ساتھ مردم محل کے اوترکر منازل اوسکی کو کہ نو ساختہ

تھی سیر کی لائق جای مطبوع اور دلچسپ تھی بہت خوش آیا اور تحفی لائق اقمشہ اور جواہرات
اور اقسام اجناس سی جمع کئی تھی سب نظر اشرف سی گذری اکثر پسند خاطر ہوی قریب شام کی داخل
دولتخانہ مبارک مین ہوا جو کہ منجمون اور اختر شناسون نی آجکی رات ساعت نیک واسطی جانی اجمیر کے
اختیار کی تھی دو گھڑی رات گئی دوشنبہ دوسری شعبان کو مطابق ۱۲ شہریور کی ساتھہ فیروزی اور
اقبال کی بارادہ اجمیر دار الخلافت آگرہ سی باہر آئی اور اس عزیمت مین دو چیزین منظور خاطر تھین
اول زیارت روضہ منورہ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتون روح پر فتوح انکی سی کشائشین
عظیم اس دودمان والا کو پہنچی ہین اور بعد جلوس کی زیارت مرقد بزرگوار انکی کی میسر نہین ہوئی
تھی اور دوسری دفع کرنا رانا امر سنگہ مقہور کا کہ زمینداروں اور راجون معتبر ہندوستان سی
ہی اور سروری اور سرداری اوسکی اور باپ دادون اوسکی کی تمام راجی باتواس ولایت کی
قبول رکھتی ہین اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست بیچ خاندان اونکی کی ہی اور مدت
دراز حدود مشرق مین کہ پورب وے ہی حکومت کی ہی اوس ایام مین ساتھہ خطاب راجگی کے
مشہور ہوی ہین بعد اوسکی زمین دکن مین گئی ہین اور بیشتر ولایت وہان کی تصرف
مین لائی ہین بجای راجہ کی لقب راول کا جزو اسم کیا ہے پس اوس سی کوہستان میوات
مین آئی اور رفتہ رفتہ قلعہ چیتوڑ مین تصرف کیا اور اوس روز سے آجتک کہ آٹھوان سال جلوس
میری سی ہی ایکہزار چارسو اکہتر برس ہوی ہین چھبیس ۲۶ آدمی دوسری اس طائفہ سی کہ مدت
حکومت انکی کی ایکہزار دس برس ہوی راول خطاب رکھتی ہین اور اول سی کہ جسنی پہلی
ساتھہ راول کے اشتہار پایا ہے رانا امر سنگہ تک کہ آجکی دن رانا ہی بست و شش نفر ہین

کہ عرصہ چارسو اٹھہ سال سی سرفرازی کرتی ہین اور اس مدت مدید مین کسی بادشاہ کی بادشاہون
ہند سی اطاعت نہین کی اور اکثر اوقات مقام سرکشی اور فتنہ انگیزی مین رہی ہین چنانچہ عہد سلطنت
حضرت ظل سبحانی فردوس مکانی مین رانا سانگا نی تمام راجون اور راؤن اور زمینداروں اس ولایت کو
جمع کرکی سا ایک لاکھہ اسی ہزار سوار اور کئی لاکھہ پیادہ کی حوالی بیانہ مین صف جنگ کی اور مدد باری تعالی
اور یاوری بخت سی لشکر ظفر اثر اسلام نی افواج کفر پر غلبہ کیا اور شکست عظیم دی اور یہ احوال اوسکے
راہ پائی تفصیل اس جنگ کی تواریخ معتبرہ خصوص واقعات مین کہ تصنیفات حضرت فردوس مکانی سے
ہی مذکور اور مسطور ہی والد بزرگوار میری نی کہ مرقد منور اونکا جای فیوض نامتناہی کا ہو جیو بیچ دفع
کرنی ان سرکشون کی بہت سعیین کین اور کئی بار لشکر اوپر سر انکی کی تعین کیا اور سال دوازدہم
مین جلوس اپنی سی واسطی تسخیر کرنی قلعہ چیتوڑ کے کہ محکم تر قلعون مقررہ معمورہ عالم سی ہی اور تاخت
و برباد کرنی ملک رانا کی عزیمت کی اور قلعہ مذکور بعد اوسکی کہ چار مہینی دس روز محاصرہ کیا اور ساتھہ
جان نثارون پدر رانا امرسنگہ کی جنگ و جدال کرکی از روی قدرت اور قوت تمام کی لیا اور قلعہ کو
خراب کرکی لوٹی اور ہر مرتبہ افواج قاہرہ نی کار اوپر اوسکی تنگ کرکی ایسا چاہتی تہی کہ گرفتار ہووی
یا خراب اور آوارہ ہووی مقارن اسکی ایک امر ایسا واقع ہوتا تہا کہ یہ مہم رہ جاتی تہی یہان تک
کہ آخر عہد مین ایکدن خود بدولت واسطی تسخیر ملک دکن کی متوجہ ہوی اور مجکو ساتھہ لشکر عظیم اور سرداران
صاحب تعظیم کے اوپر رانا کی بہیجا بحسب اتفاق یہ دونون کام بواسطہ چند سبب کی کہ ذکر اوسکا طول
و طویل ہی صورت پذیر نہوئی جب زمانہ خلافت کا مجکو پہنچا اور یہ مہم ادہوری رہی تہی پہلی
جلوس اول کی ایک لشکر کہ حدود ممالک مین بہیجا تہی یہی لشکر تہا فرزند پرویز کو سردار کرکی

مع ارکان دولت کہ زیر تخت حاضر تھی ساتھہ اس خدمت کی مقرر ہوی اور خزانہ معمور اور توپخانہ
موفور ہمراہ کر کی روانہ کیا جو کہ تقدیر الہی سی ہر کام اوپر ہر وقت کی موقوف ہی اس اثنا مین قضیہ
بد عاقبت خسرو کا وقوع مین آیا مجکو ضرور تعاقب اوسکا طرف پنجاب کی کرنا تہا اور ولایت اور پایہ تخت
کہ بیچ دار الخلافت اگرہ کی تہی خالی رہی جاتی تہی بالضرورت لکہا گیا کہ پرویز بالعضی امرا لوٹ کر واسطی محافظت
اگرہ اور حوالی وحواشی اسکی کے قیام کری مجملاً اس دفعہ بہی مہم رانا کی حسب دلخواہ نہوئی جو ساتہہ عنایت الہی کے
شر و فساد خسرو سی اطمینان قلبی حاصل ہوئی اور پہر اگرہ محل نزول رایات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ ساتھہ
سرکردگی مہابتخان وعبد اللہ خان و دیگر رؤسا کی مقرر کی گئی اور اوسی تاریخ سی وقت لوٹنی رایات
عالیات کی طرف اجمیر کی ہمیشہ ولایات اوسکی پایمال عساکر فیروزی ماثر کی تہی انتہا اس مہم کی صورت
پسندیدہ ظاہر کرتی تہی تب سوچا مینی کہ اگرہ مین کچہ کام نہین ہی اور یہہ مہم بغیر میری تمام نہوینگے
بیچ ساعت مقرر کی قلعہ اگرہ سی باہر آ کی باغ دہرہ مین منزل واقع ہوئی دوسری دن جشن دسہرہ
نی صورت دکہائی بدستور معمول گہوڑی اور فیلون کو آراستہ کر کی نظر سی گذرا جو دوبارا والدہ اور
ہمشیرون خسرو کی نی عرض کیا کہ اب وہ اپنی کامون سی نادم اور پشیمان ہی عرق عطوفت اور شفقت
پدری نی جوش مارا تب مینی اوسکو بلایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطی سلام کی آمد ورفت رکہی باغ مذکور
مین آٹہہ دن مقام ہوی اٹہائیسوین کو خبر پہنچی کہ راجہ راجداس نی کہ بنگش اور حدود کابل مین ہمراہے
قلیچ خان کی خدمت کرتا تہا وفات پائی غرہ ماہ مہر مین باغ سی کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطی نگہبانی
دار السلطنت اگرہ و محافظت خزائن و محلون کی رخصت فرمایا اور فیل اور فرگل خاصہ اوسکو مرحمت ہوا
دوسری ماہ مہر کو خبر پہنچی کہ راجہ باسو نی تہانہ شاہ آباد مین کہ سر حد ولایت رانا ہی متعدد سی ہے

وفات پائی دسوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ الحال ساتھہ امن آباد کی موسوم ہوا منزل ہوئی اور یہہ بھی یہ
محال بیچ جاگیر روپیہ خواص کی مقرر تھی بہر ساتھہ لڑکی مہابتخان موسوم بامان اللہ کی مرحمت کی گئی کہ اوسکی نام
کی کئی جاسی گیارہوین دن بھی یہین مقام ہوا جو شکارگاہ موجود تھی طبیعت مائل شکار ہوئی ہر روز واسطی
شکار کی سوار ہوتا مین چنانچہ اس چند مدت مین یک صد و پنجاہ و ہشت آہو نر و مادہ اور تمام جانوران شکار
ہوی پچیسوین ماہ مذکور کو امن آباد سی کوچ ہوا اکیسوین اس ماہ کو مطابق آٹھوین ماہ رمضان کی
خواجہ ابوالحسن نی کہ برہانپور سی طلب کیا گیا تھا ملاقات کرکی پچاس مہر نذر اور پندرہ بارہ مرصع آلات
اور ایک زنجیر فیل کہ اوسکو داخل فیلان خاصہ کیا پیشکش گذرانی دوسری آبان کو مطابق دسوین
رمضان کی خبر فوت قلیچ خان کی پہنچی ساتھہ عمر اسی برس کی جان بحق تسلیم کی پرشاور مین واسطی
خدمت دفع کرنی افغانون بدسیرتون کی مقیم تھا منصب اوسکا چھہ ہزاری ذات اور پانچہزاری
سوار کا تھا مرتضی خان دکنی کہ علم پٹہ بازی مین کہ باصطلاح دکھنیان ایک انکی مشہور ہی اور نزدیک
مغلون کی شمشیر بازی بی نظیر و بی مثل تھا چند مدت آگی اوسکی ساتھہ مین اس ورزش کی متوجہ
ہوا ہون اس اثنا مین اوسکو خطاب ورزش خانی مرحمت ہوا اور جو قاعدہ میرا تھا کہ راتون کو
ارباب استحقاق اور درویش نظر سی گذرا کرین تا نظر ساتھہ حال ہر ایک کی ڈال کر زمین و زر نقد
اور پوشش عطا کرین درمیان اون آدمیون کی ایک شخص نی جہانگیر نام کو ساتھہ اسم اعظم اللہ
اکبر کی حساب ابجد مین مطابق پایا تھا عرض کی اور اس بات کو ساتھہ تفاول و شگون کی خوب
لیکر ساتھہ محاسب اوسکی کے زمین و اسپ و زر نقد و خلعت کرامت کیا روز دوشنبہ پانچوین
شوال مطابق چھبیسوین آبان کی کہ ساعت داخل ہونی اجمیر کی قرار پائی تھی علی الصبح روز مذکور کی

متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار ظاہر ہوا ایک کوس پیادہ پا چلا اور ہر دو
جانب راہ پر معتمد مقرر ہوی کہ مساکین کو زر دیتی ہوی چلین چہار گہڑی دن چڑہی داخل شہر
و آبادی کی ہوا پانچوین ساعت کو شرف زیارت روضہ متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازان طرف دولتخانہ
ہمایون کی متوجہ ہوا اور دوسری دن حکم دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خورد و بزرگ شہری اور
گذری نظر سی گذر کر مورد عطیات و بخشش بی غایات کی ہووین ساتوین آذر کو بہ قصد سیر و شکار
تالاب پہکر کہ معبد ہنود کا ہی متوجہ ہوا بعد شکار مرغابی وغیرہ کی پہر اجمیر کو آیا پہکر مین دیوہرے بہت
ہین من جملہ اونکی رانا شنکر نی کہ عم امرای مقہور کا ہی اور میری یہان امرا عظیم سی ہی اوسنی ایک لک
لاکہہ روپی صرف کر کی بنایا اوسمین ایک صورت سنگ سیاہ سی تراشی ہوئی ہے کہ سر اوسکا مثل
سر خوک اور جسم مانند آدمی کی دیکہنی مین آئی اور عقیدہ ناقص ہنود کا یہ ہی کہ اللہ تعالی نی پہلی
اس صورت مین ظہور فرمایا ہے مینی اوس صورت کو توڑ واکر تالاب مذکور مین ڈلوادی اور قلہ کوہ
پر ایک گنبد سفید نظر آیا در حال اوسکا دریافت کرایا گیا یہان ایک جوگی نی کفر و شرک پہیلایا ہی
جوگی مذکور کو خارج کر اکے بت پرستش اوسکیکا توڑوا دیا لوگون نی کہا کہ عمق تالاب کی انتہا نہین
معلوم کروایا بارہ گز سی عمق زیادہ نہین ہی اور دور اوسکا ڈیڑ کوس کا اوسیوقت شکار شیر نیکا
کر کی لوٹ آیا اور گوشت نیل گاؤ کا فقرا کو تقسیم کروایا اور زر وغیرہ مرحمت ہوا اور خبر پہنچی فرنگیون
نی چہار جہاز سورت بندر کی درہم برہم کر کی مال و متاع اوسکا لوٹ لیا یہ مینی اوپر دلگی ناگوار معلوم
ہوا مقرب خان کو کہ بندر مذکور حوالی اوسکی تہی بعطای خلعت و فیل وغیرہ روانہ کیا اور وہ حسن خدمت
کی یوسف خان اور بہادر الملک سی صوبہ دکن مین ظاہر ہوئی تہی اسواسطی اشتان اونکو عنایت

واقعات … جلوس جهانگیری

ہوئی اور لکہا گیا کہ مقصد اصلی اس قصد سی بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کی سرانجام مہم رانا مقہور
کا تہا اسلیے دل مین آیا کہ مین یہان ٹہیرون اور فرزند بابا خورم کو اوسطرف روانہ کرون تب ایک نیمہ
مغرق بگوہر و مروارید کہ لایق شان شاہان ہووی فرزند مذکور کو عطا کر کی ساتہہ بارہ ہزار سوار جرار اور
افسران جان نثار کی اور خلعت فراخور حوصلہ ہر افسر وغیرہ کی دیکر رخصت کیا اور فدائی خان بخشی لشکر مذکور کا
ہوا اوسی ساعت صفدر خان واسطی حکومت کشمیر کی خلعت وغیرہ پاکر روانہ ہوا اور ابو الحسن خان کو
بخشی کل کی خلعت دیا اور ایک دیگ کلان اکبر آباد سی تیار کروا کی روضہ متبرکہ خواجہ صاحب مین لا کر چڑہوائی
اور طعام واسطی مساکین اور فقرا کی کہلوا کر زر نقد وغیرہ دیکر رخصت کیا اور پانچہزار آدمی اوس دیگ سی شکم
سیر ہوی اسلام خان حاکم بنگالہ نی اندنون مین ساتہہ منصب شش ہزاری ذات اور سوار کی سرفرازی
پائی اور ساتہہ مکرم خان پسر معظم خان کی علم مرحمت ہوا دسوین محرم کو اجمیر سی شکار کہیلتا ہوا باہر گیا
مین اور بیس دن مین لوٹ کر داخل شہر کا ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جہان اور کم جمعیتی اوسکی واسطی حفاظت
اور حراست آگرہ اور نواحی اوسکی کی عرض کی گئی پانصدی ذات اور ایکسو سوار اوپر منصب اوسکی کی زیادہ
کیی گئی اور انہین دنو مین ابو الفتح دکہنی نی جہانگیر سی آکر ملاقات حاصل کی تیسری ماہ مذکور کو خبر فوت
ہونی اسلام خان کی پہنچی اور وہ حسن خدمت کہ خانمذکور سی ساتہہ لینی ولایت غیر محروسہ کی ظاہر ہوئی
تہی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدر خدمات کلی کا ہوتا اور خان اعظم نی چاہا کہ شاہزادہ فیروزمند ساتہہ اس
خدمت کی مامور ہو جب یہ مقدمہ معلوم ہوا ابراہیم حسین کو کہ خدمتگارون معتمد حضور سی تہا ہمراہ اوسکی
باتین لطف آمیز مہر انگیز پیغام کی کہین کہ جسوقت بیچ برہانپور کے تہا ساتہہ آرزو کی تو مجہسی خواستگار ہوئی
اس امر کی کرتا تہا اور بیچ مجالس اور محافل کے ذکر اوسکا ہوتا کہ اگر اسی قصد مین مر جاؤن تو شہید

ورنہ غازی ہوئی تب ساتھہ تیری سیر دکی ہیں اور جو کچہہ کمک مدد تو بچانہ سی خواہش رکھتا تہا سرانجام پایا اور یہہ لکہتا ہی کہ بحرکت رایات جلال اس حدود کی فضل ہوا بہت دشوار ہی الحال شاہزدہ کو عرض بہیجکر طلب کیا اور حسن صوابدید تیر اظاہر ہوا کیا باعث کہ پاون معرکہ سی یکبار کہنچکر بیچ مقام ناسازگاری کی آئی بابا خورم کو کہ اس مدت میں ہرگز اپنی سی جدا نکیا تہا محض ساتہہ اعتماد کاردانی تیری کی بہیجا گیا چاہیی کہ طریقہ نیکخواہی اوسکی اندیشی منظور و مرعی رکہکر شب و روز خدمت فرزند سعادتمند سی غافل نرہو اور اگر خلاف اسکا ہوا اور قرار داد اپنی سی قدم باہر رکہا تو حق تیری میں اچہا نہوگا ابراہیم حسین نی جاکر ساتہہ اس تفصیل کی یہ باتین خاطرنشین اوسکی کین کچہہ نتیجہ نملا جہل اور قرار داد اپنی سی باز نآیا بابا خورم نی جانا کہ وجود اوسکا محل کاروبارہی نظر بند کرکے عرضداشت کی کہ رہنا اسکا یہان کچہہ کام نہین دیتا اور محض واسطی اوس نسبت کی کہ ساتہہ خسرو کی رکھتا ہے بیچ مقام کام بگاڑنی کی ہی ساتہہ مہابت خان کی حکم کیا کہ اوسکو اوردیو سی لی آوی اور محمد تقی دیوان بیوتات ساتہہ لانی فرزندون اور متعلقان اوسکی کی مندسور سی طرف اجمیر کی مقرر ہوا گیا رہوین ماہ مذکور کو خبر پہنچی کہ دلیپ ولد رای سنگہ نی برادر خورد اپنی راو سورج سنگہ سی کہ واسطی اوسکی مقرر ہوا تہا شکست عظیم کہا کر بیچ ہاتہہ مردان محکمیات سرکار حصار اور دوسری فوجدار و جاگیردار اوس نواح کی مقید ہوکر درگاہ والا مین پہنچا چونکہ بارہا اوس سی حرکات ناشایستہ ظہور مین آئین تہین قتل اوسکا واسطی عبرت اور مفسدون کی ضرور ہوا اور بدلی اس خدمت کی اوپر منصب راو سورج سنگہ کی پانصدی ذات اور چار سو سوار افزود ہوی عرضداشت فرزند بابا خورم کی پہنچی کہ سترہ زنجیر فیل منع ہاتی عالم گمان نامی رانا کی بیچ ہاتہہ لشکر ظفر پیکر کے پڑی اور عنقریب ہے کہ صاحب اوسکا بہی ساتہہ کیفر

وکردار کے پہنچے ۵۵

نوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

نوین صفر کو بعد نصف شب کی جمعہ سی آفتاب نی برج حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی نقل کیا اوسکی
تحویل کی وقت کہ نیک ساعت تہی مین تخت پر جلوس کیا اور موافق رسم قدیم کی دولتخانہ کو سامان
سی آراستہ کیا اوس حالین ہاتی عالمگمان نام ساتہہ اور سترہ ہاتیون کی نر و مادہ کہ باباخورم نی
رانا کی ہاتیونمین سی بہیجی تہی نظر اشرف سی گذری اور موجب خوشی کی ہوی دوسری دن مین
اوسپر واسطی نیک فالی کی سوار ہوا اور بہت زر نثار کیا اور تیسری تاریخ منصب اعتقاد خانکا کہ دوہزاری
اور پانسو سوارون کا تہا سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کی خطاب سی ممتاز
کیا کہ پہلی دو آدمی اوسکی خاندان کی اس خطاب سی سرفراز ہوتی تہی اور منصب دیانت خان پر بہی
پانصدی ذات اور دوسو سوار اضافہ کیی اور انہین دنون اعتماد الدولہ کو منصب پنجہزاری ذات
اور دوہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کی سرفراز کیا اور حسب التماس باباخورم کی سیف خان بارہہ کی منصب
پر پانصدی ذات اور دوسو سوار اور اسیقدر منصب پر دلاور خان اور کشن سنگہہ اور سرفراز خان کی زیادہ
کیا اور یکشنبہ کو دسوین تاریخ پیشکش آصف خان کی ملاحظہ سی گذری اور چودہوین تاریخ اعتماد الدولہ
نے اپنی پیشکش پیش کے ان دونون پیشکشونمین سی جو عمدہ چیزین پسند ہوئین اونکو مینی قبول
کیا اور باقی سب پہیر دین اور قلیچ خان نی مع اپنی برادرون اور لشکر کی کابل سی آکر ملازمت
حاصل کی ابراہیم خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تہا ڈیڑہ ہزاری ذات

اور چهه سو سوار کا هوا اور او بر خدمت جلیل القدر بخشی گری دربی خانه کی بشرکت خواجه ابو الحسن
کی مقرر هوا پندرهوین تاریخ مهابتخان نی که واسطی لانی خان اعظم اور اوسکی بیٹی عبد الله کی مقرر
هوا تها آکر ملازمت حاصل کی اونیسوین[19] کو مجلس شرف آراسته هوئی اوسمین پیشکش مهابت خان کے
نظر اشرف سی گذری اور خاصه هاتی روپ سندر نام واسطی فرزند پرویز کی بهیجا گیا دوسری دن مینی حکم کیا
که خان اعظم کو آصف خانکی سپرد کرین تا اوسکو قلعه گوالیار مین نظربند کرین اور دور اندیشی اوسکی اس
قید مین یه تهی که مبادا باعث قرابت خسرو کی مهم رانا مین کوئی نفاق اور فساد اوس سی ظاهر هو اسواسطی
مینی حکم کیا که نظربند رهی اور کسی چیز کی طرف سی اوسی تنگی نه کیجاوی اور قلیج خان کو انهین دنون ساتهه
منصب ڈهائی هزاری ذات اور سات سو سوار کی مع اصل و اضافه کی سرفراز کیا اور منصب تاج خان کا
که حاکم بهکر کا تها پانصدی ذات اور سوار زیاده کیی اٹهارهوین ماه اردی بهشت کو خسرو کو سلام سی
ممانعت کی اسواسطی که مینی بسبب الفت پدری کی اوسکی ماهتون کی سفارش سی یه اجازت دی تهی
که همیشه سلام کو آیا کری لیکن جب اوسکی چهری سی خوش حالی نه معلوم هوئی اور همیشه مینی اوسکو
ملول و رنجیده پایا اسواسطی حضوری سی منع کیا عهد سلطنت مین میری والد بزرگوار کی مظفر حسین
میرزا اور رستم میرزا بیٹی سلطان حسین میرزا کی که بهائی شاه طهماسپ صفوی کا هی اور حکومت قندهار
اور موضع داور سی اونکی تصرف مین تهی بواسطی قرب خراسان اور آنی عبد الله خان اوزبک کی
اوسطرف مکرر عرضین بهیجین تهین که نگهبانی اس ملک کی همسی نهین هوسکتی اگر کسی بنده درگاه کو
اسطرف بهیجین تو هم یه ملک اوسکو سپرد کر کی حصول ملازمت سی آکر شرف یاب هون اسواسطی
شاه بیگ خان کوکه الحال بخطاب خاندورانی سی سرفراز هی واسطی حکومت قندهار اور ملک داور و غیره

کی روانہ کیا تہا اور فرمان عنایت آمیز اوسکو لکہہ کر حضور مین بلوایا اور بعد آنی اوسکی کی ہر لک کو
بخشا یا کسنی خوشنود کرکی قندہار سی سہ گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو رخصت کیا تہا چونکہ اوسی
بندوبست نہوسکا اسواسطی رفتہ رفتہ جاگیر اونکی متغیر ہوگئی مظفر حسین میرزا خود روبرو میری والد
کی انتقال کرگیا اور میرزا رستم کو ہمراہ خانخانان کی صوبہ دکن کیطرف روانہ کیا اور کچہ جاگیر اوسکو وہان
دی جب اللہ تعالی نی تخت سلطنت کو میری وجود سی آراستہ کیا تو مینی میرزا رستم کو وہان سی
بخیال اس بات کی بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر روانہ کرون اوسکی آتی ہی میرزا غازی کہ حاکم ٹہٹہہ اور
قندہار کا تہا رحمت خدا مین داخل ہوا تو چاہا مینی کہ اسکو ملک ٹہٹہہ کی حکومت پر روانہ کرون کہ اپنی
لیاقت سی اوسکو خوب حفاظت کری اسواسطی منصب پنجہزاری ذات اور سوار سی سرفراز کرکی دو لاکہہ
روپیہ نقد بطور مدد خرچ اوسکو عنایت کیی اور ٹہٹہہ کی طرف رخصت فرمایا اور گمان تہا کہ اوسی وہان
خوب خدمتین ظاہر ہون گی خلاف گمان کی وقوع مین آیا اور اسقدر ظلم شروع کیا کہ بہت لوگون نی اسکا
شکوہ کیا اور علاوہ اوسکی اور چند باتین اس سی سنین کہ اوسکا معزول کرنا ضرور پڑا اسواسطی مینی
اپنا ایک معتبر شخص مقرر کیا کہ اوسکو لی آوی چہبیسوین اردی بہشت کو حاضر درگاہ ہوا چونکہ ظلم اوسکا
خلق خدا پر نہایت کو پہنچا تہا سو بموجب عدالت کی ضرور ہوا کہ اوسیدن مقدمات کی تحقیق کیجاوی
اسواسطی مینی اوسکو سپرد انیرای سنگہ دلن کی کیا کہ بخوبی تحقیق کری اور کچہ تنبیہ اوسکو دیجاوی کہ اورونکو
عبرت ہو اور انہین دنومین خبر شکست احداد افغان کی آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ معتقد خان یولم
گذر مین کہ حوالی پشاور کی ہی ساتہہ افواج قاہرہ کی رہا کرتا تہا اور خاندوران مع اپنی لشکر کی
کابل وغیرہ کی طرف خیال مین اوس روسیاہ کی رہا کرتا تہا اسی اثنا مین پیشش بولاغ سی

معتقد خان کو تحریر آئی کہ احداد افغان کوٹ تیراہ مین کہ جلال آباد سی اٹھہ کوس ہے ہمراہ بہت سوار
و پیادون کی آیا ہی اور بادشاہی رعایا وغیرہ سی بہت کو قتل کیا ہی اور اکثر کو قید کر کی جاتا ہی کہ تیراہ
بھیجی اور ارادہ اوسکا یہ ہی کہ جلال آباد اور پیش بولاغ پر شب خون مارے معتقد خان بمجرد سننے اس خبر کے
مع اپنی جماعت کی روانہ ہوا اور پیش بولاغ مین جاکر جاسوس دشمن کی خبر کو دوڑائی جب اوسکو معلوم ہوا
کہ احداد اوسی جگہہ مقیم ہی تو ہمراہ اپنی جماعت کی عنایت الہی پر اعتماد کر کی اوسکی طرف چلا اور اپنی لشکر کو چابک
تھوک کیا احداد نامراد ہمراہ چار یا پانچ ہزار پیادہ او سوار کی مغرور و بیفکر تہا اور گمان اوسکا یہ تہا کہ اسطرف
مین سوا خاندوران کی کوئی اور فوج نہین جو مجہپر غالب ہو جب یکبار گی خبر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان
لشکر کی دیکھی تو گہبرایا اور اپنی لوگونکی جا بکڑ ہی کر کی خود ایک چہوٹی پہاڑی پر کہ لوگونکو وہان جنگ
مین جانا دشوار تہا چڑہ گیا اور وہان سی اپنی لوگونکو لڑائی لگا برقندازون نی افواج قاہرہ کی اسکو
بندوقون مین گہیر لیا اور اوسکی بہت ہمراہیونکو قتل کیا اور معتقد خان غول ہمراہ لیکر اتنا جلد اونکی طرف
آیا کہ وہ سوا دو تین بار ہونکی اور نہ مار سکی اور سوا بہاگنی کی پناہ ندیکہی معتقد خان نی تین چار کوس پیچہا کیا
اور ڈیڑ سو آدمی اوسکی قتل کیی باقی اکثر زخمی ہوی اور ہتیار چہوڑ کر اطراف و جوانب مین بہاگ گئی فوج
شاہی شب کو وہین رہی اور فجر کو چہہ سو سر کاٹ کر پشاور مین لی آئی اور اونکا ایک مینار بنوایا پانسو
اسپ اور مواشی بیشمار اور بہت مال و ہتیار ہاتہہ لگا اور قیدیون نی رہائی پائی اور قدرت الہی سے
بادشاہی فوجکا کوئی معتبر شخص نہین مارا گیا اور شب پنجشنبہ کو کہ غرہ خورداد تہا یعنی واسطی شکار شیر
کے بہکر کیطرف توجہ کی اور جمعہ کی دن دو شیر بندوق سی مارے اور وہین سنا کہ تقیب خان رہی
ملک بقا ہوا اچا نخد کو ر قوم سادات سیفی قزوین سی ہی اور اوسکی والد میر عبد اللطیف کی قبر اجمیر مین

ہی بارہ دنمین تب سی وفات کی تہی برابر مزار اوسکی بیوی کی کہ اندر روضۂ متبرکہ خواجہ بزرگوار کی ہی
اور جو معتقد خان سی خدمتین پسندیدہ جنگ احداد مین ظاہر ہوئی تہین سو اوسکی عوض مین ملنی
اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کہ اودیپور کیطرف بابا خورم کی پاس بعضی احکام
پہنچانی گیا تہا ساتوین ماہ خورداد کو لوٹ آیا اور بندوبست اور تزک بابا خورم کا اچہا بیان کیا فدائی
خان کہ ایام شہزادگی سی میرا نوکر تہا اور بعد تخت نشینی کی مینی اوسی بہت رعایتین کی تہین اور اس
لشکر کا بخشی کیا تہا بارہوین اس ماہ کو اس دار فانی سی کوچ کر گیا اور میرزا رستم کہ اپنی نالائق کامون سی
پشیمان تہا تو مروت میری مقتضی اس بات کی ہوئی کہ اوسکی قصورونکو معاف کرون اسواسطی مینی اوسکو
حضور مین بلا کر بخوبی تسلی اور دلجوئی کی اور خلعت پہنا کر حکم کیا کہ دربار مین سلام کو آیا کری گیارہوین تاریخ
ماہ تیر کی اتوار کی شب ایک ہتنی نی فیلخانہ خاص کے بچہ دیا مینی پہلی سی حکم کیا تہا کہ ہاتی کی مدت حمل
دریافت کرین آخر تحقیق ہوا کہ بچہ مادہ ڈیڑ سال اور بچہ نر اونیس مہینہ ماکی پیٹ مین رہتا ہی اور خلاف
ولادت آدمی کی کہ سر کیطرف سی پیدا ہوتا ہی ہاتی کا بچہ پاؤن کیطرف سی نکلتا ہی غرض جو کہ گئی سردار
ہوا تو ماتی پاؤن سی اوسپر خاک ڈالی اور محبت کرنی لگی تہوڑی دیر وہ پڑا رہا پہر اوٹہکر ماکی اسواسطی ملنی
ہوا چودہوین تاریخ مجلس گلاب پاشی کی رسم قدیم اور ساتہ آب پاشی کی مشہور ہی آراستہ کیا اور
امرداد کو خبر فوت راجہ مانسنگہ کی آئی یہ راجہ میری والد مرحوم کی بڑی معتمدون ما منصب پنجہزاری ذات
درگاہ کو مینی رفتہ رفتہ مہم دکن پر بہیجا تہا اسواسطی اسکو بہی اوس خدمت پر منصب اوسکا ہو چکا
وفات کی کہ اوس خدمت مین واقع ہوئی میرزا بہاؤ سنگہ کو کہ اوسکا لائق بیٹا بعد دو پہر کی مین
کیا جو شہزادگی سی طریقۂ خدمتگاری کا میری خدمتین رکہتا تہا باوجود یکہ نامہ دیوالی کا شروع ہو

جانشین بڑا بیٹا ہوتا ہی اور موافق اس دستور کی ریاست مہا سنگہ پسر جگت سنگہ کو کہ بڑا بیٹا راجہ متوفی کا تہا پہنچتی تہی لیکن مینی منظور کیا اور بہاو سنگہ کو ساتہہ خطاب میرزا راجگی کی سرفراز کرکی منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا عنایت کرکی اور موضع انبیر کہ وطن اوسکی باپ دادا کا تہا اوسکو مرحمت کیا اور مہا سنگہ کی بہی تسلی اور دلجوئی کرکی پانصدی اوسکی منصب پر اضافہ کیا اور ضلع گڈہا اوسکو بطریق انعام دیکر خنجر مرصع اور اسپ و خلعت اوسکی واسطی بہجوایا مینی آٹہوین امرداد کو میری مزاج مین تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور دردسر اس نوبت کو پہنچی کہ مینی بخیال اس بات کی کہ مبادا پریشانی ملک اور لوگونمین واقع ہو اس بات کو اپنی مصاحبون سی پوشیدہ رکہا بلکہ طبیبونسی بہی نہ کہا چند روز اسی حالمین گذری سوا نورجہان بیگم کی کہ اوس سی زیادہ کوئی عزیز نہ تہا کسیکو اس امر کی اطلاع نکی طریقہ کمال پرہیز کا بجا لایا کہ سوا غذای خفیف کی اور سب کہانا ترک کیا اور موافق قاعدہ ہمیشہ کی دیوان خانہ خاص و عام اور جہروکہ اور غسلخانہ مین آتا رہا یہانتک کہ چہرہ پر آثار ضعف ظاہر آیا کہ وہ سواد بعضی دوست مطلع ہوی ایکدو طبیب کہ معتمد تہی مثل حکیم مسیح الزمان اور حکیم ابو القاسم اور ڈیڑہ سو آدمی اور کی اس مرض سی آگاہ ہوی جب تپ نکئی اور تین رات حسب عادت شراب پی گئی تباہی شب کو دیڑہ پیادہ ہوا اوس حال پریشانی مین روضہ متبرکہ خواجہ بزرگوار مین گیا اور وہان اسپ اور مواشی بنیت صحت کا طلبگار ہوا اور صدقی اور نذرین مانین اللہ تعالی جل جلالہ نی محض بادشاہی فوجکا کوہی مجکو صحت عطا فرمائی اور ظاہر مین علاج حکیم عبد الشکور کا باعث ہوا اور کے بہکر کیطرف توجہ کی بیس روز مین حالت اصلی پر رجوع کیا سب نی شکرانہ الہی اس خوشی کا ملک لیا ہوا اچانمد کو مینی کسیکی یہان کا صدقہ قبول نکیا اور حکم کیا کہ ہر شخص

اپنی گھر مین جو کچھ چاہی فقرا و مساکین کو دیوی اور دسوین ماہ پوس کی خبر آئی کہ تاج خان افغان
حاکم پٹینہ کا مر گیا یہ قدیم امیر وں سی اس خاندان کی تہا میں جاڑی مین سوچا تہا کہ جب مجکو صحت
کامل عنایت ہوگی تو جیسی مین باطن مین خواجہ بزرگ کی خادموں مین سی ہون اسیطرح ظاہر مین
بہی اپنی کان مین سوراخ کرا کر داخل حلقۂ غلاموں مین ہونگا پنجشنبہ کو بارہوین ماہ پوس کی اپنی دونو
کان چہدوا کر ہر کان مین ایک ایک بڑا موتی ڈلوایا جب یہ بندگان درگاہ اور مخلصان ہوا خواہ پر
روشن ہوا تو بہت لوگوں نی کہ ہمراہ تھی اور اکثر و ن نی کہ سرحد پر مقرر تھی اپنی کان چہدوا کر اظہار
عقیدت کیا مینی اون سبکو جواہر خانۂ خاص سے موتی عمدہ کان مین ڈالنی کو عنایت کئی آخر رفتہ رفتہ
یہ عمل سب لوگوں مین عام ہوا اور دسوین شعبان کو مجلس وزن شمسی کی آراستہ ہوئی اور حسب دستور قدیم
سب کام ادا ہوی اور اوسی دن میرزا راجہ بہاؤ سنگہ شاد کام باطمینان تمام اپنی وطن کو رخصت
ہوا اور وعدہ کیا کہ دو تین مہینی سی زیادہ وہان توقف نکرونگا اور بعد چند روز کی خبر آئی کہ
فریدون خان برلاس نی اودیپور مین انتقال کیا جماعت برلاسیہ مین سوا اوسکی کوئی سردار
نہین رہا تہا چونکہ ان لوگونکو اس سلطنت مین حقوق اور نسبتین بہت ہین اسواسطی مینی
اوسکی لڑکی مہر علی کو نوازش کرکی منصب ہزاری ذات اور سواروں سی سرفراز کیا اور
قاندوران سی جو اچھی خدمتین ظاہر ہوئی تہین اسواسطی مینی اوسکی منصب پر ہزاری ذات
اضافہ کیا کہ اصل و اضافہ ملا کر ششش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار منصب اوسکا ہو جاوی
اور ششم ماہ آبان کو قراولان خاص خبر لائی کہ چہہ کوس پر تین شیر ہین بعد دوپہر کی مین
اوسطرف روانہ ہوا اور تینونکو مینی بندوق سی مار آٹھوین تاریخ کو ہنگامہ دیوالی کا شروع ہوا

فرمایا مینی کہ دو تین رات مصاحب رو برو میری کہیلی ہار جیت کا کہیلین اٹہارہوین تاریخ کو
لاش سکندر معین قراول خاص کے کہ ایام شہزادگی سی خدمت گذار میرا تہا او دیور سی اجمیر شریف
مین آئی مینی اوسکی جماعت کو حکم دیا کہ اس لاش کو لیجا کر کنارہی تالاب اناسنگر کی دفن کرین
سب خدمتگاروںمین اسکو مجہسی کمال اخلاص تہا اور بارہوین ماہ آذر کو دو لڑکیین کہ اسلام خان
نی اپنی حیات مین زمینداران کوچ سی کہ شرقی جانب مین واقع ہی لایا تہا مع اوسکی فرزند اور
چورانوی ہاتیونکی ملاحظہ سی گذرین بعد پسند اکثر ہاتی داخل فیلخانہ خاصہ ہوی اور انہین دنون
مین ہوشنگ نی کہ بڑا بیٹا اسلام خان کا تہا بنگالہ سی آکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کی
اور دو ہاتی اور ایکسو ایک مہر اور اسیقدر روپیہ نذر کیا موسم سرما مین ایک شب مینی خواب مین اپنی
والد بزرگوار کو دیکہا کہ فرماتی ہین بابا گناہ عزیز خان کا کہ خان اعظم ہی بجہت میری خاطر کی بخش
دی جب مین بیدار ہوا تو دلمین مقرر کیا کہ اوسکو قلعہ گوالیار سی طلب کرونگا قریب شہر اجمیر کے
ایک درہ عمدہ ہی اوسمین ایک چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجمیر کی سب پانیوںمین سی بہتر اور عمدہ ہی
یہ درہ اور چشمہ دونو ساتہہ نام حافظ جمال کی مشہور ہین جب مین وہان گیا تو حکم کیا کہ ایک مکان
لائق اس جگہہ کی بناوین ایک سال مین وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہہ ویسی عمارت بیان
نہین کرتی معماروں نی وہان ایک بڑا حوض بنایا اور اوس پانی کو فوارہ سی حوض مین
ڈالا وہ فوارہ بارہ گز اوٹہتا ہی اور وہ حوض چہل در چہل گز ہی اور حوض کنارہی ایک دالان عمدہ
اور اسیطرح اوسکی اوپر کی درجی مین عمدہ مکانات بنائی ہین مینی اپنی نام کی نسبت سی اوسکا
نام چشمہ نور رکہا اوس چشمہ مین فقط یہی عیب ہی کہ درمیان شہریار پسر شاہ راہ نہین اکثر

ت اور [illegible] حسب مرضی میری شاعروں نی اوسکی تاریخیں کہیں سعیدا
ی نذر [illegible] تاریخ نکالی سے محل شاہ نورالدین جہانگیر
حکم کیا مینی کہ اسکو بھی [illegible] آور ابتدائی ماہ دی مین سوداگر ولایت کی آئی
اور یزدی انار اور کاریزی خربوزہ [illegible] مینی سب امرا اور بندگان درگاہ کو
اوسمین سی حصہ عنایت کیا اور سب نے [illegible] اعلی خربوزہ اور انار کی نہ کہی
ستھی باوجودیکہ ہر سال بدخشان سی خربوزہ اور کابل [illegible] لیکن یہ خربوزہ اور
انار خربوزہ کاریزی اور انار یزدی سی کچہ مناسبت نہین رکھتی [illegible] شوق تھا
اسواسطی مجکو بڑا افسوس ہی کہ کاشکی یہ میوی اونکی روبرو آتی کہ [illegible]
اور اسیطرح مجکو عطر جہانگیری پر افسوس آتا ہی کہ افسوس وہ اسکی خوشبو سی [illegible]
دولت مین یہ عطر نورجہان بیگم کی والدہ نی نکالا ہی گلاب کہنچتی وقت کچہ چکنائی اوپر [illegible]
آجاتی ہی بسبب گرمی کی اوسکو تھوڑا تھوڑا جمع کرتی ہین اور جب سب گلاب نکالا جاوی تو وہ چربی
زیادہ ملتی ہی خوشبو اوسکی اسقدر تیز ہوتی ہی کہ ایک قطرہ سی تمام مجلس مہک جاتی ہی اور ہر کوئی
یہ جانتا ہی کہ میری پاس بہت پہول گلاب کی رکھی ہین ایسی شوخ اور ملایم خوشبو
کہیں نہین ہوتی کہ جان و دل پژمان کو شادمان اور بحال کرتی ہی مینی اوسکو اس بنانی کے
عوض ایک ہار موتیوں کا عنایت فرمایا سلطان سلیمہ بیگم مرحومہ وقت ایجاد اس عطر کی حاضر
تھین نام اس روغن کا عطر جہانگیری رکھا ہندوستان کی ہوا مین اختلاف کثیر معلوم ہوتا ہی
ابتدائی سرما مین درمیان لاہور کے کہ حد مشترک ہی ہندوستان کی اور خراسان کی درخت توت کا

پہلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا جیسا کہ موسم میں ہوتا ہی لوگ [illegible] پیش ہوسے
یہ خبر پرچہ نویس نی مجکو لکہہ بہیجی اور انہیں دنون بختیر خان [illegible] عادلخان [illegible] ہتی سے
نسبت تمام رکہتا تہا کہ اپنی بہیجی تو عادلخان [illegible] ہی مین اوسکو اپنا خلیفہ بنایا ہے
لباس درویشانہ میں یہان آیا ہی [illegible] داری اوسکی کی اول مجلس مین
دس ہزار روپیہ [illegible] تسبیح مروارید اوسکو عنایت کی اور آصفخان
کی [illegible] اسکا احوال بواجبی تحقیق کیا جاوی لیکن یہ ظاہر نہوا کہ وہ
[illegible] مین بی اجازت عادل خان کی سیر کو چلا آیا ہی یا عادلخان نی اوسکو
[illegible] مین پوشیدہ واسطی جاسوسی کی روانہ کیا ہی تا یہان کی صلاح بخوبی دریافت کری
[illegible] ہی لیکن گمان غالب میرا یہ ہی کہ وہ باوجود اون نسبتون کی عادلخان سی بلا تجویز اوسکی
آیا ہی اور دلیل اسپر عرضداشت میر جمال الدین حسین کی ہی کہ بطریق ایلچی کری بیجاپور مین مقرر ہے
کہ اوسنی لکہا تہا کہ عادلخان نی مجسی کہا ہی کہ جو کچہ عنایتیں بادشاہی بہ نسبت بختیر خان کی ظہور
مین آئی ہین حقیقت مین وہ سب شفقت و مرحمت میری حقمین ہی مینی اسیواسطی اوسکی بہت
رعایت کی اور جب تک یہان رہا عنایتون سی سرفراز ہوتا رہا اتون کو میری پاس رہتا تہا
اور دریتین عادلخان کی بنائی ہوئی کہ خود اوسنی دو ڈہنگ ایجاد کری اونکا نام نورس کہا ہے
مجکو سنایا کرتا باقی احوال اوسکا تاریخ رخصت مین لکہا جاویگا ان دنونمین ایک جانور ولایت
زیر باد سی لوگ لای تہی کہ رنگ اوسکا طوطی کا تہا لیکن بدن اوس سی چہوٹا ایک خاصہ
اوسکا یہ ہی کہ جیس شاخ یا لکڑی پر اوسکو بٹہا دو تمام رات وہین چپہا ٹار ہتا ہی جب

ون ہوتا ہی تو اوس سی اوپر کی شاخ بیٹھتا ہی مشہور ہی کہ جانور عبادت کرتی ہین غالب
گمان میرا یہ ہی کہ یہ حال اوسکا طبعی ہی پانی ہرگز کبھی نہین پیتا کہ اوسکی حقیقت بین اثر زہر کا کرتا ہے
ماہ بہمن مین بیاپی خبرین خوشی کی آئین اول خبر اطاعت رانا امر سنگہ کی کہ اوسنی بندگی درگاہ
کے اختیار کی تفصیل اسکی یون ہی کہ جب فرزند سلطان خرم واسطی ہٹہا لی تہانون خصوصا
اون مقامون مین کہ بسبب خرابی آب و ہوا کی لوگون کی نزدیک وہان دشوار تہی اور واسطی
تعاقب رانا کی فوج لیکر بلا لحاظ گرمی اور برسات کی گئی اور اکثر اہل و عیال اون لوگون کی پکڑی
تو رانا اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اوس سے بالکل جاتا یا پکڑا جاتا تو بحال لاچار
ہوکر اطاعت اختیار کی اور اپنی خالو سوب کرن نام کو ہمراہ ہرداس جہالہ کی کہ مرد معتبر اوسکا تہا فرزند
اقبالمند کی پاس بہیجا اور عرض کی کہ اگر میری قصور معاف ہون اور تسلی دیجاوی اور نشان
پنجہ مبارک کا واسطی اطمینان کی ملی تو خود مین بہی ملازمت مین حاضر ہون اور اپنی ولیعہد کرن
سنگہ کو بعوض اپنی خدمت شاہی مین روانہ کرون تا سب راجون کی طرح وہ وہان حاضر رہکر خدمتین
بجالاوی اور مجکو بعذر پیری کی حضور ہی درگاہ شاہی سی معافی ہو اسواسطی فرزند خرم نی
اوسکی اون وکیلون کو ہمراہ اپنی دیوان ملا شکر اللہ کی کہ بعد اس مہم کی خطاب افضل خان نی
سی سرفراز ہوا ہی اور ہمراہ اپنی میر سامان سندر داس نام کی کہ بعد اسکی اوسکو خطاب رای
رایان کا ہوا ہی طرف درگاہ والا کی روانہ کیا اور حقیقت مفصل لکہہ بہیجی جو قدیم سی ہماری
ہمت اس بات پر مصروف ہی کہ قدیمی خاندانون کو خراب و برباد نکرین اور غرض یہی تہی
کہ رانا امر سنگہ اور باپ دادا اوسکی نی بسبب غرور مضبوطی اپنی کوہستان کی کسی بادشاہ

ہندوستان کی مطیع نہین ہوی میری ایام سلطنت مین یہ غرور اوکی سر سی نکل جاوی
سو موافق التماس فرزند خرم کی بیٹی اوسکی تقصیرین معاف کین اور فرمان عنایت آمیز
اوسکی دلجمعی کو مع نشان پنجہ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان رحمت عنوان فرزند جگر پیوند
بابا خرم کو لکھا کہ اگر کسی یہہ مقدمہ تمام ہوا تو میری آرزو یہی ہی کہ آویگی تو اوس فرزند کی اون وکیلونکو ہمراہ ملا شکر اللہ
کی مع فرمان رحمت اور نشان پنجہ مبارک رانا کی پاس روانہ کیا کہ خاطر تسلی ہوکر امیدوار عنایات
بادشاہی کا ہووی اور مقرر کیا کہ ایک شنبہ کی دن چھبیسوین ماہ بہمن کی رانا مع فرزند کی
میری پاس حاضر ہو دوسری خبر انتقال بہادر کی کہ ملک گجرات کی حاکم زادونسی تہا اور
باعث فتنہ اور فساد کا کہ اللہ تعالی نی محض اپنی کرم سی اوسکو نیست و نابود کیا تیسری خبر
شکست اوس ہیرزا کی کہ واسطی لینی قلعہ اور شہر سورت کی بڑہی سامان سی آیا تہا اوس
ساتہہ انگریزونکی کہ اوس بندر مین واسطی پناہ کی آئی تہی لڑائی واقع ہوئی سو اشکست کے
اکثر جہاز اوسکی انگریزون نی جلا دیی لاچار تاب مقابلہ نلاسکا اور بہاگ گیا اور اپنا وکیل
مقرب خان کے پاس کہ حاکم گجرات وغیرہ کا تہا بہیجا اور پیغام دیا کہ مین واسطی جلنے کی آیا تہا
نہ ارادہ مخالفت سی ناحق انگریزونی یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطی
قتل عنبر کے مستعد ہوی تہی وقت فرصت کی اونہون نی عنبر کو گہیرا اور کچہ زخمی کیا لیکن عنبر کے
ہمراہیون نی اون سب کا کام تمام کیا اور آخر اس ماہ مین باہر اجمیر کے شکار مین مشغول تہا
محمد بیگ ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی مجکو دی اوسمین لکہا تہا
کہ رانا مع فرزند کی میری ملازمت مین آیا تفصیل اسکی رانا کی عرضی سی معلوم ہوویگی

بہی اوسوقت سجدہ شکر اللہ تعالی کا کیا اور فیل اور خنجر مرصع محمد بیگ کو عنایت کیا اور خطاب
ذوالفقار خان بہی سرفراز کیا مضمون عرضی سے دریافت ہوا کہ یکشنبہ کی دن چہبیسوین ۲۶ تاریخ
ماہ بہمن کی رانا مانند بندگان درگاہ کی باداب و تورہ فرزند خورم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور
ایک بڑا لعل اور جڑاؤ ہتیار اور سات ہاتی عمدہ اور نو گہوڑی پیشکش کیے فرزند خورم نی بہی بہ نسبت
اوسکی کمال عنایت کی یہانتک کہ جب رانا نی فرزند مذکور کا قدم پکڑکر معافی اپنی قصورونکی چاہی
تو فرزند اقبالمند نی اوسکو اوٹہاکر اپنی بغل مین لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح اوسکی دلجمعی
ہوگئی اور ایک بڑا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ بازین مرصع اور خاصہ ہاتی مع سامان نقرہ
کے اوسکو عنایت کیا اور اوسکی ہمراہیون کو کہ قریب سو آدمیون کی لایق سرو پا دینی کی تہی
ایکسو سرو پا اور پچاس گہوڑی اور بارہ کہپوہ مرصع اونکو دیی چونکہ راجستان مین رسم ہی کہ فرزند
ولیعہد راجون کا ہمراہ باپ کی بادشاہون کی خدمت مین نہین آتا موافق اس رسم کی اوسنی
بہی بڑی بیٹی کرن نام کو کہ ٹیکہ والا تہا ہمراہ نہ لایا چونکہ اوسی شام سلطان خورم روانہ ہونی
والی تہی اسواسطی رانا کو اوسیوقت رخصت کیا تو خود جاکر ن کو بہیجدی بعد اوسکی جانی کے
کرن بہی آکر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بہی عمدہ خلعت اور شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ طلائی زین کا
اور خاصہ ہاتی عنایت کیا اور کرن کو ہمراہ لیکر سلطان خورم اوسی شام کو روانہ طرف درگاہ
شاہی کی ہو ہی عرضکہ مین تیسری اسفندیار مذکور شکار سی لوٹ کر اجمیر شریف مین آیا ان
سولہ دن کی شکار مین ایک شیرنی مع تین بچون کی اور تیرہ نیل گاو شکار ہوی تہے
فرزند خورم دسوین تاریخ مذکور کی قریب اجمیر شریف سی موضع دیورانی مین آکر مقیم ہوی

مینی سب امیرونکو حکم کیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک اپنی حسب طاقت استقبال کرکی
پیشکش گذرانی اور فرمایا کہ پنجشنبہ کو گیارہوین تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری
ملازمت سی مشرف ہو دوسری دن شاہزادی نی سب لشکر ہمراہی اپنا خوب سامان سی آراستہ کرکی
اجمیر مین آیا اور داخل دولتخانہ خاص مین ہوا اور بعد دو پہر کی میری ملازمت حاصل کیے بعد تسلیم اور
کورنش کی ایکہزار اشرفی اور ہزار روپی بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور ہزار روپی بطریق تصدق پیش
کیی مینی اوس نور چشم کو قریب بلاکر بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر عنایات شاہی سی مخصوص
کیا بعد نذر اور عرض ضروریات کی عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کرن سنگہ بھی آداب اور کورنش سی سرفراز
ہو مینی اوسکو روبرو طلب فرمایا بخشیون نی اوسکو موافق ادب اور قاعدہ کی حاضر کیا جب وہ
کورنش سی فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خورم کی مینی حکم کیا کہ اوسکو دہنی جماعت مین پہلی کھڑا
کرین پہر مینی خرم کو فرمایا کہ جاکر اپنی ہر والدہ کو سلام کری اور خلعت خاص اپنا کہ مشتمل اوپر
چارقب مرصع اور قبای زربفت کی تہا اور ایک تسبیح مروارید اوس فرزند ارجمند کو عنایت کی
جب شاہزادی نی اس خلعت خاص کا سلام کیا تو پہر مینی اسپ خاصہ با زین مرصع
اور فیل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن سنگہ کو بہی عمدہ خلعت اور شمشیر خاصہ
سی سرفراز کیا اوسوقت سب امرا اور منصبدارون نی جماعت جماعت آکر کورنش کی اور نذرین
دین اور ہر ایک موافق اپنی مرتبہ کی عنایتون سی سرفراز ہوا چونکہ خوش کرنا اور دلجمعی کرن سے
منظور تہی اسواسطی مین ہر روز عنایت تازہ کرتا تہا چنانچہ دوسری دن خنجر مرصع اور
تیسری دن خاصہ گہوڑا عراقی مع زین مرصع اوسکو دیا اور جب محل کی دربار مین گیا

تو نور جہان بیگم نے بہی اوسکو عمدہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ مع سامان اور ہاتہی دیکر سرفراز
کیا بعد اسکی میں نے تسبیح مروارید بیش قیمت اوسکو دی دوسری دن خاصہ ہاتہی مع سامان طلائی عنایت کیا
جو منظور تہا کہ ہر طرح کی چیزین اوسکو دی جاوین اسواسطی تین باز اور تین جرہ اور ایک شمشیر
خاصہ اور ایک بکتر اور ایک چار آئینہ خاصہ اور دو انگوٹھیان ایک لعل ایک زمرد کی اوسکو عنایت کین
اور اوسی ماہ کی آخیر مین میں نے حکم دیا کہ فرش فروش طرح طرح کی اور قالین اور ہر تکیہ اور ہر قسم کی خوشبوئین
اور سنہری برتن اور دو منزل محل گجراتی اور بہان طرح طرح کی کپڑون کی سو خوانون مین رکہکر احدی
لوگ اپنی سر اور کندہی پر دیوانخانہ خاص و عام مین لاوین پہر یہ سب چیزین میں نے اوسکو مرحمت کردین
اور ثابت خان کہ ہمیشہ دربار مین نالائق باتین اور اعتراض اعتماد الدولہ اور اوسکی بیٹی آصف خان
پر کیا کرتا تہا ہر چند مجکو یہ معلوم ہوتی تہین میں نے اوسکو منع کیا کہ ایسی باتین مخلصان بارگاہ کی
حق مین نکیا کرے لیکن وہ اپنی اس عادت سی باز نہ آیا چونکہ مجکو خاطر اعتماد الدولہ کی بہت منظور
تہی اور مجکو اوسکی خاندان سی بہت نسبتین اور تعلق تہی اسواسطی مجکو ناپسند ہوتی تہین
باوجود ان باتونکی ایک رات بی جہت اور بیواسطہ پہر وہی نالائق باتین کرنا شروع کین
اور اسقدر کہین کہ آثار رنج و آزردگی کی اعتماد الدولہ کی چہرہ مین ظاہر ہوی میں نے بوقت
صبح ثابت خانکو ایک خدمتگار کے ہمراہ آصف خان کی پاس بہیجدیا کہ اسنی جو رات کو تیری والد
کی حق مین نالائق باتین کی تہین اسواسطی میں نے اسکو تیری حوالہ کیا اب تو چاہی اسکو یہان
چاہی قلعہ گوالیار مین نظر بند رکہ جبتک تیرا باپ اسکو اپنی نامہ ندیگا تو مین اوسکا قصور معاف
نکرونگا سو حسب الحکم آصف خان نی اوسکو قلعہ گوالیار مین بہیجدیا اور اسی جہتی [illegible]

منصب سو سوار منصب راجہ نرسنگہ دیو پر بڑہا ہی اور رخصت وطن کی عنایت کی کہ موافق وعدہ کی درگاہ مین حاضر ہو اور انہین دنون پیشکش ابراہیم خان کی ملاحظہ سی گذری ہر قسم کی چیزین پسند خاطر ہوئین اور کشن چند کہ راجہ زادون ولایت نگرکوٹ سی ہی خطاب راجگی سی سرفراز ہوا پہر پیشکش اعتماد الدولہ کی مقام چشمہ نور مین ملاحظہ سی گذری بہت عمارہ مجلس آراستہ ہوئی تہی او کمال خوشی سی اوسکی پیشکش دیکہی گئی جواہرات اور جڑاو ہتیار اور پارچہای نفیسہ سی قیمتی ایک لاکہ روپیہ کے قبول کیی یعنی باقی اوسکو پہیر دی ساتوین روز منصب کشن سنگہ پر کہ دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا تہا ہزاری ذات یعنی بڑہا دیا اور انہین دنون اطراف چشمہ نور مین ایک شیر شکار ہوا آٹہوین کو منصب کرن سنگہ کا پنجہزاری ذات اور سوار سی سرفراز کیا اور ایک چہوٹی تسبیح موتیون اور زمرد کی کہ لعل درمیان اونکی تہا اور اوسکا نام ہنود کی نزدیک سمرن ہی اوسکو عنایت ہوئی اور ابراہیم خان کے منصب پر ہزاری ذات اور چار سو سوار اضافہ کیی کہ اصل واضافہ سب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جای اور منصب حاجی ازبک پر تین سو سوار زیادہ ہوی اور راجہ شیام سنگہ کے منصب پر پانصدی ذات اضافہ فرمایا کہ سب ڈہائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہو وی یکشنبہ کو نوین تاریخ کسوف واقع ہوا قریب دوپہر کے مغرب کی طرف سی آفتاب مین گہن شروع ہوا اور زیادہ تین حصون سی گہن مین آیا اور آٹہ گہڑی تک رہا صدقات ہر طرح کی از فلزات اور حیوانات او غلہ کے فقیرون کو دی پہر اوسیدن پیشکش راجہ سورج سنگہ کی ملاحظہ سی گذری اوسمین جو چیز یعنی پسند کیا وہ سب قیمتی تینتالیس ہزار روپیہ کا تہا او پیشکش بہادر خان حاکم قندہار کے بہی اوسیدن نظر سی گذری سامان چودہ ہزار روپیہ اوسمین سی مقبول ہوا پہر شب دوشنبہ

اونتیسوین صفر کو دختر آصف خان سی بابا خورم کا ایک پسر نرینہ پیدا ہوا اوسکا نام مینی دارا شکوہ
رکہا امید ہی کہ قدم اوسکا اس دولت اور اوسکی باپ پر مبارک ہو اور سید علی بارہ کی منصب پر پانصدی
ذات اور تین سو سوار زیادہ ہوی کہ سب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوجاوی دسوین تاریخ پیشکش
اعتبار خان کی ملاحظہ مین آئی سبا تان مین سی قریب چالیس ہزار روپیہ کی مینی پسند کیا اور میان
منصب خسرو بی اوزبک پر تین سو سوار اور منصب منگلی خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار زیادہ
ہوی گیارہوین کو پیشکش مرتضی خان کی ملاحظہ ہوئی اوسکی تمام جواہرات سی سات قطعہ لعل کے
اور ایک تسبیح موتیون کی اور بہتر دانی متفرق موتیون کی مینی لیی غرضکہ جو کچہ اوسکی پیشکش سی پسند
ہوا قیمتی ایک لاکہہ پینتالیس ہزار روپیہ کا تہا بارہوین کو پیشکش میرزا راجہ بہاو سنگہ اور راوت شنکر
کی ملاحظہ فرمائی اور تیرہوین کو پیشکش خواجہ ابوالحسن سی ایک لعل قطبی اور ایک الماس اور ایک
لڑی موتیون کی اور پانچ انگوٹہیین اور چار بڑی موتی اور پارہ تہان کہ سب قیمتی بتیس ہزار روپیہ
کا تہا مقبول خاطر ہوا چودہوین کو منصب خواجہ ابوالحسن پر کہ سہ ہزاری ذات اور سات سو سوار
کا تہا ہزاری ذات اور پانسو سوار مینی اضافہ کیی اور وفادار خان کی منصب پر اضافہ ساڑہی سات سو
ذات اور دو سو سوارون کا فرمایا کہ کل منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوسے
اور اسیدن مصطفی بیگ نی کہ وکیل سلطان ایران کا تہا سعادت ملازمت میری حاصل کی
کہ بعد درستی اور فراغت کی مہم گرجستان سی برادر عالیمقدار نی اوسکو مع خط فرحت نمط مشتمل
اوپر انواع محبت اور اظہار صداقت کی میری پاس بہیجا تہا اور چند راس اسپ اور شتر اور چند پارچی
اور فرو شش حلب کی کہ روم کیجانب سی اوس برادر کامگار کی واسطی آئی تہی اور نوکتی فرنگ کے

بہی بڑی شکاری کرمینی اشارہ اونکی طلب مین کیا تہا اوسکی ہمراہ مجکو یہہ بہی غرض کہ وہ سب
تحفی اوس وکیل خجستہ نی میری پیش کیی اور مینی انہین دنون مرتضی خان کو واسطی فتح کرنی قلعہ
کانگڑی کی کہ کوہستان پنجاب مین ہی اور مثل اوسکی اور قلعہ محکم اور مضبوط کم بتاتی ہین رخصت کیا جبدن
سی کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان مین بلند ہوا ہی اجتک کسی بادشاہ نی اسپر فتح نہین پائی میری
والد بزرگوار کی وقت مین ایکبار لشکر پنجاب اس قلعہ کی محاصرہ پر مقرر ہوا تہا لیکن بضرورت ایک اور بڑی
لڑائی کی وہ لشکر کہ مشغول محاصرہ تہا اوسطرف بہیجا اور قلعہ فتح ہونی سی رہگیا اور وقت رخصت ہونیکی
مینی فیل خاص مرتضی خان کو عنایت کیا اور راجہ سورج مل کو کہ بیٹا راجہ باسو کا ہی چونکہ ملک اوسکا
نزدیک اس قلعہ کی تہا اسواسطی اوسکو قلعہ کی نگہبانی پر مامور کیا اور پانصدی ذات وسو سوار اوسکی
منصب پر اضافہ فرمای اور راجہ سورج سنگہ نی اپنی جاگیر سی آکر ملازمت حاصل کی سو اشرفی
نذر کین سترہوین کو نذر میرزا رستم علی کی دو خنجر مرصع اور ایک تسبیح دانہ موتیون کی اور چند
کشتیین پارچون کی اور ایک ہاتی اور چار عراقی گہوڑی مقبول ہوی باقی سامان نذر اوسکو
پہیر دیا اور اوسی تاریخ پیشکش اعتقاد خان کی قیمتی اٹہارہ ہزار روپی کی مقبول ہوئی اور
منصب اعتقاد خان پر کہ ہفتصدی ذات اور دو سو سوار تہا اٹہہ سو ذات اور تین سو سوار اضافہ کئی
کہ اصل و اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوی مسمی خسرو بی اوزبک کہ زمرہ سپاہیان نامی
تہا بعارضہ دست کی مرگیا اور صبح آٹہوین کو کہ یوم پنجشنبہ تہا ڈیر پہر دن رہی شرف آفتاب ہوا
مینی خوشی سی تخت پر جلوس فرمایا اور ارکین دولت نی تسلیمات وکورنش مبارکبادی کیے
بجالای پہیر دن رہی طرف چشمہ نور گئے گیا مین اور وہان نذر مہابت خان کو کہ بموجب

حکم مع جواہر نفیس و مرصع آلات و پارچہ ریشمی وغیرہ کی کہ خاطر خواہ مرتب کیا تہا دیکہا اون سب
مین ایک کہپوہ مرصع کہ بموجب عرض اوسکی زرگران سرکاری نے تیار کیا تہا اور روی قیمت ویسا
ہیچ سرکار بادولت کی تہا تخمینا ایک لاکہہ روپیہ کا ہوا اور باقی جواہر اور اجناس ایک لاکہہ اٹہائیس ہزار
کا فی التحقیق کہ سامان بہت نادر تہا مصطفی خان ایلچی بادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت
کیا اور اکیسوین کو خلعت بدست عبد الغفور کی پندرہ نفر آدمیون کو امراء دکن سے بہیجا اور راجہ بکرماجیت
نے طرف جاگیر اپنی کی رخصت پائی و پرم نرم خاصہ اوسکو مرحمت ہوا اور اسی دن خنجر مرصع مصطفی بیگ ایلچی
کو عنایت کیا اور اوپر منصب ہوشنگ پسر اسلام خان کی کہ ہزاری ذات اور پانسو سوار تہا پانصدی ذات
اور دو سو سوار اضافہ کیے تیئیسوین کو ابراہیم خان صوبہ دار ولایت بہار کا ہوا اور ظفر خان کو حکم ہوا
کہ متوجہ درگاہ بادولت ہو اور اوپر منصب ابراہیم خان کی کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تہا
پانصدی ذات اور ہزار سوار زیادہ کیا اپنی اور سیف خان اس روز طرف جاگیر کی رخصت ہوا اور جانی بیگ
اوزبک نے ساتہہ خطاب اوزبک خانی کی سربلندی پائی طرف جاگیر کی رخصت حاصل کی اور بہادر الملک
متعینہ لشکر دکن نی کہ منصب دو ہزاری اور پانصدی ذات اور دو ہزار و یکصد سوار کا تہا باضافہ
پانصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور پر منصب خواجہ تقی کی کہ ہشتصدی ذات و یکصد و ہشتاد
سوار کا تہا دو سو علاوہ اوسکی اضافہ ہوی اور چبیسوین کو اوپر منصب سلام اللہ عرب کی دو سو سوار
اضافہ مقرر ہوی کہ سب پندرہ سو ذات اور ہزار سوار ہوی خاصہ گہوڑا لبنی گہوڑا سیاہ ابلق
کہ دارای ایران نے بہیجی تہی مہابت خان کو عنایت کیا آخر روز پنجشنبہ کو دولت سرای حرم
مین تشریف لیجا کر پہر رات تک وہان مقام فرما ہوا مین پیشکش دوبارہ اوسکی اوسوقت

نذر سے گذری روز اول کو کہ ملازمت حاصل کی تھی ایک قطعہ لعل مشہور رانا کا کہ وقت
ملاقات کی اوسنے دیا تھا قیمتی ساٹھہ ہزار روپیہ کا نذر کیا مگر جلینا کہ تعریف کرتی تھی نہ تھا
وزن اس لعل کا آٹھہ ٹانگ تھا اور سابق راے مالدیو کہ سردار قبیلہ راٹھور اور راجہ مان نامی
ہندوستان سے تھا اسکا مالک تھا پھر اوسکی بیٹے چندر سین کی پاس آیا اور اوسنے پریشان حالی
مین رانا اودی سنگہ کی ہاتھہ بیچا اور اوسنے رانا پرتاب کو ملا اور رانا پرتاب سے اس رانا امر سنگہ کی
پاس آیا جو اونکی یہان اس سے اچھا تحفہ اور نہ تھا اسواسطے اوسنے مع اپنی بہت ہاتھیون کی
وقت ملاقات شاہزادہ خورم کی نذر کیا اور مینے حکم کیا کہ اوسپر یہ لکھدین کہ رانا امر سنگہ نے ملاقات کے
وقت شہزادہ خورم کی نذر کیا ہے اور کئی چیزین بھیجی اوس روز بابا خورم کی پیشکش سے مینے پسند
کین منجملہ اونکی ایک صندوقچہ بلوری فرنگستانی تھا نہایت تکلف کا بنا ہوا اور چند قطعہ زمرد کی
اور تین انگوٹھیان اور چار گھوڑے عراقی اور چند متفرقات چیزین کہ قیمت اون سب کی اسی ہزار
روپیہ تھی اور اس مرتبہ کہ مین اوسکی گھر مین گیا بہت پیشکش آراستہ کی تھی تخمیناً اسباب چار پانچ
لاکھہ روپیہ کا لیکن سب سامان دیکھکر اون سب مین سے قریب ایک لاکھہ روپیہ کا لیلیا اور باقی
اوسکو مرحمت کیا اور اٹھائیسوین تاریخ کو اوپر منصب خواجہ جہان کی کہ سہ ہزاری ذات اور اٹھارہ
سو سوار کا تھا پانصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے مینے اور ابراہیم خان کو اسپ و خلعت
اور خنجر مرصع اور نشان و نقارہ مرحمت کیا اور صوبہ بہار کی طرف رخصت فرمایا اور خدمت عرض
مکرر کی کہ پہلی خواجہ حاجی محمد کی متعلق تھی بعد اوسکی وفات کی مخلص خان کو کہ میرا معتمد تھا
عنایت ہوئی اور تین سو سوار منصب والا درجات پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات اور ہزار سوار کا

ہو جاوے اور جو ساعت رخصت کنور کرن کی نزدیک آگئی تھی اور منظور تھا مجکو کہ اوسکو تماشا اپنی
اپنی بندوق کی دکھلاوں مین اسی درمیان مین قراولون نی ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ مین سوا
شیر کی نہین مارتا ہون مگر اس خیال سی کہ اسکی جانی تک شاید اور شیر نہ ملی اوسی کی طرف متوجہ ہوا مین
اور کرن سی پوچھا کہ گولی کہان مارون کہ وہین لگی کہ جب قریب شیرنی کی گیا مین تو ہوا تیز چلنی لگی
اور ہتھی سواری کی شیرنی سی گھبرانی لگی لیکن مینی کہا کہ شیرنی کی آنکھ پر گولی ماری اللہ تعالی نی اپنی
کرم سی اوس ہندو زادہ کی روبرو میری عزت رکھی کہ اوسکی آنکھ ہی مین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی
کرن نی اوسی روز مجہسی بندوق خاصہ طلب کی مینی رومی بندوق خاص اوسکو عنایت کی اور جو
ابراہیم خان کو رخصت کی وقت ہاتی نہ دیا تھا اوسوقت خاصہ ہاتی اوسکو عنایت کیا اور ایک ہاتھی
بہادر الملک کو اور دوسرا وفادار خان کو مرحمت فرما کر اون کی پاس روانہ کیا اور ماہ اردی بہشت
کی آٹھوین کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اور مینی آپکو چاندی وغیرہ مین تول کر غربا کو وہ
تقسیم کر دیا اور نوازش خان کو اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ مالوہ مین تھی رخصت کیا اور انہین دنون
ایک ہاتی خواجہ ابو الحسن کو عنایت کیا اور نوین تاریخ خان اعظم خان کو کہ آگرہ مین گوالیار سی حسب الطلب
میری لای تھی سامنی لای باوجودیکہ اوس سی تقصیرین بہت ایسی ہوئی تہین کہ جو کچہ اوسی
سزا دیا جاتا بجانب میری تہا لیکن اوسکی روبرو ہوتی ہی آثار شرمندگی مجہمین ظاہر ہوی اور سب
قصور مینی اوسکی بخش دیی اور شال کہ میری کمر سی بندہی تھی اوسکو عنایت کی اور کنور کرن کو
ایک لاکہ روپی عنایت کیی راجہ سورج سنگہ نی اوسی روز ایک ہاتی ان راوت نام کہ بڑا اچی تہا
میری نذر کیا بیشک بہت نادر ہاتی تہا داخل فیلخانہ کیا مینی اور دسوین تاریخ پیشکش

خواجہ جہان کی آگرہ مین اپنی بیٹی کی ہاتہہ بہیجا تہی نظر اشرف سی گذری اوسمین ہر طرح کی
چیزین تہین قیمت اوسکی چالیس ہزار روپی ہوئی اور بارہوین کو پیشکش چاندوران کی ملاحظہ
سی گذری اوسمین پانچ گہوڑی دو شتر اور چند کُتی تازی اور کئی جانور شکاری تہی اور اوس روز
سات ہاتہی راجہ سورج سنگہ نی پیش کیی اور سب داخل فیلخانہ خاص ہوئی بختر خان بعد اسکی کہ چار
ماہ ملازمت مین رہا اوس روز رخصت ہوا مینی معرفت اوسکی چند باتین عادلخان کو کہلا بہیجین
اور نفع نقصان دشمنی و دوستی کی بخوبی سمجہاکر رخصت کیا کہ اچہی طرح عادلخان کی دلنشین کردی کہ
وہ راہ دولت خواہی اور فرمان برداری اختیار کری اور اوسکی رخصت کی وقت عادلخان کو بہی چند
چیزین بہیجی مینی غرضکہ ان تہوڑی دنون مین خاص سرکار اور اکثر شہزادون اور امرا کی طرف سی
کہ حسب الحکم میری اونہون نی عادلخانکو بہیجا ہی قریب ایک لاکہہ روپی کی حساب ہوا اور چودہوین
کو منصب اور عوض خدمت فرزند خرم کا غور کیا منصب اوسکا بارہ ہزار بذات اور چہہ ہزار سوار کا تہا
اور منصب اوسکی بہائی کا پندرہ ہزار بذات اور آٹہہ ہزار سوار کا سو حکم دیا مینی کہ منصب اوسکا برابر منصب
پرویز کی اعتبار کری جو کچہہ اوس سی زیادہ ہوا وسکو بصیغۂ انعام اس خدمت کی بطریق اضافہ جاری
رکہین اور ہاتہی خاصہ پنچی گج نام مع سامان قیمتی بارہ ہزار روپیہ کا اوسکو مرحمت کیا مینی اور
سولہوین تاریخ ایک ہاتہی مہابت خان کو عنایت ہوا سترہوین کو منصب راجہ سورج سنگہ پر کہ
چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تہا ایکہزار اور اضافہ کرکی منصب پنجہزاری سی سربلند کیا مینی
اور حسب التماس عبد اللہ خان کی منصب خواجہ عبد اللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کا
تہا حکم کیا مینی کہ اب منصب اوسکا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہو اور عبد اللہ خان لشکر خان اعظم کو

کہ قلعہ رنتھنبور مین مقید تھا التماس اوسکی باپ کی بیٹی اوسکو بلوایا جب وہ در دولت پر آیا تو
بیڑی اوسکی پانوکی نکلوا کر اوسکو نزدیک اوسکی باپ کی بھجوادیا اور چوبیسوین کو ایک ہاتی فوج سنگار
نام راجہ سورج سنگہ نی نذر کیا اگرچہ یہ ہاتی بہی خوب ہی اور فیلخانہ خاص مین داخل ہوا لیکن اگلی ہاتی
کی برابر نہین کہ وہ نوادرات زمانہ سی ہی قیمت اوسکی بیس ہزار روپیہ ہوتی ہین اور چھبیسوین
کو منصب بدیع الزمان ولد میرزا شاہرخ کا کہ سات سو ذات اور پانسو سوار کا تھا دو صدی ذات
اوسپر اور اضافہ کیا مینی اور اسی دن خواجہ زین لی کہ نقشبندی خواجہ زادون سی ہی ماوراء النہر سی
آکر ملازمت حاصل کی اور اٹھارہ گہوڑی نذر کیی اور چونکہ قزلباش خان کمکی صوبہ گجرات کا تھا بی رخصت
وہان کی صاحب صوبہ سی حاضر درگاہ ہوا تھا اسواسطی مینی حکم کیا کہ ایک شخص یکہ مین کا اوسکو
قید کرکی پہر نزدیک صاحب صوبہ گجرات کی لیجاوی تا پہر اور لوگ ایسی ہوس نکرین اور منصب
مبارک خان سروانی پر پانصدی ذات اضافہ کیی مینی کہ کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا
ہو جاوی اور انتیسوین تاریخ ایک لاکھ روپی خان اعظم کو مینی مرحمت کیی اور حکم کیا کہ پرگنہ داسنہ
اور پرگنہ کاسنہ کا کہ موافق پنجہزاری ذات کی ہوتا ہی اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور آخر اسی ماہ مین
جہانگیر قلی خان کو مع اوسکی عزیزون اور برادرون کی صوبہ الہ آباد کیطرف کہ اوسکی جاگیر مین
مقرر تھا رخصت کیا مینی اور اسی مجلس مین بیس گہوڑی اور ایک قبا پرم نرم کی خاصہ اور بارہ
ہرن اور دس تازی کتی کرن سنگہ کو مرحمت ہوی پہر دوسری دن کہ غرہ ماہ خورداد کا تہا چالیس
گہوڑی اور دوسری تاریخ مین اکتالیس گہوڑی اور تیسری تاریخ مین بیس گہوڑی کہ سب تین دن
مین ایک سو ایک ہوی کنور کرن کو مرحمت ہوی اور عوضمین فوج سنگار کی ایک ہاتی خاص فیلخانہ سی

قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ سورج سنگہ کو مرحمت ہوا اور پانچوین تاریخ دس جیرہ اور دس قبائین
اور دس پٹکی کرن کو عنایت کیی اور بیسوین کو ایک ہاتی اوسکو دیا اور انہین دنون کشمیر کے اخبار
نویس نی لکہا کہ ملا گدائی نام ایک درویش کہ چالیس برس سی یہان ایک خانقاہ مین بیٹہا تہا دو سال
قبل اپنی وفات کی مالک خانقاہ سی اپنی جگہہ مانگی تہی اور اونہون نی حسب الطلب اوسکی خانقاہ مین
اوسکی ایک جگہہ قبر کی دیدی تہی جب دن وفات کی قریب آئی تو اوسنی دوستون سی کہا کہ مجکو حکم ہوا ہے
کہ جو امانت میری پاس ہی اور کسیکی سپرد کرکی طرف عالم آخرت کی روانہ ہون دوستون نی یہ سنکر
تعجب سی خندہ کیا اور کہا کہ انبیا علیہم السلام کو اپنی موت پر اطلاع نہین تو یہ بات کسطرح کہتا ہی اوسنی
پہر یہی کہا کہ مجکو حکم ہوا ہی پہر وہان کی ایک قاضی زادی سی کہ اوسکا معتقد تہا کہا کہ میرا قرآن سات
سو تنکہ کا مال ہی اسیقدر مین اسکو ہدیہ کرکی میری تجہیز وتکفین مین صرف کرنا اور جب جمعہ کی اذان
سننا تو میری خبر لینا اور یہ سب باتین جمعہ رات کو کہین تہین پہر سب اسباب اپنی حجرہ کا دوستون اور
مریدونکو بانٹ دیا اور اوسی دن عصر کو حمام مین نہا کر لباس بدلا دوسری دن قاضی زادہ مذکور
پہلی نماز جمعہ سی خانقاہ مین تحقیق احوال کو اوسکی آیا دیکہا کہ دروازہ حجرہ کا بند ہی اور ایک مرید اوسپر
بیٹہا ہی خادم سی جب حال پوچہا تو اوسنی کہا کہ ملا نی حکم کیا ہی جب تک یہ دروازہ خود بخود نہ کہلجاوے
اندر نہ آنا پہر ایک گہڑی گذری کہ وہ دروازہ کہل گیا اور قاضی زادہ مع خادم اندر گیا دیکہا کہ ملا قبلہ
رو دوزانو بیٹہا ہی اور جان جان آفرین کی سپرد کی ہی کیا خوش احوال ہین وہ لوگ کہ اس دنیا سی
جو دامگاہ تعلقات ہی یون آزادانہ چلی جاتی ہین اور منصب کرم سین راٹہور پر دو صدی ذات
اور پچاس سوار اضافہ کیی یعنی کہ کل منصب اوسکا ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوے

گیارہوین تاریخ پیشکش لشکر خان کی کہ تین شتر ولایتی اور بیس شکاری تہی بملاحظہ سی گذری بارہوین کو ایک خنجر مرصع اعتبار خان کو مرحمت کیا اور کرن کو ایک کلگی دو ہزار روپی کی عنایت کی چودہوین تاریخ لپسر بلند رای کو خلعت دیکر دکن کیطرف رخصت کیا اور جمعہ کی شب مین پندرہوین تاریخ ایک عجیب امر واقع ہوا اور مین اوس رات پہکر مین تہا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کشن سنگہ بہائی سورج سنگہ کا گوبنداس سی جو وکیل راجہ بہندر کا تہا بسبب مارہی جانی اپنی بہتیجی گوپالداس نام کہ کچہ دنون اس سی پہلی گوبنداس کی ہاتہہ سی مارا گیا تہا دل تنگ رہا کرتا تہا اور قصہ اوسکی مارہی جانی کا طویل ہی غرضکہ کشن سنگہ کو امید تہی کہ گوپال داس جو حقیقت مین راجہ کا بہی بہتیجا ہی عوض اوسکی خون کا گوبنداس سی لیگا لیکن راجہ بسبب ہوشیاری اور کاربرآری گوبنداس کی طلب قصاص سی تغافل کرتا تہا کشن سنگہ نی جب راجہ کی بیپرواہی دیکہی تو خود اپنی بہتیجی کی قصاص لینی پر کمر باندہی اور مدت تک اسی تاک مین رہا یہانتک کہ اوس رات اپنی لوگون کو جمع کر کی اسمقدمہ کا اظہار کیا کہ مین آج گوبنداس کی مارنی کو جاتا ہون آگی جو کچہ ہو اور یہ نہ سوچا کہ اسمین راجہ کو بہی ضرر پہنچیگا اور راجہ اس حال سی بیخبر تہا پہر قریب صبح صادق کی ہمراہ اپنی بہتیجی کرن سنگہ اور دوسری ہمراہیون کی جاکر دروازی پر راجہ کی حویلی پر پہنچا اور وہان سی اپنی چند لوگ معتبر گوبنداس کی مکان پر کہ قریب راجہ کی مکان کی تہا روانہ کیی اور خود دروازی پر کہڑا رہا وہ لوگ جب گوبنداس کے مکان میں گئی تو پہری والونکو اونہون نی قتل کیا اور اوس شور سی گوبنداس جاگ پڑا اور گہبرا کر تلوار لیی ہوی پہرکے ایک طرف سی باہر آیا کہ اپنی پہری والون کی مدد کری اور وہ لوگ جب پہری والون کی قتل سے فارغ ہوی تو گوبنداس کو ڈہونڈہنی لگی اور پہر اوسکی دیکہنی کی اوسکا کام تمام کیا اور قبل اس سے

گوبنداس کی ماری جانی کی خبر کشن داس کو تحقیق ہو کشن سنگہ بہر اکر گہوڑی ہی اوتر پڑا اور
احاطہ کی اندر چلا ہر چند اوسکی لوگون نی منع کیا کہ اسوقت پیادہ ہونا مناسب نہین لیکن اوسنی نمانا
اگر توقف کرتا تو دشمن کی ماری جانی کی خبر سنکر اوسیطرح سوار صحیح وسالم پہرا آتا لیکن تقدیر مین جو نکہ
اوسکی موت لکہی تہی پیادہ اندر گیا اور اوسن شور سی راجہ بہی جاگ کر تلوار برہنہ لیے ہوی اپنی دروازی
پر اندر سی اکر کہڑا ہوگیا تہا اور لوگ ہر طرف سی وہ شور سنکر ننگی تلوارین لیے جمع ہوتی تہی اور پہلی اونہی
پیادہ دونکو گہیر لیا تہا وہ تہوڑی اور راجہ کی لوگ بہت تہی ایک ایک کی دس دس مقابل ہوگیے اور جب
وقت کشن سنگہ اور کرن سنگہ پیادہ راجہ کی مکان کی قریب پہنچی تو لوگون نی حملہ کر کی دونو کو
مار ڈالا کشن کی سات زخم اور کرن کی نو زخم آئی اور چہیاسٹ آدمی دونو طرف کی ماری گئی راجہ
کی تیس اور کشن کی چہتیس جب آفتاب نکلا تو سب مین یہ قصہ مشہور ہوا اور راجہ نی اپنی بہای
اور ایک بہتیجی اور ایسی نوکر کو کہ زیادہ عزیز جان سی اوسکو تہا کشتہ پایا اور باقی گر دیہی ہوی مقدمہ
تقدیر سی حیران ہوکر اپنی گہر کو گیا یہ خبر مجکو بہکر مین پہنچی بیٹی لاشونکی جلانی کا حکم موافق اونکی
طریق کی دیا اور تحقیق مقدمہ کی آخر جسطرح کہ تحریر ہوا ظاہر ہوا آٹہوین تاریخ میران صدر جہان نی
اپنی وطن سی اکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہرین نذر کین اور رای سورج سنگہ خدمت دکن پر رخصت
ہوا ایک جوڑی موتی واسطی اوسکی کان کی اور یرم نرم خاصہ بہیجی اوسکو مرحمت کیا اور خانجہان کو
بہی ایک جوڑی موتی کی بہیجی اور چہبیسوین کو منصب اعتبار خان پر چہہ سو سوار زیادہ کر کے کل پنجہزاری
ذات اور دو ہزار سوار کر دیا اور اوسی دن کرن اپنی جاگیر کی طرف رخصت ہوا گہوڑا اور ہاتی خاصہ
مع خلعت اور مادہ ہتیون کی پچاس ہزار روپی قیمت کا تہا اور خنجر مرصع دو ہزار کی لاگت کا

اوسکو مینی مرحمت کیا جس روز سی که وه آیا تها تو رخصت تک نقد وجنس اور جواهر اور جڑاو هتیارون
سی جو کچه اوسکو عنایت هوا دو لاکهه روپیه اور ایک سو دس گهوڑی اور پانچ هاتی هوی سوا اوسکی که فرزند
خرم نی چند بار اوسکو دیا هی اور مبارک خان سزاولی کو گهوڑا اور هاتی دیکر اوسکی همراه مقرر کیا اور کچه زبانی
باتین رانا کو کهلا بهیجین اور راجه سورج سنگه نی بهی بوعده دو ماه کی اپنی وطن کی رخصت حاصل کی
ستائیسوین کو باینده خان مغل نی که امرای قدیم اس سلطنت سی تها انتقال کیا اور آخر اسی مهین
خبر آئی که سلطان ایران نی اپنی بڑی بیٹی میرزا صفی کو مروا ڈالا یه خبر باعث کمال حیرانی کی هوئی
بعد تحقیق کی معلوم هوا که اوسنی بهبود نام غلام کو حکم کیا که صفی میرزا کو قتل کر غلام نی وقت موقع کا
دیکهکر فجر کو نوین محرم کی سنه ایکهزار چوبیس مین که شهزاده حمام سی نکلکر گهر کو جاتا تها غلام مذکور نی دو
تلوارونمین اوسکا کام تمام کیا اور بهت دیر تک اوسکی لاش خاک وخون مین پڑی رهی آخر شیخ
بهاء الدین محمد نام ایک بزرگ نی که درمیان اوس ملک کی ولایت مین مشهور تها اور معتقد علیه
بادشاه کا اجازت لاش اوٹهانی کی بادشاه سی لیکر اوسکی بزرگون کی قبرستان مین دفن
کیا هرچند مینی ایران کی آنی والون سی اسکا باعث تحقیق کیا کسینی ایسی بات نه کهی که جس سی تسلی
خاطر کی هووی اسواسطی که فرزند کی قتل کو بڑا سبب چاهیی که رفع اسکی بدنامی کا کری اور پهلی تاریخ
تیر ماه کی ایک هاتی رنجیت نام مع سامان میرزا رستم کو مرحمت هوا اور سید علی بارهه کو بهی ایک هاتهی
عنایت هوا اور میر حسین داماد خواجه شمس کو بخشی اور واقعه نویس صوبه بهار کا مینی کیا اور
اوسطرف رخصت فرمایا اور خواجه عبد اللطیف قوش بیگی کو هاتی اور خلعت دیکر اوسکی جاگیر کی طرف
رخصت کیا اور نوین ماه مذکور کو شمشیر مرصع واسطی خاندوران کی اور خنجر واسطی الله داد

ولد جلالہ افغان کی بہیجا گیا اور تیرہوین کو مجلس عید آب باشی کی منعقد ہوئی بندگان درگاہ نی
آبمین گلاب چہڑک کر خوشیین کین سترہوین کو امانت خان طرف بندر کہنبایت کی معین ہوا
چونکہ مقرب خان ارادہ آنی درگاہ کا رکہتا تہا اسواسطی اوسکو بندر مذکور سی تغیر کیا اور اوسی دن خنجر
مرصع فرزند پرویز کو بہیجا اٹہارہوین کو پیشکش خان خانان کی ملاحظہ سی گذری ہر طرحکی چیزین
آراستہ کیی تہین تین لعل اور ایک سو ایک موتی اور سو یاقوت اور دو جڑاو خنجر اور کلگی مرصع یاقوت
اور موتیون سی اور ایک جڑاو صراحی اور مرصع تلوار اور ترکش مخملی بند و باز مرصع کا اور ایک انگوٹہی
الماس کی قریب لاکہہ روپیہ قیمت کی کہ یہ سب سوا تہا اون اور جڑاو ہتیارون اور جواہر اور پارچون کی
جو دکن اور کرناٹک سی حاصل کی تہی کہ ہر قسم کی زردار اور سادہ اوسمین تہی اور پندرہ ہاتی اور ایک
گہوڑا کہ بال اوسکی زمین تک تہی اور پیشکش مین شاہ نواز خان کی بہی پانچ ہاتی تہی اور تین سو پارچہ
ہر قسم کی ملاحظہ سی گذری اور ہوشنگ کو خطاب اکرام خان سی سرفراز کیا مینی اور ایک روز افزون نام
راجہ زادہ صوبہ بہار کا کہ طفلی سی حاضر حضور رہا کرتا تہا مینی اوسکو مشرف باسلام کیا اور باوجودیکہ
اوسکا باپ سنگرام بسبب بدخلافی کی میری سپاہ کی ہاتہہ سی مارا گیا تہا لیکن مینی اوس نوجوان
نو مسلمان کو اوسکی باپ کی جگہہ راجہ کرکی وہی ملک اوسکو دیدیا اور ہاتی دیکر اودہر رخصت فرمایا
پہر ایک ہاتی جہانگیر قلی خان کو مرحمت ہوا کہ اوسکی پاس بہیجا جاوی جو بیسوین کو جگت سنگہ کنور
کرن نی کہ بارہ سال کا تہا آکر ملازمت حاصل کی اور عرضداشت اپنی دادا رانا امر سنگہ اور اپنی
باپ کی حضور مین گذرانی اکثر آثار اصالت اور امیر زادگی کی اوسمین چہرہ سی ظاہر تہی مینی
خلعت اور دلجوئی سی اوسکی دلکو بہت خوش کیا اور میرزا عیسی ترخان کی منصب پر دو صدی

ذات اضافہ کیی کہ کل بارہ صدی ذات اور تین سوسوار کا ہو جاوی اور آخر اسی ماہ مین شیخ
حسین روہیلہ کو خطاب بہادر خانی سی سرفراز کیا اور بعد تعیین ایام رخصت جاگیر پر جانی کی
اجازت دی اور میرزا شرف الدین حسین کاشغری کی قریبون کو کہ انہین دنون آستانہ بوسی سی
شادکام ہوی تہی دس ہزار روپیہ عنایت کیی اور پانچوین امر داد کو منصب راجہ بتہل پر کہ ڈیڑہ ہزاری
ذات اور گیارہ سو سوار کا تہا پانصدی ذات اور ایک سو سوار اضافہ کیی یعنی ساتوین تاریخ لیتوبا
کہ سرکار اوڈیسہ مین جاگیر رکہتا تہا اور بواسطہ شکوہ صاحب صوبہ وہان کی طلب کیا گیا تہا آکر ملازمت
حاصل کی اور چار ہاتی پیشکش کیی چونکہ ان دنون مجکو خانجہان کی فرزند کی دیکہنی کا شوق کمال تہا
اور واسطی تحقیق حالات دکن کی ایکبار آنا اوسکا ضروری تہا اسواسطی یہنی اوسکو طلب فرمایا تھا
سہ شنبہ آٹہوین ماہ مذکور کو سعادت ملازمت سی اشرف یاب ہوا ایکہزار اشرفی اور ایکہزار روپیہ نذر کیی
اور چار لعل بیس موتی ایک زمرد اور ایک پہول کٹاری جڑاو پچاس ہزار روپیہ کا پیشکش کیا اور
شب یکشنبہ کو کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تہا اسواسطی یہن روضہ مبارک مین آکر نصف شب تک وہان
رہا صوفیون کو وہان حال آیا اپنی فقرا اور خادمونکو اپنی ہاتہہ سی چہہ ہزار روپیہ نقد اور سو کرتے
تقسیم کیی اور ستر تسبیح مروارید اور مرجان اور کہربا کی فقرا کو دین اور راجہ بانسنگہ کی پوتی مہاسنگہ
کو خطاب راجگی سی سرفراز کر کی نقارہ اور نشان عنایت کیا سولہوین کو ایک گہوڑا عراقی خاصہ
اور ایک گہوڑا دوسرا مہابت خان کو مرحمت کیا اونیسوین کو ہاتی خان اعظم کو عنایت ہوا اور
منصب کیشوداس مارو پر کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تہا دو سو سوار اضافہ ہوی اور خلعت
سی سرفراز ہوا اور خواجہ عاقل کہ منصب پر کہ بارہ صدی ذات اور چہہ سو سوار کا تہا دو صدی ذات

اور سو سوار اضافہ کیی بائیسوین کو میرزا راجہ بہاو سنگہ کی طرف اپنی وطن انبیر کی رخصت پائی اور اپنی
جامہ صوبہ کشمیری خاصہ اوسکو مرحمت کیا اور احمد بیگ خان کی کہ رنتہنبور مین محبوس تہا آکر ملازمت حاصل
کیے مینی اوسکی قصورونکو بلحاظ اگلی خدمتونکی عفو فرمایا اور مقرب خان نی بہی صوبہ گجرات سی آکر شرافت
آستان بوس حاصل کی ایک کلگی اور ایک تختی مرصع نذر کی پہر مینی منصب سلام اللہ عرب پر پانصدی ذات
و سو سوار اضافہ کیی کہ سب دو ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہوجاوہی اور اول ماہ شہریور مین منصوبہ
اون لوگون کی جو خدمت دکن پر جاتی تہی اسطرح اضافہ کیا یعنی منصب باز خان پر تین سو سوار
کہ کل ہزاری ذات و سوار کا ہوجاوہی اور ناہر خان کو اسیقدر اضافہ سی سرفراز کیا اور دلاور خان کا
اضافہ بہی تین سو سوار کا فرماکر کل ڈہائی ہزاری ذات و سوار کا مقرر کیا اور منگلی خان کی دو سو سوار
اضافہ کرکی ڈیڑہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور گردہر پسر رای سال ہشتصدی ذات و سو اری ممتاز
ہوا اور الف خان قیام خانی اسیقدر منصب پر اصل و اضافہ سی سربلند ہوا یادگار حسین ہفتصدی ذات
اور پانسو سوار سی ممتاز ہوا اور کمال الدین خان پسر شیر خان کو بہی اسیقدر منصب سی عزت
بخشی اور ڈیڑ سو سوار سید عبد اللہ بارہہ کی منصب پر زیادہ کیی کہ کل ہفتصدی ذات اور تین سو سوار
کا ہو پہر ایک اشرفی نورجہانی چہہ ہزار چار سو روپیہ کی مصطفی خان بیگ وکیل ایران کو مرحمت کی
اور پانچ چیتی شکاری قاسم خان حاکم بنگالہ کو مرحمت کیی اور میرزا امرا و بڑا بیٹا میرزا رستم کا باربوین
اسی ماہ خطاب التفات خانی سی سرفراز ہوا سولوین شب کہ مطابق شب برات کی تہی چاروطرف
تال رانا ساگر کی خوب روشنی کراکر اوسکی تماشی کو گیا مین چراغون کا عکس پانی مین عجیب
کیفیت دکہاتا تہا زائد نصف شب سی ہمراہ بیگمات کی وہان رہا سترہوین تاریخ میرزا جمال الدین

حسین کو وکیل ہو کر بیجاپور گیا تہا آکر ملازمت حاصل کی اور انگوٹہیین تین کہ اونمین ایک عقیق یمنی
نہایت سیرلب کی تہی نذر کین ایسا عقیق کمیاب ہے عادلخان بیجاپوری نی سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی
طرفسی ہمراہ میر مذکور کی بہیجا تہا اور چند ہاتی مع سامان طلائی اور نقرہ اور عربی گہوڑی اور جڑاو ہتیار اور
جواہرات اور کپڑی اور فروش اوس طرف کی بنی ہوی ہمراہ اوسکی بطریق پیشکش بہیجی تہی وہ سب نظر
ملاحظہ سی گذری اور عرضداشت اوسکی پڑہی دیکہی پہر اوسی دن مجلس وزن شمسی کی منعقد ہوئی
اور چہبیسوین کو مصطفی بیگ وکیل نی رخصت پائی بمدت حضوری مین اوسکو جو کچہ کہ مرحمت ہوا تہا
اوسکی سوا بیس ہزار روپیہ نقد اور خلعت بہی اوسکو عنایت کیا اور جواب مین شاہ ایران کی ایک
محبت نامہ کمال دوستی کا لکہا چوتہی ماہ مہر کو منصب میر جمال الدین حسین کا کہ دو ہزاری ذات اور
پانسو سوار کا تہا چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر فرمایا یعنی پانچوین کو مہابت خان کہ ہمراہ
خانجہانخان کی خدمت دکن پر مقرر ہوا تہا بواسطی ملاحظہ ساعت مقررہ سفر کی کہ آ گئی تہی رخصت
ہوا اور خلعت اور خنجر اور پہول کٹارہ اور شمشیر خاص اور ہاتی سی سربلند ہوا ویسین کو خانجہانخان
رخصت ہوا اوسکو خلعت اور نادری خاصہ اور اسپ راہوار مع زین اور فیل خاصہ اور شمشیر خاصہ
بہی عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا کہ سترہ سو سواروں کو ہمراہیان مہابت خان سی تنخواہ دو اسپہ
اور سہ اسپہ کی دی جاوی وہ سب لوگ کہ اس بار خدمت دکن پر مقرر ہوی تین سو تیس منصبدار
اور تین ہزار کی اور سات سو سوار ایماق کی اور تین ہزار افغان دلہ زاک تہی یہ کل تین ہزار سوار ہوی
کہ ساتہ تیس لاکہہ روپیہ خزانہ اور توپخانہ جنگی آراستہ اور جنگی ہاتیون کی خدمت مذکور پر روانہ ہوی
اور منصب سربلند رای پر بالصدی ذات اور دو سو ساٹہہ سوار زیادہ کیی یعنی کہ کل دو ہزاری

ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور بالجو بیٹا قلیچ خان کا منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے
مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا اور منصب راجہ کشن داس پر بھی پانصدی ذات اضافہ کیے یعنی اور
حسب التماس خانجہان کے منصب شہباز خان لودی کا کہ متعینان دکن سے ہے مع اصل و اضافہ دو ہزاری
ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور دو سو سوار وزیر خان کے منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان
پسر میرزا رستم کا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودھوین اوسی ماہ کو اور
ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر اضافہ کر کے اوسکو منصب بزرگ پنجہزاری
ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے سرفراز کیا اونیسوین تاریخ راجہ سورج سنگہ نے مع اپنے پسر گجسنگہ کے کہ وطن
گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی اور ہزار روپیہ نذر کیے پھر یعنی سید کبیر وکیل عادلخان کو ایک اشرفی
نورجہانی پانسو تولہ کی مرحمت کی تیئیسوین ۲۳ تاریخ نو ہاتی کہ قاسم خان نے فتح ولایت کوچ اور فتح مگہہ
اور زمینداران اوڈیسہ سے لیے تھے ملاحظہ سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاص ہوے اور ارادت خان منصب
میرسامانی اور معتمد خان خدمت بخشیگری یکونیر اور محمد رضا جابری بخشیگری صوبہ پنجاب اور وہان کی
اخبار نویسی پر مقرر ہوے اور سید کبیر کہ عادلخان کی طرف سے واسطے درخواست عفو تقصیرات امرایان دکن
کے اور ذمہ داری چھوٹ جانے قلعہ احمد نگر کے مع دیگر ممالک شاہی کہ بعضے مفسدون کی خرابی سے
قبضہ عاملان شاہی سے جاتا رہا تھا حاضر حضور ہوا تھا اس تاریخ مین رخصت ہوا اور خلعت اور
ہاتی اور گھوڑا لیکر اپنے مقام کو گیا اور چوتھی ماہ آبان سن سیف خان بارہہ کو نقارہ مرحمت ہوا اور
اوسکے منصب پر تین سو سوار اضافہ کیے کہ کل سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ
مان کو کہ قلعہ کانگڑہ لیا پھر بند رہا بضمانت مرتضی خان کی رہائی دیکر منصب اوسکا بر قرار رکھا اور

اور مہم قلعہ کانگڑہ کی نزدیک تہا مذکور کی روانہ کیا اور حسب التماس خاندوران کی صادق خان کی منصب
تین سو سوار بڑہا کر حکم کیا کہ کل ہزاری ذات اور سو سوار کا ہوا اور میرزا علیسی ترخانی نی سنبل سی کہ اوسکی جاگیر
مین تہا آکر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی نذر کین سولوین کو راجہ سورج سنگہ طرف خدمت دکن کے حکم
رخصت ہوا اور تین سو سوار اوسکی منصب پر بڑہا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار تین سو سوار کا مقرر کیا
اور وقت روانگی کی خلعت اور گہوڑا اوسکو عنایت ہوا اور منصب میرزا علیسی کا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری
ذات اور آٹہہ سو سوار کا مقرر کر کی خلعت اور ہاتی مرحمت کیا اور دکن کیطرف بہیجا اور انہین روزون خبر
فوت چین قلیچ بدبخت کی عرضداشت جہانگیر قلی خان سی معلوم ہوئی بعد وفات قلیچ خان کی کہ قدیمی امیر
اس سلطنت کا تہا بیٹی اس نالائق کو بمقتضای عنایت امیر کیا تہا اور جونپور کا ساضلع اوسکی جاگیر مین مقرر کیا تہا
اور اوسکی سب عزیز اور قریبون کو اوسکی ہمراہ فرمانبردار اوسکا کیا اوسکی بہائیون مین لاہوری نام ایک شخص تہا
نہایت مفسد اور شریر ملینی سنا کہ مخلوق الہی اوس سی تکلیف مین ہین تو کہی بلی روانہ کی کہ اوسکو حضور مین
لی آوین جب احدی وہان پہنچی تو چین قلیچ نی اپنی کم فہمی سی چاہا کہ اپنی اوس نالائق بہائی کو ہمراہ
لیکر بہاگ جاوی بنابر اسکی سب منصب اور جاگیر اور دولت اور عزیزون کو چہوڑ کر چند لوگون کی ساتہہ کچہہ
زر و جواہر لیکر بہاگ گیا اور ملینی یہ خبر سنکر کمال تعجب کیا اور وہ جس زمیندار کی پاس جاتا اوس سی کچہہ لیکر
مار ڈالتا یہانتک کہ ملینی سنا کہ وہ ملک جوہٹ مین گیا اور بموافقت وہانکی چند زمینداردن کی کچہہ مدت
وہان رہکی جب جہانگیر قلی خان نی اوسکی یہ خبر سنی تو اپنی آدمی بہیجی کہ پکڑ لاوین اونہون نی جاکر
اوسکو قید کر لیا اور چاہا کہ جہانگیر قلی خان کی پاس لیجاوین تو اپنی ہاتون آپ کو ہلاک کیا اوسکی
ہمراہیون نی کہا اوسکو چند روز پہلی سی ایک بیماری ہوئی تہی اوس سی ہلاک ہوا ہی لیکن اوسکا

خود ہلاک ہوا تہی سنا گیا اسواسطی کہ اوسکو جہانگیر خان کی پاس فتح المجاہدین نی اوسکی لاش کو اوسکی فرزند
اور غلام آلہ آباد مین لائی اور اکثر مال اوسکا ضائع ہوا بیشک نمک حرامی کا یہی انجام خراب ہی ــ از بس ہرچہ
کہ بود برآنکم فرض بود حق ولی النعم ؛ اور حسب التماس خاندوران کی منصب یار علی میدانی پر کہ متعینان بنگش سے
تہا دو سو سوار بڑہا کر کل ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر کیے اور لشکر خان کی کہ دو ہزاری ذات اور نو سو
سوار تہی سو سوار اضافہ کیے اور مقرب خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا منصب تہا پنجہزاری
ذات اور ڈہائی ہزار سوار کا مقرر کیا اور قیام نام سید شاہ محمد قندہاری کو کہ امیرزادہ ولیتی تہا اور خدمت
قراولی کی رکہتا تہا خطاب خانی سے سرفراز کیا پانچوین ماہ آذر کو خنجر مرصع داراب خان کو عنایت کیا اور راجہ
سارنگدیو کی ہمراہ خلعت واسطے امرای دکن کی بہیجا اور جو صفدر خان حاکم کشمیر کی بعضی مقدمات ناشایستہ
بیچ سنی اسواسطی اوسکو حکومت سے معزول کر کی احمد بیگ خان کو نظر اوسکی اگلی خدمتون کی حکومت
کشمیر کی عنایت کی اور اوسکا منصب ڈہائی ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا بحال رکہکر جڑاو خنجر اور خلعت سے
ممتاز کیا اور رخصت فرمایا اور اہتمام خان کی ہمراہ جڑاو پہول واسطی قاسم خان کی کہ حاکم بنگالہ تہا روانہ کیا
اور پیشکش ملکی ذوالفقار خان کی کہ ایک ہاتی اور چودہ ٹانگن تہی اور کچہ فروش بیسویں ماہ مذکور کو
ملاحظہ سے گذری اور خطاب مروت خانی سے اوسکو ممتاز کیا اور دیانت خان کو کہ قلعہ گوالیار مین تہا اور حسب
التماس اعتماد الدولہ کی اوسکو بیچ طلب کیا تہا سعادت کورنش سے مشرف ہوا اور جو مال اوسکا کہ ضبط ہوا
تہا اوسکو مرحمت ہوا اور انہین دنون خواجہ ہاشم دہبیدی نی کہ ان دنون ماوراء النہر کی طرف درویشی سے
مشہور اور معتقد علیہ اوس ملک کی لوگون کا ہی ہمراہ اپنی ایک مرید کی ایک خط مشتمل اوپر دعا اور
اخلاص قدیم سے ساتہہ اس خاندان عالیشان کی بہیجا اور وہ شعر کہ حضرت ہمایون نی واسطی خواجگی نام ایک

بزرگ کی کہ اوسی سلسلہ مین تہا تحریر فرمایا تہا کہ مصرعہ آخر اوسکا یہ ہی مصرعہ خواجگی را بندہ ایم و خواجگی را
بندہ ایم اوس خط مین لکہا تہی اوس خط کی جواب مین چند سطرین اپنی ہاتہہ سی تحریر کین اور یہ رباعی
اوسیوقت کہکر ہزار اشرفی جہانگیری خواجہ مذکور کو بہیجین رباعی ای آنکہ مرا مہر تو بیش از بیش ست ؏
آر دولت یاد بودت ای درویش ست ؏ چندانکہ ز مژدہ ات دلم شاد شود ؏ شادیم از آنکہ لطفت از حد بیش ست
یعنی مصاحبونکو حکم دیا کہ جو کوئی شعر کہتا ہو اسپر رباعی کہی سو حکیم مسیح الزمان نی کہی اور بہت خوب کہی
رباعی داریم اگرچہ شغل شاہی در پیش ؏ ہر لحظہ کنیم یاد درویشان بیش ؏ گر شاد شود ز ما دل یک درویش ؏
آنرا شمریم حاصل شاہی خویش ؏ یعنی حکیم مذکور کو اوسکی صلہ مین ہزار اشرفی عنایت کین اور ساتوین ماہ
دی کو کہ بنگر سی سیر کرکی اجمیر کو آتا تہا راہ مین بالیس خوک شکار ہوئی بیسوین کو میر میران نی آکر ملازمت
حاصل کی مجمل احوال اوسکی خاندان کا یہ ہی کہ باپ کیطرفسی یہ پوتا میر غیاث الدین میر میران ولد شاہ
نعمت اللہ ولی کا ہی شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کرتی تہی چنانچہ شاہ طہماسپ نی اپنی بہن
جانش خانم کو شاہ نعمت اللہ کو دیا تہا کہ پہر وہ مرتبہ پیری سی ساتہہ دامادی بادشاہ ایران کی ممتاز ہوا
اور والدہ کیطرفسی یہ میر میران نواسہ شاہ اسمٰعیل ثانی کا ہی بعد وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کی
اوسکا بیٹا میر غیاث الدین میر میران رعایات شاہی سی ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نی ہر خاندان
سلطنت سی ایک لڑکی کا نکاح اوسکی بڑی فرزند سی کیا اور شاہ اسمٰعیل کی دختر اوسکی چہوٹی فرزند
کو دی کہ نام اوسکا میر خلیل اللہ تہا یہ میر میران اوس سی پیدا ہوئی اور میر خلیل اللہ نی آٹہہ
برس پہلی اس سی لاہور مین آکر مجہسی ملاقات کی ہی چونکہ سلسلہ نامی اور گرامی سی تہا اوسواسطی
مینی اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سی اوسکو مالا مال کیا اور اوسکی تربیت مین

مصروف رہا یہہ جب آگرہ مقام خلافت کا ہوا تو تہوڑی دنوں مین بسبب بہت افیہ کہانی کے
اوسکو عارضہ اسہال کبدی کا شروع ہوا اور بارہ روز مین وفات پائی مین اوسکی وفات سے
کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد و جنس کو حکم کیا کہ ولایت مین لیجاکر اوسکی فرزندون کو پہنچا دین
ان دنون اس میر میران نی بائیس برسکی عمر مین بصورت قلندرانہ کہ اوسکو راہ مین کسی نی نہ پہچانا
اپنی آپکو اجمیر مین مجہہ تک پہنچایا مینی اوسکی سب رنج و تکلیف کا عوض کرکی منصب ہزاری ذات اور
چارسو سوارسی سرفراز کرکی پریشانی اوسکی ظاہر و باطن کی دور کی اور تیس ہزار روپ نقد اوسکو مرحمت
کیی اب میری خدمت اور ملازمت مین ہی بارہوین کو مظفر خان نی کہ صوبہ داری بہار سی تغیر
پایا تہا آکر ملازمت حاصل کیے اور سو اشرفی نذر اور تین ہاتی پیشکش کیی پہر مینی قاسم خان صاحب
صوبہ بنگالہ کی منصب پر ہزاری ذات اور سو سوار اضافہ کیی کہ کل چار ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور
جو دیوان اور بخشی بنگالہ سی کہ حسین بیگ اور طاہر مین خدمت پسندیدہ وقوع مین نہ آئی اسواسطی
مینی مخلص خان کو کہ بندہ معتمد اس درگاہ کا تہا خدمتون مذکورہ پر معین فرماکر منصب اوسکا دو ہزاری
ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بہی عنایت فرمایا اور خدمت عرض مکرر کیے دیانت خانکو
مرحمت کی بیچیسوین کو جمعہ کی دن وزن فرزند خرم کا واقع ہوا جبتک کہ عمر اوسکی چوبیس سال کی ہے
اور صاحب اولاد ہی کبہی شراب نہین پی ہی اوس مجلس وزن مین کہا مینی بابا تو صاحب
اولاد ہوا ہی اور بادشاہ زادی شراب پیتی آئی ہین آج تیرا جشن وزن ہی تجکو شراب پلاتا ہون
اور اجازت دیتا ہون کہ جشن اور نوروز اور بڑی مجلسونمین شراب بطریق اعتدال پیا کر اسقدر
کہ عقل زائل نہو اور اوس سی غرض فائدہ اور نفع کی رکہاکر بوعلی نی جو بہترین حکیمونکا ہی رباعی کہی

رباعی می دشمن مست و دوست ہوشیار ست ؛ اندک تریاق و بیش زہر مار ست ؛ در بسیار ش
مضرت اندک نیست ؛ در اندک او منفعت بسیار ست ؛ آخر بمبالغہ تمام ملینی اوسکو شراب دی پینی
بہی پندرہ برس کی عمر تک اسکو نہ پیا تہا مگر لڑکپن مین کہ والدہ نی دو تین بار بطریق دوا مجکو دے
تہی کہ مقدار ایک تولہ کی پانی اور گلاب مین ملا کر کہانسی کی دوا کی نام سی پلادی اور جب کہ میری
والد کا لشکر واسطی دفع فساد افغانان یوسف زئی کی قلعہ اٹک مین کنارے دریای نیلاب کی واقع
تہا ایکدن مین شکار کو گیا چونکہ بہت تہکا تہا تو اوستا شاہ قلی نے کہ افسر توپخانہ میری چچا میرزا محمد
حکیم کا تہا مجہسی کہا کہ اگر پیالہ نوش جان فرماو تو سب کسل اور ماندگی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی
کے تہی اور طبیعت راغب ایسی کامون کی تہی تو ملینی محمود آبدار سی کہا کہ حکیم علی کی پاس جا کر
شربت کیف ناک لی آ حکیم نی مقدار آدہی پیالہ کی شراب زرد رنگ شیرین چہوٹی شیشی مین بہیجی
مینی جب اوسکو پیا تو اوسکا نشہ پسند آیا بعد اوسکی ملینی شراب پینا شروع کیا اور ہر روز اتنا بڑہایا
کہ شراب انگوری کا نشہ نہوتا تہا پہر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑہایا کہ نو سال مین بیس
پیالی عرق دو آتشہ کی پینی لگا چودہ دنمین باقی رات مین کہ وزن اوس کا چہ سیر ہندوستانی
ہوتی ہین اور ایران کا ڈیڑہ سیر اور خوراک میری ان دنون ایک مرغ نان اور مولی کی ساتہہ
جب کوئی مجکو منع نہین کرسکتا تہا اور میرا یہ حال ہوا کہ بسبب کمال رعشہ کی ہاتہہ سی پیالہ نہین
اوٹہا سکتا تہا اور لوگ پلایا کرتی تہی پہر ملینی حکیم ہمام برادر حکیم ابو الفتح کو کہ میری والد کی مصاحبِ خوش
تہا بلا کر اس حال سی مطلع کیا اوسنی کمال دلسوزی اور اخلاص سی مجہسی کہا کہ صاحب عالم اسطرح
کہ آپ عرق نوش فرماتی ہین خداتعالی پناہ دی اگر چہ مہینی اسطرح گذری تو علاج نہوسکیگا

چہ اوسنی خیر خواہی سی کہا تہا اور جان عزیز ہی مجہسی اوسکی کہنی کا اثر ہوا اوس وقتسی
مین کم کرنی لگا اور فلونیا کہانا شروع کیا اور جسقدر شراب کم کرتا فلونیا بڑہاتا تہا اور فرمایا کہ شراب
انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کری اور ہر روز کم کرتا رہا مدت چہہ برس مین چہہ پیالونپر نوبت پہنچی
کہ وزن ہر پیالہ کا اٹہارہ مثقال ہوتا تہا اب پندرہ برس ہوئی کہ اوسیقدر پیتا ہون نہ اسی
کم نہ زیادہ اور رات کو پیا کرتا ہون مگر جمعرات کو کہ دن میری جلوس مبارک کا ہی اور شب جمعہ کو
کہ مبارک شب ہی نہین پیتا اوسکی عوض آخر دن مین پی لیتا ہون تا یہ سبب غفلت مین نہ گذری
اور شکر منعم حقیقی مین خلل نہ واقع ہوا اور جمعرات اور اتوار کو گوشت بہی نہین کہاتا ہون اسواسطے
کہ جمعرات دن میری جلوس مبارک کا ہی اور اتوار میری والد کی ولادت کا وہ اس روز کی
بہت تعظیم کرتی تہی پہر مینی عوض فلونیا کی افیون شروع کی اب کہ میری عمر چہیالیس سال
چار مہینی کی بحساب سنین شمسی کے ہی اور سینتالیس سال نو مہینی کی قمری حساب سی آٹہہ رتی
افیون پانچ گہڑی دن چڑہی اور چہہ رتی بعد پہر رات جانی کی کہاتا ہون اور خنجر مرصع بدست
مقصود علی کی عبد اللہ خان کو مرحمت ہوا اور شیخ موسی خویش قاسم خان کا خطاب خانی سی
سرفراز ہوکر منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سی امتیاز پایا اور طرف بنگالہ کی رخصت ہوا اور
ظفر خان کی منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار سے اضافہ کیے مینی اور مہم بنگش پر مقرر ہوا اور
انہین دنون محمد حسین بہائی خواجہ جہان کا عہدہ فوجداری موضع حصار سی ممتاز ہوکر رخصت ہوا
اور دو سو سوار اوسکی منصب پر اضافہ کرکے کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کا کیا اور ہاتی
بہی عنایت کیا اور میر میران کو بہی ہاتی عنایت کیا اور خواجہ عبد الکریم سوداگر ایران جب

ہندوستان کو آتا تہا تو میری بہائی شاہ عباس نے اوسکی ہاتہہ تسبیح عقیق یمنی اور ایک
رکابی کار ونیک کی کہ بہت تحفہ تہی مجکو بہیجی تہی مین اوسکی ملاحظہ سے بہت خوش ہوا اور
پیشکش سلطان پرویز کی کہ جڑاو ہتیار وغیرہ بہیجی تہی ملاحظہ سے گذری ساتوین اسفندار کو صادق
نام بہتیجا اعتماد الدولہ کا کہ بخشی تہا خطاب خانی سے سربلند ہوا دسوین کو جگت سنگہ پسر کنور کرن کا
کہ وطن کو رخصت ہوتا تہا اسواسطی اوسکو بیس ہزار روپی اور ایک گہوڑا اور ایک ہاتی اور خلعت
اور شال خاصہ مرحمت کی اور ہرداس جہالہ کہ معتمدان رانا سے تہا اتالیق کرن کی لڑکی کا اوسکو بہی
پانچ ہزار روپی اور گہوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اسکی ساتہہ ششپری جلالی واسطی رانا کی بہیجی
بیسوین کو راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کہ ہمراہ مرتضی خان کی مہم قلعہ کانگڑہ پر مقرر تہا حسب الطلب
آکر شرف اندوز ملازمت ہوا خانخانان کو اوس سے کچہ بدگمان ہوا تہا اسواسطی مکرر عرضیین اوسکی طلب
مین بہیجی تہین کہ رہنا اوسکا میری ہمراہ مخل مطلب ہے سو یہی باعث اوسکی تحریک طلب کیا
اور نظام الدینخان نی بہی ملتان سے آکر ملازمت کی اور آخر اسی سال مین اخبار فتوح سرحدی
ممالک محروسہ کی پہنچی ایک حال احداد افغان کا کہ مدت سے کوہستان کابل مین سرکشی کرتا
تہا اور وہانکی اکثر افغانون کو ملاکر میری والد کی عہد سے آج تک طریق مخالفت پر تہا
ہرچند افواج شاہی نے اوسکو شکستین دین اور اوسکی جمعیت کو کشتہ اور متفرق کیا لیکن وہ
موضع چرخی مین کہ مامن اوسکا تہا مطمئن رہتا تہا ہرچند اوسکو خاندوران نے محاصرہ
کیا اور راہ آمد ورفت مسدود کی جب وہان کاہ وغلہ نہ رہا تو ایک رات مویشی کو پہاڑ سے اوتار کر
میدان مین چراتا تہا اور خود بہی خبرگیری کو آیا تہا خاندوران نی چند کار دیدہ لوگ

اوسوقت مقرر کیی که قریب جرجی کی جاکر کمین گاه مین چهپ جاوین اور لوگون نی راتون رات
جاکر اپنی کو کمین گاه مین پوشیده کیا فجر کو خاندوران مع سپاه اوسطرف چلا جب اون بدبختون
کو خاندوران کا آنا معلوم ہوا گہبرا کر لوٹ نا چاہا لیکن خاندوران نی باگین اوٹہادین اور اوسکو آلیا
اور کمین والون نی جب سنا که احداد لوٹ کر ادہر آتا ہی تو اونہون نی بہی نکلکر حمله کیا چونکه مقام سخت
اور جنگل تہا اسواسطی دو پہر تک لڑائی رہی آخر افغان شکست کہاکر پہاڑ مین چلی گیی اور تین سو
آدمی احداد کی مارے گئی اور سو پکڑے آئی اور احداد کو جو اوسجگہه جانا دشوار ہوا تو خود قندہار کیطرف
بہاگ گیا افواج شاہی نی موضع جرجی مین جاکر اونکی سب گہر بار جلادیی دوسری خبر شکست
عنبر بداختر کی اور حال اسکا یہ ہی که ایک جماعت سرداران قوم برگی ہی که نہایت سخت جان اور
جفاکش ہوتی ہین اور مدار کاروبار اوس ملک کا اونہی پر ہی عنبر سی ناراض ہوکر بعزم دولت
خواہی چاہا که پاس شاه نواز خان کی آوین اور اسواسطی قول و قرار چاہا خان مذکور که بالاپور مین مع
افواج تہا اونکا آوازه سنکر خوش ہوا اور ہر طرح کی اونکی تسلی کیے بعد اسکی آدم خان اور یاقوت خان
اور سرداران برگیون سی جادو رای اور بابو کانتیه اگر شاہنواز خان سی ملی اوسنی ہر ایک کو اسپ
و فیل اور خلعت لایق دیا اور میری اطاعت پر اونکو مستعد کیا پہر اونکی ہمراه بالاپور سی کوچ کر کے
عنبر مذکور کیطرف چلا راه مین دکنیون کی فوج سی که اوسمین اکثر سردار عنبر کی تہی مقابله ہوا آخر
شاه نواز نی اونکو شکست دی وه بدبخت بہاگ کر عنبر کی لشکر مین گئی اوسنی بباعث غرور چاہا
که فوج شاہی کا مقابله کری اس عزم سی اپنی لشکر اور سپاه عادلخان اور فوج قطب الملک کی
کو جمع کیا تہا مع توپخانه اور سامان تمام کی آگی بڑہی یہانتک که فوج شاہی سی فاصله پانچ

کوس کا رہا یکشنبہ کو پچیسوین بہمن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اوس تباہ کار کا ہوا پہر دن
رہی سی بان اور توپ شروع ہوئی آخر داراب خان افسر ہراول اور باقی سرداران مثل راجہ نرسنگہ دیو
اور رای چند او علی خان نقاری اور جہانگیر قلی بیک ترکمان وغیرہ نی تلوارین کہینچکر غنیم کی فوج
ہراول پر حملہ کیا اور مردانگی سی اونکو متفرق کر دیا پہر سیدہی اونکی غول پر گری اور دو گہڑی تک
ایسی جنگ ہوئی کہ دیکہنی والی حیران ہوگئی کشتوں سی پشتی ہوئی غنیم سیاہ اختر تاب مقابلہ کی
نہ لا سکا او میدان سی بہاگا اگر تاریکی شب نہ ہو جاتی تو کوئی اونمین کا سلامت نجاتا دلاوران بادشاہی
نی دو تین کوس تک اونکا پیچہا کیا جب اسپ و سوار تہک گئی اور دشمن متفرق ہوگئی تو یہ لوگ
لوٹ آئی بالکل توپخانہ دشمن او تین سو اونٹ بان لدی ہوئی اور جنگی ہاتی اور عربی گہوڑی
اور ساز و سامان زائد حساب سی لشکر شاہی کی ہاتہ مین آیا کشتونکا کچہ شمار نہ تہا اکثر سردار اونکی
زندہ پکڑی گئی دوسری دن افواج ظفر امواج نی مقام گاہ سی طرف موضع کرکی کی کوچ کیا جب
دشمنونکا وہان نشان نپایا تو وہین مقام کیا چند روز لشکر نی کرکی مین مقام کرکی اونکی مکانونکو
خراب و تباہ کیا اور فتح و فیروزی سی براہ گہاٹی وہن کندہ کی لوٹ آئی یعنی اس جانفشانی کی انعام
مین اون سبکا اضافہ کیا اور تیسری خبر فتح ملک کہوکہرہ اور ملنی کان الماس کی ہی کہ حسن
سعی ابراہیم خان سی حاصل ہوئی یہ ملک مضافات صوبہ پٹنہ اور بہار سی ہی اور وہان
ایک نہر ہی کہ اوسمین سی الماس لاتی ہین اور طریق اوسکا یہ ہی کہ بعد کم ہو جانی پانی
کی اوسمین گڑہی ہو جاتی ہین اور جس گڑہی مین الماس ہوتا ہی اوسپر بہت جہینگر اور بہنگی
اوڑا کرتی ہین وہ لوگ اس نشان سی معلوم کرتی ہین اور اوسکو کہود کر ریتی اور پتہر مین سی

چھوٹی بڑی الماس نکال لاتی ہین اور کبھی لاکھہ روپی قیمت کا بھی الماس اوسمین سی ہاتھہ آتاہی اوس ملک اور دریا کا حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہی ہرچند حکام صوبہ بہار نی اوسپر فوجین بہیجین اور خود بھی چڑہائی کی لیکن بسبب مضبوطی اور ہونی جنگل کے دشوار جانکر دو چار الماس لیکر لوٹ آئی اور اوس راجہ کو برقرار رکہا جب ظفر خان حکومت صوبہ مذکور سی بدل گیا اور اوسکی جگہہ ابراہیم خان مقرر ہوا تو ہنی اوسیوقت رخصت کی کہدیا کہ اوس ملک کو اوس مرد کی مجہول سی لی لینا ابراہیم خان نی بہار مین جاکر لشکر جمع کیا اور اوس ملک پر گیا راجہ نی حسب سابق دنیا کئی الماس اور چند ہاتہیونکا اپنی وکیلون کی معرفت کہلا بہیجا ابراہیم خان نی اسکو منظور نکیا اور تندی او تیزی سی اوس ملک کی اندر گیا اور قبل جمع ہونی اوسکی لشکر کی اوسکی مقام پر مخبر ونسی حال دریافت کرکی ایلغار کیا اور اوسکو اطلاع ہوتی ہی ابراہیم خان نی اوسکی مکان کو کہ پہاڑ کی گہاٹی مین تہا گہیر لیا اور اپنی آدمی اوسکی جستجو کو متفرق بہیجی آخر اوسکو ایک غار مین مع چند عورتون کی کہ ایک اوسکی حقیقی ما اور چند سوتیلی تہین اور ایک بہائی کی پکڑ لیا اور تلاشی لیکر جو کچہ الماس اونکی پاس تہی لیلئی اور تیئیس ہاتی بہی ہاتہہ لگی ہنی اس خدمت کی انعام مین ابراہیم کا منصب مع اصل واضافہ چار ہزاری ذات اور سوار کا مقرر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور اسطرح اوسکی ہمراہیونکی منصب بڑہای اب وہ ملک قبضہ مین ملازمان شاہی کی ہی اوس نہر سے جسقدر الماس نکلتی ہین درگاہ شاہی مین بہیجدی تی ہین ان دنون مین ایک الماس پچاس ہزار روپی قیمت کا اوسمین سے آیا یقین ھے کہ بعد بہت جستجو کے بہت الماس ہاتہہ آوینگے ؞ ؞

گیارہوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

یکشنبہ کی دن آخر ماہ اسفندار مذکور مطابق غرہ ربیع الاول کی تخمیناً دو پہر دن چڑھی آفتاب نے
برج حوت سی برج حمل مین پرتو سعادت ایباڑالا مینی شکر اللہ تعالی کا ادا کرکی دیوانخانہ خاص و عام
فروش اور شامیانون اور پردون زربفت سی آراستہ کرایا اور تخت دولت پر جلوس کیا شاہزادی اور
امرا اور سب ارکان دولت نی تسلیم مبارکبادی بجالا کر دعائین دین چونکہ حافظ نادعلی گوینده میری
قدیم نوکر و نمین سی تہا اسواسطی مینی حکم کیا کہ دوشنبہ کو جو کچہ نقد و جنس پیشکش مین آوی بطریق انعام
اوسکو دی جاوی دوسری دن پیشکش بعضی امیرون کی ملاحظہ سی گذرین چوتہی کو پیشکش خواجہ
جہان کی کہ آگرہ سی بہیجی تہی اور اوسمین چند قطعہ الماس اور چند دانہ مروارید اور کچہ جڑاو ہتیار اور قسم قسم کے
فروش و سامان تہی مع ایک ہاتی کی ملاحظہ سی گذری وہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تہا
پانچوین کو کنور کرن کہ اپنی گہر گیا تہا آکر شرف یاب ملازمت ہوا اسو اشرفی اور ہزار روپی اور ایک ہاتی مع
سامان اور چار گہوڑی پیشکش کری ساتوین روز منصب پر آصف خان کی چار ہزاری ذات
مع دو ہزار سوار کے اضافہ کرکی نشان و نقارہ دیکر سربلند فرمایا پہر اوس دن پیشکش میر جمال الدین
حسین کے ملاحظہ سی گذری سب چیزین اوسکی پسندیدہ ہوئین اونمین ایک خنجر جڑاو خود اپنی رای سے
درست کرایا تہا اور ہنرمندی سی اوسمین دستہ پر ایک یاقوت زرد بقدر نصف بیضہ مرغ کی کمال صفائی
اور لطافت سی جڑا تہا کہ ویسا یاقوت کم کسی نی دیکہا ہوگا اور گرد اوسکی اور یاقوت اور زمرد خوش
وضعی سی لگای تہی کوتنی والون نی اوس خنجر کی پچاس ہزار روپی قیمت کی میر مذکور کی منصب پر

ہزار سوار زیادہ کیی کہ کل پنجہزاری ذات اور ساڑہی تین ہزار سوار کا ہوا آٹھوین تاریخ منصب پر
صادق خان کی تین صدی ذات اور سوار سے بیٹے زیادہ کیی اور منصب ارادت خان پر بہی تین
صدی ذات کی اور دو سو سوار بڑہای کہ یہ دونو ہزاری ذات اور پانسو سواری ممتاز ہوئی نوین مین
پیشکش خواجہ ابو الحسن کی نظر سی گذری اوسمین سی جواہرات اور جڑاؤ ہتیار اور فروش قیمتی چالیس
ہزار روپی کی لینی قبول کیی اور باقی اوسیکو رحمت فرمایا اور پیشکش سی تاتار خان بکاول بیگی کی ایک
لعل اور ایک یاقوت اور ایک تختی جڑاؤ اور دو انگوٹھیین اور چند پارچہ قبول کیی دسوین کو تین ہاتہی
دکنی راجہ مہا سنگہ کی بہیجی ہوی اور ایک سو چند تہان زربفت کی کہ مرتضی خان نی لاہور سی بہیجی
تہی ملاحظہ مین آی دیانت خان نی بہی اپنی پیشکش کہ دو تسبیح مروارید اور دو لعل اور چہہ موتی
متفرق بڑہی بڑی تہی اور ایک خوانچہ سنہری قیمتی اٹہائیس ہزار روپیہ کا اسی تاریخ پیش کیی
اور جمعرات کو گیارہوین تاریخ واسطی سرفرازی اعتماد الدولہ کی اوسکی مکان پر گیا اور وہین تو
اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دو موتی اسمین سی تیس ہزار روپیہ قیمت کی اور ایک لعل قطبی
بائیس ہزار روپیہ کا اور چند مروارید اور لعل کہ قیمت ان سب کی ایک لاکہہ دس ہزار روپیہ
تہی لینی قبول کیی اور فروش وسامان وغیرہ بہی پندرہ ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملاحظہ کے
باقی اوسیکو عنایت کیا اور پہر رات گئی تک امرا اور مصاحبوںمین خوشی سی مجلس کی اور حکم
دیا کہ بندگان خاص کو پیالہ دین بیگمات بہی وہان ہمراہ گئی تہین خوب محفل رہی پہر اعتماد
الدولہ سی عذر کر کی طرف دولتخانہ کی آیا اور اونہین دنون مینی حکم دیا کہ نور محل بیگم کو
نور جہان بیگم کہین پہر پیشکش اعتبار خان کی ملاحظہ ہوئی ایک صراحی شراب

بتکلف محملی کے جڑاؤ علیحدہ بانداز ہی میری بیٹی کی بہت خوب بنائی تہی اوسکو ساتھ اور جواہر
اور جڑاؤ ہتیارون اور سامان و فروش کی کہ قیمت اون سب کی چہہ ہزار روپیہ کی تہی بینی
قبول کی باقی اوسیکو عنایت فرمائی اور بہادر خان حاکم قندہار سی مجکو سات گہوڑی عراقی
اور کئی گٹھی پارچون عمدہ کی بہیجی ملاحظہ ہوئی اور پیشکش ارادت خان اور راجہ سورج مل پسر راجہ
باسو کی تیرہوین کو ملاحظہ سی گذرین عبدالسبحان کو منصب بارہ صدی ذات اور چہہ سو سوار سی
اضافہ کر کی ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا کیا اور پندرہوین کو صوبہ داری ملک ٹہٹہ کی
شمشیر خان کو معزول کر کی اوسکی جگہ مظفر خان کو سربلند کیا پہر پیشکش اعتقاد خان پسر
اعتماد الدولہ کی ملاحظہ مین آئی اوسمین سی سامان تئیس ہزار روپیہ کا قبول کر کی باقی اسکو
مرحمت کیا پہر پیشکش تربیت خان کی ملاحظہ ہوئی جواہر اور سامان وغیرہ اوسمین سی سترہ ہزار
روپیہ کا پسند آیا پہر مین آصف خان کی گہر گیا اور وہین اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دولتخانہ
سی اوسکی گہر تک مسافت ایک کوس کی تہی تمام راہ مین اوسنی مخمل زربفت اور دارائی اور
مخمل سادہ فرش کرادی تہی چنانچہ دس ہزار روپئی اوسکی قیمت مجہسی معروض ہوئی تمام روز
اور نصف شب تک مع بیگمات مین اوسکی یہان رہا اور بخوبی سیر اوسکی پیشکش کی کی
جواہرات اور جڑاؤ ہتیار اور طلائی ظروف اور پارچہای نفیسہ سی مقدار ایک لاکہ چودہ ہزار
روپیہ کی اور چار گہوڑی اور ایک اونٹ پسند خاطر اشرف کا ہوا اوبیسوین کو کہ دن شرف
آفتاب کا تہا دولتخانہ شاہی مین بڑی مجلس آراستہ ہوئی تہی موافق ساعت نیک کی
دونائی گہڑی دن رہی تخت پر جلوس کیا فرزند بابا خورم نی اوسوقت ایک لعل آبدار نذر کیا

کہ اوسکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوی یعنی منصب اوس فرزند کا کہ پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار
سوار کا تہا بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور اونہین دنون وزن قمری عمل
مین آیا اور منصب اعتماد الدولہ کا کہ شش ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تہا میری اضافہ کر کی سات
ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار کا مقرر کیا اور تومن اور توغ دیکر حکم دیا کہ نقارہ اوسکا بعد نقارہ فرزند
خورم کی بجایا کرین اور تربیت خان کی منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کر کی کل سات ہی
تین ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا کیا اور اعتقاد خان اضافہ ہزاری ذات اور چارسو سوار سی
ممتاز ہوا اور نظام الدینخان مع اصل و اضافہ ہفتصدی ذات اور تین سو سوار سی سرفراز ہوکر صوبہ دار
بہار کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب شجاعت خانی کا عنایت ہوا اور حلقہ مروارید سی سرفراز ہوکر
حلقہ بگوشان درگاہ سی ہوا میر جمال الدین انجو کو خطاب عضد الدولہ سی سرفراز کیا اکیسوین
تاریخ اللہ تعالی نی فرزند خسرو کو لڑکا دختر مقیم ولد مہتر فاضل رکابدار سی عنایت کیا اور آلہ داد
افغان کو کہ طریقہ بندگی کا اختیار کیا تہا اور براہ اخلاص احداد بدنہاد سی جدا ہوکر درگاہ مین
آیا تہا بیس ہزار درب عنایت کیی بچیسوین کو خبر فوت رای منوہر کی کہ لشکر دکن مین مقرر تہا
سنی یعنی اوسکی بیٹی کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سی سرفراز کیا اور مقام باپ کا
اوسکو دیا دوسری دن پیشکش یادعلی میدانی کی نو گہوڑی اور چند پلینڈ ہی اور چار اونٹ
ولایتی ملاحظہ سی گذری ایک ہاتی بہادر خان حاکم قندہار کو اور ایک ہاتی میر میران ولد خلیل اللہ
کو اور ایک ہاتی سید بایزید حاکم بہکر کو عنایت ہوی اور غرہ اردی بہشت مین حسب التماس
عبداللہ خان کی اوسکی بہائی سردار خان کو نقارہ عنایت کیا اور ایک جڑاؤ کہپوہ الہداد خان

افغان کو رخصت کیا اور انہین دنون سنا گیا کہ قدم بیگانہ یگانہ قوم آفریدی کا کہ دو تنخواہ اور قلات
بردار تہا اور راہداری گہاٹہ خیبر کی اوسکی متعلق تہی بنا اپنی وہم وخیال کی اطاعت چہوڑکر مستعد
فساد ہوا اور یہہ تہانی پر اپنی آدمی بہیجکر غفلت مین وہانکی لوگونکو مروا ڈالا دوبارہ اوس نادان افغان
کے حرکت سے کوہستان مین شور وفساد مچا مینی جب یہہ سنا تو ہارون بلد قدم اور اوسکی بیٹی کو جو حاضر
دربار تہی حکم کیا کہ مقید کرکے آصف خان کی سپرد کرین تا قلعہ گوالیار مین محبوس رکہی اور ایک امر اللہ تعالی
کے عنایت سے یہہ ہوا کہ فرزند خورم نے جو بعد فتح رانا کی اجمیر آکر مجکو ایک لعل آبدار ساٹہہ ہزار روپیہ قیمت کا
نذر کیا تہا مینی چاہا کہ اگر اسکی لایق دونو طرف کی دو موتی بڑی ملین تو اوسکا بازوبند بنا کر اپنی ہاتہہ
پر باندہون ایک موتی حسب خواہش بیس ہزار روپیہ کا مقرب خان نے پیشکش نوروز مین نذر کیا
دوسرا نہین ملتا تہا کہ بازوبند پورا ہو فرزند خورم کہ میری والد کی خدمت مین شب وروز رہا کرتا
تہا مجسے عرض کی کہ قدیمی سرپیچ مین ایک موتی اسکی جوڑی کا پڑا ہوا ہی مینی اوسکو منگا کر دیکہا
بلافرق اوسیقدر کا تہا جوہری تمام حیران ہوے کہ ایسا موتی برابر ملنا وزن صفائی مین امر
عجیب ہی گویا دونو ایک سانچی کی ڈہلی ہوے ہین پہر مینی اوس بازوبند کو طیار کرا کر بازو پر
باندہا اور سجدہ شکر پروردگار حقیقی کا بجا لایا ؎ از دست وزبان کہ بر آید کز عہدہ شکرش
بدر آید ؏ پانچوین تاریخ بتیس گہوڑی عراقی اور ترکی بہیجی ہوے مرتضی خان کی لاہور سے
ملاحظہ مین گذری اور ترسٹہ گہوڑی اور پندرہ اونٹ نر وماده اور ایک کلگی اور نو عاقری
اور نو چینی خطائی اور نو دندان ماہی جوہردار اور تین بندوق وغیرہ پیشکشین خاندوران
کے کہ کابل سے بہیجی تہین ملاحظہ مین آئین اور ایک چہوٹا ماتی چشمہ کا کہ جہانگیر لاے تہی

معتمد خان نی پیشکش کیا بہ نسبت پیشتر کی ہاتہیون کی اوسکی اچہا ہونے مین تفاوت تہا کہ کان
اور دم اور سونڈ اوسکی بہیان کی ہاتہیون سی بہت اچہی تہی میری والد کی وقت مین ایک بچہ ہاتی کا
اعتماد خان گجراتی نی بطریق پیشکش کی بہیجا تہا جب وہ بڑا ہوا تو بہت تند اور تیز اور بد خو ہوا پہر ایک
جڑاو خنجر مظفر خان حاکم ٹہٹہ کو مرحمت ہوا اور انہین دنون خبر آئی کہ جماعت افغانان بنگالہ نے
تہانہ عبد السبحان بہائی خانعالم پر حملہ کر کے اوسکو گہیر لیا اور عبد السبحان کی ہمراہ اور منصبداران
کے داد مردانگی کی دیکر باغیون سی لڑائی مین خوب کوشش کی لیکن چونکہ کم تہی اون بد معاشون کی
ہاتہ سی سب شہید ہوئی یعنی واسطی تحقیق اس مہم کی فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ
خانعالم کو کہ واسطی ایران کی مقرر ہوا تہا بہیجا چودہوین تاریخ کو پیشکش مکرم خان ولد معظم
خان کی کہ بنگالہ سی آئی تہی اور اوس ملک کی ہر طرح کی جنس اور سب چیزین اوسمین تہین
میری ملاحظہ سی گذری پہر یعنی منصب اکثر جاگیرداروں کا کہ صوبہ گجرات مین تہی اضافہ
کر کی بڑہایا اور حکم عالی کی شرف نفاذ پایا کہ منجملہ اون کی سردار خان کا منصب کہ ہزاری
ذات اور پانسو سوار کا تہا اوسکی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و تین سو سوار کی مقرر ہوا اور
ایک نشان بہی اوسکو مرحمت ہوا سید قاسم ولد سید دلاور مع اصل و اضافہ کی ساتہہ منصب آٹہہ
صدی اور ساڑہی چار سو سوار سے کے اور بڑہایا گیا احمد قاسم کوکہ کا ساتہہ منصب چہہ صدی
اور ڈہائی سو سوار کے ممتاز ہوا استرہوین کو خبر فوت رزاق مروی اوزبک متعینہ لشکر دکہن
کے کہ امرا معتبر اور اُمرا النہری سی تہا سنی گئی اکیسوین کو الہداد افغان کو کہ منصب ہزاری
ذات اور چہہ سو سوار کا رکہتا تہا ساتہہ خطاب خان اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار

سوار کی سرفراز کیا تین لاکہہ روپیہ خزانہ لاہور واسطے انعام اور مددخرچ خانہ زادان کی کہ خرابی افغانان
مین خوب کوشش کی تہی مقرر ہوئی اٹہائیسوین کنور کرن واسطے شادی کی اپنی مقام کو رخصت
ہوا خلعت اور عراقی خاصہ گہوڑا مع زین اور کمر اور خنجر مرصع ہتہی اوسکو رحمت کیا اس مہینی کی تیسری
کو خبر فوت مرتضی خان کی کہ قدیمان اس دولت سی تہا پہنچی حضرت والد نی اوسکو تربیت کر کی درجہ
اعتبار پر پہنچایا تہا اور میری عہد مین بہی توفیق خدمت نمایان کی کہ زیر کرنا خسرو کا تہا پائی اور
منصب اوسکا شش ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کو پہنچا اور ان دنون صاحب صوبہ پنجاب تہا اور واسطے
تسخیر قلعہ کانگڑہ کی کہ اوس ضلع مین بلکہ تمام عالم مین ایسا قلعہ محکم و مضبوط نہو گا رخصت ہو کر
مشغولی رکہتا تہا اس جہت اس خبر ناخوش سی دلکو بہت رنج ہوا چوتہی ماہ خوردادکو منصب سید
نظام کا مع اصل و اضافہ نہ صدی ذات اور ساڑہی چہہ ہزار سوار کو پہنچایا اور خدمت مہمانداری
ایلچیان اطراف کی نور الدین قلی کو فرمائی گئی ساتوین کو خبر فوت سیف خان بارہہ کی کہ جنگ
خسرو مین خوب تردد کیا تہا پہنچی کہ صوبہ دکن مین علت ہیضہ سی فوت ہوا اوسکی فرزندون کے
پرورش کی گئی علی محمد کہ بڑا اور دانا اوسکی بیٹونمین سی تہا ساتہہ منصب سہ صدی ذات اور
چارسو سوار کے اور دوسرا بہائی بہادر نام ساتہہ منصب چارصدی ذات اور دوسو سوار کے سرفراز
ہوا اور سید علی بہتیجا اوسکا ساتہہ اضافہ پانصدی ذات و سوار کے ممتاز ہوا انہین دنونمین
خوب اللہ پسر شہباز خان کنبو ساتہہ خطاب شہباز خان کی مشرف ہوا آٹہوین کو منصب ہاشم خانکا
مع اصل و اضافہ ساتہہ ڈہائی ہزاری ذات اور اٹہارہ سو سوار کے مقرر ہوا اسی تاریخ کو ایکہزار
بیس درب اللہ داد خان افغان کو رحمت کیی مہنی کہ راجہ جیت راجہ ولایت مادہو نکا کہ ابا و اجداد سے

منجملہ زمینداران معتبر ہندوستان سے ہی بوسیلہ فرزند اقبال مند بابا خرم کی سعادت کورنش
کی حاصل کیے تقصیرات اوسکی معاف فرمائی گئین نورپن کو کلیان جیسلمیر کی کہ راجہ گذشتہ اسکو
لینی کیا تھا اگر ملازمت حاصل کیے اور ایک سو مہر اور ہزار روپیہ بطریق نذر کی گذرانی برادر کلان
اوسکا راول بہیم کہ صاحب مقام تھا جب فوت ہوا ایک لڑکا دو مہینے کا چھوڑا وہ بہی چند روز مین
جبکہ مرا اوسکی لڑکی دختر با اختر کو ایام شہزادگی مین واسطے اپنی خواستگاری کرکے ساتھ خطاب
ملکہ جہان کی مخاطب کیا جو اباواجداد سے یہ لوگ دولتخواہ ہین یہ پیوند بہی درمیان مین
آیا کلیان مذکور کو بلاکر ساتھ ٹیکہ راجگی اور خطاب راول کے سرفراز کیا ہے خبر پہنچی کہ بعد فوت
مرتضی خان کی راجہ مان سے دولتخواہی ظہور مین آئی اور عرصہ مین قلعہ کانگڑہ کو دلاسا دیکر
یہ بات مقرر کی ہے کہ راجہ زادہ اوس ملک کو کہ اونتیس سال کا ہے دربار مین لاوے بسبب مستعد و سرگرم
ہونی اوسکی کے خدمت مذکورہ مین منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کا تہا ڈیڑہ ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا مقرر کیا ہے خواجہ جہان مع اصل و اضافہ ساتھ منصب چار ہزاری ذات اور ڈہائی
سوار کے سرفراز ہوا اس تاریخ مین ایک واقعہ پیش آیا ہرچند چاہی اوسکا لکہنا چاہا دل اور دست نی
کام ندیا جب ہی قلم پکڑا حال متغیر ہوا ناچار اعتماد الدولہ کو فرمایا کہ لکہدے غلام با اخلاص اعتماد
الدولہ حسب الحکم یعنی موافق فرمان کے بیچ اس جریدہ اقبال کے لکہتا ہے گیارہوین تاریخ ماہ خرداد
کو صبیہ قدسیہ شاہزادہ بلند اقبال شاہ خرم کی تہی کہ بادشاہ بہت عزیز رکہتی تہی تپ یعنی بخار
ہوکر بعد تین روز کی آبلی ظاہر ہوئی اور تاریخ چہبیسوین مہینے مذکورہ مطابق اونتیسوین
ماہ جمادی الاول ۲۵ شنبہ روز بدہ کے روح اوسکی پنجرہ عنصری سے پرواز کرکے باغ بہشت مین

پہنچی اور اسی تاریخ سی حکم ہوا کہ چہار شنبہ کو کم شنبہ کہا جاوی کیا لکہو ممکن کہ اس واقعہ جانسوز
اور سانحہ غم اندوز سی اوپر ذات پاک حضرت ظل سبحانی کی کیا گذرا ہو گا جبکہ اوس جان جہان کی
تئین حال اسطرح پر ہوا دوسری بندونکو کہ زندگی ساتہہ اوس ذات پاک کی وابستہ ہی کیا حال ہوگا
دو دن دربار نہوا اور وہ مکان کہ جگہہ نشست اور برخاست شہزادی کا تہا حکم ہوا کہ دیوانی بنائی
جاوی تا کہ نظر نپڑی اسیواسطی دولتخانہ مین نگئی تیسری دن بتیابوں کی مانند مکان شاہزادہ والا
قدر مین تشریف لیگئی اور بندوں نی بہی ساتہہ نیکبختی کورنش کی سرفراز ہوکر زندگی تازہ پائی
بیچ درمیان راہ کی حضرت ہرچند چاہتی تہی کہ اپنی کو ضبط فرماوین بی اختیار اشک چشم مبارک
سی گرتی اور مدت دراز تک ایسا رہا کہ تہوڑسی ایک بات کی کہ بو اوس واقعہ کی جسم مین آتی
حال بادشاہ کا متبدل ہو جاتا چند روز مکان شاہزادہ مین گذرا نکر دوشنبہ تیرماہ الٰہی کو مکان
آصف خان مین تشریف لیگئی پہر وہان سی لوٹ کر چشمہ نور کو توجہ فرمائی چند روز تک خاطر
مبارک اپنی کو اوس جگہہ مشغول رکہا لیکن اجمیر تک کہ جگہہ لشکر اقبال کی تہی ضبط اپنی کو نہین
کرسکتی تہی جسوقت بات شاہزادی کی کان پہنچتی تہی بی اختیار آنسو آنکہون سی ٹپکتی تہی اور
دل نوکرون چاکرونکا سوراخ سوراخ ہوتا تہا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کی اتفاق پڑا
گجہ بتلی حاصل ہوئی انتہی اسی تاریخ برتہی چند بیٹی رائی منوہر کو خطاب رائی اور منصب
پانسو ذاتی اور چار سو سوار اور جاگیر کا وطن مین ملا دن شنبہ گیارہوین تاریخ کو چشمہ نور سی
متوجہ دولتخانہ اجمیر کے ہوا مین رات یکشنبہ تاریخ بارہوین کو بعد گذرنی تینتیس پل کے اوس وقت
کہ ستائیس درجہ طالع قوس سی تہا حساب نجومیان ہندسی اور پندرہ درجہ طالع جدی حساب

بچو میان یونان سے آصف خان کی بیٹی سی ایک لڑکا پیدا ہوا اس خوشی کی بیچ مین
نقارہ بجی اور دروازہ خوشی کی اوپر خلایق کی کہلی بغیر تامل اور فکر کے نام اوسکا شاہ شجاع
میری زبان پر آیا امید ہی کہ قدم اوسکا اوپر ہماری اور باپ اوسکی کی مبارک ہووی بارہوین
تاریخ کو ایک قبضہ مرصع اور ایک زنجیر فیل راول کلیان جیسلمیری کو مرحمت کیا یعنی بیچ انہین دنون
کے خبر انتقال خواص خان کی کہ جاگیر اوسکی بیچ سرکار قنوج کی تہی پہنچی ایک ہاتہی واسطی کنور دیوان
گجرات کی مرحمت کیا یعنی بائیسوین اسی مہینی کو پانسو ذات اور سوار راجہ مہاسنگہ کی منصب پر اضافہ
کیا یعنی کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار ہین منصب علیخان تتاریکا کہ پہلی اس سی ساتہ خطاب
نصرت خانی کی سرفراز ہوا تہا دو ہزار ذاتی اور پانسو سوار مقرر ہووی نیزہ بہی ایک مرحمت کیا
واسطی حصول بعضی کاروں کی خیال کیا تہا یعنی کہ کٹہرا تشکہ دار طلائی واسطی مرقد یعنی قبر
منورہ خواجہ بزرگوار کی بناوین تاریخ ستائیسوین اس مہینی کو اتمام پایا فرمایا یعنی کہ لیجا کر لگا دیوین
ایک لاکہ دس ہزار روپیہ مین بنا تہا جو سرداری لشکر دکن کی جیسا کہ جی چاہتا تہا فرزند سلطان پرویز
سے نہوئی دل مین آیا کہ فرزند مذکور کی تئین بلا کر بابا خرم کو کہ نشانی رشد اور کاردانی کی احوال
اوسکی سے ظاہر ہے سردار لشکر فیروزی اثر کا کرو دیدولت واقبال پیچہی سے اوسکی روانہ چاہیی
ہونا اسواسطی پہلی پرویز کو لکہا کہ روانہ صوبہ الہ آباد کہ درمیان ملکوں محروسہ کی واقع ہے
ہووی بیچ اون دنون کی کہ ہم دکن مین ہوں ساتہ حفاظت اور حراست آدمیون اور
ملک کی پیشوائی کری اونتیسوین ماہ مذکور کو عرضداشت بہاری داس واقعہ نویس
برہانپور سے معلوم ہوا کہ شاہزادہ تاریخ بیسوین کو ساتہ خیریت اور خوشی کی شہر سے روانہ

صوبہ مذکور کے ہوی پہلی تاریخ امرداد کو طرہ مرصع واسطی میرزا راجہ بہاو سنگہ کی مرحمت کیا
ہمنی درگاہی کو ایک کشتی گیر ہاتی مرحمت ہوا اٹہارہوین تاریخ کو چار راس گہوڑی راہوار کہ
لشکر خان نی بہیجی تہی نذر سی گذری میر مغل اوپر حکومت سرکار سنبہل کے بسبب بدلی جانی
سید عبد الوارث کی کہ بجای خواص خان کی اوپر حکومت سرکار قنوج کی مقرر ہوا تہا حاکم مقرر ہوا
اور منصب اوسکا بشرط خدمت مذکور کی پانسو ذاتی اور سوار کی مقرر ہوا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ
کلیان جیسلمیر کا نظر سی گذرا تین ہزار مہر اور نو راس گہوڑی اور پچیس مہار اونٹ اور ایک زنجیر
ہاتی تہا منصب قزلباش خان کا اصل و اضافہ سی دو سو ذاتی اور ہزار سوار مقرر ہوا انتیسوین
کو شجاعت خان نی اجازت جاگیر کے پائی کہ جاکر کی سرانجام نوکر اور ولایت اپنی کا کرکی بیچ جای
وعدہ مقررہ کی حاضر ہووی بیچ اسی سال کی بلکہ درمیان سال جلوس کی دسوین کو وبا عظیم
بعض مقامات ہندوستان سی ظاہر ہوئی اور آغاز اس بلا کا پرگنات پنجاب سی ہوا رفتہ رفتہ بیچ
شہر لاہور کے پہنچی اور بہت مخلوق مسلمانون اور ہندوؤن سی اس بیماری مین تلف ہوی پیچہی
اس سی تا سرہند اور دواب سی دہلی تک اور پرگنات اطراف تک پہنچی اور بہت گانون اور بستی
ویران کی اندنون مین کم ہی اور آدمیون عمر رسیدہ اور تواریخون گذشتہ سی ظاہر ہوا کہ ایسا
مرض کسی زمانہ مین دیکہا سنا نہ گیا سبب اسکا حکما اور دانایان سی دریافت کیا گیا تو بعضون
نے کہا کہ جو دو سال خشکی کی پی در پی ہوی اور بارش نہولی اس سبب سی ہی اور بعضون
نے بیان کیا کہ یہ باعث خشکی اور عفونت ہوا کی ہے بعضون نی اور تاویلین کین علم نزدیک
اللہ تعالی کی ہے انسان فرمان برداری پر گردن جہکای مصرعہ چہ کند بندہ کہ گردن نہند

فرمان را ۲۰ پانچوین تاریخ مہینی پورکو پانچ ہزار روپیہ بطریق مدد خرچ کی پاس والدہ میر میران
کہ دختر شاہ اسماعیل ثانی کی تہی ماتہہ سوداگرون کی ولایت عراق مین بہیجی گئی چہٹی تاریخ عرضداشت
علی خان بخشی اور واقعہ نویس احمدآباد شامل اوپر اس بات کی کہ عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ نے
بسبب اس بات کی کہ بعض مقدمات کہ دل اوسکا نہین چاہتا تہا کہ داخل واقعہ کرونمین اور خلاف
مرضی اوسکی کے داخل واقعہ ہوئی مجہسی لڑائی کی اور آدمی میری اوپر بہیجی اور مجکو بی غیرت کرکے
اپنی گہر لیجاکر جیسا چاہئیے ویسے یہ بات مجکو بہی معلوم دی چاہا مینی کہ یکبارگی اوسکو نظر سی ڈالکر
ضائع مطلق کرون آخرکار دلمین آیا کہ دیانت خان کو احمدآباد بہیجا مینی تا یہ قضیہ اوس جگہہ جاکر
آدمیون بیغرض سے تحقیق کری اگر یہ کار حقیقت مین سچ ہو تو عبداللہ خان کو ہمراہ لیکر درگاہ
پر حاضر ہووی اور نگہبانی احمدآباد کی ذمہ سردار خان بہائی اوسکی کے ہووی پہلی روانہ ہونی
دیانت خانکی بہی یہ خبر خان فیروز جنگ کی پہنچی وہ نہایت اضطراب اور بیقراری کی ساتہہ اپنی
آپ کو گنہگار قرار دیکر پیادہ پا روانہ درگاہ کا ہوا دیانت خان رستی مین خانمذکور سی ملا اور
اوسکو خراب حال سے دیکہا جو پاپیادہ کی راہ سی پیر زخمی تہی سواری دیکر ہمراہ لیکر حاضر درگاہ
کا ہوا اور مقرب خان کہ خدمتگذاران قدیم اس درگاہ سی ہے زمان شاہزادگی سی درخواست
صوبہ گجرات کی مجہسی کرتا ہے جو اسطرح کی حرکت عبداللہ خان سی وقوع مین آئی دلمین آیا
کہ آرزو خدمتگار قدیم کی نکالکر اوسکو بجای خانمذکور کے احمدآباد بہیجدون انہین دنون
ساعت اختیار کرکی ساتہہ منظور کرنے حکومت وصاحب صوبگی صوبہ مذکور کے اوسکو کار روائی
ظاہری اور باطنی کیا مینی دسوین تاریخ اوپر منصب بہادر خان حاکم قندہار کے کہ چار ہزار

ذات اور تین ہزار سوار کا تہا پانسو ذات کی زیادہ کی گئی شوقی طنبورہ نواز کی تلین کہ نادران روزگا
سی ہی اور نغمون ہندی اور فارسی کو اسطرحسی بجاتا ہی کہ زنگ گویا دلسی تراشتا ہی ساتھہ خطاب
انند خانی کی سسرور اور دلخوش کیا ہمنی انند زبان ہندی مین خوشی اور راحت کو کہتی ہین دن خوشی
کے ولایت ہندوستان مین آخر مہینی ساون تک ہین مقرب خان نی بیچ پرگنہ کرانہ کی کہ وطن آبا
واجداد اوسکیکا ہی باغات لگا کر آمونکو فصل سے زیادہ دلون تک یعنی دو مہینی زیادہ تک محافظت
کرکے ہمیشہ بہیجا کرتا تہا جو یہ بات ایک قسم کی تعجبات سی تہی لکہا گیا آٹھوین تاریخ کو گہوڑا عراقی بادر
لعل نے بہا نام واسطی سواری پرویز کے ہاتھہ شریف خدمتگار کے اوس فرزند کو بہیجا گیا تصویر رانا
اور کرن لڑکے اوسکی کے سنگ تراشنک کو فرمایا کہ سنگ مرمر سی ساتھہ قد اور اوس ترکیب کی کہ وہ کہتی
ہین تراشین بیچ اسی تاریخ کی صورت نی اتمام پایا اور خیال مین آیا تو فرمایا مینی کہ آگرہ لیجا کر
[illegible] نصب کرین بیچ باغ کی جہاد ین چہبیسوین تاریخ کو مجلس وزن شمسی موافق قاعدہ مقررہ
[illegible] وزن اول چہہ ہزار اور پانسو چودہ تولی سونی کا ہوا اور بارہ تک ہر وزن ساتھہ ایک
جنس کے ہوتا ہے چنانچہ وزن دوسرا پارہ کا اور وزن تیسرا ریشم کا جو تہا اقسام عطریات عنبر او رمشک
وصندل وعود سی اور یہان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور حیوانات سی موافق
شمار سالگذشتہ کی ایک بکری نر اور ایک مرغ فقیرون اور درویشونکو دیا اور فرمایا کہ اون جنسونکا
روپیہ کل کہ ایک لاکھہ ہوتا ہے فقیرون اور محتاجون اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین انہ دنون ایک
وہ لعل کہ مہابتخان نی عبد اللہ خان سی خریدہ تہا نذرسی گذرا اچہا معلوم دیا اسطرحسی لعل
خوش نما ہے منصب خاصہ خان اعظم کا ہفت ہزاری ذات کا مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ ایک پرگنہ

موافق اوسکی بطریق جاگیر تنخواہ مین دین اور جو کچہ کہ منصب دیانت خان سی بسبب مقدمات
گذشتہ کی کم ہوا تہا موافق عرض کرنی اعتماد الدولہ کی سلامت رہا اور عضد الدولہ کو کہ صوبہ دار
ملک مالوہ کا کیا تہا رخصت کیا اور مہربانی سی ایک خلعت اور گہوڑا اوسکو مرحمت ہوا منصب اوسکا اول
کلیان جیسلمیری کا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ ولایت مذکور اوسکو
تنخواہ کی جاگیر مین دیوین اور جو ساعت رخصت اوسکی کی بیچ اسی تاریخ کی تہی ایک گہوڑا اور ایک
ہاتی اور شمشیر مرصع اور کہپوہ اور خلعت اور پرم نرم خاصہ پاکر ساتہہ خوشی تمام کی اپنی ولایت
کو رخصت ہوا اکتیسوین تاریخ مقرب خان احمد آباد کو رخصت ہوا اور منصب اوسکا پانچہزار ذاتی
اور ڈہائی ہزار سوار تہی پانچہزار ذات اور سوار کا قرار پایا اور خلعت خاصہ اور نادری مع تکمہ مروارید کی
مرحمت ہوئی اور دو راس گہوڑی طویلہ خاصہ سی اور ایک زنجیر ہاتی خاصہ اور ایک قبضہ تلوار
مرصع کی اوسکو مرحمت ہوئی اور خوش ہوکر صوبہ مذکور کو روانہ ہوا گیارہوین تاریخ مہینی مہر کو
جگت سنگہ پسر کنور کرن نی وطن اپنی سی آکر ملازمت حاصل کی سولہوین میرزا علی بیگ اکبر شاہی نی
ولایت اودہ سی کہ وہ بیچ جاگیر اوسکی کے مقرر تہی آکر ملازمت حاصل کی ہزار روپی نذر گذرانی
اور ایک ہاتی کہ ایک زمیندار کا تہا اور حکم ہوا تہا کہ اوسی لی آوی نذر کیا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ
قطب الملک حاکم گولکنڈہ کا کہ شامل چند آلات مرصع کا تہا نظر سے گذرا اور منصب سید قاسم
بارہہ کا اصل اور اضافہ سی ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کا مقرر ہوا جمعہ کی رات بائیسوین تاریخ
کو میرزا علی بیگ کہ اکاسی برس کے عمر ہو گئی تہی مر گیا اس در دولت پر اوس سے اچہی اچہی
خدمتین سرانجام پائین بلکہ منصب اوسکی کا رفتہ رفتہ چار ہزار تک پہنچا جوان کریم الطبع سے

ایسا تہا کہ فرزند اور نسل تک نہ کہا طمع نظر رکہتا تہا جسدن کہ واسطی زیارت روضہ منورہ حضرت
خواجہ بزرگوار معین الدین چشتی کی گیا تہا وہین حال اوسکا متغیر ہوگیا یعنی فرمایا کہ اوسکو اوسی
مقام متبرک مین دفن کرین اور جسوقت ایلچیون عادلخان بیجاپوری کو رخصت کرتا تہا مین تو سفارش
کیے تہی یعنی کہ اگر ولایت مذکور مین کوئی شمشیرباز نامی یا کشتی گیر نامی ہو تو عادلخان سے کہدین کہ
ہمارے لیے بہیجی بعد ایک مدت کی ایلچی ہمراہ شیر علی نام مغلزادہ کو کہ بیجاپور کی پیدایش تہا اور
کشتی گیری اور ورزش مین کمال مہارت رکہتا تہا مع اور چند آدمیون شمشیرباز کی لائے شمشیرباز کے
خود ظاہر ہوئی مگر شیر علی کو ساتہ اپنی پہلوانون اور کشتی گیرون کی لڑایا کوئی مقابلہ نکر سکا خلعت
اور ہزار روپئی اور ایک ہاتی اسکو مرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور زور آور ظاہر ہوا اوسکو بیچ
ملازمت کی بلا کر پاس رکہا اور خطاب پہلوان پایۂ تخت کا دیا اور منصب اور جاگیر دیکر رعایت
تمام رکہی اور چودہوین تاریخ دیانت خان کہ واسطی لینی عبد اللہ خان بہادر جنگ کی یعنی مقرر
فرمایا تہا اوسکو حاضر لاکر ملازمت خدمت کی حاصل کی اور ایک سو مہر نذر گذرانی بیچ اسی تاریخ
کے رامداس ولد راجہ راج سنگہ نی کہ امرای راجپوت سی بیچ دکن کی وفات پائی تہی سات ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے سرفرازی پائی جو عبد اللہ خان سی تقصیرات وقوع مین آئی تہی اور
باباخرم کو تشفیع گناہون اپنی کا کیا چہبیسوین تاریخ واسطی خاطر باباخرم کی حکم گذرشت کا کیا
یعنی از روی شرمندگی تمام کی ملازمت کی ایک سو مہر اور ایکہزار روپیہ کا گذرانا جو پہلی آئی
ایلچیون عادلخان کی سی قرار یافتہ دلمین یون تہا کہ باباخرم کو ہراول کرکی خود متوجہ
دکن ہون مین اور اس مہم کو کہ واسطی بعضی کارون کی بیچ تامل کے پڑی ہی صورت

ظہور مین دون اسواسطی حکم کیاتہا یعنی کہ مہم دنیاداروں دکن کی تعین بغیر شاہزادہ سی دوسرکونی
عرض کمی بیچ اندنون کی شاہزادہ نی ایلچیونکو ملازمت مین لاکر عرضی گذرانی بہیجی وفات مرتضی
خان کی راجہ مان اور اکثر سرداران خانمذکور کی درگاہ مین آی تہی بیچ اسی تاریخ کی راجہ مان کو
موافق عرض کرنی اعتماد الدولہ کی بسرداری لشکر واسطی لینی قلعہ کانگڑہ کی مقرر کیا یعنی اور ایک
جماعت آدمیون کی ہمراہ اوسکی بہیجی اور ہر ایک کو موافق حالت اوسکی کے ساتہہ انعام اور گہوڑی
اور ہاتی اور خلعت اور زر کے دل خوش کیا اور رخصت دی اور بعد چند روز کی کہ عبد اللہ خان
بہت دل شکستہ ہو گیا تہا بالتماس بابا خورم کی خنجر مرصع اوسکو مرحمت کیا یعنی اور حکم ہوا کہ
منصب اوسکا بدستور برقرار رہکر بیچ ملازمت فرزند مذکور کے تعینات دکن سی ہو تاریخ ۳ آبان کو
منصب وزیر خانکا کہ بیچ ملازمت بابا پرویز کے رہتا تہا دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا اصل و اضافہ
سے حکم دیا چہٹی تاریخ خسرو کو کہ انیرای سنگہدلن واسطی محافظت اور خبرداری اوسکی کی مقرر تہا
بسبب بعض خیالات کی آصف خان کو سونپ کر شال خاصہ اوسکو مرحمت کی ساتوین شوال کو محمد
بیگ نام ایک شخص نے کہ دارای ایران نی اوسکو بطریق وکالت کی بہیجا تہا ملازمت حاصل کیے بہجی
ادا کرنی رسمون کورنش و سجدہ و تسلیم کی وہ خط کہ رکہتا تہا پیش کیا جو گہوڑی او تحفی کہ لایا تہا
نظر سی گذرانی جو کچہ کہ لکہا اور کہہ بہیجا تہا تمام از روی دوستی اور صداقت کی تہا ایلچی کو اسی تاریخ
تاج مرصع اور خلعت مرحمت کیا یعنی او جو کچہ کہ کتابت مین اظہار قسم دوستی او محبت
بہت کا کیا تہا اچہا معلوم دیا کہ بجنسہ اوس کتابت کو داخل جہانگیر نامہ کرون مین

نقل کتابت دارای ایران

نضارت سر البستان اخلاص و عقیدت اور طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت کی بیچ تعریف اوس
معبود کی حاصل ہے کہ افسر دولت و اقبال برگزیدگان عرصۂ فرماندہی اور تخت سلطنت اور اجلال
فارسان مضمار جہانگشاہی کو ساتھ جواہر توفیقات بی نہایت کی آراستہ کر کے طرف شاہراہ ترقی دین
و دولت اور انتظام ملک و ملت کی ہدایت فرمائی لیکن جو وسعت آباد خاطر کو گنجایش کم تر ستایش
اوسکی کیے نہیں ہی تو بہتر یہ ہی کہ پاہی فکر کا قطع کر کے اس دشت ناپید اکنار سی باز رکھ کر ہاتھ شفاعت
کا دامن مقدس حضرت رسل ہادی سبل سید الکل فی الکل کے اور باقی حضرات ائمۂ اطہار میں خصوصاً
شاہ اولیا سرور اصفیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مین مضبوط کر کے کچھ نسبت خاص معنوی اور قرب
باطنی کو پیش نہاد ہمت حقیقت شناسان دوربین اور آگاہ دلان حق گزین کا ہی بیچ جلوہ گاہ
ظہور کے لاوی اور مرات ضمیر انور اور آئینۂ خاطر فیض گستر کی کہ مقتبس انوار ولایت اور روشن اشعہ
ہدایت سی ہی مخفی اور محتجب نہ ہی کہ دنیا مین کوئی چیز محبت سی فائق تر اور کوئی امر مودت سی
لائق تر نہیں اسواسطی کہ مدار انتظام عالم کا محبت اور الفت پر ہی خوش ہی وہ دل کہ جو قبول
کرنیوالا پرتو آفتاب محبت کا ہو اور جہان جان اور عالم روح کو ظلمت وحشت سی خالی کیا الحمد للہ
کہ یہ شیوۂ پسندیدہ اور طریقۂ برگزیدہ بی اڑگا اور الکتساگا درمیان ان دونو سلطنتوں عالیہ کے
قرار پایا ہے اور شہرۂ اتحاد اور آوازۂ وداد کا مانند باد صبا اور فروغ آفتاب کی تمام زمین مین
پھیل گیا ہے اور مسرت افزای خاطر نیک خواہان عاقبت اندیش اور حقیقت گزینان وفاکیش کا ہوا ہے
تو بنا بر تقاضای وحدت حقیقی اور الفت ازلی کی کہ درمیان اس اخلاص شعار اور اوس برادر کامگار
نامدار کے ہی اوس مرتبہ مضبوطی پائی ہی مصراع اندر غلطم کہ من توام یا تو منی موافقت صوری اور معنوی کے

پیمانہ ثابت ہی کہ دوئی اور جدائی دنیا اور عقبی مین گنجایش نہین رہی ظہور اس معنی سی گلزار
دوستی کی سرسبزی پایا ہی غنچہ آرزو نہ ایسا کہلا ہی کہ عندلیب جان مشتاق او مرغ روح کثیر الاشتیاق
ساتھ دستان سرائی کی عہدہ شکر اوسکی سی باہر آسکی خواہش ضمیر محبت تاثیر کی یہ ہی کہ اس سی پیشتر جو
ایک شخص طرزدان بساط محبت کا ہمیشہ جلیس مجلس انس کا ہووی چون رفعت پناہ عزت دستگاہ
محمد حسین چلبی کہ سبق ارادت اور اخلاص اس خاندان کو ساتھ نسبت خدمت او اختصاص اوس
آستانہ کی ارتباط دیگر ساتھ وفور عقل او کیاست کی متصف اور طرز خدمت سلاطین سی واقف ہی اور
وضع اوسکی پسند خاطر شریف ہماری کی ہی اور ہماری طرف سی واسطی درستی بعضی کامون کی یہان
مامور تہا سو اوسکو اس کام کا جانکر چند روز توقف فرمایا ہی اور جو کہ یہ سلطنت اور اشیاء مملوکہ اس
مخلص کی طفیل ملازمان عالی کا ہی او تکلفات ظاہری بالکل مفقود ہین تو مشار الیہ کو کہ مرد آگاہ
اور مزاجدان اوس بادشاہ کا ہی مقرر فرمایا کہ جو کچہ ہماری سرکار مین ہو متاع و جنس اس ولایت
کی نظر مین لاکر جو کچہ پسند خاطر اقدس کا جانی بہیجا جاوی یکشنبہ کی دن اٹہارہوین شوال کو
مطابق بیسوین ماہ آبان کی پیشخانہ فرزند بابا خرم کا ساتھ قصد تسخیر ولایت دکن کی اجمیر سی
نکلا اور قرار پایا کہ فرزند مذکور بطریق ہراول کی آگی سی روانہ ہوا اور رایات جلال میری پیچہ سی
اوسکی روانہ ہون دن دوشنبہ ۹ تاریخ مطابق نوین آبان کی تین گہڑی دن سی گذرا تہا
کہ دولتخانہ ہمایون سی ابہی اوسطرف روانہ ہوا دسوین تاریخ کو منصب راجہ سورج مل کہ ہمراہ شاہزادہ
کی مقرر ہوا تہا اصل اور اضافہ سی دو ہزاری ذات او سوار کا مقرر ہوا اتیسوین تاریخ کی رات
کو موافق عادت ہر روزہ کی غسلخانہ مین تہا مین او بعضی امرا اور خدمتگار بہی حاضر تہی اور

حسب اتفاق محمد رضا بیگ ایلچی دراے بہی حاضر تہا ایک آنو بعد گذرنی چہہ گہڑی کی ایک بلند محل
پر محلون پادشاہی سی مونڈیر پر بیٹہا تہا اور بہت کم نظر آتا تہا چنانچہ اکثر آدمی اوسکی معلوم کرنی سے
عاجز رہتی تہی اپنی بندوق منگواکر اوسطرف کہ اوسکو دیکہتی تہی سر راست کر کی سر کی تو گولی اوسکی
لگی ٹکڑی ٹکڑی ہو گیا حاضرین متعجب ہو گئی اور لب سب نی ساتہہ تحسین اور آفرین کی کہولا اسی
رات کو قاصد بہائی عباس کی سی کچہہ باتین دریافت کی گئین یہان تک کہ بات بیچ قتل صفی
میرزا کی آئی پوچہا کہ مدت سی یہ بات دلین تہی بیان کر کہا کہ اگر مرزا اوسکا اوسی روز پردہ خفا
سے بیچ ظاہر کی نہ آتا تو البتہ وہ قصد شاہ کا کرتا جب یہ بادشاہ کو معلوم ہوئی مروا دیا منصب
میرزا حسین پسر میرزا رستم کا بیچ انہین دنون کی اصل و راضافہ سی ہزاری ذات او تین سو سوار
کا مشخص ہوا اور منصب معتمد خان کا کہ اوپر خدمت بخشیگری اوس لشکر کے ہمراہ بابا خورم کے
گیا تہا ہزاری ذات اور ڈہائی سو سوار قرار پایا دن جمعہ کو بیسوین ساعت رخصت بابا خورم کی ہوئی
آخری ساعت اس روز کو بیچ دیوانخانہ کی آدمیون خاص اور عام اپنی کو مسلح اور مکمل سوار
اندر دروازہ کی لاکر نظر سی گذرانی اور عنایات ظاہری سی کہ ساتہہ فرزند مذکور کی واقع ہوئی
خطاب شاہی کو خبر و اسم اوسکی کا کیا اور فرمایا گیا کہ اوسکی تئین بعد آج سی سلطان خورم کہا
کرین اور خلعت اور چارقب مرصع کہ دامن و گریبان گوہر آمود تہا اور ایک گہوڑا عراقی مع
زین مرصع اور ایک گہوڑا ترکی اور ایک ہاتی خاصہ بنسی بدن نام اور رتہہ طرز انگریزی کہ اوسپر
بیٹہہ کر متوجہ ہوا اور شمشیر مرصع پاپرتلہ خاصہ کہ بیچ فتح قلعہ احمدنگر کی ہاتہہ لگا تہا اور وہ پرتلہ
بہت نامی اور مشہور ہے اور خنجر مرصع اوسکو مرحمت ہوئی ساتہہ لیاقت تمام کی متوجہ ہوا امید

کرم واجب تعالی سی وہ ہی کہ ہیچ اسی خدمت کی سرخرو ہووی اور ہر ایک امیرون اور منصبدارونکو
بقدر مراتب اونکی کی گہوڑا اور خلعت مرحمت ہوا شمشیر خاصہ کمر اپنی سی کہولکر عبد اللہ خان فیروزجنگ
کو مرحمت کی یعنی جو دیانت خان کو ہمراہ شاہزادہ کی معین کیا تہا خدمت عرض مکرر خواجہ قاسم قلیچ
خانی کو فرمائی پہلی اس سی چور اوپر خزانہ سرکار کی چوری کر خزانہ مین سی روپیہ لیگئی تہی اور وہ خزانہ
گرد چبوترہ کوتوالی کی تہا بعد چند روز کے سات آدمی اونمین سی مع سردار اونکی کی کہ نول نام
رکہتا تہا گرفتار آئی اور کچہ مال مسروقہ بہی ظاہر ہوا دلمین آیا کہ جو انہون نی اس قسم کی دلیری
کری ہی تو اونکو سیاست عظیم مین بہیجا چاہیی ہر ایک ایک کو سیاست خاص ہووی مگر نول
کہ سردار اونکا تہا فرمایا مینی کہ اوسکو نیچی پیر ہاتی کی ڈالدین اونہی کہا اگر حکم ہووی تو ہاتی سی لڑتا ہون
مین کہا مینی ایسی ہی ہوا ایک ہاتی بدمست منگوا کر مقرر کیا اور خنجر ہاتہ اوسکی مین دیکر ہاتی کے
روبرو کیا چند مرتبہ ہاتی نی اوسکو گرایا مگر وہ مشہور بیباک باوصف دیکہنی سیاست اپنی ہمراہیون
کے کہ اون پر گذری تہی قایم حواس رہا اور جگہہ سی نہ ہلا اسطرح مردانہ اور دلیرانہ وار خنجر ہاتی
کی سونڈ مین پہنچایا کہ ہاتی حملہ کرنی اوسکی طرف سی ہٹ گیا جب یہ حال دلیری اوسکا دیکہا مینی
تو فرمایا کہ اوسکی طرف سی خبردار رہین اور جان بخشی کی بعد تہوڑی دنون کی مقتضای بدذاتی
اور دون طبعی کی آب و ہوا اپنی وطن کی یاد کر کے بہاگا یہ بات مجکو بری معلوم ہوئی جاگیردارون
سے کہدیا کہ اوسکو ڈہونڈ کر لاؤ اتفاق سی دوسری مرتبہ بہی گرفتار ہو گیا اسکی حکم دیا مینی کہ اوس
ناسپاس قدرناشناس کو مار ڈالین مضمون کہا ہوا شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ کا مطابق
حال اوسکی کے آیا ؎ عاقبت گرگزادہ گرگ شود ❊ گرچہ با آدمی بزرگ شود ❊ دون

ہفتہ شنبہ غرہ ذیقعدہ کو مطابق اکیسوین ماہ آبان کی پچھی اسکی کہ پانچ گھڑی دن گذرا بخیریت
اوساتہہ قصد درست کی اجمیر سے اوپر رتہہ فرنگی کی کہ چار گھوڑی جوتی جاتی تہی سوار ہو کر آیا مین
اور حکم دیا مینی کہ اکثر امرا رتہہ پر سوار ہو کر ہمراہ میری ہون اور قریب غروب آفتاب کی یونی دو کوس
جا کر مقام دیورائی گانون مین اوترا مین ہنود کہتی ہین کہ اگر طرف مشرق کی بادشاہ یا کوئی
بزرگ جاوی اور ارادہ ملک لینی کی تو ہاتی دندان دار پر سوار ہووی اور اگر مغرب کی طرف جاوی
تو اوپر گہوڑی یکرنگ کی سوار ہووی اور اگر شمال کی طرف تو اوپر پالکی اور سکہاسن کی اگر جنوب
کو جاوی تو اوپر رتہہ کی از قسم گاڑی ہے سوار ہو تین برس پانچ دن کم اجمیر مین توقف کیا
آبادی اجمیر کو کہ جگہہ قبر شریف خواجہ بزرگوار حضرت معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ تعالی
علیہ کی ہی اقلیم دوسری سی جانتی ہین ہوا اوسکی معتدل ہی مشرق اوسکا دار الخلافت
آگرہ ہے شمال قصبات دہلی جنوب اوسکا صوبہ گجرات اور مغرب اوسکا ملتان اور دیپالپور مین
اس ولایت کی تمام ریگستان ہی آب بدشواری زمین سی نکلتا ہی اور مدار اسکی کہیتی کا باران پر ہے
جاڑا معتدل تمام ہوتا ہی اور گرمی اسکی آگرہ سی ملایم تر ہے اس صوبہ سی چہیاسی ہزار سوار اور تین
لاکہہ چار ہزار پیادہ راجپوت وقت لڑائی کے نکلتی ہین اس آبادی مین دو تال کلان واقع
ہین ایک کو بیل تال اور دوسری کو آناساگر کہتی ہین بیل تال خراب ہی اور بند اوسکا شکستہ
اندنون مین حکم کیا مینی کہ مرمت اوسکی از سر نو کرین اور آناساگر اس مدت اقامت اجمیر مین
ہمیشہ پر آب و مواج رہا شہر سی یہ تال مذکور ڈیڑہ کوس اور پانچ طناب ہی بیچ ایام قیام کے
نو مرتبہ زیارت روضۂ منورہ مقدسۂ حضرت خواجۂ خواجگان جناب معین الدین چشتی سنجری

رحمہ اللہ علیہ سے مشرف ہوا ہین اور پندرہ مرتبہ تال پہکر کو گیا اور اٹھہ تیس مرتبہ چشمہ لوز کے
دیکھنے کو گیا پچاس مرتبہ شیر وغیرہ کی شکار کو گیا مین پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیہ گوش
اور ترین نیل گای اور پینتیس گوزن یعنی بارہ سنگہے اور نوی ہرن اور اسیے بد جانور اور تین سو
چالیس مرغابی شکار کین یعنی کانو دیواری مین سات مقام ہوی اس جگہہ پانچ نیل گای بارہ
مرغابی شکار کین اونتیسوین کو دیواری سے کوچ کیا اور کانون داسہ والہ مین کہ دیواری سے
ہونی تین کوس تہا نزول اجلال فرمایا ایک ہاتی آج کی دن معتمد خان کو مرحمت کیا یعنی دوسری ان
اس گانون مین اتفاق مقام کا ہوا ایک نیل گای اوشکار کی اور دو دست باز واسطی شاہزادہ
خرم کی پیچہی یعنی تیسری تاریخ مہینی آذر کو گانون مذکور سے کوچ ہوا اور موضع ہاوہل مین کہ سوا
دو کوس تہا نزول اجلال فرمایا درمیان رستہ کی چہہ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوئی چوتہی تاریخ
ڈیرکوس چلکر نواح رامسر مین کہ تعلق نورجہان بیگم سے رکہتا تہا نزول جاہ اور اجلال کا ہوا آٹہہ
روز تک یہان مقام کیا خدمت میر توزکی سے خدمت گار خان کو موقوف کرکی ہدایت اللہ کو اوسکی
جگہہ مقرر فرمایا یعنی پانچوین دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچہلے شکار ہوی دوسری
دن جگت سنگہ ولد کنور کرن گہوڑا اور خلعت پاکر روانہ وطن اپنی کو ہوا اور کیشوداس لالہ کو بہی
گہوڑا مرحمت ہوا ایک زنجیر ہاتی اللہ داد خان افغان کو عنایت ہوا بیچ اسی دن کی ایک بارہ
سنگہا اور تین ہرن اور سات مچہلے اور دو مرغابی شکار کی یعنی اور خبر فوت ہونی راجہ سیام سنگہ کی
کہ متعینان لشکر بنگش سے تہا بہی انہین دنون مین پہنچی اور ساتوین کو تین ہرن اور پانچ
مرغابی اور قیتقلداغ شکار کیا دن جمعرات اور شب جمعہ کو جو مقام رامسر جاگیر مین بیگم کی تہا مجلس جشن

اور مہمانی کی مرتب ہوئی اور ہر قسم کی آلات مرصع اور اسباب نفیسہ اور ہر جنس اور ہر شی نظر سی گذرین
اور رات کی وقت تالابون مین روشنی کرائی گئی فی الجملہ مجلس شاہانہ ترتیب شائستہ کی ہوئی آخر
دن جمعرات کو امیرون کو بلا کر اکثر کو حکم پیالہ کا دیا گیا بیچ سفرون خشکی کے بہی ہمیشہ کشتی ساتہہ
رہتی ہی تاکہ ملاح اوسکو گاڑیون پر کہینچتی رہین دوسری دن اس جشن کے کشتی پر سوار ہوکر متوجہ
شکار مچہلی کا ہوا تہوڑی سی دیر مین اٹہالیس مچہلی کلان جالمین آئین کہ نصف اونمین سی قسم روہو
کیسی تہین رات کی وقت اپنی حضور کے نوکرون کو تقسیم کی بہیجی تاریخ تیرہوین کو راس سی کوچ
ہوا چار کوس تک شکار کرتی ہوئی گانون بلودہ مین پہنچا دوسری دن مقام کیا سولہوین تاریخ
کو ساتہین کوس چلکر موضع نہال محل مین نزول اجلال کیا اٹہارہوین کو کوچ ہوا راستہ سوا دو کوس
قطع ہوا آجکی دن ایک ہاتی محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران کو عنایت ہوا اور مقام جوتسہ مین
ٹہیر اکیسوین کو کوچ کرکے دیوگانو مین منزل کی تین کوس کا راستہ شکار کرتی ہوئی طی ہوا اس
منزل مین دو روز مقام رہا پچہلی دن سی بارادہ شکار کی سوار ہوا اس منزل مین ایک امر عجیب دیکہا
گیا پہلی اس سی کہ ہم وہان پہنچین ایک خواجہ سرا کناری تال پر جو کہ اس گانو مین واقع تہا گیا دو بچہ
سارس کی قسم کلنگ سی کہ جانور مشہور ہے پکڑ لیی تہی رات کی وقت کہ وہان مورد لشکر اقبال ہوا
دو سارس کلان گرد غسلخانہ کی فریاد کرتی ہوئی پہرنی لگی کہ اوپر کناری اس تال کی غسلخانہ کہڑا
تہا جیسا کہ کسی نی اونپر ظلم کیا ہو فی نفس الامر مظلومانہ فریاد کرتی تہی اور بلا وحشت اور دہشت
سامنی آتی دلمین آیا کہ البتہ کسی نی انپر ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت مین خواجہ سرا
دو بچہ پکڑ لیی تہی لا کر نذر مین گذرانی جو سارسون نی آواز بچون کی سنی بیتابانہ اپنی بچون کے

سر بر گریری اور بگمان اس بات کی که اونهون نی کچهه نه کهایا هو گا جو کچهه لاتی تهی اور اونکی مونه مین
دیتی تهی اور قسم قسم کی غمخواری کرتی تهی آخر کار اون بچون کو درمیان مین لیکر جهاڑتی هوی
شوق سی طرف آشیانی کی متوجه هوی تیئیسوین[۲۳] کو کوچ کر کی پونی چار کوس راه طی کی اور کالون
بهاسو مین پهنچی دو دن اسجگهه مقام هوا هر روز شکار کو سوار هوا چبیسوین[۲۶] کو کوچ هوا موضع کاکل مین
بعد قطع هونی دو کوس کی پهنچی اور ستائیسوین[۲۷] کو منصب بدیع الزمان ولد میرزا شاهرخ کا اصل و اضافه
سی ڈیڑه هزاری ذات اور ساڑهی سات سو سوار کا مقرر هوا انتیسوین[۲۹] کو کوچ هوا پونی تین کوس قطع کرکی
موضع لاسه مین مقام هوا یه دن عید قربان کا تها فرمایا که لوازمات عید کی بجا لاوین دن روانه هونی
اجمیر سی اسوقت تک که تیسری تاریخ ماه آذر کی هی سرسٹه نیل گای اور هرن وغیره اور سینتیس[۳۷] قطعه مرغابی
اور سوای اوسکی شکار هوا تها دوسری دی ماه کو لاسه سی کوچ هوا تین کوس اور دس جریب شکار
کرتی هوی قطع کیا اور گرد نواح کانره کی جا کر منزل اور مقام هوا چوتهی[۴] تاریخ کو کوچ هوا سوا تین
کوس چلی موضع سورسته مین منزل هوی چهٹی[۶] تاریخ ساڑهی چار کوس چلکر موضع پروار مین نزول
هوا ساتوین کو مقام تها پچاس مرغابی اور چوده قشقلداغ شکار هوی دوسری دن بهی مقام رها
اس دن ستائیس مرغابی شکار کین نوین[۹] دن کوچ هوا سوا چار کوس جا کر شکار کرتی هوی منزل
ایک اچهی تال پر کی اس منزل مین عرضداشت معتمد خان کی آئی که جو عملداری رانا مین نزول
شاه خرم کا هوا آوازه فوج قاهره سی خوف کها کر اودی پور سی آکر که سرحد منزل جا کر اوسکی
تهی ملازمت حاصل کی اور تمام شرطین اور آداب بجا لایا کوئی دقیقه فروگذاشت نهین کیا شاه
خرم نی رعایت اوسکی کر کی خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور کهپوه مرصع اور گهوڑا عراقی

اور ترکی اور ہاتی دیکر اوسکو خوشدل کیا اور عزت کی ساتہ اوسکو رخصت کیا اور فرزندون اور نزدیکون
اوسکی کو بہی نوازا اور نذرانہ اوسکی سی کی پانچ زنجیر ہاتی اور ستائیس گہوڑی اور خوانچی بہری ہوئی جواہرات
اور مرصع آلات کی تہی تین گہوڑی لیکر سب اوسکو واپس کر دیی اور قرار پایا کہ لڑکا اوسکا کرن
بیچ اس مہم کی سات ہزار اور پانسو سوار کے ہمراہ بابا خورم کی رہی دسوین تاریخ کولڑ کی راجہ مہا سنگہ
کے اپنی وطن اور جاگیر سے آکر بیچ حوالی رنتہنبور کے سعادت ملازمت سی مشرف ہوی اور ستہ زنجیر فیل
اور نو گہوڑی نذر گذرانی اور ہر ایک نی لائق اپنی حال کے سرفرازی پائی جو حوالی قلعہ مذکور محل صدور
رایات جلال کا ہوا تو اکثر قیدیونکو جو اوسمین قید تہی رہا کیا یعنی بیچ اسجگہہ کی دو دن مقام رہا
اور ہر روز شکار کو جاتا تہا اور آٹہہ قطعہ مرغابی اور قشقلداغ شکار ہوی بارہوین تاریخ کوچ کر کی
بعد طی ہونی چار کوس کی موضع کویلہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا اور میان راہ کی چودہ مرغابی شکار ہوی
اور ایک ہرن شکار کیا یعنی چودہوین تاریخ یونی چار کوس راہ قطع کر کی اطراف موضع انتورہ مین
منزل ہوئی اور ایک رہن نیل گاو اور بارہ قطعہ کروانک وغیرہ اثنای راہ مین شکار ہوی بیچ
اسی تاریخ کی آغا فاضل کہ نیابت اعتماد الدولہ مین بیچ حکومت لاہور کے معین ہے بخطاب فاضل خانی
سربلند ہوا بیچ اس منزل کے دولتخانہ ہمایون کو اوپر کناری ایسی ایک تالاب کی کہڑا کیا تہا کہ
نہایت صفائی اور لطافت رکہتا تہا اسیواسطی دوسری دن اس منزل مین مقام رہا آخر ہای روز کو
شکار مرغابی کیطرف توجہ کری یعنی چہوٹا لڑکا مہابت خان کا بہرو نام تہی بیچ اس منزل کے
قلعہ رنتہنبور سی آکر کہ اوسکی جاگیر مین تہا ملازمت حاصل کرکے دو زنجیر ہاتی لایا دونون داخل
فیلخانہ خاصہ مین ہوگئی صفی بیٹا امانت خان کی تئین ساتہہ خطاب خانی اور اضافہ منصب سے

سرفراز کرکی بخشیگری اور واقعہ نویسی صوبہ گجرات کا لیا ستائیسوین تاریخ ساڑھی چار کوس قطع راہ
کرکی محل سایہ پر منزل ہوئی بیچ دن مقام کی ایک قطعہ مرغابی اور تیس تیتر شکار کیے جو لشکر خان کو بسبب
ناسازگاری اوسکی کی خان دوران سے طلب کیا تھا اس منزل مین عابد جان بجای اوسکی اوپر خدمت
بخشیگری اور واقعہ نویسی کی مقرر کیا گیا انیسوین[19] تاریخ کو کوچ ہوا ساڑھی دو کوس چلکر متصل نواح کورکھہ
کے اوپر کنارے دریای چنبل کی واقع ہے منزل کی بسبب خوبی جگہہ اور لطافت آب و ہوا کی تین دن
تک توقف رہا پھر کشتی مین سوار ہوکر کے شکار مرغابی کی واسطی اور سیر اور گشت دریای مذکور کے
کیے بائیسوین[22] تاریخ کوچ کرکی شکار کہیلتی ہوی ساڑھی چار کوس کی اوپر موضع سلطانپور اوجیلہ مین
اوترا ہوا مقام والی دن میران صدر جہان کو پانچہزار روپیہ دیکر اوسکو اوسکی جگہہ کہ جاگیر مقرر تھی
روانہ کیا اور ہزار روپیہ اوشیخ پیر کو مرحمت ہوی پچیسوین[25] تاریخ کو کوچ کرکے ساڑھی تین کوس راہ طی
کرتی ہوی اور شکار کہیلتی ہوی موضع مانپور مین محل نزول ہوا ضابطہ کی واسطی ایک مقام اور
ایک کوچ مقرر رکھا ستائیسوین[27] دن کوچ فرمایا چار کوس اور ایک ربع چلکر شکار کرتی ہوی موضع اودہ
مین منزل کری اس منزل مین دو روز ٹھہرنا پڑا بیچ اسی مہینی دہی کی چار سو سولہ جانورونکا شکار
کہیلا ستانوی تیتر اور ایک سو بانوی قشقلداغ اور ایک سارس اور سات قطعہ کروانک اور ایکسو اٹھارہ[118]
مرغابی اور ایک خرگوش غرہ بہمن موافق بارہوین محرم سنہ ۱۰۲۶ کو بامحل کشتیون مین بیٹھہ کر متوجہ
آگی کی منزل کا ہوا ایک گھڑی دن باقی رہی تھی بیچ حوالی روپاسیرہ مین کہ محل اقامت کا تھا
پہنچی چار کوس اور نیم دہ جریب رستہ قطع کیا اور پانچ تیتر ماری اور بیچ انہین دنون کی ایلچیان فرنگ
متعینان دکن سی خلعت زمستانی پنجگانہ کے ہاتھہ بہیجا گیا اور کہا گیا کہ دس ہزار روپی امرا مذکور سے

شکرانہ خلعت مین لیوی یہ منزل نہایت طراوت بخش تہی تیسری روز کوچ ہوا موافق قاعدہ دوسرے
دن کی کشتی پر سوار ہو کر سوا دو کوس راہ قطع کر کی موضع [illegible] محل نزول اجلال کا ہوا درمیان
راستی کی شکار کرتے ہوی مین آتا تہا کہ ایک تیتر سامنی سی اوٹہا اور جا کر ایک بوتہ مین گر گیا ہر چند اوسکی
تفحص ہوی لیکن اوسکا نشان بہی نہ ملا آخر کار ایک قراول کو حکم دیا کہ وہ تلاش کر کی اوسکو لاوی
اور مین آگی بڑہا اس عرصہ مین ایک تیتر اور اوٹہا اوسکو بہی باز سی پکڑوایا اسی درمیان مین وہ قراول
آیا اور وہ تیتر نظر سی لا گذرانا حکم دیا کہ اسکو لیجا کر خورش باز کا کری اور اوس تیتر کو کہ ہمنی پکڑوایا تہا
چونکہ وہ جوان ہی اوسکو نگاہ رکہا جاوی بر وقت پہنچنی اس حکم کی میر شکار نی اسکو باز کو کہلا دیا تہا
تہوڑی عرصہ مین قراول نی معروض کیے کہ اگر تیتر کو ذبح نکرونگا تو یہ مرجاویگا حکم دیا گیا کہ اگر ایسا ہی تو ذبح
کرین چہ تلوار اوسکی گلی پر رکہی تہوڑی دیر مین تلوار کی نیچی سی نکلکر ہاتہہ مین سی اوڑ گیا پیچہی اسکے
کہ کشتی سی ہمین گہوڑی پر سوار ہوا ایک چڑیا ہوا کی زور سی تیر کے بہال پر کہ میری ایک قراول [illegible]
کے ہاتہہ مین تہا لگ کر مرگئی اس حسرت افزا بات اور نیرنگی زمانہ سی تعجب کیا معنی کہ وہان تو تیتر اجل
رسیدہ خلاص ہوی اور یہان چڑیا اوڑتی ہوئی پہنچہ اجل مین گرفتار ہو جاوی سچ ہی شعر اگر تیغ عالم بجنبد زجای
نبرد رگی تا نخواہد خدای ✤ امراء کابل کو بہی خلعت زمستانی ہاتہہ قراول کے بہیجا گیا بسبب طراوت
اور خوبی ہوا کی اس منزل مین بہی مقام کیا اندنون خبر فوت ہو جانی یاد علی خان کی کابل سے
آئی اوسکی کو ساتہہ مناصب کے سرفراز کیا گیا اور منصب راوت سنگہ کے موافق التماس ابراہیم خان
فیروز جنگ کی پانسو ذات کی اور سوار زیادہ کیا گیا چہبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا ساڑہی چار
کوس درہ سی کہ گہاٹی چاندا مشہور ہے گذر کر موضع [illegible] مین نزول اجلال ہوا نہایت

سبز اور اچھی درخت تر و تازہ نظر مین آئی اس منزل تک کہ انتہا صوبۂ اجمیر کا ہی چوراسی کوس راستہ
قطع ہوا یہ منزل بھی منزلون مین سی خوب ہی نورجہان بیگم نی اس جگہہ ایک قرلتیہ بندوق سی مارا
کہ آجتک ویسا کلان اور خوشرنگ دیکھا نہ گیا تہا فرمایا مینی کہ اوسکو تولین جب وزن کیا تو نوی تولہ
پانچ ماشہ وزن مین اوترا موضع مذکور ابتدای ولایت مالوہ سہی ہی اور مالوہ ولایت دوسری سی ہے
درازی اس صوبہ کی آخیر ولایت کرہ سی ولایت بانسوالہ تک دوسو بیالیس ٢٤٢ کوس ہوتی ہین عرض اسکا پرگنہ
چندیری سی پرگنہ نذربار تک دوسو تیس کوس ہے شرقی اوسکی ولایت ماندہو اور شمالی قلعہ نرور ہے اور جنوبی
ولایت بگلانہ غربی صوبہ گجرات اور اجمیر ہے یہ بہت ولایت پرآب ہی اور خوش ہوا پانچ دریا سوای نہرون
اور ندیون کی اوسمین جاری ہین گوداوری اور بہیما اور کالی سند اور نیرا اور نربدا اور ہوا اوسکی معتدل
ہے زمین اس ولایت کی بہ نسبت طرفون کی کچہ بلند ہی بیچ قصبہ دہار کے کہ چکون مقررہ مالوہ سی ہے
انگور کے پیڑ مین ہر سال دو مرتبہ انگور لگتی ہین اول حوت اور ابتدای اسد مین یعنی جس زمانہ مین کہ
آفتاب حوت مین آتا ہی اور جس زمانہ مین کہ آفتاب اسد مین آتا ہی حوت مین انگور شیرین تر ہوتا ہے
زمیندار اور پیشہ ور بی ہتیار کے نہین رہتی اور چار کرور اور سات لاکہہ دام جمع اس ملک کا ہوتا ہی کار
وقت نو ہزار اور تین سو چند سوار اور چار لاکہہ ستر ہزار تین سو پیادہ مع ایک زنجیر فیل کے اس ولایت سی
نکلتی ہین آٹہوین تاریخ کو پونی چار کوس راہ طی کرکے خیرآباد منزل اور مقام ہوا راستہ مین چودہ
تیتر اور تین کروانک شکار ہوی اور تین کوس شکار کرتی ہوی موضع سندارہ مین پہنچی —
گیارہوین مقام تہا باقی دن سی سوار ہوکر شکار کو گیا نیل گای ماری بارہوین تاریخ کو بعد قطع
کرنے سوا چار کوس کے گانون کچہیاری مین منزل ہوئی انہین دنون مین رانا امر سنگہ نی چند

سبز انجیر بہیجی خوش مزہ تھی یہان تک کہ انجیر ہندوستان کا اوس مزہ کو کم پہنچتا تہا مگر تہوڑی
کہاے کہ زیادہ کہانا نقصان رکہتا ہی چوتہی تاریخ کو کوچ ہوا بونی پانچ کوس راستہ قطع کرکی گانون
بلبلی مین جا اُتری کی ہولی راجہ جا بنانی کہ زمینداروں معتبر اس نواح سی ہی دو ہاتی نذر کی لیے
بہیجی تہی نذر سی گذری پنچ اس منزل کے بہت خربزہ اوس کاریز سی کہ قریب ہرات کی واقع ہی لائی
خان عالم نی بہی پچاس اونٹ بہیجی تہی خلاصہ یہی کہ اتنی بہت پچہلی سالونمین نہین لائی تہی ایک
خوان مین چند قسم کے میوی حاضر لائی خربزہ کاریزی اور خربزہ بدخشانی اور کابلی اور انگور سمرقند
اور بدخشان کی اور سیب سمرقند اور کشمیر اور کابل اور جلال آباد کی اور اناناس کہ عمدہ میوون ملک
فرنگ سی ہی اور درخت اوسکی آگرہ کی باغات مین لگائی گئی ہین اور اسقدر پہلتی ہین کہ ہر سال
چند ہزار ہیچ باغات آگرہ کی کہ متعلق ساتہہ خالصہ شریفہ کی ہی پہل آتا ہی اور کولہ کہ شکل اور قدر مین
خوب چہوٹا نارنج سی ہی مزہ مین مائل بشیرینی اور صوبہ بنگالہ کا خوب ہوتا ہی شکر اس نعمت کا کونسی
زبان سی ادا کیا جاوی والد بزرگوار کو میوون سی بہت رغبت تہی خاصکر ساتہہ خربزہ اور انگور
اور انار کی اونکی زمانہ مین خربزہ کاریز کا اور انار یزد کا کہ معروف اور مشہور عالم ہی اور انگور
سمرقند کا ہندوستان مین کوئی نہین لایا تہا جبکہ یہ میوی نظر مین آتی ہین تاسف آتا ہی
کہ کاش یہ میوی اوس زمانہ مین آتی تا اسکی لذت وہ معلوم کرتی پندرہوین تاریخ کو خبر فوت ہونے
میر علی ولد فریدون خان برلاس کہ ایک امیرزادون اس درگاہ سی تہا سنی سولوین کوچ ہوا
سوا چار کوس چلکر قریب موضع گری کی اوتری راستہ کی درمیان مین قراول خبر لائی کہ ایک
شیر ببر اس نواح مین ہی اوسکی شکار کو متوجہ ہوا ہین اور ایک بندوق مین کار اسکا تمام ہوا

جو کہ دلاوری شیر ببر کی مشہور ہے چاہا مین نے کہ احوال اسکے پیٹ کے اندر کا ملاحظہ کرون جب پیٹ چیروایا
تو ظاہر ہوا کہ پتہ شیر ببر کا اندر جگر کے بخلاف اور دوسرے حیوانون کے کہ پتہ اونکا جگر سے باہر ہوتا ہے دل
مین سوچا کہ دلاوری شیر ببر کی اس سبب سے ہوتی ہوگی اٹھارہوین تاریخ کو بعد قطع کرنے پونے تین کوس
کے موضع اہر مین مقام ہوا انیسوین تاریخ کو کہ مقام تہا شکار کو متوجہ ہوا مین بعد طی کرنے فاصلہ
دو کوس کے ایک جگہہ نظر آئی نہایت صفا اور خوش وضع اور قریب سو درختون انبہ کے اوسمین اوگے ہوے
اسقدر بڑے اور سبز تر کہ اور جگہہ دیکہنے مین ویسے نہین آئے اور اس باغ مین ایک درخت برگد کا نظر پڑا فرمایا
مین نے کہ مساحت کرو بلندی اوسکی زمین سے سر شاخ تک ستر اور چار گز کی دور اوسکی تنہ کا ساڑھے چوالیس گز کا
عرض اوسکا ایکسو ساڑھے پچہتر گز کا ہوا غرابت تمام رکہتا تہا لکہا گیا بیسوین دن کوچ ہوا راستہ مین نیل
گاے بندوق سے مارے اکیسوین دن مقام تہا دن رہے سے شکار کو سوار ہوا بعد وہان سے لوٹنے کے
اعتماد الدولہ کے گہر واسطے جشن خواجہ خضر کہ اوسکو خضری کہتے ہین آیا اور ایک پہر رات گئے تک وہان رہا
کہانا کہا کر دولت سرا مین پہر لوٹا آج کے دن اعتماد الدولہ کو ساتہہ نسبت محرمیت کی نوازکر مقیمان
حرم سرا کو کہہ دیا گیا کہ اوس سے منہ نہ چہپاوین اور پردہ نکرین اس عنایت والا کے ساتہہ اوسکو سرفراز
کیا تاریخ بائیسوین کو کوچ ہوا اور ساڑہے تین کوس چلکر موضع بول کہرے مین پہنچے رستہ کے بیچ مین
دو نیل گاے مارین تئیسوین تیر کو کہ مقام تہا ایک نیل گاے بندوق سے ماری چوبیسوین تاریخ بعد
قطع کرنے پانچ کوس کے قریب قاسم کہڑہ کی منزل ہوئی راستہ مین ایک جانور سفید شکار ہوا قسم خورد پائی
سے ہے کل چار سینگ رکہتا تہا دو سینگ سامنے گوشہ آنکہ کے تہے دو انگشت بلند اور دو سینگ گردن
یعنی گودی کی طرف رکہتا تہا چار انگشت بلند تہے اہل ہند اس جانور کو دو دہاریہ کہتے ہین اور

مشہور ہی کہ نر اوسکا چار سینگ اور مادہ بی سینگ ہوتی ہی اور ایسا ذکر ہوا کہ اس قسم کا ہرن زہرہ
نہین رکہتا ہی شکم اوسکا چیر اگیا پتہ نکلا معلوم ہوا کہ علت تہی یہ بات بچیسوین دن کہ مقام تہا آخر دنکی
شکار کو روانہ ہوا ایک نیل گای مادہ بندوق سی ماری مالجو بہتیجی قلیج خان کو کہ اوسکا منصب ہزاری ذات
اور دو ہزار دو سو سوار کا کیا اور ساتھہ خطاب قلیج خانی کی سرفراز فرماکر صوبہ بنگالہ پر تعین کیا چہبیسوین تاریخ کو
کوچ ہوا سواچار کوس مساحت طی کرکی دہ قاضیان پر کہ نواح اوجین مین ہی منزل کی اس منزل مین
انہونکو پہول بہت آرہا تہا خیمہ اوپر کنارہ پانی کی کہڑا کیا گیا پہاڑ ولد غزنین خان اس منزل مین
سیاست کو پہنچا اس بی سعادت کو بعد مرنی اوسکی باپ کی نوازکر قلعہ اور ولایت جالور کہ جگہہ اور مقام آبا
و اجداد اوسکی کا تہا مرحمت کیا تہا جو کہ کم عمر نادان اور اوسکی بعضی برائیون سی مانع ہوتی تہی وہ روسیاہ
کم بخت چند نوکر لیکر رات کو گہر مین آیا اور اپنی حقیقی ماکو مار ڈالا یہ خبر میری پاس آئی حکم دیا کہ اوسکو
حاضر کرو بعد تحقیق اور تصدیق کی قصاص کیا گیا اس منزل مین ایک درخت نظر پڑا کہ اندام وضع نئی
طرح کی رکہتا تہا جڑہ سی ایک تنہ اور چہہ گز سیدہا جاکر دو شاخ ہوگیا تہا ایک شاخ دس گز کی اور دوسری
شاخ نو گز کی اور فاصلہ دونون شاخون کا ساڑہی چار گز کا زمین سی اوپر تک کہ جہان سی تنی نکلتی
ہین ایک طرف کی طرف سی سولہ گز اور ایک شاخ کیطرف سی ساڑہی پندرہ گز اور جس جگہہ سی کہ شاخ اور تنی
سبز ہوی تہی درخت کی چوٹی تک ڈہائی گز اور گرد اوسکا ڈہائی گز اور ایکپاؤ فرمایا کہ چبوترہ تین گز کا
بلند گرد اوسکی تیار کرین بہت سیدہا اور موزون تہا مصورونکو کہا کہ مجلس جہانگیر نامہ مین اوسکی
تصویر بناؤ ستائیسوین تاریخ کوچ ہوا سوا دو کوس چلی اور موضع ہندوال مین جاکر ٹہیرے
درمیان راہ کی ایک نیل گای شکار کیے اٹہائیسوین تاریخ دو کوس راستہ قطع کرکی کالیادہ

مین منزل کی کالیادہ مین عمارتین بنائی ہوئی ہین ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن
سلطان محمود خلجی کی کہ حاکم مالوہ کا تہا اور بیچ ایام حکومت اپنی کی نواح اوجین مین کہ شہر
مشہور اور معروف صوبہ مالوہ سی ہی بنوائین کہتی ہین گرمی مزاج مین اوسکی غالب ہوگئی تہی
چنانچہ پانی مین بسر اوقات کرتا تہا یہ مکان دریا مین بنا کر نہرین اوسکی پانی کی ہر درجہ مکان
مین دوڑائین ہین اور چہوٹی بڑی حوض لائق ہر مقام کے تیار کری ہین بہت دلنشین اور
فرحت افزا مقام ہی مشہور مکانون سی ہندوستان کی اور پہلی اس سے کہ مین وہان اوترون عمارتونکو
مینی حکم دیا کہ وہان جا کر اون مکانون کو صفا کرین بہترین روز گار مین اوسی مقام دلکش
مین راہ شجاعت خان نی اپنی جاگیر سی آکر وہین ملازمت کی اوجین قدیم شہر ولایتی ہی اور
ہنود کی پرستش گاہ ہونی جو مشہور ہین ایک یہ شہر ہی اور راجہ بکرماجیت کہ جسنی رصد افلاک اور
ستارون کی ہندوستان مین بنائی ہین اس ملک کا حاکم تہا اب تک کہ مدت ایکہزار چہہ سو
بچہتر برس کے ہوئی وہ رصد موجود اور ہندوستانی منجم اوسی رصد سی احکام نکالتی ہین یہہ
شہر دریای سپرا کی کنارے پر آبادی ہی اور ہندونکا یہ اعتقاد ہی کہ برس مین ایکبار اس دریا کا پانی
دودہ ہو جاتا ہی میری والد کے وقت مین جب شیخ ابو الفضل کو واسطی درستی حالات میری بہائی
شاہ مراد کی دکن کو بہیجا تہا تو اوسنی یہانسی عرضی لکہی تہی کہ بہت ہندو مسلمانون نی گواہی
دی ہی کہ میری آنی سی چند روز پہلی ایک رات اسکا پانی دودہ ہو گیا تہا یہانتک کہ جن لوگون
نی اوس رات پانی اوسکا برتنون مین بہر لیا تہا فجر وہ برتن اونکی بہری ہوی دودہ سی
تہی چونکہ یہ بات مشہور عام تہی اسواسطی مینی حضور کو اوس سی مطلع کیا لیکن میری عقل

شہر اوجین

ہرگز قبول نہین کرتی کہ یہ بات سچ ہو واللہ اعلم بالصواب اور دوسری تاریخ اسفندار کی منزل
کالیادہ سے کشتی پر سوار ہوکر متوجہ اگلی منزل کا ہوا مین نے سنا تہا یعنی کہ ایک سناسی صاحب ریاضت
جدروپ نام بہت برسونسے اوجین کی پاس جنگل مین عبادت کرتا ہے مجکو اوسکی دیکہنے کی کمال
آرزو تہی آگرہ مین یہی چاہتا تہا کہ اوسکو بلاکر دیکہون لیکن اوسکی ناراضگی کی خیال سے یہین بلوایا
جب مین اوس شہر کے قریب پہنچا کشتی سے اوتر کر پاؤ کوس تک پیادہ اوسکی ملاقات کو چلا اوسنے
اپنی رہنے کو ایک ٹیلہ مین سوراخ کیا تہا کہ اوسکی اندر رہا کرتا تہا اور راہ اوسکی اسقدر تنگ تہی کہ دبلا
آدمی بہزار مشقت اوسمین جا سکی وہ تنہا اوسمین رہا کرتا تہا کچہ فرش اور چٹائی اوسکی پاس نہ تہی
اور کمال سردی مین سوا اوسی لنگوٹی کے کچہ نہین اوڑہتا تہا اور آگ بہی نہین جلاتا گو اوسکی حقمین
یہ قول مولانا روم علیہ الرحمہ کا صادق ہے ع پوشش ما روز تاب آفتاب ٭ شب نہالی و لحاف
از آفتاب ٭ اور اوس پانی مین جو اوسکی غار کی قریب ہے اوسمین ہر روز دو بار جاکر نہاتا ہے
اور ایکبار ہر روز شہر اوجین مین آتا ہے اور تین گہروں سے منجملہ اون سات گہرون برہمنون کے
کہ وہ اوسکی معتقد اور مرید ہین اور عیالدار پانچ لقمے کہانی کے لئے کہ جو کچہ وہ اپنی کہانی کو پکاتی
ہین مانگ کر اور ہتیلی پر رکہکر بے چابی نگل جاتا ہے تا لذت اوسکی نہ معلوم ہو اور وہ بہی اس شرط
سے کہ اون گہرونمین اوس دن کوئی مصیبت یا ولادت یا حائضہ عورت نہو اور ہمیشہ اوسکی طرح
زندگانی کا یہی ہے اور کسی سے نہین ملتا لیکن لوگ بسبب اوسکی شہرت کے اوسکو دیکہنے جاتی
ہین البتہ وہ شخص خالی عقل سے نہین علم بیدانت کہ ہنود کی نزدیک علم تصوف ہے خوب جانتا ہے
چہ گہڑی تک میری اوسکی ملاقات رہی اچہی باتین وہ کرتا رہا کہ اوسکی باتون کا میرے دلمین

اثر ہوا اور میری ملنی سی وہ بھی خوش ہوا جسوقت میری والد قلعہ آسیر اور ملک خاندیس کو فتح کر کے
آگرہ جاتی تہی اسی جگہہ اس سی ملی تہی اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتی تہی دانایان ہند نی ایام زندگانی
قوم برہمن کو کہ سب ہندوئون مین بہتری ہی چار قسم کیا ہی اون چارون قسمونکو چار آسرم کہتی ہین برہمن کی
گہر مین جب لڑکا پیدا ہوتا ہی تو سات برس تک کہ عہد طفولیت ہی اوسکو برہمن نہین کہتی اور کسی
طرحکی اوسپر تکلیف نہین پہر آٹہوین سال محفل آراستہ کرکے برہمنونکو جمع کرتی ہین اور ایک سی منج کو
کہ اوسکو مونجی کہتی ہین بٹ کر سوا دو گز کی اوسپر کچہہ دعائین اور منتر پڑہکر دم کرتی ہین اور تین گرہین
لگاتی ہین اپنی بیٹوں اونکا نام لیکر پہر اوس لڑکی کی کمر مین باندہ دیتی ہین اور ایک زنار کچی سوت
کے بٹا کر بدہی کیطرح اوسکی سیدہی کاندہی مین لٹکاتی ہین اور ایک لکڑی گز سی کچہہ بڑہی اور ایک
لوٹا پیتل کا پانی پینی کو اوسی دیکر بڑہی برہمن کی پاس علم سیکہنی کو سپرد کر دیتی ہین کہ بارہ سال
اوسکی پاس پڑہی اور بید سیکہی اور انکی نزدیک بید علم الٰہی ہی پہر اوس روز سی اوسکو برہمن کہتی ہین
اور اس مدت تک شرط ہی کہ وہ بدنکی آرام کی طرف مشغول نہو دو پہر دنکو اور برہمنون کی گہر سی
فقیرونکی طرح مانگ لاوی اور اوستاد کی پاس لا کر اوسکی اجازت سی کہاوی اور لباس مین سوا ایک دہوتی
اور ایک چادر کے اور کچہہ پاس نرکہی اس حالکو برہمن چرج کہتی ہین یعنی مشغولی کی ساتہہ کتاب الٰہی کے
اور بعد اس مدت کی اوستاد اور باپ کی اجازت سی شادی کرتا ہی اب اوسکو درست ہی کہ ہر طرحکی
لذت سی بدن کو آرام دی یہانتک کہ اوسکی بیٹا پیدا ہوا اور عمر سولہ سال کی ہو اور اگر اوسکی بیٹا نہو تو
اڑتالیس سال تک اوسکو لباس تعلق مین رہنی کی اجازت ہی اور اس مدت کو گرہست کہتی ہین یعنی
صاحب گہر کا پہر جب اوسکی بیٹا ہو یا اس مدت کو پہنچی تو پہر سب اپنی بیگانون اور دوست

آشناؤن سی جدا ہوکر اسباب عیش و عشرت کو ترک کرے اور تنہائی اور جنگل مین عبادت مین
مشغول ہو اور اس حال کو مان پرست کہتے ہین یعنی جنگل کا رہنا اور ہندؤنکی نزدیک مقرر ہے
کہ جو کوئی نیک کام دنیادار سے بی شرکت عورت کی نہین ہوتا اور ایسی نیک کام اوسکو عبادت
در پیش ہے تو عورت کو جنگل مین ہمراہ لیجاوے اور اگر حاملہ ہو تو نہ لیجاوے جبتک کہ وہ جنے اور
لڑکا پانچ برس کا ہو تب لڑکیکو بڑے بہائی پاس اور قریب کی سپرد کرکے اپنی کام مین مشغول ہو اور
یون ہی عورت کو اگر حائضہ ہو تو پاک ہونے تک ہمراہ نہ لیجاوے اور پہر اس مدت تک جماع نکرے اور
رات کو کپڑا اپنی بچہونے کی مقام پر رکہکر سویا کرے اور وہ بارہ برس تک اسیطرح رہے اور جنگلی
پتی خودرو کہایا کرے اور زنار پہنی رہے اور آگ پوجا کرے اور خط اور سر اور ناخن نہ بنوائے جب
بارہ برس اسطرح کاٹے تو پہر اپنی گہر کو آوے اور عورت کو نزدیک لڑکی بالون اور باقی قریبون کے
چہوڑکر کسی مرشد کامل کی پاس جاوے اور اپنی بال اور زنار وغیرہ اوسکی آگی سب آگ مین ڈالے
اور کہیں نہیں اپنا سب تعلق یہان تک کہ ریاضت اور عبادت اور خواہش دل سب چہوڑ دیا پہر مراقبہ
حق مین مشغول ہو اور موجود حقیقی کسی چیز کو سوا خدا کی نہ جانے اور علم بیدانت کی باتین کیا کرے
حاصل اوسکا بابا فغانی نے اس شعر مین خوب کہا شعر یک چراغ ست درین خانہ کہ از پرتو آن
ہر طرف می نگرم انجمنی ساختہ اند؛ اور اس حالکو سرب بیاس کہتے ہین یعنی سبکی ترک اور
اوس شخص کو سرب بیاسی کہتے ہین غرضکہ پہر مین بعد ملاقات جدروپ کی ہاتی پر سوار ہوکر
اوجین کے اندر سی نکلا اور ساڑہے تین ہزار روپیہ دہنے بائین فقرا پر پہینکے اور سوا کوس جاکر
موضع داؤد کہیڑہ مین کہ لشکرگاہ تہا اوترا پہر تیسرے روز کہ وہان مقام تہا جدروپ سے ملنے گیا

اور چھہ گھڑی تک اوس سے باتین کین اوسدن بھی خوب باتین رہین قریب شام کی اپنی دولتخانہ
مین آیا چوتھی روز سوا تین کوس کوچ کرکے قریب موضع جراو کی باغ آرائینہ مین مقام کیا یہہ
منزل بھی بہت خوب جگہہ سبزہ زار ہی چھٹی کو پھر کوچ کیا اور پونی پانچ کوس چلکر دیبالپور پھریہ کے
تالاب کی کنارے اوترا اوس جگہہ کے خوبی کی سبب سے چار دن تک وہین مقام کیا اور ہمیشہ شام کو تالاب
مین کشتی پر سوار ہوکر مرغابیونکا شکار کیا یہان لوگ واسطی میری انگور فخری احمدنگر سی لای تھی
اگرچہ کابل کے انگور فخری کی برابر بڑا نہین ہوتا مگر خوبی مین اوس سے کم نہین اور منصب میر جمال الدین
الزمان پسر میرزا شاہرخ کا بابا خرم کی سفارش سے ڈیڑہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا پھر
گیارہوین کو کوچ کیا اور سوا تین کوس جاکر حوالی پرگنہ دولت آباد مین اوترا بارہوین کو مقام
کرکے شکار کو گیا اوس پرگنہ کی موضع شیخ پور مین ایک بڑا درخت بڑکا دیکہا کہ دورہ اوسکی
تنہ کا ساڑہی اٹھارہ گز کا تہا اور درازی جڑسی سر شاخ تک ایک سو اٹھائیس گز کا اوسمین سے
بہت شاخین اور ڈارہین اوگی ہین اور ایک شاخ ہاتی کی دانتونکی صورت لنبی چالیس گز کی ہی
جب میری والد مرحوم یہان آئی تہی تو اس شاخ پر زمین سے ساڑہی تین گز اوپر اپنی پنجہ کا
نشان کہدوا دیا ہی میں نے بہی اوسکی برابر کے شاخ پر ساڑہے گز اوپر حکم کیا کہ میرا پنجہ کہدوا وین
اور اس خیال سے کہ بعد چند مدت کی گہس نجاوی دونو پنجونکا نقش سنگ مرمر پر کہدا کر اوس
درخت کے تنہ مین رکہوایا ہی اور اوس درخت کی چارون طرف ایک عمدہ چبوترہ بنوایا اور
جو ایام شہزادگی مین میر ضیاء الدین قزوینی سے کہ سادات سیفی سے ہے اور اب مشہور ساتہہ خطاب
مصطفی خان کی وعدہ کیا تہا کہ پرگنہ مالدہ جو مشہور پرگنون سے بنگالی کی ہی بطریق جاگیر

تجلو اور تیری اولاد کو دونگا تو اس منزل مین ملینی اپنا وہ وعدہ وفا کیا تیر۳ہوین کو کوچ کر کے
شکار کو مع بیگمات اور چند مصاحب اور خدمتگارون کی لشکر سے جدا ہوکر موضع حاصلپور کے
طرف چلا اور لشکر بالچہ مین اوترا لیکن ملینی موضع سانگور مین مقام کیا وہان کی کیا خوبی لکہون
کر انبہ کے درخت بہت اور تمام زمین سبزہ زار ہی تین دن تک وہین مقیم رہا اور اوس موضع کو
کیشو مارو سے لیکے کمال خان قراول کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ بعد آج سے اس جگہہ کو کمال پور کہا کرین
اسی منزل مین تبلوات واقع ہوئی بہت جوگی جمع ہوئی لوازمات اوس رات کی بجا لائی گئی اور
اوس قوم کے داناؤن سی مجلس رہی پہر دن کو تین نیل گاؤ ماری اور خبر وفات راجہ مان کی وہین پہنچی
اوسکو ملینی سردار لشکر کر کے قلعہ کانگڑہ پر بہیجا تہا جاتی وقت لاہور مین جب پہنچا تو سنا کہ سنگرام کہ ایک
راجہ کوہستان پنجاب سے ہی اوسکی ملک مین آیا اور اوسکی کچہ ملک پر قابض اور متصرف ہوا ہے تو اوسکا
دفع کرنا مناسب تر سمجہ کر اوسکی لڑائی کو چلا سنگرام مین کہ اوسی لڑائی کی طاقت نہ تہی اوسکا آنا سنکر
وہ ملک لیا ہوا چہوڑ دیا اور محکم پہاڑون اور جہاڑیون مین چلا گیا لیکن راجہ مان اوسکی تعاقب مین
اوسی سخت جگہہ گیا اور کمال غصہ او غرور مین نظر پس و پیش پر نکی اور تہوڑی جماعت سے اوسپر گرا
سنگرام نی جب اگی جگہہ بہاگنی کے نہ دیکہی اور اوسکی لشکر کو کم پایا تو مقتضای اس شعر کی ؎ وقت
ضرورت چو نماند گریز ؎ دست بگیرد سر شمشیر تیز ؎ اوسی لڑائی مین لوٹ پڑا تقدیر الہی سے ایک تیر
راجہ مان کی لگا کہ وہ اوسی سے مر گیا اور اوسکی فوج کو شکست ہوئی بہت آدمی مارے گئی اور زخمی
خراب اسباب چہوڑکر لوٹ آئی پہ سترہوین کو سالکپور سی کوچ کر کے بعد قطع تین کوس راہ کی موضع
حاصلپور مین پہنچا اور راہ مین ایک نیل گاؤ شکار کیا موضع مذکور مالوہ کی مشہور مقامون میں سے

بہی انگور اور انبہ یہان بہت ہوتا ہی اور ہر طرف پانی بہتا ہی جب مین وہان گیا تو بر خلاف
موسم ولایت کی وہان انگورونکی کثرت تہی اور خشخاش کی کہیت بہار پر تہی تین روز تک اوسی عمدہ
موضع مین مقام کیا اور تین نیل گاؤ ماری الیسوین کو دو کوچ کرکے لشکر سی جاملا بالیسوین کو ایک
کوچ کرکے قلعہ مانڈو کی تلی تالاب پر مقام کیا اور قراولون نی خبر دی کہ ہمنی ایک شیر تین کوس کی پر کہاتی
ہر چند مین پنجشنبہ اور یکشنبہ کو شکار نہین کرتا لیکن خیال کیا کہ یہ موذی جانور ہے جب تلک اسکو ماری
اسواسطی اوسیدن اودہر گیا شیر کو دیکہا میںنی کہ ایک درخت کی سایہ مین بیٹہا ہے اور کچہ مونہ اوسکا
کہلا ہوا ہے میںنی اوسکی مونہ کی اندر بندوق کو جوڑ کر آگ دی تقدیر سی گولی حلق مین لگ کر مغز پر
جا نکلی اور اوسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لوگون نی جب اوسکی بدن پر کہین زخم گولی کا
نہ دیکہا تو کمال حیران ہوی میںنی کہا اسکا مونہ کہولو تو سبکو ظاہر ہوا کہ گولی حلق مین لگی ہی اور
میرزا رستم نی وہان ایک بہیڑیا مارا میںنی اوسکا شکم چاک کرایا کہ ملاحظہ کرون اسکا پتہ بہی شیر کیطرح
جگر کے اندر ہوتا ہی یا اور جانورون کی طرح باہر جگر کے لیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کیطرح اسکا پتا
بہی جگر کی اندر ہے پہر دو شنبہ کو تینتیسوین تاریخ پہر دن چڑہی مبارک ساعت مین ہاتی پر سوار
ہو کر قلعہ مانڈو کی اندر گیا راہ مین ڈیڑہ ہزار روپی تصدق کیی اور قلعہ کے اندر میری واسطی جو مکان
آراستہ کیا تہا او مین اوترا اجمیر سی مانڈو تک کہ ایک سو اونسٹہ کوس ہے مین چار مہینی دو دن مین
چہیالیس کوچ کرکے پہنچا اور اٹہتر مقام راہ مین کیی اور منزلونمین دلکش و عمدہ مقام دیکہکر اوترا
کرتا تہا اور کہین میر اشکار خالی نہین گیا تمام راہ ہاتی اور گہوڑی پر سیر و شکار کرتی ہوی گیا
کسیطرح راہ مین نہ تہکا گویا غونمین سیر کرتا پہرتا ہون اس راہ کی شکار ونمین آصف خان اور

میرزا رستم اور میر میران اور رای انیرای اور ہدایت اللہ اور راجہ سارنگدیو اور سید کاسوا اور خواص
خان ہمیشہ میری رکاب مین ساتہہ رہی مینی اول اسی کی ادہر کوچ کرون عبد الکریم معموری کو واسطے
تعمیر عمارات حکام سابق کی قلعہ ماندو مین بہیجا تہا اوسنی یہان آکر ہنوز مین اجمیر مین تہا کم مدت مین
اگلی مکانون کی خوب مرمت کی اور بعضی مکانات نئی بنائی غرض کہ اون سبکو ایسا ایک عمدہ مکان
کر دیا کہ کہین اور ایسا لطیف مقام نہوگا کل مرمت اور تعمیر مین تین لاکہہ روپیہ ولایت کی دو ہزار تومان
ہوئی صرف مین آئی ایسی عمارت کاش کسی بڑی شہر مین کہ میری تختگاہ ہو لائق تہی یہ قلعہ پہاڑ
پر بنا ہی دورہ اوسکا دس کوس کا ہی برسات مین کوئی جگہہ اس قلعہ کے برابر عمدہ اور خوش نہین اور
بہادون مین یہان اسقدر سردی ہوتی ہی کہ بی لحاف شب کو نہین سویا جاتا اور دن کو پنکہی کے حاجت نہین
مشہور ہے کہ راجہ بکرماجیت سی پہلی ایک راجہ تہا جیسنگہ دیو نام اوسکی وقت مین ایک شخص گہانس لانی کو
جنگل مین آیا تہا گہانس کاٹتی مین اوسکی درانتی سونی کی ہوگئی اوسنی درانتی متغیر دیکہکر مادن نام
ایک لوہار کے پاس درست کرانی کو لایا لوہار نی پہچانا کہ یہ سونی کی ہوگئی ہے اوسنی پہلی سی سنا تہا کہ اس
جنگل مین سنگ پارس ہوتا ہے کہ اوسکی چہو جانی سی لوہا سونا ہو جاتا ہے اوسیوقت لوہار اوس گہانس
والی کو ہمراہ لیکر گہانس کاٹنی کی جگہہ لایا اور تحقیق کرکی وہ پتہر پایا اور اوسوقت کی راجہ کو وہ پتہر
نذر کیا راجہ نی اوس پتہر سی بہت سونا بنا کر یہ قلعہ اور مکانات بنوائی اور بارہ برس مین بسبب
عمارت تمام ہوئی اور حسب خواہش اوس لوہار کے اکثر پتہر بصورت سندان ترشوا کر دیوار قلعہ مین جڑوادئی
پہر اوس راجہ نی اپنی آخر عمر مین دل دنیا سی اوٹہا کر دریای نربدا کی کنارہی کہ عبادت خانہ مقرر
ہنود کا ہے ایک مجلس آراستہ کی اور برہمنونکو جمع کرکے ہر ایک کو نقد و جنس بہرابانی عنایت کی

جب نوبت ایک برہمن کی کہ راجہ کا قدیمی تہا آئی تو وہ سنگ پارس اوسکو دیا برہمن نی اوسکو نہ پہچانا
اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ نی غیرونکو یہ کچہہ دیا اور مجہی قدیمی رفیق کو الگ بلاکر ہاتہہ مین ایک پتہر دیا سے
غصہ سے دریا مین پہینک دیا جب معلوم ہوا کہ یہ سنگ پارس تہا تو افسوس کیا اور بہت چند ڈہونڈہا
نہ پایا اگرچہ یہ بات کتابی نہین لوگون کی زبانی سنی ہی لیکن میرا دل ہرگز اسکو قبول نہین کرتا ماندو
ایک سرکار ہے صوبہ مالوہ کی مقرر سرکارون سی ایک کرور اوتالیس دام یہانکی جمع ہی اور یہ قلعہ
مدتون تخت گاہ یہان کی بادشاہون کی رہا ہی عمارت اور نشانیان اونکی اسمین موجود ہین
گراونہین اب تک نقصان نہین ہوا ہی چوبیسوین ۲۴ ذیقعدہ کو واسطی سیر عمارات سلاطین سابق کی سوار
ہوا پہلی مسجد جامع مین کہ سلطان ہوشنگ غوری کی بنائی ہوئی ہی آیا مین ایک عمارت عالی دیکہی
تمام تراشیدہ پتہر سی بنوائی ہی اور باوجودیکہ ایک سو اسی سال اوسکو بنی ہوی گذری لیکن ایسی
معلوم ہوتی ہی کہ گویا آج بنی ہی پہر سلاطین خلجیہ کے مقبرون مین گیا وہان قبر سیاہ نزل نصیر الدین ابن
سلطان غیاث الدین کی بہی تہی مشہور ہی کہ اوس بدبخت نی دو بار اپنی باپ کی ہاتہ سکو زہر دیا
اور وہ دونو بار زہر مہرہ کی استعمال سی بعنایت الہی بچگیا تیسری بار شربت کی پیالہ مین خونناک زہر
ڈالکر اپنی ہاتہہ سی باپ کو دیا کہ اسکو نوش کریجیی باپ نی جو اوسکو اسکام کی دری دیکہا تو پہلی زہر مہرہ
اپنی بازو سی کہولکر بیٹی کی آگی ڈال دیا و بعجز و انکسار پروردگار سی عرض کیے کہ الہی اب عمر میری اسی
برس کو پہنچی آجتک تیری عنایت سی بخوشی و خورمی گذری کہ یہ عیش کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا
اب کہ اخیر وقت ہی امیدوار ہون کہ نصیر کو میری خون مین نہ پکڑی اور میری اس موت کو
اجل مقدر مین حساب کرکے اسی اسکا مواخذہ نفرماوی یہ باتین کہکر وہ شربت زہر ملا

مقبرہ سلطان نصیر الدین خلجی

اوٹھایا اور جان جان آفرین کی سپرد کی جب اوسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو آٹھ اور چالیس
برس کا تھا مصاحبون سے کہنے لگا کہ مین اپنے باپ کی روبرو تیس برس تک دشمنون سے لڑا ہون اور ہر طرف
فوج کشی کیے ہین اب ارادہ میرا ملک گیری کا نہین چاہتا ہون کہ باقی عمر عیش و عشرت سے بسر کرون
مشہور ہی کہ پھر اوسنے پندرہ ہزار عورتین اپنے محل مین جمع کین اور ایک شہر عورتونکا بسایا کہ اوسمین
مرد نہ تھے عوض تمام پیشہ ورون اور حاکم اور قاضی کی بھی عورتین تھین ہر طرح دکاندار اور منتظم شہر کے
انہین عورتونکو کیا اور جہان کوئی عورت حسین سنتا ہر حیلہ اوسکو ہاتھ مین لاتا طرح طرح کے
کاریگریان اور علم و ہنر عورتون کو سکھائے اور شکار کا بھی اوسکو کمال شوق تھا ایک رمنہ بنا کر
اوسمین ہر طرح کی جانور چھڑوائے جب دل ہوتا عورتون کی ساتھ اوسمین شکار کھیلتا بعد سلطنت بتیس
برس تک کہ زندہ رہا انہین باتون مین مشغول رہا کسی طرف لشکر کشی نکی اور فراغت اور عیش سے
عمر گذری اور اسیطرح اور کسی نے بھی اوسکی ملک پر چڑھائی نکی کہتے ہین کہ جب شیر خان افغان
اپنی حکومت ایام مین اوسکی قبر پر آیا تو نصیر الدین کی قبر پر بجہت اوسکی اس فعل شنیع کی ہمراہیون
سے کہا کہ لکڑیان مارین مین بھی جب وہان گیا تو اوسکی قبر پر چند لاتین میتی مارین اور
ہمراہیون سے کہا کہ تم سب بھی اسیطرح لگد کاری کرو اور جو اتنی بھی دل تسلی نہوا تو چاہا
کہ اوسکی قبر کھدوا کر جو کچھ لاش سے باقی ہے اوسکو آگ مین جلوا دون لیکن پھر خیال آیا کہ آگ
اللہ تعالی کا نور ہے بہتر یہ ہی کہ اوس ناپاک کی اجزا بدلنے نہ لگی اور یہ بھی دل مین گذرا کہ مبادا
اس میری جلوانی سے کچھ اوسکا عذاب کم ہو جاوے اسواسطے حکم کیا کہ قبر اوکھیڑ کر اوسکی اجزا
نربدا مین ڈالدین زندگی مین بباعث کمال حرارت کی ہمیشہ پانی مین رہا کرتا تھا مشہور ہے

کہ ایک بار مستی مین کالیادہ نی کسی حوض مین کود پڑا وہ بہت گہرا تہا خدمتگارون نی بہزار
مشقت اوسکی سر کی بال پکڑ کر باہر کہینچا جب اوسکو ہوش ہوا اور اپنا نکلنا اسطرح سنا کہ میری بال
پکڑ کے کہینچا ہی تو بہت غصہ ہوا اور ہاتہ اون خدمتگارونکی کٹوالی پہر دوسری بار کہ کثرت نشہ سے
اوسمین گرا تو کسی نی مارے خوف کی اوسکی نکالنی کی جرات نکی یہانتک کہ غوطی کہا کر اوسی مین مر گیا
بحسب اتفاق بعد گذرنی ایک سو دس برس کے اوسکی موت سی یہ مقدمہ واقع ہوا کہ گلا ہوا بدن
اوسکا پہر پانی مین پڑا چہبیسوین تاریخ یعنی عبدالکریم کو جلدو مین درستی عمارت ماندو کی کہ بہی
کوشش سے جلد اور عمدہ انجام دیا تہا منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ
کے سرفراز کیا اور معمور خان کی خطاب سے سربلندی دی اور اوسی دن کہ رایات اقبال میری
قلعہ ماندو مین داخل ہوی فرزند اقبال سلطان خرم مع لشکر ظفر پیکر اپنی کی شہر برہانپور
مین کہ تخت گاہ ملک خاندیس کے ہی داخل ہوا بعد چند دنون کی عرضین افضل خان اور
راجون کی کہ اجمیر سے جاتی وقت فرزند مذکور نے اونکو ہمراہ ایلچی عادلخان کی رخصت کیا تہا
آئین اونمین لکہا تہا کہ جب خبر ہماری آنی کی عادلخان نی سنی تو سات کوس تک واسطی استقبال
فرمان شہزادی کی آیا اور لوازم تسلیم اور سجدہ اور آداب معمولی درگاہ کی سب پوری ادا کیی
اور وقت ملاقات کمال دولتخواہی ظاہر کر کے اس بات کی ذمہ داری کیے کہ جو ملک ہاتہ سی ملازمان
شاہی کی نکل گیا ہی مین اوس سبکو عنبر تیرہ بخت سی چہین کر بندگان بادشاہی کی سپرد
کرونگا اور اقرار کیا کہ پیشکش لائق ہمراہ ایلچیون کی بکثرت تمام درگاہ شاہی مین بہیجونگا پہر یہ کہکر
ایلچیونکو کمال عزت سی اون مکانون مین کہ اونکی واسطی آراستہ کیی تہی اوتروایا اور اسی روز

اپنا وکیل عنبر کے پاس بھیجکر جو کچھہ اوسکو سمجھانا تھا کہلا بھیجا اجمیر سے روز دوشنبہ تیئیسویں ماہ
مذکور تک کہ اسکو عرصہ چار مہینے کا گذرتا ہے دو شیر اور ستائیس نیل گاؤ اور چھ چیتل اور ساٹھہ ہرن
اور تیئیس خرگوش اور لومڑی اور دو سو مرغابی اور باقی جانور شکار ہوے تھے اوس رات کہ ذکر اس شکار
کا ہوا چونکہ مجکو اسطرف کمال رغبت ہے اسواسطے مینے اپنے پاس والون سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے
کہ مین اپنا سب شکار جو سن شعور سے آجتک کیا ہے معلوم کرون واقعہ نویسون اور شکرون اور قراولون
اسبات کو تحقیق کرکے ہر طرح کے جانورون کو مجسے علحدہ علحدہ عرض کرو اونہون نے یہ بات بخوبی دریافت کرکے
مجسے عرض کے کہ بارہ برس کے عمر سے لغایت سنہ نو سے اٹھاسی ہجری تک کہ گیارہوان سال میرے جلوس
ہمایون کا ہے اور عمر پچاس برس کی ہے سنین قمریہ کے حساب سے کل شکار اٹھائیس ہزار پانسو بتیس ہوے
ہین اونمین سے سترہ ہزار اور ایکسو سرسٹھہ جانور تھے خود میرے ہاتھہ کے کہ بندوق وغیرہ سے خود مینے
اسطرح شکار کیے ہین چرندہ جانور تین ہزار دو سو تین اور چھیاسی شیر بچہ اور چیتا اور لومڑی
اور اودبلاو اور جرخ اور نو سو نیل گاؤ اور آٹھہ سو ننانوے راس مہا کہ قسم بارہ سنگے کی ہے بزرگے
مین نیل گاؤ کے برابر پینتیس ہرن نر و مادہ اور چکارہ اور چیتل اور بزکوہی وغیرہ ایکہزار چھہ سو
ستر راس مینڈہے اور سرخہ ہرن دو سو پندرہ بھیڑی جو نشہہ ارنے بہینسے چھتیس سور نوے راس رنگ
کہ قسم ہرن سے ہے اور چھبیس جنگلی مینڈہے بائیس ارغلی تیس راس گورخر چھہ راس خرگوش تئیس راس
اور جانور پرندہ اونمین سے تیرہ ہزار نو سو چونسٹھہ کبوتر دس ہزار تین سو اٹھتالیس لگڑ اور جگڑ تین عقاب
دو قیلواج تئیس قطع چغد اونتالیس قوطان بارہ قطعہ موش خور پانچ قطعہ کنجشک اکتالیس
قطعہ فاختہ پچیس قطعہ بوم تیس قطعہ مرغابی اور قاز اور کرونک وغیرہ ڈیڑھ سو زاغ تین ہزار دو سو چھہ اور

دریائی جانورون مین سے مگر مچھ کہ جسکو فارسی مین نہنگ اونکا ہندی مین کہتی ہین دس عدد شکار مین آئے

بارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے ۞

بارھوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ ایکہزار چھبیس ۲۶ ہجری مین دوشنبہ کی دن ایک گھڑی دن
چڑھی آفتاب نی برج حوت سے اپنی عشرت سرای حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی گذر فرمایا مینی
اوس ساعت سعید مین تخت دولت پر جلوس کیا اور بدستور سابق دیوانخانہ عام و خاص کو آراستہ
عمدہ فرش اور شامیانون سے کرایا فرزند خرم مع اپنی ہمراہی امراکی حاضر نہ تھی لیکن عمدہ
مجلس مرتب ہوئی کہ بیان سے باہر ہے پیشکش سہ شنبہ کی اسد خان کو مرحمت کی مینی اور غرہ فروردین
کو عرضداشت شاہ خرم کی آئی مضمون اوسکا یہ تہا کہ بدستور جشن نوروزی ہوا لیکن جو سفر
درپیش ہے اسواسطے عرض کرتا ہون کہ پیشکش تمام سالکی بندگان مخلص سے معاف ہو جاوین مین
اس بات سے کمال خوش ہوا اور اپنی فرزند سے بہت خوش ہو کر اوسکی ترقی درجے کے پروردگار
دعا کی اور حکم کیا کہ اس نوروز مین کوئی پیشکش نکری اور واسطے دور کرنی نام و نشان تمباکو
کے مینی حکم دیا تہا کہ کوئی ممالک محروسہ مین حقہ نپیا کری اور میری بہائی شاہ عباس نے بھی اوسکی
نقصان پر نظر کر کی تمام ملک ایران مین اوسکی پینی کو ممانعت کی تھی یادگار علی سلطان
ایلچی شاہ ایران نی یہ حال اسکا شاہ عباس کو لکھا کہ خانعالم بی حقہ ایک ساعت نہین رہ سکتا
شاہ عباس نے اوسکی جواب عرضی مین یہ شعر لکہا ۞ رسول یار میخواہد کند اظہار تمباکو ۞ من
از شمع وفا روشن کنم بازار تمباکو ۞ خانعالم نے یہ سنکر اسکی جواب مین یہ شعر لکھکر بہیجا ۞

من بیچارہ عاجز بودم از اظہار تمنا کو ⁂ ز لطف شاہ عادل گرم شد بازار تمنا کو ⁂ تیسری دن
حسین بیگ دیوان بنگالہ حاضر حضور ہوا بارہ ہاتی نر و مادہ پیشکش کری خان اعظم کا بخشی بنگالہ کا
کہ عتاب شاہی مین تہا باریاب سلام ہوا اوسکی پیشکش کے اکیس ہاتی ملاحظہ سی گذری اوسمین سے بارہ مجھکو
پسند آئی باقی اوسیکو عنایت کیی اوسدن تمام حاضرین دربار کو شراب عنایت کر کی مسرور کیا پھر
قراولون نی خبر دی کہ ایک شیر بیر کو قریب سکر تالاب کی کہ قلعہ کے اندر ہے عمارات حکام مالوہ سی ہی ہنی
گہیر رکہا ہی مین اوسیوقت وہان شکار کو گیا اور شیر نی نکلکر میری ہمراہی احدیون پر حملہ کیا اور دس
بارہ آدمی زخمی کیی آخر مینی تین گولیون مین اوسکو مارا پہر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا تہا ڈیڑ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خرم کی خانجہان کے
منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیی کہ کل چھ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کہ ڈیڑ
ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تہا دو ہزاری ذات اور ڈیڑ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پر بہلول خان بلوچی
کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیی کہ کل ڈیڑ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے
اور منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری کا کہ دکن مین عمدہ خدمتین کی تہین مع اصل
واضافہ ڈیڑ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دسوین تاریخ مطابق بائیسوین ربیع الاول کو
مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اوسدن دو عراقی گہوڑی خاصہ اور خلعت بیٹی فرزند
خرم کو عنایت کر کے ہمراہ بہرام بیگ کی روانہ کیی اور ہزار سوار اعتبار خان کے منصب پر بڑہائی
کہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز ہو جاوی اور حسین بیگ تبریزی کو کہ شاہ ایران
نے بطور وکالت پاس حاکم گلکنڈہ کی بہیجا تہا اور بواسطی نزاع فرنگیون کی ساتہہ

قزلباشون کی میر مذکور نی راہ اوسے جانی کی نہ پائی تو ہمراہ ایلچی گلکنڈہ کے میری خدمتمین
آگئی اور دو گھوڑی اور چند تہان دکنی اور گجراتی پیشکش اوسکی ملنی ایک عراقی گھوڑا خاصہ
خانجہانکو مرحمت کیا پہر ہزاری ذات منصب پر میرزا راجہ بہاوسنگہ کی بڑہا کر کل پنجہزاری ذات
اور تین ہزار سواسی ممتاز کیا او پانسو سوار اور میرزا رستم کی منصب پر زیادہ کر کی کل منصب اوسکا
پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا او منصب صادق خان کا مع اصل واضافہ ڈیرہ ہزاری ذات
اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور ارادت خان کو بہی اسیقدر منصب سے سرفراز کیا اور انیرای کی منصب پر
پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیی کہ کل ڈیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا اور اونیسوین کو تین
گہڑی دن رہے شنبہ کو شروع ساعت شرف کا ہوا اپنی پہر تخت پر جلوس کیا تین قیدی لشکر غنیم کے
کہ شہنواز خان نی لڑائی مین پکڑی تہی اونمین سے ملنی ایک کو اعتقاد خان کی سپرد کیا تہا پہرے
والون نی غفلت کر کے اوسکو بہگا دیا مین یہ سنکر کمال رنجیدہ ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینی
تک واسطی سلام کی نہ آنی دیا چونکہ وہ شخص بی پتا تہا ہر چند ڈہونڈہا اوسکو نہ پایا آخر مینی حکم کیا
کہ اون سپاہیون کی اوسکو سیاست کرین پہر اعتقاد خان کو اعتماد الدولہ کی سفارش سے
باریابی سلام کی ہوئی اور جو ایک مدت سی احوال بنگالہ کا اور قاسم خان کا سلوک وہانکی لوگون
سے مفصل نہین سنا تہا اسواسطی دلمین آیا کہ ابراہیم خان فتح جنگ صوبہ بہار کو کہ وہان کا
بندوبست بخوبی کیا ہی اور الماس کی کان پر عملداری شاہی کرادی ہی بنگالہ کا صوبہ دار کرون
اور جہانگیر قلی خانکو کہ الہ آباد مین جاگیر دار ہی اوسکی جگہہ صوبہ بہار مین بہیجکر قاسم خان کو درگاہ
مین طلب کرون اسواسطی اوسی دن مبارک مین حکم کیا کہ فرمان ان باتون کے تحریر ہون اور

سزاول مقرر ہوی کہ جہانگیر قلی خان کو صوبہ بہار مین لیجاکر ابراہیم خان فتح جنگ کو وہان سے روانہ
بنگالہ کرین پہر مینی سکندر جوہری کو ہزاری ذات اور تین سو سوار سی سرفراز کیا البسوین کو محمد رضا
ایلچی شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوی اور برابر تحفی شاہ عباس کے
کہ مجکو بہیجی تہی مینی بہی چند جڑاو ہتیار بہیجی ہوی امیران دکن کی اور عمدہ پارچی ہر قسم کی اور ہر طرح
کے تحفی کہ بادشاہون کی لایق ہون قیمتی ایک لاکہ روپیہ کی ایلچی مذکور کے ہمراہ روانہ کیی اوسمین
ایک بلوری پیالہ تہا کہ چلبی نی عراق سی مجکو بہیجا تہا اوس پیالی کو پہلی شاہ عباس نے بہی دیکہا
تہا ایلچی نے مجسی کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکہکر کہا تہا کہ اگر بہائی جہانگیر اسمین شراب
پیے کر مجکو بہیجین تو بڑی خوشی ہو مینی ایلچی سے یہ سنکر اوسکی روبرو اوسمین چند بار شراب پی پہر توشہ
ورکابی اوسکی بنواکر سوغات مین بہیجا سرپوش اوسکا مینا کار تہا اور منشیون سی جواب خط
موافق لکہواکر وکیل کو دیا پہر قراول ایک شیر کے خبر لای مینی اوسیوقت جاکر تین بندوق مین
اوسکو مارا اور مسیح الزمان نے ایک ختنی بلی لاکر مجکو نذر کی میری یہان اوسکی پیٹ سی بچی پیدا ہوے
اور اوسکی بچی اور بلی سی جفتی کری تو اور بہی پیدا ہوی پہر مینی جہروکہ درشن مین بیٹہکر اعتمادالدولہ
کے فوج کو میدان مین ملاحظہ کیا دو ہزار عمدہ سوار کہ اکثر اونمین مغل تہی اور پانسو پیادی بندوقانداز
اور گولہ انداز اور چودہ ہاتی اوس فوج مین بخشیون نی شمار کیی مجکو اوس فوج کی آراستگی
اور توزک بہت خوب معلوم ہوئی پہر مینی ایک شیر نی کا شکار کیا جمعرات کی دن غرہ اردیبہشت
بہشت مین الماس مقرب خان کا بہیجا ہوا ملاحظہ سی گذرا بہت اعلی الماس تہا تیس ہزار روپیہ
اوسکی قیمت ہوی مینی اوسکی انگوٹہی بنوائی تیسری تاریخ منصب یوسف خان کا بسفارش

بابا خرم کے مع اصل و اضافہ کے ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا اور اسفند منصب اور
امیرون اور منصبدارونکا بہ تجویز بابا خرم کی مقرر کیا گیا ساتوین کو قراولون نی کہ چار شیر گہیری تہے
عیش سنکر مع بیگمات اودہر ارادہ کیا جب شیر دیکہی تو نور جہان بیگم نی عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین بندوقونسی
ان شیرونکو مارون تب اوسکو اجازت دی اوسنی دو شیر ایک ایک بندوق مین اور باقی دو مین سے
ہر ایک کو دو دو بندوقین ماری غرض کہ اوسنی چہہ بندوقونمین اون چار شیرونکو مار لیا یہ کمال تہا کہ عماری
مین سے بے خطا نشانہ ایسا مارا کہ شیر نہ ہل سکی تب اسکی عوض مین اوسپر سے ہزار اشرفی قربان کی اور
ایک جوڑی پہنچی الماس کے قیمتی لاکہہ روپیہ کی اوسکو عنایت کیی اور انہین دنون معمور خان واسطی
تیاری مکانات دولتخانہ لاہور کے رخصت ہوا دسوین کو خبر فوت سید وارث کی کہ فوجدار صوبہ اودہ کا
تہا معروض ہوئی پہر حسب استدعا میر محمود کی خطاب تہور خانی اور اضافہ سے سرفراز کرکے بعضی پرگنات
صوبہ ملتان کا اوسکو فوجدار کیا پہر طاہر بخشی بنگالہ کو کہ بسبب ممانعت کی سلام سے محروم تہا اجازت سلام
کے ہوئی اور پیشکش اپنی نذر کی اور آٹہہ ہاتی پیشکش قاسم خان حاکم بنگالہ کی اور دو ہاتی شیخ مودود کے
اوسدن ملاحظہ سے گذرے اور بالتماس خاندوران کی منصب عبد العزیز خان پر پانصدی اضافہ
کیا اور پانچوین خورداد کو دیوانی صوبہ گجرات سے کیشوداس کو موقوف کرکے میرزا حسین کو مقرر کیا
اور اوسکو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا آٹہوین کو لشکر خان نی کہ بخشی گری بنگش پر مقرر تہا
آکر ملازمت حاصل کیے سو مہر پانسو روپیہ نذر کیے چند روز اس سے پہلے اوستاد محمد نائی کو کہ اپنی فن
مین بے مثل تہا فرزند خرم نے بموجب طلب بہیجا تہا کئی بار مینی اوسکا گانا سنا اور وہ نقش کہ
غزل مین میری نام کا پایندہ تہا پیش کیا بارہوین کو مینی اوسے روپیونمین تلوایا اور چہہ ہزار

تین سو روپیه اور ہاتی مع حوده اوسکو دیکر حکم کیا که اسپر سوار ہولر روپیه اپنی ہمراه گہر لیجاوے
اور ملا اسد قصه خوان لی که میر غازی کا نوکر تہا انہین دنون مین آگرہ سی ملازمت حاصل کی
اوسکی قصه خوانی سی مین کمال خوش ہوا خطاب محفوظ خانی کا اوسکو دیکر ہزار روپیه اور خلعت اور گہوڑا
اور ہاتی پالکی عنایت کی اور بعد چند روز کی اوسکو بہی روپیون مین تلوایا اوسکی وزن کی چار ہزار
چار سو روپیه ہوی پہر منصب دو صدی ذات اور بیس سوار سی اوسکو سرفراز کیا اور حکم کیا که ہمیشه مجلس
گپ اور دل لگی مین حاضر ہوا کری اور اوسیدن لشکر خان کی جماعت کو جہروکه درشن مین سے ملاحظه
کیا پانسو سوار چوده ہاتی اور سو برق انداز بہتر تہے جو بیسوین کو خبر آئی که مہاسنگه نواسه راجه مانسنگه کا
که امرای کلان مین سے تہا شہر بالاپور ولایت برار مین بسبب کثرت شراب خواری کی مرگیا اوسکا باپ بہی
بتیس برس کے عمر مین بہت شراب پینی سی مرا تہا اور اونہین دنون بہت انبه دکن کی برہان پور
اور گجرات اور اطراف مالوه سے اگرچه میوه خانه خاص مین داخل ہوی ویسی عمده انبه اور کہین سوا بہیر کے
مںوکی نہین ہوتی سوا سیر کی وزن مین بلکه کچہه زیاده تہی اٹہائیسوین کو ایک خاص نادری که
ویسی عمده میری یہان اور نه تہی بابا خرم کی واسطی بہیجی اور لیجانی والی کو حکم کیا که یه نادری
ہے که مینی اسکو وقت روانگی تسخیر دکن اجمیر سے پہنا تہا اب سب فرزندون مین تمکو عزیز تر جانکر
بہیجتا ہون اور اوسی دن پگڑی اپنی سر کے بندہی ہوئی سر سی اوتہاکر اعتماد الدوله کے سر پر
رکہدی اور اس بڑی عنایت سی اوسکو سرفراز کیا اور تین زمرد اور ایک قطعه اور ایسی مرصع اور
اونکو ٹہی یاقوت کی تہک کی که مہابت خان لی بطریق پیشکش بہیجی تہین ملاحظه سی گذرین
سات ہزار روپیه قیمت ہوی اور اوسی روز باران رحمت برسا ضلع ماندو مین اوس سال

پانی کی کمی تھی اور مخلوق پریشان تھی ملینی بجہت پریشانی لوگون کی باوجود دیکہ اون دنون مینہ
بارش کے نہ تھے لوگون کو نرمدا کی کنارے دعاء استسقا کی واسطے بھیجا اور خود بکمال عاجزی اللہ تعالی کے
طرف متوجہ ہوا پروردگار نے میری شرم رکھی اور اپنے کرم و فضل سے آٹھ پہر ایسا پانی برسایا کہ سب تال و تال
بھر گئی اور لوگون کی پریشانی جاتی رہی شکریہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کرون اور غرہ ماہ تیر مین
نشان وزیر خان کو مرحمت ہوا اور پیشکش رانا کی کہ دو گھوڑی اور تھان گجراتی اور چند کوزہ اچار اور
مربی کی تھی ملاحظہ مین آئی تیسری کو معروض خبر گرفتاری عبد اللطیف کی کہ گجرات کیطرف باعث
فتنہ و فساد کا تھا سنائی جو اوسکی پکڑی جانی مین خلق اللہ کا نفع تھا ملینی بہت شکر ادا کیا اور حکم
کیا کہ مقرب خان اوسکو کسی اپنی معتمد کی ہمراہ درگاہ شاہی مین روانہ کری اور اکثر زمیندار اطراف ماندو کی
پیشکش لائی اور ملازمت حاصل کی آٹھوین تاریخ رامداس پسر راجہ راجسنگہ کچھواہہ کو ٹیکہ راجگی کا لگا کر
اس خطاب سے سرفراز کیا اور یادگار بیگ کہ ماوراء النہر مین ساتھ یادگار قورچی کی مشہور ہے اور وہان
کے حکام کی نزدیک صاحب نسبت تھا مجھسی آکر ملا اوسکی پیشکش مین سے مجکو ایک پیالہ سفید ختائی
پایہ دار بہت پسند پڑا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندہار کی کہ نو گھوڑی اور نو تھان کپڑون کے
اور چمڑی روباہ سیاہ کی اور باقی چیزین تھین ملاحظہ سے گذری اور اوسی دن راجہ کدیہیم نرائن
سعادت باریابی سے مشرف ہوا اسات ہاتی پیشکش کری دسوین تاریخ ملینی گھوڑا اور خلعت یادگار
قورچی کو مرحمت کیا تیرہوین کو عید گلاب پاشی کی ہوئی لوازمات اوسدن کے بخوبی کیے گئے اور شیخ
مودود چشتی کہ صوبہ بنگالہ کے متعینون مین سے ہی ساتھ خطاب چشتی خانی کے سرفراز ہوا اور ملینی گھوڑا
اوسی مرحمت کیا چودہوین کو راول سمر سے پسر راول اودیسنگہ زمیندار بانسوالہ نے آکر ملازمت

حاصل کیے اور تیس ہزار روپے تین ہاتی ایک جڑاؤ پاندان اور ایک جڑاؤ پیٹکا پیشکش کیا پہر نو الماس
ابراہیم خان فتح جنگ صوبہ دار بہار نے اوس طرف سے پیدا کر کے ہمراہ محمد بیگ کے بہیجے وہ سب ملاحظہ مین گذرے
اون سب مین ایک قطعہ الماس ساڑہے چودہ ٹانک کا تہا کہ اوسکی لاکہہ روپیہ قیمت ہوے اور انہین دونون
یادگار قورچی کو چودہ ہزار درب بطریق انعام دیکر سابقہ منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار کے سرفراز
کیا اور منصب تاتار خان بکاول بیگی کا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور اوسکے
بیٹون مین سے علحدہ ہر ایک کو اضافہ منصب سے سرفراز فرمایا اور حسب التماس شاہزادہ سلطان پرویز کی پانصدی
ذات منصب وزیر خان پر بڑہایا اور آخر ماہ مین جمعرات کو سید عبداللہ بارہہ نے کہ بہیجا ہوا بابا خرم کا تہا
آکر ملازمت حاصل کیے اور عرائض اوس فرزند نامدار کے پیش کیے کہ اونمین اخبار فتح دکن کی تہی کہ سب امرای
دکن نے اطاعت اختیار کے اور فرمانبرداری اور کنجیان قلعون کی خاص کر احمدنگر کے مجہے دے گئے مینے
اسکی شکریہ مین سر نیاز آگے پروردگار کے زمین پر رکہا اور بکمال عجز و نیازمندی کی اور شادیانے بجانے کو
حکم دیا شکر اللہ تعالیٰ کا کہ ہاتہہ سے نکلا ہوا ملک پہر آیا اور مفسدون سرکش نے اقرار عجز و ناتوانی کا کیا
اور سب خراج گذار ہوے جب یہ خبر نور جہان بیگم کی زبانی سنی پرگنہ بودہ دو لاکہہ روپیہ حاصل کا اوسکو
خوشخبری مین عنایت کیا انشاء اللہ تعالیٰ بعد جہاونی افواج شاہی اور تہانہ بندی کی جب بابا
خرم وہان کی کامون سے مطمئن ہونگے تو پیشکش وہان کے امرا کی معرفت اونکی وکیلونکی
کہ بے حد و نہایت ہے ملاحظہ مین آوے گی اور بابا خرم نے لکہہ بہیجا تہا کہ جن امیرون کو اس صوبہ
مین جاگیر دی جاوے گی اون سبکو مین ہمراہ لاؤنگا کہ سعادت ملازمت حاصل کر کے
واپس آوین اور نشان فتح و اقبال کی بخوبی روانہ دار الخلافت ہون چند روز پہلے آئی

اس خبر فتح کی مینی ایک رات دیوان حافظ مین اسکی فال دیکھی تھی کہ دیکھیں انجام اسکا کیون کر ہوتا یہ غزل نکلی ع روز هجران و شب فرقت یار آخر شد ٭ زدم این فال گذشت اختر و کار آخر شد ٭ مجھی حافظ مرحوم کی لسان الغیب ہونی سی ایک گونہ اطمینان ہوا اور بعد چند روز کی یہ خبر فتح آئی علیٰ بہت مطلبونکی فال دیوان حافظ مین نکالی ہی جب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہی اور کم خلاف ہوا اور انہین دنون آصف خان کی منصب پر مینی ہزار سوار بڑہای کہ پنجہزاری ذات و سوار سی سربلند رہی اور آخر روز مین مع بیگمات کی سیر عمارت ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کی اگلی بادشاہون کا بنوایا ہوا ہی اوسکا نام سلطان محمود خلجی تہا یہ مکان سات طبقہ کا ہی ہر طبقہ مین چار برآمدہ ہین ہر ایک مین چار چار دریچہ بلندی اس مینار کی ساڑہی چون گز کی ہی اور دورہ پچاس گز کا زمین سے ساتوین طبقہ تک ایک سو اکہتر گز ہے آئی جامع مین وہان کی ایکہزار چار سو روپیہ نثار ہوئی یہر عبد اللہ خانکو خطاب سیف خانی سی سرفراز کیا او خلعت مع ہاتی گہوڑی اور خنجر مرصع کی دیکر اوسکو سربلند کیا اور باجوہر کی خدمت مین رخصت فرمایا اور ایک لعل زیادہ تیس ہزار روپیہ قیمت کا اوسکی ہاتہ فرزند بلند اقبال کو بہیجا کہ اوسکی قیمت پر نظر نکری چونکہ مینی اوسکو مدتون اپنی سر پر باندہا ہی مبارک جانکر بہیجا گیا اور سلطان محمود خویش خواجہ ابو الحسن بخشی کو اوپر خدمت بخشی گری اور واقعہ نویسی صوبہ بہار کے مقرر کیا اور رخصت کی وقت ہاتی بہی اوسکو عنایت کیا پہر ہمراہ بیگمات کی سیر نیل کنٹہ کو کہ قلعہ ماندو کی عمدہ مقامون مین سی ہی گیا مین شاہ مداق خان کہ امرا معتبر سے میری والد کے تہا جبکہ اوسکی پاس یہ ملک جاگیر مین تہا تو اوسنی یہان ایک عمدہ عمارت بنائی ہی مین اوس مقام دلکش مین دو تین گہڑی ٹہیر کر لوٹ آیا اور چونکہ مخلص دیوان اور بخشی صوبہ بنگالہ سے

اسونا لالق میں ہی تہی اسواسطی اوسکی منصب سے ہزاری ذات اور دو سو سوار کم کی ساتوین تاریخ ایک
مست ہاتی کجراج نام عادلخان کی پیشکش مین کا واسطی رانا امر سنگہ کے بہیجا اور گیارہوین کو بقصد شکار
ایک منزل قلعہ سے باہر آیا لیکن باعث کیچ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تہا اگو نکا ریخ خیال کر کے لوٹ گیا
پہر ہدایت اللہ کو کہ خدمت توزک اور کار حضور مین بہت چالاک ہی خطاب فدای خان سہی سرفراز کیا اس سال
ایسی بارش ہوئی کہ پرانی لوگون نی کہا ہم نی ایسی بارش یاد نہین چالیس دن برابر جہڑی رہی ہی بسبب
شدت باد و باران کل اکثر مکانات نئی پرانی گر گئی اور ایک رات اس زور کی کڑک سی بجلی گری کہ کبہی ویسا
آواز نہ سنا تہا بیس آدمی زن و مرد اوسمین ضائع ہوی اور اکثر پختہ مکانات پہٹ گئی کوئی آواز اوس سے
زیادہ سخت نہین جنگل اور پہاڑونمین اسقدر سبزہ اور پہول ہوی کہ بیان اوسکا نہین ہو سکتا معلوم
نہین کہ ہند مین مانڈو کی برابر کوئی مکان عمدہ آب و ہوا اور خوبی صحرا مین اور بہی ہو خاص کر
برسات مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہی لیکن یہان گہرونمین شب کو لحاف اوڑہ کر سوتی ہین اور دنکو
مطلق پنکہی کی حاجت نہین ہوتی یہان کی خوبیون مین سی جسقدر لکہا جاوی حقیقت مین کم ہو گا
یہان دو چیز ایسی دیکہین کہ کہین ہندوستان مین نہ دیکہی تہین ایک جنگلی کہ اس قلعہ کے جنگل
مین جو ذرو بہت اوگا ہے دوسری گہونسلے ممولا کی جسکو فارسی مین سرچہ کہتی ہین آجتک کسی
شکاری نی اوسکا گہونسلہ نہ دیکہا تہا بحسب اتفاق یہان کی ایک عمارت مین اوسکا گہونسلہ ملا اوسمین
دو بچی ممولا کی تہی پہر پنجشنبہ کو اونیسوین تاریخ مع بیگمات سکر تالاب کے سیر کو گیا مین وہان کے
مکانات مالوہ کے اگلی حاکمون کے بنوائی ہوی ہین اور واسطی اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کے
ایک ہاتی خاصہ جگت جوت نام راہ مین عنایت کیا شام تک اونہین عمدہ مکانات مین رہا

اور بعد نماز شام کی دولت سرا کو لوٹ آیا اور جمعہ کے دن ایک ہاتی زن بادل نام کہ جہانگیر قلی خان

نے بطریق پیشکش بہیجا تہا ملاحظہ ہوا پہر بعضی لباس اور سامان خاص اپنی پہننے کے واسطے مقرر کرکے

حکم کیا کہ اور کوئی ایسا نہ پہنا کری مگر جسکو مین عنایت کیا کرون اونمین سے ایک دگلہ نادری ہی کہ قبا

کے اوپر پہنا کرتی ہین درازی اوسکی کمر سے نیچے تک ہی اور آستین اوسمین نہین ہین آگی تکمہ لگتا ہے

مردم ولایت اوسکو کردی کہتی ہین مینی اوسکا نام نادری رکہا ہی دوسرا جامہ شال طوس کا ہے

کہ میری والد بزرگوار نے اوسکو اپنی واسطی خاص کیا تہا اور قبا حاشیہ دار کہ بیل دامن وغیرہ مین اوسکی

ہوتی ہی اور قبائی اطلس گجراتی اور چیرہ اور کمربند ابریشمی بنا ہوا کہ کلابتون سنہری اور نقرہ سے

بنا ہوا ہو اور جو ماہیانہ تہوڑی سی سوارونکا مہابت خان کی ہمراہیون سی مطابق قاعدہ سہ اسپہ

اور دو اسپہ کی واسطی انتظام دکن کے اضافہ ہوا تہا اور آخر مین یہ خدمت پوری نہ ہوئی تو مینی

حکم کیا کہ دیوانی والی اوس مصارف کو اوسکی جاگیر سے وصول کرین اور جمعرات کو چہبیسوین

تاریخ مطابق چودہوین شعبان کہ شب برات تہی مینی درمیان ایک مکان کے مکانات نورجہان

بیگم سے کہ بڑی تالاب کے درمیان واقع ہی مجلس جشن کے آراستہ کی اور مقربان شاہی اور امرا کو

اوس محفل مین کہ آراستہ کی ہوئی بیگم کی تہی طلب کیا اور حکم کیا کہ لوگون کو موافق اونکی

خواہش کے پیالی اقسام مکیفات اور نشون کے دیوین بہتون نی وہ پیالی لیکر پی پہر مینی فرمایا

کہ جو کوئی پیالہ پیئی اپنی منصب کے موافق اس مجلس مین بیٹہی اور طرح طرح کی کباب اور میوے

بطریق گزک وہان مینی مقرر کیی کہ ہر کسی کی آگی رکہین عجیب مجلس آراستہ ہوئی اور شام سے

تالاب کے کنارہ و نیز فانوس اور جہاڑ چراغون کے روشن کرا دی تہی امید ہے کہ اسطرح کی روشنی

اور کہیں شہوئی ہوگی اون سب چراغون اور فانوسونکا عکس پانی مین دیکہتا تہا اور یہ تماشا تہا
که گویا تمام تالاب مین آگ لگی ہوئی ہی بہت زیب و زینت سی وہ محفل آراستہ رہی اور پیالہ پینی
والون نی اپنی حوصلہ سی بڑہ کر پیالی نوش کیی اور سرور و خورمی سی ہمدوش رہی نظم

دل افروز بزمی شد آراستہ ❖ بخوبی بدانسان که دل خواستہ ❖ فگندند درپیش این سبز کاخ
بساطی چو میدان ہمت فراخ ❖ ز بس نکہت بزم میرفت دور ❖ فلک نافہ مشک بود از بخور
شدہ جلوہ گر نازنینان باغ ❖ رخ افروختہ ہمچو چون چراغ ❖ بعد گذرنی تین چار گہڑی

رات کی مردونکو رخصت کرکے اہل محل کو طلب کیا ایک پہر رات استقام خوشی مین صرف کرکی حسب
دلخواہ اپنی عیش و خوشی کری جو اس پنجشنبہ مین بعضی کام خاص آگی آئی تہی اول آنکہ روز ہمارے
جلوس کا تہا دیگر آنکہ شب برات تہی اور یہی دن رالہی کا تہا کہ پہلی بیان کیا گیا اور ہنود کا یہہ معتبر
دن ہی بنا بران بسبب سعادت کی اس روز کا مبارک شنبہ نام رکہا اور ۲۷ کو سید کا سو بخطاب بردر تر
خان کے سرفراز ہوا بعد اسکی چہار شنبہ جیسا کہ مبارک شنبہ ہمکو اچہا ہوا تہا یہ برخلاف اوسکی ہوا اسواسطی
اسدن کا نام کم شنبہ رکہا کہ ہمیشہ یہ دن جہان سی کم ہو جیو دوسری دن خنجر جڑاو یادگار قورچی
کو عنایت کرکے فرمایا ہمنی کہ آیندہ اسکو یادگار بیگ کہا کرین اور اسی روز جبسنگہ فرزند راجہ مہا سنگہ
کہ بعمر بیس برس کے ہی بلایا ہوا ملاقات کو آیا اور ایک ہاتی نذر کو لایا پہر ایک پہر اور تین گہڑی دن
رہے مبارک شنبہ کو دوم ماہ شہریور کے بارادہ سیر بجانب نیل کنٹہ سواری ہوئی وہان سی صحرای
عیدگاہ اوپر ایک ٹیلی کے کہ نہایت سبزی اور شگفتگی سے کئی گل چینا اور دوسری پہول صحرای جنگلی
اسقدر کہلی تہی کہ جسطرف نظر جاتی تہی پہول و سبزہ نظر آتی تہی پہر رات گئی داخل محل سرای

مین ہوتی جو دو بارہ چرچا ہوتا تھا کہ جنگلی کیلے سے اسطرح کی شیرینی ملتی ہے کہ اکثر درویش و ارباب
احتیاج اوسکو قوت اپنا کرتی ہین فکر اوسکی دریافت کا مینے کیا معلوم ہوا کہ وہ میوہ بکسا اور بی مزہ ہے
یہانتک کہ طرف ڈنڈی کی کہ جسمین سے کیلہ نکلتا ہے ایک پارچہ شیرینی کا کہ بالکل مزہ مالودہ کا سا رکہتا ہے
معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اوسکو کہاتی ہین اور اوسکی مزہ سے بہت خوش ہوتی ہین اور کبوتران نامہ بر کے
بھی باتین سنی گئین تہین کہ زمانہ خلیفون بنی عباس کے مین کبوترون بغدادی کو نامہ بر کہتی تھی
اور یہ ہی کہ جنگلی کبوتر بڑے پرکے ہین سکہلانی سے تعلیم پاتی ہین ہمنے کبوتر بازونکو فرمایا کہ انکو سکہلاؤ
کبوتر بازون نے کئی جوڑونکو ایسا تعلیم کیا کہ اگر اونکو صبح سے اوڑاؤ تو ماندو سے برہانپور تک اگر ترشح
بارش کے بہت ہوتی تھی تو دو اڑہائی بلکہ دو پہر مین پہنچتی تہی اور اگر ہوا نہایت صاف ہوتی تہی
تو اکثر ایک پہر مین پہنچتی تہی اور بعضی کبوتر چار گہڑی مین بھی پہنچتی تہی تیسری کو عرضی باجوہر
کے متضمن آنی افضل خان و رای رایان اور پہنچنی ایلچیون عادلخان اور لانی پیشکشون تحفہ جواہر
اور جڑاؤ ہتیارون اور ہاتی و گہوڑون کے کہ کسی عہد و زمانہ مین ایسی پیشکش نہین آئی تھی اور
مشعر بہت تنگ گذاری خدمات و دولتخواہی خانانکو رکے اور وفای عہد و قول خود کا کرنا اور درخواست
فرمان عنایت عنوان کی اوسکی مقدمہ مین اور چاہنا خطاب فرزندی کا مع دوسری عنایتون
کہ اتبک اوسکی حقمین صادر نہین ہوئین تہین پہنچی جو پاس خاطر فرزند خانانکو رکے نہایت عزیز تھی اور
اوسکی عرضی بجا تھی ہمنی حکم فرمایا کہ منشی عطارد رقم ایک فرمان بنام عادلخان لکہین متضمن طرح طرح
کے شفقت و مہربانیونکا اور اوسکی تعریف القاب مین دس بارہ لفظ جسقدر زمانہ سابق مین لکہی
جاتی تہی زیادہ کئی اور تاکید ہوئی کہ اوسکو فرمانونمین مطاع فرزند لکہتی رہین اور صدر فرمان

مین بقلم خاص یہ بیت لکہی گئی بیت شدی از التماس شاہ خرم ؎ بفرزندی یا مشہور عالم ؎
چوتہی روز فرمان مذکور مع نقل کے بہیجا گیا تاکہ فرزند شاہ خرم نقل کو دیکہکر اصل کو روانہ کری ۹
روز مبارک شنبہ کو مع اہل محل آصفخان کی گہر گیا مین ڈیرہ اوسکا متصل درہ کی تہا نہایت لطیف
وصاف اور کئی درہ اوسکی اطراف مین تہی اور کئی جگہہ چادرین پانی کی گرتی تہین اور درخت
آنبہ وغیرہ نہایت سبز شاداب سایہ افگن تہی قریب دو تین سو پہول کیوڑہ کے ایک درہ مین اوگی
تہی وہ تمام دن نہایت خوشی و خرمی مین گذرا اور محفل شراب کی شروع ہوئی امیرون اور مشبلون
کو بہت پیالی دیی پیشکش آصفخان کی ملاحظہ مین گذری بہت تحفی تہی جو کچہ پسند آیا لیا باقی
اوسیکو عنایت کیا اسیدن خواجہ میر ولد سلطان خواجہ نی کہ حسب الطلب بنگش کی خدمت سی آیا تہا
ملاقات کری ایک قطعہ لعل دو دانہ موتی اور ایک ہاتی نذر کیا راجہ بہیم نرائن زمیندار ولایت گدہہ منصب
ہزاری ذات اور پانصدی سوار کے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ جاگیر تنخواہ وطن اوسکی سے دیوین بارہوین ۱۴ کو
عرضداشت فرزند خرم سے پہنچی کہ راجہ سورجمل ولد راجہ باسو کہ زمین اور ولایت اوسکی متصل قلعہ کانگڑہ
کے ہی عہد کرتا ہی کہ عرصہ ایک سال مین اوس قلعہ کو تصرف سرکار کے لاؤنگا اور اوسکا اقرارنامہ بہی بہیجا
تہا حکم ہوا کہ جو مطلب کہ رکہتا ہے سمجہکر اور خاطر نشان اپنی کرنے راجہ کو واسطی ملازمت کی بہیجی یا بندوبست
مہمات اپنی کا کر کے خدمت مذکور پر متوجہ ہو اسی روز کہ یکشنبہ بارہوین ۱۲ تاریخ مطابق غرہ رمضان کی تہی
بعد گذرنی چار گہڑی اور سات پل کے ایک لڑکی دختر فرزند مذکور کی دختر آصفخان سی پیدا ہوئی
روشن آرا بیگم نام رکہا گیا زمیندار جیت پور کہ گردہ ماندو مین واقع ہے جو بسبب بدبختی کی آستان
بوسی نہ کری فدائی خان کو حکم فرمایا کہ چند منصبدار اور چار سو یا پانسو برقنداز اوسکی ولایت پر دوڑین

تیرہویں کو ایک ہاتی فدائی خان کو ایک ہاتی میر قاسم ولد سید مراد کو عنایت کیا سولہوین کو جلسنگه
ولد راجه مهاسنگه که باره برس کے عمر مین تها منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز ہوا میر میران
ولد میر خلیل الله کو ایک ہاتی پسند اوسکا اور ایک ہاتی ملا عبد الستار کو بهی عنایت کیا بهوج بیسر راجه بکراجیت
بہدوریہ نے بعد مرنے اپنی باپ کی صوبہ دکن سے اگر ملاقات کری ایکسو اشرفی نذر گذرانی سترہوین[١٧] کو
عرض ہوئی کہ راجہ کلیان ولایت اوڑیسہ سے اگر ارادہ آستان بوسی کا رکہتا ہی جو کہ اوسکی باتین ناخوش
کے سنی تہین حکم ہوا کہ اوسکو مع اوسکی بیٹی کے سپرد آصف خان کی کرین تا تحقیقات اون باتوں کی
کہ جو بمقدمہ اوسکی مذکور ہوئین ہین کری اونیسوین[١٩] کو ایک زنجیر فیل جلسنگه کو مرحمت ہوا بیسوین کو دو سو
سوار اوپر منصب کیشو داس مارو کی مرحمت ہوی کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری ذات اور بارہ
سو سوار کا ہو وہی تیئیسوین[٢٣] کو الہداد افغان کو بخطاب رشید خانی امتیاز دیکر بهی پرم نرم خاصہ عنایت
کیا اٹھارہ ہاتی پیشکش راجہ کلیان سنگه کے ملاحظہ سے گذری سولہ ہاتی اصل فیلخانہ خاص کے ہوئے
دو ہاتی بهی اوسکو دیے جو ولایت عراق سے خبر وفات والدہ میر میران لڑکے شاہ اسمعیل ثانی کے
کہ طبقہ سلاطین صفویہ سے تہا پہنچی تہی اوسکو خلعت بہیجا اور لباس تعزیت سے اوسکو نکالا پچیسوین[٢٥] کو فدائی
خان خلعت پاکر باتفاق اوسکی بہائی روح الله اور دیگر منصبدارون کی واسطے تنبیہ جیت پوری کی
روانہ ہوے اٹھائیسوین[٢٨] کو بارادہ تماشا ہی نربدا اور شکار اوسطرف کی قلعہ سے اوترکر مع اہل محل اوس
طرف کو گئی ہم اور کنارے نربدا کی اوترے جو کہ بیشہ وکیاہ بہت تہی ایک شیر ہی دوسرے دن مارا
پور مین آئے اور روز جمعہ اکتیسوین[٣١] کو مراجعت کری غرہ ماہ مہر مین محسن خواجہ کو کہ اندنون ماورا
النہر سے آیا تہا خلعت اور پانچہزار روپیہ مرحمت ہوی دوسرے[٢] کو بعد تحقیقات اون مقدمات کے

کر راجہ کلیان کی بابت مین عرض ہوئی سمجھے اور آصف خان واسطے تحقیقات اوسکی کے مامور ہوا تھا
جو بکنیاہ واضح ہو اسعادت آستان بوسی کی پائی ایکسو اشرفی اور ایکہزار روپیہ نذر کیے اور پیشکش اوسکی
کہ ایک سلک مروارید اسی دانہ و دو لعل کے اور ایک پہنچی کہ اوسمین دو دانہ مروارید اور ایک لعل تھا او صورت
اسپ طلائی جڑاو جواہر سے نذر مین گذری یہہ عرضداشت فدائی خان کی آئی کہ جب فوج قاہرہ بیچ ولایت
جیت پور کے آئی زمیندار وہان کا بہاگ گیا طاقت مقابلہ کے نہ لایا ولایت اوسکی لٹ گئی وہ اپنی کیے سے پشیمان
ہے ارادہ رکہتا ہی کہ درگاہ جہان پناہ مین حاضر ہوکر بندگی اور اطاعت کری روح اللہ کو مع فوج کی
اوسکی پیچھے بہیجا گیا کہ اوسکو گرفتار کرکے درگاہ مین لاوی یا آوارہ جنگل بدبختی کا کری اور اوسکی عورتون
اور علاقہ دارونکو کہ بمقام زمینداران ہمسایہ کی آئی ہین قید کری آٹھوین کو خواجہ نظام چودہ آنار کہ تھہ
بندر موچا سی لایا تہا نذر کیے بندر مذکور سی صورت تک چودہ دن مین آیا تہا او صورت سی مانڈو مین
آٹھہ روز مین آیا تہا کلان فی آنار دو برابر آنار ٹہٹہ کے ہی آنار ٹہٹہ کا بیدانہ یہ آنار بادانہ و نازک تہا نازکی
مین اوپر آنار ٹہٹہ کے غلبہ رکہتا تہا نوین کو خبر پہنچی کہ روح اللہ نی اوس علاقہ کی ایک گانو مین سُنا کہ
عورتین اور متعلقان جیت پوری اس گانو مین ہین بارادہ تلاش باہر گانو کی اوترا آدمی بہیجی
کہ جو آدمی اس گانو مین ہین اونکو حاضر کرو درمیان تحقیق و تلاش کے ایک شخص تابعدار جانباز
اوس زمیندار مذکور کا درمیان آدمیون گانو کی آیا جسوقت آدمی جا بجا اوترے تہی اور روح اللہ
کچھہ اسباب اوتار کر اوپر قالین کی بیٹہا تہا اوس شخص جانباز نی پیچھی سر اوسکی کے اپنے تئین پہنچایا اور
برچہا اوپر اوسکی مارا اور وہ برچہا کارگر پڑا کہ سینہ اوسکی سے نکل گیا جو برچہا کہینچا روح اللہ فوت
ہو گئی آدمی جو حاضر تہی اونہون نی اوس مرد کو قتل کیا اور تمام آدمی جو علاحدہ اوترے تہی

ہتیار باندہکر گانو گوبی گانو والون کو مجرم ٹہرائی مخالفون و سرکشون کی ایک گہنٹہ مین قتل کیا عورتین
اور لڑکیان اوسکی گرفتار ہوکر قید ہوئین گانوئین آگ لگا دی ایسا جلایا کہ سوائی ڈہیر راکہہ کے نظر
نہین آتا تہا یہہ تمام لوگون کی جنازہ روح اللہ کو پاس فدائی خان کی بہیجا یا مردانگی مین کچہہ
کسر نہ تہی بسبب غفلت کی یہ مقدمہ ہوا جو نشان آبادی کا اوس ولایت مین نہ رہا وہ زمیندار پہاڑون
اور جنگلون کو چلا گیا پوشیدہ اور گمنام ہوکر پاس فدائی خان کی آدمی بہیجا غرض بخشش اپنی گناہون کے
کی حکم ہوا کہ اوسکو قبول کرکی درگاہ مین لاوی منصب مروت خان کا اصل و اضافہ بشرط نیست
و نابود کرنی ہر سہان زمیندار چندر کوٹہ کو کہ لوگ اوس سی از تمام پاتی ہین دو ہزاری ذات
اور پندرہ سو سوار مقرر ہوی تیرہوین کو راجہ سورجمل نے ہمراہ تقی بخشی لشکر بابا خرم کی آکر ملاقات کی
جو مطلب کہ رکہتا تہا تمام عرض کیا جس کام کا اقرار کیا تہا واجبی نکلا موافق عرض فرزند مشار الیہ
کے بعنایت علم اور نقارہ کی سربلندی پائی تقی کو کہ اوسکی ہمراہ تہا گہوڑہ مرصع دیا اور مقرر ہوا
کہ اپنا کام کرکے جلدی روانہ ہوا اور منصب خواجہ علی بیگ میرزا کہ واسطی حفاظت اور حراست احمد
نگر کے مقرر ہوا تہا پنجہزاری ذات اور سوار کا حکم ہوا نور الدین علی اور خواجگی طاہر اور سید خان
محمد اور مرتضی و ولی بیگ ہر ایک کو ایک زنجیر فیل مرحمت کیا ستر ہوین کو منصب جام بیگ کا اصل و اضافہ
سے ایکہزاری ذات اور دو سو سوار کا مقرر ہوا اور اسی دن راجہ سورجمل کو خلعت اور ہاتی اور گہوڑہ
مرصع اور تقی کو خلعت دیا اور خدمت کانگڑہ پر رخصت کیا جو بہیجی ہوی لوگ فرزند بلند اقبال
شاہ خرم کی ساتہ ایلچیون عادلخان کے اور اوس پیشکش کے کہ خود بہیجی تہی داخل برہانپور کے
ہوی اور خاطر اوس فرزند کی بالکل مہمات صوبہ دکن سی جمع ہووی تو صاحب صوبگی پر رو

خاندیس واحمدنگر کے سپہ سالار خانخانان کی واسطی عرض کرکی شاہ نواز خان بیٹی اوسکی کو کہ
وقت مین خانخانان جوان ہی بارہ ہزار سوار سہی واسطی بندوبست کرنی ولایت فتح کی ہوئی
کے بہیجا اور ہر جگہہ اودہر موقع پاکر جاگیرین ہر ایک معتبر و نمین سہی دیگر بندوبست وہانکا جسطرح لائق
ومناسب تہا کیا اور تمام لشکر سے کہ ہمراہی اوس فرزند کی مقرر تہا تیس ہزار سوار اور سات ہزار
پیادہ برقنداز وہان چہوڑ کر تمام باقی آدمی کہ پچیس ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تہی ہمراہ لیکر روانہ
ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ آٹہوین مہر ماہ الٰہی کو ۱۲ سنہ جلوس موافق یازدہم شہر شوال ۱۰۲۶
ہجری بعد گذرنی تین پہر اور ایک گہڑی کی قلعہ ماندو مین ساعت مبارک اور خوشی کی ملاقات حاصل
کی عرصہ جدائی کا پندرہ مہینی اور گیارہ دن ہوی بعد ادا کرنی آداب کورنش و زمین بوسی کے
جہروکہ مین ہمنی بلایا اور نہایت محبت و شوق سی بی اختیار اپنی جگہہ سی اوٹہکر بغل جہپانی مین
پکڑا جسقدر کہ اوسنی آداب و فروتنی مین زیادتی کری ہمنی عنایت و مہربانی زیادہ کی اور اپنی
پاس بیٹہنی کا حکم فرمایا ہزار اشرفی و ہزار روپیہ بطور نذر اور اسیقدر بصیغہ نثار پیشکش کری اور
جو وہ وقت اوسکی سب پیشکش دیکہنی کا نہ تہا اسواسطی فیل سرناک کہ عادلخان کی سب ہاتہیون مین
عمدہ تہا اور صندوقچہ بہرا ہوا نفیس جواہرات کا اوسوقت ملاحظہ مین گذرانا پہر بخشیون کو حکم
ہوا کہ جو امراء ہمراہ اوس فرزند کی آئی ہین موافق منصب کے باریاب ہون اول خانجہان نے
ملازمت حاصل کی ہمنی اوسکو آگی بلوا کر دولت قدمبوس سی ممتاز کیا ہزار مہر او ہزار روپیہ نذر اور
صندوقچہ بہرا جواہرات کا پیشکش کیا ہمنی اوسکی پیشکش مین سی اسباب قیمتی پینتالیس ہزار کا
پسند کیا پہر عبد اللہ خان نی آستانہ بوسی کرکے سو مہرین نذر کین پہر مہابت خان نی زمین

ابہی یہی سربلندی پائی سو اشرفی اور ہزار روپیہ نذر کری اور کچہہ جواہرات اور جڑاو ہتیار پیشکش گذرانے
قیمت اونکی ایک لاکہہ چوبیس ہزار روپیہ ہوئی اونمین ایک لعل گیارہ مثقال کا تہا کہ پیسال ایک فرنگی اوسکو
اجمیر مین بیچنی لایا تہا اور دو لاکہہ روپیہ مانگتا تہا جوہری قیمت اوسکی اسی ہزار روپیہ کہتی تہی جب سودا
نہ بنا تو وہ اوسکو پہیر لی گیا برہانپور مین مہابت خان نی اوسی لاکہہ روپیہ کو خریدا پہر راجہ بہاو سنگہ
نے ملازمت حاصل کرکے ہزار روپیہ نذر کری اور کچہہ جواہرات اور جڑاو ہتیار پیشکش گذرانی اور
اسیطرح داراب خان پسر خانخانان اور سردار خان برادر عبداللہ خان اور شجاعت خان عرب اور
دیانت خان اور شہباز خان اور معتمد خان بخشی اور اودارام کہ عمدہ سردارون نظام الملک سے ہی اور
بعد اسکی شاہ خرم کی پاس آکر سلک دولتخواہون مین منتظم ہوئے اور باقی امرا اپنے موافق
مراتب منصب کے ملازمت حاصل کیے پہر عادلخان کی وکیلون نی زمین بوس کرکے عرضداشت
اوسکی پیش کری اول اسی جلدوی فتح رانا مین منصب بیست ہزاری اور دس ہزار سوار کا فرزند
اقبالمند کو مرحمت ہوا تہا جب مہم دکن کو روانہ ہوا تو خطاب شاہی کا پایا اب بعوض فتح اس مہم کے
منصب تیس ہزاری ذات اور بیس ہزار سوار کا اور خطاب شاہجہانی بہی اوسکو عنایت کیا اور حکم کیا کہ بعد
اسکی دربار مین صندلی چوکی قریب تخت کی بچہا کری کہ وہ فرزند اوسپر بیٹہی اور یہ خاص عنایت
واسطی اوس فرزند کی ہوئی پہلی ہماری یہان اسکی رسم نہ تہی اور خلعت خاص مع چارقب زربفت
دوزی کا کہ گریبان اور سر آستین اور حاشیہ دامن موتیون سی سلا ہوا تہا پچاس ہزار روپیہ قیمت کا
اور شمشیر مرصع مع پردلہ مرصع اور خنجر مرصع اوسکو عنایت فرمایا اور واسطی اوسکی سرفرازی کی
خود جہروکہ سی اوتر کر خوانچہ جواہرات کا اور خوان زر کا اپنی ہاتہہ سی اوسکی سر پر نثار کیا اپنی اور سرناک

ہاتی کو قریب بلا کر دیکہا حقیقت مین جیسا مشہور تہا اوس سے زیادہ عمدہ اور خوبصورت ہی ویسا ہاتی
کم ہوگا مینی بہت پسند کیا اور اوسپر سوار ہوکر اندر دولتخانہ خاص کے لی گیا اور اوسپر زرنثار کی حکم کیا کہ اندر
دولتخانہ کی اوسکو باندہا کرین اور نام اوسکا نوربخت رکہا جمعہ کو چوبیسوین تاریخ راجہ بہرجیو زمیندار بگلانہ نے
آکر ملازمت حاصل کے اصلی نام اوسکا پرتاب ہی لیکن وہان کی راجہ کو بہرجیو کہتی ہین ڈیڑہ ہزار سوار
اوسکی نوکر ہین کام کیوقت مین ہزار سوار اور جمع کر لیتا ہی ملک بگلانہ کا درمیان مین گجرات او رخاندیس
اور دکن کے ہی وہان دو مضبوط قلعی ہین سالیر اور مالیر نام بسبب ہونی قلعہ مالیر کے آبادی مین یہہ
خود اوسمین رہتا ہی وہ ملک سیراب بہت ہی آنبہ وہان بڑا اور بہت عمدہ ہوتا ہی اور نو مہینی تک
رہتا ہی انگور بہی وہان بہت ہین لیکن نامی اور عمدہ نہین اوراگرچہ راجہ حکام گجرات اور خاندیس اور
دکن سی موافقت رکہتا ہی لیکن کسی کے یہان ملاقات کو نہین گیا اور جب کوئی اسکا ملک لینا چاہتا ہی
تو یہ اوسکے مدد سی اوسکی دست درازی سی محفوظ رہتا ہی جب گجرات اور خاندیس اور دکن عنایت
ایزدی سی میری والد کے تصرف مین آیا تو اوسنی برہانپور مین آکر سعادت زمین بوس میری والد کی
حاصل کی اور سلک بندگان مخلص مین داخل ہوکر سہ ہزاری منصب سے سرفراز ہوا اب کہ شاہجہان برہانپور
مین پہنچی تو اوسنی آکر گیارہ ہاتی پیشکش کری اور ملازمت حاصل کی اور اوسی فرزند کی ہمراہ حاضر
درگاہ ہوا موافق اپنی اخلاص اور بندگی کے عنایات شاہی سی سربلند ہوا اور عنایت شمشیر مرصع
اور فیل اور اسپ اور خلعت سی امتیاز پایا مینی اوسکو تین انگوٹہیان یاقوت اور الماس اور لعل
کے مرحمت کین مبارک شنبہ کو ستائیسوین تاریخ نورجہان بیگم نے جشن فتح فرزند شاہجہان کا کیا
اور شاہجہانکو بہاری خلعت مع نادری کہ جڑاو پہولون اور موتیون مین آراستہ تہی اور جڑاؤ

سرپیچ مقدہ جواہرات کا اور دستار مع طرہ مروارید اور کمربند مسلسل مروارید کا اور شمشیر مع پرتلہ مرصع
اور پہول کٹارہ اور دو گہوڑی کہ ایک مع زین جڑاؤ تہا اور خاصہ ہاتی مع دو مادہ فیلون کی عنایت
کیا اور اسیطرح فرزند شاہجہان کی بیٹون کو اور بیگمات کو خلعت اور زرین سامان بخشا اور اوسکی عمدہ
نوکرون کو گہوڑی اور خلعت اور جڑاؤ خنجر مرحمت کیی غرض کہ تین لاکہ روپیہ اوسکی اس جشن مین
صرف ہوی اور ملنی او سیدن عبد اللہ خان اور اوسکی بہائی سردار خان کو خلعت اور اسپ دیکر کالپی
کیطرف کہ اونکی جاگیر مین تہی رخصت کیا اور شجاعت خان کو بہی اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ گجرات
مین بوجہ تنخواہ تہی خلعت اور ہاتی دیکر رخصت فرمایا اور سید حاجی کو کہ جاگیردار بہار کا تہا گہوڑا دیکر
رخصت کیا اور جب یہ سنا کہ خاندوران خان پیر و ضعیف ہوگیا ہی طاقت سواری اور دوڑ دہوپ کی
نہین رکہتا اور صوبہ کابل اور بنگش مین کہ ملک فتنہ خیز ہے حاکم جوان قوی چاہیی کہ واسطی
تنبیہ پٹہانون کی کہ ہمیشہ سوار رہا اور دوڑ کیا کری چونکہ احتیاط شرط بادشاہی کی ہی اسواسطی مہابت
خان کو صوبہ دار کابل اور بنگش وغیرہ کا کیا اور خلعت عنایت فرماکر رخصت کیا اور خاندوران کو
ملک ٹہٹہ کی حکومت سی سرفرازی دی اور ابراہیم خان فتح جنگ نی کہ اوسنی پچاس ہاتی بہار سے
پیشکش میں بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری وہان میری واسطی لوگ سون کیلہ لای آجتک ویسا کیلا نہ کہایا
تہا ہر چند ایک انگشت کا تہا لیکن اسقدر شیرین کہ کوئی کیلہ ویسا نہین ہوتا البتہ کچہ سخت اومین تہا
کہ جب دس کیلی مینی کہای تو گرانی معلوم ہوئی اگرچہ کیلہ لائق کہانی کی نہین مگر واسطی کہانی
کے یہ قسم سزاوار ہے اس سال تیئیسوین ماہ جہانگ معرب خان نی آنبہ گجرات سی ڈاک چوکی مین بہیجا
اوسی تاریخ مینی سنا کہ محمد رضا ایلچی میری بہائی شاہ عباس کا آگری مین دستون کی عارضہ

سی مرگیا اور محمد قاسم سوداگر کو میری بہائی کی طرف سی آیا تہا اپنا وصی کر گیا ہی اسواسطی مینی حکم
کیا کہ بموجب اوسکی وصیت کی اوسکی اسباب اور سامان کو حوالہ اوسکی کرین کہ شاہ ایران کی خدمت
مین پہنچاوی اور وہ اپنی روبرو اوسکی وارثون کی سپرد کرین اور سید کبیر اور بختر خان وکلاء عادلخان
کو خلعت اور ہاتی مرحمت فرمائی مبارک شنبہ کو تیرہوین آبان ماہ الہی کی جہانگیر قلی بیگ ترکمان نی
کہ خطاب جانسپار خانی سی سرفراز ہے دکن سی آکر ملازمت حاصل کی اوسکا باپ ایران کی امرا مین سے
تہا میری والد کے عہد مین ولایت سی آیا تہا اونہون نی اوسکو منصب دیکر صوبہ دکن مین بہیجا وہ
وہین رہا اگرچہ بکرر حاضر حضور ہوا ہی لیکن اب کہ شاہجہان نی آکر اوسکی اخلاصمندی اور جانسپاری
بیان کیے تو مینی اوسکو جریدہ درگاہ مین طلب فرمایا کامیاب ہوکر پہر لوٹ جاوی اور اوسیدن اودارام
کو منصب سہ ہزاری ذات اور چودہ سو سوار سی سرفراز کیا ذات کا برہمن ہی عنبر کے یہان بڑا معتبر تہا جب
شاہنواز خان عنبر سی لڑنی گیا تہا تو آدم خان حبشی اور جادو رای اور بابو رای کاتیہ اور اودارام
اور چند سردار نظام الملک کی اوس سی جدا ہوکر شاہنواز خانسی آملی تہی اور بعد شکست عنبر کے عادلخانکی
نرمی اور عنبر کے فریب سے ترک بندگی اور دو تنخواہی کرکے چلی گئی عنبر نے آدم خان سی قرآن شریف درمیان
کرکے وقت غفلت مین فریب سے پکڑا اور قلعہ دولت آباد مین مقید کیا یہانتک کہ آخر اوسکو مار ڈالا اور
بابو رای کاتیہ اور اودارام عادلخان کی یہان گئی عادلخان نی اونکو اپنی یہان آنی نہ دیا اور بابو رای
چند دنون مین اپنی کسی آشنا کی فریب سے مارا گیا اور اودارام پر عنبر نی فوج بہیجی اوسنی خوب لڑکر فوج
عنبر کو شکست دی پہر اوس ملک مین نہ رہ سکا سرحد پر ملک شاہی کی چلا آیا اور امان لیکر مع اہل
وعیال فرزند خرم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نی اسپر بہت عنایت اور مہربانی کیے

اور منصب سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا امیدوار کیا اور ہمراہ اپنی درگاہ مین لایا چونکہ وہ بندہ کار آمدنی تہا اپنی پانسو سوار اور اوسکی اضافہ فرمای اور شاہباز خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا رکہتا تہا پانسو سوار اور عنایت کیی اور فوجدار سرکار سارنگپور اور بعضی صوبہ مالوہ کا کیا اور خانجہانکو خاصہ گہوڑا اور ہاتی مرحمت فرمایا مبارک شنبہ کو دسوئین تاریخ ماہ مذکور کے فرزند شاہجہان نی اپنی پیشکش ملاحظہ مین گذرانی جواہرات اور جڑاو ہتیار اور سامان اور پارچہ نفیس ہر قسم کے سب صحن جہروکہ مین آراستہ کیی اور ہاتی اور گہوڑی مع سامان طلائی اور نقرہ سجاکر اونکی پاس کہڑی کیی مینی اوسکی خاطر کو جہروکہ مین سی اوترکے تفصیل اوس سامان کو دیکہا اوسمین ایک عمدہ لعل تہا کہ بندر گودہ مین اوس فرزند کیواسطی دو لاکہہ روپیہ کو مول لیا گیا تہا وزن سترہ مثقال ساڑہی پانچ رتی کا کہ وزن مین سرکاری لعلونسی بڑہ کر تہا جوہریون نی بہی اوسکی وہی قیمت لگائی اور ایک نیلم تہا لاکہہ روپیہ کا کہ ویسا عمدہ اور بڑا آجتک نہ دیکہا تہا اور ایک الماس جمکورہ کا کہ قیمت اوسکی چالیس ہزار روپیہ کی تہی جمکورہ دکن مین ایک ساگ کو کہتی ہین جبکہ میر تقی خان نظام الملک نے برار کو فتح کیا تو عورتون کی ساتہہ ایکدن باغ کے سیر کو گیا وہان ایک عورت نی اس الماس کو درمیان ساگ جمکورہ کے پاکر نظام الملک کی پاس لیگئی اوس روز سی اسکا نام الماس جمکورہ ہوا اور احمد آباد سی ابراہیم عادلخان کے ہات لگا اور ایک زمرد تہا اوسی عادلخان کی پیشکش مین سی اور اگرچہ نیا تہا مگر ویسا خوشرنگ و نفیس کم دیکہا تہا اور دو موتی کہ ایک نو ماشہ گیارہ رتی قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا اور دوسرا سولہ رتی بارہ ہزار روپیہ قیمت کا تہا نہایت گول و صاف اور دوسرا الماس قطب الملک کی پیشکش مین کا کہ تیس ہزار روپیہ اوسکی قیمت تہی اور ڈیڑہ سو ہاتی کہ سامان تین کا مع زنجیر وغیرہ طلائی تہا اور نو کا نقرہ بلیس ہاتی اونمین

سے مینے داخل فیلخانہ خاص میں کرے پانچ اونمیں بہت عمدہ اور نامی ہیں ایک نور بخت نام کہ فرزند
خورم نے پہلے دن نذر کیا سوا لاکہہ روپیہ قیمت کا دوسرا مہوبت نام کہ عادلخان نے دیا تہا لاکہہ روپیہ قیمت کا
مگر مینے اوسکا نام درجن سال رکہا اور بخت بلند کہ یہ بہی اوسکی پیشکش میں کا تہا اسکی قیمت بہی لاکہہ
روپیہ تہی مینے اسکا نام گران بار رکہا چوتہی ہاتی کا نام قدوسخان اور پانچوین کا فیل امام رضا تہا
یہ دونو قطب الملک کے یہان سے آئے تہے لاکہہ لاکہہ روپیہ انکی بہی قیمت مشخص ہوئی باقی اوسمین ایک
سو گہوڑے عربی اور عراقی کہ اکثر اونمین خوب تہے اونمین سے تین کا زین اور سامان مرصع تہا مختصر
کہ اگر سب پیشکش بابا خورم کی خاص اور وہ جو کچہہ کہ امرا دکن سے لایا ہے مفصل تحریر ہو تو بیان بڑہ جاوے
مجمل یہہ ہے کہ جو کچہہ مینے اوسکی سب پیشکش سے قبول فرمایا قیمتی بیس لاکہہ روپیہ کا تہا اور سوا اسکے سامان
دو لاکہہ روپیہ کا اپنی والدہ نورجہان بیگم کے نذر کیا اور ساٹہہ ہزار روپیہ اور والدہ اور بیگمون کو
دیے یہ سب بحساب ایران چہتر ہزار تومان ہوے اور ست لاکہہ اسی ہزار خانی رائج توران کے
ایسی پیشکش اس سلطنت میں کبہی نہوئی تہی مینے فرزند مذکور پر کمال شفقت اور عنایت کیے
اور اوس سے نہایت راضی ہوں کہ سب اولاد میں لائق تر ہے اللہ تعالی اوسکو عمر و دولت سے
برخوردار کرے اور جو مینے کبہی ہاتی کا شکار نہیں کیا تہا اور گجرات اور سمندر کے دیکہنے کا مشتاق
تہا اور قراولون نے مقام ہاتی کے شکار کا دیکہہ رکہا تہا سو مینے مقرر کیا کہ بعد دیکہنے احمد آباد
اور سمندر کے لوٹتی وقت کہ موسم گرما اور زمانہ شکار ہاتی کا ہوگا تو شکار سے فراغت کرکے
دار الخلافت آگرہ کو روانہ ہونگا اس خیال سے حضرت مریم زمانی اور باقی بیگمات کو مع اسباب اور کارخانجات
سلطانی کے روانہ اکبر آباد کیا اور خود مع ضروری ہمراہیون کی بطریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو

چلا اور شب جمعہ ماہ آبان مین ہمبار کی ماندوسی کوچ کرکے کنارے تال لعلچہ کے مقام کیا فخر شکار
مین ایک نیل گاو بندوقسی ماری اور شنبہ کی رات مہابت خانکو اسپ و فیل خاصہ عنایت کرکے اوسکو صوبہ
داری کابل اور بنگش کے روانہ فرمایا اور اوسکی التماس سے رشید خانکو خلعت اور ہاتی گہوڑا اور خنجر مرصع
دیکر اوسکی کمک کی واسطی مقرر فرمایا اور ابراہیم حسین خانکو بخشی دکن مقرر کیا اور میرک حسین کو اوس
صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کلیان پسر راجہ ٹوڈرمل کہ اوڈیسہ سی آیا تہا بسبب اوسکی چند قصورون
کے تہوڑی دنون سلام سی محروم رکہا اور بعد ثبوت اوسکی بیگناہی کے اسپ او خلعت دیکر ہمراہ
مہابت خان کی مہم بنگش پر معین کیا دوشنبہ کی دن عادلخان کے وکیلونکو طرہ جڑاو بطور دکن کے
عنایت ہوی اور جو افضل خان اور رای رایان نی فرزند شاہجہان کی نوکرونمین سے اس خدمت کو
بخوبی سر انجام دیا تہا اسواسطی اون دونونکو اضافہ منصب سے سرفراز فرماکر رای رایان کو خطاب
بکرماجیت سی کہ ہندی مین عمدہ خطاب ہے ممتاز فرمایا بیشک وہ بندہ شایستہ لائق تربیت ہی اور یہہ
شکار مین جاکر دو نیل بندوقسی ماری دوشنبہ کو پہر ساڑہی چار کوس کوچ کرکے موضع کید حسن مین
اوترا سہ شنبہ کو تین نیل گاو ماری اونمین سے بڑا بارہ من کا ہوا اور اوس روز میرزا رستم سے
عجیب ایک خطا واقع ہوئی کہ بندوق بہر کر سینی سی لگائی اور گولی کو بسبب روانہ ہونی کے
جاب رہا تہا کہ توڑہی بندوق نے آگ لی لی اور بقدر ایک بالشت کی اوسکا سینہ جل گیا اور بارود
نے بدن مین گہس کر زخمی کیا اس سے میرزا کو نہایت الم پہنچا سولہوین کو چار نیل گاو شکار ہوے
مبارک شنبہ کو واسطی سیر دریا کے کہ اوسمین آب روان تہا گیا بیس گز اوپر سی وہان پانی گرتا
تہا دن اوس تماشی مین گذار کر لشکر مین لوٹ آیا اوس روز راجہ جیت پور کا کہ فرزند شاہجہان نے

عرض سی اوسکا گناہ معاف کیا تہا دولت آستانہ بوسی سی مشرف ہوا پہر متفرق نیل گاؤ
اور دو مادہ شیر شکار ہوی پہر جو قراولون نی عرض کیے کہ پرگنہ حاصل پور مین شکار بہت ہے
بڑا لشکر یہان چہوڑ کر بیسوین کو خاص لوگونکی ساتہہ حاصل پور مین کہ تین کوس تہا گیا مین حسام الدین
ولد میر جمال الدین حسین انجو کو کہ عضد الدولہ کا خطاب رکہتا تہا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے
مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور یادگار حسین قوش بیگی اور یادگار قورچی کو کہ مہم بنگش پر مقرر ہوی تہے
ہاتی مرحمت ہوی اور اس تاریخ انگور بیدانہ حسنی کابل سے آئی زبان شکریہ انعامات الہیہ سے قاصر ہی کہ
مسافت تین ماہ پر انگور تر و تازہ عنایت کیی پہر متفرق چند نیل گاؤ اور شکار ہوی جو بیسوین کو کنارے تال
حاصل پور پر بزم پیالہ منعقد ہوی فرزند شاہجہان اور بڑی امیرونکو پیالی عنایت ہوی یوسف خان
پسر حسین خانکو کہ لائق تربیت تہا منصب ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار سی مع اصل و اضافہ سرفراز کیا
اور فوجداری گونڈوانہ پر رخصت فرمایا او سوا اسکی فیل اور خلعت انعام مین دیا پہر رای بہاری داس
دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سی ممتاز ہوا جمعہ کی دن جان نثاری خان کو عنایت
نشان سی سربلند کر کے اسپ و خلعت مرحمت کیا اور دکن کیطرف رخصت فرمایا چہبیسوین کو دو کوس
کوچ کرکے موضع کمال پور مین منزل کیے اور راہ مین ایک نیل گاؤ مارا اور اسی روز رستم خان کہ شاہجہان
کے عمدہ نوکرونمین سی ہے اور برہانپور سی مع لشکر راجہ گونڈوانہ پر معین ہوا تہا ایکسو دس ہاتی
اور سوا لاکہہ روپیہ پیشکش کے لیی ہوی اس تاریخ مین آستانہ بوسی سی مشرف ہوا اور زاہد خان
پسر شجاعت خان منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا ستائیسوین کو
شکار باز و جرہ کا کہیلا اور راہ مین تیل گاؤ بہی ماری اور بیسوین کو بہلول میانہ اور الہ یار کوکہ

کی مہم کو نبٹوانے سے آگر بلامہت حاصل کرے یہ بہلول خان پسر حسین میانہ کا ہی اور میانہ ایک فرقہ ہے
افغانوں کا بہلی حسن لوکر صادق خان کا تہا مگر آدم آقا شناس ہی بہر بادشاہی غلاموں میں
داخل ہوا اور خدمت دکن میں مرا ہر اوسکی بیٹی منصبوں سے سرفراز ہوی اوسکی آٹھ بیٹوں میں سے
دو بیٹی خوب شمشیر زن نکلی اونمیں سے بڑی نی ابتدای جوانی میں وفات پائی اور یہ بہلول رفتہ رفتہ
ہزاری منصب سے سربلند ہوا اور شاہجہان نی برہانپور میں جاگیر اوسی لائق پرورش دیکہکر منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور ہزار سوار سے امیدوار کیا مجکو اوسنی آج تک ندیکہا تہا لیکن چونکہ کمال مشتاق تہا اسواسطی میں نی
اوسکو طلب کیا بیشک خوب خانہ زاد ہی اور جیسی اوسکا باطن شجاعت سے آراستہ ہی ظاہر اوسکا بہی وجاہت
سے خالی نہیں منصب تجویز کیا ہوا شاہجہان کا میں نی اوسکو عنایت کیا اور خطاب سربلند خان کا دیا
اور آگاہ کہ بہی بندہ لائق تربیت ہی اوسکو خدمت حضوری میں سزاوار جانکر بلوالیا بہر غرہ ماہ آذر کو
شکار میں جاکر نیل گاو مارا اور اوس روز اخبار کشمیر سے ظاہر ہوا کہ ایک ابریشم فروش کے گہر میں
دو لڑکیاں جڑوان پشت کیطرف سے پیدا ہوئیں باقی اعضا جدا تہی اور تہوڑی دیر زندہ رہکر مرگئیں
دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کنارے تال کے کہ ڈیرہ ہوا تہا بزم پیالہ مرتب ہوئی لشکر خان کو خلعت
اور ہاتہی مرحمت ہوا اور خدمت دیوانی صوبہ دکن سے سرفراز فرمایا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ
ڈہائی ہزار ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا اور کلارعادلخان کو اشرفیاں کوکب طالع کہ ہر ایک
وزن میں پانسو اشرفیاں مروجہ کے تہیں انعام میں دیں اور سربلند خانکو اسپ و خلعت
عنایت ہوا اور چونکہ بارگو کسی بہی عمدہ خدمتیں وقوع میں آئی تہیں اسواسطی اوسکو
خطاب ہمت خانی کا دیکر خلعت مرحمت کیا جمعہ کو سوا پانچ کوس چلکر پرگنہ دکنان محل نزول اجلال ہوا

اور پہر شنبہ کو اسقدر چلکر قصبہ دہار مین مقام کیا دہار عہد و سعتابی قدیمی شہر ولن مین ہی بسا ہے
راجہ بہوج یہین گذرا ہے اوسکی زمانی کو ہزار برس ہوی اور اکثر سلاطین مالوہ بہی یہان رہی ہین
جب سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن روانہ ہوا تو ایک قلعہ سنگ تراشیدہ کا اوسکی اندر عمارت طول بالا قلعہ ولیکن
بنوایا ظاہر مین بہت عمدہ اوصاف ہی لیکن اوسکی اندر عمارت نہین طول اندر کا بارہ طناب سات گز ہے
اور عرض سات طناب تیرہ گز اور چوڑا دیوار قلعہ کا ساڑہی اونیس گز اور بلندی کنگوری تک ساڑہی
سترہ گز اور اوسکی باہر اندر قلعہ بیرونی کا طول بچین طناب ہے اور شاہ عمید غوری نی کہ جو ساتہہ دلاور
خان کے مشہور تہا اور زمان سلطان محمد پسر سلطان فیروز بادشاہ دہلی کی مین مستقل بادشاہ مالوے
کا گذرا ہے سوا اوسنی باہر بالا قلعہ کے ایک مسجد جامع بنوائی ہے او مقابل در مسجد کے ایک میل لوہیکا
کہڑا کیا ہے جب سلطان بہادر گجراتی نی مالوہ پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میل کو گجرات مین لیجاوی
لوگون نی اوکہاڑتی وقت احتیاط نکی کہ گر کر زمین پر دو ٹکڑی ہو گئی ایک ٹکڑا اوسکا ساڑہی
سات گز کا اور دوسرا سوا چار گز کا ہی اور دوسرا گز کا چونکہ وہان بیفائدہ پڑا تہا مینی حکم کیا کہ بڑا
ٹکڑا لیجا کر آگرہ مین درمیان روضہ میری والد کے اسکو کہڑا کرین اور راتون کو اوسپر روشنی
ہوا کرے اوس مسجد کے دو در مین ایک مضمون کی نثر کہدی ہوئی ہے کہ سلطان عمید غوری نے
سنہ آٹہہ سو ستر مین یہ مسجد تعمیر کیے ہے اور دوسری در پر ایک قصیدہ کندہ ہی کہ اوسمین کے یہ چند
اشعار ہین ؎ خداگان زمان کوکب سپہر جلال ؂ مدار اہل زمین آفتاب اوج کمال ؂ پناہ
ولیت شہر لقب عمید شہ داؤد ؂ کہ افتخار کند غور ازان حمیدہ خصال ؂ معین وناصر دین نبی لاور
خان ؂ کہ برگزیدہ خداوند ایزد متعال ؂ لشہر دہار بنا کرد مسجد جامع ؂ بوقت سعد خجستہ بروز

فرخ فال ❁ گذشتہ بود در تاریخ ہشتصد و ہفتاد ❁ کہ شد تمام ز اقبال درگہ آمال ❁ جب دلاور خان
نی انتقال کیا اوسوقت ہندوستان مین کوئی بادشاہ مستقل نہ تہا اور زمانہ ہرج مرج کا تہا ہوشنگ پسر
دلاور خان نی کہ ہوشیار و باہمت تہا تخت مالوی پر جلوس کیا اوسکی فوت کی بعد تقدیر سے سلطنت
محمود خلجی پسر خانجہان کو کہ ہوشنگ کا وزیر تہا ملی اور اوسکی بعد اوسکی فرزند غیاث الدین کو پہنچی پہر
ناصر الدین پسر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیکر بدنامی کی سند پر بیٹہا پہر اوسکی بعد اوسکا فرزند
محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نی ملک مالوہ اسی محمود سی لیا ہی کہ سلسلہ سلاطین مالوہ کا
محمود مذکور پر تمام ہوتا ہی چہٹی تاریخ پہر شکار مین نیل گاؤ مارا اور میرزا اشرف الدین حسین کاشغری
کو ہاتی عنایت کرکے خدمت صوبہ بنگش پر رخصت کیا اور اودارام کو جڑاؤ خنجر اور اشرفی سو تولہ والی
اور بیس ہزار درب انعام مین دی ساتوین کو تال دہار مین ایک مگر بند وقسی مارا ہر چند یہ بہت بڑا
نہ تہا لیکن مینی آٹہ گز کا لنبا اور ایک گز کا چوڑا دیکہا ہے ہندوستان کی پانیون مین بہت
ہوتی ہین پہر ایک شنبہ کو ساڑہے چار کوس کوچ کرکے سعد لپور مین مقام کیا یہان ایک ندی ناصر الدین
خلجی نی پل باندہا ہی اور کنارے پر مکانات بنوائی ہین مثل کالادیہ کی کہ دونو مقام اوسی کے
بنوائی ہوئی ہین مینی کنارے دریا کی خوب روشنی کراکے مبارک شنبہ کو نوین تاریخ بزم پیالہ
آراستہ کی اور وہان فرزند شاہجہان کو ایک لعل قیمتی سوا لاکہہ روپیہ کا اور دو موتی انعام مین
دی یہ وہ لعل ہے کہ میری پیدا ہونی کی وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نی میری منہ دکہائی
مین دیا تہا اور برسون یہہ میری والد کے سرپیچ مین رہا ہی پہر مینی بہی تبرکا اپنی سرپیچ مین رکہا
قطع نظر مالیت کی مبارک جانکر مینی اس فرزند کو عنایت کیا پہر مبارز خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری

ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات پر معین کیا اور خلعت
اور تلوار اور ہاتی انعام مین دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول
کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضر رکاب شکار سی ہی خطاب شکار خانی کا عنایت کیا اور اودارام خدمت
صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گہوڑون سی سرفرازی پائی اور اوسکی ہمراہ
خنجر خاصہ زرین سامان کا سپہ سالار خانخانان اتالیق کو بہیجا شنبہ کو گیارہوین تاریخ پونی چار کوس چلکر
موضع حلوت مین نزول اجلال کیا بارہوین کو پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کیشو داس مارو کی
مقام کیا میری والد کی وقت سی اسی کی جاگیر مین ہی اسنی اپنا وطن مقرر کیا ہی کہ مکانات اور
باغات بنالیے ہین اور ایک باولی سر راہ بہت عمدہ بنائی ہی تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاؤ
بندوقسی مارا اور نور بخت فیل خاصہ کہ اندر دولتخانہ کی رہتا تہا باوجود موسم سردی کی پانی سے
الفت تمام رکہتا تہا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنی سب بدن پر ڈالتا مینی کہا کہ سردی مین اسکو ضرر نہو
اسواسطی گرم پانی مشکون سی اسکی سونڈ مین ڈالین پہر اتفاقاً جب سرد پانی اوسنی اپنی اوپر ڈالا
تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا چودہوین کو چہہ کوس کوچ کرکے مقام سیلگڑہ مین منزل
ہوئی پندرہوین کو دریای مہی سے اوترکر رام گڈہ مین اوترا سولہوین کو کہ مبارک شنبہ تہا مقام
کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سی سرفراز کرکے
ہاتی دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بہیجا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہزاری ذات اور بارہ سو
سوار مقرر فرمایا اور راجہ بہیم نرائن زمیندار گڈہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تہا اپنی جاگیر کو رخصت
ہوا اور راجہ بہرجو زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکی وطن کو رخصت فرمایا

اور حکم دیا کہ جب وطن پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے جانشین کو حضور ہی مین روانہ کرے کہ اوسکی عوض
درگاہ مین حاضر رہے اور حاجی بلوچ کہ قراولونکا سردار ہے اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہے خطاب
بلوچ خانی سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین [١٧] تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہاولہ مین اوترا اور شنبہ کو
اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کی سوا تین کوس جاکر موضع ناگور مین
کنارے تالاب کی مقام کیا اونیسوین [١٩] کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کی قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین [٢٠]
کو سوا چار کوس جاکر پرگنہ دوحد مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہے جیسے ملنی بدلوسی کوچ
کیا ہے تمام راہ جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین [٢١] کو مقام کرکے بائیسوین [٢٢] کو سوا پانچ کوس
راہ قطع کرکے موضع انباؤ مین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تیئیسوین [٢٣] تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے
مجلس ایاغ مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین [٢٤] تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین
کرتب بازی گرون نے اپنے تماشے دکھلائے ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز تھی پانی کی مدد سے
نگل گیا اور پھر پیٹ سے نکالی پھر چھبیسوین [٢٦] کو پانچ کوس چلکر موضع نیمدہ مین اوترا اور ستائیسوین [٢٧] کو
بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کی مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم
ہوا اوس تال مین نیلوفر جسکو کمودنی کہتے ہین سرخ رنگ کی بکثرت کھلی ہوئی تھی سفید اور سبز پہلی دیکھے
تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملاحت خوش اور نادر تھے کنول کا پھول کمودنی سے بڑا ہوتا ہے اور کنول
دنکو کھلتا ہے راتکو بند ہو جاتا ہے اور نیلوفر راتکو کھلتا ہے دنکو بند ہوتا ہے اور بھنورا ان دونون
پہولونپر بیٹھکر شیرہ کھانیکو بہت لپٹتا ہے اور اکثر بسبب اوسکی بند ہو جانیکی راتکو اوسی مین رہ جاتا ہے
جو زنبور سیاہ ہمیشہ ان پھولون کی ساتھ رہتا ہے اسواسطے ہندی شاعر بھونرے کو کنول پر عاشق

بازیگران

باندہتی ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کی عمدہ مضامین اسمین کہتی ہین تان سین کلانوت

کہ میری والد کے خدمت مین اپنی وقت کا بی مثل تہا اور گل گائی والونکا اوستاد ہی اونہی ایک نقشی مین

معشوق کے مونہہ کو آفتاب اور آنکہہ کہولنی کو کنول کا کہلنا اور آنکہونکی تیلیونکو بہنوری کا نکلنا تشبیہ

دیا ہی اور ایک دوہری مین معشوق کے کنیا ہی آنکہو ںنی دیکہنی کو تشبیہ ساتہہ کہلنی کنول اور نکلنی بہنورے

کے دی ہی اور اس منزل مین انجیر احمد آباد کی آئی اگرچہ برہانپور کے بہی عمدہ ہوتی ہین لیکن شیرین اور کم

دانہ ہین ہینی وہان دو مقام کیی اور سرفراز خان نی احمد آباد سی وہین آکر ملاقات حاصل کے اوسکی

پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپیہ کی اور دو ہاتی دو گہوڑی اور ساتہہ بہلیین

مع بیلون کے اور چند تہان گجراتی کپڑی مقبول ہوی باقی سامان ہینی اوسیکو بخشا سرفراز خان

نواسہ مصاحب بیگ کا ہی کہ میری دادا حضرت ہمایون شاہ کی امیرون مین سی تہا اور میری والد

اوسکو اوسکی دادا کی نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تہی ہینی اول جلوس اپنی مین اوسکا منصب بڑہاکر

صوبۂ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تہا گجرات مین اچہی کام کیی ہینی اوسکو

سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی سی سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا

جمعہ کو غرۂ ماہ دی کی چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جہود پر اوترا یہان راجہ مان افسر خدمتی

پیادونکا رو ہو مچہلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سی نہ ملی تہی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہی کمال مین خوش ہوا

اور راجہ مان کو گہوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہے لیکن اس منزل سی بہت

اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہی کہ جنگل اور زمین اور لباس اور زبان لوگون کی سب نئی

اور غیر ہے اس صحرا مین درخت آنبہ اور املی اور کہرنی کی بہت ہین ہر کہیت مین باڑ تہور کیی

اور تمام ملک یہ ریت کا ہی تہوڑی جماعت سی گرد بہت اوٹہتی ہی ہمنی کہا کہ اس ملک کو عوض احمد آباد
کے گرد آباد کرنا چاہیی دوسری تاریخ چار کوس جا کر کنارے دریای مہی کی اوترا او تیسری کو پہر
چار کوس جا کر موضع بردلہ میں نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبداروں نی کہ صوبہ گجرات میں مقرر
تہی آکر آستانہ بوسی حاصل کیے چوتہی کو پانچ کوس چلکر جیرسیما میں اوترا پانچوین کو ساڑہی چار کوس
مسافت طی کر کے پرگنہ موندہ اعلام اقبال سے مشرف ہوا اس دن تین نیل گائو ماری بڑا اونمین تیرہ
من دس سیر کا تہا چہٹی کو چہہ کوس چلکر پرگنہ نیلاو میں منزل ہوئی اور تیرہ بلبین سے میں نثار کرتا ہوا نکلا
ساتوین کو ساڑہی چہہ کوس چلکر پرگنہ نیلاب میں فروکش ہوا گجرات میں اس سی بڑا کوئی پرگنہ
نہین سات لاکہہ روپیہ اسکا حاصل ہے چونکہ یہان کی لوگونکی سواری کا مدار گاڑی پر ہے مجکو بہی
دیکہکر شوق گاڑی پر سواری کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹہہ کر گیا لیکن گرد و غبار سی بہت تکلیف
ہوئی پہر آخر منزل تک خاص گہوڑی پر گیا راہ میں مقرب خان نی احمد آباد سی آکر سعادت ملازمت
حاصل کیے اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تہا پیشکش کیا جمعہ کو آٹہوین تاریخ
ساڑہی چہہ کوس جا کر کنارے سمندر کی نزول اقبال فرمایا کہنبایت قدیمی بندر ہی برہمنونکی
قول سی کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو ہوی پہلے اسکا نام ترنباوتی تہا اور راجہ ترنبگ کنوار وہانکا حاکم تہا
اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکہا جاوی تو کتاب دراز ہو جاوی غرض جبکہ نوبت
ریاست راجہ ابہی کمار کو کہ اوسکا نواسہ تہا پہنچی تو تقدیر سی اس شہر میں ایک بلا نازل ہوئی کہ اسقدر
خاک برسی کہ تمام مکانات او شہر چہپ گیا او بہت جاندار ہلاک ہوی کہتی ہین کہ ایک بت کی
جسکو راجہ پوجتا تہا کئی دن پہلی راجہ سی یہ واقعہ کہدیا تہا راجہ مع اہل و عیال اور اوس بت کی

جہاز پر سوار ہوکر وہان سی دور چلا گیا مگر تقدیر سی وہ جہاز بہی طوفان مین آکر ڈوب گیا لیکن راجہ کے جو حیات باقی رہتی جہاز کی ستون پر بہتا ہوا کنارہ آلگا اور یہین سی شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطی علامت کی کہڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استہنب اور کہنب کہتی ہین اس سببسی اس شہر کو استنب نگری اور کہنباوتی کہتی ہین اور کبہی راجہ کی نام پر تربناوتی کہتی ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سی کہنبایت ہوگیا اس شہر کے قریب ایک بڑی کہاری سمندر کی ہی طول اوسکا چالیس کوس اور عرض سات کوس جہاز اوس کہاری مین نہین آتا بندرگوکہ مین کہ توابع کہنبایت سی ہی دریا کی کنارہ پر لنگر کر دیتی ہین اور وہ مالسی اسباب غراب مین بہر کر کہنبایت مین لاتی ہین اور اسطرح لی جاتی ہین میری پہنچنی سے پہلی چند روز وہان کئی جہاز فرنگ کی آئی تہی اور خرید و فروخت کرکے جانا چاہتی تہی ایک غراب آراستہ کرکے تماشا دکہلایا اور اجازت لیکر راہی مقصود ہوگیا ہوین کو مین خود غراب پر بیٹہکر ایک کوس کے قریب پانی مین پہرا آیا ہوین کو شکار مین چیتی سی دو ہرن مارے پہر سیر تال تارنگ سرکو سوار ہوا اور شہر مین سی نثار کرتا ہوا گیا میری حضرت والد مرحوم کی وقت مین کلیان رای کی حاکم اس بندر کا تہا بحکم بادشاہی ایک قلعہ پختہ چونے اینٹ کا گرد شہر کے بنایا ہی بہت سوداگر اطراف سے آکر اس شہر مین بسی ہین اور عمدہ اور خوش وضع مکانات تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خورمی سے اوقات زندگانی وہان بسر کرتی ہین بازار اس شہر کا اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہے عمارات اسمین گنجان اور بکثرت ہین گجرات بادشاہون کے وقت مین درمیان اس شہر کے سائر مین حاصل بہادان کا بہت لیا کرتی تہی اب مینی حکم دیا ہی کہ چالیس مین ایک لیا کرین اور زیادہ سے دست بردار ہون کہ تجار اور خلق کو رنج نہ پہنچی اور ترقی کاروبار حاصل ہو بخلاف اور بندرونکی

ز و بان حاصل دس مین ایک لیتی ہین اور سوداگرون کو بہت تکلیف دیتی تہی اور جلدہ مین بہی کم
تر اسکی ہی بجای ایک کی چار لیتی ہین بلکہ زیادہ اسیسی قیاس کیا جاوی کہ حاصل بندر گجرات شہر کا اگلی
حکام کے وقت مین کسقدر زیادہ تہا شکر اللہ تعالی کا کہ مجکو توفیق معافی محصولات کل ممالک محروسہ کے بعد
نہایت ہی عنایت فرمای اور نام محصولونکا میری تمام ملک سی جاتا رہا اور انہین دنون مینی حکم کیا کہ تنکہ
طلا اور نقری کا وزن مہر اور روپیہ معمولی سی نصفی بناوین اور تنکہ طلا پر ایک طرف یہ لکہین جہانگیر شاہی
سنہ ۱۰۲۷ اور دوسری طرف یہ ہو ضرب کہنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور سکہ تنکہ نقرہ کا یون ہو کہ ایکطرف درمیان مین
لفظ جہانگیر شاہی سنہ ۱۰۲۷ کا ہو اور گرد اوسکی یہ مصرع بزر این سکہ زد شاہ جہانگیر ظفر پرتو اور دوسری طرف
درمیان مین یہ ہو ضرب کہنبایت سنہ ۱۲ جلوس اور اوسکی گرد یہ دوسرا مصرع بعد از فتح دکن آمد چو در گجرات
از ماندو کسی عہد مین تنکی سوا میری زمانی کی مسکوک نہین ہوی او تنکی سونا چاندی کی میری نکالی
ہوی ہین اور اسکا نام تنکہ جہانگیری رکہا ملیغی او مبارک شنبہ مین چودہوین تاریخ پیشکش امانت خان
متصدی بندر کہنبایت کی محل مین ملاحظہ سی گذری منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات
اور چار سو سوار کا مقرر ہوا اور نور الدین قلی منصب مین ہزاری ذات اور چہ سو سوار سی مع اصل
و اضافہ کے سرفراز ہوا جمعہ کو نوربخت ہاتی پر بیٹہکر اور گہوڑی کی دوڑ ایا بہت خوب دوڑا اور رکتی
وقت بہی اچہا رکا یہ تیسری مرتبہ ہی کہ مین خود سوار ہوا ہون پہر رامداس لیبہ جلینگہ کا منصب
ڈیڑہ ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور دلاب خان اور امانت خان اور
سید بایزید بارہہ کو ہاتی عنایت کری ان چند روزون کہ کنارہ سمندر کے مقام لشکر کا تہا سوداگر
اور اہل حقیبہ اور ارباب استحقاق اور کل رہنی والون کو بندر کہنبایت کی مینی ملاحظہ کیا اور

موافق حال ہر کسی کے خلعت اور اسپ اور خرچ اور جاگیر عنایت کی اور اسی تاریخ سید محمد سجادہ نشین
شاہ عالم کا اور بیٹی شیخ محمد غوث کی اور شیخ حیدر نواسہ میان وجیہ الدین کا اور دوسری مشایخ
جتنی والی احمد آباد کی واسطی استقبال کے آکر مجھسی ملی اور جو مطلوب دیکھنا سمندر اور اوسکی اوبار چڑہاو
کا تہا اسواسطی اس عزم مقام کر کی سہ شنبہ کو انیسوین ۱۹ تاریخ نشان اقبال احمد آباد کیطرف بلند کیی عمدہ
مچھلی یہان کی عربیت نام کرجال اسے پکڑ کر میری واسطی لای بتینک اور قسم کی مچھلیون سی یہان
کی بہتر ہے مگر وہ ہوے لذت کو نہین پاتی اور غذا خاص گجراتیون کی باجری کی کھچڑی ہی اوسکو لذیذہ
کہتی ہین باجرہ سوا ہندوستان کی اور کہین نہین ہوتا اور بہ نسبت تمام ہندوستان کی گجرات مین
بہت ہی اور سب اناج مین سستا ہی مینی آگی کبہی نہین کہایا تہا جب بواکر کہایا تو خالی لذت سی نہ تہا
مجہی پسند آئی اور حکم کیا کہ عمل پرہیزی کی دنون مین جب ترک حیوانات کیا کرون تواسکی کھچڑی اکثر
خاصہ پر حاضر کیا کرو پنجشنبہ کو سوا چھہ کوس کوچ کیا اور موضع کو سالہ مین منزل ہوئی اور بیسوین ۲۰
تاریخ پرگنہ بارہ سی نکلکر کنارے ایک نہر کے اوترا یہہ منزل چھہ کوس کے تہی اکیسوین کو مقام کر کے
مجلس شراب آراستہ کی اور اس نہر مین بہت مچھلیین شکار کین اور اہل مجلس کو بانٹین جمعہ کو بائیسوین ۲۲
تاریخ چار کوس چلکر موضع بار یجہ مین مقام فرمایا اس راہ مین دیوارین بنی ہوئی دکہائی دین اور مین
گز کے بلند دیکھین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگون نی بقصد ثواب بنوا دین ہین کہ بوجہہ اوٹہانی والی
جب راہ مین تہک جایا کرین تو اسپر رکہکر دم لیا کرین اور پہر بی مشقت اوٹہا دین یہہ عمل خیر نکالا ہوا
خاص گجراتیونکا ہی مجکو بہت پسند آیا اسواسطی حکم دیا کہ تمام بڑہی شہرون مین سرکار کیطرفسی راہ
پر ایسی دیوارین بنائی جاوین ہفتہ تیئیسوین ۲۳ کو پونی پانچ کوس چلکر کنارے تال کا کریہ کی مقام

لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس تالاب کو قطب الدین محمد نواسہ سلطان احمد نے کہ جسنی شہر احمد آباد بسایا تہا
تعمیر کیا ہی چاروں طرف اوسمین پختہ سیڑہیں رکہی ہین اور درمیان تالاب کے چہوٹا باغ اور ایک مکان
بنایا ہی اور کنارے سی اوس مکان تک تالاب مین پل باندہا ہی کہ بسبب بہت دنون کی اکثر جگہہ سی ٹوٹ
گیا ہی اور مقام نشست کا ہی درست نہین ہان ان روزون کہ نشان اقبال احمد آباد کیطرف متوجہ ہوی
صفی خان بخشی گجرات نی سرکار کیطرف سی اوسکی مرمت کی اور باغ صاف کرکے اور نیا ایک مکان کنارے تالاب
اور باغ کی بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوس پل کیطرف نظام الدین احمد نے
کہ میری باپ کی عہد مین گجرات کا بخشی تہا ایک باغ کنارے تال کے بنا ہی اوس وقت مینی سنا کہ عبد اللہ خان نے
بسبب عداوت کی کہ عابد بسبب نظام الدین احمد سی اوسکو تہی درخت اوس باغ کی کٹوا ڈالی ہین اور یہہ بہی
سنا گیا کہ عبد اللہ خان نے اپنی وقت حکومت مین درمیان مجلس شراب کی ایک مسخرہ کو کہ لوگونکو ہنسایا کرتا تہا
بمجرد اس بات کی کہ اوسی بیہوشی مین موسہ سی نادانستہ کوئی حرف نامناسب سنکر خفا ہوا اور اپنی غلام سے
اوسکی گردن اڑوادی مینی بمقتضای عدالت یہ سنکر کمال غصہ کیا اور حکم دیا کہ دیوانی والی ہزار سوار
دو اسپہ اور سہ اسپہ کو ہمراہیان عبد اللہ کی سی موافق ایک اسپہ کی مقرر کرکے باقی روپیہ کر ستر لاکہہ
دام ہوی اوسکی جاگیر سے تحصیل کر لین جو اس منزل مین بر سر راہ مقبرہ شاہ عالم کا واقع ہی مین فاتحہ پڑہکر
وہان سی آگی بڑہا قریب لاکہہ روپیہ کی خرچ تعمیر اس مقبرہ کا ہوا ہوگا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کی ہین
اور سلسلہ انکا حضرت مخدوم جہانیان کیطرف تمام ہوتا ہے یہان کی سب خاص و عام حضرت شاہ عالم کے
معتقد ہین اور کہتی ہین کہ شاہ عالم مردی زندہ کیا کرتی تہی جب کئی مردونکو جلایا اور اونکی والد نے
سنا تو اونکو اس حرکت سی بہت منع کیا کہ اللہ تعالی جل شانہ کی کارخانہ مین گستاخی بہت کیا کر

[illegible] مخدوم جہانیان

کہ خلاف شرط بندگی کی ہی اتفاقاً ان شاہ عالم کا ایک خادم تہا اوسکی فرزند نہین ہوتا تہا اللہ تعالی کی انکی
دعاسی اوسکو لڑکا دیا وہ ستائیس برسکا ہوکر مرگیا وہ خادم روتا ہوا زار زار انکی پاس آیا اور عرض کی کہ
حضرت میری ایک بیٹا تہا کہ مرگیا جو آپکی دعاسی اللہ تعالے جلت قدرتہ نی دیا تہا اب امیدوار ہون کہ پہر آپکی دعاکی
سے وہ زندہ ہو جاوی شاہ عالم ایک لحظہ متفکر ہوکر اپنی حجرہ مین گئی اور خادم بیقرار ہوکر آپکی چہوٹی فرزند
کے پاس کہ اونکو بہت چاہتی تہی آیا اور کہنی لگا کہ میان تم اندر جاکر میری بیٹی کی زندگی کی لیی اپنی والد سے
دعا کراو فرزند شاہ عالم نی اندر جاکر بباعث کم عمری کی اس باب مین کمال مبالغہ کیا شاہ عالم نی کہا اگر تم اوسکی
جینی پر راضی ہو تو اپنی جان اوسکی عوض دو شاید میری دعا مقبول ہو لڑکی نی کہا جسمین رضا اللہ تعالے
کی اور آپکی خوشی ہو وہ عین رضامندی میری ہی شاہ عالم نی اپنی بیٹی کی دونو ہاتہہ پکڑکر اوٹہا
لیا اور آسمان کیطرف موںہ کرکے کہا بار الہا عوض اوس بزغالہ کے اس بزغالہ کو لی اوسیوقت فرزند اونکا
راہی فردوس ہوا شاہ عالم نی اوسکو اپنی پلنگ پر لٹاکر اپنی چادر اوڑہا دی اور باہر نکلکر اوس خادم سے
کہا کہ اپنی گہر جا اور اپنی لڑکیکی خبر لے شاید اوسکو سکتہ ہوا ہوا اور نہ مرا ہو جب وہ گہر مین آیا تو اپنی لڑکیکو
زندہ پایا غرضکہ ملک گجرات مین اسطرحکی قصی شاہ عالم سی بہت بیان کرتی ہین اور مینی خود سید محمد
صاحب سجادہ نشین اونکی سی کہ بڑی صاحب فضیلت ہین پوچہا کہ یہ قصہ کسطرح ہی اونہون نی کہا
مینی اپنی باپ دادا سی اسیطرح بلا خلاف سنا ہی اور اوسکی شہرت متواتر سے واللہ اعلم اگرچہ یہ بات
مقتضای عقل سے دور ہے لیکن باعتماد بہت مشہور ہونی کے لکہا رحلت شاہ عالم کی سنہ اٹہہ سو اسی
ہجری مین واقع ہوئی ہی عہد سلطنت سلطان محمود بیگڑہ مین اور مقبرہ آپکا بنوایا ہوا تاج خان
تریاقی کا ہی کہ سلطان مظفر ابن محمود کی بڑی سرداروں مین سی تہی بروز دوشنبہ کو ساعت

نیک واسطی داخل ہونی شہر کے مقرر ہوئی تھی اسواسطی یکشنبہ کو جو بیسوین تاریخ مقام فرمایا یہین خربوزے
کاریز کے کہ ایک قصبہ ہے توابع سی میری واسطی آئی خراسان مین ویسی خربوزی اورکہین نہین ہوتے
جیسی خربوزی کاریز کی ہین باوجودیکہ مسافت ایکہزار چارسو کوس ہے مدت پانچ مہینی مین آئی تہی
تب بہی بہت تروتازہ آئی اور اتنی بہت تہی کہ میری سب لوگونکو کافی ہوی اور انہین دنون کیلی بنگالہ
سے آئی اور باوجودیکہ مسافت ہزار کوس ہے آئی ہین خراب نہوی چونکہ اسکی طرف مجکو کمال رغبت ہے
اسواسطی ڈاک چوکی والی ہاتہون ہاتہ میری خاصہ پر پہنچاتی رہتی ہین زبان الله تعالی کے ادای شکر
سے قاصر ہی مصرعہ شکر نعمتہای تو چندانکہ نعمتہای تست ۔ امانت خان نی دو دانت ہاتی کے
نذر کیی ایک اوسمین تین گز آٹہ طسو کا طول ہین اور سولہ طسو کا موٹائی ہین تہا وزن ہین تین من
دو سیر کا کہ عراقی ساڑہی چوبیس من ہوتی ہین دوشنبہ کو پچیسوین [۲۵] تاریخ چہہ گہڑی دن چڑہی
نیک ساعت مین طرف شہر کے روانہ ہوا اور صورت گجہ نام ہاتی پر کہ مجہی پسندتر تہا سوار ہوا باوجودیکہ
مست تہا لیکن بسبب اعتماد کی اوسپر خوف نکیا ایک مخلوق مرد و زن سی گلی کوچی نہین بہری تہی بلکہ
دیوارونپر بہی میرا انتظار کرتی تہی شہر احمدآباد کی مینی جیسی تعریف کی ہی ویسا نکلا راستہ بازار کا ہرچند
بہت چوڑا ہے لیکن دوکانین اوسکی موافق وسیع نہین عمارات بازار تمام چوبی ہی کوچہ و بازار پر گرد
و غبار کناری تال کاکریہ سی قلعہ کے اندر تک جسکو یہ لوگ بدر کہتی ہین نچہاور اور خیرات کرتا ہوا گیا مین
بدر یہان یعنی مبارک کی ہی مکانات سلاطین گجرات کی جو بدر مین واقع ہین اس مدت چہہ سال
مین خراب ہوگئی ہین ہماری طرف کی حاکمون نی اکثر کو درست اور تعمیر کیا ہے جب مین ماندو سی احمدآباد
کو چلا تو مقرب خان نی ایک قدیم مکان کو تعمیر کرکے دیوانخانہ ایک بنایا کہ میری واسطی ضروری تہا

مشتمل جھروکہ اور دربار عام وخاص پر بنایا جو اوس روز مبارک مین وزن فرزند شاہجہان کا ہوا اوسکو
برسم قدیم اوسکو سونا چاندی اور باقی اجناس مین تلوایا اور اوسکا ستائیسوان[٢٧] سال بخیر وخوبی شروع ہوا
اللہ تعالی اوسکو مجھپر مبارک کری اور عمر سی کامیاب رکھی پھر اوسیدن یعنی ملک گجرات اوس فرزند کی جاگیر
مین دیا قلعہ ماندو سی بندر کھنبایت تک جسراہ سی کہ مین آیا ایکسو چوبیس کوس ہے اٹھائیس[٢٨] کوچ تیس مقام
ہوی تھی اور شہر کھنبایت مین دس روز مقام کیا وہان سی احمد آباد تک اکیس[٢١] کوس ہے پانچ کوچ دو مقام کرکے
پہنچا مین غرضکہ ماندو سی کھنبایت تک اور وہان سی احمد آباد تک بہ تفصیل سابق ایکسو پینتالیس[١٤٥] کوس کی مسافت
ہی ساڑہی دو مہینی مین آیا مین کل تینتیس[٣٣] کوچ اور بیالیس[٤٢] مقام ہوی پہر دیکھنی کو مسجد جامع کی جو چوک
مین ہے وہان جاکر فقرا کو روپیہ تقسیم کیا یہ خیرات اپنی ہاتہہ سے کی یہ مسجد بنائی ہوئی سلطان احمد کی ہی جسنی
احمد آباد بسایا ہی تین در اوسکی ہین اوسکی دونو طرف بازار ہی اور در شرقی کی مقابلہ مین مقبرہ اوسی
سلطان احمد کا ہی اوس گنبد مین سلطان احمد اور بیٹا اوسکا سلطان محمد اور پوتا اوسکا قطب الدین مدفون
ہین طول صحن مسجد کا سوا عمارت کی ایکسو تین گز ہے اور عرض ننانوی گز ہی اور اوسکی چوگرد دالان
بنا ہی ہین ساڑہی چار گز چوڑی ستون سنگ سرخ کی ہین اور فرش چھیلی اینٹ کا دالان مین اوسکی
ایکسو چون ستون ہین اونکی اوپر گنبد بنا ہی ہین اور طول دالان کا چھہتر گز ہے اور عرض سینتیس گز کا
فرش اور محراب و منبر اوسکی سنگ مرمر کے ہی اور دونون طرف اوسکی پیشطاق کی دو مینار تراشیدہ پتھر کے
ہین ہر ایک پر تین گنبد مین اونپر عجائب نقش ونگار کری ہین اور سیدہی طرف منبر کے جدا ایک شاہ نشین
بنا ہی اوسکی آگی جالی ہی سنگ مرمر کی جب بادشاہ نماز جمعہ اور عید کو آتا ہی تو مع چند اپنی مصاحبون کے
اوسمین جاکر نماز پڑھتا ہی اوسکو یہان والی ملوک خانہ کہتی ہین اور یہ بڑا کام واسطی احتیاط کی کیا ہی

ہجوم عام مین اور بیشک یہ سہی عجیب بنی ہی پہر یکشنبہ کو بین ستائیسوین تاریخ خانقاہ مین شیخ وجیہہ الدین کے
کہ نزدیک دولتخانہ کی تہی گیا اور اونکی مزار کہ اوسکی صحن مین واقع ہی فاتحہ پڑہی یہ خانقاہ صادق خان کی کہ میرے
والد کے امیرونمین سہی تہا بنائی ہی یہ شیخ وجیہہ الدین خلیفہ شیخ محمد غوث کی ہین مگر یہ وہ مرید ہین کہ پیر کو انپر فخر تہا
انکا مرید ہونا دلیل ہے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیہہ الدین کمالات ظاہری اور باطنی سہی آراستہ تہی تیس برس
پہلی آج سہی اس شہر مین اونکی وفات ہوئی پہر اونکی بیٹی شیخ عبداللہ موافق وصیت باپ کی مسند ارشاد
پر بیٹہی بڑی ریاضت کش تہی بعد اونکی انتقال کے اونکی بیٹی شیخ اسد اللہ اونکی جانشین ہوئی اونکا بہی جلد
انتقال ہوا پہر اونکی بہائی شیخ حیدر صاحب سجادہ نشین ہوئی اب بہی زندہ ہین اور اپنی باپ دادا کے
قبر و نیز فقرا کی خدمت مین مشغول ہین صلاحیت اونکی پیشانی سہی ظاہر ہی اون دنون کہ عرس شیخ
وجیہہ الدین کا درپیش تہا مینی ڈیڑہ ہزار روپیہ اوسکی خرچ کو شیخ حیدر کے حوالہ کیی اور ڈیڑہ ہزار روپیہ خانقاہ کے
فقیرونکو دیی اپنی ہاتہہ سہی اور پانسو روپیہ شیخ وجیہہ الدین کے بہائی کو عنایت کیی اسطرح ہر ایک کو اونکی
قدر ہونمین سہی لایق ہر ایک کی خرچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حیدر سہی فرمایا کہ تم جن درویشون
اور فقیرون کو جانتی ہو اونکی واسطی خرچ اور جاگیر کے عرض کرو شنبہ کو اٹہائیسوین تاریخ واسطی سیر
رستم خان باڑی کی گیا مینی ڈیڑہ ہزار روپیہ اوسکی راہ مین نثار کیی باڑی یہان باغ کو کہتی ہین یہ وہ
باغ ہی کہ میری بہائی شاہ مرادی اپنی فرزند رستم نام کی نام پر آباد کیا ہی ایک جشن مبارک شنبہ کا
ملینی اس باغ مین کیا اور بندگان خاص کو پیالی عنایت کیی شام کو سیر باغچہ حویلی شیخ سکندر کے
کی اوسمین انجیر پختہ بہت عمدہ تہی اپنی ہاتہہ سہی اوسمین سہی مینی انجیر توڑی اصل شیخ سکندر کے گجرات
سے ہی اور نہایت معقول شخص ہے سلاطین گجرات کی حالات سہی خوب واقف ہی آٹہہ نو برس سے

میری نیازمندی مین ہی جو فرزند شاہجہان نے رستم خان کو کہ اوسکی عمدہ مصاحبون مین سی ہی احمد آباد کا
حاکم کیا تو مینی شاہجہان کی التماس سے رستم بلند ہی اس رستم خانکو بلحاظ مشارکت نام کے عنایت کی اور اسیدن
راجہ کلیان زمیندار ولایت ایدر کا آستان بوسی سی مشرف ہوا ایک ہاتی نو گہوڑی پیشکش کری پہر مینی
ہاتی اوسیکو بخش دیا یہ گجرات کی معتبر زمینداروں مین سے ہی ملک اوسکا کوہستان راناسی ملا ہی گجرات کی بادشاہ
ہمیشہ اسکی ملک پر لشکرکشی کرتی رہی ہین اگرچہ بعضون نی کچہہ اطاعت بہی کی ہی اور پیشکش کری لیکن کبہی کسی
کے سلام کو نہین آئی جب میری والد نی گجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر روانہ کیا جب اسنی بجاو سوا فرمانبرداری
کے ندیکہا تو بندگی اختیار کے اور حاضر درگاہ ہوا اوس وقت سی سلک بندگان مین منسلک ہی جو احمد آباد مین
حاکم آتا ہی تو یہ راجہ مع لشکر کاروبار کے وقت اوسکی پاس حاضر ہوتا ہی اور روز شنبہ غرہ ماہ بہمن کو چند سین
کہ عمدہ زمینداروں مین سی اس ملک کی ہی دولت آستانہ بوسی سی مشرف ہوا انکو اسپ نذر کیی دوسری
دن راجہ کلیان زمیندار ایدر اور سید مصطفی اور میر فاضل کو ہاتی عنایت ہوی اور دوشنبہ کو واسطی
شکار باز و جرہ کی سوار ہوا روپیہ راہ مین خیرات کری اس روز تا شیا تین بدخشانی میری واسطی
آئین جہٹی تاریخ مبارک شنبہ کو واسطی سیر فتح باغ کے کہ موضع سرخیز مین ہی گیا مین اور راہ مین
روپیہ نثار کیی مزار شیخ احمد کہٹو کی چونکہ راہ مین واقع تہی پہلی وہان جاکر فاتحہ پڑہی کہٹو ناگور کا
ایک قصبہ ہے یہ بزرگ وہان پیدا ہوی تہی اور عہد سلطان احمد مین جسنی احمد آباد بسایا ہی یہان آئی یہ بادشاہ
انکا کمال معتقد تہا یہانکی لوگون کو بہی انسی بہت عقیدت ہی اور بڑا ولی جانتی ہین ہر شب جمعہ سب
خورد و بزرگ انکی مزار پر جمع ہوتی ہین سلطان محمد پسر سلطان احمد نی انکی مزار پر بڑی عمارت بنوائی
ہے اوس مقبرہ مین مسجد اور خانقاہ بہی ہے اور جنوبی طرف اوسکی بڑا تالاب بنوایا ہی لیکن تمامی

اس عمارت کی عہد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد مین ہوئی اور مقبرہ چند سلاطین گجرات
اوس تالاب پر واقع ہی اوسمین سلطان محمود بیگرہ اور سلطان مظفر بیٹا اوسکا اور سلطان محمود شہید
نبیرہ سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تہا مدفون ہین بیگرہ گجراتی زبان مین بڑی بڑی پہیری
موچہونکو کہتی ہین اس شاہ محمود کی بڑہی اور پہیری ہوئی موچہین تہین اسواسطی اسکو بیگرہ کہتی تہی اور انکی
مقبرہ کی قریب گنبد سردارونکی ہین لیکن مقبرہ شیخ بہت بلند اور نفیس ہے قیاس سے صرف اوسکا پانچ لاکہہ
روپیہ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بعد فراغت زیارت کی فتح باغ مین گیا مین اس میدان مین
خانخانان آتالیق نی مظفر خان نبو کو لڑکر شکست دی تہی اسواسطی اسکا نام فتح باغ رکہا گجراتی اسکو
فتح باڑہی کہتی ہین تفصیل اسکی یون ہے کہ جب بہ برکت میری والد کی ملک گجرات فتح ہوا اور نبو قید مین آیا
تو اعتماد خان نی عرض کیا کہ یہ لڑکا ایک بہلبان کا ہی چونکہ سلطان محمود سی کوئی بیٹا نہ تہا
اور سلاطین گجرات کی بہی اولاد سی کوئی نہ تہا اسواسطی ہمنی صلاح وقت دیکہکر اوسکو سلطان محمود
کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا خطاب سلطان مظفر مشہور ہوکر کے ہمنی اپنا بادشاہ اسکو بنایا سب لوگ اس بات
پر راضی ہوی چونکہ میری والد اعتماد خان کی قول کو معتبر جانتی تہی اسواسطی اوس شخص کا
کچہہ وجود معتبر نہ جانا مدتون وہ خدمتگارون مین خدمت کرتا رہا اوسکی احوال پر کچہہ توجہ نفرمائی
غرض وہ فتحپور سے بہاگ کر پہر گجرات مین آیا اور زمینداروں کی گہر ایک مدت تک چہپا رہا یہانتک
کہ میری والد نی شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سی معزول کرکے اعتماد خانکو اوسکی جگہہ حاکم
گجرات کیا اکثر نوکر شہاب الدین خان کی کہ گجرات اونکو پسند تہی اوس سے جدا ہوکر بامید نوکری کی اعتماد
خان کی پاس احمد آباد مین رہی جب اعتماد خان شہر مین آیا تو سبہون نی اوسکی طرف رجوع کیا

اوسنی انکی طرف کچھ توجہ نکی وہ پہر شہاب الدینخان کے پاس بہی نہ جاسکی اور نہ وہان رہ سکی ادہر طرفسی حیران
ہوکر صلاح یہہ دیکہی کہ نہو کی پاس جاکر دست آویز فساد اوسکو گردانین غرض کہ اس ارادی سی سات سو سوار
اوسکی پاس گئی اور نہو کو مع لونیا کاتہی کی کہ اوسکو پناہ دیی تہی فساد پر اوٹہایا اور احمد آباد کو لوٹی اور
شہر کے پاس آئی تک اوسکی جماعت بڑہ گئی جب اعتماد خان نی یہہ سانحہ سنا شیر خان نام اپنی بیٹی کو شہر مین چہوڑ کر
خود بہی شہاب خان کی کہ متوجہ درگاہ کا ہوا تہا دوڑا آیا اوسکو لاکر اوسکی مدد سی علاج اس فساد کا کری اور
ہرچند شہابخان کی ہمراہی بہی عمدہ لوگ جدا ہو گئی تہی لیکن رہی ہوون کی حالسی بہی نشان بی وفائی ظاہر
تہی مگر چار و ناچار اعتماد خان کی ساتہہ راہ مین بہی لوٹا اتفاقاً پہلی انکی پہنچنی سے نہو قلعۂ احمد آباد مین
داخل ہو گیا تہا ماندگان بادشاہی میدان مین لڑائی کو مستعد ہوی او نمک حرام بہی قلعہ سی نکلکر مقابلہ
مین آئی جب فوج نہو کے نمودار ہوئی تو اکثیار کے شہاب خان کی سب ہمراہی نکلکر غنیم سی جا ملی اور
شہاب خان نی شکست کہا کر طرف پٹن کی کہ بادشاہی عملداری مین تہا لوٹ گیا سب مال و اسباب اوسکا
لٹ گیا پہر نہو نی اون مفسدون کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہ بڑودہ مین تہا لشکر کشی کی
اسکی بہی نوکرون نی مانند نوکرون شہاب خان کی بیوفائی ظاہر کیے اور جدا ہو کر نہو سی جا ملی شرح
اس کی اکبرنامہ مین ہی پہر قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کر ڈالا اور اوسکا سب مال کہ مثال
کہ برابر خزانہ ایک بادشاہ کی تہا لٹ گیا تہوڑی دنون مین بنیتالیس [۴۵] ہزار سوار نہو کی پاس جمع ہو گئے
جب یہہ حال میری والد مرحوم نی سُنا تو میرزا خان خلف بیرم خان کو ہمراہ ایک لشکر بہادران رزم
جو کے نہو پر مقرر کیا کہ جا کر اوسکی گوشمالی کرین جب میرزا خان حولی شہر مین پہنچا تو صفوف جنگ آراستہ
کین اوسوقت ہمراہ اوسکی آٹہہ نو ہزار سوار تہے لیکن نہو تیس ہزار سے مقابلہ مین آیا بعد واقع ہونے

جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر و منصور ہوئی اور وہ شکست کھا کر بحال خراب بھاگ گیا میری والد نے
اسکی جلدو میں اوسکا منصب پنجہزاری ذات کا اور خطاب خانخانان کا عنایت کیا اور حکومت گجرات کی میرزا
خان کو دی وہ باغ جو خانخانان نے اوس میدان میں بنایا ہے کنارے دریا کے تھے ہے اور عمارت عالی
مع برآمدہ طرف دریا کے اوسمین بنائی ہے گرد اوسکی دیوار پختہ ہے ایک سو بیس جریب کا وہ باغ ہے قریب دو لاکھ
روپیہ کے اوسمین صرف ہوئے ہین مجکو بہت پسند آیا تمام گجرات مین ایسا باغ نہو گا مینے اوسمین جشن مبارک
شنبہ کا کرکے درباریونکو پیالے عنایت کیے اور رات کو وہان رہکر آخر روز جمعہ کو شہر مین آیا اور روپیہ
راہ مین لٹاتے پہرا اوسکے باغبان نے عرض کیے کہ کئی درخت چنپے کے کہ سامنے اوس برآمدہ کے تھے ایک نوکر نے
مقرب خان کی کاٹ ڈالے ہین مین یہ سنکر کمال غصہ ہوا اور خود اوسکی تحقیق کو گیا بعد ثبوت اس
جرم کے مینے اوسکے دونو انگوٹھے کٹوا ڈالے تا اورونکو عبرت ہو یقین ہے کہ مقرب خانکو اسکی خبر نہوئی ہوگی ورنہ
اوسیوقت سزا دیتا سہ شنبہ کو پندرہوین تاریخ کو کوتوال شہر ایک چور پکڑ لایا کہ پہلے اوسکو کئی بار دزدی مین
پکڑ کر اوسکے اعضا کاٹے تھے چنانچہ سیدہا ہاتھ اور اولٹے ہاتھ کا انگوٹھا تہا اور اولٹا کان اور ناک اور دونو
پٹھی پانو کی کٹی ہوئی تھی لیکن وہ اس حال پر بھی اپنی اس حرکت بد سے باز نہین آتا تہا کل یہ چوری کو
گھاس والے کے گہر مین گیا اوسنے مطلع ہوکر اسکو پکڑ لیا اسنے کئی چہری مین گہاس والے کی مارین اور اوسکو
ہلاک کیا اس شعور مین اوسکے قریبون نے اسکو گرفتار کر لیا مینے وہ چور مقتول کے وارثونکو دیدیا کہ اپنا قصاص
اوس سے لین بارہوین کو تین ہزار روپیہ عظمت خان اور معتقد خان کو حوالہ کیے کہ کل شیخ احمد کہٹو کی قبر پر
جاکر فقرا کو بانٹ دین تیرہوین کو مین فرزند خرم کی مکان مین گیا اور جشن مبارک شنبہ وہان کیا اور اونکو
کو پیالے دیے اور سندر ہاتی خاصہ پیر دوست نے ... اکرام اوسکو میری والد بہت دوست رکھتی تھی بسبب تعجب

شاہجہان کی کمر مجہی کبہی باندہا کرتا تہا مع سامان کی طلائی یعنی زنجیر وغیرہ ساتہہ ایک اور بازو بند صبح کے اوسکو
عنایت کیا اور ایک لاکہہ روپیہ نقد عادلخان کے وکیلونکو عنایت فرمایا پہر اونہین دنون سنا کہ اکرم خان
پسر معظم خان نے جو صوبہ دار اوڑیسہ کا ہی ملک کہوردہ کو اوسنے فتح کیا اور وہانکا راجہ بہاگکر راجہ مہندرہ
کے پاس گیا چونکہ وہ میری بندگان مخلص سے تہا اسواسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی منصب اوسکا مع اصل و
اضافہ سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا کرکے حکم دیا کہ نقارہ اور اسپ اور خلعت بہی اوسکو دیا جاوے درمیان
سرحد اوڑیسہ اور گولکنڈہ کی دو راجہ واسطے تہی ایک کہوردہ کا دوسرا مہندرہ کا ملک کہوردہ کا عملداری
شاہی مین عنایت خداوند کریم سے آگیا اور ملک مہندرہ باقی رہا امید بعنایت الہی یہی ہے کہ قدم ہمت آگی بڑہے
اور عرضداشت قطب الملک کی فرزند شاہجہانکو آئی کہ میرا ملک جو بادشاہی سرحد سے ملا ہوا ہے اور مین ہوا
خواہ مخلص ہون امید ہی کہ مکرم خانکو فرمان ہو جاوے کہ میری ملک سے دست تصرف کوتاہ رکہے یہ مکرم خان کے
شجاعت کی بڑی دلیل ہے کہ قطب الملک سا شخص اوسکی طرف سے متردد ہی اور اسی تاریخ اکرام خان پسر اسلام خانکو
فوجدار فتح پور وغیرہ کا کرکے خلعت اور ہاتی اوسکو مرحمت کیا اور جنید سین پلوہ کو خلعت اور اسپ اور ہاتی سے
ممتاز کیا اور لاچین قاقشال کو فیل عنایت ہوا اور اوسیوقت مظفر پسر میرزا باقی ترخانکو سعادت آستانہ
بوسی حاصل ہوئی اوسکی یاد خبر یارہ زمیندار کچہ کی تہی جب میرزا باقی نے وفات کی تو ریاست ٹہٹہ کی برسر
جانی کو پہنچی تو اوسنے میرزا جانی کے وہم سے اس زمیندار مذکور کے یہان پناہ لی اور طلب لیتے بہی آنیکی بسر
گذران کیے ان دنون کہ لشکر مظفر اور نشان اقبال احمدآباد مین سایہ افگن ہوئی تو اوسنے آکر ملازمت
کیے اگرچہ جنگلی لوگون مین بڑا ہی اور رسم و عادت دریائی سیکہے ہے لیکن چونکہ اوسکی سلسلہ کو نسبت قدیم خدمتگاری ہی اور
حقوق بندگی زمان حضرت صاحبقران ثانی سے ہمارے خاندان کے ساتہہ محقق ہین تو رعایت اوسکی احوال کے

لانہ جاگیر اسوقت دس ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو عنایت کیا اور منصب لایق اوسکی دیا جاویگا شاید
سیاہگری مین خوب مشہور ہووے بائیسوین کو مبارک شنبہ کے دن فتح باغ مین جاکر سیر گلاب کی یہان ایک تختہ
بہت عمدہ تہا یہان گلاب کمتر ہے اسقدر بہے غنیمت تہا سیر لالہ بہی اوسمین خوب تہی چند انجیر تختہ مینے اپنی ہاتہ
سے توڑی بڑا اوسمین ساڑہی سات تولہ کا تہا اور اوسیدن ڈیڑہ ہزار خربوزہ کاریز کے بہیجی ہوی خان
اعظم کے بہیجی مینے ہزار اوسمین سے دربارینکو دی اور پانسو بیگمات کو چار دن اوس باغ مین بخوشی رکہ شہر
مین آیا اور چند خربوزے وہانکی مشایخ کو دی وہ کہاکر حیران ہوی اسواسطی کہ گجرات مین خربوزہ اچہا
نہین ہوتا ستائیسوین کو باغ نگینہ مین کہ دولتخانہ کی اندر ہے ایک شامیانہ گجرات سی اوسکو بنایا تہا مجلس
آراستہ کرکے پیالی دربارینکو دی ایک تختہ انگور کا اس باغ مین خوب پکا ہوا تہا مینے حکم کیا کہ جن دربارین
نے پیالی پی ہین وہ انگور تمکو اپنی ہاتو لسی توڑین اور روز دو شنبہ غرہ اسفندار مذکور کو احمدآباد سے
کوچ کرکے نشان اقبال مالوہ کیطرف بلند ہوی اور کنارے تال کانکریہ تک کہ دولتخانہ وہان آراستہ تہا نشان
کرتا ہوا گیا مین تین دن وہین مقام کیا مبارک شنبہ کو چوتہی تاریخ پیشکش مقرب خان کی ملاحظہ ہوئی
کوئی چیز اوسمین پسند اور مرغوب نہ تہی اوسنے شرمندہ ہوکر وہ پیشکش اپنی فرزندون کی معرفت
محل مین گذرانی کہ مجکو وہان پسند آوی اوسوقت جواہرات اور جڑاو ہتیارون سی اور باقی سامان
قریب لاکہہ روپیہ کے مینے قبول کرکے باقی اوسیکو سپرد دیا اور کچہی گہوڑے نمین سے بہی قریب گہوڑے نمین کوئی
عمدہ اور بہتر نہ تہا جمعہ کو پانچوین تاریخ بعد کوچ چہہ کوس کے کنارے دریای احمدآباد پر مقام ہوا جو فرمان
شاہجہان سے رستم خان کو کہ اوسکی عمدہ نوکر دنمین سے تہا حکومت گجرات پر چہوڑا تہا سو حسب استدعا
اوسکی نشان اور نقارہ اور خلعت اور جڑاو خنجر اوسکو عنایت فرمایا مینے آجتک ہمارے یہان رسم نہ تہی

کہ شہزادونکی نوکرون کو نشان و نقارہ مرحمت ہو چنانچہ میری والدہ باوجود اس محبت کی کہ
مجھسی تھی میری کسی نوکر کو نشان اور نقارہ اور خطاب تجویز نفرمایا جو مجکو فرزند خرم کیطرف عنایت
نہایت ہی اور وہ فی الحقیقت لائق ہر عنایت کی ہی اور نو عمری مین جس مہم پر متوجہ ہوا اوسکو بہتر
خاطر خواہ پورا کیا اسواسطی مینی اوسکی خوشی پوری کیے اور اسی روز مقرب خان نی رخصت وطن کے پائی
اور جو مزار قطب عالم پدر شاہ عالم بخاری کا کہ موضع بتوہ مین بر سر راہ تھا مین خود وہان گیا اور وہانکی
رہنی والونکو پانسو روپیہ دیے چھٹی کو دریاے محمود آباد مین کشتی پر بیٹھکر شکار ماہی کرتا ہوا مقبرہ سید
مبارک بخاری پر کہ کنارے پر واقع تھا گذرا سید مبارک بخاری عمدہ امراے گجرات سی ہی یہ مقبرہ اوسکی
بعد اوسکی فرزند سید میران نی بنایا ہی بہت مضبوط اور عمدہ بلند مکان ہی زیادہ دو لاکھہ روپیہ سے
اوسمین صرف ہوی ہین جتنی مقبری سلاطین گجرات کی مینی دیکھی کوئی اسکو نہین پہنچتا باوجودیکہ وہ حاکم
اور یہ نوکر تھا لیکن ہمت خدا کی طرف سے ہے ہزار آفرین اوس فرزند پر کہ باپ کا ایسا مقبرہ بناوے
کہ دنیا مین ہے اوسکی یادگاری ہے ایک شنبہ کو مقام کر کے مچھلی کا شکار کیا چار سو شکار ہوئین ایک اونمین
ماہی پیولک کہ جسکو سنگ ماہی کہتی ہین نظر آئی شکم اوسکا بڑا اور نکلا ہوا تھا روبرو اپنی اوسکا شکم
چاک کرایا اوسمین ایک تازہ مچھلی نکلی کہ ابھی اوسنی کہائی تھی جب دونو کو تلوایا تو سنگ ماہی ساڑھی
چہہ سیر کی تھی اور وہ کہائی ہوئی دو سیر کے آٹھوین کو سواچار کوس چلکر موضع مودہ مین اترا
وہان کے لوگ برسات گجرات کی بہت تعریف کرتی تھی اتفاقاً آٹھہ پہر تک باران رہا اور گرد و نواح
جو یہ ملک بالکل ریگستان ہے برسات مین کیچڑ نہین ہوتی اور جنگل سبز ہو جاتا ہی غرضکہ نمونہ برسات
کا ہی دیکھا سہ شنبہ کو ساڑھی پانچ کوس چلکر قریب موضع جریسا کی نزول اقبال کا ہوا وہان خبر آئی کہ تانسنگہ

سیلوڑہ داخل جہنم ہوا سیلوڑہ ایک قوم ہی ہنود سی کہ ہمیشہ پاؤن اور سر برہنہ رکہتی ہین بعضی اونمین
بال سر کے اور داڑہی مونچہہ رکہتی ہین اور بعضی نہین اور سیاہ کپڑا نہین پہنتی اونکا یہ دین ہی کہ کسی
جاندار کو تکلیف نہ دینا چاہیی قوم بنیہ انکو اپنا پیر و مرشد سمجہتی ہین اور اونکو سجدہ اور پرستش کرتی ہین
اور سیلوڑون کے دو فرقی ہین ایک تپا دوسرا کرتہل مانسنگہ مذکور سردار قوم کرتہل کا اور بالچند مرشد تپا کا
یہ دونو میری والد کی خدمت مین رہا کرتی تہی جب اونہون نی رحلت فرمائی اور خسرو بہاگا اور مین اوسکی
پیچہی گیا تو رائی سنگہ بہورتیہ زمیندار بیکانیر نی جو میری والد کی عنایت سی مرتبہ امارت کو پہنچا تو مانسنگہ مذکور
سی پوچہا کہ مدت میری سلطنت اور حکمرانی کی کتنی ہی اوسنی کہ خود کو علم نجوم اور تسخیرات کواکب مین
استاد جانتا تہا اوسنی کہا کہ نہایت سلطنت جہانگیر کی دو برس تک ہی وہ بیوقوف اوسکی اعتماد پر بی
رخصت میری اپنی وطن چلا گیا جب مین بعنایت الٰہی لفتح و ظفر مہم خسرو سی لوٹ کر آگرہ کو آیا تو وہ شرمندہ
ہو کر حاضر درگاہ ہوا غرضکہ مانسنگہ مذکور اوسی تین چار ہفتہ مین بیماری جذام مین مبتلا ہوا اور اعضا اوسکی
گر گئی اور اوس حال مین کہ موت اوسکی جینی سی بہتر تہی بیکانیر مین رہا جب مینی یاد کر کی اوسکو بلوایا تو راہ مین
مارے خوف کی زہر کہا کر فی النار ہوا چونکہ نیت میری ہمیشہ خیر و عدالت اور پرورش پر لوگون کی ہے
تو یقین جانتا ہون کہ میری برا چاہنی والی کا یہی حال ہو قوم سیلوڑہ اکثر شہرون مین ہندوستان کے
ہین خصوصاً گجرات مین کہ بنیونکا جو وہان لین دین بہت ہی تو یہ لوگ بہی بہت ہین اور سوا انکی انکے
رہنی کو اور عبادت کی جا مکان بنا ہی ہین کہ حقیقت مین اونکو دار الفساد کہنا چاہیی کہ بنیی
اپنی جورو بیٹیون کو سیوڑونکی پاس بہیجتی ہین اور کچہہ حیا شرم نہین کرتی وہ اونسی طرح طرح کے
فساد اور بیحیائی کرتی تہی اسواسطی مینی سیوڑونکی نکال دینی کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بہیجی کہ جہان یہ ہون

ہیرے ملک سے نکالے جاوین دسوین کو شکار کو گیا اور دو نیل گاو نر و مادہ بندوق سے مارے اوسدن
دلاور خان کی بیٹے نے پٹن سے کہ اوسکے باپ کی جاگیر تنخواہ مین تہا آکر ملازمت حاصل کیے اور دو ہاتہی
گہوڑے نذر کیے کہ بہت خوبصورت اور خوش رفتار تہے ایسے کسی نے تمام گجرات مین نذر نہین کیے گیارہوین
کو کنارے تال کے بزم پیالہ آراستہ ہوئی وہان اون نوکرونکو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تہے
انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اوسدن سے شجاعت خان عرب کو ڈہائی ہزار ذات اور دو ہزار سوار کے
مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور نقارہ اور گہوڑا اور خلعت دیا اور ہمت خان کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات
اور آٹہہ سو سواروں سے ممتاز کرکے خلعت اور ہاتی دیا کفایت خانکو دیوان صوبہ گجرات کا کیا اور
بارہ صدی ذات اور دو سو سواروں سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا صفی خان بخشی اسپ و خلعت سے سرفراز
ہوا خواجہ عاقل کو ڈیڑہ ہزاری منصب ذات اور ساڑہے چہہ سو سوار کا مع اصل و اضافہ مقرر فرماکر احدیونکا
بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور تیس ہزار درب قطب الملک کی وکیل کو کہ پیشکش لایا تہا
انعام ہوے اسدن فرزند شاہجہان نے انار اوسبہی کہ اوسکی واسطے فراہ سے آے تہے مجکو نذر کیے اور
اسقدر بڑے آجتک نہ دیکہے تہے جب تلوایا تو سیب اونتیس [۲۹] تولہ نو ماشہ کی اور انار ساڑہے چالیس تولہ کا
ہوا جمعہ کو بارہوین [۱۲] تاریخ شیخ اسمعیل ولد شیخ محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپے خرچ کو دیے پندرہوین [۱۵] کو
پہر شکار مین دو نیل گاو مارے سولہوین [۱۶] کو مینے مشائخ گجرات کو کہ میرے ہمراہ آے تہے دوبارہ خلعت اور
خرچ اور زمین جاگیر دیکر رخصت فرمایا اور ہر ایک کو کتابین کتبخانہ خاص سے مثل تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی
اور روضۃ الاحباب کے عنایت کین اور اونکی پشت پر آنا گجرات کا اور عنایت کرنا لکہا جب تک مین احمد آباد
مین رہا یہی شغل مجکو تہا کہ غربا اور اہل کمال سے ملون اور اونکو جاگیر عنایت کرون اور باوجودیکہ

شیخ احمد صدر اور کئی مصاحب آج دان مقرر ہوی تہی کہ فقرا اور علما کو سامنی لاوین اور بیٹا شیخ محمد غوث کا اور نبیرہ
شیخ وجیہ الدین کا بہی اس خدمت پر مع مشایخ کی مقرر تہی کہ جہان ایسی لوگونکو سنو میری روبرو لاؤ اور محل مین چند
عورتین بہی اس خدمت پر مقرر تہین کہ بوڑہیون اور بیوہ کو لایا کرین اور مراد میری یہ تہی کہ جو سالہا سال مین محجسا
بادشاہ یہان آیا ہی تو کوئی محروم نہ رہجاوی اسواسطی مینی اسقدر کوشش کی حق تعالی میری نیت کا گواہ ہے کہ مینی قصور
نہین کیا اور اگرچہ مین احمدآباد کی آب و ہوا سی خوش نہین ہوا لیکن دل مین مجکو اس بات کی خوشی ہے کہ میری آنی سی
یہان بہت غربا کی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پہر کوکب پسر قمر خان کو کہ برہانپور مین فقیر ہوکر نکلگیا تہا لوگ پکڑ کر
میری روبرو لائی تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ کوکب نواسہ میر قطب الدین قزوینی کا ہی سادات سیفی سے خانہ زاد موروثی اس خاندان کا ہے
لشکر دکن مین مقرر تہا چند روز وہان تنگدست و پریشان رہا جو بہت دنون اضافہ منصب سے سرفراز ہوا تہا تو مجہ
نا مہربانی اور بی عنایتی کا اوسکو گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہوکر نکل گیا چہ مہینی تمام ملک دکن مین مثل
دولت آباد اور بیدر اور بیجاپور اور کرناٹک اور گولکنڈہ کی سیر کی پہر بندر داؤل مین جاکر کشتی پر بیٹہا اور بندر گو
کہ مین آیا اور بندر سورت اور بروچ وغیرہ پہر کر احمدآباد کو آیا اب زاہد نام ایک نوکر فرزند شاہجہان کا اوسکو پکڑ کر
میری روبرو لایا جب سامنی آیا اوسکی باعث اسکا پوچہا کہ باوجود حقوق باپ دادا اور قدیم خانہ زادگی کی موجب
اس نالایقی کا کیا تہا تو عرض کی کہ قبلۂ عالم کی روبرو جہوٹ کہنا نہ چاہیی حق یہ ہے کہ مین پہلی امیدوار رحمت کا تہا جب نصیب سے
حاصل نہوئی تو سب کچہ چہوڑ کر فقیر ہو نکلا جب اوسکی سچ بات سنی عنایت میری افزون ہوا تو پوچہا کہ اس سفر مین عادلخان
اور قطب الملک اور عنبر وغیرہ کو بہی تونی دیکہا ہی یا نہین اوسنی عرض کی کہ جب مین ایسی دریای بیکران سے محروم
تو لب بہت اپنا اون نہرون سی تر نہین کیا اور وہ بہر نہو کہ اس درگاہ مین جہکر اور کہین سلام کو جہکی غریب نواز
مین جبکہ نسی فقیر ہوکر نکلا ہون اپنا سب احوال بطریق روزنامچہ لکہا ہی حضور اوسمین میرا سب احوال دریافت

گرلین مجکو اوسکی اس بات سی کمال رحم آیا جب اوسکی تحریر دیکھی تو معلوم ہوا کہ اوسنی اس سفر مین محنت کی ہی اور اکثر زیادہ
پیرا ہے مین او سپر بہت مہربان ہوا اور دوسری دن اوسکو حضور مین بلا کر قید اوسکی ہاتھہ پاون کی دور کیے او خلعت اور
گہوڑا او ہزار روپیہ خرچ دیکر اوسکی اگلی منصب پر اضافہ فرمایا اوسقدر اوسپر لطف و مہربانی کی کہ اوسکی خیال مین تہی
اور وہ اپنی زبان حال سی یہہ کہنی لگا ع اینکہ می بینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب ❊ خویشتن را درچنین نعمت پس از چندین
عذاب ❊ پہر ستر ہوین کو چہہ کوس چلکر مقام بارہ مولہ مین اتفاق نزول اقبال کا ہوا پہلی اس سی سنا جاتا تہا کہ
کشمیر مین کچہہ وبا ہی وہان پہنچ کر عرضداشت واقعہ نویس کی آئی کہ اس ملک مین وبا البتہ ہی بہت آدمی تلف ہوی
صورت اوسکی یہہ ہے کہ پہلی دن درد سر قریب ہو کر خون ناک سی بہت جاتا ہی دوسرے دن وہ شخص مر جاتا ہی اور
جس گہر کا ایک شخص اسمین مرتا ہی سب گہر کے لوگ معرض تلف مین آتی ہین اور جو بیمار یا مردی کی پاس جاتا ہی وہ بہی
اسی حال مین مبتلا ہو جاتا ہی اونمین سی ایکنی لاش کو کہانس کے گنجی پر ڈال کر نہلایا تہا اتفاقاً ایک گائی جانی اوسمین سی اگر
کہایا وہ بہی مر گئی پہر کتون نی اوس گائی کا گوشت کہایا وہ سب بہی مر گئی لوگونپر یہہ خوف پڑا کہ باپ بیٹی کی اور بیٹا
باپ کی پاس نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ جس محلہ سی پہلی یہہ بیماری اوٹہی وہان آگ لگی او تین ہزار گہر اوسکی جل گئی اور
اونکی تحریر کو شہر والی اور اطراف کے کہ او شہر نکلے تو ایک گول شکل دروازونپر دیکھی کہ اونمین ہر ایک مجموعہ پر تین تین
دائری بڑی اور دو دائری میانی اور ایک چہوٹا اون شکلونمین تہا اور یہہ شکلین دروازونپر سب گہر والونکی تہین
یہانتک کہ مسجدونمین بہی دیکہین لیکن جس روز سی آگ لگی ہے اور یہہ شکلین دیکہین ہین وبا بہی تخفیف ہو گئی
ہی مینی باعث غرابت کے یہہ حال لکہا عقل سی کچہہ سمجہہ مین نہین آتا واللہ اعلم امید ہے کہ پروردگار مہربان اپنی
گنہگار بندونپر رحم فرما کر اس بلا کو مخلوق سی دور کری اٹہائیسوین کو ڈہائی کوس چلکر کنارے دریا ہی بہت کی
مقام ہوا زمیندار جاگم نی وہان زمین بوسی کی بچاس گہوڑی اور سو اشرفی اور سو روپیہ نذر کیے نام اوسکا

جبا اور جام لقب ہی جو وہان جانشین ہوتا ہی اوسکو جام کہتی ہین یہ سب گجراتی زمینداروں مین عمدہ
اور بہتر ہی بلکہ تمام ہندوستانی راجوتین نامی ہی اسکا ملک سمندسی ملا ہوا ہے چہہ ہزار سوار ہمیشہ اسکی پاس رہتی ہین
کام کیوقت بارہ ہزار سوار تک جمع کرلیتا ہی اوسکی یہان گہوڑا بہت خوب ہوتا ہی دو ہزار روپیہ تک بکجی گہوڑا وہان بکتا ہی
مینی اوس راجہ کو خلعت عنایت کرکی خوشدل کیا اور اسیدن لچھمی نرائن راجہ ملک کوچ کا کہ پرے ہی ملک بنگالہ کی واقع ہے
آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پانسو مہرین نذر کین او وہ عنایت خلعت او خنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور نوازش خان پسر سعد اللہ خان
کہ ملک جونگڑہ کی حکومت پر تہا دولت آستانہ بوسی سے مستعد ہوا انیسوین[19] کو جمعہ کی روز قیام کیا بیسوین[20] کو پونی چار
کوس چلکر کناری تالاب جہبو کی منزل ہوئی اکیسوین[21] کو ساڑہی چار کوس کوچ کرکے کناری تالاب بذر والہ کے اوترا
وہان خبر فوت عظمت خان گجراتی کی سنی کہ بسبب بیماری کے احمد آباد مین رہگیا تہا مصاحبان قدیم مزاجدان سے تہا اور چند مین
عمدہ کی تہین حقیقت ملک دکن اور گجرات سی خوب واقف تہا مجکو اوسکی خبر فوت سی رنج ہوا اوس تالاب مین ایک بوٹی
دیکہی کہ بمجرد ہاتہہ یا لکڑی لگانی کے اکہٹی ہوجاتی تہی اور بعد تہوڑی دیر کے پہر کہلتی تہی پتی اوسکی مانند املی کے
تہی عربی مین اوسکو شجر الحیا کہتی ہین اور ہندی مین لجونتی کہ لاج حیا کو کہتی ہین کہ ہاتہہ لگنی سے مرجہاتی ہے
اسواسطی حیا کی طرف منسوب ہے عجیب چیزین کہتی ہین وہ خشکی مین پیدا ہوتی ہے بائیسوین[22] کو مقام کیا قراولون نے خبر دی
کہ یہان سے قریب ایک شیر مسافرون کو بہت ستاتا ہی اوسکی جنگل مین تازہ آدمیون کی اعضا دیکہی مینی اوسکی طرف توجہ
شکار کی کرکے ایک بندوق مین اوسکا کام تمام کیا اگرچہ بڑا شیر تہا مگر مینی اوس سے زیادہ بڑے مارے ہین جو شیر کہ مینی قلعہ
ماندو مین مارا تہا ساڑہی آٹہہ من کا تہا اور یہ ساڑہی سات من کا تئیسوین[23] کو قریب ساڑہی تین کوس کی کوچ کرکے کنارے
دریای بانبہ کے اوترا اور چوبیسوین[24] کو چہہ کوس چلکر کناری تالاب ہمدہ کی منزل ہوئی سہ شنبہ کو پچیسوین[25] تاریخ مقام
کیا اور مجلس پیالہ آراستہ ہوئی نوازش خان کو سہ ہزاری ذات پر پانصدی کا اضافہ کرکے مع دو ہزار سوار کے سرفراز کیا

اور خلعت اور فیل مرحمت فرما کر رخصت جاگیر پر جانے کی دی اور محمد حسین سنبرکی کو واسطے خرید نے عمدہ گہوڑون کے
بطرف بلخ بہیجا تہا اوسنی اوس تاریخ مین حاضر ہو کر سعادت آستانہ بوسی حاصل کی اوسمین لائی ہوئی گہوڑون مین سے
ایک ابرش نہایت خوشرنگ اور اچہی جوڑ و نکا ہی ابتک ایسا ابرش نہ دیکہا تہا اور گہوڑی قدم باز بہی خوب لایا تہا اسواسطے
مینی اوسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جمعہ کو چہبیسوین ۲۶ تاریخ سوا پانچ کوس جاکر موضع جالود مین منزل ہوئے
اور راجہ لچہمی نرائین کچار اجہ کوچ کو کہ ان دنون مین ملک گجرات اوسکو عنایت کیا ہی بخشش اسپ سے سرفراز کیا شنبہ کو ستائیسوین ۲۷
تاریخ تین کوس جاکر مقام بودہ مین نزول اجلال فرمایا پہر اٹہائیسوین ۲۸ کو پانچ کوس راہ طی کر کے قریب قصبہ دوحد کے کہ یہ قصبہ
سرحد گجرات اور مالوی کا ہی مقام رایات اجلال کا ہوا وہان پہلوان بہاءالدین برق انداز نے ایک بچہ لنگور کا مع ایک بکری
کے ملازمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ میرے ہمراہی ایک بندوقچی نی راہ مین اسکی ماں کو لیے ہوئے درخت پر دیکہ کر
بے رحمی اور سنگدلی سے اوسکو زخم بندوق سے مار ڈالا اوسنی گولی لگتے ہی بچہ کو سینہ سے جدا کر کے اور ڈالی پر ڈال دیا
اور زمین پر گر پڑی دیکہا تو اوسمین جان نتہی اسحال مین وہان مین بہی پہنچا اور اوس بچہ کو اوتار کر واسطے دودہ
پلانی کے اس بکری کی تہن سے ملایا حق تعالی نی اس بکری کو اوسپر ایسا مہربان کیا کہ چاٹنی لگی اور ایسی چاٹنی لگی
کہ یہ گویا اوسکی پیٹ سے نکلا ہی فرمایا مینی کہ یہ بچہ اوس بکری سے جدا کرین بمجرد جدا کرنے کی فریاد اور بیصبری کے
اور بچہ لنگور کا بہی تڑپنی لگا کمال جای تعجب ہے بواسطی غرابت اسحال کے لکہا گیا دوشنبہ کو انتیسوین ۲۹ تاریخ مقام
کر کے شکار نیل گاو کا کہیلا ایک مادہ بندوق سے ماری سہ شنبہ کو تیسوین ۳۰ تاریخ بہی وہین مقام فرمایا فقط

الحمد للہ والمنة کہ جلد اول توزک جہانگیری بتاریخ دوم ماہ شعبان سنہ ۱۲۹۰ ہجری
درمطبع محمدی واقع علیگنج باہتمام غالب علیخان در ٹونک
طبع شد فقط

حکم جہانگیری

بعد تمام ہونے تحریر اس حالات بارہ سال کے کہ خود میں نے لکھے تھے
کارگذاران اہل فن اور محرران شیرین قلم کو حکم
کیا کہ اسکو ایک جلد مرتب اور کئی نسخہای متعدد
لکھیں کہ بندگان خاص کو اطراف و جوانب
میں بھی بھیجی جاویں تا اور شہروں
میں ارباب دولت اور احباب
سعادت اسکو دیکھ کر اپنا
دستور العمل روزگار اسکی موافق
کریں موجب آبادی
ملک اور خوشنودی
خلق اللہ اور رضامندی
میری کا ہو
فقط

اللّٰهم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء

کتاب

توزک جہانگیری اردو

سنہ ۱۲۹۰ ھ

جلد دوم

محمد آباد عرف ٹونک کی محمدی چھاپہ خانہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین

تیرہوان جشن نوروز جلوس مبارک سے

تیئیسوین برس ہے ماہ سنہ ۱۰۲۷ ہجری کو ڈیڑہ پہر دن چڑہے نیر اعظم نے برج حمل مین تحویل کیے
اس نوروز تک ری سلطنت کو بارہ سال گذری تھی عنایت الٓہی سے یہہ تیرہوان
سال بخوشی وخرمی وع ہوا مبارک شنبہ کی دن دوسری فروردی ماہ الٓہی کو جشن
وزن قمر آراستہ ور اللہ تعالی کے کرم سے اکانوان سال میری عمر کا ساتھہ برکت
کے شروع ہوا امید کہ زندگی رضامندی الٓہی مین صرف ہو بعد وزن کی
بندگان خاص ساغر لبریز نہایت سے کامیاب ہوے آصف خان کو دوسرو زکہ

منصب

منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سی سرفراز تہا مینی مہربانی سی اور چار ہزار
سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ اوسکو عنایت کیی اور ثابت خان کو خدمت عرض مکرر
کی دی اور خدمت توپ خانہ معتمد خان کو مرحمت ہوئی اور گہوڑا کچہی کا کہ لسپر دلاورخان
نے پیشکش کیا تہا اور گجرات مین ویسا عمدہ گہوڑا میری سرکار مین نہین آیا لیکن جب
میرزا رستم نی اوسکی بہت خواہش کی تومینی بسبب رغبت اوسکی کے وہ اوسکو عنایت
کیا اور جام کو چار انگوٹہین الماس اور یاقوت اور زمرد اور نیلم کی اور دو باز مرحمت ہوئے
راجہ لچہمی نرائن کو بہی چار انگوٹہین لعل اور عین الہرہ اور زمرد اور نیلم کی دین اور مرو تخان
نی تین ہاتی بنگالہ سی نذر مین بہیجی تہی دو اونمین سی خاصہ مقرر کیی اور شب جمعہ کو مینی
چوگرد تالاب کی خوب روشنی کرائی نہایت عمدہ تماشا ہوا اور حاجی رفیق نی عراق
سی آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی اور خط میری بہائی شاہ عباس کا مجکو دیا
یہہ شخص غلام میر محمد امین قافلہ باشی کا ہی میری اسکو بجای فرزند پرورش کیا ہی مقرر
عمدہ خدمتکار ہی بارہا عراق مین آمد و رفت کی ہی اور میری بہائی نی اباس سی آشنا
ہوا ہی سیار پنچاقی کہوڑی اور سامان عمدہ لایا تہا چنانچہ اوسکی گہوڑون سی چند گہوڑی
اصطبل خاصہ مین داخل کیی جو کہ بندہ کارآمدنی تہا خطاب ملک التجار سی اوسکو سرفراز کیا
اور راجہ لچہمی نرائن کو شمشیر خاصہ اور تسبیح مرصع و چار موتی وسطی حلقہ کان کی عنایت کیی اور
منصب مرزا رستم کا کہ پنجہزاری ذات و ہزار سوار کا تہا اوسپر اضافہ پانسو سوارون کا فرمایا
اور اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات و ہزار سوار سی ممتاز ہوا سرفراز خان کو منصب

ڈہائی ہزاری اور چودہ سوسوار اور معتمد خانکو منصب ہزاری دوسو سواری مین سے اسی معزز کیا اور انی راے سنگہ کو بدلن اور فدائی خان کو اسپ صد مہری عنایت ہوا اور جو اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تہا اوسکی خواہش سے میر قاسم کو کہ خویش اوسکا ہی بخشی احدیون کا اوسی صوبہ مین مقرر کیا اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سی سرفراز کرکے خطاب قاسم خانی سی ممتاز کیا اور پہلی راجہ لچہمی نرائن کو عراقی گہوڑا دیا تہا اِستاریخ مین ہاتی اور ترکی گہوڑا بہی مرحمت کرکی بنگالہ کی طرف رخصت کیا اور راجہ رام کو خاص تلوار مرصع اور جمدہر او تسبیح اور ایک گہوڑا عراقی اور ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو رخصت کیا اور آصف خان کی بہتیجی صالح نام کو منصب ہزاری اور تین سو سوار سی ممتاز کرکے صوبہ بنگالہ کی طرف رخصت کیا وقت رخصت انکی کی ایک گہوڑا بہی مرحمت کیا اور اسی تاریخ میر حملہ نی عراق سی آکر آستان بوسی کی یہہ شخص اصفہان کی سیدون مین معتبر ہی اور انکا خاندان عراق مین ہمیشہ معزز رہا اب اسکا بہتیجا میر رضی میری بہائی شاہ عباس کی خدمتمین منصب صدارت سی مخصوص ہی اور بادشاہ نی اپنی بیٹی اوس سے منسوب کی ہی میر حملہ چودہ برس ہوی کہ عراق سی آکر نزدیک محمد قلی قطب الملک کی گلکنڈہ مین گیا تہا پہلی نام اوسکا محمد امین تہا قطب الملک نی میر حملہ خطاب دیا دس برس تک وہ اوسکا مدار المہام رہا اور صاحب سامان ہوا جب قطب الملک مرگیا اور اوسکا بہتیجا حاکم ہوا تو اوسنی میر سی جیسا چاہیی سلوک نہ کیا اسواسطی میر رخصت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نی بسبب قرابت میر رضی اور صاحب عزت اور با سامان ہونی اوسکی اوسپر شفقت اور توجہ بہت فرمائی اور اوسنی پیشکش لائق پیش کی تین چار برس عراق میں رہا اور ملکین حاصل کین جو کئی بار عرض ہوئی کہ وہ ارادہ یہان آنیکا رکہتا ہی فرمان

بہیجکر بلوایا اور میر ند کور نے بمجرد فرمان پہنچنے کے ترک تعلقات کرکے جریدہ اس بارگاہ مین حاضر
ہوا اور آستان بوسی سی مفتخر ہوکر بارہ گہوڑی اور کوشتین سامان اور دو انگشترین پیشکش
کین جو عقیدت اور اخلاص سی آیا تہا مینی اوسپر بہت عنایت کرکے بالفعل بیس ہزار
درب خرچ اور خلعت عنایت فرمایا پہر خدمت بخشی گری احدیون کی قاسم خان سی لیکر
عنایت خان کو مرحمت کی اور خواجہ عاقل کو کہ قدیمی ملازم تہا خطاب عاقل خانی سی سرفراز
کیا اور خاصہ گہوڑا دیا جمعہ کو دلاور خان نے دکن سی آکر آستان بوسی کی سو اشرفی اور ہزار
روپیہ نذر کیی اور باقر خان فوجدار ملتان کا منصب ہشتصدی ذات اور تین سو سوار سی ممتاز
ہوا اور تجارت خان اور بار ہوی زمیندار صوبہ ملتان کا عنایت فیل سی سربلند ہوی گیارہوین
کو واسطی شکار ہاتی کے دوحد سی کوچ کرکے موضع کرہ بارہ مین نزول فرمایا اور بارہوین کو
نام موضع
موضع سجارہ مین جاکر اوترا یہانسی دوحد آٹہہ کوس ہی اور شکار گاہ ڈیڑ کوس تیرہوین
تاریخ کو مصاحبون کے ہمراہ ہاتی کی شکار کو چلا ہاتیون کی چرائی پہاڑون مین تہی دشواری راہ
سی پیادے وہان جا سکتے تہی لیکن پہلی سی بہت سوارون و پیادون نی اوس جنگل کو گہیر لیا
تہا اور اوس جنگلمین ایک درخت پر تخت لکڑی کا میری واسطے بنا کر اوسکی گرد کی درختون
پر بیٹہکین واسطی باقی امرا کی بنائی تہین دو سو نر ہاتی ساتہہ مضبوط کمندونکی اور بہت متہ زدین
تیار کرکے ہر ہاتی پر دو دو شخص تو خم گہ کے کہ واسطی شکار ہاتی کے مخصوص ہین بٹہا ہوتی
اور حکم دیا تہا کہ جنگلی ہاتیون کو اطراف سی میری سامنی لاوتا اونکی شکار کا تماشا کرو اون تعمیر کرائے
کثرت جہاڑی اور نشیب فرازکی جنگل گہر نہ سکا ہاتی متفرق ہوکر بہاگ نکلی اونمد شاہ جہان کو

میری روبرو آئی اسخوف سی کہ مبادا یہہ بہی اور طرف بہاگ جاوین سرکاری ہاتی بڑہ وا کر اون
سبہونکو باندہ لیا اگرچہ بہت ہاتی شکار نہوی لیکن اونمین دو بہت عمدہ نکلی جو اوس پہاڑ کو
کہ مقام ہاتیونکا تہا ارکس پہاڑی یعنی دیوونکا پہاڑ کہتی تہی اس نسبت سی مینی اون دونون
پہاڑیونکا نام راون سر اور باون سر کہ دیوونکا نام ہی رکہا اور دو دن مقام کرکے سولہوین کو
کوچ کیا اور کرہہ بارہہ مین مقام ہوا حاکم بیگ کوکہ خانہ زاد درگاہ کا ہی خطاب حاکم خانی
سی سرفراز کیا اور تین ہزار روپیہ سنگرام زمیدار پنجاب کو انعام ہوی اور بسبب شدت گرمی کی کوچ
شب کا مقرر کیا اونیسوین کو کہ آفتاب نی برج حمل مین جلوہ گری کی تو مینی جشن عالی آراستہ کرکے
تخت پر جلوس فرمایا شہنواز خان کو کہ پنجہزاری تہا دو ہزار سوار دو اسپہ و سہ اسپہ عنایت کیی اور خواجہ ابو
الحسن میر بخشی کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سواری مع اصل و اضافہ کی سرفرازی دی اور
احمد بیگ خان کابلی حاکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشتوار کا وعدہ دو برس کا کیا تہا اور باوجود گذرنے
اس مدت کی اوسنی فتح نکی اسواسطی اوسکو معزول کرکے دلاور خان کاکر کو صوبہ دار کشمیر کیا اور خلعت
مع ہاتی دیکر رخصت کیا اوسنی بہی تحریر فتح کی عرصہ دو سال مین واسطی تبت اور کشتوار کے لکہدی اور
بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ نی اپنی جاگیر سی کہ سلطان پور مین تہی آکر سعادت آستان بوسی حاصل
قاسم خان کو جڑاو خنجر اور ہاتی عنایت ہوا اور صوبہ داری پنجاب کرکے رخصت فرمایا اکیسوین کو ہانسی
سیہ دکی طرف کوچ کیا اور بسبب گرمی کی سفر اون دنون دشوار تہا مینی جانا آگرہ کا اوس موسم مین
رضی اون کی خیال سے موقوف کیا اور گجرات کی برسات کی تعریف سنکر وہان جانا چاہا لیکن رہنما
کی تین جار رخنی قرار پایا جو عنایت الٰہی ہر وقت میری شامل حال ہی خبر آئی کہ پہر آگرہ مین وبا شروع

ہی اور بہت لوگ تلف ہوتی ہین پہر بیئیسوین کو جشن مبارک شنبہ کا منزل جالوو مین مرتب ہوا
آگے سکہ کا یہہ قاعدہ تہا کہ ایک طرف میرا نام اور دوسری طرف نام مقام اور ماہ اور سنہ
جلوس نقش کرتی تہے اب میری خیال مین آیا کہ مہینی کی جگہہ صورت اوس برج کی کہ اوس سے
مخصوص ہی کہو داکرین جیسی فروردی مین صورت برہ کی اردی بہشت مین ثور کی اوراسطرح
اور دان مین اور یہہ خاص میری ایجاد ہی کسی نے اب تک نہین کیا ہی اعتقاد خان اور مروتخان
متعینہ بنگالہ کو نشان مرحمت ہوے ستائیسوین کو موضع بدر والی مین کہ پرگنہ سہراسی ہے
مقام ہوا وہان آواز کویل کا سنا یہہ جانور بشکل کوّی کے ہی مگر اوس سی چہوٹا آنکہین کوّے
کی کالی اور اسکی سرخ ہوتی ہین اور کویل کی مادہ پر سفید نقطہ ہوتی ہین اور نر یکرنگ سیاہ آواز نر کا
بہت عمدہ ہی او حقیقت مین یہہ ہند کی بلبل ہی کہ جسطرح بلبل بہار مین مست ہوتی ہی مستی
کویل کی برسات مین کہ بہار ہندوستان ہی بڑہتی ہی اور اسکا نالہ دل مین کمال اثر کرتا ہی
انبہ کے پکنے کی وقت بہت مست ہوتی ہی اور اوسکی رنگ و بوسی خوش ہوکر پکارتی ہی اور
کمال یہہ ہی کہ کویل اپنی بچی آپ نہین نکالتی جہاں کوّی کا گہونسلہ خالی پاتی ہی اوسکی انڈون کو چونچہ
سی توڑ کر پہینکدیتی ہی اور اپنی انڈی دیکر اوڑ جاتی ہی کوّا اوسکو اپنا انڈا جانکر بچی نکالتا ہی
مینی خود یہہ امر عجیب الہ آباد مین دیکہا اونتیسوین کو کناری دریای مہی کی منزل ہوی اور وہین
مبارک شنبہ کا جشن کیا وہ پانی اسقدر صاف تہا کہ اگر خشخاش اوسمین گرتی تو معلوم ہوتی
تہی تمام دن بیگمات کی ساتہہ وہین رہا اور بسبب عمدگی اوس جگہہ کے دالان تعمیر کرائے
اور جمعہ کو شکار مچہلی کا کہیلا بڑی بڑی مچہلیان کہ ٹہدار شکار ہوین پہلی فرزند شاہجہان کو

حکم کیا کہ تلوار اپنی آزماوی پہر اور امیرون سی کہا کہ اپنی کمرون کی تلوارین آزماوین شاہجہان کی تلوار نے سب سی زیادہ کاٹا پہر خاص لوگون کو کہ حاضر تہی مچھلیان عنایت کین آور غرہ اردی بہشت مین وہانسی کوچ کیا اور خاص بردارون اور اردلی والون کو حکم دیا کہ راہ مین اور قریب اوس سی جہان بیوہ اور بیچارون کو پاوین جمع کرکی میری روبرو لایا کرین کہ اپنی ہاتہہ سی اونکو دیا کرون کہ اِسْ سی بہتر کوئی شغل نہین تیسری تاریخ شجاعت خان عرب اور ہمت خان اور دوسری متعینان دکن اور گجرات نی دولت آستان بوسی حاصل کی اور احمد اباد کے مشائخ اور اہل کمال نے آکر ملازمت کی چوتہی کو کنارہ دریای محمود اباد کے اوترا رستم خان کو کہ فرزند شاہ جہان نی حکومت گجرات پر چہوڑا تہا اوسنی آکر سعادت آستان بوسی سی سرفرازی حاصل کی جشن مبارک شنبہ چہٹی کو کنارے تال کانکریہ کی مرتب ہوا آور ناہر خان نے حسب الحکم دکن سی آکر کورنش ادا کی پہر فرزند شاہ جہان کو انگوٹھی الماس کی کہ قطب الملک کی پیشکش مین آئی تہی قیمتی ہزار مہر کی مرحمت ہوی اس الماس مین تین خط برابر اور ایک خط منحرف اونکی نیچی واقع تہا کہ نقش اللّٰہ اوس سی معلوم ہوتا تہا اوسنی اوسکو نوادرات سی جانکر بہیجا تہا باوجودیکہ ہونارگ وغیرہ کا جواہرات مین عیب ہی اور فرزند شاہ جہان نی اوسکو واسطی میری بہائی شاہ عباس کی فتوح دکن کی نشانی کرکی بہیجا اِسْ روز مینی ہزار روپیہ بطور انعام رُوکہہ رای بادفروش کو عنایت کیی یہہ شخص اصل مین گجراتی ہی اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکہتا ہی پہلی نام اوسکا بوننٹہ تہا بمعنی بودہ میرے دلمین آیا کہ بوڑہی آدمی کو بوننٹہ سی کیا نسبت خصوصا اب کہ ہمارے سچا

انعام سی سرسبز و بار آور ہوا اسلیی مینی حکم کیا کہ آیندہ اوس کو روکہہ راےی کہا کرین کہ روکہہ
زبان ہندی مین درخت کو کہتی ہین ستاتوین کو مطابق غرہ جمادالاول کے احمدآباد مین آیا
وقت سواری کی فرزند اقبالمند شاہ جہان بیس ہزار چرن جسکی پانچہزار روپیہ ہوتی ہین
واسطی نثار کے لایا در دولت خانہ تک مین نثار کرتا آیا وہان اوسنی طرہ مرصع قیمتی
پچیس ہزار روپیہ کا نذر دیا اوسکی اتباع نے بہی جو اوس صوبہ مین تہی نذرین دین قریب
چالیس ہزار روپیہ کے ہوی ہونگی جب ہمسی عرض کی گئی کہ میرزا خواجہ بیگ صفوی احمدنگر مین
فوت ہوا تو اوس کی متبنیٰ خنجر خان کو کہ فرزند حقیقی سی بہی اوسکو عزیزتر تہا اور فی الحقیقۃ
وہ جوان شیدخدمت طلب قابل پرورش ہی ساتہہ منصب دوہزاری ذات و سوار اصل
و اضافہ کے سرفراز کرکے قلعہ دار احمدنگر کا کیا انہی دنون بسبب شدت گرمی اور عفونت ہوا کے
بیماری کی کثرت ہوئی حاضر و وارد سی کوئی آدمی کم بچا ہوگا کہ تب محرق یا درد اعضا مین مبتلا
نہوا ہو دو تین دن مین لوگون کو ایسا ضعیف و نحیف کر دیا کہ مدت تک بعد صحت کے
اثر باقی رہا لیکن بیماری خیر کی ہے جان کا خطر کم ہی وہان کے معمر لوگون سی معلوم ہوا کہ
تیس برس پہلی اسی قسم کی تپ ہوگئی تہی لیکن ساتہہ خیریت کی نکل گیی بہرحال گجرات
کی آب و ہوا کا نقصان ظاہر ہوا مین یہان کے آنی سی بہت پشیمان ہون امید ہی کہ اللہ
تعالی اس رنج و دغدغہ کو لوگون سی رفع فرماوی تیرہوین مبارک شنبہ کو بدیع الزمان پسر میرزا
شاہرخ ساتہہ منصب ڈیڑہزاری ذات و سوار اور عنایت نشان سی سرفراز ہوکر خدمت فوجداری
سرکار پٹن پر معین ہوا سید نظام فوجدار سرکار لکہنو ساتہہ منصب ہزاری ذات اور سات سو

صوبہ قندہار سی ہی بہادر خان صاحب سوار کے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ متعینان صوبہ قندہار کے التماس سی ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر ہوا سید بہرزخان بارہ بمنصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا زبردست خان کو منصب آٹھہ صدی ذات اور ساڑھی تین سو سوار کے سرفراز فرمایا اندنون قاسم خواجہ دہ بندی نی کہ پانچ باز تو یغون کے ماوراء النہر سی ہمراہ ایک شخص ہمقوم اپنی کی برسم نیاز ارسال کیی تہی ایک باز راستہ مین تلف ہوا چار باز سلامت اوجین مین پہنچی حکم ہوا کہ مبلغ پنجہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کرین تاکہ متاع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کی خرید لیجاوی اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوی اور اوسوقت خان عالم نی جو نزدیک دارای ایران کی ایلچی ہوکر گیا تہا ایک باز آشیانی جسکو فارسی مین اکنہ کہتی ہین اور پیشکشمین ہین بہیجا تہا نظر سی گذرا ظاہر مین کچھ فرق باز دامی سی نہین رکہتا ہی لیکن بعد اوڑانی کی فرق ظاہر ہوتا ہی روز مبارک شنبہ کو بیسوین تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا یوسف خان مرحوم کی نی حسب حکم دکن سی آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی سو اشرفین اور کلگی جڑاو نذر کی میرزا یوسف خان سادات رضوی مشہدی سی ہی اور سلسلہ انکا خراسان مین ہمیشہ مکرم اور معزز رہا ہی اور بالفعل میرے بہائی شاہ عباس نی اپنی لڑکی کو ابو صالح مذکور کی برادر خرد سی منسوب کی ہی باپ اوسکا میرزا الغ خادم باشی روضہ رضیہ امام ہشتم کا ہی اور میرزا یوسف خان یمین پرورش حضرت عرش آشیانی سی مرتبہ امارت اور منصب پنجہزاری کو پہنچا بہت خوب امیر تہا اور نوکر کو بڑی توزک سی رکہتا تہا اور بہت خویش و اقربا اوسکی نزدیک اوسکے

جمع ہوگئی تہی وہ صوبہ دکن مین واصل رحمت آلہی ہوا چند فرزند اوسکی باقی رہی اونکی نظر
حقوق قدامت کی پرورش اونکی کی گئی خصوصا اوسکی بڑہی بیٹی کی پرورش مین بہت توجہ
مصروف فرماکر تہوڑی مدت مین مرتبہ امارت پر پہچایا لیکن اوسمین اور باپ مین فرق
بہت ہی روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیس ہزار درب انعام کی حکیم مسیح الزمان کو
مرحمت ہوی اور حکیم روح اللہ کو سو مہر اور ہزار روپیہ مینی عنایت کیی جو وہ میری مزاج
کو خوب پہچانتا تہا اور دیکہا کہ ہوا گجرات کی ناموافق ہی عرض کی کہ جو مین آپ شراب
وافیون معمولی مین کچہہ کمی فرماؤ گی یہہ تمام کوفت آپ کی یکبارگی جاتی رہی گی جب مینی
اون دونون سی کچہہ کم کیا اول ہی روز فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خورداد کو قزلباش
خان ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور دوسو سوار کی اصل و اضافہ سی سرفراز ہوا اور
عرضی گجپت خان داروغہ فیلخانہ اور بلوچ خان قراول بیگی کی پہنچی کہ اب تک اونتہر ہاتی نر
و مادہ شکار ہوی ہین اور آیندہ جو کچہہ کہ شکار ہونگی عرض کیجاویگی مینی حکم کیا کہ ہاتی بوڑہا اور
چہوٹا ہرگز نپکڑین اور ان دو قسم کی سوا نر و مادہ جو کچہہ نظر آوی پکڑلین چودہوین کو دوہزار
روپیہ واسطی عرس شاہ عالم کی اونکی سجادہ نشین سید محمد کو عنایت کیی اور اسپ خاصہ
کچہی کہ اسپان عمدہ راجہ جام سی تہا اور اوسنی مجکو پیشکش کیا تہا راجہ نرسنگہہ دیو کو مرحمت ہوا
ہزار روپیہ بلوچ خان قراول بیگی کو کہ خدمت شکار فیل پر متعین ہی انعام فرمائی پندرہوین کو
مینی اثر گرانی اور درد سر کا پایا آخر بخار ہوگیا رات کو پیالے معمولی نہ پیی اور بعد آدہی رات کی
آزار خمار کا محنت تب پر زیادہ ہوا صبح تک بستر پر لوٹتا رہا سولوین کو پچہلی دن سی

کم ہوئی اور بصواب دید حکما کے اوس رات دو ثلث پیالہ معتاد کے پیے اور وہ واسطے کہانے
شوربای ماش و برنج کی ہرچند مبالغہ کرتی تہی لیکن مینے قبول نکیا اور جب سے کہ حد تمیز کو پہنچا ہون
یاد نہین کہ کبہی یہہ کہانا کہایا ہو امید ہے کہ ایندہ بہی اسکی حاجت نہ پڑے صبحکو بہی غذا
پر طبیعت راغب نہوی تین دن دوراتین فاقہ سی گذرین باوجودیکہ ایک دن رات تب ہے
مگر ضعف اور ناطاقتی اس مرتبہ کو ہے کہ گویا مدتون صاحب فراش رہا ہون اور اشتہا
بالکل جاتی رہی خواہش کہانی کی نہین ہوتی جای حیرت ہے کہ اس شہر کی بنانی والی کو
کیا خوبی منظور تہی کہ ایسی زمین بی فیض مین شہر بسایا اور بعد اوسکی اورون نی بہی عمر عزیز
اپنی اس خاکدان مین گذاری ہوا اس شہر کی مسموم ہی اور زمین کم آب ریت اور گرد و غبار
جسقدر کہ مذکور ہوا اور پانی ناقص اور غیر ہاضم اور ندی کہ شہر کے کنارے پر ہے سوا برسات
کی خشک رہتی ہی کنوین اکثر شور و تلخ ہین تالاب کہ گرد شہر کی ہین دہوبیون کی صابون سی
گویا کہ چہاچہہ ہین بڑے آدمیون نی جو مقدور رکہتی ہین اپنی مکان مین حوض بنا رکہی
ہین برسات مین آب باران سی پر کردیتی ہین اور سال آیندہ تک اوسی کا پانی پیتی ہین
اور ضرر اوس پانی کا جسکو کبہی ہوا نہ لگی اور رستہ نکلنی بخارات کا اوسمین نہو ظاہر ہے
بجای سبزہ و ریاحین کی تمام جنگلمین زقوم کہڑا ہے اور جو ہوا کہ زقوم زار سی آوے فیض و
منفعت اوسکی معلوم ** مصرعہ ** ای تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم * اول ہہنی احمد باد
کو گرد آباد کہا تہا اب اسکا سموستان نام رکہین یا بیمارستان یا زقوم زار یا جہنم آباد
کہ تمام صفتین اوسمین موجود ہین اگر موسم برسات مانع نہ ہوتا تو مین ایکدن بہی

اس

اس محنت خانہ مین توقف نہین کرتا اور مانند سلیمان علیہ السلام کی تخت ہوائی پر بیٹھکر
چلاتا اور خلق خدا کو اس آفت و رنج سی بچاتا اور اس خیال سی کہ لوگ یہان کی ضعیف دل
اور عاجز ہین اور مبادا کہ کہین بعضی مردمان لشکران لوگون کی گہرونمین بزور تعدی اوتر پڑین
اور فقرا اور مساکین کو ستاوین اور قاضی اور میر عدل بسبب بر نا سکنی کے اون ستم پیشون سے
رو داری اور رعایت کرین اس احتیاط سی جس تاریخ سی کہ مین اس شہر مین آیا ہون باوجود
شدت حرارت ہوا کے ہر روز بعد فراغ عبادت دوپہر کے دریا کی طرف کی جہروکہ مین کہ
کوئی شی حائل در و دیوار اور لیاول و چوبدار سی نہین ہوتی دو تین ساعت نشست کرتا
ہون اور بمقتضای عدالت داد خواہ سے فریاد سنکر ظالم کو موافق خطا کی سزا دیتا ہون حتی کہ
ایام ضعف مین بہی باوجود کمال درد کی ہر روز موافق عادت کی جہروکہ مین بیٹھکر آرام
اپنی پر حرام کیا ہی **نظم** بہر نگہبانی خلق خدا شب نکنم دیدہ بخواب آشنا
از پی آسودگی جملہ تن رنج پسندم بتن خویشتن اللہ کی فضل سی عادت
ایسی پڑ گئی کہ شب و روز مین زیادہ دو تین ساعت نجومی سی نقد وقت کو اب مین
ضایع نہین کرتا اسمین محکود و فائدے منظور ہین ایک آگاہی ملک سی دو ہی
بیدار دلی یاد حق مین اور حیف ہی جو کہ عمر چند روزہ غفلت مین گذری جو بہت بڑی
در پیش ہی اس جگنی کو کہ پہر خواب مین بہی نہین دیکہین گی غنیمت جانکر ایک لحظہ یاد حق
سی غافل نچاہیی ہونا **مصرعہ** باش بیدار کہ خوابی عجبی در پیش ست اور حسد بن
کہ مجکو تپ ہوئی فرزند جان پیوند شاہ جہان کو بہی تپ ہوئی اوسکو وقت مدت

تک رہی دس روز کورنش کو حاضر نہو سکا چوبیسوین تاریخ روز مبارک شنبہ کو
ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آیا گویا بیماری ایک مہینی یا زیادہ پائی
ہی شکر کہ انجام بخیر ہوا روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو میر جملہ کہ اندنون ایران سی
آیا تہا اور کچھہ حال اوسکا اول مذکور ہوا ہی ساتھہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات
اور دو سو سوار کے سربلند ہوا آج بسبب رفع ضعف کی کہ مجکو پہنچا تہا ایک ہاتی
اور ایک گہوڑا اور اور قسم کی چوپایہ اور کچھہ سونا چاندی اور باقی اجناس بطور
صدقہ کے مستحقون کو عنایت ہوا اکثر بندہای درگاہ موافق اپنی تصدقات
لائی تہی ملینی کہا کہ اگر غرض اسی اظہار اخلاص اور مجری ہی تو قبول نہین اور
اگر سبب اسکا صدق عقیدت ہی تو حضور مین لانی کی کیا حاجت بلکہ غائبانہ
فقرا اور مستحقون کو تقسیم کرین ساتوین تیر ماہ الٰہی کو صادق خان بخشی نی منصب
دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفرازی پائی ارادت
خان میر ساماں منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سی ممتاز ہوا میر ابو صالح
رضوی منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور خطاب رضوی خان اور عنایت علم
اور فیل سی سرفراز ہو کر صوبہ دکن کو رخصت ہوا ان دنون عرض ہوی کہ
سپہ سالار اتالیق خان خانان نے اس مصرع مشہور پر مصرعہ بہر نگی گل
زحمت صد خار می باید کشید * غزل کہی ہی اور میرزا رستم صفوی اور اوسکی بیٹی میرزا
مرادنی طبع آزمائی کی ہی ایک مطلع فے البدیہہ میری خیال مین آیا ساغر می رخ دلدار

می باید کشید ابر بسیار است می بسیار میباید کشید حاضران بزم سی ہر شخص نی کہ طبع موزون رکھتا
تہا غزل کہکر گذرانی ظاہر ہوا کہ یہہ مصرعہ مولانا جامی کا ہی اور پوری غزل بہی نظر سی گذری لیکن
سوا اس مصرعہ کی کہ ضرب المثل زمانہ ہی اور کوئی شعر بر کار نہین بلکہ سادہ و ہموار ہی آئی خبر فوت
ہونی احمد بیگ حاکم کشمیر کی آئی بیٹی اوسکی کہ خانہ زاد اس درگاہ کی ہین اور اثر نیکبختی اور کار طلبی کا
اونکی ناصیہ حال سی ظاہر ہی سب تہہ مناصب مناسب تے سرفرازی پاکر صوبہ بنگش و کابل پر متعین ہوئی منصب
اوسکا ڈہائی ہزاری تہا پسر کلان اوسکا ساتہہ منصب تین ہزاری کی اور تین بیٹی دوسری اوسکی
ساتہہ منصب ہٗ نہصدی کی ممتاز ہوی چودہوین مبارک شنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جو ہر شرافت و شجاعت سی
آراستہ ہی اور ایک پہانہ ملک پرانی اوسکی عہد مین ہی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و ہزار سوار مع اصل
و اضافہ و خطاب باقی خانی کی سربلند ہوا آگی کہنور کہ سابق مین دیوان صوبہ گجرات کا تہا ساتہہ
دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا اندنون جفتی کرنا سارس کا کہ ایک دیکہا نہین تہا اور مشہور
ہی کہ کسی نی نہین دیکہا نظر آیا ایک جوڑا سارس کا میری سرکار مین ہی اور لیلی مجنون اون کا
نام ہی ایک روز خواجہ سرانی آکر عرض کی کہ روبرو میری یہہ دونون سارس جفت ہوی
مینی فرمایا کہ پہر اگر جفت ہونی کا ارادہ کرین مجکو اطلاع دینا وقت صبح صادق کی آکر عرض کی کہ
اب جفت ہونا چاہتی ہین اوسی لحظہ مین واسطی تماشی کے گیا مادہ پانو پہیلا کر جہک گئی
نر نے اول ایک پانو پہر دوسرا پانو اوس کی پشت پر رکہہ کر کچہہ دیر بیٹھ کر
جفتی کی اور اوتر آیا پہر گردن زمین پر جہکا کر ایک بار مادہ کے
گرد گشت سے کے ممکن سے ہے کہ انڈے دے کر بچے نکالین گے

ماہ رجب ۱۰۲۶ھ مطابق سال ...

اور محبت سارس مین ساتهہ اپنی جوڑی کے نقلین عجیب غریب سنی ہین جو حد تواتر کو
پہنچین اور عمدہ ہین لکهی جاتی ہین منجملہ فکلی قیام خان نی کہ خانہ زاد درگاہ ہی اور فن
شکار و قراولی مین وقوف تمام رکهتا ہی عرض کی کہ ایک دن مین شکار کو گیا ایک
سارس بیٹها دیکها جب مین نزدیک گیا تو وہ اپنی جگہہ سی اوٹهہ کر چلا اوسکی چال سی
ضعف اور درد ظاہر تہا وہ جہان بیٹها تہا وہان کچہہ استخوان اور پر پڑی دیکهی کہ
وہ اون کو اپنی نیچی دبا کر بیٹها تہا مین اوس جگہہ جال لگا کر چهپ گیا جب اوس سارس نی
وہان آکر چاہا کہ اپنی جگہہ بیٹهی تو پانو جال مین پهنس گیا مینی جا کر اوسکو پکڑ لیا
بہت ہی ہلکا معلوم ہوا جو دیکها تو سینہ اور شکم مین اصلا پر نرہی تہی اور گوشت
اور پوست وہان کا گل گیا تہا اور کرم پڑ گئی تہی بلکہ تمام اعضا مین گوشت نہ تہا ایک
مشت پر و استخوان ہاتہہ آئی ظاہر ہوا کہ جوڑا اوس کا مر گیا اوسکی فراق نی اسحال کو
پہنچایا رباعی بگداخت تن از ہجر دل افروز مرا افروخت چو شمع آہ جان سوز
مرا روز طربم سیاہ شد چون شب غم ننشاند فراق تو بدین روز مرا ہمت خان
نے کہ بندہ خوب ہی اور سخن اوسکا قابل اعتبار عرض کی کہ پرگنہ دو جا مین ایک جوڑہ
سارس کا کنارہ تالاب پر نظر آیا میری ساتهہ کی بندوقچی نے ایک کو مار لیا اور وہین
سر اوس کا کاٹ کر صاف کیا اتفاقا اوس منزل مین دو تین مقام ہوی جوڑا
اوسکا ہمیشہ اوس گرد نواح مین پهرتا تہا اور فریاد و فغان کرتا تہا اوسکی بیقراری سی دل
بهرا اوٹهتا تہا اور سوا ندامت کی کچہہ نہین بن پڑتا تہا جو اوس منزل سی کوچ ہوا حسب

اتفاق بعد پچیس دن کی پہر اوسی منزل مین گذر ہوا وہان کی رہنی والون سی انجام
حال اوس سارس کا پوچہا بولے اوسنی اوسی دن جان دی اور اب تک اثر اوسکی
پروبال کا وہین ہی مینی جا کر دیکہا جس طرح لوگون نی کہا تہا ویسا ہی پایا ایسی
نقلین بہت ہین اونکی لکہنی مین طول ہوتا تہا سولوین کو خبر فوت ہونی راوت شنکر
کی کہ تعینات صوبہ بہار سی تہا عرض ہوئی مان سنگہہ پسر کلان اوس کا منصب
دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار سر فراز ہوا اور بیٹی اور ہمقوم اوسکی ساتہہ اضافہ کی ممتاز
ہوی اور اوسکی متابعت کو مامور ہوے اور مبارک شنبہ اکیسوین کو فیل باون سر شکار کیا
ہوا خاص میر اکہ واسطی ہلجانی کی پرگنہ دو حد مین چہوڑا تہا حضور مین آیا مینی حکم فرمایا کہ
نزدیک جہروکہ جانب دریا کی رکہین تاکہ ہمیشہ زیر نظر رہی فیل خانہ عرش آشیانی مین کوئی
ہاتی کلان تر فیل درجن سال سی جو مدت سی سرگروہ فیلان خاصہ کا تہا نظر نہین آیا
بلندی اوسکی دو گرہ کم پانچ گز الٰہی تہی کہ آٹہہ گز اور تین اونگل شرعی ہوتی ہین اور
بالفعل فیل میری سرکار مین سب سی بڑا پہلوان عالم گجراج ہی کہ حضرت عرش آشیانی
خود بدولت نی اوسکو شکار فرمایا تہا اور سرگروہ فیلان خاصہ میرے کا ہی اونچائی
اوسکا چار گز نیم پاؤ ہی کہ سات گز اور سات اونگل شرعی ہوتی ہین ف گز شرعی
چوبیس اونگل مردم متوسط کے مقرر ہین اور گز الٰہی چالیس انگشت ہی آٹہہ تاریخ کو
مظفر خان نے کہ ساتہہ خدمت صوبہ ولایت ٹٹہہ کی سرفراز تہا سعادت آستان
بوسی حاصل کی سو مہر اور سو روپیہ نذر اور بمقدار ایک لاکہہ روپیہ کی جواہر اور سامان جڑاو

پیشکش کیا ان دنون خبر پہنچی کہ حق تعالی نے فرزند پرویز کو لڑکا دختر شاہ مراد مغفور سے عطا فرمایا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو جو بیسوین کو راہی بہارہ نے دولت آستان بوسی حاصل کی ملک گجرات مین اس سے بڑا کوئی زمیندار نہین ملک اوسکا دریای شور سی ملا ہوا ہی بہارہ اور جام ایک جد ہی ہین اور وس پشت اوپر جا ملتی ہین حاصل کلام ملک اور جمعیت کی جہت سی اعتبار بہارہ کا جام سے زیادہ ہے کہتی ہین کہ وہ واسطی ملاقات کسی سلاطین گجرات کی نہین آیا تہا سلطان محمود نی اوس پر فوج کشی کی اور لڑائی ہوئی فوج محمود پر شکست پڑی القصہ جس وقت کہ خان اعظم واسطی تسخیر قلعہ جوناگڈہ ملک سورتہ کے آیا ننو کہ سلطان مظفر اوس کا خطاب تہا اور آپ کو وہ وارث ملک کہتا تہا اور بحال تباہ پناہ زمیندارون مین روزگار بسر کرتا تہا بعد اوسکی جام سے ساتہ افواج منصورہ کے صف جنگ کر کے شکست کہائی اور ننو بیچ پناہ رای بہارہ کے آیا اعظم خان نے ننو کو رای بہارہ سی طلب کیا مشار الیہ نے جو تاب مقابلہ لشکر منصور کی نہ رکہتا تہا ننو کو حوالہ کر دیا اس دولتخواہی کے سبب صدمات افواج قاہرہ سی محفوظ رہا جب کہ احمد آباد نے ساتہ نزول مواکب اقبال کے رونق پائی اور جلدی سی کوچ ہوا اس باعث وہ ملازمت مین نہ پہنچا اور زمین اوسکی بہی دور تہی اور فرصت بہی مقتضی تعین افواج کی نہ ہوئی جو اتفاق سے پہر مراجعت واقع ہوئی اس دفعہ فرزند شاہ جہان نے راجہ بکرماجیت کو ساتہ

ایک

ایک فوج کے بندہاے درگاہ سے تعین فرمایا وہ نجات اپنی منحصر آنے
مین جان کر خود واسطی سعادت آستان بوس کے دوڑ آیا دوسو مہر
اور دو ہزار روپیہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیی لیکن ایک بہی گھوڑا
ایسا نہ تہا کہ خاطر پسند ہو عمر اوس کی اسّی برس سے زیادہ نظر
آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نوّے سال کا ہون لیکن حواس اور
قوای ظاہری مین کچہہ فتور نہین آیا اوسکی لوگون مین ایک بوڑہا شخص
نظر آیا کہ ریش و بروت اور ابروا وسکی سفید ہوگیی تہی کہتا ہی کہ میرے
ایام طفولیت کو بہارہ یاد رکہتا ہے کہ مین آگی اوسکی بڑا ہوا ہون - اسی
تاریخ کو ابوالحسن منصور ساتہہ خطاب نادرالزمانی کے سرفراز ہوا مجلس
میری جلوس کی دیباچہ جہانگیر نامہ مین کہینچکر سامنی لایا جو سزاوار تحسین اور آفرین
کے تہا مورد الطاف بی نہایات کا ہوا اور مقصود کو پہنچا تصویرین اوسکی
نوادرات روزگار سے ہین اس زمانہ مین نظیر اپنا نہین رکہتا ہی اگر آج اوستاد
عبدالحی اور اوستاد بہزاد ہوتی تو داد اوسکی کا رگی دیتی باپ وسکا آقا رضا مروی میرے
ایام شاہزادگی مین میری خدمتمین رہا ہی اوسکو نسبت خانہ زادگی کی اس
درگاہ سی ہی لیکن اوسکو کچہہ مناسبت اپنی باپ سی نہین بلکہ دونون کو ایک
عالم سی نہین کہہ سکتی ہین مجکو اوسکی ساتہہ خیال تربیت کا بہت ہی
صغرسن سی اب تک خاطر ہمیشہ متوجہ اوسکی پرورش کے لیی تہی

یہان تک کہ کام اوس کا اس درجہ کو پہچا الحق کہ وہ شخص نادر اپنی زمانہ کا
ہی اور ایسا ہی اوستاد منصور نقاش کہ ساتہہ خطاب نادر العصری کے ممتاز
ہی اور فن نقاشی مین یگانہ اپنی عصر کا ہی اور میری باپ کی عہد مین اور میرے
زمانہ مین یہہ دونون شخص ثالث اپنا نہین رکھتی ہین مجکو ذوق تصویر اور مہارت
اوسکی تمیز کی اسقدر رہو گئی ہی کہ اوستادون سی بڑہ گیا ہون اور عمل ہر ایک کا
نظر مین آجاتا ہی بدون اسکی کہ نام اوسکا مذکور ہو معلوم کر لیتا ہون کہ یہہ کام
فلانی کا ہی بلکہ اگر ایک مرقعہ مشتمل چند تصویرون کا ہو اور ہر تصویر عمل جدا
جدا اوستاد کی ہو تو مین معلوم کر جاون گا کہ ہر چہرہ بنایا ہوا فلانی کا ہی اور
جو ایک صورت مین چشم اور ابرو کو کسی دوسری نی کہینچی ہو اس صورت مین
مین سمجہتا ہون کہ اصل چہرہ کہیچا ہوا فلانے کا ہی اور چشم اور ابرو بنائی ہوئی
فلانی کی آکتیسوین کو باران بہت ہوا غرۂ ماہ امرداد تک بہت شدت
سی برسا سولہ روز تک برابر و باران رہا جو یہہ ملک ریت کا ہے
اور عمارتین اوس کی بہت کمزور ہین اس باعث بہت سی مکانات
گر پڑی جنسی چند آدمی بہی تلف ہوی یہان کے رہنی والون سی سنا
گیا کہ ایسا مینہہ کا برسنا کبہی کسی کو یاد نہین کہ کسی سال مین برسا ہو ندی
سا نہر میتہی اگرچہ ظاہر پر آب نظر آتی ہے لیکن اکثر جگہہ پایاب ہے
اور ہاتی ہمیشہ آمد رفت کرتا ہے جون ہین کہ ایک دن مینہہ موقوف ہوا

گہوڑا اور آدمی بہی پایاب گذرنی لگا سرچشمہ اس ندی کا کوہستان ملک رانامین
ہی کوکرہ کی گہاٹی سی نکلتی ہی اور ڈیرکوس نکلکر نیچی میرپور کے گذرتی ہی وہان
اس ندی کو دریای واکل کہتی ہین اور تیس کوس میرپور سی آگی بڑہ کر سابہرمتی
ملتی ہین روز مبارک شنبہ دسوین کو راو بہارہ ساتہہ عنایت ہاتی اور ہتنی اور خنجر
مرصع اور چار انگشتری یاقوت سرخ اور زرد اور نیلم اور زمرد کے سرفراز ہوا سابق
اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے حسب الحکم ایک فوج کو سرداری
اپنی بیٹی امر اللہ کے جانب گونڈوانہ واسطی یعنی کان الماس کے قبضہ میں زمیدار خاندیس
مین تہی متعین کیا تہا آج اوسکی عرضی آئی کہ زمیدار مذکور نے مقابلہ لشکر منصور کا
خارج اپنی حوصلہ سی جان کر کان کو پیشکش کیا اور داروغہ بادشاہی واسطی محافظت
اوس کان کے مقرر ہوا الماس وہان کا اصالت اور نفاست مین سب قسم کی ہیرون
سی فوقیت رکہتا ہی اور نزدیک جوہریون کی نہایت معتبر اور سب اچہی اور خوبصورت
اور اعلی ہوتی ہین دوسری کان گوکرہ کہ حدود ملک بہار مین واقع ہی اور الماس
وہان کان سی نہین نکلتا بلکہ ایک ندی ہی کہ ایام برسات مین نالہ پہاڑ کے
اوپر سی اوترتا ہی آگا اوسکا بند کردیتی ہین جب سیل بند سی گذر جاتا ہی اور پانی کم
ہوجاتا ہی جو لوگ کہ اس فن مین مہارت رکہتی ہین اور اس کام کی مخصوص
ہین ندی مین آکر الماس نکالتی ہین اور مدت تین سال سی یہہ ملک میری تصرف
مین آیا زمیدار وہانکا محبوس ہی حاصل کلام پانی اوس زمین کا نہایت مسموم ہی

اور مردم اجنبی وہان نہین رہ سکتا تیسری ولایت کرناٹک مین متصل سرحد قطب
الملک کی پچاس کوس کی فاصلہ مین چار کان ہین اور زمیدارون کے تصرف مین
ہین الماس وہان کا اکثر سجتہ ہاتہہ آتا ہی روز مبارک شنبہ دسوین کونا ہر خان
بمنصب ڈیڑہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور ایک ہاتی اوس کو
عنایت ہوا مکتوب خان دار وغہ کتب خانہ ساتہہ ڈیڑ ہزاری ذات کی سربلند ہوا
جو مینی حکم دیا تہا کہ شب برات کو چو گرد تال کا کریہ کے چراغ روشن کرین روز
دوشنبہ چودہوین شعبان کو متوجہ اوس تماشی کی ہوا اطراف تال و ریچ کی عمارات کو
فانوس اقسام اور رنگا رنگ چراغون کی صنعت سی آراستہ کیا تہا اور آتشبازیونسی
عمدہ روشنی تہی باوجودیکہ اس مدت مین متواتر ابر و ہوا و باران تہا لیکن اللہ کی
عنایت سی اوس رات اول ہی شب سی ہوا صاف ہوی اور ابر کچہہ نرہا اور حسب دلخواہ
تماشا چراغون کا میسر ہوا اور بندہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوی حکم کیا تہی
کہ شب جمعہ کو پہر اوسی دستور سی چراغان روشن کرین اور غرائب اتفاقات
سی یہہ ہی کہ آخر روز مبارکشنبہ کو متصل بارش ہوی اور وقت روشنی کی باران
موقوف ہوا اور تماشا چراغون کا خاطر خواہ ہوا اوس روز اعتماد الدولہ نی
ایک قطعہ نیلم قطبی نہایت نفیس اور ایک ہاتی مکنہ مع سامان نقرئی پیشکش
کیا خوبصورت اور خوش اندام تہا داخل فیلان خاصہ ہوا کنارہ تال کا کریہ کی ایک
جوگی سناسی کہ پسندیدہ طائفہ ہنود کی ہوتی ہین حجرہ درویشانہ بنا کر رہتا تہا جو

خلو

خاطر ہمیشہ سی واسطی صحبت درویش کی راغب ہی بی تکلف اوسکی ملاقات کو
گیا مین دیرتک صحبت اوسکی پائی خالی معقولیت سی نہین کہ موافق آئین دین
اپنی کے مقدمات صوفیہ سی خوب واقفیت رکہتا ہی اور ظاہر اپنا بطور فقیران اہل
تجرید کے بنایا ہی اور طلب دنیا سی اپنی تئین دور رکہا ہی چنانچہ اس طائفہ مین
بہتر اس شخص سی نظر نہین آیا الکیسوین کو سارس نی کہ ذکر جفتی اوسکی کا اول مذکور
ہوا باغچہ مین خس و خاشاک جمع کرکے اول ایک انڈا دیا اور تیسری دن دوسرا
انڈا دیا اس جوڑہ سارسکو کہ ایک مہینی کا تہا پکڑکر لائی تہی پانچ سال سرکار مین
رہا بعد ساڑہے پانچ برس کی جفتی کی پہر الکیسوین ماہ مرداد یعنی ساون کو انڈی دیی
نر نزدیک مادہ کی کہڑا کہڑا پاسبانی کیا کرتا ہی اور اسقدر خبرداری رکہتا ہی کہ کسی
جانور کی مجال نہین کہ پاس اسکی جاسکی ایک وقت بڑا نیول نمودار ہوا نر بہت
غصہ سی پیچہی اوسکی دوڑا اور سوراخ مین گہسنی تک پیچہا اوسکا نچہوڑا وقت طلوع
آفتاب کی نر آکر پشت مادہ کی کہجلاتا ہی مادہ اوٹہہ جاتی ہی اور نر انڈون پر
بیٹہہ جاتا ہے پہر مادہ بہی اسی دستور سی نرکو اوٹہاتی ہی اور آپ بیٹہتی ہی غرض
کہ مادہ تمام شب تنہا انڈون پر بیٹہی رہتی ہی اور دن کو نر و مادہ اپنی اپنی
نوبت سی بیٹہتی ہین اور اوٹہنی بیٹہنی مین بہت احتیاط کرتی ہین کہ مبادا
کچہہ صدمہ انڈون کو نہ پہنچی وقت مراجعت کی فتیل شکار سے جو کہ موسم شکار باقی
تہا اسلیے کچہہ خان دار وغیرہ اور بلوچ خان قراول بیگی کو مین وہین چہوڑ آیا کہ

جسقدر ممکن ہو ہاتی پکڑین اور اسیطرح چند قراولون کو فرزند شاہ جہان نے بہی اسی
خدمت پر متعین و مامور کیی تہی اونہون نی اسی تاریخ کو آنکر ملازمت حاصل کی کل
ایک سو پچاسی ہاتہی پکڑکر لائی نر تہتر مادہ ایک سو بارہ منجملہ اونکی سینتالیس نر اور
پچہتر مادہ کہ ایک سو بائیس ہوتی ہین قراولان شاہی نی شکار کیی اور چہبیس نر
اور سینتیس مادہ کہ ترسٹہ ہوی قراولان فرزند نی پکڑے چوبیسوین کو واسطی سیر
فتح باغ کے گیا دو دن وہان عیش و آرام مین گذاری پہر دولتخانہ مین آیا خواجہ آصف
خان نے عرض کیے کہ باغچہ میری حویلی کا نہایت سبز و خرم ہو گیا ہی اور انواع گل و ریاحین
اوسمین شگفتہ ہین حسب التماس اوسکی روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو اوس حویلی مین
گیا مین مکان خوب تہا خوش ہوا مین آلات و اقمشہ مرصع جواہر کی اور بتیس ہزار
روپیہ پیشکش کیی قبول ہوے مظفر خان عنایت فیل و خلعت سی سرفراز ہوکر عہدہ حکومت
صوبہ ٹہٹہہ پر مقرر ہوا خواجہ عبد الکریم گیلانی کہ بطریقہ تجارت ایران سی آیا تہا اور
میری برادر شاہ عباس نے ایک خط ساتہہ کچہہ تحفہ کے اوسکی ہاتہہ بہیجا تہا اسی تاریخ
مشار الیہ کو خلعت و فیل عطا فرماکر رخصت کیا اور جواب خط بہیجا گیا اور خان عالم
ساتہہ فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ کے سرفراز ہوا روز جمعہ کو غرہ ماہ شہریور
کا ہوا تیسری تاریخ روز یکشنبہ سی مبارک شنبہ تک پانی برسا عجائبات سی یہہ
ہے کہ جوڑہ سارس کا دن مین پانچ چہہ مرتبہ نوبت بنوبت انڈون پر بیٹہا
کرتا تہا جب کہ باران برسا اور ہوا سرد ہوئی واسطی گرم رکہنی انڈون کے صبح سی

دوپہر

دوپہر تک برابر بیٹھا رہا اور دوپہر سی دوسری دن کی صبح تک بی فاصلہ مادہ بیٹھی کہ مبادا برخاست ونشست سی برودت ہوا کی اثر کرجائی اور نمی انڈون کو پہنچی تو وہ بگڑ جاوین غرض یہہ کہ آدمی رہنمونی عقل سی ادراک کرتا ہی اور حیوان موافق حکمت ازلی کے پیدا اوسی پر ہوا ہی اور غریب تر یہہ کہ وہ ابتدا مین انڈونکو متصل سینہ کے نیچی نگاہ رکھتی تہی جب چودہ پندرہ دن گذرے درمیان انڈونکی قدری فاصلہ کردیا کہ مبادا متصل رہنی سی گرمی بہت ہو اور انڈی سڑجاوین روز مبارک شنبہ ساتوین کو ساتہہ خرمی اور مبارکی کے پیش خیمہ طرف آگرہ کی نکالا گیا اول نجومیون نے واسطے کوچ کے ساعت مذکور کو اختیار کیا تہا لیکن جو بارش بہت ہوئی چنانچہ ندی محمود آباد اور دریاے مہی سی عبور لشکر منصور کا متعذر تہا اسلیی ناچار اس ساعت مین پیش خیمہ نکال کر اکیسوان روز شہریور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہ جہان نے خدمت فتح قلعہ کانگڑہ کی کہ کسی بادشاہ کی قبضہ مین نہ آیا تہا اپنی ذمہ ہمت پر لازم کی تہی اور ایک فوج سرداری راجہ سورجمل پسر راجہ باسو کے کہ بندہاے معتقد اوسکے سی ہے بہیجی تہی آپ ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سی صورت پذیر نہین اسلیی اوسنی راجہ بکرماجیت کو کہ بندہای عمدہ اوسکی سی ہی ساتہہ ہزار سوار موجود ملازم خاص اپنی اور ایک جماعت بندہای جہانگیری سی مثل شاہباز خان لودہی اور ہردی نرائن ہاڈا اور رای پرتہی چند اور پسران رام چند اور دوسو برق انداز اور پانسو گولہ انداز

بہیجی اور جو ساعت رخصت اوس کی یہی تاریخ ٹہری تہی مشار الیہ نی تسبیح زمرد قیمتی
دو ہزار روپیہ کی بطور نذرانہ کے گذرانی ساتہہ عطای خلعت و شمشیر کی سرفرازی پاکر
اوس خدمت پر رخصت کیا گیا جو وہ اوس صوبہ مین جاگیر رکہتا تہا فرزند شاہجہان
نے پرگنہ برہانہ کہ بائیس لاکہہ کا ہی بطور انعام کے التماس کرکے اوسکو جاگیر مین دیا خواجہ
تقی دیوان بیوتات کہ واسطی خدمت دیوانی صوبہ دکن کے مقرر ہوا تہا ساتہہ
خطاب معتمد خان اور فیل اور خلعت کی ممتاز ہوا اور ہمت خان کو خدمت فوجداری سرکار
بہرونج اور اوسکی حدود کے رخصت فرماکر اسپ اور پرم نرم خاص عنایت کیا
اور پرگنہ بہرونج اوسکی جاگیر مین مرحمت ہوا اور رای بہاری چند کہ خدمت فتح کانگڑہ
پر متعین ہوا تہا ساتہہ منصب ہفتصدی اور ساڑہی چار سو سوار کے سربلند ہوا
جو عرس شیخ محمد غوث کا قریب آگیا تہا دو ہزار درب واسطی خرچ کے اون کے بیٹونکو
عطا ہوے مظفر ولد بہادر املک کہ متعینان صوبہ دکن سی ہی بمنصب ہزاری ذات اور پانصد
سوار کے سربلند ہوا اب کہ وقایع بارہ سالہ جہانگیر نامہ کی بیاض مین لکہی گئی تہی
متصدیان کتب خانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس بارہ سال کے احوال کی ایک جلد بناکر نسخہا
متعدد تیار کرین کہ مین اپنی بندہای خاص کو عنایت کرون اور تمام شہرون مین
بہیجون تاکہ ارباب دولت اور اصحاب سعادت اس کو دستور العمل اپنی روزگار کا کرین
آٹہوین کو ایک واقعہ نویس تمام کو لکہہ کر جلد بنواکر حضور مین لایا جو یہہ پہلا نسخہ تہا تو
فرزند شاہ جہان کو کہ مین اوسکو ہر چیز مین اپنی باقی فرزندون سی مقدم جانتا ہون

مرحمت

مرحمت کیا اور تثبیت کتاب پر خط خاص سی لکھہ دیا کہ فلانی تاریخ اور فلانی مقام مین
اس فرزند کو عنایت ہوا امید کہ اوسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ باعث
رضاجوئی خالق اور دعاگوئی خلق کا ہی نصیب اور روزی ہو بارہوین کو سبحان قلی
قراول سیاست کیا گیا تفصیل اس احوال کی یہہ ہی کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان
عمدہ میری باپ کی سے تہا ہی اور بعد وفات اون حضرت کی نوکر اسلام خان کا ہوکر
ہمراہ اوسکی بنگالہ گیا اور اسلام خان نہایت رعایت اوسکی بسبب خانہ زادگی
اس درگاہ کی کیا کرتا تہا اور معتمد جان کر ہمیشہ سواری اور شکاری مین نزدیک اپنی رکہتا
تہا عثمان افغان نی کہ سالہا تمرد وعصیان سی اوس صوبہ مین رہا اور انجام حال اوسکا
اول مذکور ہوا جو کہ خوف بی قیاس اسلام خان سی رکہتا تہا تو اوسنی ایک شخص نزدیک
اس بی سعادت کی بہیجکر واسطی قتل اسلام خان کی گفتگو کی اسنی خود ذمہ داری
اس کام کی کرکے دو تین شخص اپنی ساتہہ متفق کیے اتفاقاً پہلی اوس سی کہ ارادہ
باطل اس ناحق شناس کا ظہور مین آوی ایک نی اونہین مین سی آکر اسلام خان کو
آگاہ کر دیا اسلام خان نی اوسی دم اوس نمکحرام کو مقید کر دیا پہر بعد فوت ہونی
اسلام خان کے وہ درگاہ مین آیا جو اور خویش واقربا اوسکی سلک قراولون مین
منتظم تہی حکم ہوا کہ وہ قراولون مین رہا کری اوس وقت اسلام خان نی بطور مخفی کے
عرض کی کہ یہہ لایق خدمت میری نزدیک نہین بعد گریز کے ظاہر ہوا کہ یہہ مقدمہ طرف
اوسکی منسوب ہی لیکن جو اوسکی برادرون نے بمبالغہ عرض کی کہ محض تہمت تہی

اور بلوچ خان قراول بیگی ضامن ہوگیا تو ہینی قتل اور سیاست اوسکی سی درگذر کی اور حکم دیا کہ ہمراہ بلوچ خان کے خدمت کرتا رہی پہر باوجود اس کرامت اور جان بخشی کے بی سبب اور بی جہت وہ حضور سی بہاگ کر طرف آگرہ کی چلا گیا حکم ہوا کہ بلوچ خان کو کہ ضامن تہا اول حاضر کرین اوسنی آدمی اوسکی تلاش مین بہیجی ایک موضع مین مواضع آگرہ سی کہ خالی تمردسی نہین اور جہندہ اوسکا نام ہی بلوچ خانکی بہائی نے کہ اوسکی تلاش مین گیا تہا اوسکو جا ملا یا ہرچند ملائمت اور نرمی سی چاہا کہ اوسکو حضور مین لاوی کسی وجہ راضی نہ ہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کہڑی ہوگئے ناچار نزدیک خواجہ جہان کے آگرہ مین جا کر حقیقت بیان کی مشار الیہ نے فوج اوس گانو پر معین فرمائی کہ جبرًا وقہرًا اوسکو گرفتار کر لاوین وہان کے لوگون نے جو خرابی اور ویرانی اپنی آئینہ حال مین معائنہ کی اوسکو پکڑوا دیا اس تاریخ کو وہ مسلسل اور مقید حضور مین آیا تو ہینی حکم اوسکی قتل کا دیا میر غضب بسرعت تمام اوسکو سیاست گاہ مین لیگیا بعد کچہہ دیر کے بسبب شفارش ایک کی مقربون سی جان بخشی فرما کر حکم واسطی کاٹنی پانو کے فرمایا وہ بحکم تقدیر پہلی بہیجنی حکم کے قتل ہوچکا تہا ہرچند کہ وہ خون گرفتہ لایق قتل تہا معہذا خاطر حق شناس نی ندامت اوٹہا کر مقرر فرمایا کہ بعد اسکی حکم واسطی قتل جس شخص کے ہو باوجود تاکید و مبالغہ کے تا وقت غروب آفتاب اوسکو نگاہ رکہین اور مار نہ ڈالین پہر جو اوسوقت تک حکم نجات کا نہ پہنچی ضرور سیاست کو پہنچاوین روز یکشنبہ دریای مہی نے بڑی طغیانی کی اور بڑی بڑی موجین

نظر آئین کہ سالہاے گذشتہ مین یہہ دریا کبھی ساتھہ اس شدت کے بلکہ آدھا بھی اس
سے نہ آیا ہوگا شروع روز سے آنا سیل کا شروع ہوا اور پچھلی دن سے کچھہ مائل کمی ہوا
اس شہر کے معمر لوگون نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرتضی مین ایسے زور
سے سیل آیا تھا پھر کبھی ایسا معلوم نہ ہوا آن دنون ایک قصیدہ مغربی کا جو مداح
سلطان سنجر اور ملک الشعرا اوسکا ہی سُنی مین آیا نہایت سلیس اور صاف تھا مطلع اوسکا یہہ ہی

ای آسمان مسخر حکم روان تو	کیوان پیر بندہ بخت جوان تو

سعیدای زرگر باشی نے کہ طبیعت ناظم رکھتا ہے قصیدہ مذکور پر قصیدہ
کہہ کر لایا خوب کہا ہے یہہ چند شعر اوس قصیدہ کے ہین سے

ای نہ فلک نمونہ از آستان تو	دوران پیر گشتہ جوان در زمان تو
بخشند دل تو فیض و نجوید سبب چو مہر	جانہا ہمہ فدای دل مہربان تو
از باغ قدرت است فلک یک ترنج سبز	انداختہ بروی ہوا باغبان تو
یارب چہ گوہری تو کہ افروخت در ازل	جانہای قدسیان ہمہ از نور جان تو
بادا جہان بکام تو ای پادشاہ عہد	در سایۂ تو خرم شاہ جہان تو
ای سایۂ خدا از تو پرنور شد جہان	بادا ہمیشہ نور خدا سایبان تو

روز مبارک شنبہ چودھوین کو واسطی صلہ اس قصیدہ کے حکم فرمایا مینی کہ سعیدا کو
سونے سے تولین پچھلی دن کو واسطی سیر باغ رستم بارٹہی کے جانا ہوا نہایت سبز
و خرم تھا وقت شام کے کشتی پر سوار ہوکر دولت خانہ کو لوٹ آیا پندرھوین کو

ملا میر نام ایک پیر مرد نی ماوراء النہر کی طرف سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی
اور عرض کیا کہ مین قدیمان عبد اللہ خان اوزبک سی تہا اور ایام شباب سی تا
وقت وفات خان کے خدمت گاران قدیم و مقرب مین ممتاز رہکر خلا و ملا
مین محرم راز رہا بعد انتقال خان کے اب تک مینی اوس ملک مین باآبرو بسر کی
اندنون واسطی زیارت دولتخانہ مبارک کے وطن مالوفہ سے نکلکر اپنی تئین ملازمت
شریف شاہی مین پہنچایا آمینی جانے اور رہنی مین اوسکو مختار کردیا اوسنی
عرض کی کہ چند روز خدمت مین رہونگا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو مرحمت
ہوا بغایت پیر شگفتہ روی و پر نقل و سخن ہے فرزند شاہ جہان نے بہی پانسو روپیہ
اور سروپا اوسکو لطف کیا درمیان باغچہ دولت خانہ کے عمدہ چبوترہ اور حوض
ہے ایک طرف اوس چبوترہ کے درخت مولسری کا ہی کہ پشت اوسکو لگاکر
بیٹہہ سکتی ہین لیکن جو ایک طرف کا تنہ خمدار اور بدنما تہا فرمایا مینی کہ سنگ مرمر
کی لوح تراشکر وہان مضبوط کردین کہ اوسپر پشت لگاکر بیٹہہ سکین اوسوقت
فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگتراشون کو حکم ہوا کہ اوس لوح
مین کہودین تا بطریق یادگار صفحہ روزگار مین باقی رہی وہ بیت یہہ ہی
نشیمنگاہِ شاہِ ہفت کشور ٭ جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر ٭ آونیسوین کو دولتخانہ
خاص مین بازار مرتب ہوا اول ضابطہ ایسا تہا کہ اہل بازار اور اہل پیشہ شہر کے حسب
حکم صحن دولتخانہ مین دکانین آراستہ کرکے جواہر اور مرصع آلات و اقمشہ

هرطرح کے اور سامان اقسام کی اور اسباب عمده جو کچهه بازار مین فروخت هوتی
هین حاضر کرکے میری سامنی لائی آب دل مین آیا که اگر شب کو یهه بازار مرتب
هوا کری اور بهت سی فانوس آگی صحن دکانون کے روشن کیی جایا کرین
تو ایک طور کی نمود هوگی جب مرتب هوا تو بی تکلف خوب نمود هوئی که لاثانی تهی
تمام دوکانون مین سیر کرکے جو کچهه جواهرات اور آلات مرصع اور هر قسم کی چیزیی
پسند آیا خریدا مینی هر دکان کے کچهه سامان سی ملا امیر کو انعام هوا اسقدر
جنس اوسکو ملی که لینی سی عاجز هوگیا اکیسوین شهریور روز مبارک شنبه مطابق
بائیسوین رمضان ۱۰۲۷ هجری کو بعد گذرنے اڈهائی گهڑی نجومی کے ساتهه مبارکی
اور فرخی کے طرف دار الخلافت آگره کی کوچ هوا دولت خانه سی تال کا کریه تک
که محل نزول رایات اقبال کا هی بحسب معمول نوچهاور کرتا گیا مین آسی روز جشن
وزن شمسی منعقد هوا اور از روی حساب سن شمسی کے سال پچاسوان عمر اس
نیاز مند درگاه خدا کا شروع هوا اور موافق ضابطه مقرر کے اپنی تئین ساتهه
طلا و دیگر اجناس کے تول کر موتی اور گل زرین نوچهاور کیی اور شب کو تماشا
چراغون کا کرکے حرم سرا مین ساتهه عیش و عشرت کی گذارا آبیسوین جمعه کو
حکم کیا مینی که تمام مشایخ اور ارباب سعادت کو که اس شهر مین رهتی هین حاضر کرین
تا که ملازمت مین روزه افطار کرین تین شب اسی تیره پر گذرین اور حضرات
آخر مجلس تک برسر پا کهڑا هو کر زبان حال سے کهتا مین نظم

خداوندگارا تونگر توئی	توانا و درویش پرور توئی
نه کشورکشایم نه فرمان دهم	یکے از گدایانِ این درگهم
تو بر خیر و نیکی دهم دسترس	وگرنه چه خیر آید از من بکس
منم بندگان را خداوندگار	خداوند را بندهٔ حق گزار

ایک جماعت فقرا نے کذاب تک ملازمت مین نیہ بہی نہی التماس مدد معاش کی
کی لایق استحقاق ہر ایک کی زمین اور خرچی مرحمت کی کامیاب خواہش کیا
شب مبارک شنبہ اکیسوین کو سارس نی ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ بچیسوین کو
دوسرا بچہ حاصل ہہ کہ ایک بچہ بعد چوبیس دن اور ایک بعد چہبیس دن کی نکلا
جثہ مین بچہ قازسی ذہ یازدہ حصہ کلان تر یا برابر بچہ تیک یا ہہ طاوس کی پشم
اوسکی نیلی ہی پہلی دن کچہہ نہ کہایا دوسری دن ماں باپ اوسکی ٹڈی چہوٹی
چہوٹی جو بچہ سی پکڑکر کبہی مثل کبوتر کے کہلاتی تہی اور کبہی مانند مرغی کے آگی بچہ کے ڈالتی
کہ بچہ آپ اوٹہا کر کہا جاوی اگر ٹڈا چہوٹا ہوتا تو سلامت چہوڑ دیتی اور اگر بڑا ہوتا
تو بعضی کو دو ٹکڑے اور بعضی کو تین ٹکڑے کرتے تا بفراغت بچی اوسکو کہاوین
جو بہت رغبت اونکی دیکہنی کی مجکو تہی حکم دیا مینی کہ ساتہہ احتیاط تمام کے کہ کچہہ آزار
اون کو نہ پہنچی حضور مین لاوین بعد ملاحظہ کے پہر فرمایا مینی کہ اوسی باغچہ مین
اندر دولت خانہ کی لیجا کر کہین جب چلنا پہرنا سیکہین ملازمت مین لاوین
اس روز حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز ہوا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ

نے

سے نے جاگیر اپنی سے آکر ملازمت حاصل کی چہبیسوین کو تال کاکریہ سی کوچ کرکے موضع
گنج مین منزل کی ستائیسوین کو کنارہ دریاے محمود آباد پر کہ ایزک نام ہی نزول اقبال
ہوا چو آب وہوا احمد آباد کی بہت ناقص تہی محمود بیگرہ نے ساتہہ صواب دید حکما کے
کنارہ دریاے مذکور پر شہر بسا کر وہان اقامت اختیار کی تہی بعد اوسکی کہ جاپانیر کو
فتح کیا تو اوس مقام کو دار الملک کرلیا اور تا عہد محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات
وہان رہتے پہر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کاہی آخر محمود آباد مین نشیمنگاہ
اپنا مقرر کیا بے تکلف آب وہوای محمود آباد کو کچہہ نسبت ساتہہ احمد آباد کے نہین
واسطے امتحان کے فرمایا ہمنی کہ بکری کا پوست اوتار کر کنارہ تال کاکریہ کی لٹکاوین
اور اسیطرح ایک بکری محمود آباد مین تاکہ تفاوت ہوا کا ظاہر ہو اتفاقا سات گہڑی
دن چڑہی اوس جگہہ بکری لٹکائی جب کہ تین گہڑی دن باقی رہا اسقدر متعفن ہوگیے
کہ نکلنا اوسکی گرد سے دشوار ہوگیا محمود آباد مین وقت صبح کی بکری لٹکائی شام تک
کچہہ متغیر نہوئی بعد گذرنے ڈیڑہ پہر رات کی تعفن پیدا ہوا حاصل کلام یہہ کہ سواد شہر احمد
آباد مین بعد آٹہہ گہڑی نجوم کے متعفن ہوے اور محمود آباد مین بعد چودہ گہڑی کے
روز مبارک شنبہ اٹہائیسوین کو رستم خان کو کہ فرزند اقبال مند شاہ جہان نے واسطے
حکومت اور حراست ملک گجرات کی مقرر کیا تہا ساتہہ عنایت اسپ وفیل اور پرم نرم
خاص کے سرفراز کر کے رخصت فرمایا اور بندہای جہانگیری کہ متعین صوبہ مذکور رہین
لایق رتبہ اپنے اپنے کی ساتہہ عطای اسپ وخلعت کے سرفراز ہوی اونتیسوین کو

راہی بہارہ ساتہہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ خاصہ کے سربلند ہوکر اپنے وطن
کو رخصت ہوا اور اوسکی بیٹون نے ساتہہ اسپ و خلعت کے سرفرازی پائی سید محمد
نبیرہ شاہ عالم کو فرمایا مینے کہ جو کچہہ چاہی بی تکلف التماس کرے اور اسپر مینے اوسکو قسم قرآن
کی دی مشار الیہ نے عرض کی کہ جو آپ قرآن کی قسم دیتی ہو التماس سوال قرآن کا کرتا ہون
تا کہ ہمیشہ اپنی ساتہہ رکہون اور پڑہنی کا ثواب حضرت کو پہنچی اسلیی ایک قرآن لکہا ہوا
یاقوت کا تقطیع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سی تہا میر مذکور کو عنایت ہوا اور اوسکی
پشت پر خط خاص سی مرقوم کیا کہ فلانے تاریخ فلانی مقام مین سید محمد کو یہہ قرآن کرامت
ہوا فی الواقع میر نہایت نیک نہاد اور مغتنم ہی باوجود نجابت ذاتی اور فضائل کسبی کے
ساتہہ اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ کی آراستہ ہی بہت شگفتہ رو اور کشادہ پیشانی ہی
اس ملک کی لوگون مین برابر میر کے خوش ذاتی مین اور کوئی نظر نہین آیا مشار الیہ کو
مینی فرمایا کہ ترجمہ قران مجید کا عبارت سلیس و صاف مین بی تکلف کرہی اور اصلا
ساتہہ بسط و بیان شان نزول سے کے مقید نہو لغات ریختہ مین لفظ بلفظ قران کا ترجمہ
فارسی ہوا ور ایک حرف معنی تحت اللفظ پر زیادہ نہ کرین اور بعد تمام ہونے کی ہمراہ
اپنی فرزند سید جلال الدین کے روانہ درگاہ کرین اور یہہ فرزند سید کا بہی ایک جوان
ہے ساتہہ فنون ظاہری اور باطنی سے کے آراستہ آثار صلاح اور سعادتمندی کی ناصیہ
حال اوس کے سے ظاہر میر اوسکی فرزندی پر نازان ہی او سچ وہ لیاقت اسکی رکہتا
ہے اور عمر جوان ہے باوجودیکہ مکرر ساتہہ مشایخ گجرات کی عنایتین ہوتین تہین

پهر ازسر نو لایق استحقاق هر ایک کی نقد و جنس سی رعایتین کرکے رخصت کیی جو آب
و هوا اس ملک کی میرے مزاجکو موافق نهین هی حکیمون نی یهه صلاح دی که قدرے
پیاله معمولی سی کم کرنا چاهیی تب موافق صوابدید حکما کے کمی کرنا شروع کیا اور هر ایک هفته
مین بمقدار ایک پیاله کے کم کیا اول هر شب کو چهه پیاله تهی اور هر پیاله ساڑهی سات توله کا
که کل پینتالیس توله هوتی هین اب چهه پیاله هین هر پیاله چهه توله اور تین ماشی کا که کل ساڑهے
سینتیس توله هوے پینے مین آتی هین اور عجایبات سی یهه هی که سابقاً آله باد مین ساتهه
خدا اپنے کے مینے عهد کیا تها که جب سال میری عمر کا پچاس کو پهنچیگا تو شکار تیر و بندوق ترک کرکے
کسی جاندار کو اپنی هاتهه سے آزار نه دونگا مقرب خان که منظوران محفل قدسی سے تها اس
اراده سی واقف تها القصه اس تاریخکو که عمر میری سن مذکور کو پهنچی شروع سال پچاسوان
کا هوا ایک روز کثرت مراقبت اور بخارات سی مین دل تنگ هوا اور تکلیف بهت اوٹهائی
اوسوقت ساتهه الهام غیبی کے جو عهد که مینی اپنی الله سی کیا تها یاد آیا اور قصد سابق میری
دلمین مصمم هوگیا اور اپنی دل مین مقرر کیا که جب سال پچاسوان تمام هوکر مدت وعده
کی پوری هو ساتهه توفیق حق تعالی کے جس دن که زیارت حضرت عرش آشیانی
سے مشرف هون استمداد همت بواطن قدسی مواطن حضرت سی کرکے دل کو اوس
شغل سی باز رکهون بمجرد پیدا هونی اس نیت کی دل سی وه تکلیف و رنج دور هوئی
اور آپ کو خوشوقت اور تازه پایا اور زبان کو حمد و سپاس خدا اور شکر نعمت اوسکی حلاوت
بخشی امید که توفیق میسر هووے ۵ چه خوش گفت فردوسی پاکزاد * که رحمت بران تربت پاک باد

بنیت ترک شکار ابتلای تکلیف دور هوئی

مبازار موریکه دانه کش است	که جان دارد و جان شیرین خوش است

روز مبارک شنبه چوتھی کو سید کبیر اور بختر خان وکیلان عادل خان کو کہ پیشکش اوسکا درگاہ والا مین لائی تہی رخصت لوٹنی کی ارزانی کی سید کبیر نی عطاے خلعت اور خنجر مرصع و اسپ سی سرفرازی پائی اور بختر خان ساتہہ عطاے خلعت و اسپ و اور بسی مرصع کے کہ لوگ اوس ملک کی گردن مین لٹکاتے ہین ممتاز ہوا اور چھہ ہزار درب خرچ کے دونون کو انعام ہوی اور جو عادل خان نے کئی دفعہ بوسیلہ فرزند اقبال مند شاہ جہان کے التماس شبیہ خاص کا کیا تہا سو مینے ایک شبیہ اپنی ساتہہ ایک لعل گران بہا اور فیل خاصہ کے مشار الیہ کو عنایت فرمائی اور فرمان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ ولایت نظام الملک و قطب الملک سی جس جگہہ اور جسقدر پرگنہ قابض ہوسکی اوسکی انعام مین مقرر ہوا اور جبکہ کمک اور مدد چاہیی شاہ نواز خان درستی فوج کرکے واسطے کمک کے متعین کرے زمان سابق مین نظام الملک کہ کلان تر حکام دکن کا تہا اور سبہون نے اوسکو بڑائی مین قبول کرلیا تہا اور بڑا بہائی جانتی تہی اندنون کہ عادل خان مصدر خدمات شایستہ کا ہوا اور ساتہہ خطاب والاے فرزندی کے خصوصیت پائی تو مینے اوسکو ساتہہ سرداری تمام دکن کے ممتاز کیا اور واسطے شبیہ کے یہہ رباعی خط خاص سی لکہدی

اے سوی تو دائم نظر رحمت ما	آسوده نشین بسایهٔ دولت ما
سوی تو شبیه خویش کردیم روان	تا معنی ما ببینی از صورت ما

اور فرزند شاہ جہان نے حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام کو کہ خانہ زادان خاصہ درگاہ ہی

اور صغر سن سی اوس فرزند کی خدمتمین بڑا ہولے ہے واسطے پہچانے خوشخبری
مراحم جہان گیری کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوسکے وکیلون کے بھیجا اور
اسی روز میر جملہ واسطے خدمت عرض مکرر کے مقرر ہوکر سربلند ہوا کفایت اللہ خان دیوان
صوبہ گجرات جبکہ ساتھہ دیوانی صوبہ بنگالہ کے مختص تہا بسبب وقوع بعضی حادثات کی بے
سامان ہوگیا تہا اسلیی مبلغ پندرہ ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوی اندنون
دو جلدین جہانگیرنامہ کی مرتب ہوئین اور نظر مین گذرین تہین ایک کو اول مدار الملک
اعتماد الدولہ کو مرحمت کیا تہا آج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی پانچوین کو بہرام
پسر جہانگیر قلیخان صوبہ بہار سی آیا دولت زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہیرہ کان
کوکرہ کی لاکر نظر کیے جو اوس صوبہ مین جہانگیر قلیخان سی خدمت شایستہ ظاہر نہوئین اور
باوجود اسکی کئی بار عرض ہوی کہ اکثر بہائی برادر اوسکی دست تسلط اور تعدیکا دراز کرکے خدا
کے بندون کو آزار پہنچاتی ہین اور ہر ایک اپنی کو حاکم جانکر جہانگیر قلیخان کو خیال مین نہین لاتا
اسلیی مقرب خان کو کہ بندہ قدیم الخدمت مزاجدان ہی فرمان دستخطی خاص صادر ہوا کہ بعہدہ
صوبہ بہار کے سرفراز ہوکر بفور پہنچنی فرمان قضا جریان کے اوس طرف پہنچی اون ہیرون
سی کہ ابراہیم خان فتح جنگ نی بعد فتح کرنے کان مذکور کی حضور مین بہیجی تہی چند قطعی
واسطے تراشنی کے حوالہ حکاکان سرکاری کی ہوی تہی اب کہ بہرام ناگاہ آگرہ مین پہنچا اور
ارادہ آنی درگاہ کا کیا خواجہ جہان نی چند ہیرے کہ تیار ہوگئی تہی اوسکی ہاتہہ حضور مین بہیجی
ایک اون مین سی ایسا ہی کہ ظاہر مین نیلم سی تمیز نہین کرسکتی اب تک ہیرا اس رنگ کا

دیکہا نہین تہا کئی برخ کا وزن مین ہوا جوہریون نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا بتایا اور کہا
کہ اگر سفید اور کامل عیار ہوتا تو بیس ہزار روپیہ کی قیمت پاتا اسسال مین چہٹی تاریخ تا
جہرک آنبہ کہانی مین آئی اس ملک مین لیمون بہت کثرت سی ہی اور بڑا ہوتا ہی گاگو
نام ایک ہندو کی باغ سی چند لیمون لائی تہی نہایت لطیف اور بڑی تہی ایک کو جو سبسی
بڑا تہا حکم کیا مینی کہ تولین سات تولہ کے برابر تہا چہٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گہوڑون
خاصہ کو آراستہ کر کے روبرو لائی بعد ازان فیلان خاصہ کو مزین کر کے ملاحظہ کرایا جو دریای
مہی اب تک پایاب نہین ہوا لشکر عبور کر سکی اور آب وہوا ے محمود آباد کو وہان بہ نسبت
اور منازل کے کچہہ نسبت نتہی اسباعث بہر دوشنبہ روز اوسی منزل مین مقام ہوا ساتوین کو وہان سے
کوچ کر کے موضع مین نزول فرمایا خواجہ ابو الحسن بخشی کو ساتہہ ایک جماعت بندہای کارگزار
اور ملاحون اور کشتیون بسیار کی آگی بہیجا تہا کہ دریای مہی کا پل باندہین کہ انتظاری پایاب
ہونی کی نہ کہینچین اور لشکر ظفر قرین ساتہہ سہولت کی عبور کر جای آٹہوین کو مقام ہوا دسوین کو
موضع اینہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا ابتدا مین سارس نے پانچ بچہ کا چونچہ مین پکڑ کر اونچا
لٹکا لیتا تہا اندیشہ اس بات کا ہوتا تہا کہ مبادا بی مہری کا اثر ہو اور بچی کو ضایع کرے
اسو اسطی مینی حکم دیا تہا کہ نر کو جدا رکہین پاس بچون کے آنے نہ دین ان دنون واسطی
امتحان کے فرمایا مینی کہ نزدیک بچون کی چہوڑین تا حقیقت بی مہری اور محبت کی ظاہر
ہو بعد چہوڑنی کی نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اوسکی مادہ کی محبت سی کچہہ کم نہین
معلوم ہوتا ہی کہ وہ ادا بہی ازراہ پیار کی تہی آرزو مبارکشنبہ گیارہوین کو مقام ہوا اور پہلی

دن چیتی کے شکار کو گئی تین ہرن کالی اور چار مادہ اور چکاری چیتی سی پکڑوائی پہر جو دو چیتی
کو واسطی شکار چیتی کے گئی پندرہ ہرن نر و مادہ پکڑی آور میرزا رستم اور اوسکی بیٹی سہراب خان
کو حکم کیا مینی کہ نیل گای کی شکار کو جاوین جسقدر ممکن ہو بندوق سی ماریں ہفت راس نر و مادہ
دونون نے شکار کیی جو عرض ہوئی کہ اس نواح مین ایک شیر آدم خوار ہی فرزند شاہجہان
کو حکم ہوا کہ شر اوس کا خلق خدا سی دور کری وہ فرزند بندوق سی مار کر شب کو میرے
سامنی لایا فرمایا مینی کہ حضور مین اسکا پوست اوتارین اگرچہ ظاہر اتنا بڑا معلوم ہوتا ہی لیکن جو
لاغر تہا میری ماری ہوی شیرون سی وزن مین کم نکلا پہر پندرہوین اور سولہوین کو واسطے
شکار نیل گای کی گیا مین ہر روز دو نیل گای بندوق سی ماری روز مبارک شنبہ اٹھارویں کو
اوپر کنارہ تال کی کہ وہان خیمہ بارگاہ اقبال کا تہا مجلس پیالہ کی آراستہ ہوی کنول کی
پہول پانی پر خوب شگفتہ تہی بندہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوی جہانگیر قلیخان
نے بیس فیل صوبہ بہار سی اور مروت خان نی آٹہہ ہاتی بنگالہ سی بہیجی تہی ملاحظہ مین گذری
ایک فیل فیلان جہانگیر قلیخان سی اور دو فیلان مروت خان سی داخل خاصہ ہاتیون مین
کیے اور باقی ہاتی شاہزادون کو تقسیم کردیی میرخان بیٹا میرزا ابوالقاسم تمکین کا کہ خانہ زادان
درگاہ سی ہی ساتہہ منصب آٹہہ سو ذات اور چہہ سو سوار کی اصل و اضافہ سرفراز ہوا قیام خان
ساتہہ خدمت قراول بیگی اور منصب چہہ سو ذات اور ڈیڑ سو سوار کے ممتاز ہوا عزت
خان کہ سادات بارہہ سی ہی اور ساتہہ بڑی شجاعت اور کارطلبی کے امتیاز رکہتا ہی
اور متعینان صوبہ بنگش سی ہی حسب الالتماس مہابت خان کی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات

ر آٹھہ سو سوار کے سربلند ہوا کفایت خان دیوان صوبہ گجرات کا ساتھہ عنایات فیل کے
سرفراز ہوکر مرخص ہوا صفی خان بخشی صوبہ مذکور کو شمشیر مرحمت ہوئی آٹھیوین کو مین شکار
کو گیا اور ایک نیل گاؤ نر ماری اور اپنی تمام عمر مین یاد نہین کہ گولی بندوق کی نیل گاؤ
نر سی پار نکلی ہو گو کہ مادہ سی پار نکلجاتی ہی اس تاریخ کو باوجودیکہ پینتالیس قدم کا
فاصلہ تہا دو طرفی پوست سی صاف نکل گئی۔ اصطلاح اہل شکار مین قدم مراد دو
قدم سی ہی کہ آگی پیچھی کہی جاوین اکیسوین کو خود واسطی شکار باز و جرہ کی جاکر خوشوقت
ہوا پہر میرزا رستم اور داراب خان اور میر میران اور اور بندون کو حکم دیا مینی کہ شکار
نیل گاؤ کو جاکر جسقدر ہوسکی مارین و نیس و مادہ ماری آور دس اس آہو جیتی سی
پکڑوائی ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کی ساتھہ
منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار کے سرفراز ہوا بائیسوین کو وہانسی کوچ ہوا
تیئیسوین کو پہر کوچ ہوا قراولون نی عرض کیے کہ اس نواح مین ایک شیرنی ساتھہ
تین بچون کے نظر آتی ہی جو نزدیک تہی خود نزدیک جاکر چارون کو بندوق سی
مارا مینی اور وہانسی چلکر پل کی اوپر سی جو مہی پر باندہا گیا تہا عبور کیا مینی باوجودیکہ اس
دریا مین کشتی نتہی کہ پل باندہ سکین اور پانی بہت گہرا تہا اور تیز تہا لیکن ساتھہ حسن
اہتمام خواجہ ابو الحسن میر بخشی کے پہلی دو تین دن سی ایک پل بہت محکم ایکسو چالیس
گز کا لنبا چار گز کا چوڑا مرتب ہوا واسطی امتحان کے فرمایا مینی کہ فیل گن سندر
خاص کو کہ فیلان قوی ہیکل سے ہی مع تین ہتہنیون کے پل پر سی گذارین پل اسقدر

مضبوط تہا کہ پایہ اوسکی ہاتہیون کو پیکر کے بوجہہ سی نہ ہلی اور جنبش نہ کہائی زبان معجز
بیان حضرت عرش آشیانی سی سنا ہی ہینی کہ فرماتی تہی کہ ایکروز عنفوان جوانی مین دو
تین پیالہ ہمنے پیے اور ہاتی مست پر سوار ہوی باوجودیکہ ہشیار تہا مین اور ہاتی ساتہہ
نہایت جلو کی میرے ارادہ اور اختیار سی پہرتا تہا لیکن مینے اپنی آپ کو بیہوش اور ہاتی
کو سرکش و بدمست ظاہر کر کے طرف لوگون کی دوڑایا بعد اوسکی ہاتی دوسرا منگا کر دونون
کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے پل تک جو دریای جمنا پر باندہا تہا گئی اتفاقا وہ ہاتی بہاگ گیا اور جو راہ
بہاگنی کی نہ پائی ناچار سمت پل روان ہوا اور مین جس ہاتی پر سوار تہا وہ اوسکی پیچہی دوڑا
ہرچند باگ اوسکی میرے اختیار مین تہی اور اشارہ سی وہ کہڑا ہو سکتا تہا لیکن دل
مین آیا کہ اگر ہاتی کو پل پر جانی سی روک لونگا تو لوگ اوس ادای مستانہ کو بناوٹ پر حمل
کرینگی اور ظاہر ہو جاویگا کہ نہ مین بدمست و بیخود تہا نہ ہاتی اور ظہور ایسی ادا کا بادشاہون
سے ناپسند ہی پس ساتہہ تائید اللہ سبحانہ جلشانہ کے استعانت طلب کر کی اپنی ہاتی
کو اوسکی تعاقب سی نہ روکا دونون ہاتی پل پر روان ہوی جو کہ پل کشتیون کا تہا جب ہاتی
اگلی پانو اپنے کشتی کے کنارے پر رکہتا آدہی کشتی ایک طرف سی ڈوب جاتی تہی اور دوسری
طرف سی کہڑی ہو جاتی تہی ہر ایک قدم مین گمان ہوتا تہا کہ جوڑ بند کشتی کی الگ ہوے جاینگی
آدمی اس حال کی دیکہنی سی غرق دریای بیقراری ہوی اور شور کرنی لگی جو حمایت او نگہبانی
خدای تعالی کی ہر وقت شامل حال اس نیازمند درگاہ الہی کی ہی دونون ہاتی سلامت
اوس پل سی عبور کر گئی دن مبارک شنبہ بیچمینوین کو اوپر کنارے آب جہی کی بزم پیالہ آراستہ

ہوئی اور چند بندہای خاص نے کہ اس قسم مجالس اور محفل مین شمول ہوتی تھے
ساغر لبریز عنایات سی کام دل حاصل کیا بی تکلف یہہ جگہہ نہایت دل نشین ہے
دو جہت سی وہان چار مقام ہوے ایک خوبی جا دوم یہہ کہ لوگ عبور مین اضطراب
نکرین آٹھائیسوین کو وہان سی کوچ کیا دوسری دن بہی کوچ ہوا اوس روز نہایت
نادر تماشا دیکہا کہ جوڑہ سارس کی کہ بچی نکالی تہی دن مبارک شنبہ کی اوسکو احمد آباد سی
لائی وہ مع بچون کے صحن دولت خانہ مین کہ کنارہ تال پر مرتب ہوا تہا پہرتے تھے
اتفاقا نر و مادہ نے آواز کی ایک صحرائی جوڑہ نے تال کے دوسری کنارہ پر آواز ان
کی سنکر فریاد کی اور انکی آواز کی سیدہ پر اوڑکر آئی اور نر نے ساتہہ نر کی اور مادہ نے
ساتہہ مادہ کی لڑائی شروع کی اور لوگون سی جو وہان موجود تہی کچہہ خوف نکیا خواجہ
سرا کہ اونکی حفاظت پر متعین تہی اونکی پکڑنی کو دوڑے ایک نی نر کو پکڑ لیا اور دوسری
نی مادہ کو جسنی کہ نر کو پکڑا تہا ترکیب سی اوسکو تہام لیا اور جسنی کہ مادہ کو پکڑا تہا مادہ اوسکی
ہاتہہ سی نکل گئی ہمنی اپنی ہاتہہ سی نر کے ناک اور پانو مین حلقہ ڈال کر چہوڑ دیا نر و مادہ
دونون اپنی مقام پر جا کر ٹہیری پہر جب کہ سارس خانگی آواز کرتی تہی وہ بہی برابر آواز
کرتے تہی اور اسی قسم سی تماشا جنگلی ہرن کا دیکہا کہ پرگنہ کرنال مین شکار کو گیا تہا
مین قریب تیس دمیون کے اہل شکار اور خدمتگار ملازمت مین حاضر تہی ایک کالا ہرن معہ چند
ہرنیون کے نظر آیا ایک مرتبہ ہرن آہو گیر کو لڑنے کی واسطی چہوڑا دو تین ٹکرین
سینگون کی مار کر پیچہی لوٹا دوسرے مرتبہ چاہا کہ ہرن کے سینگہہ مین آہو گیر باندہ کر

ذکر تماشہ سارس

ذکر تماشہ آہوی صحرائی

چہوڑ

چہوڑ دین تاکہ گرفتار ہو جاوی اس مرتبہ آہوی صحرائی شدت غضب اور غیرت سی
ہجوم آدمیون کا خیال مین نہ لاکر دوڑ کر آیا اور تین سینگہہ آہوے خانگی کے مار کر بہاگ
گیا اسی تاریخ کو خبر فوت ہونے غایت خان کی پہنچی وہ خدمت گزارون مقرب سی تہا باوجود
افیون کہاتا تہا اور وقت فرصت مرتکب پیالہ کا بہی ہوتا تہا رفتہ رفتہ شیفتہ شراب کا ہو گیا
تہا جوکہ وہ ضعیف الجسم تہا اور زیادہ حوصلہ اپنے سی ارتکاب پیالہ کا کرتا تہا مرض اسہال مین
مبتلا ہوا اور اس ضعف مین دو تین بار مثل مرگی کے غشی اوسکو ہو گئی حسب حکم حکیم رکنا اوسکی
معالجہ مین مصروف ہوا ہرچند تدبیرین کین فائدہ مند نہ ہوئین باوجود اسکی خوب بہوک اوسکو
پیدا ہوئی چنانچہ حکیم مبالغہ اور تاکید کرتا تہا کہ دن رات مین زیادہ ایک دفعہ سی کہانا نہ کہاوی
لیکن وہ نہ رہ سکا دیوانہ کی طرح آگ پانی پر پڑتا تہا یہانتک کہ مرض سوء القینہ اور استسقا کا
اور بہت ضعیف و نحیف ہو گیا چند روز پیشتر عرض کی کہ آگرہ مین جاوی حکم دیا مینی
کہ حضور مین آکر رخصت ہووی پالکی مین ڈالکر لائی نہایت ضعیف و لاغر ہو گیا تہا
کہ موجب حیرت کا ہوتا تہا ع کشیدہ پوستی بر استخوانی * بلکہ ہڈیان تحلیل ہو گئین
تہین یہانتک مصور لاغر تصویر کے کہینچنی مین بہت تکلف کرتی ہین مگر اس قسم
کی دُبلی صورت بلکہ قریب اسکی بہی دیکہنی مین نہ آئی سبحان اللہ آدمزادہ اس
ہیئت کی ساتہہ بہی ہوتا ہی یہہ دو بیت اوستاد کی مناسب اس مقام کی ہین

سایہ من گرم نگیرد پاے | تا قیامت ندارد م برجای
نالہ از بس کہ ضعف دل عنید | تا لب چند جای بنشیند

نہایت نوادر سی سمجھہ کر فرمایا مینی کہ مصور اوسکی صورت کھینچین القصہ اوسکا حال
مینے نہایت متغیر پایا کہا مینی کہ ایسی وقت مین خدا کی یاد سی ایک دم غافل مت رہ
اور اوسکی کرم سی نا امید نچاہیی ہونا اگر بچ جاوی تو سمجھنا چاہیی کہ کچہہ فرصت واسطے
عذر تقصیر اور تدارک مافات کی ملی اور اگر عمر تمام ہو چکی ہی تو جو دم کہ اوسکی یاد مین
گذری بہتر ہے آپنے پس ماندون مین دل کو مشغول نکر کہ تہوڑا حق خدمت بہی
ہماری نزدیک بہت ہی اور جو اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ
اوسکو دیی اور رخصت کیا وہ دوسری دن مسافر راہ عدم کا ہوا تئیسوین کو کنارہ آب
مانب پر منزل ہوی جشن نوروز مبارک شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل
مین مرتب ہوا آمان اللہ پسر مہابت خان موافق التماس مہابت خان کی منصب
ہزاری ذات اور تین سو سوار سی سرفراز ہوا عبد اللہ پسر خان اعظم بہی ہزاری ذات
اور تین سو سوار سی ممتاز ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کی جاگیرداروں سی ہی عطاے
فیل و اسپ سی سربلند ہوا نباز خان بیٹا شہباز خان کنبوہ کا موافق حکم کے صوبہ دکن
سی آکر ساتہہ خدمت بخشی گری اور وقایع نویسی کے سرفراز ہوا اور منصب اوسکا
آٹہہ سو ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا روز جمعہ تیسری کو کوچ کیا اس منزل مین
شاہزادہ شجاع بیٹی شاہجہان کو کہ نور جہان بیگم کے نزدیک پرورش پاتا ہے
اور مجکو اوس سی اس قدر محبت ہی کہ اپنی جان سی زیادہ اوسکو عزیز رکہتا
ہون جو بیماری کہ بچون کو ہوتی ہے اور اوسکو ام الصبیان کہتی ہین وہ اوسکو

لاحق ہوی اور بہت دیر تک بیہوش رہا ہر چند اہل تجربہ نے تدبیرین اور معالجہ کیے
کچھہ فائدہ نہ ہوا اور اوسکی بی ہوشی نے میری ہوش اوڑائی جبکہ معالجی ظاہری سی
ناامید ہوے از روے عجز و نیاز کے سر درگاہ کریم کارساز مین رگڑ کر اوسکی صحت
چاہی اوسوقت دل مین آیا کہ جو اپنے خدا سے مینے اقرار کیا تہا کہ بعد عمر پچیس برس کی
تیر و بندوق کا شکار نکرونگا اور کسی جاندار کو اپنے ہاتہہ سی آزار نہ دونگا اگر اوسکی سلامتی
کی نیت کر کے اسی تاریخ سے ترک شکار کرون امید ہی کہ حیات اوسکی وسیلہ نجات بہت
سے جاندارون کا ہو القصہ اوسی وقت ساتہہ اعتقاد درست اور قصد صادق کے خدا سی اقرار
کیا مینی کہ اس سی بعد کسی جاندار کو آزار نہ دونگا کرم الٰہی سی اوسکی بیماری کو تخفیف تمام
حاصل ہو گئی اور اوس زمانہ مین کہ مین شکم مادر مین تہا اکثر اطفال کہ شکم مین حرکت کرتی ہین
مجھسے کبھی اثر حرکت کا ظاہر نہین ہوتا تہا پرستارون نے مضطرب ہو کر صورت حال حضرت
عرش آشیانی سی عرض کی اوس زمانہ مین والد ہمیشہ شکار چیتی کا کیا کرتے تھے جو وہ دن جمعہ
کا تہا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن جمعہ کے چیتی کا شکار نکرونگا آخر
عمر تک اسی نیت پر ثابت رہی اور مینی بہی متابعت حضرت کی کر کی آج تک دن جمعہ کے
شکار چیتی کا نہین کیا حاصل کلام بجہت ضعف نور چشم شاہ شجاع کے تین روز اوسی منزل
مین مقام ہوا امید کہ حق تعالی اوسکو عمر طبعی عطا فرماوی ساتوین کو وہانسی کوچ ہوا ایک روز
حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودہ کی تعریف بہت کرتا تہا دلمین آیا کہ چند روز کہ دودہ اونٹ
کا پیون کہ نفع مند ہو اور مزاج کو گوارا ہو آصف خان وہ لاتیے اونٹنی شیر دار رکہتا تہا تہوڑا سا

اوسکی دودہ مین سی پیا بخلاف دودہ اور اونٹون کی کہ کہارا ہوتا ہی مجکو لذیذ اور شیرین
معلوم ہوا اور باب ایک مہینے کے عرصہ سی ہر روز موافق آدہی آبخوری کے دودہ اوسکا
پیتا ہون نفع اوسکا ظاہر ہوا کہ تشنگی کو کہوتا ہی اور غرائب یہہ ہی کہ دو سال پیشتر
اوسکو آصف خان نے خریدی تہی اور اوسوقت اوسکی بچہ نہ تہا اور اصلا اثر دودہ کا
ظاہر نہ تہا اندنون اتفاقا دودہ اوسکی تہنون سی نکلا اور ہر روز چار سیر دودہ گای کا
اور پانچ سیر گیہون اور ایک سیر گڑ اور ایک سیر سونف اوسکی کہانی کو دیا جاتا ہی کہ
دودہ اوس کا شیرین اور لذیذ اور مفید ہو بتکلف مجہہ کو پسند آیا اور واسطے امتحان
کے دودہ گای اور بہینس کا منگوا کر چکہا اوس کے دودہ کی شیرینی اور مٹہاس کو
نہین پہنچا حکم دیا کہ اور چند اونٹنیون کو اسی قسم کی خوراک دین تا کہ معلوم ہو کہ
مٹہاس غذا کے سبب سی ہے یا خود ہی ہے آٹہوین کو کوچ ہوا دن مبارک شنبہ تاریخ
نوین کو مقام ہوا ڈیرہ ایک بڑی تال پر ہوا تہا فرزند شاہ جہان نے کشتی کشمیری طرز
کی کہ نشیمن گاہ اوسکی نقرہ کی تہی نذر کی باقی دن اوس کشتی پر بیٹہہ کر سیر اوس تالاب کی کی
عابد خان بخشی بنگش کو کہ درگاہ پر بلایا تہا اسی روز آیا خدمت دیوانی بیوتات سی سرفراز
کیا سرفراز خان کہ کامدارون صوبہ گجرات سی ہے ساتہہ عطاے علم اور گہوڑی نچاق
خاصہ اور ہاتی کے عزت پاکر رخصت ہوا عزت خان کہ تعینات لشکر بنگش سی ہی ساتہہ
عنایت علم کے سرفراز ہوا دسوین کو کوچ ہوا میر میران منصب دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار
سے سرفراز ہوا گیارہوین کو پرگنہ دوحد مین منزل کی شب یکشنبہ بارہوین ماہ ابان کو

ف نسخہ شیرین و زیادہ و لطیف ساختن شیر مواشی

تیرہوین سال جلوس سی مطابق پندرہوین ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۷ ہجری کے وقت طالع ایک درجہ میزان کے خداوند کریم بخشش والی مبارک کی نی فرزند اقبال مند شاہ جہان کو آصفخان کی بیٹی کے شکم سے فرزند کرامت فرمایا امید کہ قدم اوس کا اوپر اس دولت ابد قرین کے مبارک اور فرخندہ ہو تین دن منزل مذکور مین مقام رہا پندرہوین کو موضع مرنہ مین منزل کی جو یہہ بات مقرر ہی کہ جشن مبارک شنبہ کا بمقدور کنارہ آب جاہی خوب وصاف مین ہو اور اس مین مین ایسی جگہہ نتھی اسلیی قریب دہی رات مبارک شنبہ تاریخ سولہوین کو پہر سوار ہوا مین وقت طلوع آفتاب کی کنارہ تالاب باکہور کی نزول فرمایا آخر دن سی بزم پیالہ مرتب ہوی چند ملازمان خاص کو پیالہ عنایت کیی جمعہ کی دن سترہوین کو کوچ کیا کیشو داس مارو کہ جاگیردار اوس نواحی کا ہی موافق حکم کے دکن سے آکر خدمت مین حاضر ہوا اٹھارہوین کو حوالی رام گڈہ کی مقام ہوا چند روز پہلی تین گہڑی رات باقی رہی تہی کہ کرہ ہوا مین مادہ بخار اور دخان کا مانند ستون کی نمودار ہوا اور ہر شب کو پہلی رات سی گہڑی بہر پیشتر ظاہر ہوتا تہا اور بڑہتا جاتا تہا جب تمام ہوا صورت حربہ کی پیدا کی دونون سر باریک اور درمیان سی گندہ خمدار مانند دہرہ کے پشت طرف جنوب اور رو طرف شمال کے اب پہر رات پچہلی سی ظاہر ہوتا ہی منجمون اور ستارہ دانون نے قد و قامت اوس کا اوصطرلاب سی معلوم کیا کہ جوبیس درجون فلک کو ساتہہ اختلاف منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتہہ حرکت فلک اعظم کے متحرک ہی اور حرکت خاص بہی رکہتی ہی بیچ جہت حرکت فلک اعظم کے اوسمین

معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلی برج عقرب مین تہا اوسکو چہوڑکر میزان مین پہنچا اور حرکت
عرض زیادہ جنوب کی طرف رکہتا ہی منجمون نی اس قسم کا حربہ نام رکہا ہی اور لکہا ہے
کہ اسکا ظہور دلالت کرتا ہی اوپر ضعف ملوک عرب اور غالب ہونی دشمنون کی اون پر
اور حقیقت خدا جانی تاریخ مذکور تک بعد سولہوین شب کی کہ وہ علامت ظاہر ہوی
تہی اوسیطرف ایک اور ستارہ نمودار ہوا کہ سر اوسکا روشنی رکہتا تہا اور دو تین گز کی دم
اوسکی دکہلائی دیتی تہی مگر دم مین صلا روشنی اور چمک نہ تہی اب قریب آٹہہ
رات کی ہوئین جبسی کہ نمودار ہوا ہی جسوقت کہ گم ہو جائیگا اور اوسکی آثار سی جو کچہہ ظہور
پائین گے لکہا جائیگا انیسوین کو مقام کرکے بیسوین کو موضع سیتل کہیڑہ مین منزل
کی اکیسوین کو پہر مقام ہوا رشید خان افغان کو خلعت و فیل نیاز خان کی ہاتہہ بہیجا
بائیسوین کو پرگنہ مدن پور مین نزول اقبال فرمایا دن مبارک شنبہ تاریخ تئیسوین کو
مقام کرکے بزم پیالہ کی آراستہ کی داراب خان خلعت نادری سی سرفراز ہوا چوبیسوین کو
پرگنہ نواڑی مین منزل کی چہبیسوین کو کنارہ آب چنبل پر نزول فرمایا ستائیسوین
کو اوپر کنارہ آب کہنبر کے ڈیرا کیا اٹہائیسوین کو سواد بلدہ اوجین مین ٹہری احمد آباد
سے اوجین تک اٹہانوین کوس مسافت کو اٹہائیس کوچ اور اکتالیس مقام مین کہ دو
مہینی اور نو دن ہوتی ہین آئی انتیسوین کو ساتہہ جدروپ کی کہ پسندیدگان
مذہب ہنود سی ہی اور تفصیل حال اوسکی اوراق سابق مین لکہی گئی صحبت
رکہنہ کی واسطی سیر اور تماشی کا لیاقت کی توجہ فرمائی بی تکلف اوسکی صحبت مغتنمات سی ہے

اسی تاریخمین عرضی بہادر خان حاکم قندہار سی معلوم ہوا کہ پارسال قندہار اور نواحی قندہار مین کثرت چوہون کی اسقدر تہی کہ تمام غلون اور کہیتون اور درختون کی سرون کو ضایع کردیتی تہی جب تک کہیتی نہ کٹی تہی خوشون کو کاٹ کر کہاتے تہی اور جب جابانی اپنی مزروعات کو کہلیانون مین کوٹی اور صاف کرکی آدہا اور کہا گیی چنانچہ جو تہا حاصل شاید کہ ملا ہو اور اسیطرح بالیزون اور باغات سی اثر نہا بعد چند روز کے آوارہ اور معدوم ہوگئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنی کا نکیا تہا اوجین مین کہ پرگنہ جاگیر اوسکی کا ہی عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ تاریخ تیسوین مین اوسکی یہان آراستہ ہونا چاہا اوسکی کہنی کو مان کر اوسکی یہان عیش و طرب سی گذرانی اور بندہاے خاص ساغر لبریز عنایت سی کامیاب ہوی آور فرزند شاہجہان اوس اپنی فرزند کو روبرو لایا اور خوان جواہرات اور مرصع آلات اور پچاس ہاتی تیس نر اور تیس مادہ نذر گذران کے التماس نام رکہنی کا کیا انشاء اللہ تعالی ساعت نیک مین نام رکہا جائگا اون ہاتیون مین سی سات ہاتی داخل فیلخانہ خاص مین ہوی باقی فوجدارنکو تقسیم کردیی اور نذرانہ اوسکا کہ قبول ہوا دو لاکہہ روپیہ کا ہوگا - اسدن عضد الدولہ نی اپنی جاگیر سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی اگاسی مہر نذر کی اور ایک ہاتی پیشکش کیا قاسم خان نے کہ اوسکو حکومت بنگالہ سی معزول کرکے درگاہ مین بلایا تہا دولت زمین بوس کی پاکر ہزار مہر نذر کی دن جمعہ غرہ آذر ماہ الٰہی کو طرف شکار باز اور جرہ کی رغبت ہوئی اثنا ہی سواری مین جوار کے کہیت

مین گذرتا ہوا باوجودیکہ ہر درخت ایک خوشہ بار لاتا ہی ایک درخت نظر سی گذرا کہ بارہ
خوشہ رکھتا تھا موجب حیرت کا ہوا اوسوقت حکایت بادشاہ اور باغبان کی دل مین گذری

حکایت بادشاہ عادل و باغبان عاقل

ایک بادشاہ موسم گرمی مین ایک باغ کے دروازہ پر پہنچا ایک بوڑھا باغبان دیکھا
دروازہ پر کھڑا ہوا پوچھا کہ اس باغ مین انار ہین کہا ہین بادشاہ نی کہا کہ ایک پیالہ انار
کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوبصورت اور نیک سیرت تھی
اشارہ کیا تا آب انار حاضر کری لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا
بہر لائی اور چند پتی اوسکی موںہہ پر رکہہ لائی بادشاہ نے اوسکی ہاتھ سے لی لیا اور پیا
پہر لڑکی سے پوچھا کہ مقصود ان پتون کے رکھنے سے اس پیالہ کے موںہہ پر کیا تہا لڑکی
نے زبان فصیح اور ادای ملیح سے عرض کیا کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنی اور سواری ہی
یکبارگی بہنچنی مین پانیکو ایک دم مین پینا منافی حکمت کی ہی اسلیی پتی مینی پانی کے
موںہہ پر رکہی تا پانی تامل سے پیو بادشاہ کو یہہ بات نہایت پسند آئی اور دل مین خیال
کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرمخانہ مین کرون بعد ازان باغبان سی پوچھا کہ ہر سال
تجکو اس باغ سی کیا حاصل ہوتا ہی کہا تین سو دینار کہا کچہری مین کیا دیتا ہے
کہا سلطان سر ہر درخت سی کچھہ نہین لیتا بلکہ زراعت سی دسوان حصہ لیتا ہے
بادشاہ کی دل مین آیا کہ میری سلطنت مین باغ بہت ہین اور درخت بیشمار
اگر حاصل باغ سی بہی دسوان حصہ لین روپیہ بہت ہوتا ہی اور رعیت کو اسمین

چندان نقصان نہین آپ حکم دونگا کہ محصول باغات کا بہی لیا جاوی پہر کہا تہوڑا
پانی انار کا اور بہی لا تب لڑکی گئی اور بہت دیر کی بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی
کا لائی بادشاہ نے کہا اول مرتبہ کہ تو گئی تہی جلد آئی تہی اور بہت لائی تہی اب کی بار
دیر کیون لگائی اور تہوڑا لائی لڑکی نی کہا کہ اول مرتبہ پیالہ ایک انار کی پانی سے
بہر گیا تہا اور اب کی بار پانچ چہہ انار نچوڑے اور اوسقدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت
ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت زمین کی پیدایش مین بادشاہ کی نیت سے
ہوتی ہی مجکو معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ ہو جب تمنی حاصل باغ کا مجہہ سی پوچہا نیّت
تمہاری بدل گئی ہوگی ایسلیی برکت میوون کی کم ہوگئی بادشاہ کو اوسکی کہنی کا اثر
ہوا اور اوس خیال کو دل سی دور کیا پہر کہا اب اور ایک پیالہ انار کی پانی کا لا لڑکی گئی
اور جلد ہی پیالہ بہر لائی اور خوش و خرم بادشاہ کی ہاتہہ مین دیا اوسوقت بادشاہ نے
باغبان کی عقل پر تحسین و آفرین کی اور حقیقت بیان کیے اور وہ لڑکی اوس ہی چاہی
اور خواستگاری کی۔ اور یہہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سی صفحہ روزگار پر باقی
رہی۔ القصہ ظہور ایسی برکت کا اثر نیتِ نیک و ثمرہ عدالت کا ہی۔ جبکہ تمام ہمت
اور نیت بادشاہونکی مصروف اوپر آسودگی خلق اور رفاہیت رعایا کی ہوتی ہے
ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستبعد نہین الحمد للہ کہ
اس دولت ابد قرین مین ہرگز رسمِ محصول سرِ درخت نہین ہی اور تمام ملک
محروسہ مین ایک حبہ اس قسم سی داخل خزینہ مین نہین ہوتا بلکہ حکم ہی کہ

جو کوئی زمین مزروع مین باغ لگائی حاصل اوسکا معاف ہوگا امید کہ حق تعالے
اس نیازمند کو ہمیشہ اس نیت خیر پر قائم رکہی ۵ جو نیت بخیر ست خیرم
دہی * دن شنبہ کو دوسری مرتبہ صحبت جدروپ مین دل کا شوق بڑہا۔ بعد
فراغ عبادت دوپہر کے کشتی پر سوار ہوکر اوسکی ملاقات کو گیا پچھلی دن سی اوسکی
گوشہ مین جاکر اوسکی صحبت حاصل کی بہت بلند باتین حقایق اور معارف
کی سنین مقدمات تصوف کی خوب صاف بیان کرتا ہے صحبت اوسکی سی
خوش ہوا اوسکی ساٹھہ برس کی عمر ہی بائیس برس کا تہا کہ قطع تعلقات
ظاہری کا کیا اور تجرید اختیار کی اڑتیس برس سی بی لباسی مین بسر کرتا ہی
رخصت کی وقت کہا کہ شکر اس بخشش الٰہی کا کس زبان سی ادا کرون کہ ایسی
بادشاہ عادل کے عہد مین جمعیت و آرام سی اپنی معبود کی عبادت مین مشغول ہون
اور کسی راہ سی غبار تفرقہ میری دامن عزیمت پر نہین بیٹہا ہے تیسری کو کالیادہ
سے کوچ کیا اور قاسم کہیڑہ مین ٹہیری درمیان راہ کی شکار باز و جرہ کا کیا
اتفاقا ایک کروانک اوٹہا باز تو یغون کو کہ نہایت توجہ اس سی رکہتا ہون
اوسکی پیچھی چہوڑا کروانک اوسکی چنگل سی نکل گیا باز اوسقدر اونچا چڑہ گیا کہ نظر نہین
آتا تہا اور غائب ہوگیا ہر چند قراولون اور میر شکارون نی تجسس کی کچھہ پتہ نہ لگا
اور مشکل ہوئی کہ ایسی جنگل مین باز ہاتہہ آوی آور لشکر میر کشمیری کہ سردار
میر شکارون کشمیر کا ہی اور باز مذکور حوالہ اوسکی تہا پریشان اطراف صحرا

مین پہرتا تہا ناگاہ دوری ایک درخت دیکہا جو نزدیک اوسکی گیا ایک ٹہنی پر
بیٹہی ہوی پایا مرغ خانگی دکہلا کر باز کو بلا لیا تین گہڑی سی زیادہ نہین گذری
ہتی کہ باز کو پکڑ کر حضور مین لایا اور یہہ بخشش غیبی کہ گمان وخیال مین کسی شخص
کے نہ تہی مسرت افزای خاطر ہوی انعام مین اس خدمت کی منصب اوسکا
بڑہایا گیا اور اسپ وخلعت مرحمت ہوا چوتہی پانچوین چہٹی کو برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ
ساتوین کو مقام کر کے کنارہ تال پر جشن مرتب کیا نورجہان بیگم کو مدت سی
ایک بیماری تہی اور حکیم مسلمان اور ہندو جو ملازمت مین تہی علاج کرتے تہے
کچہہ موثر نہین ہوتا تہا اور دوا کرنے سی عاجز ہونی کا اقرار کرتے تہی ان دنون
کہ حکیم روح اللہ خدمت مین آیا اور اوسکا علاج کیا تہوڑی مدت مین فائدہ کامل
ہوگیا صلہ مین اس خدمت شایستہ کی حکیم کو منصب لایق سی سرفراز کر کے تین
گانو اوسکی وطن مین بطور ملکیت کی عنایت کیی اور حکم ہوا کہ مشار الیہ کے برابر
چاندی تول کر وجہ انعام مین مقرر رکہین آٹہوین سی تیرہوین تک برابر کوچ
ہوا اور ہر روز آخر منزل تک شکار باز وجرہ کا کیا اور تیتر بہت پکڑے آسی تیرہوین
کو کنور کرن فرزند رانا امرسنگہہ نے در دولت پر حاضر ہو کر تسلیمات مبارکباد
فتح دکن کی کی سو مہر اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موازی اکیس ہزار روپیہ کے
قسم مرصع آلات سی مع چند گہوڑون اور ہاتی کے پیشکش کیا مگر جو کہ قابل تہا
گہوڑے سی تہا اوسکو واپس بخشا اور باقی قبول کیا دوسری دن اوسکو

خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتی اور ارادت خان میر بلو
بہی ایک ہاتی عنایت ہوا سید نہر بزخان اوپر فوجداری سرکار میوات کی سرفراز
ہوا منصب اوس کا اصل واضافہ سی ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر ہوا سید
مبارک کو واسطی جرات قلعہ رہتاس کی ممتاز کرکے منصب پانسو ذات اور
دو سو سوار کا مرحمت فرمایا دن مبارک شنبہ چودہوین تاریخ کو کنارہ تالاب موضع سندہارا
کے مقام کرکے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور بندہاے خاص ساتہہ ساغرون نشاط
کے خوشوقت ہوی جانور شکاری کہ آگرہ مین واسطہ گریز کے باندہی تہی خواجہ لطیف
توشک بیگی نے اندنون لاکر نظر سی گذرانی جو کہ لایق سرکار خاص کے تہی انتخاب
کرکے باقی امیرون کو تقسیم کی آسی تاریخکو خبر بغاوت اور کفران نعمت راجہ سورج
مل ولد راجہ باسو کی سنی راجہ باسو کی چند بیٹی تہی سورج مل اگرچہ سب سی بڑا تہا لیکن
باپ اوسکو بسبب بد اندیشی اور فتنہ جوئی کی ہمیشہ قید رکہتا تہا اور ویسا ہی اوس
سے ناراض مرا بعد اوسکی مرنی کی جو یہہ بی سعادت سب سی بڑا تہا اور اور فرزند
قابل ورشید راجہ باسو نہین رکہتا تہا اسلیے حقوق خدمت راجہ باسو کے ملحوظ
فرماکر واسطہ انتظام سلسلہ زمینداری اور محافظت اوسکی وطن کے اسکی دولت
کو خطاب راجگی اور منصب دو ہزاری سی سرفراز کیا اور جاگیر اوسکی باپ کی کہ خدمت
اور دولت خواہی سی حاصل کی تہی اور تمام نقد وجنس کہ بہت سالہا سال سے
جمع کیا تہا اوسکو مرحمت ہوا اور جسوقت کہ مرتضی خان مرحوم نے اوپر خدمت فتح کانگڑہ

کے دستوری پائی جو بیہ بے دولت زمیدار عمدہ اوس کوہستان کا تہا
اور ظاہر مین عہد خدمت اور دولت خواہی کا کیا واسطی کمک مشار الیہ کی مقرر ہوا
اور بعد اوسکی کہ مطلب اوس کا حاصل ہوا اور مرتضی خان نے محاصرہ اہل قلعہ
کا بہت سخت کیا اس بدسگال نی صورت حال سی معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا
تب بمقام ناسازی اور فتنہ انگیزی مین آکر پردہ نفاق کا موںہہ سے اوٹہایا اور
مشار الیہ کے لوگون سے منازعت اور مخاصمت کرنی لگا مرتضی خان نے
نقش بی دولتی اور ادبار کا اوسکی پیشانی سی دریافت کر کے شکایت اوسکی درگاہ
مین لکھہ بھیجی بلکہ بالتصریح لکھا کہ آثار بغاوت کی اوسکی حالات سی ظاہر ہین مرتضی
خان جیسا سردار عمدہ ساتہہ لشکر بہت کی اوس کوہستان مین تہا اوس
بی سعادت نی وقت کو مناسب اسباب شورش اور آشوب کا نہ پاکر خدمت فرزند
شاہ جہان مین عرض کی کہ مرتضی خان بتحریک ارباب غرض کے میری ساتہہ
عداوت رکہتا ہی اور ساتہہ عصیان اور بغی کے تہمت کرتا ہی امید کہ آپ باعث
نجات اور سبب میری حیات کی ہو کر مجہہ کو درگاہ مین طلب فرماؤ ہر چند مرتضی خان کی
بات کا مجکو اعتبار تہا لیکن جب اوسنی بہت التماس واسطی طلب اپنی کے درگاہ مین
کیا شبہہ دلمین آیا کہ مبادا مرتضی خان نے بتحریک ارباب فساد کے رنج کہاکر غور
نکر کے اوسکو متہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کی تقصیرات اوسکی
معاف کی اور درگاہ مین بلایا اور درمیان اس حال کے مرتضی خان مر گیا

اور فتح ہونا قلعہ کانگڑہ کا دوسری سردار کے بہیجنی پر موقوف رہا جو یہہ فتنہ سرشت
درگاہ والا مین پہنچا نظر اوسکے ظاہری احوال پر ڈال کر اوس جلد ہمین مشمول عواطف
کا کرکے بیچ ملازمت شاہجہان کے اوپر خدمت فتح کرنے دکن کے رخصت کیا
بعد اسکی کہ ملک دکن فتح ہوگیا اوس فرزند کی خدمتمین وسیلی اوٹہا کر طلبگار خدمت
فتح کانگڑہ کا ہوا ہرچند اس بی حقیقت اور حق ناشناس کو پہر اوس کوہستان مین
راہ دینا آئین حزم اور احتیاط سی بعید تہا لیکن جو اوس خدمت کو اوس فرزند
نے اپنی ذمہ لی تہی ناچار اوسکی مرضی پر اوسکو چہوڑا اور فرزند اقبالمند نے اوسکو
ساتہہ تقی نامی کے بندون درگاہ اوسکی سی تہا اور ساتہہ فوج شایستہ منصب
دارون اور احدیون اور برق اندازون بادشاہی کے تعین فرمایا چنانچہ یہہ احوال
بطور اجمال اوراق گذشتہ مین لکہا گیا جو اپنی مقصد کو پہنچا ساتہہ تقی کے بہی خصومت
اور بہانہ جوئی شروع کرکے جوہر ذاتی اپنا دکہلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوسکی
معروض کی یہان تک کہ صریح لکہا کہ صحبت میری اوس سی راست نہین ہے اور
یہہ خدمت اوس سی ہوتی نہین دکہتی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین فتح اس قلعہ
کی جلدی ممکن ہے ناچار تقی کو حضور مین طلب کیا راجہ بکرما جیت کو کہ ملازمون
عمدہ اوسکی سی ہی ساتہہ فوج تازہ کے جلد رخصت کیا جو اس بی سعادت نے
جانا کہ زیادہ اس سی حیلہ اور مکر نہین چلیگا بکرما جیت کی پہنچنی تک ملازمان درگاہ
کو اس بہانہ سی رخصت دی کہ بہت مدت سی بی سامان ہوگئی ہو اپنی گہرون

اور جاگیرون کو جاکر آنے راجہ بکرماجیت تک درستی سامان کی کرکے آجائین جو
ظاہر اسلئے جمعیت دولتخواہون مین تفرقہ ہوا اکثر اپنی محال جاگیرون مین
گئے اور چند آدمی روشناس اُسجگہ رہی تب دشمنی قابو پاکر بغی اور فساد ظاہر
کی سید صفی بارھہ والی نے کہ ساتھہ نہایت شجاعت اور دلیری کی خصوصیت
رکھتا تہا ساتھہ چند برادر اور خویشون اپنی کے پانون ہمت کا جماکر شربت شہادت
کا چکھا اور بعضون کو ساتھہ زخمون کاری کے کہ پیرایہ شیران کارزار کا ہوتا ہے
وہ نابکار پکڑ کر میدان لڑائی سی نکبت سرا اپنی کو لیگیا اور بعضونے آپ کو بہاگ
کر بچایا اوس بدبخت نی ہاتھہ تعدی اور تصرف کا بیچ پرگنون دامن کوہ کے
کہ اکثر اونمین سی جاگیر مین اعتماد الدولہ کے مقرر ہین دراز کیا اور لوٹنی اور
غارت کرنے مین سر موفرق نرکہا امید ہی کہ جلدی سزای اعمال اپنی کو
پہنچی اور نمک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی ستروین تاریخ کو
گہانٹی چاندا سی عبور ہوا اٹہارہوین کو اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار
ساتھہ سعادت آستانبوسی کی مفتخر ہوا جو مدتون سی حضور سی دور تہا اور لشکر منصور
نواحی خاندیس اور برہانپور سی عبور کرتا تہا التماس ملازمت میں حاضر ہونے
کی کی حکم ہوا کہ اگر دل اوسکا سب طرف سی جمع ہو جرین آکر جلدی معاودت
کرے اسواسطی موافق حکم کے جلدی آجکی تاریخ کو آکر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی اور
ساتھہ طرح طرح کی نوازش کی سرفراز ہوا ہزار مُہر اور ہزار روپیہ نذر گذرانے

جو لشکر نے گذرنے گہاٹیون سے سختی بہت کہینچی تہی واسطے رفاہیت لوگون کے اونہیکو
مقام ہوا بیسوین کو کوچ کرکے دن مبارک شنبہ اکیسوین کو بہر مقام ہوا کنارہ دریای
سند پر بزم پیالہ مرتب ہوئی گہوڑا اسمند خاص سمیر نام کہ بہلی گہوڑون مین سے تہا
خانخانان کو عنایت ہوا سمیر اصطلاح ہند مین کوہ طلا کو کہتی ہین بسبب نسبت رنگ
اور کلانی جثہ کے اس نام سے مشہور ہوا بائیسوین تئیسوین کو برابر کوچ ہوا اس دن عجب
ندی دیکہی پانی نہایت صاف پر جوش و خروش بلند جگہہ سے گرتا ہی کنارہ پر نشست گاہین
غیبی بنی ہوئین اس نواح مین چشمہ اس خوبی کی ساتہہ نظر نہین آیا خوب سیر کی جگہہ ہی
تہوڑی دیر اوسکی سیر سی محظوظ ہوا مین چوبیسوین کو اوس تالاب مین کہ سامنی دولت
خانہ کے واقع تہا کشتی پر بیٹہہ کر شکار مرغابی کا کیا پچیسوین چہبیسوین ستائیسوین
کو پی در پی کوچ ہوا خان خانان کو پوستین خاص اپنی پہنی کا مرحمت کیا اور ہفت
راس اسپ طویلہ خاص سے کہ ہر ایک پر سواری کی تہی یہہ بہی مرحمت کیی روز
یکشنبہ دوسری دی ماہ الہی کو قلعہ رنتہنبور مین نزول اجلال فرمایا یہہ بڑا قلعہ ہندوون
کے قلعون سی ہے سلطان علاء الدین خلجی کے وقت مین رای پتہمر دیو متصرف تہا سلطان
نے مدتون محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغاز عہد حضرت عرش آشیانی مین
رای سرجن ہاڈا تصرف مین رکہتا تہا اور ہمیشہ چہہ سات ہزار سوار اوسکی نوکر رہتی
تہے اور حضرت والد نے اس قلعہ سخت کو ایک مہینی اور بارہ دن کے عرصہ
مین ساتہہ مدد خدای پاک کی فتح کیا اور رای سرجن ساتہہ رہنمونی بخت کے

ملازمت مین حاضر ہوا اور سلک دولتخواہون مین منتظم ہوا اور امیران معتبر اور
بندون معتمد سے ہوگیا بعد اوسکی اوسکا بیٹا راہی بہوج بہی زمرہ امرای عظام مین رہا
اب پوتا اوسکا سربلند رای داخل بندہاے عمدہ مین ہے تیسری تاریخ کو واسطے
دیکہنی قلعہ کے متوجہ ہوا مین دو پہاڑ برابر ہین ایک کو رن اور دوسری کو تہنبور
کہتے ہین اور قلعہ اوپر تہنبور کی بنا ہے ان دونون نامون کو ملا کر رن تہنبور نام
رکہا نہایت مضبوط ہی اور پانی کی اوسمین کثرت ہی کوہ رن ایک حصن قوی ہی اور
فتح اس قلعہ کی منحصر ہے اوسیکی طرف سی چنانچہ والد بزرگوار نے حکم فرمایا تہا کہ
توپین اوپر کوہ رن کے چڑہاؤ قلعہ کے اندر کی عمارتون کو توڑو اول توپ کو کہ
آگ دی چوگہنڈے محل سرای سرجن مین گولہ لگا گرنے اوس عمارت کی سے
زلزلہ اوسکی بنیاد ہمت مین پڑا اور گہبراہٹ اوسکی دلپر غالب ہوئی اور نجات اپنی
قلعہ کے سونپنی مین جانکے سر عبودیت کا درگاہ بادشاہ جرم بخش عذر پزیر مین رکہا
القصہ ارادہ میرا ایسا تہا کہ رات قلعہ پر رہون اور دوسری دن لشکر مین آؤن لیکن
جو قلعہ ہندون کی عمارتون سی بنے ہوا اور کم فضا تہا اسیلی دل نی نچاہا کہ توقف
کرون ایک حمام دیکہا کہ ایک نی رستم خان کے نوکرون مین سے متصل جہاروکے
بنایا تہا باغیچہ اور نشیمن جانب صحرا کا خالی فضا اور ہوا سی نہین ہے تمام قلعہ مین اس
سے بہتر جگہہ نہ تہی رستم خان ایک امراؤن حضرت عرش آشیانی کے سی تہا لڑکائی
مین خدمت حضرت والد مین تربیت پاکر نسبت محرمیت اور قرب خدمت سے رکہتا تہا

نہایت اعتماد سے اوس قلعہ کو حوالہ اوسکی فرمایا تہا بعد فراغت سیر قلعہ کے حکم دیا مینے
کہ مجرمون کو جو اس قلعہ مین قید ہین حاضر کرین تا حقیقت حال ہر ایک کی دریافت
کر کے حکم فرمایا جاوے مجملا سوا مجرم خونی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اوسکی سے
فتنہ اور فساد مملکت مین واقع ہوتا تہا باقیون کو رہا کر دیا اور ہر ایک کو لائق
اوسکی حال کے خرچ اور خلعت عنایت ہوا چوتہی کو بعد گذرنی پہر بہر رات اور
تین گہڑی کے دولت خانہ کو لوٹا مین پانچوین کو قریب پانچ کوس کے کوچ کر کے
دن مبارک شنبہ چہٹی تاریخ کو مقام ہوا اسی دن مین خانخانان نی پیشکش گذاری
قسم جواہر اور مرصع آلات و اقمشہ اور فیل سے جو کچہہ پسند آیا قبول کیا اور
باقی مشار الیہ کو دیا تمام نذرانہ اوسکا جتنا کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑلا کہہ کا ہوا ساتوین
کو پانچ کوس کوچ کیا پہلی اس سی سارس کو شاہین سے پکڑوایا تہا لیکن شکار
درنا کا اب تک تماشا نہین دیکہا تہا فرزند شاہجہان کو ذوق شکار شاہین کا بہت
ہے اور شاہین اوسکو خوب ملی موافق التماس اوس فرزند کے سوار ہوا مین
ایک درنا اپنی ہاتہہ سے پکڑوایا مینے دوسری درنا کو شاہین نی کہ اوس
فرزند کے ہاتہہ مین تہا پکڑا بی تکلف اچہی شکار ہی بہی اچہا ہی مین بہت خوش
ہوا اگرچہ سارس جانور کلان ہے لیکن سست پرواز کا واک ہی درنا کی شکار کو
کچہہ نسبت اوس سی نہین ہی ناز کرتا ہون شاہین کی دلیری اور جگر کو کہ اس
قسم کے جانور قوی جثہ کو پکڑتا ہے اور ساتہہ زور سر پنجہ ہمت کی زبون

کرتاہی حسن خان تو شجی اوس فرزند کے تی بعوض اس شکار کے ساتھہ عنایت ہاتی اور
گھوڑے اور خلعت کی سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بہی عطائی اسپ و خلعت کے ممتاز ہوا
آٹھوین کو سوا چار کوس کوچ کرکے نوین کو ہمہر مقام کیا آن دنون مین خان خانان
سپہ سالار کو ساتھہ خلعت خاص اور کمر شمشیر مرصع اور ہاتی خاص مع ساز و سامان کے
عزت بخشی اور از سر نو ساتھہ عہدہ صاحب صوبگی خاندیس اور دکن کی سربلندی پائی
اور منصب اوس رکن السلطنت کو مع اصل و اضافہ سات ہزاری ذات و سوار
کا مرحمت ہوا جو صحبت اوسکی ساتھہ لشکر خان کے راست نہ آئی موافق التماس
اوسکی کی عابد خان دیوان بیوتات کو اوپر دیوانی بیوتات کی مقرر فرمایا مینے
اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت
مرحمت کرکے اسطرف روانہ فرمایا اسی روز خان دوران صوبہ کابل سی آیا ہزار مہر
اور ہزار روپیہ نذر کیی اور ایک تسبیح مروارید کی مع پچاس راس گھوڑون کی اور دس
ولایتی اونٹ نر و مادہ اور چند جانور شکاری جینی اور خطائی وغیرہ پیشکش کیے دسوین
کو سوا تین کوس گیارہوین کو قریب چہہ کوس کی کوچ ہوا آج کے دن خان دوران
اپنی آدمیون کو آراستہ کرکے سامنی لایا اور ہزار سوار مغل کہ اکثر گھوڑی ترکی اور بعضی
عراقی اور دوغلی رکھتی تہی گنوائی باوجودیکہ جمعیت اوسکی اکثر متفرق ہوگئی بعضی ملازم
مہابت خان کی ہوئی اور اوسی صوبہ مین رہی اور بعضی لاہور سی جدا ہوکر اور طرف
چلی گئی لیکن اسقدر سوار خوش اسپہ غنیمت دکہلائی دیی بی تکلف خان دوران

شجاعت اور دلیری اور جمعیت داری مین یکتایان روزگار سی ہی مگر افسوس
کہ ضعیف ہوگیا اور بسبب کبر سن کی بنیائی کم ہوگئی دولت کے جوان ورشید رکہتا ہی
خالی معقولیت سی نہین ہین لیکن خان دوران کو نہین ملتی آن دونون خان دوران
اور اوسکی فرزندون کو خلعت اور شمشیر مرحمت ہوئی بارہوین کو ساڑہی تین کوس
کی مسافت طی کی اور اوپر کنارہ تال مانڈو کی رہی درمیان تال کی دالان تیہرون
کی بنی ہین ایک ستون پر رباعی کسی شخص کی لکہی ہوئی نظر آئی اور مجہہ کو
متعجب اور بیخود کردیا فی الواقع خوب اور نادر شعرون سی ہی رباعی

یاران موافق ہمہ از دست شدند	در دست اجل یکان یکان پست شدند
بودند تنک شراب در مجلس عمر	یک لحظہ زما پیشترک مست شدند

اوسوقت ایک رباعی دوسری اسی قبیل سی سنی گئی جو کہ بہت اچہی تہی لکہدی گئی

افسوس کہ اہل خرد و ہوش شدند	از خاطر ہمدمان فراموش شدند
آنہا کہ بصد زبان سخن میگفتند	آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ کو مقام ہوا عبد العزیز خان صوبہ بنگش سی آیا اور
قدمبوسی کی اکرام خان کہ اوپر فوجداری فتح پور اور اوس اطراف کی متعین تہا سا تہہ
دولت ملازمت کی سربلند ہوا خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن ساتہہ خطاب
عقیدت خانی کے سرفراز ہوا میر حاجی کہ کمک والون صوبہ بنگش مین سے
جوان مردانہ ہی ساتہہ خطاب شرزہ خانی اور علم کے سربلندی پائی ——

چودھوین کو سوا پانچ کوس پندرہوین کو تین کوس راہ طی کرکے قریب بیانہ کے
ٹھیری خود مع اہل حرم تماشی کو بالا قلعہ کی گیا مین محمد خان نخشی حضرت عرش آشیانی
نے کہ حراست قلعہ کی ذمہ اوسکی تھی ایک مکان بنایا جانب صحرا کی نہایت بلند اور خوش
ہوا اور مزار شیخ بہلول کا بہی اوسکی قریب واقع ہی اور خالی فیض سی نہین تھا شیخ بڑے
بھائی شیخ محمد غوث کی ہین اور بیچ علم دعوت اسماء الٰہی کی بڑا کمال رکہتا تھا اور حضرت جنت
آشیانی کو شیخ مذکور سی کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اوس زمانہ مین کہ حضرت والا نی تسخیر
ولایت بنگالہ فرمایا تھا اور چند روز وہین ٹھیری تھی اور میرزا ہندال موافق حکم کی آگرہ مین
رہا تھا تو اکثر اہل طمع کہ طبیعت اونکی ساتھ فتنہ و فساد کی مجبول ہی راہ بی وفائی لی کر بنگالہ سی
پاس میرزا کی آئی اور سلسلہ جنبان خبث باطنی میرزا کی ہوکر ساتھ بغی اور کافر نعمتی کی میرزا کو
رہنمونی کی میرزا ناعاقبت اندیش نی خطبہ اپنی نام کا پڑہکر سرنگا جھنڈی بغاوت کی بلند کیے
جو حقیقت حال حضرت سی عرض ہوئی آپ نی شیخ بہلول کو واسطی نصیحت کی بہیجا کہ میرزا کو
ارادہ باطل سے پہیر کر سیدہی راہ پر لاوی جو اون بی دولتون نی چاشنی سلطنت کی میرزا کو
چکھائی تھی میرزا ہی خلل اندیش ساتھ موافقت اور متابعت کی راضی نہ ہوا اور ساتھ تحریک ارباب
فساد کی شیخ بہلول کو بیچ چار باغ کی کہ حضرت فردوس مکان بابر بادشاہ نی اوپر کنارہ آب جون کے
بنایا تھا ساتھ تلوار بی باکی کے شہید کیا جو محمد بخشی کو ساتھ شیخ مذکور کے نسبت ارادت حاصل
تھی اونکو قلعہ مین لیجا کر دفن کیا سولہوین کو ساڑہی چار کوس چلکر منزل برہہ مین پہنچی جو باغ
اور باولی کہ موافق حکم مریم زمانی کی کہ پرگنہ جوسٹ مین بیچ راستہ کی بنی ہی اوس سے

دیکھنی کو بہی گیا مین واقعی باولی ایک عمارت ہی بلند اور بہت عمدہ کارندون سی معلوم ہوا
کہ مبلغ بیس ہزار روپیہ اوسپر خرچ ہوے اور جو وہان شکار بہت تہا سترہوین کو مقام کیا
اٹھارہوین تاریخ سوا تین کوس چلکر موضع دائرہ مومین پہنچی اونیسوین کو ڈہائی کوس چلکر
کنارہ کول فتح پور پر پہنچی آور جو وقت ارادہ فتح دکن کی رن تھنبور سی اوجین تک نام
منزلون کا اور بعد مسافت اونکی لکہی گئی دوبارہ لکہنا اوسکا مناسب جانا اور رن تھنبور
سی فتح پور تک جس رستہ سی کہ آئی دوسو چوبیس کوس کو تریسٹہ [۶۳] کوچ اور چھبین مقام مین کہ کل
ایک سو نوی دن ہوی طی کیا حساب شمسی سی ایکدن کم چار مہینی اور قمری سی پوری چار
مہینی گذری اور جس تاریخکہ لشکر منصور نی واسطی فتح رانا اور تسخیر ملک دکن کی دار الخلافت سی کوچ
کیا آجتک کہ رایات جلال ہمعنان نصرت واقبال ہوکر پہر مرکز سلطنت کو پہری پانچ برس اور چار
مہینی ہوی نجومیون نی کہ روز مبارک شنبہ تاریخ اٹہائیسوین مطابق سلخ محرم سنہ ۱۰۲۷ ہجری کی ساعت
واسطی داخل ہونی دار الخلافہ آگرہ کی اختیار کیا تہا آندنون مگر عرائض دولتخواہون سی معلوم ہوا
کہ آگرہ مین بیماری طاعون کی جاری ہی چنانچہ ہر روز قریب سو آدمیونکی بغل کی نیچی یا ران کی
جڑ مین یا نیچی گلی کے دانہ نکل کر مرتے ہین اور یہہ تیسرا سال ہی کہ جاڑی کی موسم مین زور کرتا
ہے اور شروع گرمی مین جاتا رہتا ہی اور غرائب سی یہہ ہی کہ اس تین سال مین تمام
قصبون اور گانوون مین قرب جوار آگرہ کی اثر کیا ہی اور فتح پور مین اصلا اثر اوسکا ظاہر
نہین یہانتک امان آباد اور فتحپور مین کہ دو ڈہائی کوس کا فاصلہ ہی آدمی اوس جگہہ کے
خوف وبا سی وطن چہوڑ کر بہاگ گئی ناچار رعایت حزم واحتیاط کو ضروریات سے

جانکر

جانکر یہہ بات ٹہیری کہ اس ساعت مسعود مین ساتہہ مبارکی اور میمنت کی فتحپور مین مقام ہوا اور
بعد کم ہونی بیماری کی ساعت دوسری اختیار کرکی ساتہہ دولت سعادت کی ورود رایات جہان کشا
کا مستقر الخلافہ آگرہ مین ارزانی فرماوین انشاء اللہ تعالی جشن مبارک شنبہ کا کنارہ کول
فتح پور پر مرتب ہوا جو ساعت داخل ہونی آبادی کی اٹہائیسوین پر قرار ہوئی تہی آٹہہ روز
اوسی جگہہ توقف ہوا مینی گرداو تالاب کا پانی کو فرمایا سات کوس کا نکلا اس منزل مین سوا
حضرت مریم الزمانی کے کہ قدرے تکسیر رکہتی ہین تمام بیگمات اور خلوتیان سرا وقات عفت
اور تمام بندہای درگاہ استقبال کو آئی لڑکی آصف خان مرحوم کی نی کہ گہر مین عبداللہ خان
پسر اعظم خان کی ہی ایک نقل عجیب غریب بیان کی اور نہایت تاکید اوسکی تصحیح مین کی
نوادرات سی ہی ایسی لکہی گیی کہ ایک دن گہر کے صحن مین ایک چوہا نظر پڑا پریشان گرتا
پڑتا مستانہ کی مانند ہر طرفکو جاتا تہا اور جانتا نہ تہا کہ کہان جاتا ہون ایک خواص سے
کہا مینی کہ دم اوسکی پکڑ کے بلی کے آگی ڈال بلی نی شوق سی کود کر چوہی کو مونہہ مین پکڑا
اور اوسی وقت چہوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آثار ملال کے اوسکی چہرہ سی ظاہر ہوے
دوسری دن قریب مرگ کے پہنچی دلمین آیا تہوڑا تریاق فاروق دیا چاہیی جو مونہہ اوسکا
کہولا تالو اور زبان سیہ نظر آئی تین دن حال تباہ سی گذرا نی چوتہی دن ہوش مین آ گیے
بعد اوسکی ایک باندی کے دانہ طاعون کا نکلا اور شدت درد سی بیقرار ہوگئی اور رنگ
بدل کر زرد مائل بسیاہی ہوگیا اور تپ محرق ہوئی دوسری دن اطلاق ہوکر مرگئی
اور اسی طرح سات آٹہہ آدمی اوس جگہہ مین ضایع ہوئی اور چند بیمار ہوگئی تہے

که اوس جگہہ سے نکل کر باغ مین آئے جو بیمار تہی باغ مین فوت ہوے اور اوس
جگہہ دوسری کو دانہ نہین نکلا مجملا عرصہ آٹھہ نو دن مین سترہ آدمی مری اور یہہ
بہی بیان کیا کہ جنکی دانہ نکلا تہا اگر پانی پینی یا نہانی کو دوسری سی منگاتی اونکو بہی فی الفور
ہوجاتا تہا آخر ایسا ہوا کہ نہایت توہم سی کوئی آدمی اونکی پاس نجاتا بائیسوین کو خواجہ
جہان که اوپر جراست آگرہ کے مقرر تہا حضور مین آیا پانسو مہر بصیغہ نذر اور چار ہزار
روپیہ برسم تصدق گذرانی چوبیسوین کو مشار الیہ کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا
دن مبارک شنبہ اٹہائیسوین تاریخ کو پچہی گذرنی چار گہڑی کے کہ قریب دو ساعت
نجومی کے ہوتی ہین مصرعہ بساعتی کہ تولا کند بدو تقویم بہ ساتہہ مبارکی اور فرخی
کے رایات منصور کا فتح پور مین نزول ہوا اسی ساعتمین جشن فرزند اقبالمند
شاہ جہان کا مرتب ہوا اوسکو سونی اور دوسری اجناس سی تولا مینے
اور اٹہائیسوان برس شمسی مہینون کے حساب سی شروع ہوا امید ہی کہ عمر
طبعی کو پہنچی اوراسی تاریخ حضرت مریم الزمانی آگرہ سے تشریف فرما ہوین اور اوسطے
دریافت دولت ملازمت اونکی کے سعادت دونون جہان کی جمع کی مینے
امید کہ سایہ اونکی تربیت اور شفقت کا اوپر سر اس نیاز مند کے ہمیشہ رہے
جو اکرام خان بیٹا اسلام خان کا خدمت فوجداری اس حدود کی جیسی چاہیئی ویسی
بجا لایا منصب اوسکا مع اصل واضافہ ڈیڑ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اسہراب خان
بیٹا میرزا رستم صفوی کا منصب ہزاری ذات اور تین سو سواری سی ممتاز ہوا آیسدن

عمارت دولت خانہ حضرت عرش آشیانی کی تفصیل کی ساتھہ سیر کرکے فرزند
شاہ جہان کو دکھلائی گئی اندر اوسکی ایک حوض تہہر سی تراشی ہوئی نہایت
صاف کپور تلاو نام مربع چہتیس درعہ عرض اور چہتیس گز طول عمق ساڑہی چار
گز کا اور موافق حکم حضرت والد کے خزانہ عامرہ کے متصدیون نے پیسون
اور روپیون سے اوسکو بہرا تہا چوبیس کروڑ اڑتالیس لاکہہ چہالیس ہزار دام
کہ سولہ لاکہہ اوناسی ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہی کہ کل ایک کروڑ تین لاکہہ حساب
ہندوستان سے اور تین سو تینتالیس ہزار تومان حساب ایران سی ہوا کہ مدتون
تک تشنہ لبان بادیہ طلب کو اوس چشمہ سی سیراب آرزو کرتے تہی دن یکشنبہ شروع
بہمن ماہ الٰہی کو حافظ یاد علی گوئندہ کو ہزار روپیہ انعام ہوا محب علی بٹیا بداغ خان
چکنی کا اور ابو القاسم گیلانی کہ بادشاہ ایران نے اون دونون کے آنکہہ
مین سلائی پہیر کر صحرای آوارگی مین چہوڑ دیا تہا ایک مدت ہی کہ پیادہ در دولت
مین آئے اور ساتھہ جمع خاطر کے بسر اوقات کرتے ہین اور ہر ایک کو لایق حال اوسکے
وجہ معیشت مقرر ہو گئی ہی آن دنون مین آگرہ سی آکر سعادت آستان بوسکی
حاصل کیے ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام ہوا جشن مبارک شنبہ پانچوین تاریخ کا دولت
خانہ مین آراستہ ہوا بندہ ہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوے نصر اللہ کو کہ
فرزند سلطان پرویز نے فیل کوہ دمان کو اوسکی ساتھہ درگاہ مین بہیجا تہا رخصت
کیا ایک جلد جہانگیر نامہ مع گہوڑی پنجاق خاصہ کے عنایت ہوا کہ واسطے اوس فرزند

کے لیا آٹھوین نوکنورکرن جیٹی رانا امراوسنگہہ کو ایک گہوڑا اور ایک ہاتی اور خلعت اور کپوہ مرصع مع پہول کٹارہ کے مرحمت ہوا اور اوسکی جاگیر کو رخصت کیا اور ساتہہ اوسکی ایک گہوڑا رانا کو بہیجا اور اسی دن واسطی شکار کے امان آباد کو توجہ فرمائی جو حکم تہا کہ ہرن اوس سرزمین کا کوئی شکار نکرے اس چہہ برس کی درمیان ہرن بہت جمع ہوگئی اور نہایت ہل گئی ہین دن مبارکشنبہ تک کہ بارہوین تاریخ تہی دولتخانہ کو معاودت کی اور موافق قاعدہ مقررہ کی محفل پیالہ کے آراستہ ہوئی شب جمعہ تیرہوین کو روضہ غفران پناہ حضرت شیخ سلیم چشتی مین کہ تہوڑی سی تعریفین ذات اور محاسن صفات اونکی کے دیباچہ کتاب مین گذر چکی ہین جاکر فاتحہ پڑہی ہرچند اظہار کرامات اور خوارق عادات کا نزدیک مقبولون بارگاہ خدا کے پسندیدہ نہین ہی بلکہ کم اپنی مرتبہ سی جانکر ایسی اظہار سی پرہیز کرتے ہین لیکن بعض اوقات بیچ حالت جذبہ مستی کے بدون ارادہ اور اختیار کی رہنمونی اون سی ظاہر ہوجاتی ہی ایک اونمین سے یہہ ہے کہ میرے پیدا ہونے سے پہلے حضرت عرش آشیانی کو ساتہہ خوشخبری قدوم اس نیازمند کے اور دوسری دو بہائیون کے امیدوار کیا تہا دوسری یہہ کہ ایک دن حضرت عرش آشیانی نے کسی تقریب سی پوچہا کہ عمر تمہاری کتنی ہے اور زمانہ رحلت کا دار ملک بقا مین کب ہوگا جواب مین کہا کہ حق جل وعلا عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہی اور بعد مبالغہ کے

اشارہ اس نیاز مند کی طرف فرمایا کہ جسوقت شاہزادہ تعلیم معلم سی یا کسی اور
شخص سی کچھہ یاد کرے اور ساتھہ اوسکی متکلم ہووے آثار وصال کا ہے بعد
انتقال کا ناچار حضرت والد نی جن آدمیون کو کہ میری خدمتمین رہتی تھی تاکید
فرمائی کہ کوئی آدمی شاہزادہ کو نظم و نثر سے کچھہ تعلیم نکرے یہانتک کہ دو برس اور
چھہ مہینے گذری ایکدن ایک عورت خادمہ کہ اوس محلہ مین ہتی تہی اور
اور سپند ہمیشہ واسطی چشم بد کی جلایا کرتی اور اس بہانہ سی میری خدمتمین راہ
رکھتی تھی اور خیرات اور تصدقات سی بہرہ مند ہوتی مجھکو تنہا پاکر بیخبری مین
اوس مقدمہ سی یہہ بیت تعلیم مجھکو کی ؎ الٰہی غنچہ امید بکشا ؛ گلی از
روضۂ جاوید نما ؛ مینے خدمتمین شیخ کی جاکر یہہ بیت پڑہی شیخ بی اختیار اپنی
جگہہ سی کود کر ملازمت مین حضرت عرش آشیانی کے دوڑے وظاہر ہونے
اس واقعہ کے سے آگاہی بخشی قضاء الٰہی اوسی رات آثار بخار نمودار ہوے
اور ایک آدمی کو خدمتمین حضرت والد کے بہیجا اور تانسین کلانوت کو کہ قوالون
بی نظیر سی تہا بلایا تانسین نی خدمتمین جاکر قوالی شروع کی بعد اسکی ایک آدمی واسطے
بلانی حضرت عرش آشیانی کے بہیجا جب حضرت والد تشریف لائی فرمایا کہ وعدہ
وصال کا آپہنچا اور تمسی وداع ہوتا ہون اور پگڑی اپنی سر سی اوتار کر میرے
سر پر رکھی اور کہا کہ ہمنی سلطان سلیم کو جگہہ اپنی بٹھایا اور اوسکو خدا کو سونپا
اور دم بدم ضعف اون کا زیادہ ہوتا تہا اور اثر مرنے کا بیشتر ظاہر ہوتا تہا

پہر وصال محبوب مین واصل ہوئی ایک بڑی نشانیون مین سی کہ حضرت عرش آشیانی
کے عہد مین ظہور مین آئی یہہ مسجد اور روضہ ہی بے مبالغہ عمارت ہی نہایت عالی کہ مانند
اس مسجد کی کسی شہر مین نہین ہی عمارت اوسکی پتھر کی ہی بہہ کمال صفائی کے اوسکی تیار ہونے
مین پانچ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سی صرف ہوا اور وہ کہ قطب الدین خان کوکلتاش نے
کٹہرا اور ڈور روضہ کا اور فرش گنبذ اور پیش طاق مسجد کا سنگ مرمر سی بنوایا لاگت
اوسکی جدی ہی یہہ مسجد شامل ہی اوپر دو دروازون بڑے کی جو کہ جنوب کی طرف واقع ہی
نہایت بلند اور باتکلف پیش طاق بارہ گز عرض اور سولہ گز طول اور باون گز بلند ہی رکہتا ہی
بتیس سیڑہیان اوپر چڑہین جب وہان پہنچین آور دروازہ دوسرا چہوٹا اس سی مشرق کی
طرف ہی طول مسجد کا جانب مشرق سی مغرب تک مع عرض دیوارون کے دو سو بارہ گز ہی
ازانجملہ مقصورہ ساڑہی پچیس گز کا پندرہ گز عرض اور پندرہ طول مین گنبذ درمیان کا ہی
اور سات گز عرض اور چودہ طول اور پچیس گز بلندی پیش طاق کی ہی اور دونون طرف
اس گنبذ کلان کے دو گنبذ چہوٹے ہین اور دہ دردہ در عہ تتمہ ایوان ستون دار کا بنا
ہی آور عرض مسجد کا شمال سی جنوب تک ایک سو بہتر گز ہی اور گرد مسجد کی نوی ایوان
اور چوراسی حجرہ ہین عرض حجرہ کا چار گز اور طول پانچ گز ہی آور ایوان عرض مین ساڑہی
سات گز ہی آور صحن مسجد کا سوای مقصورہ اور ایوان اور دروازی کے ایک سو انہتر
گز طول اور ایک سو تینتالیس گز عرض ہی آور اوپر دالانون اور دروازون کے اور اوپر
مسجد کے چہوٹے گنبذ بنائی ہین کہ بیچ راتون عرس اور دنون متبرکہ کے شمع اونمین

رکھہ گرد اونکی کپڑا لپیٹتی ہین تو عالم فانوس سی دکھلائی دیتی ہین اور نیچی صحن مسجد
کے حوض بنایا ہی کہ آب باران سی بہر کرتی ہین اور فتحپور مین پانی کم اور برا ہے
وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوران مسجد کو تمام سال کفایت کرتا ہی اور مقابل بڑے
دروازہ کے شمال کی طرف مائل بمشرق روضہ شیخ کا ہی درمیان گنبد سات گز کے
اور گرد گنبد کی ایوان سنگ مرمر کا ہی کہ آگی اوسکی پنجرہ سنگ مرمر کا بنا
ہوا نہایت مکلف ہی اور مقابل اوس روضہ کی مغرب کی تہوڑے فاصلہ پر گنبد
دوسرا ہی کہ اقربا اور فرزند شیخ کی وہان آسودہ ہین قطب الدین خان اور اسلام
خان اور معظم خان بہ نسبت اس سلسلہ کے اور مراعات حقوق کی مرتبہ امارت اور پایہ
عالی کو پہنچی ہین چنانچہ احوال ہر ایک کا اپنی جگہہ گذرا آب بیٹا اسلام خان کا
کہ ساتہہ خطاب اکرام خانی کے سرفراز ہی صاحب سجادہ ہی اور آثار سعادتمندی کی اوس
سی ظاہر خاطر اوسکی تربیت پر بہت متوجہ ہی روز مبارک شنبہ انیسوین کو عبد العزیز خان
کو اوپر منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کے سربلند کرکے اوپر خدمت فتح کرنے
قلعہ کانگڑہ اور استیصال سورج مل کے مقرر فرمایا مینے اور ایک ہاتی اور ایک گہوڑا اور
خلعت نامبردہ کو مرحمت فرمایا اتر سون بہادر کو بہی اسی خدمت پر مقرر کیا اور
منصب اوسکا ایکہزار دوسو ذات اور ساڑہی چارسو سوار کا مقرر فرمایا اور ایک
گہوڑا عنایت کرکے رخصت کیا جو کہ جاے نزول اعتماد الدولہ کی
بیچ کنارے تال کے تہی اور نہایت جگہہ اچہی تہی اور اوسکی تعریف کرتی ہی

موافق التماس اونہا مہر دہ کے جشن مبارک شنبہ تاریخ چھبیسوین[26] کا اوس جگہہ مرتب ہوا اور وہ رکن السلطنت ساتھہ لوازم پا ی انداز اور نذرانہ کے مشغول ہوا اور مجلس عالی درست کی اور شب کو بعد کہانے طعام کے دولت خانہ کو تشریف لی آیا روز مبارک شنبہ تیسری اسفندارماہ الٰہی سید عبدالوہاب بارہہ کو کہ صوبہ گجرات مین خدمات خوب وس سے ظہور مین آئین منصب اوسکا ایکہزاری ذات و پانسو سوار کا کیا اور ساتھہ خطاب دلیرخانی کے سرفرازی بخشی بارہوین تاریخ کو بقصد شکار احمدآباد کوچ کرکے معہ اہل محل نشاط شکار مین مصروف ہوکر ستائیسوین[27] کو طرف دولت خانہ کی مراجعت فرمائی اتفاقاً درمیان راہ شکار کے لڑی موتیون کی معہ ایک لعل کہ نورجہان بیگم کے گردن مین تہی ٹوٹ گئی ایک قطعہ لعل قیمتی دس ہزار روپیہ کا اور ایک دانہ موتی قیمتی ہزار روپیہ کا جاتا رہا اس دن کم شنبہ کے ہرچند قراولون نے تلاشی کی پر نہ ملا دل مین آیا کہ جو کہ اس دن کا نام کم شنبہ ہی اوسکا ملنا بہی دشوار ہی بخلاف دن مبارک شنبہ کی کہ مجہہ وہ نہایت مبارک ہی تہوڑی تلاش مین قراول دونون کو جنگل کے رستہ پاکر لائی اور اتفاقات حسنہ سی یہہ بہی ہوا کہ اسی دن مبارک کو جشن وزن قمری اور محفل سنت کی ہوئی اور خوشخبری فتح ہونی قلعہ مئو اور حال شکست سورج مل سیہ بخت کا معلوم ہوا تفصیل اس اجمال یہہ ہی کہ جب راجہ بکرماجیت

همراه فوج منصور کی وہان پہنچا سورج مل برگشتہ تقدیر نے چاہا کہ کئی دن ہرزہ
درائی مین گذارے مشار الیہ نی کہ واقف تہا اوسکی کہنی کو نہ مانکر جرأت اور دلیری
کا قدم آگی بڑہایا اور اوس مخذول العاقبت سی کوئی تدبیر نہ بن پڑی نہ لڑائی مین ٹہیرا نہ
قلعہ کا بندوبست کیا تہوڑی سی مار پیٹ مین بہتسی آدمی قتل کرائی اور خود بہاگ
گیا اور قلعہ مئو اور شہر کہ قوت بازو اوس برگشتہ بخت کا تہا بی محنت و مشقت مفتوح
ہوا اور ملک جو باپ دادا کی وقت سی اوسکی تصرف مین تہا پامال عساکر اقبال کا
ہوا اور وہ سرگشتہ جنگل گمراہی و خواری کا ساتہہ خراب حال کی ٹیلون مین جاکر
چہپ گیا راجہ بکرماجیت نی اوسکی ملک کو پیچہی چہوڑکر اوسکا تعاقب ساتہہ فوج
قاہرہ کی کیا جب حال اوسکا مینی سنا عوض اس خدمت شایستہ کی راجہ
بکرماجیت کو نقارہ دیا اور ایک فرمان قضا جریان جاری ہوا کہ قلعہ اوسکا اور
عمارتین کہ بنائی ہوئین اوسکی یا اوسکی باپ کی ہون جڑ سی گرادی جاوین کچہہ نشان
نہ رہنی پاوی اور نادرات سی یہہ ہی کہ سورج مل برگشتہ بخت کی ایک بہائی تہا جگت
سنگہہ نام جب اوسکو ساتہہ خطاب راجگی اور مرتبہ امارت کی سرفراز کیا اور
ملک راج اوسکا اور سامان و حشم و خدم بی شریک و سہیم نامبردہ کو دیا واسطی
رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگہہ کو کہ اوسکی ساتہہ موافقت نرکہتا تہا
منصب کم تجویز فرماکر صوبہ بنگالہ کو بہیجا تہا مینی وہ بیچارہ وطن سی دور روزگار
ساتہہ خواری اور دشمن کامی کے گذرانکر انتظار لطیفہ غیبی کا رکہتا تہا

یہان تک کہ اوسکی نصیب مین ایسا ہی منصوبہ تہا اور اوس بی سعادت نے
بسولہ اپنی پیر پر بار اجگت سنگہہ کو جسقدر جلد چاہیی تہا درگاہ مین بلاکر ساتہہ خطاب راجگی
اور منصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز کر کے بیس ہزار درب مدد خرج
خزانہ عامرہ سی عنایت ہوا اور کپہو مرصع اور خلعت اور گہوڑا اور ایک ہاتہی مرحمت
فرماکر پاس راجہ بکرماجیت کی بہیجا اور فرمان گیتی مطاع نی شرف صدور پایا کہ اگر مشار
الیہ برہنمونی طالع مصدر خدمات شایستہ کا ہوا اور دولت خواہی اوس سی ظہور مین
آئی تو ہاتہہ تصرف اوسکی کا اوس ملک مین پہر جاری کر دی جو تعریف باغ نور منزل
اور اون عمارات کی کہ ساتہہ بانی کی بنی تہین مکرر بیچ عرض کے پہنچی دوشنبہ کو اسپ
شوق پر سوار ہوکر باغ بوستان سرا مین منزل کی اور دن سہ شنبہ کا سا اوس باغمین
ساتہہ عیش و فراغت کی گذار کر شب کم شنبہ کو باغ نور منزل مین آیا اور یہہ باغ
تین سو اور تیس جریب کا ہی گز الٰہی سی اور چوگرد اوسکی ایک دیوار چوڑی اور اونچی
چونہ اور اینٹون کی بہت مضبوط اور باغ مین عمارات عالی اور نشیمنگاہین مکلف اور حوض
پاکیزہ اور باہر دروازہ کی ایک کنوان بڑا کہدوایا کہ بتیس جوڑی بیل برابر پانی کہینچتی
ہین اور ایک شاہ نہر درمیان باغ کے جاری ہوکر حوضون مین گرتی ہی اور سوا اسکی
اور بہی کنوین ہین کہ پانی اونکا حوضون اور باغون مین تقسیم ہوتا ہی اور قسم قسم کے
فوارے اور آبشار بنوائی اور ایک تالاب میان باغ کے واقع ہی کہ پانی باران سے
پر ہو جاتا ہے اور جو کبہی سخت گرمی مین پانی اوسکا کم ہو کوون کے پانی سے

مدد پہنچاتے ہین کہ ہمیشہ لبریز رہی قریب ڈیڑلاکھ روپیہ کے اب تک صرف مین آے اور اب تک نا تمام ہین اور روپیہ واسطے بنانے کیارون اور لگانے اور بہت سے پودون کے صرف ہوگا اور یہہ بات ٹہیری ہے کہ میان باغ کو کہو دوا کر راستے آمد و رفت پانی کے اسطرح مضبوط کردین کہ ہمیشہ پانی بہرا ہوا ہو اور پانی اوسکا کہین سے نہ نکلی یقین ہے کہ قریب دولاکھ روپیہ کے سب طرح سی صرف مین آوے تب تمام ہو روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو خواجہ جہان نذرانہ لایا جواہر اور مرصع آلات و قمشہ اور ہاتی اور گہوڑا ڈیڑلاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام مشار الیہ کو دیا روز شنبہ[۲۶] تک وہی باغ مین خوشی کے ساتھہ گذار کر شب یکشنبہ تاریخ ستائیسوین[۲۷] کو فتح پور مین آیا اور حکم دیا کہ اُمرا موافق قانون ہر سال کی دولتخانہ کی آئین بندی کرین دوشنبہ[۲۸] کو کچہہ آشوب اپنی آنکہہ مین پایا چونکہ غلبہ خون سے تہا فی الفور علی اکبر جراح کو حکم دیا مینے کہ فصد کہولی دوسری دن نفع اوسکا ظاہر ہوا ہزار روپیہ اوسکو دیا شنبہ[۲۹] کو مقرب خان وطن سی آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور ساتھہ قسم قسم کے مرحمتون کی سرفراز ہوا

چودہوان جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتہی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۸ ہجری کو نیر اعظم برج حمل مین آیا اور چودہوان سال جلوس اس نیاز مند کا مبارکی اور فرخی سی شروع ہوا

دن مبارک شنبہ غرہ نور وز کو فرزند اقبالمند شاہجہان نے جشن عالی ترتیب
کرکے منتخب تحفی زمانہ کے اور نفائس اور نوادر ہر ولایت کی برسم نذرانہ
گذرانے اون سب مین سے ایک یاقوت وزنی بائیس رتی کا خوش رنگ اور
آبدار تہا کہ موافق تشخیص جوہریون کے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ہوا اور ایک
لعل قطبی وزنی چہہ تانگ نہایت نفیس یہہ بہی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور
چہہ دانہ موتیون کے ہین کہ ایک اون مین وزنی ایک تانک اور آٹھہ رتی
کا ہی اور اوس فرزند کے وکیلون نے گجرات مین پچیس ہزار روپیہ کو خرید ا تہا اور
پانچ دانہ دوسری تینتیس ہزار روپیہ کو اور ایک قطعہ ہیرا کہ اٹھارہ ہزار روپیہ
قیمت اوسکی ہوئی اور ایسا ہی پر تلہ مرصع کا مع قبضہ شمشیر کہ زرگرخانہ فرزند مین
تیار ہوا ہی اور اکثر جواہر اوسمین جہیلکر بٹھائے ہین اور اوس فرزند نی تصرف
طبعی سی اوسکی تیاری مین نہایت دقت کی تہی پچاس ہزار روپیہ قیمت
اوسکی ٹہیرائی اور اس قسم کی تصرفات طبعی خاصہ اوسی فرزند کا ہی اب تک
یہہ طرز کسی کے ذہن مین نہ آئی تہی بی تکلف خوب بنا ہی ایک جوڑی
نقارہ مع سل نواز کو طلاسے بنواکر باقی تمام گورکہ اور نقاری اور کرنا اور شہنائی
وغیرہ جو کچہہ لازمہ نقارخانہ شاہان ذی شوکت کا ہوتا ہی سب کو چاندی سی
تیار کرا کی مبارک گہڑی مین کہ تخت مراد پر جلوس کیا نقارہ بجائی گئی یہہ کل
سامان پینسٹھہ ہزار روپیہ مین تیار ہوا اور دوسرا تخت سواری ہاتی کا کہ اہل زمانہ

اوسکو ہو وہ کہتی ہین طلاسی تین ہزار روپیہ مین تیار ہوا دوسری دو زنجیر فیل کلان
ساتھہ پانچ زنجیر تلایر کے بابت نذرانہ قطب الملک حاکم گول کنڈہ کی آول ہاتی کا نام
داد الٰہی تہا دن نوروز کی داخل فیل خانہ خاصہ کا ہوا نور نوروز نام رکہا مینی حقیقت مین
ہاتی نہایت بلند اور جمیل اور شکوہ دار ہے کہ مثل نہین رکہتا جو نظر مین اچھا معلوم ہوا
مینے خود سوار ہوکر صحن دولتخانہ مین پہرایا قیمت اس ہاتی کی اسّی ہزار روپیہ مقرر ہوے
اور قیمت دوسری ہاتی کی بیس ہزار روپیہ ٹہیری اور سامان سونیکا زنجیر وغیرہ سے
کہ واسطی ہاتی نور نوروز کے اوس فرزندنی بنوایا تہا تیس ہزار روپیہ کا تہا اور ہاتے
دوسرا ساتھہ سامان چاندی کے گذرا اور دس ہزار روپیہ سوا اسکی جواہر متفرقہ سی
انتخاب کیی گیی اور پارچون نفیس و نوادر گجراتی سی کہ گرگرافان فرزندنی بناکر بہیجی تہی
اگر بتفصیل حال اون کا لکہا جاوی طول ہوتا ہی القصہ تمام نذرانہ اوسکا ساڑہی چار
لاکھہ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر و دولت سی برخوردار ہو دوسری دن شجاعت خان
عرب اور نورالدین قلی کوتوال نے نذرانہ گذرا تیسری کو داراب خان پسر خانخانان
نے چوتہی کو خان جہان نے التماس ضیافت کا کیا اوسکی نذرانہ مین سی ایک
موتی خرید بیس ہزار روپیہ کا مع اور نفایس کی کہ کل قیمتی ایک لاکھہ اور تیس
ہزار روپیہ کا ہوا قبول کیا اور باقی اوسی کو بخشش کیا پانچوین کو راجہ کشن داس
اور حاکم خان نے ساتوین کو مصطفی اور امانت خان نی نذرانہ گذرانا ہر ایک
سی تہوڑا سا واسطی سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آٹہوین کو مدار الملک

تماد الدولہ نے اپنی منزل مین جشن بلوکانہ آراستہ کرکے التماس
ضیافت کا کیا ساتہہ قبول التماس اوسکی کے مرتبہ اوس کا زیادہ کیا ہر آینہ
آرائش محفل اور افزایش پیشکش مین نہایت مبالغہ اور تکلف کیا تہا چوگرد
تال کی جہان تک کہ نظر کام کرتی تہی اور کلیین دور و نزدیک کی جسقدر کہ دو کہتی
تہین ساتہ اقسام چراغون اور فانوس قسم قسم کے مزین تہین نذرانہ اس
مدار السلطنت کی مین سے ایک تخت ہی چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ
اوسکی مانند شکل شیر کے ہین گویا کہ شیرون نے تخت کو اوٹہا رکہا ہے تین برس
مین تیار کروایا تہا اور ساڑہی چار لاکہہ روپیہ مین تیار ہوا اور اس تخت کو
ہنرمند نام فرنگی نی بنایا تہا کہ ہیچ فن زرگری اور حکاکی اور اور فنون کی تانی نہین
رکہتا ہی نہایت اچہا بنایا ہے اور یہہ خطاب بہی اوسکو دیا اور سوا اس نذرانہ
کے کہ میری واسطے لایا موازی ایک لاکہہ روپیہ کی مرصع آلات و اقمشہ سی
بیگمون اور اہل محل کو نذر کیا بلا مبالغہ ابتدای دولت حضرت عرش آشیانی سی اب
تک کہ چودہوان سال عہد سلطنت اس نیازمند کا ہی کسی کی امرای عظام سی ایسا
نذرانہ نہین گذرانا ہیچ ہی وسکو دوسرون سی کیا نسبت آسدن اکرام خان بہر
اسلام خان منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی مع اصل و اضافہ کی سربلند ہوا
اور انی رای سنگدلن ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور ایکہزار چہہ سو سوار مع اصل و اضافہ
ممتاز ہوا نوین کو اعتبار خان کی نذرانہ گذرانا اور اسی روز خان دوران ساتہہ

عنایت گھوڑی اور ہاتی کے سرفرازی پاکر سرداری ولایت پٹنہ کو رخصت ہوا اور
منصب اوس کا بدستور سابق چھہ ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کا مقرر ہوا
دسوین کو فاضل خان گیارہوین کو میر میران بارہوین کو اعتقاد خان تیرہوین کو
تاتار خان اور رانی رای سنگدلن چودہوین کو میرزا راجہ بہاو سنگہہ نی پیشکشین گذرانین
اور ہر ایک مین جو کچھہ کہ نفیس تہا قبول کیا باقی اوسی کو مرحمت فرمایا دن مبارکشنبہ
پندرہوین تاریخ آصف خان نے اپنے دیرے مین کہ نہایت جای صاف و
دلنشین تہی جشن شاہانہ آراستہ کرکے التماس ضیافت کیا ملتمس اوسکا
قبول فرماکر مع اہل محل کے گیا اوس رکن السلطنت نی اس عطیہ کو مواہب غیبی
سے تصور کرکے بیچ زیادہ کرنی نذرانہ اور سنوارنی محفل کی بہت دقت کی جواہر
بیش قیمت اور زر بفتون نفیس اور اقسام تحفون سی جو کچھہ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسی کو مرحمت ہوا
اوسکی نذرانہ مین سی ایک لعل وزنی ساڑہی بارہ ٹانک کی کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ مین خریدا تہا
پیشکش اوسکا جو قبول ہو قیمت اوسکی ایک لاکہہ سرسٹہہ ہزار روپیہ ہوا اسد خان خواجہ جہان منصب
پنجہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سواری سرفراز سربلند ہوا لشکری خان نے حسب الحکم دکن سی آکر ساتہہ دولت ملازمت
کی سربلندی پائی جو دلمین عزم تہا کہ بعد گذرنی برسات کی وقت آغاز خوبی ہوا کی ساتہہ فضل ایزد جل وعلا کی موکب
اقبال واسطے سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کے روانہ ہو ناچار محافظت اور نگہبانی قلعہ و شہر آگرہ اور فوجداری
گرد نواح کی جستجو سی کہ خواجہ جہان رکہتا تہا لشکر خان کو مناسب جانکر اس خدمت پر مقرر کیا
امانت خان اوپر خدمت داروغائی داغ اور پیش کرنی اپنی محلہ کی سواروں کی مقرر ہوا

سولہوین کو خواجہ ابو الحسن میر بخشی اور ستر ہوین کو صادق خان بخشی اور اٹھارہوین
کو ارادت خان میر سامان اور انیسوین کو کہ دن جشن شرف آفتاب کا تھا
عضد الدولہ نے نذرانہ گذرانا سب سی جو کچھہ پسند آیا واسطی سرفرازی اونکی کے
قبول کیا اس نوروز کے نذرانون کی قیمت کہ بندہای درگاہ نی گذرانی اور قبول
ہوی بیس لاکھہ روپیہ ہوی دن نوروز کے فرزند سعادتمند شاہزادہ پرویز کو
منصب بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا اصل و اضافہ سمیت مرحمت
فرمایا مینی اعتماد الدولہ نے ساتہہ منصب سات ہزاری ذات و سوار کی بزرگی
اختصاص کی پائی عضد الدولہ کو ساتہہ خدمت اتالیقی قرۃ العین شاہ شجاع کی امتیاز
بخشا امید کہ عمر طبعی کو پہچی اور اہل سعادت و اقبال سی ہو قاسم خان نے
ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزار ذاتی اور پانسو سوار کی اور باقی خان نی ساتہہ منصب
ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سرفرازی پائی مہابت خان نی کہ التماس
کمک کا کیا تہا پانسو سوار احدی صوبہ بنگش پر متعین فرمائی مینی اور عزت خان
کو کہ اوس صوبہ مین مصدر خدمات شایستہ ہوا تہا ایک ہاتی اور ایک گہوڑا
اور کپوہ مرصع مرحمت کیا انہین دنون عبد الستار نی ایک مجموعہ قلمی خط خاص حضرت
جنت آشیانی کا مشتمل اوپر بعضی دعاؤن اور مقدمہ علم نجوم اور امور غریبہ کے
کہ اکثر ازمانکر اوسمین لکہی تہی بطور پیشکش کی گذرانا بعد زیارت کرنی خط
مبارک آنحضرت کی ایک خوشی اور ذوق اپنی مین پائی کہ حاصل ہونا ایسی خوشی کا

کبھی یاد نہین بخدا اگر کوئی تحفہ نزدیک میری برابر اوسکی نہین ہو سکتا عوض مین
اس خدمت کی منصب اوس کا اوس سی کہ اوسکی خیال مین بھی نہین آتا تہا زیادہ
کرکے ہزار روپیہ انعام مین دیے ہنرمند فرنگی کو جسنے تخت مرصع بنایا تہا انعام مین تین
ہزار درب اور گہوڑا اور ہاتی عنایت ہوا خواجہ خاوند محمود کو کہ سالک طریق بزرگو
کا ہی اور خالی درویشی اور زہد ہی نہین ہزار روپیہ لطف فرمایا مینی لشکر خان کو ساتہہ
منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے سرفرازی بخشی معمور خان کو ساتہہ
نو صدی ذات اور ساڑہے چار سو سوار کے اور خواجگی طاہر کو ساتہہ آٹہہ
صدی ذات اور تین سو سوار کے اور سید احمد قادری کو ساتہہ آٹہہ صدی ذات
اور ساٹہ سوار کے عزت بخشی راجہ سارنگ دیو کو منصب سات صدی ذات
اور تیس سوار کا بخشا میر خلیل اللہ پسر عضد الدولہ کو ساتہہ منصب چہہ صدی ذات
اور ڈہائی سوار کے اور فیروز خان خواجہ سرا کو منصب چہہ سو ذاتی اور ڈیڑ سو سوار
سی اور خدمت خان کو منصب پانسو پچاس ذاتی اور ایک سو تیس سوار اور محرم
خان کو پانسو ذات اور ایک سو بیس سوار اور عزت خان کو چہہ سو ذات اور ایک
سو سوار اور راے نیوالی داس مشرف فیلخانہ کو چہہ صدی ذات اور ایک سو بیس
سوار اور راے ہیرا من داروغہ محل کو چہہ سو ذاتی اور ایک سو سوار سی سربلندی بخشی
ستر مل اور جگ مل بیٹی کشن سنگہہ کے ہر ایک نی ساتہہ منصب پانسو ذات اور
دو سو پچیس سوار کے امتیاز پایا اگر اضافہ منصب داری وان لوگون کا کہ پانسو

سی کم ہے لکہا جاوے تو طول کلام ہوتا ہے خضر خان متعینہ خاندیس کو
دو ہزار روپیہ انعام دیا اکیسوین کو شکار کرلیے متوجہ امان آباد کا ہوا مین
چند روز پہلی موافق حکم کے خواجہ جہان اور قیام خان قراول باشی نے واسطے
شکار قمرغہ کے ایک چوڑا میدان دیکہہ کر چوگرد اوس کی قناتین کہڑی
کردین کہ بہت سے ہرن اطراف جنگل سے اندر قناتون کے آتے
تہی جو مینے عہد کرلیا ہے کہ اب کسی جانور کو اپنے ہاتہہ سی آزار نہ دونگا
دلمین آیا کہ سبہون کو زندہ پکڑوا کر درمیان چوگان فتحپور کے چہوڑوا دون کہ ذوق
شکار کا بہی پایا رہون اور اون کو بہی کچہہ صدمہ او ر آزار نہ پہنچی اسواسطی سات سو ہرن حضور مین
پکڑوا کر فتحپور کو بہیجی گئی جو ساعت آئی دار الخلافت کی نزدیک تہی رای مان خدمتی
کو فرمایا مینے کہ شکارگاہ سی تا میدان فتحپور دوطرفہ مانند کوچہ کے قناتین کہڑی کردین
اور ہرنون کو وہان سے ہانک کر اوس میدان مین لاوین قریب آٹہہ سو ہرنون
کے اسی طریق سے بہیج گئے کہ تمام ڈیڑہ ہزار ہرن ہوے اٹہائیسوین تاریخ امان آباد
سے کوچ کرکے بوستان سرای مین منزل کی اور وہان سی شب مبارک شنبہ تاریخ
اونتیسوین کو باغ نور منزل مین نزول اقبال کا اتفاق ہوا روز جمعہ تیسوین کو
والدہ شاہجہان کی بیچ ہمسایگی رحمت الہی کے گئی دوسری دن خود اوس فرزند
گرامی کی مکان پر جا کر ہر قسم کی دلنوازی اور دلجوئی کے اوسکو اپنی ہمراہ
دولتخانہ مین لایا مین آئندہ روز شنبہ غرہ اردی بہشت ماہ الہی کو بیچ ساعت

سعادت قرین سے کے کہ نجومیوں اور اختر شناسون نے بہتر بتائی تھی ہاتھی خاص
دلیر نام پر سوار ہوکر ساتھہ مبارکی اور فرخی کے شہر مین آیا خلق کثیر مرد و زن
سی کوچہ و بازار اور در و دیوار پر جمع ہوکر منتظر کھڑی تھی مین اپنی معمول
سی اندر دولت خانہ تک نثار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سی کہ موکب اقبال نے
ساتھہ اس سفر مذکور کے عزم فرمایا تھا آج تک کہ ساتھہ سعادت و اقبال سے کے
مراجعت کی پانچ برس سات مہینے نو دن ہوی آندنون مین فرزند سلطان پرویز
کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتون گذشتہ مین خدمت حضور سی محروم رہا اور سات ادراک
دولت زمین بوس کی سعادت حاصل نہ کی اب اگر آرزو مند ملازمت کا بموجب حکم
کے متوجہ درگاہ کا ہو بعد ورود فرمان کے اوس فرزند نے ظہور اس امر کو مواہب غیبی
سے سمجھہ کر رُو امید کا بیچ درگاہ والا کے رکھا اسی فرمان مین فقیرون اور ارباب
استحقاق کو چوالیس ہزار اور سات سو چہاسی بیگہ اور دو گانو اور زمین سو بیس
گونین غلہ کی کشمیر سی اور سات ہل مین کابل سی مدد معاش مرحمت کنی امید کہ
ہمیشہ توفیق کام بخشی اور خیر سگالی کی روزی ہو جیو آندنون کی نئی
خبرون سے ناغی ہونا آلہ داد پسر جلال خان افغان کا سے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے کہ جب مہابت خان نی واسطی ضبط بنگش اور جڑ
او کہیڑ نے افغانون کے حکم پایا تو اس گمان سے کہ شاید اوس
بی سعادت سی برابر مراسم اور نوازش ہماری کی کچھہ خدمت ظہور مین آوی

التماس کرکے اوسکو اپنی ہمراہ لیگیا تہا جو کہ سرشت ان نمکحرامون ناحق شناس کی نفاق
اور بداندیشی ہے اسلیے واسطے احتیاط کی یہہ بات ٹھیری کہ وہ اپنی بیٹی اور بہائی کو
درگاہ مین بہیجے بالطریق اول کے خدمت حضور مین ہی بہیجے اوس سی کہ فرزند
و برادر اوسکا درگاہ مین پہنچا واسطے اوسکی تسلی اور دلاسا کی ہر قسم کی نوازش
اور مہربانیون سی سرفراز کیا مینے لیکن جو کہ کہتے ہین ؎ گلیم بخت کسی را کہ
بافتند سیاہ ۰ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۰ جبتک ریختی کہ وہ اوس سرزمین مین
پہنچا آثار بے دولتی اور نمکحرامی کے اوسی سے ظہور مین آنے لگی اور مہابت خان واسطے
انتظام کار کے سررشتہ مدارات کو نہین چھوڑتا تہا یہان تک کہ اندنون ایک فوج
ساتہہ سرداری اپنی بیٹی کی افغانون پر بہیجی تہی اوس بی دولت کو بہی ہمراہ کیا تہا
جو مقصد کو پہنچی بسبب نفاق اور بداندیشی موصی الیہ کی وہ مہم خاطر خواہ انجام کو نہ پہنچی
اور بی حصول مقصود کے لوٹ آئی الہ داد بدنہاد نی اس وہم سی کہ مبادا اب کی بار
مہابت خان ترک مدارات کر کے مقام تحقیق اور بازپرس مین آکر مجکو بعوض کردار
ناہنجار میری کے گرفتار کری پردہ آشنائی کا درمیان سی اوٹھا کر بغی اور نمکحرامی
کو کہ اس مدت مین پوشیدہ رکہتا تہا بی اختیار ظاہر کیا جب حقیقت حال مہابت خان
کی عرضی سی معلوم ہوئی حکم دیا مینی کہ اوس کی بیٹی اور بہائی کو قلعہ گوالیار مین
محبوس رکہین اتفاق سی باپ اس بی دولت کا بہی خدمت حضرت
عرش آشیانی سی بہاگا تہا اور سالہا سال رہزنی اور سرقہ مین اوقات بسر کرتا تہا

یہان تک کہ اپنی کردار بد کی سزا مین گرفتار ہوا امید ھی کہ یہہ بھی دولت بہی اپنے اعمال کے وبال مین جلد پائمال ہو آروز مبارک شنبہ تاریخ پانچوین کومان سنگہہ پسر راوت سنگہ کہ متعینون کمک صوبہ بہار سی ہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطی دیکہنی محلہ اور تحقیق جمعیت منصب دارون تنخواہ کے ایک ہاتی بخشکر رخصت کیا مہابت خان کو خنجر خاص مانند زندرانی وضع دوست بیگ کی ہاتہہ بہیجا مینے نذرانہ روز دوشنبہ کا واسطے محمود آب دار کے کہ زمانہ شاہزادگے اور ایام طفولیت سی ساتہہ لوازم بندگی اور خدمت گذاری کے اشتغال رکہتا ہی انعام مقرر ہوا بیزن خویش پایندہ خان مغل کو ساتہہ منصب سات سو ذات اور ساڑہی چار سو سوار کے سربلندی بخشی محمد حسین برادر خواجہ جہان کو خدمت بخشی گری کانگڑہ پر مقرر ہی منصب چہہ سو ذات اور چار سو پچاس سوار کا مرحمت کیا اسہی تاریخ مین تربیت خان کہ خانہ زادون موروثی اس درگاہ سی تہا اور نیت درست کی برکت سی سلک امرای عظام مین انتظام رکہتا تہا عالم بقا کو راہی ہوا خالی مردی اور سلامت نفسی سی نہ تہا جوان عیش دوست تہا تمام عمر اپنی کو چاہتا تہا کہ فراغت سی گذارے نغمہ ہندوستانی سی نہایت رغبت رکہتا تہا اور بد نہین سمجہتا تہا کہ مردی بدی تہا راجہ سورج سنگہہ منصب دو ہزاری ذات و سواری سرفراز ہوا اکرام اللہ ولد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوجدار ملتان اور ملک محب افغان اور مکتوب خان کو ہاتی مرحمت ہوا سید بایزید بخاری کو بہی کہ حراست

قلعہ بہکرہ اور فوجداری اوس حدودکی اوسکے ذمہ ہی ساتہہ عنایت فیل کے
سرفراز کیا امان اللہ پسر مہابت خان ساتہہ انعام خنجر مرصع کے ممتاز ہوا
شیخ احمد ہانسوی اور شیخ عبد اللطیف سنبلی اور فراست خان خواجہ سرا اور
رائی کنور چند متوفی کو ہاتی مرحمت کیا محمد شفیع بخشی صوبۂ پنجاب کو منصب پانسو
ذات و تین سو سوار کا اور یونس خان پسر مہتر خان کو کہ حراست قلعہ کابل کی
اوسکی ذمہ ہی منصب پانسو ذات اور دیڑہ سو سوار کا عنایت ہوا اس تاریخ مین
خبر فوت ہونے شاہ نواز خان بیٹے سپہ سالار خانخانان کی سبب گرانی خاطر کی ہوئی
اوسوقت کہ وہ اتالیق ملازمت سے رخصت ہوتا تہا تاکید تمام سے فرمایا گیا تہا
کہ ہمنے چند بار سنا ہی کہ شاہ نواز خان شیفتہ شراب کا ہوگیا اور شراب بہت
پیتا ہے اگر واقعی یہہ بات سچی ہی حیف ہی کہ اس عمر مین اپنے آپ کو ضایع کرتا ہے
چاہیے کہ اوسکو اوسکی مرضی پر نچہوڑین اور بند و بست اوسکا واجبی کرین اگر وہ
خود نچہوڑے صریح عرض حضور مین کرنا تاکہ حضور مین بلوا کر اوسکی اصلاح حال کا
متوجہ ہون جب برہان پور مین پہنچا شاہ نواز خان کو نہایت ضعیف اور زبون
حال پایا اوسکی علاج کی تدبیر کی قضارا بعد چند روز کے صاحب فراش ہوکر بستر
ناتوانی پر پڑ گیا جسقدر کہ طبیبون نے معالجہ اور تدبیرین کین ایک سود مند نہ ہوئی
عین جوانی مین درمیان عمر تینتیس ۳۳ برس کی اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوا
مجہی اس خبر ناخوش سے نہایت تاسف ہوا فی الحقیقت خوب خانہ زاد مرد رشید تہا

چاہتا تہا کہ اس در دولت پر مصدر خدمت شایستہ کا ہوتا۔ اگرچہ سب کو یہی راہ درپیش ہے
اور قضاء الٰہی سے کچھہ چارہ نہین لیکن اس عمر مین مرنا گران معلوم دیتا ہے امید کہ اہل مغفرت سے ہو
راجہ بہار سنگہ بیوکو کہ خدمت گذاران نزدیک اور شدبلستہ مزاج دان سے ہے پاس اوس
اتالیق کے بہیجکر ہر قسم کی دلجوئی اور اشک شوئی کی آئی منصب پنجہزاری شاہنواز خان کو
اوپر منصب بہائیون اور بیٹون اوسکے زیادہ کیا گیا دارآب خان چہوٹی بہائی اوسکی کو ساتہہ
منصب پنجہزاری ذات وسوار کے اصل واضافہ سے سرفراز کیا اور خلعت اور ہاتہی گہوڑا اور
شمشیر مرصع دیکر اوسکے باپ کی پاس رخصت کیا کہ اوسکو شاہنواز خان کی جگہہ اوپر سرداری
صوبہ برار اور احمد نگر کے مقرر کرین رحمن داد دوسری بہائی اوسکی کو منصب دو ہزاری ذات
اور آٹہہ سو سوار کا دیا منوچہر بیٹا شاہنواز خانکا منصب دو ہزاری ذات و تین سو سوار کا کیا
طغرل ولد شاہنواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر کیا گیا روز مبارک
شنبہ تاریخ بارہوین کو قاسم خان قریب اعتماد الدولہ کا ساتہہ عنایت علم کے
سربلند ہوا اسد اللہ پسر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے آیا تہا
منصب پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا مرحمت کیا صدر جہان خویش
مرتضی خان مرحوم کا ساتہہ منصب شاتسو ذات اور چہہ سو سوار
کے اوپر خدمت فوجداری سنبل کے سرفرازی پاکر ساتہہ عنایت ہاتی کے رخصت
کیا گیا بہارتہہ بندیلہ کو منصب چہہ سو ذات اور چار سو سوار اور ہاتی عنایت ہوا
سنگرام راجہ جمو کو بہی ہاتی عنایت ہوا۔ احمد آباد مین دو بکرہ مارخور

ہمراہ تہی جو مادہ سرکار مین نہ تہی کہ جفت کراتی دل مین آیا کہ اگر ساتہہ بزبربری
کے کہ عربستان مین خاص کر بندر شہر درخار سی لاتی ہین جفت کیا جاوی بچہ اوسکا
دیکہین ساتہہ کس شکل و شمائل کے پیدا ہو القصہ ساتہہ مادہ بربری کی جفت کرایا گیا
اور بعد گذرنے مدت چہہ مہینے کے فتح پور مین ہر ایک نی ایک ایک بچہ دیا چار مادہ اور تین
نر نہایت خوشنما خوش رنگ و خوش ترکیب جون انمین سی کہ بکرہ سی مشابہہ ہی
مانند سمت کے خط سیاہ پشت مین رکہتا ہی اور سرخ رنگ ہی اور دوسرے رنگون سی اچہا
معلوم دیتا ہے اور بہت اصیل ہے اور شوخی و نرخوش ادائی اور انواع جست و خیز اونکی
اسقدر ہین کہ لکہی نہین جاتین چند ادائین دیکہنی سی دل خود بخود اوسکی تماشی مین بہت
رغبت کرتا ہی اور یہہ جو مشہور ہے کہ مصور ادا ہی جست و خیز نرغالہ کو نہین لکہہ سکتا ہے
اس جگہہ صادق ہے اگر ادا ہی نرغالہ کی ایک طور کی تصویر کہینچ سکے اور ادا اون
نادر اور قسم قسم کے جست و خیز اور شوخیون کی کہینچنی مین شک نہین کہ ساتہہ عجز کے
اعتراف کریگا بچہ یک ماہہ بلکہ بیس روز کا اسقدر بلند جگہہ سی زمین پر جست کرتا ہی
کہ اگر بجز نرغالہ کے اور جانور جست کری ایک عضو بہی سلامت نرہی مجکو بہت ہی
پسند آیا فرمایا کہ ہمیشہ میری پاس رہی اور ہر ایک کا نام علاحدہ رکہا گیا ہیچ جمع کرنے
بکرہ مارخور اور نر اصیل کے بہت توجہ رکہتا ہون چاہتا ہون کہ نسل ان کی بہت
ہوجاوے اور لوگون مین پہیل جاوے اگر ان کی بچون کو آپس مین جفت کرائین
ظن غالب ہی کہ نفیس تر بچی نکلین اور خاصیتون انکی سی نسبت اور نرغالونکی یہہ ہی کہ

بزغالہ پیدا ہوتی ہی جب تک کہ پستان مونہ مین نہ لی اور شیر نہ پیوی چلا تاہی اور
اضطراب کرتا ہی اور یہہ اصلا آواز نہین کرتا بے پرواتون کی طرح کہڑا رہتا ہی شاید
گوشت انکا بہی ذائقہ دار ہو پہلی ایسا حکم ہوا تہا کہ مقرب خان صوبہ دار بہار کا ہو
کر وہان جاوے مشارالیہ نے آپ کو درگاہ پر پہنچایا کہ زمین بوس کر کے متوجہ
مقصود کا ہونگا اسواسطی دن مبارک شنبہ دوسری ماہ خورداد کو ایک فیل مع
تلایر اور گہوری اور پہوہ مرصع مرحمت کر کے رخصت کیا پچاس ہزار روپیہ
بطور مدد خرچ مرحمت ہوا اور اسی تاریخمین سردار خان کو خلعت اور ہاتہی
اور گہوڑا دیا اور ساتہہ جاگیرداری سرکار منگیر کے کہ ولایت بہار اور بنگالہ
مین ہی رخصت کیا امیر شرف وکیل قطب الملک کہ درگاہ پر حاضر تہا مرخص ہوا
فرزند اقبالمند شاہجہانے اپنی دیوان برادر افضل خان کو اوسکی رفاقت میں
تعین کیا جو قطب الملک نی اظہار اخلاص کرکے دوسری مرتبہ التماس شبیہ کا
کیا مشارالیہ کو تصویر اپنی مع پہوہ مرصع اور پہول کتارہ مرحمت کی جو بیسوین
کو ہزار درب اور خنجر مرصع اور گہوڑا امیر شریف مذکور کو عنایت ہوا افضل خان
دیوان بیوتات کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا حکیم رکہہ تاتہہ
ساتہہ منصب چہہ سو ذات اور ساٹہہ سوار کے مفتخر ہوا جو ان دنون
عرس حضرت عرش آشیانی کا تہا پانچہزار روپیہ حوالہ چند آدمیون معتبر کے
ہوی کہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کردین حسن علی خان کو کہ جاگیردار سرکار منگیر کا تہا

منصب اڈہائی ہزاری ذات وسواری سی مفتخر کیا اور اوپر کمک ابراہیم خان فتح جنگ
صاحب صوبہ بنگالہ کے مقرر فرمایا اور ایک تلوار مشار الیہ کو عطا کی جو میرزا شرف
الدین حسین کاشغری خدمت بنگش پر جان نثار ہوا ابراہیم حسین بیٹی اوسکی کا
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا انہین دنون مین ابراہیم خان نی
دو منزل کشتی کہ بیچ اصطلاح اوس ملک کی گوشہ کہتی ہین نشیمن گاہ ایک کا
طلاسی اور دوسری کا نقرہ سی تیار کرا کی بطور نذرانہ کے بہیجا نظر سی گذرین
بی تکلف اپنی قسم مین اعلی ہین ایک فرزند شاہجہان کو مینی مرحمت کی روز
مبارک شنبہ نوین کو سادات خان کا منصب ہزاری ذات اور ساٹھہ سوار
کا کیا اسی تاریخمین عضد الدولہ اور شجاعتخان پرگنہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوی
دن مبارک شنبہ کو آصف خان کو پہوہ مع پہول کٹارہ عنایت ہوا جو فرزند
سعادتمند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا کا ہوا اور التماس خلعت نادری
خاصہ کا کیا تہا کہ دن ملازمت کی پہن کر سعادت زمین بوسی کی پاوی
موافق التماس اوسکی کے خلعت نادری اور چیرہ اور فوطہ خاصہ حوالہ
شریف وکیل اوسکی کے کیا کہ اوسکی پاس بہیجدی دن مبارک شنبہ
تیئیسوین کو میرزا والی بیٹی پہوپی اس نیاز مند کی نی موافق حکم کے صوبہ
دکن سی آکر دولت آستان بوسی کی پائی باپ اوسکا خواجہ حسن خاندان خواجہ
زادگان نقشبندی سی ہی چچا میری میرزا محمد حکیم نی ہمشیرہ اپنی کو خواجہ سی منسوب

کی تہی تعریف خواجہ کی آدمیون سی بہت سنی جاتی ہی حسب نسب اچہا رکہتا
تہا اور ہمیشہ بندوبست سرکار میرزا محمد حکیم عموی میری کا خواجہ کی قبضہ مین
تہا اور وہ رعایت خاطر خواجہ کی نہایت فرماتی تہی اور پہلی میرزا کی فوت
ہو گئی آون سی دو لڑکی رہی میرزا بدیع الزمان اور میرزا والی اور میرزا بدیع
الزمان بعد مرنے میرزا کی بہاگ کر ما ورا النہر مین جا کر مر گیا اور میرزا والی ہم بیگم
بورگاہ مین آیا حضرت عرش آشیانی رعایت خاطر بیگم کی بدرجہ تمام رکہتی تہی
میرزا یہی جوان سنجیدہ صاحب وقار ہی خالی معقولیت اور فہمیدگی نہین علم
موسیقی خوب جانتا ہی آن دنون دل مین آیا تہا کہ لڑکی شاہزادہ دانیال
کو میرزا مذکور سی منسوب کی جاوی اور سبب بلانی میرزا کا یہ تہا یہہ لڑکی
محمد قلیج خان کی بیٹی سی ہی یقین ہی کہ رضا جوئی اور خدمت گذاری کہ وسیلہ
سعادتمندی کا ہی نصیب اور روزی ہو آستی تاریخ سربلند رام کو کہ اوپر خدمت
صوبہ دکن کے معین ہی ساتہہ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور ڈہائی ہزار
سوار کے مفتخر کیا آن دنون عرض ہوی کہ شیخ احمد نامی ایک شخص نی جال
فریب اور مکر کا سہر ہند مین بچہا کر بہت سی ظاہر پرستون سادہ لوح کو صید
اپنا کر رکہا ہی اور ہر شہر و ولایت مین ایک آدمی اپنی مریدون مین سی کہ قاعدہ
دکان آرائی اور معرفت فروشی اور مردم فریبی کا اور ون سی بہتر جانتا ہی
خلیفہ نام رکہہ کر بہیجا ہی اور مزخرفات کہ اپنی مریدون اور معتقدون کو

ذکر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ

لکھی اوسکی ایک کتاب بنا کر مکتوبات نام رکھا اور اوس مجموعہ مہملات مین بی فائدہ باتین
لکھین کہ ساتہہ کفر او زندیقی کے پہچاوین اون مین سی ایک مکتوب مین لکھاہی کہ
اثنای سلوک مین گذر میرا مقام ذی النورین مین پڑا ایک مقام دیکھا نہایت عالی
اور خوب صفا وہان سی گذر کر مقام فاروق مین پہنچا اور مقام فاروق سی مقام
صدیق کو عبور کیا مینی اور ہر ایک کی تعریف لائق اوسکی لکھی اور اوس جگہہ سی مقام
محبوبیت مین پہنچا عمدہ مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین اپنی کو قسم قسم کے
نورون اور رنگون کی ساتہہ مینی منعکس پایا یعنی استغفر اللہ مقام خلفاء سی گذر
کر عالیمرتبت حضرت کو آیا مین آور اور گستاخیین کہ کین لکھنا اونکا طول ہی
اور ادب سی دور ہی اسواسطی حکم کیا مینی کہ اوپر درگاہ عالی کے حاضر کرین ہوافق
حکم کے ملازمت مین حاضر کیا اور جس بات سی کہ دریافت کیا مینی جواب معقول
دینا نہ آیا اور باوصف کمی عقل و دانش کی پر غرور اور خود پسند اور متکبر معلوم
ہوا اصلاح اوسکی منحصر اسمین دیکھی مینی کہ چند روز قید خانہ ادب مین مقید رہی
تو شوریدگی مزاج اور آشفتگی دماغ اوسکی کچہہ تہہری اور گمراہ ہونا عوام کابھی کم
ہو تا چار انی رای سنگدلن کے حوالہ کیا گیا کہ قلعہ گوالیار مین قید رکھی چھبیسوین
کو فرزند ارجمند شاہزادہ سلطان پرویز الہ اباد سی آیا اور کورنش آستان خلافت
سی جبین اخلاص کو نورانی کیا بعد ادا کرنی رسمون آستانہ بوسی کی ساتہہ نوازش
بیکران کے مخصوص ہوکر حکم بیٹھنی کا فرمایا مینی دو ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطور

نذر اور ایک ہیرا برسم پیشکش کی وقت ملازمت کی گذرانا جو لائق اوسکی
اب تک نہین پہنچی تہی دوسری وقت نظر سی گذرین کی راجہ کلیان نے میدار
رنتھنبور کو کہ اوس فرزندی موافق حکم کے ایک فوج اوسپر بہیجی تہی آٹہی ہاتی
اور ایک لاکہہ روپیہ پیشکش لیکر اپنی ہمراہ درگاہ گیتی پناہ مین لایا دولت آستان
بوسی کی پائی وزیر خان دیوان اوس فرزند کا کہ قدیم بندگان اس درگاہ
سی ہی سعادت کورنش سی سرفراز ہوا اور اٹہائیس ہاتی نر و مادہ نذر گذرانی اون
مین سی نو ہاتی قبول ہو باقی نامبردہ کو دی گئی جو عرض ہوی کہ مروت خان بیٹا
افتخار خان کا کہ خانہ زادون اور تربیت یافتون اس درگاہ کی سی بیچ نواح
بنگالہ کی ساتہہ طائفہ نگہہ کے لڑائی کر کے جان نثار ہوا اللہ یار بہائی اوسکی کو
اوپر منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سربلند کیا اور بہائی دوسرا اوسکا
ساتہہ منصب چارسو ذات اور سوار کے ممتاز ہوا تاکہ پس ماندی اوسکی
پریشان نہ ہون دن دوشنبہ تیسری تاریخ تیر ماہ الٰہی کو گرد نواح شہر مین
چار کالی ہرن اور ایک مادہ اور ایک غزالہ شکار ہوا جو آگی منزل فرزند سعادتمند
سلطان پرویز کی سی اتفاق عبور کا ہوا فوز نجیر ہاتی ذندان دار مع تلاہ برسم
پیشکش کی گذرانی دونون ہاتی داخل فیلان خاصہ مین کیی گئی دن مبارک شنبہ
تاریخ تیرہوین کو سید حسن ایلچی بہائی کامگار شاہ عباس فرمان روائی
ایران کا آستان بوس سعادت ہوا اور خط اوس بہائی کامگار مع پیالون

بلور کی کہ لعل سرپوش پر اونکی جڑی ہوئی تھی گذرانا جو نہایت محبت و خلوص
سی تہا سبب زیادہ ہونی محبت کا ہوا آن دنون مین فدائی خان ساتھہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سربلند ہوا نصر اللہ بیٹا فتح اللہ کا
کہ حراست قلعہ آنبیر کی ذمہ اوسکی ہی منصب اوسکا ڈیڑہزاری ذات اور
چارسو سوار کا مقرر ہوا دن مبارکشنبہ تاریخ بیسوین کو امان اللہ بیٹا مہابت
خان کا منصب ڈیڑہزار ذات اور آٹھہ سو سوار سی سربلند ہوا وزیر خان
کو خدمت دیوانی صوبہ بنگالہ کی دیکر گہوڑا اور خلعت اور شمشیر مرصع مرحمت کی میر
حسام الدین اور زبردست خان کو ہاتی مرحمت ہوا آستی تاریخ مین حافظ حسن
نوکر خان عالم مع مکتوب مرغوب بہائی گرامی شاہ عباس کی اور عرضی اوس
رکن السلطنت کے درگاہ مین آیا اور خنجر قبضہ دار دانت مچہلی کا جو ہردار سیاہ
ابلق کہ میری بہائی نی خان عالم کو دیا تہا نہایت نادر تہا وہ اوسنی درگاہ مین
بہیجا تہا نظر سی گذرا بہت پسند آیا حقیقت مین تحفہ ہی نادر اب تک ایسا
دستہ ابلق دیکہا نہین مجہی بہت اچہا معلوم ہوا روز مبارکشنبہ تاریخ ستائیسوین
کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا چوبیسوین
کو ہزار درب بوجہ انعام سید حسن ایلچی کو عنایت ہوی عبد اللہ خان بہادر
فیروز جنگ کو ہاتی مرحمت کیا یعنی روز مبارکشنبہ دوسری مرداد کو اعتبار
خان کو گہوڑا عنایت ہوا عاقل خان ساتہہ منصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار
کے

کے سرفراز ہوا شب شنبہ چوتہی کو مطابق پندرہوین شب شعبان کی جشن شب
برات کا ہوا موافق حکم کے لب دریا پر کشتیون کو قسم قسم کی چراغون اور آتشبازی
سی بہرکر آگے لائی البتہ ایسی چراغ مرتب تہی کہ نہایت اچہی معلوم دیں بہت
دیر تک مین اون کی سیر مین رہا دن ۳ شنبہ کی میرن بیٹا نادعلی میدانی کا
کہ خانہ زادان قابل تربیت سی ہی منصب ہفت سو ذات سات سو ذات اور پانسو
سوار کا کیا خواجہ زین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت
کیا خواجہ محسن کا منصب سات سو ذات اور ایک سو سوار کا ہوا نوین کو
بقصد شکار سمونگر مین گئی اوس صحرای دلکشا مین سیر و شکار کرکے تیرہوین کو
دولت خانہ کو تشریف لائی روز مبارک شنبہ سولہوین کو توتا یعنی شیخ ابو الفضل کا
ساتہہ منصب سات سو ذات اور ساڑہے تین سو سوار کے سرفراز ہوا اوس
روز سیر باغ گل افشان کی کہ لب جمنا پر واقع ہی کی درمیان راستہ کی مینہ
برسا اور خوب برسا چمن کو از سر نو طراوت اور نضارت بخشی اثناس یک ہی
تہی سیر کامل کی گئی عمارتون سی کہ اوپر کنارہ دریا کے بنی ہوین تہین جسقدر کہ
نظر کار کرتی تہی سوا سبزہ اور پانی کے کچہہ نظر مین معلوم نہین ہوتا تہا یہہ ابیات
انوری کی مناسب مقام ہین

نظم

روز عیش و طرب بستان است	روز بازار گل و ریحان ست
تودہ خاک عبیر آمیز ست	دامن باد گلاب افشان ست
از ملاقات صبا روی غدیر	

جو باغ مذکور بیچ ذمہ تربیت خواجہ جہان
راست چون آزدہ سوہان ست * جو باغ مذکور بیچ ذمہ تربیت خواجہ جہان
کے ہے پارچہ زربفت نئی طرح کی کہ اندنون مین اوسکی واسطی عراق سی لائی
تہی برسم پیشکش کی گذرانی جو کچہہ پسند آیا لیکر باقی اوسی کو مرحمت ہوا باغ کیے
خوب تربیت کی تہی منصب اوسکا اصل و اضافہ سمیت پنجہزاری ذات اور
تین ہزار سوار کا کیا گیا۔ اتفاقات عجیبہ سی یہہ ہے کہ خان عالم خنجر قبضہ دندان
ابلق کا جو ہردار دیا ہوا میری بہائی کامگار عالیمقدار شاہ عباس کا کہ مجکو
مجکو بہیجا تہا دل استقدر مائل دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی صاحب وقوف کو
واسطی تلاش کرنی کے طرف ایران و توران کے بہیجا اور کہہ دیا کہ خوب
تلاش کرکی جس جگہہ جسکی پاس جس طرح جس قیمت کو ملی حاصل کرنی
مین تقصیر نکرین اور بہت سی بندہاے مزاجدان اور امراے ذی شان
ہمیشہ اوسکی تلاش مین رہنی لگی اتفاق سی اسی شہر مین ایک مرد اجنبی
بی وقوف نی دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تہوڑی سی قیمت
کو بازار مین سی خریدا تہا اور یون جانتا تہا کہ شاید کبہی آگ مین گرگیا ہے
سو یہہ سیاہی اثر اوسکا ہی بعد ایک مدت کی ایک نجار کو نجاران فرزند
ارجمند شاہ جہان سی ملا اور کہا کہ اس دندان کو اوپر سی ریت کرا لیا
کردی کہ داغ سیاہی اور اثر سوختگی کا نرہی اور غافل تہا اس سی کہ
سیاہی نی قدر و قیمت سفیدی کے بڑہائی ہی اور یہہ خال و خط ہی

کرمشاطہ تقدیر نی پیرایہ جمال اوسکی کا بنایا ہی اوس نجار نی فی الفور پاس داروغہ کارخانہ کے جاکر یہہ خوشخبری اوسکو سنائی کہ ایسی جنس کم یاب ونادر کہ خلق اوسکی تلاش مین سرگردان ہین اور دور دور گیی ہین بہین پر مفت ایک مرد بی وقوف کی ہاتہہ لگی کہ وہ قیمت وقدر اوس گوہر نایاب کی کچہہ نہین جانتا ہی سہل وآسان اوس سی ہاتہہ آسکتا ہی مشار الیہ نے اوسکی ساتہہ جاکر اوسکو لی لیا دوسری دن اوس فرزند کی خدمتمین لایا جب فرزند شاہ جہان ملازمتمین آیا اول اظہار نہایت شگفتگی کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سی آراستہ ہوا ملاحظہ مین گذرا مجکو نہایت خوشوقت کیا مصرعہ ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی × اتنی دعائین خیر اوسکی حقمین کین ہینی کہ اگر سو مین ایک مقبول ہو واسطی برخورداری دین ودنیا کے اوسکو کافی ہی اسی تاریخمین بہلیم خان نے کہ ایک نوکرون عمدہ عادلخان کے سے ہین آکر ملازمت حاصل کی ازروی اخلاص کے بندگی اختیار کے تہی ساتہہ مراحم بی دریغ کے اختصاص بخشکر خلعت اور اسپ وشمشیر اور دستار رب انعام ہوسے اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرحمت کیا اندنون عرضی خان دوران کی پہنچی لکہا تہا کہ آپ نی بکمال مرحمت اور قدردانی سی بوڑہی غلام اپنی کو باوجود کہن سالی اور ضعف بصارت کی ساتہہ حکومت ملک تہہ کے

سرفراز کیا تہا اب جو بہہ ضعیف نہایت نحیف اور پیر منحنی ہو گیا کہ اپنی بیز
قوت تردد اور سواری کی نہین پاتا ہی عرض رکہتا ہی کہ سپاہ گری
سی معاف کرکے سلک لشکر دعا مین انتظام بخشین موافق التماس اوسکے
کے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پرگنہ خوشاب کو کہ تیس لاکھہ دام
جمع اصلی اوسکی ہی اور مدتون سی بیچ جاگیر تنخواہ مشار الیہ کی ہی
اور نہایت آباد اور مزروع ہی واسطے مدد خرچ مشار الیہ کے مقرر
رکہین کہ آسودہ اور مرفہ الحال اوقات بسر کری اور اوسکی بڑی بیٹی شاہ
محمد کا منصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کا کیا اور دوسری لڑکے یعقوب
بیگ کا منصب سات سو ذات اور ساڑہی تین سو سوار کا مقرر کیا تیسری
اسد بیگ کا منصب تین سو ذات اور پچاس سوار کا کیا دن شنبہ
غرہ شہریور کو واسطی آتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار اور اور
امرای عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہین خلعت بارانی ہاتہہ یزدانی
کے بہیجا مینے جو قصد سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کا دل مین ہی نور الدین قلی
رخصت ہوا کہ نشیب و فراز راستہ کو حتی الامکان صاف کرین اسطرح
کہ عبور چارپایون باربردار کا گہاٹیون دشوار گذار سی ساتہہ آسانی کے
میسر ہو اور آدمی محنت اور سختی نہ اوٹہاوین اور بہت آدمی سنگتراشون
وغیرہ سی ہمراہ اوسکی کیی اور ایک ہاتی مشار الیہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ

تاریخ تیرہوین کو باغ نور منزل مین جاکر سولہوین تک اوس گلشن مین
گذر وقت کیا راجہ بکرماجیت بہگیلہ قلعہ باندہو سے کہ وطن اوسکا ہی آیا
اور سعادت آستان بوسی کی پائی ایک ہاتی اور ایک کلغی مرصع برسم
پیشکش گذرانی مقصود خان منصب ہزاری ذات اور ایک سو بیس
سوار سی سرفراز ہوا دن مبارک شنبہ بیسوین کو فرزند پرویز نے دو ہاتی
نذر گذرانی اور واسطے داخل ہونی حلقہ خاصہ کے حکم ہوا چوبیسوین کو بیچ
دولت خانہ حضرت مریم الزمانی کے جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا سال
اکاون ساتہہ حساب مہینون شمسی کے شروع ہوا امید کہ مدت حیات
مرضیات الٰہی مین مصروف ہو سید جلال بیٹی سید محمد اور پوتی شاہ
عالم بخاری کو کہ مجمل احوال اوسکی درمیان وقایع سفر گجرات کی لکہی گئی
رخصت جانی کی دی ہاتہی واسطی سواری کی مع خرچ راہ عنایت کی شب
یکشنبہ بیسوین مطابق چودہوین ماہ شوال کے کہ چاند پورا تہا درمیان
عمارتون باغ کے کہ اوپر کنارہ جمنا کے ہین جشن ماہتابی مرتب کیا
اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلی تاریخ ماہ الٰہی کو دندان البق جوہر دار
سے کہ فرزند شاہ جہان نے نذر کیا تہا حکم دیا مینے کہ باندازہ دو
قبضون تلوار اور ایک شصت کی اونمین سی کاٹین نہایت خوشرنگ
اور نادر ہوی اوستاد پورن اور کلیان کو کہ فن خاتم بندی مین

نظیر اپنا نہین رکہتی ہین حکم دیا لہ قبضہ تلوار کا جیسا کہ پسندی اور
جہانگیری اوسکو کہتی ہین بنا دین اور ایسی ہی تیغہ اور غلاف گیری
اور بند وبان کو بہی ایسی ہی اوستادون کو کہ اپنی فن مین نظیر نہین رکہتی
ہین فرمایا گیا فی الحقیقت جیسا کہ دل چاہتا تہا ویسا ہی بنا ایک قبضہ اسطرحکا
ابلق ہی کہ دیکہنی اوسکی سی حیرت ہوتی ہی اور سب سی ساتون رنگ معلوم
ہوتے ہین اور بعضی پہول ایسی دکہلائی دیتی ہین کہ گویا نقاش صنع نے
ساتہہ قلم بدایع نگار کے خط سیاہ سی گرد اون کے تحریر کہینچی ہے
درحقیقت ایسی نفیس و نادر ہین کہ ایک دم نہین چاہتا کہ اپنے سی جدا
کرون اور تمام جواہر گران بہا سی کہ خزانہ مین ہین عزیز رکہتا ہون
دن مبارک شنبہ کے مبارکی اور فرخی کے ساتہہ کمر مین لگایا اور اوستادو
نادر کار کو کہ بنانی مین نہایت دقت و صنعت کی تہی انعام ہوا اوستاد پورن
کو ہاتی اور خلعت اور کڑی سونے کی اور کلیان ساتہہ خطاب عجایب دست
اور اضافہ اور خلعت اور پہونچی مرصع کے اور ایسی ہی ہر ایک کو لایق ہنر
مندی اوسکیکے سرفراز کیا جو عرض ہوئی کہ امان اللہ پر مہابت خان نے
احداد بدنہاد کو لڑائی کرکے فوج اوسکی کو شکست دیکر بہت سی افغانون روسیہ
سیہ باطن کو علف تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطی سرفرازی
اوسکی کے بہیجی گئی پانچوین کو خبر پہنچی کہ راجہ سورج سنگہہ ساتہہ مرگ طبیعی کے

دکن مین مرگیا اور وہ پوتا مال دیو کا ہی کہ ہندوستان کے عمدہ زمیندارون
سی تہا اور زمیندار کہ ساتھہ رانا کی دم برابری کا مارتا تہا یہی ہی بلکہ ایک
لرائی مین رانا پر غالب ہوا تہا حال اوسکا اکبرنامہ مین ساتھہ شرح و بسط
کے مذکور ہی راجہ سورج سنگہہ بساتھہ برکت تربیت حضرت عرش آشیانی
اور اس نیاز مند درگاہ سبحانی کے مراتب بلند کو پہنچا ملک اوسکا باپ اور
دادا سی بہی زیادہ ہو گیا لرکا اوسکا گج سنگہہ نام رکہتا ہی اور باپ نی
اوسکو اپنی زندگی مین مہمات ملکی اور مالی سونپ دی تہی جو لائق پرورش
کے جانا مینی منصب اوسکا تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم اور
خطاب اور منصب اوسکی چہوٹی بہائی کا پانسو ذات اور ڈہائی سو سوار مقرر
کرکے جاگیر وطن مین مرحمت کی دن مبارک شنبہ دسوین ماہ مہر کو موافق
التماس آصف خان کے اوس کی منزل مین کہ اوپر کنارہ جمنا کے واقع ہی
گیا مین ایک حمام بنایا تہا نہایت صاف و نفیس بہت خوش ہوا مین بعد
غسل کے بزم پیالہ کی آراستہ ہوئی اور بندۂ خاص ساغر نشاط سی خوشوقت
ہوی نذرانہ اوسکی سی کہ لیا گیا تیس ہزار روپیہ ہوا باقر خان فوجدار ملتان
ساتھہ عنایت علم کے سربلند ہوا پہلی اس سی موافق حکم کے دار الخلافت آگرہ
سی دریای اٹک تک دور دو یہ درخت لگائی تہی اور کیارین بنوائین
اور ایسی ہی آگرہ سی بنگالہ تک ان دنون حکم دیا مینی کہ آگرہ سی لاہور تک

ہر کوس پر ایک میل قائم کرین کہ علامت کوس معلوم ہو اور فاصلہ تین کوس پر ایک کنوان پانی کا کہدوائین تا مسافرون کو آرام رہی دن مبارک شنبہ چوبیسوین کو جشن دسہرہ کا ہوا آئین ہند گہوڑون کو سنوار کر سامنی لائی بعد اسکی ہاتی نظر سی گذری جو معتمد خان نے نور وز گذشتہ مین نذرانہ نہین گذرا تہا ان دنون مین تخت سونے کا اور ایک انگشتری یاقوت کی اور ایک لُبد کی وغیرہ جزویات نذر کیی تخت بہت نادر بنا تہا قیمت سبکی سولہ ہزار روپیہ ہوی جو صدق اعتقاد سی لایا تہا قرین قبول ہوا اندنون مین زبردست خان کا منصب ہزاری ذات اور چارسو سوار کا ہوا جو وقت کوچ کا دن دسہرہ کا مقرر ہوا تہا شام کی وقت مبارک کی ساتہہ کشتی پر سوار ہو کر متوجہ مقصد کا ہوا مین آٹہہ دن اول منزل مین توقف ہوا تا کہ آدمی فراغ خاطر سی سامان درست کر کے ہمراہ ہو جاوین مہابت خان نبگش نی کہ ڈاک چوکی پر سیب بہیجی تہی بہت تر و تازہ آئی نہایت لطیف تہی کہا کر خوش ہوا مین سیب کابل کی کہ وہین کہائی تہی اور سمرقند کی کہ ہر سال آتے ہین کچہہ حقیقت نہین رکہتی اور شیرینی اور نزاکت اور خوشمزگی مین انکی ساتہہ کچہہ نسبت نہین رکہتی ہین اب تک ایسا نفیس و لطیف سیب نہ دیکہا تہا کہتی ہین کہ نبگش بالا مین متصل لشکر درہ کی ایک گانو ہی سیوران نام اوسمین تین درخت اس سیب کی ہین بہت کوشش کی

لیکن اور جگہہ ایسی نہین ہوی سید حسن ایلچی برادر میری شاہ عباس کو ان
سیبون سی الوش عنایت کیا مینی تا معلوم کری کہ عراق مین اس سی
بہتر ہوتا ہے یا نہین عرض کی کہ تمام ایران مین سیب صفہان کا ممتاز
ہی اگر نہایت درجہ خوب ہو تو ایسا ہی ہوگا دن مبارکشنبہ غرہ ماہ آبان
الٰہی کو واسطی زیارت روضہ حضرت عرش آشیانی کے جاکر سر نیاز کا اوپر
آستان ملایک آشیان کے گہس کر سو مہر نذر کرین اور تمام بیگمون اور اہل
محل نے طواف اوس آستان ملایک مطاف کا کرکے نذرین گذرانین
شب جمعہ کو مجلس عالی آراستہ ہوئی مشایخ اور علما اور اہل نغمہ جمع ہوے
ہر ایک کو حسب لیاقت اوسکی شال اور دوشالہ او خلعت عنایت ہوا
عمارتین اوس روضہ متبرکہ کی نہایت عالی ہین اب کی بار پہر دل مین آیا
تو اور زیادہ کین تیسری شب چار گہڑی رات گذرنی کے بعد منزل
مذکور سی کوچ ہوا اور ساڑہی پانچ کوس راہ دریا طی کرکے چار گہڑے
دن چڑہے منزل مین پہنچی بعد دوپہر کی پانی سی اوتر کر سات تیتر شکار
کیئی آخر روز مین سید حسن ایلچی کو بیس ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور خلعت
زرین معہ جیغہ مرصع او فیل عطا کرکے رخصت کیا اور واسطی برادر
میری کے صراحی مرصع کہ مرغ کی شکل بنائی تہی اور موافق دو منقاد کے
اوسمین شراب آتی ہی بطور ہدیہ کے بہیجی گئی امید کہ سلامت منزل

مراد پر پہنچی لشکر خان کوکہ اوپر حکومت اور حراست دار الخلافت آگرہ کے حکم ہوا خلعت اور گہوڑا اور ہاتی اور نقارہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت کیا اکرام خان ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار اور خدمت فوجداری سرکار میوات کی سرفراز ہوا یہہ بیٹا اسلام خان کا ہی اور وہ پوتا صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہی کہ محامد ذات اور محاسن صفات اور نسبت دعا گوئی اون کے اس دودمان والا مین اوراق گذشتہ مین لکہی گئی آن دنون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جس زمانہ مین مجکو اجمیر مین ضعف بہت ہو گیا تہا پہلی اوس سی کہ یہہ خبر ناخوش بنگالہ کو پہنچی ایک دن اسلام خان خلوت مین بیٹہا تہا ناگاہ بیخود ہو گیا جو ہوش مین آیا تو ایک معتمد اپنی ہیکن نام کو کہ محرم راز تہا کہا کہ عالم غیب سی مجکو معلوم ہوا کہ طبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی ناساز و علیل ہی علاج اوسکا منحصر ہی فدا کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہی اول دل مین آیا کہ فرزند ہوشنگ کو فدای فرق مبارک آنحضرت کا کرون لیکن جو خردسال تہا اور اب تک پہل زندگانی سی نکہایا تہا مجکو اوسکی حال پر رحم آیا اور مینی آپ کو فدا مربی اپنی پر کیا امید کہ جو صدق باطن سی ہی درگاہ الٰہی مین قبول ہو فی الفور تیر دعا کا ہدف اجابت پر پہنچا اور اسی وقت اثر بیماری اور ضعف اپنی مین پایا اور لحظہ بلحظہ بیماری بڑہتی گئی یہان تک کہ جوار

رحمت

فوت اسلام خان

رحمت آلہی مین پہنچا اور حکیم علی الاطلاق نی صحت کامل شفاخانہ غیب سی اس
نیازمند کو کرامت فرمائی اگرچہ حضرت عرش آشیانی واسطی تربیت اور رعایت
اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکہتی تہی لیکن جب سی کہ اس نیازمند
درگاہ الٰہی کو نوبت سلطنت کی پہنچی واسطی ادای حقوق اوس بزرگ کی بڑی
بڑی رعایتین کی گئین اکثر اون مین سی ساتہہ عالی مراتب امارت کے
پہنچی اور صاحب صوبہ ہوی جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنی مقامپر گذرا جو اس
گانو مین ہلال خان خواجہ سرا نے کہ خدمت گارون زمانہ شاہزادگی سی ہی سرای
اور باغ بنوایا تہا نذرانہ گذرانا اوسکی سرفرازی کی واسطی تہوڑا سا لیا گیا اسمنزل
سی چار کوچ مین متہرا پہنچی دن مبارکشنبہ تاریخ آٹہوین کو واسطی تماشی بندرا بن
اور بت خانون کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش آشیانی مین امیرون
راجپوت نی عمارتین اپنی طرز پر بنوائین اور باہر سی بہت تکلفات کیئی لیکن
اندر اکثر تاگلون اور ابابیلون نے گہر بنائی ہین کہ اونکی بدبو سی دم لیا نہین جاتا

از برون چون گور کافر پُرحُلل		وز درون قہر خدای عز وجل	

اسدن مخلص خان نے موافق حکم کے بنگالہ سی آکر ملازمت حاصل کیے سو
مہر اور سو روپیہ نذر کیی اور ایک لعل اور ایک طرہ جڑاو کا پیشکش کیا
نوین کو چہہ لاکہہ روپیہ خزانہ سی واسطی ذخیرہ قلعہ اسیر کے پاس
خانخانان سپہ سالار کی بہیجا گیا اوراق گذشتہ مین احوال گسائین

جدروپ کہ اوجین مین گوشہ نشین تہا لکہا گیا اندنون مین اوجین
سی متہرا مین کہ عبادت گاہ ہنود کی ہی آیا اور لب دریای جمنا پر عبادت
معبود حقیقی مین مشغول ہی اوس سی ملنی کو جی چاہا اوسکی ملاقات کو گیا
اور دیر تک خلوت مین صحبت رہی اوسکا ہونا غنیمت ہی اوس کی صحبت
سی خوش ہوا مین دسوین کو قراول خان نے عرض کی کہ یہانپر ایک
شیر ہی کہ رعایا اور مسافرون کو ستاتا ہی اوسی وقت مینی حکم دیا
کہ ہاتہیون کو لیجا کر جہاڑی کو خوب گہیر لین پچہلی دن سی آپ مع اہل محل کے
سوار ہوا مین جو مینی عہد کیا ہی کہ کسی جاندار کو اپنی ہاتہہ سی نہین ستاونگا
نورجہان بیگم کو حکم دیا مینی کہ بندوق مارے باوجود اسبات کی کہ ہاتی بوی شیر
سی ٹہیرتا نہین ہی اور حرکت کرتا رہتا ہی اور بالاے عماری سی تفنگ بی خطا
مارنا بہت مشکل ہے چنانچہ میرزا رستم کہ فن بندوق اندازی مین بعد میری
اوس جیسا دوسرا نہین کئی بار ایسا ہوا کہ اوسنی تین چار فیر بالای فیل سے
خطا کیی اور نورجہان بیگم نے پہلا ہی فیر ایسا کیا کہ اوسی وار مین شیر تمام
ہوگیا بارہوین کو پہر دل مین آیا کہ ملاقات گسائین سی کرون بی تکلف گیا اور
صحبت اوسکی حاصل کی اور بلند باتین ہوئین اللہ تعالی نی خوب توفیق عنایت
کی ہی فہم عالی ساتہہ دانش خداداد کے جمع ہی دل تعلقات دنیا سی
اوٹہا کر آزادہ گزرتا ٹاٹ پرانا واسطی ستر عورت کی اور ایک ٹہیکرا بقدر پلنی

بوجہ

پہننی کی اختیار کیا ہی اور جاڑے گرمی برسات مین برہنہ تن اور سر پاؤن
ننگا رکہتا ہے اور ایک سوراخ تنگ مین کہ جسکی راستہ مین طفل شیر
خوارہ بہی بتکلیف سی گہس سکی رہنا اختیار کیا ہی یہہ ابیات حکیم سنائی
کی اوسکی مناسب حال ہین ؎

داشت لقمان یکی کریچی تنگ ۔ چون گلوگاہ نای و سینہ چنگ
بوالفضولی سوال کرد ازوی ۔ چیست این خانہ شش بدست و دو پی
بادم گرم و چشم گریان پیر ۔ گفت ھذا لمن یموت کثیر

چودہوین کو پہر ملاقات
کی آئین کو گیا اور اوس سی رخصت ہوا بے تکلف اوس سی جدا ہونی
کو جی نہین چاہتا تہا دن مبارکشنبہ تاریخ پندرہوین کو کوچ کرکے برابر بندرابن
کے منزل کی اسمنزلمین فرزند سلطان پرویز رخصت ہوکر الہ اباد اور طرف
پرگنات جاگیر اپنی کے گیا دل مین ارادہ کیا تہا کہ اس سفر مین ہمراہ رہی
جو پہلی اس سی اوسنی اظہار پریشانی کی ناچار جدائی اوسکی قبولی اور رخصت کیا اور
گہوڑا اینچاق اور تکیہ کمر اور تلوار ابلق قبضہ جوہردار اور تیغ خاصہ اور ڈہال خاصہ
مرحمت ہوئی امید کہ پہر ساتہہ جلدی اور خوبی کی آوی جو میعاد خسرو کی بہت
ہوگئی تہی دل مین آیا کہ زیادہ اس سی اوسکو قید رکہنا اور خدمت سی محروم
رکہنا آئین مرحمت سی دور ہی ناچار حضور مین بلا کر حکم واسطی کورنش کی دیا
تہی اور از سر نو گناہ اوسکا بخشا امید کہ توفیق رضا جوی اور سعادت بندگی

نصیب اوسکی ہو جمعہ کی دن سولہوین تاریخ مخلص خان کوکہ واسطی خدمت
دیوانی سرکار فرزند پرویز کی بلایا تہا خدمت مین اوس فرزند کی بہیجدیا اور
منصب اوسکا موافق ہمیشہ کی کہ بنگالہ مین رکہتا تہا دو ہزاری ذات اور
سات سو سوار مقرر کیا سترہوین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام پسر
میر میران صدر جہانگا کہ اوپر فوجداری سرکار قنوج کی اختصاص رکہتا
تہا آیا دو ہاتی اور چند جانور شکاری نذر کیی ایک ہاتی اور باز قبول کر کی باقی
اوسیکو مرحمت کیا اٹہارہوین کو کوچ ہوا اندنون مین دارای ایران
نے ہاتہہ پر ی بیک میر شکار کے ایک دست شنقار خوشرنگ بہیجا تہا
اور ایک شنقار دوسرا خان عالم نے بہی اسی کے ہاتہہ درگاہ مین
بہیجا تہا لیکن یہہ راہ مین ضایع ہوگیا اور شنقار شاہی بہی غفلت میر
شکار کی سی پنجہ گربہ مین پڑ گیا تہا اگرچہ زندہ درگاہ مین پہنچا لیکن ہفتہ سی
زیادہ نرہا تلف ہوگیا لکہون حسن اور رنگ اوس جانور کا خال سیاہ
بازو اور پشت اور پہلو پر بہت خوشنما تہی اور جو کہ غرائبات سی تہا اسلیی استاد
منصور نقاش کو کہ ساتہہ خطاب نادر العصر کے سرفرازی فرمایا میں کہ شبیہ
اسکی کہینچکر نگاہ رکہین دو ہزار روپیہ میر شکار کو دیکر رخصت کیا حضرة عرش
آشیانی کے عہد مین وزن سیر کا تیس دام کا تہا متقارن اسحال کے
دل مین آیا کہ خلاف ضابطہ اون کی کیون کرین بہتر وہ ہی کہ تیس دام کا

سیر رہی ایک دن کسائین جدروپ نی کہا کہ کتاب بید مین کہ احکام دین
ہماری کی ہی وزن سیر کا چھہ تیس دام کا لکہا ہی جو اتفاقات غیبی سی حکم
تمہارا موافق کتاب ہماری کے پڑا اگر وہی سیر چھہ تیس دام کا مقرر کیا جاوے
بہتر ہے حکم ہوا کہ اب سی تمام ملکون مین چھہ تیس دام کا سیر معمول ہووے
اونتیسوین کو کوچ ہوا راجہ بہاو سنگہہ واسطی کمک لشکر دکہن کی مقرر
فرمایا گیا ایک گہوڑا اور خلعت اوسکو مرحمت کیا مینہ آس تاریخنی اٹہائیسوین
تک بیا بی اتفاق کچہا ہوا دن مبارک شنبہ اونتیسوین کو دار البرکات دہلی
مین ورود لشکر اقبال کا ہوا پہلی مع فرزندون اور اہل محل کے واسطی
زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی کے گیا اور نذرین گذرانی
اور اوس جگہہ سی واسطی طواف روضہ متبرکہ شیخ المشائخ شیخ نظام
الدین چشتی کے گیا اور استمداد ہمت کی کی پہر آخر دن سی دولتخانہ
کو آیا کہ سلیم گڈہ مین مرتب ہوا تہا تیسوین جمعہ کو مقام ہوا جو اسمد تحلین
شکار پرگنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تہی عرض ہوی کہ ہرن بہت
جمع ہوگیی ہین روز شنبہ غرہ آذر ماہ الہی کو چیتی کے شکار کی واسطی
سوار ہوی آخر روز مین درمیان راہ کی اولی بڑے سطبری مین مانند
سیب کی تہی ہوا کو نہایت سرد کر دیا اوس دن تین ہرن پکڑے ائے
دوسری دن چہالیس ہرن شکار کیی تیسری کو چوبیس ہرن چیتی سے

پکڑوائی اور دو ہرن فرزند شاہجہان نے بندوق سی ماری چوتھی کو پانچ پکڑوائے
پانچوین کو ستائیس شکار ہوے روز مبارکشنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری
نے کہ ساتھہ حکومت دار الملک دہلی کے مختص تہا تین ہاتی اور اٹھارہ
گھوڑے اور اور اجناس نذر کین ایک ہاتی اور دوسری اجناس قبول کیے
اور باقی اوسی کو بخشا ہاشم خوشتی فوجدار بعضی پرگنات میوات کا واسطی
سعادت آستان بوسی کے آیا روز مبارکشنبہ تیرہوین تاریخ تک گرد نواح
پالم کے چیتی کی شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصہ بارہ روز کی چار سو چھبیس
ہرن پکڑوائی اور دہلی کو مراجعت کی حضرۃ عرش آشیانی کی خدمت مین
سنا تہا مینی کہ جس ہرن کو کہ چیتی کے پنجہ سی خلاص کرین باوجودیکہ کچھہ
صدمہ اوسکی ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پہنچا ہو تب بہی زندہ رہنا
اوسکا محالات سی ہی مینی اس شکار مین واسطی آزمایش کے
چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کو پہلی پہنچی صدمہ ناخون و دندان کے
چیتی کے پنجہ سی چھڑوا کر فرمایا کہ حضور مین نہایت غور سی انکو نگاہ رکھین
ایک رات دن آرام سی اپنی حال مین رہی دوسرے دن تغیر فاحش اونکی حالات
مین ظاہر ہوا مستونکی مانند دست و پا بیجا مار کر گری اوٹھنی لگی بہت کچھہ
تریاق فاروقی اور مناسب دوائین دین کسی نے اثر نکیا اور پھر اسی
کیفیت کی ساتھہ رہ کر جان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوش پہنچی کہ فرزند

فوت شاہزادہ جہان افروز

کلان شاہ پرویز کی جو آگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پھول کی مانند
ہوا تھا اور وہ فرزند اوس سی نہایت محبت رکھتا تھا اس خبر دلخراش کے
سننی سی معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہوکر بی طاقت ہوگیا ہی مینی ایک
عنایت نامہ واسطی تسلی اور دلجوئی اوسکی کے بھیجا اور ناسور دل اوسکی کو ساتھ
مرہم لطف وعنایت کی دوا کی امید کہ خدای تعالی صبر بخشی کہ اس قسم کی ماجرا
مین سوای صبر وشکیب کی اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودھوین کو موافق
التماس آغامان کے اوسکی مکان پر گیا مین اوسکو نسبت سبقت خدمت موروثی
ساتھ اس دودمان کی متحقق ہے اور حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ نی جس وقت
کہ میری شادی کی آغا کی آغامان کو ہمشیرہ میری شاہزادی خانم سی لیکر بسبب خدمت
محل مہر کی معین فرمایا اوس روز سی تین بیس برس ہوی کہ میری خدمتمین ہے
مین اونکی خاطر بہت کرتا ہون اور انہون نی اخلاص سی خدمت ہماری سلسلہ
کی کی کسی سفر مین ملازمت میری سی وہ آپ سی محروم نرہی جو عمر رسیدہ
ہوگئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووی دہلی مین رہکر جو کچھہ عمر رہی ہے دعا
گوئی مین صرف کرون کہ اب مجکو طاقت چلنی پھرنے کی نرہی آمد رفت سی
تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی اونکی سی یہہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی
کے ہمعمر ہین غرض آسودگی ان کے منظور فرماکر حکم دیا مینی کہ دہلی مین
رہین اور وہان اپنے واسطی اونہون نی ایک باغ اور سرای و مقبرہ بنوایا ہی

مدت سی اوسکو منواتی ہین القصہ رعایت خاطر اوس قدیم الخدمت کی
مد نظر رکھہ کر اون کے مکان پر گیا اور سید بہوہ حاکم شہر کو تاکید کردی کہ ہیچ
لوازم خدمت گذاری اور خاطر داری اونکی کی اسقدر تاکید کرنا کہ کسی قسم
کا غبار کلفت اونکی دلپر نہ بیٹھی آسی تاریخمین راجہ کشن داس کا منصب دو ہزاری
ذات اور تین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ نی خدمت
فوجداری دہلی کے جیسا کہ چاہیی انجام دی اور سب آدمی وہان کی اونسی
خوش ہین موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حراست دہلی کی اور
فوجداری اطراف کی بنام مشار الیہ کی مقرر فرمائی اور منصب ہزاری
ذات اور چہہ سو سوار ہی مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتی مرحمت کرکے
رخصت کیا پندرہوین کو میرزا والی کو منصب دو ہزاری و ہزار سوار اور
علم اور ہاتی دیکر صوبہ دکن پر متعین کیا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی کہ اہل
فضل اور ارباب سعادت سی ہی اس آنی مین دولت ملازمت حاصل
کی ایک کتاب تصنیف کی تہی شامل اوپر احوال مشائخ ہند کی نظر سی گذری
بڑہی زحمت کہینچی ہی مدتون سی بیچ گوشہ دہلی کی نطریق توکل و تجرید کے
بسر اوقات کرتا ہی مرد بزرگ ہی صحبت اوسکی خالی ذوق سی نہین
قسم قسم کی مرحمت کی ساتہہ دل نوازی کرکے رخصت فرمایا سولہوین
کو دہلی سی کوچ کیا اکیسوین کو پرگنہ کرانہ مین نزول ہوا یہہ وطن مقرب خانکا

[illegible]

ہی آب و ہوا اوسکی معتدل اور زمین قابل ہی خان مذکور نی اوس
جگہہ باغات اور عمارات بنائی تہی جو مکرر تعریف باغات کی سنی دل کو اونکی
سیر کی رغبت ہوئی بائیسوین کو مع اہل محل وس باغ کی سیر سی محظوظ ہوا امین
بی تکلف باغ بڑا ہی اور دلنشین گرد اوسکی دیوار پختہ اور کیارون اور تختونکا
فرش بنا ہوا یہہ باغ ایک سو چالیس بگہہ کا ہی اور درمیان مین اوسکی
حوض بنا ہی طول دو سو بیس گز اور عرض دو سو گز کا درمیان حوض کے
چبوترہ ماہتابی بائیس گز کا مربع اور کوئی درخت گرم و سرد نہین کہ اوس باغ
مین نہو درخت میوونکی جو ولایتمین ہوتی ہین یہان تک کہ نہال پستہ
کا سبز و شاداب اور سرو خوش اندام اوس باغ مین ہین اور اب تک
اس خوبی و لطافت کا سرو نہین دیکہا تہا حکم دیا کہ کل درختان سرو کو
گنین تین سو درخت تہی اور جو گرد حوض کی عمارتین ایسی دلپسند اور مناسب
بنی کہ گویا ابہی طیار ہوئی ہین خنجر خان کہ قلعہ احمد نگر مین واسطی حراست کی
تہا ساتہہ منصب اڑہائی ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کی ممتاز ہوا اللہ
تعالی نے فرزند شاہجہان کو صبیۂ آصف خان سی لڑکا کرامت فرمایا ہزار
مہر نذر کر کے التماس نام کا کیا امید بخش نام رکہا امید کہ قدم اوسکا اس
دولت پر مبارک ہو روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو مقام ہوا چند روز شکار جرز
اور تو غدری سی محظوظ ہوا جرز بور کو تلوایا سوا دو سیر جہانگیری ہوا اور جرز ابلق

آدہ پاو دو سیر کا ہوا تو غدی کلان ایک پاو جز بورسی زیادہ نکلا پانچوین دی
ماہ آلہی کو مقام اکبرپور مین کشتی سی اوتر کر راہ خشکی سی چلی اور آگرہ سی شہر
غدکنڈ تک کہ درمیان دو کوس پرگنہ بوڑیہ کی واقع ہی ایک سو تیئیس کوس راہ دریا
کہ اکانوی کوس راہ خشکی کے ہوی چوبیس کوچ اور سترہ مقام مین یہہ مسافت
طی کیے سوا اسکی ایک ہفتہ شہر کے نکلنی مین اور بارہ روز پالم مین واسطے
شکار کے توقف کیا تہا اسی تاریخ جہانگیر قلی خان نی پرگنہ بہار سے
آکر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپیہ نذر کیے پہر
اوسدن سی گیارہوین تک برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین
کو سیر باغ سہرند سی خوشوقت ہوا وہ بہی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت
پرانی ہین تازگی پہلی سی نہین رہی تہی لیکن غنیمت ہی خواجہ ویسی کو
کہ زراعت و عمارت مین ماہر ہی محض واسطی اس باغ کی پہلی کوچ آگرہ سی
کروڑی سہرند کا کر کے بہیجا تہا اور ازسر نو تاکید کی کہ درختون کہنہ کو دور
کر کے نئی پودی اونکی جگہہ لگاوی اور عمارتون اور حمام وغیرہ کو درست
کراوی اسی تاریخ دوست بیگ کہ کمکیون عبداللہ خان کی سی ہی ساتہہ
ہفت صدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین
فرزند وزیر خان ساتہہ شش صدی ذات اور تین سو سوار کے
ممتاز ہوا شیخ قاسم ساتہہ خدمت صوبہ دکن کی رخصت ہوا اونتیسوین

مبارک شنبہ

مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سعادتمند شاہجہان کی اوسکی مکان
مین تشریف لیگیا مین جشن ولادت فرزند کا آراستہ کیا تہا پیشکش
لایا اوسمین سی ایک شمشیر نیمچہ ہی کہ قبضہ اور بند اور سامان اوسکا ولایت فرنگ
سی بنا تہا البتہ بہت پاکیزہ اور دلپسند تہی دوسرا ہاتی ہی کہ گلانہ
اور برہان پور کی راجہ نی اوسکو نذر کیا تہا جو وہ ہاتی خوبصورت اور
خوش ادا ہی داخل فیلخانہ خاص مین ہوا کل قیمت پیشکش کے جو قبول ہوا
ایک لاکہہ اور تیس ہزار روپیہ ہی اور قریب چالیس ہزار روپیہ کی اپنی والدات
کو نذر دیا اندنون سید بایزید بخاری فوجدار صوبہ بکر نی ایک ترا اسی رنگ کہ بچہ
پہاڑ سی پکڑکر لایا تہا پیشکش بہیجا نظر سی گذرا نہایت پسند آیا بکری مارخور
پہاڑ ہی بہت دیکھی تہی لیکن رنگ اب تک نہین دیکہا تہا فرمایا یعنی کہ بربری بکری
سی ملا کر یکجا رکہین تا جفت ہو جاوین اور بچے پیدا ہون سید بایزید کو منصب ہزاری
ذات اور پانسو سوار کا مرحمت کیا تیئیسوین کو مقیم خان کو ساتہ خلعت اور اسپ و فیل
اور کہپوہ مرصع کی سرفراز کرکی واسطی صوبہ بہار کی مقرر فرمایا اونتیسوین کو لب آب بیاہ پر
جشن فرزند شاہجہان کا آراستہ ہوا اسی روز راجہ بکرماجیت کہ ساتہ محاصرہ قلعہ
کانگڑہ کی مشغول تہا واسطی عرض بعض مقدمات کی موافق حکم کے درگاہ مین آیا اور سعادت آستان بوس
سی بہرہ پائی تیسوین کو فرزند شاہجہان واسطی دیکہنی عمارات دولتخانہ کے
کہ نئی بنی تہین دس دن کی رخصت لیکر لاہور کو گیا راجہ بکرماجیت ساتہ

عنایت خنجر خاصه اور خلعت اور گهوڑی کے سرفراز هوکر واسطی خدمت محاصره
قلعه کانگره کے پهر گیا روز گشنبه دوسری تاریخ ماه بهمن کو باغ کلانور ساتهه
ورود موکب مسعود کی آراستگی پائی والا هوا آسی زمین پر حضرت عرش
آشیانی نی اوپر تخت خلافت کی جلوس فرمایا هی جو خبر نزدیک پهنچنی خان
عالم کی بیچ درگاه کے پهنچی هر روز ایک آدمی کو واسطی سرفرازی اوسکی کے
برسم استقبال بهیجکر طرح طرح کی مراسم اور نوازشون سی پایه عزت اور
منزلت اوسکی کا بلند کیا اور عنوان فرمانون کو ساتهه عنایات بی شمار کی مخصوص
کیا اونهین مین عطر جهانگیری بهیجا اور یهه مطلع زبان قلم پر آیا شعر

بسوییت فرستاده ام بوی خویش × که آرم ترا زود تر سوی خویش

روز مبارک شنبه تیسری کو خان عالم نے باغ کلانور مین ساتهه سعادت آستان
بوسی کے سرفرازی پائی سو اشرفی اور هزار روپیه بطور نذر کی لایا اور پیشکش اپنی
پهر گذرانیگا زنبیل بیگ ایلچی شاه عباس بهائی میری کا ساتهه مراسله شاهی
اور نفایس اوس دیار کے که برسم سوغات کی بهیجی تهین پهنچا اور جو
عنایتین که برادر مذکور نے ساتهه خان عالم کے فرمائین اگر تفصیل اوسکی
مرقوم هووی تو محل اوپر مبالغه کے هوگا همیشه بیچ محاورات کی خطاب کرتے
اور لحظه بهر خدمت سی جدا نرکهتی اور بحسب اتفاق اگر چاهتا که دن کو یا
رات کو اپنی مکان مین بسر کرے تو بلا تکلفانه اوسکی مکان پر تشریف

لیجاتی اور زیادہ حد سی اظہار مرحمت کا کرتے ایکدن فرخ آباد مین شکار قمرغہ
کی طرح پڑی خان عالم کو حکم تیراندازی کا دیا مشار الیہ از راہ ادب کی کمان
ساتھہ دو تیر کے آگی لایا بادشاہ نی پچاس تیر اور ترکش خاصہ سی عنایت
کیے بحکم الٰہی ان تیرون مین پچاس تیر شکار پر پہنچی اور دو خالی گئی پہر باقی حاضر
ملازمون کو حکم تیراندازی کا فرمایا اکثر خوب ہاتھ تہی آٹھ مین سی ایک محمد یوسف
قراول نی ایسا تیر مارا کہ دو خوکون سی پار نکلا سب حاضران محفل نی بی اختیار
آفرین کہی اور وقت رخصت کی خان عالم سی بغل گیر ہوکر بہت مہربانی کی
اور بعد اسکی کہ شہر سی باہر آئی پہر اوسکی دیرہ مین تشریف لالی اور عذر کیکی اور
وداع کیا نفائس ونوادر روزگار سی جوکہ خانعالم لایا اوسکی تائیدات طالع
سی تہا کہ ایسا تحفہ ہاتھہ آیا مجلس جنگ صاحبقران کی ساتھہ تمیش خان
کے اور شبیہہ آنجناب اور اولاد امجاد اور امراء عظام کیے جو اوس جنگ
مین ہمراہ رکاب تہی اور ہر صورت پر لکہا ہوا کہ یہہ تصویر فلانی کی ہی اور یہہ
مجلس دو سو چالیس تصویرون کی تہی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہرخی
لکہا تہا کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تہا ساتھہ قلم اوستاد بہزاد کی مناسبت
اور مشابہت پوری رکہتا ہی اگر نام مصور کا لکہا نہوتا تو گمان ہوتا کہ بہزاد کا
لکہا ہی اور جو بحساب تاریخ کی وہ پیشتر ہی اغلب کہ بہزاد اوسکی شاگردون میں
ہو یہہ عمدہ تحفہ کتب خانہ شاہ اسمٰعیل ماضی یا شاہ طہماسپ کی سی میری بہائی

شاہ عباس کی سرکار مین آیا تہا اور صادقی نام کتاب بردار نی جو اکر ایک شخص کی
ہاتہہ بیچا حکم الہی سی اصفہان مین یہہ مجلس جان عالم کی ہاتہہ آئی اور بادشاہ کو
خبر پہنچی کہ اوسکو ایسا تحفہ ہاتہہ لگا شاہ نی واسطی ملاحظہ کے خان عالم سی
طلب کیا خان عالم نی بہت چاہا کہ لطائف الحیل کی ساتہہ ٹلا دیوے لیکن جو بہت
مبالغہ ظاہر کیا ناچار بادشاہ کی خدمت مین بہجوا دی بادشاہ نی دیکہتی ہی پہچان
لی اور دن بہر نزدیک اپنی رکہی پہر حقیقت حال اوسکی خان عالم سی ظاہر کرکے
مشار الیہ کو واپس دی اور جسوقت کہ ہمنی خان عالم کو عراق کو بہیجا بشن
داس نام مصور کو کہ فن شبیہ کشی مین یکتاے روزگار سی ہی ہمراہ خان مذکور
کے کیا تا شبیہ بادشاہ اور عمدہا ہی دولت اون کی کہینچ لاوی اکثر شبیہ جو
کہینچ لایا نظر سی گذرین شبیہ میری برادر بادشاہ کی خوب کہینچی تہی چنانچہ
ہر ایک کو بندون بارگاہ اوسکی سی دکہلائی گئی عرض کی کہ خوب کہینچی ہی اسی
دن قاسم خان نی مع دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین بوسی کی
پائی بشن داس مصور ساتہہ عنایت فیل کے سرفراز ہوا باخواجہ جو کمکیان صوبہ
قندہار سی ہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور ساڑہی پانسو سوار کے سربلند ہوا
چہٹی کو مدار المہامی اعتماد الدولہ نی اپنی لشکر کو سامان دیا باوجودیکہ ضبط صوبہ پنجاب
کا بیچ عہدہ وکلاء اون کی کی مقرر ہی اور ہندوستان مین جاگیرین متفرق
رکہتی پانچہزار سوار سامنی لائی اور جو وسعت کشمیر کی اسقدر نہین کہ محصول

اوسکا ساتہہ ایکجماعت کی کہ ہمیشہ ملازم موکب اقبال رہین وفاکری اور سنّی
خبر وقصد رایات جلال کی سی نرخ غلات وحبوبات کا بدرجہ اعلی گہٹ جاتا
ہے اسواسطے بنظر رفاہیت خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہمراہ رکاب
ہین سامان آدمیون اپنی کا درست کرکے موافق ضرورت کی تہوڑےسی آدمی
اپنی ہمراہ رکہین اور باقیون کو طرف محال اور جاگیرون اپنی کے رخصت
کرین اور اسی طرح بیچ تخفیف چارپایون اور شاگرد پیشیون کے نہایت
تاکید اور احتیاط مرعی رکہین روز مبارک شنبہ دسوین کو فرزند اقبالمند
شاہ جہان نے لاہور سی آکر سعادت قدمبوسی کے حاصل کی جہانگیر قلیخان
کو ساتہہ خلعت اور اسپ اور فیل کے سرفراز کرکے مع برادرون اور فرزندون
کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آملی نے ساتہہ خطاب
ملک الشعرا کے خلعت امتیاز کا پہنا اصل اوسکی آمل سی ہی کچہہ مدت نزدیک
اعتماد الدولہ کی رہا چونکہ سخن اوسکا ہمعصرون سی بڑہ گیا بیچ سلک شعرا پای تخت
کی منسلک ہوا یہہ چند بیت اوسکی ہین ✕ رغارت چمنت بربہار منتہاست ✕ کہ گل بدست تو از
شاخ تازہ تر ماند ✕ لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی ✕ دہان بر چہرہ زخمی بود بہ شد ✕ ✕ عشق در دل
واخت ہمہ ذوق ست وسماع ✕ این شراب ست کہ ہم پختہ وہم خام خوش ست ✕ گر منِ بیچاری
جوہر آئینہ بودمی ✕ بی رونما ترا بہ تو کی مینمودمی ✕ دولت بزم کی در رمی سستی ✕
یکی در عذر خواہی ہای مستی ✕ چودہوین کو حسینی پسر سلطان قوام فی ناعی کہکر مینش کے

جو دہوین کو حسینی لپسر سلطان قوام نے رباعی کہہ کر پیش کی رباعی

گردی کہ تراز طرف داماں بیزد	آب از رخ صد رمۂ سلیماں ریزد
گر خاک درت بامتحاں بفشارند	از وی عرق جبین شاہاں ریزد

معتمد خان نے اسوقت رباعی پڑھی مجکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین لکہی

زہرم بفراق خود چشانی کہ چہ شد	خون ریزی و آستین فشانی کہ چہ شد
ای غافل ازانکہ تیغ ہجر تو چہ کرد	خاکم بفشار تا بدانی کہ چہ شد

احوال طالب معمای کشمیری

طالب اصل مین اصفہان کا ہی آغاز جوانی مین بلباس تجرید و قلندری کشمیر مین گیا اور خوبی جا اور لطافت آب وہوا سی شیفتہ اوس ملک کا ہوکر وطن اوتا ہل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے پہنچکر بندہای درگاہ مین منسلک ہوا اب عمر اوسکی قریب سو برس کی ہوئی اور کشمیر مین بفراغ خاطر ہوکر ہمراہ فرزندون اور متعلقون اپنی کی ساتہہ دعای دولت ابد قرین کے مشغول ہی اور جو عرض ہوئی کہ لاہور مین شیخ محمد میر نام ایک درویش ہی اصل اوسکی سندی نہایت فاضل و مرتاض و مبارک نفس و صاحب حال ہی اور گوشہ توکل و عزلت مین بیٹہا ہی فقر سی غنی اور دنیا سی مستغنی ہی اسلیی خاطر حق طلب لینے بی ملاقات اون کے کی آرام نپایا اور اونکی دیکہنے کی واسطی راغب ہوا ولیکن لاہور جانی سی معذور تہا ایک رقعہ اون کی خدمتمین لکہہ کر شوق باطن ظاہر کیا وہ عزیز

باوجود کبرسن اور ضعیفی کے صدمہ راہ کہینچکر تشریف لائی اور بہت دیر
تنہا اون کے ساتہہ بیٹہہ کر صحبت کامل کہی الحق ذات شریف اون کے
اس زمانہ مین نہایت غنیمت اور عزیز الوجود ہی اس نیازمند نی خود ہی سی باہر
آکر ساتہہ اون کے صحبت رکہی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کی
سُنی مینی بہت چاہا کہ کچہہ بطور نیاز گذارون لیکن چونکہ پایہ ہمت اون کی
کو اس سی بلند تر پایا دل نی واسطی اظہار اس مطلب کی حضرت ندی
پوست آہو سفید واسطی جای نماز کے اون کو دیا فی الفور وداع ہوکر طرف
لاہور کے تشریف لی گئی تیسوین کو بیچ حوالی دولت آباد کی نزول
موکب اقبال کا ہوا ایک لڑکے کسی باغبان کے نظر آئی ساتہہ مونچہون اور
ریش انبوہ سیاہ مقدار ایک قبضہ کے اور درمیان سینہ کی بہی بال اوگی ہوی
لیکن پستان نہ تہی خیال کیا مینی کہ یہہ لڑکا نہ ہوا اوسنی کہا کہ مجکو اب
تک حیض نہین ہوا اور یہہ دلیل ہی اوسی کی چند عورتون کو بلا کر مینی
حکم دیا کہ الگ اسکو لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرین
مبادا کہ خنثی ہو آخر معلوم ہوا کہ اسمین اور عورتون مین سر مو تفاوت
نہین بباعث عجائبات کی اس نامہ اقبال مین لکہا گیا روز مبارک شنبہ
چوبیسوین کو باقر خان نے ملتان سی آکر قدم بوسی کی اور اوراق گذشتہ
مین لکہا گیا کہ اللہ داد ولد جلالا تاریکی نے لشکر ظفر اثر سی فرار ہوکر راہ

تصویر دختر بمثابہ پسران عجیب

جشن ۱۴

ادبار کی اختیار کی اس اثنا مین نادم ہوکر بمعرفت باقرخان کی اعتمادالدولہ سی التجا کی
کہ سفارش میری گناہون کی کرین موافق اون کی التماس کی حکم ہوا کہ اگر فعل اپنی
سی پشیمان ہی اور منہہ امید کا جبہ درگاہ ہماری کے لایا خطا اوسکی معاف
کی گئی آسی تاریخ باقرخان اوس کو درگاہ مین لایا از سر نو بواسطہ سفارش
اعتمادالدولہ کی آثار خجالت اور غبار ندامت کا ناصیہ حال وسکی سی ساتہہ پانی عفو
کے دہویا سنگرام زمیدار جمو ساتہہ خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات اور
پانسو سوار اور عنایت ہاتی اور خلعت کی سرفراز ہوا غیرت خان فوجدار میانہ دوآب
ساتہہ منصب آٹہہ صدی ذات اور پانسو سوار کی ممتاز ہوا خواجہ قاسم ساتہہ
منصب ہفتصدی ذات اور ڈہائی سو سوار کے سربلند ہوا تہمتن بیگ ولد
قاسم کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار مرحمت ہوا خان عالم کو فیل خاصہ
مع تلایر کے عنایت کیا آسی منزل سی باقرخان کو ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے مفتخر کرکے بہر صوبہ داری کو رخصت فرمایا تہا تیسوین
کو پرگنہ کروہی کہ اوپر کنارہ بہت کی واقع ہی محل نزول موکب اقبال کا ہوا وہ کوہستان
شکارگاہون مقررہ سی ہی موافق حکم کے قراولون نی پہلی سی آکر گہیر ڈالا تہا
روز گم شنبہ غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو جہہ کوس کی مسافت سی شکار قمرغہ ہانک لائی
اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اندر گہیری کی لائی ایک سو ایک پہاڑی بکری
اور چکارہی شکار ہوئی عنایت خان کو جو ایک مدت دراز سی سعادت قدمبوس سے

محروم تہا موجب التماس اوسکی کی حکم دیا گیا کہ اگر درستی اوس مہم کی اسی وقت
اطمینان حاصل کیا ہو اور کسی طرحکا دغدغہ اور خاشہ نہ ہو تو فوج کو تہانجات
کی چہوڑکر جریدہ متوجہ درگاہ ہووی اسی روز سعادت آستانبوسی سی مشرف
ہوا اور سو مہر نذر گذارین خانعالم ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کے سرفراز ہوا مقارن اسحال کے عرضی نورالدین قلی کی راہ پونچ
سی پہنچی لکہا تہا کہ کہاٹیون کو حتی الامکان ہموار کیا اتفاقاً چند رات دن بارش
ہوئی اور کوتل پر بلندی تین گز کے موافق برف پڑا اور ابہی برستا ہی
اگر باہر پہاڑ کے ایک ماہ تک توقف کرین تو عبور اس راہ سی میسر ہی الا
دشوار نظر آتا ہی چونکہ غرض اس قصد سی دیکہنا موسم بہار اور شگوفہ زار کا
تہا توقف نہ کیا اور راہ پکلی اور دستور سی کوچ رایات اقبال کا اتفاق پڑا
تیسری کو دریای بہت سی عبور ہوا باوجودیکہ پانی کمر تک تہا لیکن جو
نہایت تند جاتا تہا اور لوگون کو تکلیف ہوتی تہی حکم فرمایا کہ پائین زنجیر
فیل لیجاکر اسباب لوگون کا اوتارین اور جو آدمی ضعیف و ناتوان ہو وہ بہی عبور انہین
پر کرین تا آسیب جانی و مالی سی محفوظ رہین اسی تاریخ خبر فوت ہونی خواجہ جہان کی پہنچی وہ
بندہای قدیم اور خدمت گذارون زمانہ شاہزادگی کے سی تہا اگرچہ آخر
مین ملازمت میری سی جدا ہو کر کتنی دن بیچ خدمت حضرت عرش
آشیانی کی رہا جو اوس سی کچہہ خطا نہ ہوئے لئے تہی دلگیر گران نہ گذرا

چنانچہ بعد جلوس کی وہ رعایت کہ اوسکی خیال مین بہی نہ تہی اوسکی ساتہہ
فرمائی گئے یہان تک کہ ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار
کے سرفرازی بخشی اور شرح احوال اوسکی چند تقریبات سی اس نامہ
اقبال مین لکہی گئی عمدہ عمدہ خدمتین کین کام مین بہت کدر کہتا تہا
کسب قابلیت اور استعداد ذاتی اور دوسری جزئیات سی کہ پیرایہ جوہر انسانی
کا ہوتا ہی بی نصیب نہ تہا اسی راہ مین ضعف دل مین بہم پہنچا چند روز باوجود
ضعف اور بیماری بدن کے بیچ رکاب سعادت مآب کی رہا جب ضعف زیادہ
ہوا کلانور سی رخصت لی کر لاہور گیا اور وہان ساتہہ اجل طبعی کی فوت ہوا
چوتہی تاریخ قلعہ رہتاس مین خیمہ ہوا قاسم خان کو ساتہہ عنایت اسپ و
شمشیر اور پرم نرم خاصہ کے سرفراز کرکے طرف لاہور کی رخصت کیا باغچہ
سرراہ واقع تہا سیر شکوفون کی کی گئی آسی منزلمین تیہو بہم پہنچی گوشت اسکا
لبک سی لذیذتر ہی پانچوین کو میرزا حسن ولد میرزا رستم ساتہہ منصب ہزاری
ذات اور چارسو سوار کی ممتاز ہوکر طرف صوبہ دکن کی مقرر ہوا خواجہ عبداللطیف
قوش بیگی بہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور چارسو سوار کی سرفراز ہوا
اس زمین مین ایک پہول اندر سفید اور باہر سرخ اور بعضی اندر سرخ اور باہر
زرد نظر آیا فارسی مین لالہ بیگانہ کہتی ہین جیسی کنول مخصوص آب ہی اسیطرح
طرح یہہ تہل کنول مشہور ہی تہل ہندی مین زمین کو کہتی ہین روز مبارکشنبہ

نوین کو عرضی دلاور خان حاکم کشمیر کی خبر رسان فتح کشتوار کی ہوئی تفصیل سکی بعد اسکی لکھی جائیگی فرمان مرحمت عنوان ساتہہ خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے بہیجکر محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ کا بدلے اس پسندیدہ خدمت کے عنایت ہوا چودہوین کو مقام حسن ابدال مین منزل کی جو کیفیتین راہ اور منزلون کی سفر کابل کی ضمن مین لکہی گئین اب دوبارہ نہ لکہی جاینگے اور اس جا سی کشمیر تک منزل منزل لکہا جائیگا انشاء اللہ تعالی آٹہوین تاریخ سی کہ بیچ منزل اکبرپور کے ساتہہ مبارکی اور خیریت کی کشتی سی باہر آئی حسن ابدال تک ایک سو اٹہر کروہ مسافت بیچ عرصہ انتہر دن کی اٹہتالیس کوچ اور ایک مقام مین طی ہوا جو اس منزل مین چشمہ پر آب وحوض نہایت لطافت مین واقع تہا دو روز مقام فرماکر روز مبارکشنبہ سولہوین تاریخ کو جشن وزن قمری نے ترتیب پائی سال پنجاہ وسوم حساب قمری سی عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا شروع ہوا جو اس منزل مین پہاڑ اور ٹیلی اور نشیب وفراز بہت تہی اور دفعۃً عبور لشکر ظفر پیکر کا دشوار تہا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی ساتہہ دوسری بیگمون کے چند روز توقف فرما کی ساتہہ آسودگی کی تشریف لاوین مدار المہام اعتماد الدولہ وصادق خان بخشی وارادت خان میر سامان ساتہہ عملہ بیوتات کی اور کارخانجات کی عبور کرین اور اسیطرح رستم میرزای صفوی اور خان اعظم اور ایک جماعت نی ساتہہ بندون کے راہ پونچ سی رخصت

پائی اور موکب اقبال نی جریدہ ساتھہ چند لوگون کے منظور بساط قرب اور
خدمتگذارون ضروری سے روز جمعہ سترہوین کو ساڑہی تین کوس کوچ کر کی سلطان
پور مین منزل کی اسی تاریخ خبر فوت رانا امر سنگہہ کی پہنچی کہ اودہیپور مین ساتہہ
اجل طبعی کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگہہ پوتا اور بہیم سنگہہ بیٹا اوسکا کہ
ملازمت مین ہتی تہی ساتہہ خلعت کی سرفراز ہوی اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس
فرمان مرحمت عنوان ساتہہ خطاب رانا اور خلعت و اسپ و فیل خاصہ کے واسطی کنور
کرن کے لیجاکر رسم تعزیت اور تہنیت کی بیش پہنچاوی یہان کی لوگون
سی معلوم ہوا کہ بغیر برسات کی کہ ہرگز اثر ابر و بجلی کا نہین ہوتا ایک آواز مانند
گرجنی کی اس پہاڑ سی آتی ہی اور اس پہاڑ کو گرج کہتی ہین بعد ایک دو
سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی ہی اور اس بات کو مکرر بیچ خدمت حضرت
عرش آشیانی کی بہی سنا تہا اور خالی عجائب سی نہین تہا اسلیی لکھا گیا
واللہ اعلم بالصواب اٹھارہوین کو ساڑہی چار کوس چل کر موضع سنجی مین
منزل کی اونیسوین کو پونی چار کوس چل کر نوشہرہ مین پہنچی کہ داخل تہور
ہی عجب زمین سرسبز کہ جہان تک نظر پہنچتی تہی گل تہل کنول شگفتہ تہی نہایت
پسند آئی بیسوین کوچ کر کی موضع سہلر مین ٹہری اور مہابت خان نی مرصع آلات
و اقسام جواہر برابر ساٹھہ ہزار روپیہ کے پیشکش کیی اس زمین مین ایک پہول مانند پہول
ختمی کے ہی لیکن اوس سے چہوٹا اور درخت و رنگ کا مثل درخت زرد آلو کی نظر آیا مجموعہ پہولو

اوسکا ایک پہول دکہتا تہا اور نہایت خوشبودار تہا اکیسوین کو تین کوس طی کر کی موضع مالکی مین اوتری اوسی روز مہابتخان کو واسطی خدمت بنگش کی رخصت فرمائی اسپ و فیل خاصہ اور خلعت مع پوستین مرحمت کیا بائیسوین کو باران بر وقت سحر کی بڑا اکثر راہ بند تہی پانی سی لغزیدگی بہم پہنچی جانور لاغر ہر جا گر پڑی پہنچی اوٹہی پچیس زنجیر فیل سرکار خاصہ کی تصدق ہوی اور بارش کی مارے دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیئسوین کو سلطان حسین میدار پکلی نی دولت زمین بوسی کی حاصل کی نہیہ مین جل پکلی ہی عجایبات سی یہہ ہی کہ پیچ اوس وقت کہ حضرت عرش آشیانی جاتی تہی اسی منزل مین برف برساتہا اور اب بہی برسا اور درمیان ان چند سال کی اصلا نہ برسا بلکہ پانی بہی کم ہوا تہا چوبیسوین کو چار کوس طی کر کی موضع سواذنگر مین اوتری اس راہ مین اچمبہ بہت تہا درخت زرد آلو اور شفتالو جابجا شگفتہ تہی اور درخت صنوبر کے مانند سرو کے انکہون کو فریب دیتی تہی پچیسوین کو باہر پکلی کے رونق افروز ہوا چہبیسوین کو شکار کبک کر کی حسب التماس سلطان حسین کے اوس کے مکان مین تشریف لیجا کر پایہ عزت اوسکی کا ہمعصرون سی زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی بہی پہلی اوس کے مکان مین تشریف شریف لی گئی تہی قسم اسپ و خنجر اور باز اور جرہ اوس نی پیشکش کیا اسپ و خنجر اوسی کو بخش کر فرمایا تمنے کہ باز اور جرہ کو مستعد ہو کر جس قدر آوین ملاحظہ مین گذرا کری

سرکار نگلیمن پینتیس کوس پیچ طول کی اور بیس پیچ عرض کی ہی مشرق رو کوہستان
کشمیر مغرب رو اٹک بنارس جانب شمال گنور اور جانب جنوب گکھر واقع ہی
اوس زمان مین کہ صاحبقران گیتی ستان نی فتح ہندوستان کر کی طرف دار
الملک توران کی عنان اقبال کی پہیری کہتی ہین ان لوگون کو کہ ملازم رکاب
تہی اسس حدود مین مقام مرحمت کر کے چہوڑ گئی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ ذات
ہماری قارلغ ہی لیکن نہین جانتی کہ اوسوقت مین سردار انکا کون تہا اور
کیا نام تہا اب لاہوری محض ہین اور بول چال وہی ہی اور حقیقت لوگون
دہنتور کی بہی یہی ہی زمان عرش آشیان مین شاہرخ نامی زمیدار دہنتور کا
تہا اب بہادر ولد اوس کا اگرچہ باہم نسبت خویشی و قرابتی رکہتی ہین لیکن
جہگڑا اور فساد کہ لازمہ زمیدارونکا ہی ہمیشہ برسر حدود رہتا ہی اور وہ ہمیشہ
دولت خواہ رہی ہین سلطان محمود پسر سلطان حسین اور شاہرخ ہر دو بیچ
ملازمت میری کے پہنچی ہین باوجود اسکی کہ سلطان حسین ہفتاد سالہ ہی
قوای ظاہری مین اصلا کچھہ فرق نہوا اور تاب و طاقت سواری اور
تردد کی جیسی کہ چاہیی ویسی ہی ہی اسس جا خوراک لوگون کی بوزہ ہی بہت
تند تر اوسکو نان و برنج سی بناتی ہین اور اوسکو سر کہتی ہین اور جسقدر
پرانی ہو اچھی ہوتی ہی اور اسس سرکو اندر مٹکی کے موہنہ باندہ کر دو یا تین
سال گہر مین رکہتی ہین بعد ازان نکال اوسکا لیکر اوسکو آچہی کہتی ہین اور آچہی

دس سالہ بہی ہوتی ہی اور اقل مدت اوسکی ایک سال ہے سلطان محمود اس
سر ہی کاسہ کاسہ پیتا تہا اور جرعہ جرعہ کہیچتا تہا سلطان حسین بہی پیتا ہے
اور واسطی میری قسم اعلی لایا ایکبار واسطے امتحان کی مینی بہی پی معلوم ہوا کہ کچہہ
بہنگ بہی ملاتی ہین خمار زیادہ کرتی ہے اگر شراب نہ ہوی شک یہہ بدل شراب
کا ہو سکتی ہی زردالو اور شفتالو اور امرود بہت ہین لیکن جو تربیت نہین
کرتے ہین چہوٹی اور ترش ہوتے ہین گہر اور مکان دو منزلی لکڑیون کی
ہین بطور اہل کشمیر کی جانور شکاری اور اسپ اور شتر اور گاو اور گاومیش
اور بکریان اور مرغ پالتی ہین اور لوگون نی عرض کی کہ چند منزل اسطرح کی آبادی
کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کری نہین ہی حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر
حاجت اور کارخانجات ضروری ہمراہ لیکر فیلون کو تخفیف دین اور
تین چار روز کے وقفہ سی آوین اور توشہ راہ ہمراہ لیوین اور ملازمان رکاب
سی چند آدمی چہانٹ کر باقیون کو چہوڑا کہ ساتہہ سرکردگی خواجہ ابو الحسن بخشی
کے چند منزل پیچہی آتی رہین سات سو زنجیر فیل واسطی پیش خانہ اور
کارخانجات ضروری کے ہمراہ لیی اول منصب سلطان حسین کا چارصدی
ذات اور تین سو سوار کا تہا اب منصب اوسکا چہہ صدی ذات اور ساڑی
تین سو سوار کا مقرر ہوا اور خلعت اور خنجر مرصع اور فیل مرحمت فرمایا بہادر
دتہوری جو واسطی کمک لشکر بنگش کی مقرر تہا منصب اوسکا اصل

اور اضافہ سی دو صدی ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اور تیئسوین کو سوا
پانچ کوس چلکر پل ندی نین سکہہ سی گذر کر منزل کی آب ندی مذکور کا تمام
سی جانب جنوب کی بہتا ہی اور یہہ ندی درمیان کوہ دارو سی کہ مابین ولایت
بدخشان اور تبت کی واقع ہی نکلی ہی جو اسجگہہ پانی اوسکا دو شاخ ہی واسطی
عبور لشکر منصور کے دو پل لکڑی کے بنائی طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا
چودہ گز اور عرض ہر ایک کا پانچ گز اور اس ملک مین طریق بنانی پل کا یہہ ہی
کہ درخت شاخ دار اوپر موہنہ پانی کے ڈالتی ہین اور دونون سری اوسکی
ساتہہ پتھر کے باندہ کر استحکام دیتی ہین اور تختی چوب کی بڑی اوپر اوسکی
ڈالکر تہا میخون اور رسیون کے مضبوط کرتی ہین اور ساتہہ تھوڑی مرمت کے
سالہا سال رہتا ہی القصہ ہاتھیون کو پایاب گذار کر سوار و پیادہ پل سی گذری
سلطان محمود نی نام اس ندی کا نین سکہہ رکھا یعنی راحت چشم تیسوین مبارک شنبہ کو
ساڑہی تین کوس چلکر اوپر لب ندی کشن گنگا منزل ہوئی اس راہ مین کوتل
واقع ہی نہایت بلند ارتفاع اوسکا ڈیڑہ کوس کا اور نشیب بہی اتنا ہی اور یہہ
نام بیم درنگ کی مشہور ہی اور پل سی گذر کر ایک چشمہ ہی نہایت لطیف اور
پاکیزہ لب آب پر چند پیالی پی کر وقت شام کی منزل پر پہنچی ایک پل تہا قدیم
سی چون گز طول اوسکا ڈیڑہ گز غرض کہ پیادہ اسپر گذرتی تہی حسب الحکم پل
دوسرا برابر اوسکی تیار ہوا طول تیس گز اور عرض تین گز جو آب عمیق اور

سند تہا ہاتہیون کو برہنہ چہوڑ کر سوار و پیادہ اور کہوڑی پل سی گذری موافق
حکم عرش آشیانی کی ایک سرای پہتر جو پانی سی نہایت مضبوط اور ٹیلہ کے
لب آب پر تیار ہوی تہی ایک دن تحویل آفتاب مین ہامعتمد خان قمس کر آگے
روانہ کیا کہ واسطی تخت پر بیٹھنی اور تیاری جشن نوروز کے زمین بلند
عمدہ تلاش کرے اتفاقا بعد گذرنے کی پل سی ایک ٹیلہ صاف لب آب
پر تہا سبز اور خرم اوپر اوسکے ایک سطح پچاس گز کا گویا کہ کارفرمایان قضا و قدر
نے واسطی ایسی ہی دن کے تیار کیا تہا مشار الیہ نی لوازم جشن
نوروزی کے اوس پشتہ پر آراستہ کیی تہی نہایت مستحسن پڑا معتمد خان
مورد تحسین و آفرین کا ہوا نہر کشن گنگا کے طرف جنوب سی آتی ہی اور
شمال کو جاتی ہی اور ندی بہت شرق سی آ کر کشن گنگا مین ملکر طرف شمال کی بہتی ہے

پندرہوان جشن نوروز کا جلوس سے

تحویل آفتاب کی برج حمل مین دن جمعہ کے پندرہوین
تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری نبوی کو بعد گذرنے
ساڑہی بارہ گہڑی کے کہ پانچ ساعت نجومی کی ہوتی ہین

واقع ہوئی اور پندرہوان سال جلوس اس نیاز مند سی ساتہہ مبارکی
کے شروع ہوا دوسری کو پونی پانچ کوس چلکر موضع بکر مین منزل ہوئی
اس راہ مین فراز و نشیب نہ تہا لیکن کچہہ پتہر تہی طاؤس اور
تیتر سیاہ اور لنگور کہ بیچ ولایت گرم کی ہوتی ہین دیکہی گئی ظاہرا سرد
بہی ہوتی ہون گی یہان سی کشمیر تک ہر جگہہ رستہ اوپر کنارہ دریای بہت
کے ہی اور دونون طرف کوہ واقع ہے اور تہ درہ سی پانی نہایت تند
و پرجوش و خروش گذرتا ہی کیساہی ہاتی ہو فی الفور بہیں گر پڑی اور رنگ
آبی بہی رکہتا ہی تیسری کو ساڑہی چار کوس چلکر موسران مین پہنچی رات کو
جو سوداگر کہ پرگنہ بارہ مولہ مین رہتی تہی ملازمت مین آئی وجہ تسمیہ بارہ مولہ
کی پوچہی بیان کیا کہ بارہ زبان ہندی مین خوک کو کہتی ہین اور مولہ جگہہ کو
اور اوتار ہنود مین سی ایک اوتار بارہ ہی اور بارہ مولہ کثرت استعمال
سی بارہ مولہ ہوگیا چوتہی کو ڈہائی کوس چلکر بہولباس مین اوتری جو یہہ
پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گذار معلوم ہوتی تہی اور بسبب ہجوم کے
عبور تکلیف سی ہوتا تہا اسلئی معتمد خان کو حکم فرمایا کہ سوا آصف خان اور
چند خدمتگارون ضروری کے کوئی ہمراہ رکاب ہماری نہ چلی اور
لشکر کو ہمسی ایک منزل پیچہی لاوین اتفاقاً مشار الیہ ڈیرہ اپنا پہلی اس
حکم کے روانہ کر چکا تہا اپنی آدمیون کو لکہا کہ میری باب مین ایسا حکم

وجہ تسمیہ بارہ مولہ

ہوا کہ تم جس جگہہ تک پہنچی ہو وہین پر توقف کرو اوسکی برادرون نے
نیچی کوتل بہولباس کی یہہ خبر سنکر اوسی جا ڈیرہ کیا جب کہ لشکر ظفر
پیکر قریب ڈیرہ اوسکی کے پہنچا برف و باران برسنا شروع ہوا ہنوز
ایک میدان راہ طی نہ ہوا تہا کہ ڈیرہ اوسکا نمایان ہوا ظہور اس موہبت
عظمی کا اتفاقات غیبی سی جانکر ہمراہ اہل محل کبے بیچ منزل مشارالیہ کے
اوترکر آسیب سرما و برف سی محفوظ رہی بہائیون اوسکی نے حسب
الحکم واسطی طلب اوسکی کے آدمی دوڑائے جب یہہ مژدہ اوسکو پہنچا
اور ہاتیون نے اور پیشخانہ نی کوتل پر آکر راستہ تنگ کرو دیا جو
سوار گذرنا دشوار تہا اسلیی نہایت شوق و ذوق سی پیادہ پا سر و پا
مین تمیز نکرکے دوکہڑیمین ڈہائی کوس زمین طی کرکی اپنی کو ملازمت
مین پہنچایا اور زبان حال سی یہہ بیت پڑہتا تہا **بیت**
خیالت نیم شب جان دادم و گشتم خجل + خجلت بود درویش را تا گہ چو مہمانی رسد
جو کچہہ اوسکی بساط مین موجود تہا نقد و جنس و صامت و ناطق سبہے
تفصیل کرکے برسم پا انداز پیش کیا سب اوسی کو بخشکر فرمایا کہ دنیا
ہماری چشم ہمت مین ہیچ ہی اور جوہر اخلاص کو ساتہہ ہماری گران
کی خریدار ہون اس اتفاق کو اصل اخلاص اور تائید بخت اوسکی
سی چاہیی جاننا کہ مجہہ سی بادشاہ نی ساتہہ اہل حرم کی اوسکی گہر مین

ایک رات دن آرام پایا پانچوین کو موضع کہائی مین منزل کی جو سروپا کہ پہنچی تہا
معتمد خان کو مرحمت کیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیرہ ہزاری ذات اور
ڈیرہ ہزار سوار کا مقرر کیا یہان سی سرحد کشمیر کی ہی اور اسی کوتل پہولباس پچ
یعقوب پسر یوسف خان نے ساتہہ افواج منصورہ حضرت عرش آشیانی کے
کہ راجہ بہگوانداس باپ راجہ مانسنگہ کا سردار تہا لڑائی کی تہی اسی روز خبر سہراب
خان پسر میرزا رستم کی پہنچی کہ آب بہٹ مین غریق بحر فنا کا ہوا تفصیل اوسکی
یہہ ہے کہ حسب الحکم ایک منزل پیچہی آتا تہا واسطی غسل کے دریا ہی مذکور
مین گہس گیا باوجودیکہ گرم میسر تہا اور لوگون نے بہت سمجہایا کہ ہرگز ایسی
دریا ہی عمیق مین کہ ہاتی جسمین بہا وین جانا آپ کو بچا ہیی نہ مانا
اور اپنی پیرنے پر غرور کر کے ایک آدمی دوسرا کہ وہ بہی پیرنی مین
چست و چالاک تہا ہمراہ لیکر آپ کو دریا مین ڈالا اور پیرنا شروع کیا
چونکہ جام حیات اوسکا بادہ موت سی قضا و قدر نے پر کیا تھا
موج دریا نے سنبہلنے نہ دیا ہر چند ہاتہہ پیر ماری بیکار رہے اور غرق
بحر فنا ہوا میرزا رستم نے سنی اس خبر وحشت اثر سے جو کہ الفت
اولاد اور محبت اوس فرزند سی رکہتا تہا جامہ شکیبائی چاک کر کے
بیتاب ہوا اور ہمراہ جمیع متعلقون کے لباس ماتمی پہنا سر و پا برہنہ متوجہ
ملازمت کا ہوا اور عمر اوسکی چہبیس ۲۶ سالہ تہی فن بندوق مین تنہا گردرسید

باپ اپنی کا تہا سواری فیل اورارابہ خوب جاتا تہا منزل گجرات مین
اکثر اوقات حکم ہوتا کہ آگی فیل خاصہ کے سوار ہووی اور سیاہ گرہی
بہت جالاک تہا چہٹی کو تین کوس چلکر موضع ریوندمین منزل ہوئی روز
ساتوین کو کوتل کوارمت سی عبور فرماکر موضع وچہ مین نزول
کوتل کوارمت اور کوتلون سی سخت تر ہے آٹہوین کو
موضع بلتار مین ڈیرہ ہوا اس راہ مین کوتل کوئی تہا
تہا کہ صحرا صحرا شگوفہ او قسم قسم کی پہول اور نرگس او بنفشہ اور
پہول کہ مخصوص اس ملک کی ہین نظر آئی اونمین سی ایک
بہت عجیب تہا نارنجی رنگ کہ پانچ چہہ پہول اکہٹی سرنگون کہلی ہوی اونمین
سبز پتی نکلی ہوی بطور گل انناس کے نام اُس پہول کا بولانیک ہی اور
پہول دوسرا مثل لوئی کے کہ گرد اوسکی باریک باریک پہول یاسمین رنگ
اور بعضی نیلے اور بعضی سرخ اور اندر زرد نقطی نہایت خوشنما اور موزون
نام اوسکا لدر پوش تھا ارغوان زرد بہی اُس
راہ مین بہت ہین او گل کشمیر حد حساب سی زیادہ ہین
کس کسکو بیان کرون جو امتیاز رکہتی تہی لکہی گئی اور اسی راہ
مین ایک چشمہ واقع ہے کہ جای بلند سی گرتا ہے اب اور
نہ دیکہا گیا لحظہ بہر توقف کرکے دل کو سا تہہ دیکہنی

اوسکی کے خوش وخرم کیا تو ین روز چار کوس طی کرکے بارہ مولہ مین
پہنچی یہہ قصبون کشمیر سی ہی اور یہان سی کشمیر تک چودہ کوس زمین
ہی اور آب بہت کی لب پر واقع ہی اور اکثر سوداگر کشمیر کی اسمین
رہتی ہین اور لب آب مذکور پر اونہون نے منازل اور مساجد بنائی ہین
آسودگی اور مرفّہ الحالی مین بسر کرتے ہین حسب الحکم پہلی سی واسطی
عبور لشکر کی کشتین طیار کرکی بر لب آب رکہی تہین جو ساعت
روز دوشنبہ واسطی آنے کی مقرر ہوی دو پہر کو بیچ شہاب الدین پور
کے آیا اور اسی روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر نے کشتوار سی پہنچکر
دولت آستان بوس کی پائی ساتہہ عواطف روز افزون شاہانہ
اور گوناگون نوازش خسروانہ کے سربلند ہوا الحق ایسی خدمت کو
اسی طرح چاہیی پیش پہنچانا امید کہ حضرت واہب العطایا جمیع
بندہاے بااخلاص کو جبین افروز عزت کا کری کشتوار کشمیر سے
طرف جنوب کی واقع ہے تاریخ دسوین شہریور سن چودہوین کو
دلاور خان نے ساتہہ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے عزیمت فتح
کشتوار کی پیش نہاد ہمت کرکے حسن نام فرزند اپنی کو ساتہہ
گرد علی میر بحر کے واسطی محافظت شہر اور حراست سرحدون کے
مقرر کیا اور جو کہ ہر جگہ اور ایہہ جگہ مدعی وراثت کشمیر کے ہو گزشتہ

وادی ادبار کی تہی اسلیی اوسنی ایک شخص کو برادرون اپنی سی ساتہہ ایک جماعت کی مقام دیلوانی کہ متصل کوتل پیر پنجال کی ہی واسطی احتیاط کے چہوڑا اور منزل مذکور سی تقسیم افواج کرکے آپ ساتہہ ایک جماعت کی بیچ راہ سنگین پور کے دوڑا اور جلال نام فرزند رشید اپنی کو ساتہہ نصر اللہ عرب اور علی ملک کشمیریے اور ایک جماعت بندہای جہانگیریے کی بیچ دوسری کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسر کلان اپنی کو ساتہہ ایک گروہ جوانان کار طلب کی ہراول فوج اپنی کا مقرر کیا اسیطرح دو فوجین دوسری داہنی بائین اپنی مقرر کین اور کہدیا کہ چلین جو راہ برآمد سوارون کی تہی چند اسپ واسطی احتیاط کی ہمراہ لیکر اسپان سپاہ کو بیچ کل بازکے چہوڑ کر شمیر کو پہنچا اور جوانان کار طلب کمر بستہ اوپر بلندی کوہ کے آئے اور غازیان لشکر اسلام ساتہہ کافرون بدسرانجام کے منزل بمنزل لڑتے ہوے نرکوٹ تک کہ ایک مقام محکم غنیم سی تہا دوڑی اودیجا فوج جلال وجمال کہ راہون مختلف سی مقرر ہوئی تہی ملی اور مخالفان برگشتہ روزکار تاب متقاومت کیے نہ لائے بہاگتے نظر آئے اور بہادران جان نثار نشیب وفراز بہت طی کرکے مارتے ہوی دریای مرو تک دوڑی اور برلب آب مذکور بہت کشت وخون ہوا اور لشکر اسلام نی ترددات پسندیدہ کرکی

ایسہ جنگ اور بہت سی اہل ادبار کو قتل کیا اور کشتہ ہوئی راجہ ایسہ کی سے
وہ بہاگ نکلی اور پل سی گذر کر بیچ بندر کوٹ کے گڑہی پہر ایک جماعت
بہادران تیز جلو نے پل سی گذرنا چاہا سر پل پر جنگ عظیم واقع ہوئی اور
چند لوگ شہید ہوی اسطرح بیس روز تک بندہا ی درگاہ سی کوشش بیچ
عبور پانی کے کرتی تہی اور کافر تیرہ بخت ہجوم لاکر واسطی دفع کرنے اونکی کے
قصور نکرتے یہان تک کہ دلاور خان نے استحکام تہانہ جات اور سرانجام
زاد راہ سے خاطر جمع کر کے ساتہہ لشکر فیروزی اثر کے ملا اور راجہ نے حیلہ
سازی اور روباہ بازی سے وکلا اپنی کو نزدیک دلاور خان کے بہیجکر
التماس کے کہ بہائی اپنی کو ساتہہ پیشکش کے بیچ درگاہ کے بہیجتا ہون مین
جو گناہ میری معاف ہون اور خوف وہراس دل میری سی دور ہو تو
مین خود بہی درگاہ گیتی پناہ مین جاکر سعادت آستان بوسی کی حاصل
کرون دلاور خان نے سخن فریب آمیز اوسکا نہ سنکر نقد فرصت کو ہاتہہ
سی نہ دیکر فرستادہ ہای راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرماکی واسطی
عبور آب کے اہتمام شایستہ کیا جمال خان پسر کلان اوسکی نے ساتہہ
ایک جماعت شجاع وبہادر کے اوپر پایانی کی جاکر ساتہہ شناوری
اور دلاوری کے اوس دریای ذخار خونخوار سے عبور کیا اور ساتہہ
مخالفون کے جنگ سخت سی مقابل ہوا اور بندہا ی جانبازنی اوس

طرفنی ہجوم لاکر کار اوپر اہل ادبار کے تنگ کیا انہون نے جب طاقت مقاومت
کے نہ دیکھی تختہ پل کو توڑ کر راہ گریز آگی پکڑی اور بندہای نصرت قرین نے
پھر پل کو مضبوط کرکے بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نی بہندر کوٹ
مین لشکر اقبال کو آراستگی دی اور آب مذکور سے دریای چناب تک کہ
بازو قوی ان سیاہ بختون کا ہے مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور
اوپر کنارہ آب چناب کی ایک پہاڑ ہے بلند اور عبور اوس آب سی نہایت
دشوار لہذا واسطی آمد و رفت پیادون کے طنابین بڑی تعبیہ کرکے لگی ہین
مقدار ایک ہاتھہ کے اوپر دونون طنابون کے رکھین اور
پہلو ایک دوسرے کا محکم باندہ کر ایک سر طناب کو اوپر چوٹی
پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط
کے اور طنابین دوسرے ایک گز اوس سی بلند تر کھڑی
کین کہ پیادی پاون اپنا اوپر اوس چوب کی رکھکر ہر دونون
ہاتھون سے طناب بالا کو پکڑ کر بلندی کوہ سے نیچی کو آوین تا پانی
سے گذرین اور اسکو لوگ کوہستانی اپنی اصطلاح مین زم پہ
کہتی ہین جس جا گمان زم پہ باندہنی کا تھا اوس جگہہ کو ساتہہ بندوقچیون
اور تیر اندازون اور مردم کار گذار کے مضبوطی کرکے بی فکر ہوگئی تھی
دلاور خان نی جالا بنا کر ایک رات اپنی جوانون دلیر کار طلب کو اوپر جالی کے بٹھا کر چاہا کہ پانی سے گذرین

جو پانی نہایت تند اور تیز تہا جالہ سیل فنا مین گیا اور اٹہہ سٹہہ نفر اون جوانون سی غریق دریای فنا ہوی اور درجہ شہادت کو پہنچی اور دس آدمی ساتہہ بازوی شناوری کے سلامت اوپر کناری کے آئے اور دو آدمی بیچ چنگل ارباب ضلالت کی گرفتار ہوئے القصہ دلاور خان چار مہینی اور دس دن تک بیچ بہندر کوٹ کی پای مردی سی سعی بیچ گذرنے کی کرتا تہا کوئی تیر تدبیر اوپر ہدف مقصود کی نہین پہنچتا تہا ایک زمیندار نے رہبری کی اور جسجا کہ محافظون کو گمان عبور کا نہ تہا زمیہ باندہ کر آدہی رات کو جلال پسر دلاور خان ساتہہ لوگون کے بندون درگاہ اور ایک جماعت افغانون کی قریب دو سو نفر ہمراہ لیکر ساتہہ سلامتی کی گذر وقت سحر کے بی خبر اوپر سر راجہ کی پہنچکر نا ہی فتح کا بلند آوازہ کیا جو لوگ کہ گردپیش راجہ کے تہی درمیان خواب اور بیداری کے پریشان باہر آئی اکثر قتل ہوی اور بقیہ السیف جان اپنی اوس ورطہ بلا سی باہر لائی اوس کشت و خون مین ایک نے سپاہیون مین سے پاس راجہ کے پہنچکر چاہا کہ زخم شمشیر سی کام اوسکا تمام کری راجہ نے فریاد کی کہ مین راجہ ہون مجکو زندہ نزدیک دلاور خان کے لیچلو لوگون نے ہجوم کرکے دستگیری کے بعد گرفتار ہونی راجہ کے قریبون سی جو شخص کہ تہا آپ کو گوشہ عافیت مین چہپایا

دلاورخان نی سنی خوشخبری اس فتح و فیروزی سی سجدات شکر الہی ادا کر کے
ہمراہ لشکر ظفر پیکر کے عبور کر کے بیچ مندل بیرطالک کی کہ مقام صدر اوس ملک
کا ہی آیا کنارہ پانی سے اسجا تک مسافت تین کوس قع ہی دختر سنگرام
راجہ جمو اور دختر سورج مل مردود پسر راجہ باسو اوسکی گہر مین تہی اور دختر
سنگرام سی فرزند رکہتا تہا پہلی فتح ہونیکی عیال اپنی کو از راہ احتیاط بیچ
پناہ راجہ جسوال اور دوسری زمیدارون کے بہیجا تہا جب لشکر منصور
نزدیک پہنچا دلاورخان حسب الحکم راجہ کو ہمراہ لیکر متوجہ آستان بوسی کا
ہوا نصر اسد عرب کو ساتہ ایک فوج سوار و پیادہ کے واسطی حراست اوس
ملک کی چہوڑا اور بیچ کشتوار کے گیہون اور جو اور عدس و رماش اور ارزن
بہت ہوتا ہے بخلاف کشمیر کے اور چاول کم ہوتے ہین زعفران یہانکا
کشمیر کے زعفران سی بہتر ہے اور قریب ایک سوے کی باز و جرہ پکڑی نارنج او ترنج
اور تربوز اعلی قسم کی ہین اور دوسرے میوجات مثل انگور و شفتالو و زرد الو
و امرود ترش ہین اگر پرورش و پیوند کرین ممکن ہی کہ اچہی ہو جاوین
سنہسی روپیہ جاری کیا ہوا حکام کشمیر کا ایک روپیہ مین ڈیڑ سنہسی
ملتا ہی سواد کشمیر مین پندرہ سنہسی کہ برابر دس روپیہ کے ہین ساتہہ
ایک مہر بادشاہی کی حساب کرتی ہین اور رسم محصول زراعت کی
بہی نہین ہر ایک گہر سی بیچ ایکسال کے چھ سنہسی لیتی ہین زعفران کو بیچ

طرفہ ایک جماعت راجپوتون اور سات سو نفر گولہ اندازون کے کہ قدیم سے نوکر ہین تنخواہ مین کر دی ہی وقت فروخت ہونی زعفران کی خریدار سے اوپر سر ایکمن کے کہ عبارت دو سیر سی ہی چار روپیہ لیتی ہین اور کلیہ حاصل راجہ کا اوپر جرمانہ کے ہی ساتھہ تھوڑی تقصیر کے کل مبلغ لی لیتا ہے سب طرفسی ایک لاکھہ روپیہ تخمیناً زرحاصل اوسکیکا ہو جاتا ہے اور وقت برآمد کام کے چھہ سات ہزار پیادہ جمع ہو جاتا ہے اور گھوڑی کم ہین قریب پچاس گھوڑون کے راجہ اور اوسکی کا مدارون کے پاس ہون گی محصول یک سالہ بطور انعام دلاور خان کو مرحمت ہوا اور از روی تخمینہ کے جاگیر ہزاری ذات اور ہزار سوار ساتھہ ضابطہ جہانگیری کے ہوی اور جب اہل کچہری بندوبست باندہ کر واسطی جاگیر دار کے تنخواہ مقرر کرین گے اوسوقت قرار واقعی ظاہر ہو جے کہ کس قدر ہے گیارہوین کو دو پہر چار بجی ساتھہ مبارکی اور سلامتی کے بیچ عمارات کی کہ نئی اوپر کنارہ تال کے بنی تہین اوترنا ت ظفر پیکر کا ہوا ساتھہ حکم حضرت عرش آشیانی کے قلعہ سنگ اور آہک سی نہایت محکم بنا تہا لیکن اب تک ناتمام تہا ایک طرف اوسکا باقی تہا امید کہ بعد اسکی تمامیت کو پہنچی مقام حسن ابدال سی کشمیر تک جس راہتی سے کہ ہم آئی پچہتر کوس کے مسافت کو ساتھہ اونیس کوچ اور چھہ مقام کے قطع کیا اور دار الخلافۃ آگرہ سے کشمیر تک ڈیڑہ سو اٹھارہ روز مین

تین سو اور چہتر کوس زمین ساتہہ ایک سو اور دو کوچ اور تریسٹھہ مقام کے
طی کیے اور راہ خشکی سے کہ گذر عام اور راہ مشہور ہے تین سو ساڑہی چار کوس
ہے بارہوین کو دلاور خان حسب الحکم راجہ کشتوار کو مسلسل حضور مین لایا اور
سعادت آستان بوسی حاصل کیے خالی وجاہت سی تہا پوشاک مثل اہل ہند
کے اور زبان کشمیری اور ہندی دو نون جانتا تہا بخلاف اور زمینداروں
اس حدود کے فی الجملہ شہری ظاہر ہوا حکم فرمایا کہ باوجود تقصیر اور گناہ
کے اگر فرزند اپنی بیچ درگاہ کے حاضر کری حبس وقید سی نجات پاوے
اور بیچ سایۂ دولت ابد قرین کے آسودہ اور فارغ البال روزگار بسر لیجاوے
والا بیچ ایک قلعہ کے قلعون ہندوستان سی ہمیشہ محبوس رہیگا
غرض کہ اہل وعیال اور فرزندون کو بیچ ملازمت جہان پناہ کے لاتا ہون
اور امیدوار رحمت حضرت کا ہون جو کچہہ حکم ہوا ب مجمل احوال اوضاع اور
خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہے کشمیر ولایت چہارم سی ہی عرض اوسکا
خط استوا سی پینتیس ۳۵ درجہ ہے اور طول اوسکا جزائر سفید سی ایک سو اور
پانچ درجی قدیم سے یہہ ملک بیچ تصرف راجون کے رہا ہے مدت حکومت
اونکی کے چار ہزار سال ہے اور کیفیت احوال اور اسامی اون کے بیچ تاریخ راجہ ترنگ
کے کہ ساتہہ حکم حضرت عرش آشیانی کے زبان ہندی سی فارسی مین ترجمہ ہوا مفصل
مرقوم ہی اور سن سات سو بارہ ہجری مین ساتہہ نور اسلام کے رونق پائی اور بتیس ۳۲ آدمی نے

بیان کشمیر

اہل اسلام سی مدت دوسو بیاسی سال حکومت اس ملک کی کی ہی
یہان تک کہ بیسیح تاریخ نوسو چورانوے ہجری کے حضرت عرش آشیانی
نے فتح فرمائی اور اوسی تاریخ سی اب تک کہ انتی سال گذری بیچ
تصرف اولیای دولت کے ہی ملک کشمیر طول مین کوتل ہبولباس سے
پنچی تک چہپن کوس جہانگیری ہے اور عرض مین ستائیس کوس سے
زیادہ نہین شیخ ابو الفضل نی اکبرنامہ مین ساتہہ تخمینہ اور قیاس کے
لکہا ہی کہ طول ملک کشمیر دریاے کشن گنگا سی پنچی تک ایک سو اور بیس
کوس ہی اور عرض دس سی کم نہین اور پچیس سے زیادہ نہین اس لیے
مینی واسطی احتیاط اور اعتماد کے ایک جماعت آدمیون معتمد کاردان سے
مقرر فرمائی کہ طول و عرض کو طناب سی ماپین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی
لکہی جاوی حاصل کلام کا جو شیخ نی ایک سو بیس کروہ لکہا تہا سرسٹہ کوس
نکلی اور جو قرار دیا تہا کہ حد ہر ملک اوس جا تک ہی کہ لوگ ساتہہ اوس زبان کے
متکلم ہوویں اسلیے ہبولباس سی کہ گیارہ کوس اسطرف کشن گنگا ہی حد
کشمیر مقرر ہوا اس حساب سی چہپن کوس ہوتی ہین اور عرض مین
دو کوس سی زیادہ تفاوت نہین نکلا اور کوس میری عہد مین موافق ضابطہ
معمولی حضرت عرش آشیانی کے ہی ہر کوس پانچ ہزار گز اور ایک گز
دو گز شرعی کے مثل ہوتا ہی اور گز شرعی چوبیس انگشت کا ہوتا ہی اور جسجا

کوس یا گز ذکر کیا گیا مراد اوس سی یہی کوس اور گز ہی اور نام شہر کا
سری نگر ہی اور دریا بہت درمیان آبادی کے گذرتا ہی اور سرچشمہ
اوسکی کو ویرناگ کہتی ہین شہر سی چودہ کوس بطرف جنوب ہی اور اسن بنا رسند
کے حکم سی اوس چشمہ پر ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا اور
درمیان شہر کے چار پل سنگ اور چوب سی نہایت مضبوط بنی ہین
کہ لوگ اونپر بلا تکلف آمد و رفت رکہتی ہین پل کو اصطلاح مین یہان کدل
کہتی ہین اور شہر مین ایک مسجد ہی نہایت عالی آثار سلطان سکندر سے
کہ سنہ ۷۹۵ مین تیار ہوی بعد ایک مدت کی جل گئی اور پہر سلطان حسین نے
ترتیب کی ابہی تیار نہ ہوی تہی کہ قصر حیات اوسکا بیچ سی گرا اور سنہ
نو سو نو مین ابراہیم باگری وزیر سلطان حسین نی حسن انجام اور آراستگی
بخشی اوس تاریخ سے اب تک ایک سو بیس سال گذری ہین
کہ قایم ہی محراب سی دیوار شرقی تک ایک سو پینتالیس گز اور
عرض ایک سو چالیس ہی مشتمل اوپر چار طاق کے اور اوپر اطراف
ایوان اور ستونون عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی حکام کشمیر سے
یہی ایک نشانی باقی ہے میر سید علی ہمدانی چند روز اسجا رہی ہین ایک
خانقاہ اون کی بنائی ہوئی ہی متصل شہر دو کول کی پانی سی لبالب
رہتی ہی اور کچہہ تغیر نہین پاتے اور مدار آمد و رفت لوگونکی اور لانی غلہ

اور لکڑی کے اوپر کشتی بنگے ہی تمام شہر اور پرگنات مین پانچہزار اور سات سو کشتی
اور سات ہزار اور چار سو ملاح شمار مین آئی کل ولایت کی تیرا ثتیس پرگنون کی ہے
اور اوسکو دو نصف اعتبار کیا ہے بالای آب کو امراج کہتی ہین اور پایان آب کو
کامراج ضبط زمین اور داد وستد زر و سیم کے اس ملک مین رسم نہین مگر
جزوی تمام جہات سی نقد و جنس کو ساتھہ تو دون وہان کی حساب کرتی ہین
ہر تودہ تین من اور آٹھہ سیر کا ہی بوزن حال کشمیری لوگ دو سیر کو
ایکمن اعتبار کرتی ہین اور چار من کو کہ آٹھہ سیر ہوتی ہین ایک ترک اور کل
جمع ولایت کشمیر کے تیس لاکھہ تریسٹھہ ہزار پچاس خروار گیارہ ترک ہی کہ بحساب
نقد ہی سات کرور چالیس لاکھہ ستر ہزار دام ہوتی ہین بموجب ضابطہ
حال جگہہ آٹھہ ہزار پانسو سوار کے ہی رستہ آنی کشمیر کا نہایت سخت ہے
بہترین رستون کا بہیمر اور پگلی ہے اگر رستہ بہیمر کا نزدیک زیادہ ہے
لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کے بہار دیکھنا تو وہ منحصر رستی پگلی مین ہے
کہ دوسری رستی اس موسم مین برف سی پامال ہوتی ہین اگر کوئی
کشمیر کی تعریف و توصیف لکھنا چاہی تو دفتر کے دفتر چاہیین مگر ناچار کچھہ
تھوڑا سا اضلاع اور خصوصیات اوسکی سے تحریر کلک بیان ہوتا ہی کشمیر
ایک باغ ہے ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ ہے آہنی حصار کہ بادشاہون کی لیی ایک
گلشن ہے عشرت افزا اور درویشون کے لیی خلوت خانہ ہی دلکشا چمن خوش

اور شادابی دلکش اوسکی شرح و بیان سی باہر اور آب روان اور چشمی جاری
اوسکی حساب و شمار سے مستغنی انواع گل و اقسام ریاحین اوس سی زیادہ ہین
کہ حیطہ شمار مین آوین موسم بہار جان نگار مین کوہ اور جنگل اقسام شگوفون سے
مالامال در و دیوار اور صحن اور چھتین گھرون کے مشعل لالہ سی بزم افروز
اور چلکون مسطح اور سہ برگون بر جدار کا کیا بیان کرون ع

شده جلوه گر نازنینان باغ — رخ آراسته هر یکی چون چراغ
شده مشکبو غنچه در زیر پوست — چو تعویذ مشکین ببازوی دوست
غزلخوانی بلبل صبح خیز — تمنای می خوارگان کرده تیز
بهر چشمه منقار بط آب گیر — چو مقراض زرین بقطع حریر
بساط گل و سبزه گلشن شده — چراغ گل از باد روشن شده
بنفشه سر زلف را خم زده — گره در دل غنچه محکم زده

سب اقسام سی عمدہ شگوفہ بادام اور شفتالو کا ہی باہر کے کوہستان مین ابتدا شگوفونکی
غرہ اسفندار مین ہوتی ہی ملک کشمیر مین بیچ اوائل فروردین کے اور شہر کے
باغون مین نوین اور دسوین تک ماہ مذکور کے اور انجام شگوفہ متصل ہوتا ہے
ساتھ آغاز یاسمن کبود کے بیچ خدمت والد بزرگوار کے چند بار سیر زعفران زار اور
تماشا خزان کا کیا تہا یعنی الحمد للہ کہ ایکی مرتبہ زمانہ عنفوان بہار کا پایا اور خوبین خزانکی اوسکی موقع
لکھی جاینگی عمارات کشمیر کے سب لکڑی سی ہین دو منزلی سہ منزلی چو منزلی ہوتی ہین

اور چبوتروں پر مٹی ڈال کر پیاز و لالہ و چو غماشی بوتی ہین اور وہ سال
بسال موسم بہار مین کہلتی ہین اور نہایت خوشنما ہین یہہ تصرف خاص
دو لتخانہ اور جامع مسجد کے چہت پر لالہ نہایت عمدہ کہلا ہے یاسمن کبود باغات
مین بکثرت ہی اور یاسمن سفید جسکو اہل ہند چنبیلی کہتی ہین بہت
خوشبودار ہی اور دوسری قسم صندلی رنگ بہی نہایت خوشبودار ہی
اور یہہ خاص کر کشمیر مین ہوتی ہے اور گل سرخ کئی قسم کے نظر آئے
ایک قسم نہایت خوشبو اور دوسرا صندلی رنگ بو اوسکی غایت لطافت
و نزاکت مین درخت اوسکا بہی مشابہ گل سرخ کی اور گل سوسن دو طرح کا
ہوتا ہی جو باغونمین ہے وہ کثرت سی ہی بڑا اور سبز رنگ اور دوسری
قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہی مگر نہایت خوشبودار پیڑہ اوسکا قد
آدم سی بڑہ جاتا ہے مگر بعضی سالونمین جب بڑا ہو کر پہول لاتا ہی تو
اوسمین گرمی پیدا ہوتی ہی اور پہول پر اوسکی مکڑے جالہ تن کر
اوسکو خشک کر دیتی ہے چنانچہ اب کی سال ایسا ہی ہوا اور
جسقدر گل کہ نواح کشمیر مین نظر سی گذری حساب و شمار سی باہر ہین
جو کہ نادر العصر اوستاد منصور نقاش نی شبیہ کہینچی ہی وہ ایک سو
گل سی زیادہ ہین اور پہلی عہد دولت حضرۃ عرش آشیانی سی شاہ آلو
بالکل نتہی محمد قلی افشار نے کابل سی لاکر پیوند کیا چنانچہ اب دس پندرہ درخت

بارور ہوی زرد الو پیوندی بہی چند درخت تہی مشار الیہ نے اس ملک
مین پیوند شایع کردیا کہ اب بکثرت ہو گئی بجز از زرد الو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہے
باغ شہر آرا ہی کابل مین ایک درخت تہا میرزائی نام کہ بہتر اوس سی کہانی
مین نہین آیا اور کشمیر مین چند درخت مثل اوسکی باغون مین ہین اور
ناشپاتی عمدہ ہوتی ہی کابل اور بدخشان سی بہتر قریب ناشپاتی
سمرقند کے اور سیب کشمیر کا خوبی مین مشہور ہے آمرود درمیانہ
اور انگور بکثرت اکثر ترش اور بدمزہ ہین انار وہان چندان نہین تربوز
عمدہ خربوزہ نہایت شیرین اور بہوت پڑتا ہی مگر اکثر یون ہے کہ ایام
پختگی مین اوسمین ایک طرح کی گرمی ایسی بہم پہنچتی ہی کہ وہ خراب ہو جاتا ہے
اور اگر اوس آسیب سی بچگیا تو بہت لطیف ہوتا ہی ہر توت کی جڑ
مین سی انگور کے شاخ نکل کر اوپر گئی ہی توت اوسکا اگرچہ بالکل قابل کہانے
کے نہین مگر چند درخت کام آتی ہین اور تخم پیلہ کا کل کت و تبت
سی لاتی ہین سرکہ بکثرت ہی مگر شراب وہان کی ترش اور بدمزہ کشمیری
زبان مین اوسکو مس کہتی ہین اوسکی پینی سر مین ایک طرح کی حرارت
معلوم ہوتی ہی اور سرکہ سے قسم قسم کے اچار بنتی ہین مگر چونکہ لہسن کشمیر کا
عمدہ ہوتا ہی اچار اوسکا بہت ہی خوب ہی اور اقسام غلہ بجز نخود کے
اکثر ہوتی ہین اور اگرچہ کاشت کرتے ہین مگر اول سال کچھہ ہو جاتے

ہین اور دوسری سال زبون اور تیسری سال بالکل خشک بن جاتی ہین اور چاول
سب سی زیادہ شاید تین حصہ چاول اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہی مدار خورش
اہل کشمیر کا چاول پر ہے مگر بدمزہ اور خشکہ کو پتلا پکا کر رکھدیتی ہین جب سرد ہو
جاتا ہے تب کہاتی ہین اور نام اوسکا بہتہ رکھا ہی اور گرم طعام کہانی کی رسم
کم ہے بلکہ اکثر لوگ کم مایہ کچھہ اوس بہتہ مین سی رات کو رکھہ چھوڑتی ہین اور
صبح کو کہاتے ہین نمک وہان پر ہندوستان سی جاتا ہے اور بہتہ مین نمک
ڈالنی کی رسم نہین اور ساگ کو پانی مین جوش دیکر تہوڑا نمک ملا کر بہتہ کے
ساتہہ کہاتے ہین اور روغن چار مغز وہان پر جلد تلخ اور بدمزہ ہو جاتا ہے
اور اسطرح کہی گاہی کا مگر جبکہ تازہ نکالکر کہانے مین ڈالکر کہالین اور
زبان کشمیری مین اوسکو سدا پاک کہتی ہین اور چونکہ ہوا وہان کی
سرد اور نمناک ہے دو تین روز مین متغیر ہو جاتا ہے بہینس وہان پر نہین
اور گاہی پست قد حقیر اور گیہون چہوٹے کم مغز روٹی کہانے کی وہان پر رسم
نہین اور مرغ و قاز و مرغابی وغیرہ بکثرت اور مچھلی سب قسم کے مگر عمدہ نہین
اور پشمینہ وہان کا مشہور ہے عورت و مرد کرتہ پہنتی ہین اور اپنی زبان مین
اوسکو پیٹو کہتی ہین اور اگر بالفرض پٹو نہ پہنین تو اعتقاد اونکی مین یون ہے
کہ ہوا لگ جاہی اور کہانا نہ ہضم ہو اوسکی نہوشتال کشمیر کی جسکا نام حضرت
عرش آشیانی نے پرم نرم رکہا ہے کثرت شہرت سے حاجت توصیف کے

نہین اور دوسری قسم نہرمہ شال سی ضخیم و ملایم اور ایک قسم اور درمہ نام
کہ اوس سی گدہی اور گتی کے جہول اور پاانداز بناتے ہین سوای شال اور اقسام
پشمینہ کے تبت مین عمدہ ہوتی ہین باوجودیکہ شال کے پشم بہی تبت ہی سے
آتی ہے مگر وہان ایسا کام نہین بنتا اور قسم بکری کے جسکی پشم سے شال بنتی ہے
وہ خاص کر تبت مین ہوتی ہے اور کشمیر مین شال کے پشم سے پٹو بہی بنتی ہین کشمیر
کے لوگ اکثر سر منڈواتی ہین پگڑی گول باندھتی ہین عوام الناس کے عورتین
پاکیزہ لباس پہننی کے رسم نہین ایک پٹو تین چار برس تک رکھتا ہے بنی والی کے
گھر سے بن دہلا لاکر کرتا سیک پہنتی ہین پہر پرانا ہوکر ٹکرے ٹکرے ہو جاتا ہی مگر
پانی اوسکو نہین پہنچتا ازار پہننا وہان پر عیب ہی ایک ہی کرتا دراز سر سی پاؤن تک
پہن کر کمر باندہ لیتی ہین اور باوجودیکہ اکثر لوگون کے گھر لب آب پر ہین مگر بدن
کو اون کے ایک قطرہ پانی کا نہین پہنچتا خلاصہ کلام کا یہہ کہ ظاہر اون کا مثل
باطن اون کے چرکین و بی صفا ہے پیشہ ور لوگ زمانہ میرزا حیدر مین
بکثرت آئی موسیقی کے رونق بڑھگئی کمانچہ اور چنبر اور قانون اور دف
و چنگ و نی شایع ہین سابق مین قسم کمانچہ تہا اور زبان کشمیر مین
مقامون ہندی کو گاتے ہین اور وہ بہی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر
ایک ہی آہنگ مین گاتے ہین والد میرزا حیدر کے رونق افروزی کی کشمیر مین
طرح طرح کے حقوق ہین قبل دولت حضرت عرش آشیانی کی ہدایہ سوا بے

یہان کے لوگون کی گونٹ پر تہی بڑا گہوڑا نہ تہا مگر باہر سی بطور تحفہ اسپ
ترکی و عراقی حکامون کے لیی لاتی تہی اور گونٹ مرادہی یابو خردسی
چہار شانہ قریب زمین سی کوہستان ہند مین بکثرت ہوتا ہی مگر
جب سی کہ اس گلشن خدا آفرین نے تائید دولت اور یمن تربیت
خاقان سکندر آئین سی رونق جاوید پائی اکثر اہل عزت کو اس صوبہ
مین جاگیر ملی گلہ گہوڑون عراقی و ترکی کی حوالہ ہوی کہ اونکی بچہیری
لیی جاوین اور تہوڑی سی مدت مین گہوڑے بہم پہنچی لگی چنانچہ کشمیری
گہوڑا دو تین سو روپیہ مین خرید و فروخت ہوا اور کبہی ہزار
روپیہ کو بہی پہنچا لوگ یہان کی اہل پیشہ اور سوداگر اکثر سنی ہین اور
سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ نوربخشی اور ایک فرقہ فقرا ریشی
اگرچہ وہ علم و معرفت نہین رکہتی مگر آزادانہ اوقات بسر کرتے ہین اور
کسی کو برا نہین کہتی زبان سوال کی بند اور پانو طلب کا کوتاہ ہی گوشت
نہین کہاتی عورت نہین کرتے ہمیشہ دشت و بیابان مین درخت میوہ
دار بوتی رہتی ہین تاکہ مخلوق انسی بہرور ہو اور خود فائدہ نہین اوٹہاتی اس
فرقہ کے لوگ قریب دو ہزار کی ہونگی اور ایک قسم برہمن کہ وہ یہان کی باشندہ
قدیم ہین سب کشمیری زبان دان ظاہری وضع اون کے مسلمانون سے
ممتاز نہین مگر کتابین زبان سنسکرت کی پڑہتی ہین اور شرائط بت پرستی

کے سب ادا کرتے ہین اور سنسکرت ایک زبان ہی کہ عقلاء ہند نی اوسمین کتابین تصنیف کی ہین اور اوسکو نہایت معتبر سمجھتی ہین اور بتخانہ جسقدر قبل ظہور اسلام سی تہی وہ بجا و بدستور ہین عمارات اون کی پتہر کی جڑے چہت تک بڑی بڑی پتہر تیس۳۰ چالیس۴۰ من کی تراشکر ایک دوسرے پر رکہی گئی ہین متصل شہر کے ایک پہاڑ یہ ہی کہ اوسکو کوہ باران اور ہری پربت بہی کہتی ہین اور شرقی جانب کو اوسکی کوہ ڈل واقع ہے گرداوا اوسکا کچہہ اوپر ساڑہی چہہ کوس ہی چہہ کوس بیمایشمین آیا حضرت عرش اشیانی نے حکم دیا تہا کہ اسمقام پر ایک قلعہ چونہ اور پتہر سی تیار ہو عہد دولت اس نیاز مند مین قریب الاختتام ہوا چنانچہ پہاڑیہ مذکور قلعہ کے اندر آگئی اور دیوار قلعہ کے اوسکی گرد پہر گئے اور کول مذکور قلعہ سے مل گیا اور عمارات دولتخانہ کی اوسی بانی پر واقع ہے دولتخانہ مین ایک باغچہ ہے درمیان اوسکی عمارات مختصر کہ والد بزرگوار اکثر اوسمین بیٹہا کرتے تہی اب کی مرتبہ وہ باغچہ بہت ہی طراوت نظر آیا چونکہ وہ نشست گاہ قبلہ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیاز مند کی ہی تو یہہ امر خاطر حق شناس کو نہایت ناگوار گذرا معتمد خان کو کہ بندگان مزاجدان سی ہی حکم دیا گیا کہ اوسکی تعمیر مین کمال مراتب سعی بجالاوی تہوڑے عرصہ مین حسن اہتمام سے رونق پذیر ہوا باغچہ مین ایک دلان ہی بلند بتیس بتیس گز کا مربع مشتمل اوپر تین قطعہ کے عمارات نی از سر نو تعمیر پائی اوستادان

نادرہ کاری کی تصویرون سے رشک نگارخانہ چین بنایا اور نام اوسکا بیتی لوزفرا
رکہا جمعہ کے روز بیندرہوین فروردی ماہ آلہی کو دو بیل قطاس پیشکش کیٔ ہوے
زمیندارانِ تبت کی ملاحظہ مین گذری صورت و ترکیب مین اکثر بھینس سے مشابہ
جملہ اعضا پر اونکی پشم اور یہہ لازمہ ہے جانورون ملک سرد کا چنانچہ بزرنگ کو ولایت
بکر اور کوہستان گرمسی لای تہی نہایت خوبصورت اور کم پشم تہی اور جو کہ اس
کوہستان مین ملتی ہین وہ بسبب شدت سردی اور برف کی پر مو اور بدہیئت ہوتی ہے
اور کشمیری لوگ رنگ کو کیل کہتی ہین اور اسیوقت مین ایک ہرن مشکین پیشکش
لامی جو کہ گوشت اوسکا پہلی نہین کہایا تہا حکم دیا گیا کہ اسکا کہانا طیار ہو نہایت
بدمزہ معلوم ہوا کسی جنگلی چارپایٔ کا گوشت اسکی بدمزگی کو نہین پہنچتا نافہ تازہ
مین خوشبو نہین ہوتے مگر چند روز مین بعد خشک ہونی کے خوشبو پیدا ہو جاتی
ہی اور مادین کا نافہ نہین ہوتا ان دو تین روز مین اکثر اوقات کشتی پر سوار
سیر و تماشی شگوفہ بہاک اور شالامار سے محظوظ ہوا مین بہاک نام ہی ایک پرگنہ کا کہ
اوپر اطراف کو ڈل کے واقع ہے اور اسیطرح شالمار بہی متصل اوسکی ہے اور وہان
پر ایک ندی ہی خوش آب کہ پہاڑ سے آکر کول ڈل پر گرتی ہی فرزند دلبند
خرم کو میں نی حکم دیا کہ آگے بہی اوسکو باندہ دیا ایک چشمہ سا پیدا ہوا کہ سیر اوسکی
سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اور یہہ مقام سیرگاہون مقررہ کشمیر کے
سے ہی سترہوین کو واقعہ عجیب رونما ہوا کہ شاہزادہ شاہ شجاع عمارات

دولتخانہ مین کہیلتا تہا اتفاقاً جانب دریا ایک کہڑکی ہی پردہ اوسپر پڑا تہا
اور دروازہ بند نہ تہا شاہزادہ کہیلتا ہوا اوس کہڑکی مین گیا اور اوسمین
جہانکتی ہی سرنگون نیچی گرا اتفاقاً ایک ٹاٹ تہ کیا ہوا وہان پر نیچی دیوار کے
رکہا تہا اور فراش پاس اوسکی بیٹہا تہا سر شاہزادہ اس ٹاٹ پر پڑا اور پاؤن
اوسکی فراش کے کندہی اور پشت پر پڑی او زمین پر گرا باوجودیکہ بلندی اوسکی
سات گز کے تہی مگر چونکہ عنایت آلہی شامل حال تہے وجود فراش اور ٹاٹ کا اوسکی
زندگانی کا سبب ہوگیا معاذ اللہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوسوقت
رانی مان سردار اردلیون کا جہروکی کے نیچی کہڑا تہا فوراً دوڑا اوسکو اوٹہا کر
گود مین لیا اور اوپر لانی لگا اوسوقت شاہزادہ نے فقط اتنا پوچہا کہ مجہی کہان
لیی جاتا ہے اوسنی کہا حضور کے خدمت مین پہر اوسکو ضعف آگیا اور کچہ نہ بولا
مین اوسوقت استراحت مین تہا کہ یہہ خبر وحشت اثر میری کان مین پہنچی
گہبراکر باہر کو دوڑا مین جب اوسکو ایسی حال مین دیکہا میری ہوش اوڑ گئے
اور بہت دیر تک اوسکو گود مین لیکر محو اس موہبت آلہی کا ہوا مین فی
الواقع لڑکا چار برس کا دس گز شرعی کے بلندی سی گری اور اوسکو کچہہ
ضرر نہ پہنچی جای حیرت ہے سجدات شکر اس نعمت آلہی کا تازہ بجالایا اور صدقے
دیی گئی اور مینی حکم دیا کہ جسقدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس
شہر کے ہین حاضر ہوین کہ موافق حیثیت ہر ایک کی معیشت

اوسکی مقرر ہوا اور عجائبات سی یہہ ہی کہ تین چار مہینی پیشتر اس واقعہ
سی جوتک رای منجم کہ فن نجوم مین کمال مہارت رکہتا ہی بلا واسطہ اونی
ہمسے عرض کی تہی کہ شاہزادہ کی زائچہ طالع سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
تین مہینی اون پر گران ہین شاید کہ اونچی جگہہ سی گرین اور گرد وغبار
ضرر کا دامن حیات پر اونکی نہ پہنچی گا جوکہ بکرر احکام اوسکی صحت کو
پہنچی تہی اکثر ہمی وہم گرد خاطر پہرتا تہا ان رستون خطرناک اور ٹیلون
دشوار گذار مین ایک لمحہ اوس نونہال چمن اقبال سی ہمین غافل نہ تہا
ہمیشہ اوسکو نگاہ مین رکہتا تہا اور کمال محافظت اور احتیاط پہنچاتا جب
کشمیر مین پہنچی تو یہہ واقعہ ناگزیر وقوع مین آیا اور سب دائیان اور
کہلائیان اوسکی غافل ہو گئین شکر و احسان ہی اللہ تعالی کا خیر گذری
باغ عیش آباد مین ایک درخت نظر آیا شگوفہ اوسکا سو برگ کا ہی نہایت
بڑا خوشنما سیب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہے جو کہ دلاور خان کاکر
سی خدمت شایستہ ظہور مین آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین
ہزار سوار سی مشرف کیا گیا اور اوسکی فرزندون کو بہی ساتہہ
مناصب مناسب کے امتیاز دیا شیخ ولد قطب الدینخان نی منصب ہزاری
ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پایا سربراہ خان کو ہفتصدی ذات اور
اڈہائی سو سوار کا منصب پایا اور نور اللہ گیراق کو ساتہہ منصب ہفتصدی

ذات اور سو سوار کے سرفراز کر کے خطاب تشریف خانی کا دیا اور پیشکش
روز مبارک شنبہ اکیسوین کا بطور انعام قیام خان قراول باشی کو مرحمت ہوا
اور جو کہ اللہ داد خان افغان بیٹا باریکی کا کردار زشت اپنی سی درگاہ مین آکر
نادم ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جرائیم اوسکی معاف کیی جو آثار خجالت
و ندامت کی پیشانی اوسکی سی ظاہر تھی سابق دستور منصب ڈہائی
ہزاری ذات اور ایکہزار دو سو سوار کا عنایت کیا میرک جلائر جو بکیان صوبہ
بنگالہ سی ہی بمنصب ہزاری اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا جو کہ عرض کی گئی
کہ چوغاشی لالہ جامع مسجد کے چہت کی پشت پر خوب کہلا ہی تیسوین کو
سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا البتہ ایک جانب اوسکی خوب کہلی تھی پرگنہ موہ
کا کہ پیشتر اس سی راجہ باسو کو عنایت تہا بعد اوسکی پاس سورجمل معہود
بیٹی اوسکی کی رہا اب جگت سنگہہ برادر اوسکی کو مرحمت ہوا اور پرگنہ
جمو کا راجہ سنگرام سنگہہ کو عنایت کیا گیا دوشنبہ کی روز غرہ اردی بہشت جیٹہہ
کو خرم کے مکان مین جاکر اوسکی حمام مین گیا بعد باہر آنی کے پیشکش
لایا اوسکی خاطر سی قدری قلیل ہمنی لی لیا روز مبارک شنبہ چوتھی کو
میر جملہ بمنصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کی سرفراز ہوا ساتوین
کو بقصد شکار ایک موضع چار درہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا ہی سواری
ہوی وارد وہ زمین خوش اور سیر گاہ دلکش ہی چشمہ جاری اور

چنار کے درخت بڑی بڑی ہین حسب التماس اوسکی نام اوسکا نور پور رکہا گیا سر راہ
پر ایک درخت ہی ہل ہل نام کہ جو ایک شاخ اوسکی کو پکڑکر ہلاتی ہین تو سارا درخت
ہلتا ہے عوام کو یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ حرکت خاصہ اس درخت کا ہی اتفاقا اوسی گاؤنین
اوسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہے
نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راولپور مین شہر سے ڈہائی کوس پر جانب
ہندوستان کو ایک درخت ہی چنار کا اندر سے جلا ہوا قبل اس سی عرصہ بیس سال ہوا
کہ مین گہوڑی پر سوار تہا مع پانچ سوار ملیدار اور دو خواجہ سرا کی اوسکی اندر گیا تہا
جب کبہی کسی تقریب سی ذکر آتا تو لوگ بہت مستبعد سمجہتی اور متعجب ہوتی اب کے
مرتبہ ہمنی حکم دیا کہ چند آدمی اوسکی اندر گہسین ویسی ہی ظاہر ہوا جیسی میری دل
مین تہا اکبرنامہ مین مذکور ہے کہ حضرت عرش آشیانی نے چونتیس آدمی کو اوسکی
اندر متصل ایک دوسری کے بٹہایا تہا اسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پہرتی چند
بیٹا رای منوہر کا کہ کمکیان لشکر کانگڑہ سے تہا مخالفون سے لڑکر جان نثار ہوا
روز مبارک شنبہ گیارہوین کو بندگان درگاہ اضافہ سی سرفراز ہوی تاتار خان
دوہزاری ذات اور پانسو سوار عبد العزیز خان دوہزاری ذات اور ہزار دیی چند
گوالیاری ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار میر خان پسر ابو القاسم خان نمکی
ہزاری ذات اور چہ سو سوار محمد خان ہفتصدی ذات اور تین سو سوار لطف اللہ
سہ صدی ذات اور پانسو سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات اور ڈہائی سو سوار

ظہور خان فوجداری سرکار میوات پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین
کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بہکر کا صاحب صوبہ ولایت ٹھٹہ
کیا گیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ دوہزاری ذات اور ڈیڑہزار
سوار کا فرمایا گیا اور علم بہی اوسکو مرحمت ہوا شجاعت خان عرب نے
ساتہہ منصب ڈہائی ہزاری ذات اور دوہزار سوار کے افتخار پایا اور رائے
سنگہدلن نے حسب التماس مہابت خان کے صوبہ بنگش پر تقرر پایا
جان سپار خان منصب ہزاری ذات اور ڈیڑہزار سوار پر مقرر ہوا اسی
وقت عرائض سپہ سالار خان خانان اور سب دولتخواہون سے ظاہر ہوا
کہ عنبر سیاہ بخت نے پہر قدم حد ادب سے باہر رکہکر فتنہ و فساد
کہ لازمۂ طبیعت اوس بد طینت کا ہے برپا کیا اور بسبب بعد لشکر ظفر
پیکر کے فرصت غنیمت جانکر عہد و پیمان جو بندگان درگاہ سے باندہا
تہا توڑ کر دست تصرف ملک بادشاہی پر دراز
کیا امید کہ عنقریب شامت اعمال سے گرفتار ہوگا خان
خانان سپہ سالار نے التماس خزانہ کیا حکم ہوا
کہ بیس لاکہہ روپیہ متصدیان دار الخلافہ آگرہ کے پاس
اوسکی بہیجین اور اسی عرصہ مین خبر پہنچی کہ امرائے تہانہ جات
چہوڑ کر پاس داراب خان کے جمع ہوگئی اور تیز سے کے

گرد لشکر کی صف باندہ کر پہرتے ہین اور خنجر خان احمد نگر مین متحصن ہو
گیا اب تک دو تین مرتبہ بندگان درگاہ کو مقہورون سی اتفاق جنگ
پڑا ہر مرتبہ مخالفون نی شکست کہائی ایک گروہ کو قتل کیا اخیر مرتبہ
داراب خان نی جوانون خوش اسپہ کو ہمراہ لیکر بنگاہ مقہورون پر
تاخت کر کے سخت جنگ کی مخالفون نے شکست کہائی مونہ ادبار کا
وادی فرار مین رکہا بنگاہ تاراج ہوی اور لشکر ظفر پیکر نی صحیح وسلامت
مراجعت کی جو کہ عسرت وگرانی لشکر منصور مین بدرجہ کمال بہم پہنچی تہی
دولتخواہون نے مصلحت اسمین تصور کی کہ ٹیلی روہ نگر سی نیچی اوتر کر
پلی طرف گہاٹہ کی توقف کرنا چاہیی تاکہ رسد غلہ بسہولت پہنچتی رہی
اور لوگ تکلیف نہ اوٹہاوین ناچار بالاپور مین عسکر اقبال آراستہ ہوا
اور مقہورون سیہ بخت نی شوخی کر کے بالاپور کی طرف آئی راجہ نرسنگہ
دیو نے ساتہہ چند کسان بندگان جان نثار کی مقابلہ کر کے بہت
کو قتل کیا منصور نامی حبشی سپاہ مقہور سی زخم گرفتار ہوا ہر چند لوگون
نے چاہا کہ ہاتی کے پانو کی نیچی ڈالین مگر راضی نہوا اور پانو جہالت کا
پہیلایا تب راجہ نرسنگہ دیو نی حکم دیا کہ سر اوسکا تن سی جدا کر لین امید
کہ فلک دوار سزای کردار نا ہنجار ہیچ دامن روزگار زہر نابکار کی ڈالی
تیسری اردی بہشت کو سیر و تماشای مقام سکہ ناگ کو سواری ہوئے

نہایت مقام خوشنما ہی اور یہہ آبشار درہ کی درمیان مین واقع ہی
اونچی جگہہ سی گرتا ہے اطراف مین اوسکی ہنوز برف تہا کہ جشن مبارکشنبہ
کا اوس گلزمین مین آراستہ کر کی پیالہ معتاد لب پر نوش کی اور اس
تالہ کے پانیمین ایک جانور نظر آیا قسم ساج کی سی سیاہ رنگ مع خال
سفید اور یہہ ہمرنگ بلبل ہے ساتہہ خال سفید کی پانیمین غوطہ لگاتا ہے
اور بہت دیرتک پانی کے نیچی رہتا ہے اور دور جاکر نکلتا ہے مینی حکم دیا
کہ دو تین جانور پکڑ لاوین تا کہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی کی سی ہی پانو کی
درمیان اوسکی چمڑا ملا ہوا ہی یا مثل جانورون صحرائی کے ہی کہلا ہوا
دو جانور لائی ایک فی الفور مر گیا دوسرا ایک دن زندہ رہا پنجہ اوسکا مثل
مرغابی کے پیوستہ نہ تہا نادر العصری اوستاد منصور نقاش کو حکم ہوا
کہ شبیہ اوسکی کہینچی لوگ اوسکو کلکرمی کہتی ہین یعنی ساج آبی اسوقت
قاضی اور میر عدل نے عرض کی کہ عبدالوہاب بیٹی حکیم علی کی نی اوپر
ایک جماعت سادات لاہور کی اسی ہزار روپیہ کا دعوی پیش کیا او
خط مہری قاضی نوراللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نی زر مذکور بطور امانت
پاس سید ولی پدر انکی کے رکہتا تہا اور سادات منکر ہین اگر حکم ہو حکیم
زادہ کو بجہت احتیاط سوگند مصحف دیجاوی کہ حق اپنا اون سی لی لی مینے حکم
دیا کہ جو حکم شریعت ہو عمل مین لاوین دوسری روز معتمد خان نے عرض کی کہ ادا

عجز وانکسار بہت کرتے ہین ہرچند کہ تحقیق اس مقدمہ مین زیادہ کیجا وی بہتر
ہے اسیر مینی حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمہ کے کمال دور
اندیشی سے کری کہ کچہہ شک وشبہ باقی نرہے اور اگر اسکی خوب تحقیق
نہوو ہی تو حضور مین اسکی بازپرس ہوگی بجرد سننی اس حکم کے حکیم
زادہ گہبرایا اور اپنی چند دوستون کو سفارشی کرکے صلح کا پیغام درمیان
مین ڈالا غرض کہ اگر سادات بازپرس اس مقدمہ کے آصف خان پر
ڈالین گے تو مین فارغخطی لکہتا ہون کہ میرا انکی بر کچہہ حق اور دعوا نہین
جب آصف خان نے اوسکی طلب مین آدمی بہیجا چونکہ وہ خائن تہا بہانہ
کرکے وقت ٹالا اور حاضر نہوا آخر کو معرفت کسی اپنی دوست کے فارغخطی
لکہکر سادات کے حوالہ کیے آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اوسکو
جبرا بلواکر بازوپرس کیے لاچار ہوکر اوسنی اقرار کیا کہ یہہ خط میری ایک نوکر کا
بنایا ہوا ہے اور خود گواہ ہوکر مجکو فریب دیکر یہہ مضمون لکہدیا ہی آصف
خان نے حقیقت حال عرض کیے ہمنی منصب اور جاگیر اوسکی چہین کر اوسکو
نظر سے اوتار دیا اور سادات کو بعزت وابرو لاہور کو رخصت کیا روز مبارک شنبہ
آٹہوین ماہ خرداد کو اعتقاد خان نے بمنصب چارہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کے
سے سرفرازی پائیے اور صادق خان بمنصب ڈہائی ہزاری ذات اور
ایکہزار چار سو سوار کے سی ممتاز ہوا اور زین العابدین بیٹا آصف خان مرحوم کا

بخدمت بخشی گری بپایہ دو ہزاری سے سرفراز ہوا راجہ نرسنگھ دیو نے بمرتبہ والا
پنجہزاری ذات و سوار کے فرق عزت کا بلند کیا کشمیر مین بلیش رس
میوون سے اشکن ہے کہ خوش ذائقہ ہے آلو بالو سی چھوٹا چاشنی اور نزاکت
مین بہتر کیفیت شراب مین تین چار آلو بالو سے زیادہ نہین کہا سکتی اور اشکن
آٹھ پہر مین سو تک ایک آدمی بخوشی نوش کر سکتا ہی خاص کر پیوندی کو
مینی حکم دیا کہ اشکن کو خوش کن کہا کرین ظاہرا کوہستان بدخشان و خراسان
مین ہوتا ہے وہان کے لوگ اوسکو جد کہتی ہین جو سب سی بڑا ہی وزن
اوسکا نیم مثقال کا ہوا شاہ آلو چوتھی اردی بہشت کو بقدر نخود نمایان
ہوا ستائیسوین کو رنگ پہرا پندرہوین خرداد کو کامل ہوا شاہ آلو
اکثر میوون سے مجھی خوش معلوم ہوا چار درخت باغ نورافزا مین بارور
ہوی ایک کا نام مینی شیرین بار دوسریکا خوشگوار تیسری کا کہ سب سی زیادہ
بارور تہا پربار چوتہی کا جو سب سے کم بارور تہا کمبار نام رکھا اور ایک درخت
باغچہ حرم مین بارور ہوا نام اوسکا شاہ وار رکھا گیا اور ایک نیا پودا باغچہ عشرت افزا
مین تہا نام اوسکا نوبار رکہا ہر روز جسقدر کہ واسطی پیالہ کے کفایت کری اپنی
ہاتہہ سی چنتا تہا اگرچہ کابل سے بہی ڈاک چوکی مین آتی تہی لیکن اپنی باغچہ
خانگی سے تازہ بتازہ اپنی ہاتہہ سے چنتا اسمین اور ہی لطف ہی کشمیر کا شاہ
آلو کابل سے کم نہین ہوتا بلکہ اوس سے بڑا ہی جب سب سی بڑی کو اوسمین

سی وزن کیا گیا تو ایک ٹانک اور پانچ رتی کا ہوا منگل کے روز اکیسوین کو
بادشاہ بانو بیگم روانہ دار البقا ہوئی اللہ تعالی اوسکو اپنی جوار مین
مغفرت عنایت کرے اور عجائبات سی یہہ ہی کہ جوتک رای نجومی نے
دو مہینی اس سی پیشتر بعضے بندگان مقرب سی کہدیا تہا کہ ایک صدر
نشینان حرم سرای عفت سی نہان خانہ عدم مین جاویگی اور یہہ
زائچہ طالع میری سی دریافت کیا تہا مطابق پڑا اور قصہ شہید ہونے
سید عزت خان اور جلال خان گہکر کا شکر نگش ہی یہہ ہی کہ وقت
اوٹہنی محصول کے مہابت خان نی لشکر معین کیا کہ کوہستان مین جاکر زراعت
پٹہانون کی کہلادین اور تاخت و تاراج اور قتل و قید و گرفتاری مین انکی
کسی طرح کوتاہی نکرین اتفاقا جب بندگان درگاہ دامن کوہ کوتل مین
پہنچی تو سب افغانون نی اطراف و جوانب سی ہجوم کرکے درہ کوتل کا بند و
بست کر لیا جلال خان کہ مرد جہاندیدہ اور پیر محنت کشیدہ تہا اوسنی صلاح
وقت اسمین تصور کی کہ دو تین دن یہانپر توقف کرنا چاہیی کہ توشہ خیدرو
جو یہہ لوگ اپنی ساتہہ لائی ہین جب وہ ہو چکیگا تو بخود ویران و متفرق
ہو جاوینگی اوسوقت ہماری لوگ بسہولیت اس گہاٹی دشوار گذار سی اوتر
جاوینگی پہر انسی کچہہ نہین ہو سکیگا اور وہ خوب سزا پاوینگی عزت خان کہ
آگ ببولا زرم افروز دشمن سوز تہا موافق صواب دید جلال خان کی نہ چلا اور

معہ چند آدمیون کی سادات بارہہ سی اسپ ہمت اوٹھا کر بڑہا یا پٹھانون نی متصل
ہو رو ملخ کی اطراف و جوانب سی ہجوم کر کی اوسکو درمیان مین لی لیا باوجودی
کہ وہ زمین کہوڑی دوڑانیکی نہ تھی جس طرف آتش غضب روشن کرتا اکثر کی
خرمن حیاتکو شعلہ تیغ سی جلاتا القصہ اثنای زد و خورد مین کہوڑا اوسکا لنگڑا ہوگیا پیدل
ہو کر جب تک بدن مین رمق رہی اوسنی کوتاہی نہ کی آخر الامر معہ رفیقون اپنی کی مقتول
ہوا اور جسوقت عزت خان لڑرہا تہا جلال خان گکہر اور مسعود بن احمد اور بیزن بن نادعلی
میدانی وغیرہ بندگان درگاہ نے کمال شتابی سی بی اختیار ہر طرف کوہ کوتل سی
تگ و پو کی بدمعاشون نی پہاڑ کا سر پکڑ لیا اور پتہر اور تیر مارنا شروع کیا جوانان جان نثار
کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہابت خان نی داد جرات و شجاعت دیکر افغانون
کو قتل کرتی تہی اس عرصہ مین جلال خان و مسعود معہ بہت آدمیون ہمراہ اپنی کی شہید
ہوی ایک تند خوئی اور تیز جلوی عزت خان سی ایسی چشم زخم لشکر منصور کو پہنچی مہابتخان
نے جب یہہ خبر وحشت اثر سنی فوراً ایک فوج شایستہ مردم تازہ زور کی اونکی کمک
پر روانہ کی اور از سر نو بند و بست تہانہ جات کا کیا اور ہر جا کہ پتہ اون سیاہ بختون کا
پایا اونکی قتل و گرفتاری مین کچہہ کوتاہی نہ کی جب اس قلعہ کی عرض ہوئی تو اکبر قلی بن
جلال خان کو کہ فتح قلعہ کانگڑا پر مامور تہا حضور مین طلب کر کی منصب ہزاری ذات
و ہزار سوار کا مرحمت کیا گیا اور ملک موروثی کو بدستور قدیم وجہ جاگیر اوسکا مقرر رکہہ
کر کہوڑا اور خلعت دیکر لشکر بنگش کی کمک پر پہنچی اوسکو روانہ کیا اور عزت خان کا

ایک لڑکا رہا تہا نہایت خردسال اوسکی جان فشانی کو پیش نظر رکھہ کر منصب و جاگیر اوسکی
بحال رکھی گئی تو کہ اوسکی باز ماندون کی تسلی ہو اور دوسرون کو امید ترقی بہم پہنچی اسی
تاریخ مین شیخ احمد سہرندی کہ بسبب خود رائی اور بیہودہ گوئی کے چند روز قید خانہ ادب
مین مقید تہا روبرو طلب کر کے چہوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عنایت کر کے
جانی لو رہنی مین اوسکو بہی اختیار دیا از روی انصاف اوسنی عرض کی کہ یہہ تنبیہ
و تادیب فی الواقع ایکطرحکی ہدایت تہی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوا ستائیسوین خرداد
کو ایک زرد آلو پہنچا خانہ تصویری جو کہ باغ مین واقع ہی اور اوسکی تعمیر اور درستی کا حکم ہوا
تہا اسوقت تصویرون استادان نادرہ کار سی آراستہ ہوا اول مرتبہ مین تصویر
جنت آشیانی اور عرش آشیانی کی اور مقابل مین انکی میری شبیہ اور بہائی شاہ عباس کی
کہینچی بعد ازان شبیہ میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان دانیال کے
اور دوسری مرتبہ مین شبیہ امیرون کی اور بندگان خاص کی اور اطراف مین باہر
اوس خانہ کی نواح و منزلین راستہ کشمیر کے حسب ترتیب سی کہ آمد و رفت ہوئی لکہی گئی
ہین ایک نی شعراسی ہمصرعہ کو اوسکی تاریخ پایا مجلس شاہان سلیمان حشم ۞ روز
مبارکشنبہ چوتہی تیر ماہ الٰہی کو جشن بوریا کوبی کا ہوا اس روز شاہ آلو کشمیر کا آخر کو پہنچا
چار درختون باغچہ نور افزا سی ڈیڑہ ہزار عدد اور باقی درختون سی پانسو عدد اور چنی
گئی کشمیر کی متصدیون کو ہمنی تاکید کی کہ درخت شاہ آلو کا اکثر باغات مین پیوند کرین
اور اوسکی کثرت عمل مین لاوین اوسوقت بہیم پسر انا امر سنگہہ نی خطاب راجگی

سرفرازی پائی اور دلیرخان برادر رشید عزت خان نے منصب ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کی
ممتاز ہوا اور محمد سعید بن احمد بیگ خان نے منصب ششصدی ذات اور چارسو سوار کی اور مخلص اللہ
اوسکے بہائی نے ساتہہ پانصدی ذات اور دوسو پچاس سوار کی نوازش پائی اور سید احمد صدر
کو منصب ہزاری کا عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹے میرزا رستم صفوی کو منصب ہزاری ذات
اور پانصدی سوار کا مرحمت فرماکر خدمت دکن پر بہیجنی رخصت کیا یکشنبہ کی روز چودہوین
تیرماہ الٰہی کو حسین علیخان ترکمان نے بصاحب صوبگی اودیسہ فرق عزت بلند کیا اور
منصب ذات اور سوار سہ ہزاری کا اوسکو حکم ہوا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندہار نے نو گہوڑے
عراقی اور چند تغور اقمشہ زربفت اور مخمل زربفت کی لوز دانی کشمش وغیرہ کی برسم پیشکش
بہیجی تہی نظر سی گذری دوشنبہ کی روز پندرہوین کو واسطے سیر ایلاق توسی مرگ کی
سواری ہوئی دو کوچ مین تلی کوہ کوتل کے پہنچی روز کم شنبہ تاریخ سترہوین کو پیلی پر
چڑہ کر دو کوس مسافت نہایت بلندی مین بشارت تمام طی ہوی کوتل کی چوٹی سی ایلاق
تک کوس بہر تک زمین نیچی اونچی ہی اگرچہ طرح طرح کی پہولوں سے کچھ قطعی تہی مگر جسقدر کہ تعریف
بیان کرتی تہی اور ہماری دلمین مرتسم تہی اوسقدر نظر نہ آئی اسی مین آیا کہ یہان سی ویرینہ
ایک درہ ہی نہایت شگفتہ روز مبارک شنبہ اٹہارہوین کو ہم اوسکی سیر کو گئی بی تکلف
جسقدر مبالغہ اوس گلزمین کی تعریف مین کیا جاوی گنجائش رکہتا ہی جہان تک نظر
پہنچی اقسام اقسام کی گل کہلی تہی پچاس قسم کی پہول حضور مین چنی گئی شاید اور بہی ہون
کہ ہماری نظر مین نہ آئی ہون آخر دن کو ہمنی وہانسی عنان مراجعت منعطف کی آج رات

حضور مین کسی تقریب سی ذکر محاصری احمدنگر کا چلا خانجہان نے ایک نقل عجیب بیان کی کہ پہلی اسسی بہی مکرر گوش گزار ہوی تہی جوکہ وہ عجیب تہی مرقوم ہوئی جشن امام مین میری بہائی دانیال نی قلعہ احمدنگر کو محاصرہ کیا تہا ایکروز قلعہ والون نی ملک میدان توپ کو شاہزادی کی لشکر پر سیدہی کرکی آگ دی گولہ اوسکا قریب خیمی شاہزادی کے پہنچکر وہانسی ٹپا کہا کر دیڑہی پر قاضی بایزید کے کہ شاہزادہ کی مصاحبون سی تہا جا پڑا مامنے کا کہوڑا تین چار گز کے فاصلہ پر بندہا تہا بمجرد پہنچنی گولی کی زمین پر ران گہوڑی کے جڑ سی اوکہڑکر الگ جا پڑی گولہ اوسکا پتہر کا تہا وزن نی دس من ہندوستانی کا کہ خراسانی ایسی سیر ہوتی ہین اور توپ مذکور اتنی بڑی ہی کہ آدمی اوسکی اندر باخوبی بیٹہہ سکی ایسی تاریخ خواجہ ابوالحسن میر بخشی کو منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز کیا مینی اور مبارز خان نے بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار و ہفصد سوار کے سربلندی پائی بیژن بیٹا نادعلی کا بمنصب ہزاری ذات اور پانصدی سوار کے ممتاز ہوا امانت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین کو نوازش خان بیٹا سعید خان کا بمنصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کی اور ہمتخان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار و پانصد سوار کی اور سید یعقوبخان بن سید کمال بخاری نی بمنصب ہشتصدی ذات اور پانصد سوار کی امتیاز پایا اور میر علی عسکر بن میر علی اکبر موسوی ساتہہ خطاب موسوی خان کے ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کوری مرگ کی مکرر سنی گئی اون کی سیر کی لئی خاطر مبارک نہایت مشتاق ہوئی روز سہ شنبہ آٹہوین امرداد کو اوسطرف سواری ہوئی تعریف اوسکی کیا لکہون جہانتک نظر

کام دیتی تہی قسم قسم کے پہول شگفتہ تہی اور درمیان سبزداور گلون کی آب روان نہایت
لطافت اور صفائی سی گویا کہ ایک صفحہ تصویر ہی کہ نقاش قضانی بقلم قدرت اوسکو تحریر کیا
غنچہ دلکا اوسکی سیر سی کہلتا تہا بی تکلف اوس ایلاق کو اور ایلاقون سی نسبت نہین اور بلا شک
وہ بہترین سیرگاہ کشمیر ہی ہندوستان مین پپیہا نام ایک جانور ہی خوش آواز کہ موسم
برسات مین نالہ جانسوز نکالتا ہی جیسی کویل انڈہی کوی کی آشیانہ مین دیتی ہی اور کوا
اون کو نکال کر پرورش کرتا ہی کشمیر مین دیکہا گیا کہ اوسنی بیضہ اپنی آشیانہ غوغا مین رکہی اور
غوغانی اوسکی بچہ نکالکر پرورش کیی روز مبارک شنبہ سترہوین کو قدائی خان بمنصب ہزار و پانصدی
ذات اور ہفصدی سوار کے سرفراز ہوا اسی تاریخکو محمد زاہد نام ایلچی اور عزت خان حاکم اور گنج زرکا
مین حاضر ہوی ایک عرضی معہ تحفہ مختصر پیش کر کے سلسلہ جنبان نسبت موروثی کا ہوا نظر عاطفت
اوسکو اختصاص دیکر بالفعل دس ہزار روپ بانعام ایلچی مقرر کیی گئی اور منصدیون بیوتات کو
حکم دیا گیا کہ اقسام اجناس سی جو کچہ وہ طلب کری بہیجنی کے واسطی مرتب رکہین اسوقت خان
جہان کی بیٹی کو عجیب توفیق نصیب ہوی کہ پریشانی شراب سی لاغر اور کمزور ہو گیا تہا اور غلبہ نشہ سی
اوس مرتبہ کو پہنچا تہا کہ اسی کام مین جان دہی کہ ناگاہ وہ ہوش مین آیا حق سبحانہ وتعالی نے
اوس کو توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ بعد اسکی لب اپنا پیالہ شراب سی آلودہ نکریگا ہر چند مینی
اوس کو نصیحت کی کہ یکبارگی ترک کرنا اچہا نہین حکمتا و رتدبیر سی چہوڑنا چاہیی مگر ہرگز راضی
نہ ہوا اور یکبارگی چہوڑ دی چہبیسوین مرادکو بہادر خان صاحب صوبہ قندہار بمنصب پنجہزاری ذات
اور چار ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہریور ماہ الہی کو مان سنکہ ولد راوت شنکر

بمنصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کی اور میر حسام الدین ساتھہ ڈیڑہ ہزار ذات اور پانسو
سوار کی اور کرم اللہ پسر علی مردان خان بہادر ساتھہ ششصدی ذات اور سہ صدی سوار کے
ممتاز ہوے انہین دنون مین توجہ خاطر کی ساتھہ دندان ابلق جوہردار کی بہت ہی امراے عظام نی
جستجو مین اوسکی نہایت سعی اور اہتمام بہم پہنچایا منجملہ اون سی عبد العزیز خان نقشبندی نی عبد اللہ
نام اپنی ملازم کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبد الرحیم پسران خواجہ کلان جویباری کی کہ آج کی دن
مقتدا ولایت ماوراء النہر کی ہین معہ مکتوب متضمن اسنخواہشکی روانہ کیا اتفاقا خواجہ حسن نی ایک
دندان درست کہ کمال لطافت رکہتا تہا فورا مصحوب مشار الیہ کی روانہ درگاہ کیا اور اسکی پہنچنے
کو حضور مین پہنچکر موجب انبساط خاطر ہوا آمینی حکم دیا کہ عمدہ اجناس ولامتعہ تیس ہزار روپیہ
کی واسطی خواجہ مذکور کے روانہ کرین اور میر ترکہ بخاری اسخدمت پر مامور ہوا روز مبارک شنبہ
بارہوین شہریور کو میر میران نی ساتھہ فوجداری سرکار میوات کی دستوری پائی اور منصب
اوسکا اصل و اضافہ سے دوہزاری ذات اور ایکہزار و پانسو سوار کا ہوا اسپ خاصہ ساتھہ خلعت
و شمشیر کے اوسکو عنایت کیا اسوقت عرضی سندر سی واضح ہوا کہ جوہر مل مقہور نی جان اپنی
مالکان جہنم کو سپرد کی اور یہہ بہی عرض ہوی کہ ایک فوج اوپر سرا ایک کی زمینداروں سے
پہنچی طریقہ احتیاط کا ہاتہہ سی دیکر پی اوسکی کہ رستہ آنی کا مضبوط کرین تنگ گہاٹی پہاڑ مین
اگرچہ بی تکلف جنگ کی اور آخر دن کو کام ناتمام چہوڑکر باگین موڑ ہیں اور لوٹتی وقت بہت
آدمیون کو قتل کیا خاصکر اونکو کہ حرف عار اونہون نی اپنی اوپر گوارا نکر کے شہادتکو بجان خرید
کیا منجملہ اونکی شہباز خان دلو مانی کہ وہ ایک گروہ ہی پٹہانون لودی سی معہ ایکجماعتکی نوکرون

اور ہمقوم سی جان نثار ہوا اواللہ دوہ جو مرد بہادر تہا با عقل و ہوش آور رجمال خان افغان اور
بہائی اوسکا رستم اور سید نصیب بارہہ کا اور چند آدمی اور زخمی آئی اور یہہ بہی لکہہ بہیجا کہ محاصرہ
اون پر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نی عاجز ہوکر پیغام امان کا درمیان مین ڈالا ہے امید کہ عنقریب بزور
اقبال روز افزون قلعہ فتح ہوجاویگا روز کم شنبہ اٹہارہوین ماہ مذکور کو دلاور خان کاکر اجل طبعی
سی فوت ہوا امرای صاحب لوشش سی وہ صاحب شجاعت و سرداری و کاردانی کا تہا ایام شاہزادگی
سی ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنی حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سی سب پر سبقت لی گیا اور رتبہ
والا امارت کو پہنچا آخر عمر مین اوسکو حق تعالی نی توفیق حق گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام گشتواڑ کی
کہ خدمت جلیل القدر تہی اوسیکی کرہمت سی میسر ہوئی امید کہ اہل آمرزش سی ہو فرزندون اور
بازماندون اوسکی نی انواع و اقسام مراحم سی نوازش پائی اور چند لوگ کہ اون مین سی لایق منصب
تہی اونہون نی سلک بندگان خاص مین انتظام پایا اور باقی کو ینہی یہہ حکم دیا کہ بدستور سابق اوسکی
فرزندون کی پاس رہین تا جمعیت اوسکی پریشان نہ ہو آٹہوین تاریخکو قوربیادل معہ قطعہ الماس
کہ ابراہیم خان فتح جنگ نی حاصل کان بنگالہ سی بہیجا تہا حاضر ہوا اور وزیر خان دیوان بنگالہ اپنی
اجل طبعی سی فوت ہوا شب مبارکشنبہ کو انیسوین تاریخ کشمیری لوگون نی دور دیہ کنارہ دریا
پر چراغ روشن کیی اور یہہ رسم قدیمی ہی کہ ہر سال اسی تاریخکو غنی و فقیر جس کسی کا کنارہ دریا پر
گہر ہی برہمنون سی مثل شب برات چراغ روشن کرتا ہی سبب اسکا پوچہا گیا کہا کہ اسی تاریخکو چشمہ
دریا ہی بہت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سی رسم ہی کہ جشن وتہہ تراوہ کا اسی تاریخکو ہوتا ہی
وتہہ بمعنی بہت ہی اور تراوہ بمعنی تیرہ جو کہ تیرہوین تاریخ شوال کی یہہ چراغ روشن کرتی ہین

اس اعتبار سی اوسکو دہتہ تراوہ کہتی ہین چراغ کثرت سی روشن تہی کشتی پر بیٹھہ کر سیر و تماشا
اونکا عمل مین آیا اسی تاریخکو جشن وزن شمسی نی آراستگی پائی اور بضابطہ مقررہ مینی اپ کو طلا
وغیرہ اجناس سی وزن کرکی وجہ معاش ارباب استحقاق مین مقرر کیا گیا سال اکاون عمر اس
نیازمند درگاہ آلہی کا اتمام کو پہنچا اور آغاز سال باون نی چہرہ مراد روشن کیا امید کہ مدت حیات
مرضیات حق تعالی مین مصروف رہی جشن روز مبارک پنجشنبہ چہبیسوین تاریخکو مکان صفحان مین
ترقی پائی اوس عمدۃ السلطنت نی تہا لوازم نیاز اور پیشکش کی شاغل ہوکر سعادت ہمیشہ
کی جمعکی غرہ شہریور کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوی اور چوبیسوین ماہ مذکور کو کول دل مین نکلی جو
جانور رینہ کشمیر مین ہین تفصیل اونکی یہہ ہی - کلنگ سارس طاوس چرز لگلگ تغدری تغداغ
کروانک زرد پلک نقرہ باچرم لیلوہ حواصل مکشہ تقلہ قاز کونگلہ دراج شارک نونسیج موسیچہ
ہریل دہیک کویل شکرخوارہ مہوکہ مہولات ہنس کلچری ٹیٹری کہ مینی نام اوسکا بد آواز رکہا ہے
جوکہ نام بعضون کے انہینسی فارسی مین معلوم نہ تہی بلکہ ولایتمین بہی نہین ہوتی اسلیئی ہندی
مین لکہی گئی اور جو جانور کہ کشمیر مین نہین ہوتے نام اونکی اس تفصیل سی ہین شیر زرد یوز
گرگ کاو میش صحرائی آہو سیاہ چکارہ گوتہ پاچہ نیلہ گاو گورخر خرگوش سیاہ گوش گربہ صحرائی
موش مشک گربلائی سوسمار خارپشت اسی تاریخکو شفتالو کابل سی ڈاک چوکی مین پہنچا جو سب
سی بڑا تہا چہبیس تولہ وزن مین آیا کہ بحساب مثقال پینسٹہ مثقال ہوتی ہین جب تک
موسم شفتالو کی رہی سقدر آتی تہی کہ الوش اکثر امرا و بندگان خاص کو مرحمت ہو
روز جمعہ ستائیسوین کو بقصد سیر تماشی ویرناگ کی کہ سر چشمہ دریای بہت کا ہی سواری

ہوتی پانچکوس تک اوپر پانی سی کشتی گئی موضع پانپور پر بہم اوتری اسی روز کشتوار سی
خبر ناخوش پہنچی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جب لاور خان اوسکو فتحکر کے روانہ درگاہ ہوا تو نصر اللہ
عرب کو معہ چند منصبداران واسطی محافظت کی وہان پر چہوڑا عرب کور کے رای مین دو خطائین
واقع ہوئین ایک یہہ کہ وہان کی زمینداروں وغیرہ لوگون کو تنگ پکڑا اور اون سی بد معاملی
کی دوسری یہہ کہ جو لوک بطور کمک اوسکی پاس مقرر تہی بطمع منصب اور اضافہ اونہون نے رخصت
چاہی کہ ہم حضور مین جاکر درستی کرین وہنی اون کی رخصت قبول کی جمعیت پاس اوس کے کم رہ گئے
تب وہانکی زمیندار وغیرہ جو اوس سی شکستہ دل تہی اونہون نی فرصت پاکر ہر طرف سی ہجوم کیا پل کو جو
عبور لشکر و کمک کا اوسی پر موقوف تہا جلا دیا اور ہر طرح کی فساد و فتنہ برپا کئی نصر اللہ مذکور قلعہ مین
گہس گیا تین روز تک اسنی تئین بہزار جان فشانی بجا لایا مگر جب پاس اوسکی کچہہ توشہ نرہا
اور راستہ رسد کا انہون نی بند کر دیا تہا ناچار شہادت پر آمادہ ہو کر بکمال جوانمردی معہ اپنی
ہمراہیونکی داد شجاعت و دلاوری کی دی یہانتک کہ اکثر اونمین سی شہید ہوی اور بعضون نی اپنی تئین
اسیر پنجۂ تقدیر کیا جب یہہ خبر مسامع عالیہ مین پہنچی جلال پسر لاور خان کو کہ آثار رشد اور
کارگزاری کی پیشانی احوال اوسکی سی ظاہر تہی اور فتح کشتوار مین اوس سی اچہی اچہی کام بن پڑے
تہی بمنصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کی سرفراز کر کی اوسکی والد کی نوکرون کو جنہون نی کہ سلک
بندگان درگاہ مین انتظام پایا تہا معہ ایک فوج کی سپاہ کشمیر سی وغیرہ زمیندار و پیادی برق انداز
ہمراہی اوسکی واسطی استیصال اوس گروہ مخذول عاقبت کی ہتہی روانہ کیا اور یہی حکم ہوا کہ راجہ
سنگرام زمیندار جمونکا اپنی آدمی ہمراہ لی کر جمونکی پہاڑ سی آوی امید ہی کہ وہ لوگ جلد سی

اپنی سزای اعمال مین گرفتار ہون شنبہ کی روز اٹہائیسوین کو ساڑہی چار کوس کوچ ہوا موضع کاکاپور
سی کوس بہر آگی بڑہکی اوتری کاکاپور کی بنک مشہور ہی جنگل در جنگل درہم گہڑی ہی اور شنبہ انتیسوین
کو موضع پنجزاری پر منزل ہوئی یہہ موضع فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو مرحمت ہوا اوسکی کارگذارون
نی کنارہ آب پر ایک باغچہ اور مختصر عمارت تیار کیے ہی نواح پنجزارہ مین جلکہ ہی ساختہ نہایت صفا
پروری اور نزہت افزائی کی اور بڑی بڑی سات درخت چنار کی درمیان جلکہ اور گرد اوسکی
تہر پہری ہی کشمیری لوگ اوسکو سہا بہولی کہتی ہین یہہ بہی ایک سیرگاہ کشمیر سی ہی آستی تاریخین جر
خان دوران کی بہنچی کہ لاہور مین اپنی اجل طبعی سی فوت ہوا عمر اوسکی قریب نوی برس کی تہی بہادران روزگار
اور دلیران عرصہ کارزار سی سردار یکو ساتہہ شجاعتکی جمع رکہا اس دولتمین حقوق اوسکی بہت ہین
اللہ اوسکو بخشی چار بیٹی اوسکی رہی مگر کوئی اونمین لیاقت فرزندی اوسکیکی نہین رکہتا قریب چار
لاکہہ روپیہ کی متروکہ اوسکا نقد و جنس نکلا سب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا دو شنبہ کی روز تیسوین
کو اول سیر چشمہ اینچ کی عمل مین آئی یہہ جگہہ حضرت عرش آشیانی نی رامدس کچہواہہ کو
عنایت کی تہی اوسنی دامن کوہ اور کنارہ چشمہ پر طرح طرحکی عمارتین اور حوض تیار کئی بلاشک
وہ ایک مقام ہی نہایت لطیف عمدہ پانی اوسکا شیرینی و صفائی مین رشک چشمہ آبحیات ہی
مچہلیان اوسمین بہت ہین ــــ درتہ آبش ز صفا ریگ خورد * کور تواند بدل شب شمرد
چونکہ یہہ جگہہ فرزند جہان خان کو بہی عنایت کی مشار الیہ نی عمدہ ضیافت کی اور پیشکش لایا
اوسمین سی تہوڑا سا بپاسخاطر اوسکی قبول کرلیا اس چشمہ سی آدہ کوس پر مچہی بہون نام
ایک چشمہ ہے کہ رامی بہار چند نی کہ بندگان حضرت عرش آشیانی سی تہا ایک

بت خانہ کنارہ پر اوسکی بنایا پانی اوسکا اوس سی بڑہ کر ہی کہ تعریف اوسکی ہوسکی وہان پہ
درخت ہین بڑی پرانی چنار اور سفیدار کی گرد اوسکی سیاہ بید بر پا ہوا رات وہان پہ
گذار کر منگل کے روز ستائیسوین کو چشمہ اچھول پر منزل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سی
بہت ہی کنارہ پر اوسکی درخت بڑی بڑی چنار اور سفیدار کی بہت عمدہ عمدہ ہین آپسمین
ملی ہوئی مکانات عمدہ بنی ہوئی آگی باغچہ باصفا کی گل جعفری کھلی تہی گویا قطعہ ہی بہشت کا
غرہ مہر ماہ کو شنبہ کے روز اچھول سی کوچ کر کے قریب چشمہ ویرناک کی منزل ہوئی روز یکشنبہ
کو دوسری روز کنارہ چشمہ مذکور پر بزم پیالہ نے ترتیب پائی بندگان خاص کو حکم
نشست کا ہوا پیالہ نوش کر کے شفتالو کابل سی مینی اون کو الوش کر کے عنایت کیا شام
کے وقت سب بادہ خوار مست ہو کر اپنی گہرون کو گئی یہہ چشمہ منبع دریای بہت کا
ہی اور دامن کوہ مین واقع ہی کہ کثرت اشجار اور انبوہ سبزہ و گیاہ سی زمین اوسکی نظر نہین
آتی ایام شاہزادگی مین مینی حکم دیا تہا کہ کنارہ پر اس چشمہ کی ایک عمارت موافق شان استمام
کے تیار کرین اس وقت وہ عمارت انجام کو پہنچی حوض مثمن پہلو بیالیس گز کا اور چودہ گز کا
عمیق پانی اوسکا عکس سبزہ اور پہلو سی جو کہ پہاڑ پر ہین زنگاری رنگ ہی مچھلیان کثرت
سی شناور ہین گرد اوس حوض کی محل جن مین دریچہ لگی ہوئی اور آگی اس عمارت کی ایک باغ
ہے اور لب حوض سی باغ کی دروازہ تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سو اسی گز لمبی دو گز گہری
اور جانبین پر نہر کے خیابان پختہ چونہ و پتہر سی اور پانی اوسکا اسقدر صاف و لطیف کہ باوجود
دو گز عمق کے اگر چینہ اوسکی تہ مین پڑا ہو تو بہی نظر آوی اور بیان عالم صفائی نہر و سبزہ کا جو

جو اوس چشمہ کی نیچی اوگاہی کیا لکہون قسم قسم کے سبزی اور پہول باہم انبوہ کثرت سی نظر آتی ہین
مانند دم طاوس موج آب سی ہلنی والی ہزاران ہزار گل سب جگہہ کہلی ہوی فی الواقع تمام
کشمیر مین ساتہہ اسخوبی و دلفریبی کی کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوی یہان ہر چند روز خوب سیر
کر کے داد عیش و کامرانی کی دی مگر جو ساعت کوچ کی قریب پہنچی تہی اور کتل کی سر پر برف
برسنا شروع ہو گیا توقف مناسب تصور نکر کے ناچار باگ مراجعت کی جانب شہر پہیری اور
حکم ہوا کہ اوپر کنارے نہر کے دو طرفہ درخت لگاوین شنبہ کی روز چوتہی تاریخ چشمہ لوکان پہون
پر منزل ہوی یہہ سر چشمہ بہی مقام حمد ہی اگرچہ بالفعل اوسکی برابر نہین لیکن بشرط مرمت
خوب جگہہ ہو جاوی گی مینی حکم دیا کہ مناسب مقام کی عمارت تیار کرین اور جو حوض کہ چشمہ کے
روبرو ہی اوسکی مرمت کرین اثناء راہ مین ایک چشمہ پر مرور ہوا کہ لوگ اوسکو اندہ ناگ کہتی ہین
مشہور ہی کہ اوس چشمہ کی مچہلی نابینا ہوتی ہین ایک لحظہ وہان توقف کر کے مینی اسمین جال
ڈالا تو اوسمین بارہ مچہلیان آئین تین اونمین سی نابینا تہین اور نو بینا ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ اس چشمہ کی پانی کی تاثیر سے ہی کہ مچہلی کو اندہا کرتا ہی بہر حال غرابت سی خالی نہین یکشنبہ
کی روز پانچوین کو ہیراپور چشمہ مچہی بہون اور اینچ کے مرور کر کے شہر کی طرف کو آئی روز کشنبہ آٹہوین
کو خبر فوت ہونی ہاشم پسر قلیچ خان کی پہنچی روز مبارک شنبہ نوین تاریخ ارادتخان بصاحب صوبگی کشمیر
سرفراز ہوا اور میر جملہ نی تبدیلی اوسکی سی ساتہہ خدمت خانسامانی کی امتیاز پایا اور معتمد خان خدمت
عرض پر مقرر ہوا اور منصب میر جملہ کا دو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا شنبہ کی شب گیارہوین کو
شہر مین داخل ہوی آصف خان خدمت نگہبانی صوبہ گجرات پر مقرر کیا گیا سنگرام راجہ جمون منصب

ویڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار ممتاز ہوا اسی تاریخ کو عجیب قسم کا شکار ماہی گیروں کشمیر کا دیکھا گیا
کہ جہاں پر پانی برابر سینہ آدمی کی ہووے وہاں پر دو کشتیاں برابر لیجاتے ہیں چنانچہ ایکطرف سے سر اونکا ملا
ہوا رکہتے ہیں اور دوسری طرف سے جدا بفاصلہ چودہ پندرہ گز کی اور دو ملاح باہر کی طرف کنارہ پر کشتی
کی ایک بڑی سی لانبی لکڑی ہاتہہ میں لیکر بیٹھ جاتے ہیں تاکہ فاصلہ اونکا کم زیادہ نہو اور دونوں کشتیاں
برابر چلی جاویں اور دو تین چار ملاح پانی میں اوترکر سرا اون کشتیوں کا پکڑکر چلائی رہتے ہیں اور پانوں کو
زمین پر مارتی جاتی ہیں جو مچہلی کہ درمیان میں اون کشتیوں کی آجاتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس تنگی سے
جان بچاکر نکلجاوے ملاح فوراً غوطہ مارکر پانی کی تہہ میں جا بیٹہتا ہے اور دوسرا ملاح اوسکی پیٹہہ پر چڑہ کر
اوسکو نیچے دباتا ہے کہ پانی اوسکو اوپر نہ لاوے اور نیچے والا مچہلی کو پکڑکر باہر آتا ہے اور جو ملاح کہ اس
فن میں بہت دخل رکہتے ہیں دونوں ہاتہوں سے دو مچہلیاں پکڑ لاتے ہیں اونمیں سے ایک بوڑہا
ملاح تہا کہ ہر غوطہ میں اکثر دو مچہلیاں لاتا تہا یہ شکار نرخزار میں ہوتا ہے اور مختص ہے ساتہہ دریا ے بہت
کی اور جگہہ نہیں ہوتا اور منحصر ہے ساتہہ موسم بہار کی جن دنوں میں کہ پانی بہت کا سرد نہو دو شنبہ
کی روز تیرہویں کو جشن قمری مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے اسباب طریقہ خاص اور جو کہ
حوالی امرا کی تہی آراستہ کرکی روبرو لائی اسوقت میں اکثر کو ہی سالانس اور تنگی دم اپنی میں محسوس
کی امید کہ انجام اسکا بخیر ہو انشاء اللہ تعالی سہ شنبہ کی روز بقصد سیر خزان جانب صفاپور اور درہ لار کے
کی جو کہ نیچے کی جانب کو دریا ے کشمیر کی واقع ہے ہم گئی صفاپور ایک تالاب ہے دلپسند اونچا اسکی جانب کو
پہاڑ اوسکی بہری ہوی درختوں میوہ دار سے باوجودیکہ وہ ابتدای خزاں تہی مگر ہوا اوسکی عجب انداز
کی دیکہی درخت قسم قسم کی چنار و زرد آلو وغیرہ سے اندر تالاب کے بہت خوش اور سبز نظر آتے تہی

بی تکلف یہہ مقام خوبین خزان کی بہار سی کچہہ کم نہین رکہتا ہے ذوق فنا نیافتہ ورنہ در نظر
رنگین تر از بہار بود جلوۂ خزان ٭ مگر چونکہ وقت تنگ تہا اور ساعت کوچ قریب بسیر اجمالی کرکے
مراجعت کی گئی آن چند روز مین ساتہہ شکار مرغابی کی اشتغال تہا کہ ایک روز اثنای شکار مین ایک ملاح
کی لڑکی نی قرقرہ لاکر حاضر کیا نہایت دوبلا اور حقیر المرات سی زیادہ نزار تہا قرقرہ کشمیر مین نہین ہوتا
مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کی لاغری اور بیمار سی بیزار ہوگیا ہوا اسوقت جمعہ
کے روز خبر فوت ہونی میرزا رحمن داد بیٹی خان خانان کی پہنچی کہ بالاپور مین اجل طبعی سی فوت ہوا ظاہر
چند روز اوسکو تپ آئی تہی ایام نقاہت مین دکنی لوگ فوج تیار کرکی نمودار ہوی بڑا بہائی
اسکا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن داد کو خبر پہنچی تو بسبب کمال جرأت و دلاوری کی
باوجود ضعف و ناتوانی سوار ہوکر بہائی کی پاس پہنچا غنیم کو شکست دیکر لوٹ کر آتا تہا اور حفاظت
بدن مین احتیاط شرطی بجا نہ لایا فوراً ہوائی اوسمین تصرف کیا تشنج ہوکر زبان بند ہوگئی بعد دو تین
روز کی فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون بہت اچہا جوان تہا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی مین
اوسکو بڑا مذاق اور سب جگہہ مقصد اوسکا یہی رہا کہ جوہر اپنا تلوار سی ظاہر کری اگرچہ آگ تر و خشک
کو برابر جلاتی ہی مگر جب مجہپر اتنا گران و سخت گذرا تو اوسکی بڈہی باپ دل شکستہ پر کیا گذرا ہوگا
شاہ نواز خان کا زخم مصیبت ہنوز نہین بہرا تہا کہ یہہ زخم تازہ نصیب اوسکی ہوا امید کہ اللہ
تعالی اونکو صبر اور حوصلہ نصیب کری روز مبارکشنبہ سولہوین کو خنجر خان بمنصب تین ہزاری
ذات و سوار کی سرفراز ہوا قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کی ممتاز ہوا محمد حسین
برادر خواجہ جہان کو کہ بخدمت بخشی گری لشکر کانگڑا کی مقرر ہی منصب ہشتصدی ذات اور

بیان زعفران

سوار ہمنی عنایت کیا دوشنبہ کی روز ستائیسوین مہر ماہ الٰہی کو بعد گذرنی ایک پہر سات گہڑی
کے رایات اقبال نی جانب ہندوستان ارتفاع پایا جو کہ زعفران نی پہول نکالی تہی نواح شہر سی کوچ
کر کے موضع پنپر کو آئی تمام ملک کشمیر مین بغیر اسجگہہ کی اور کسی جگہہ مین زعفران نہین ہوتا مبارکشنبہ
کی روز تیسوینکو زعفران کی کہیت مین بزم پیالہ آراستہ ہوئی عجب لطف و کثرۃ سی زعفران شگفتہ
تہا او ہانپر نسیم اوسکی دماغ کو معطر کرتی تہی اوسکی گل کی چار پتی ہوتی ہین بنفشہ رنگ بڑی پن مین
مثل گل چنپہ کی اندر اوسکی تین تار چین زعفران کی نکلتی ہین اوسکی گرہ بوئی جاتی ہی جس سال خوب
ہوتا ہی چار سو من بوزن حال ہوتا ہی کہ وہ تین ہزار دو من بوزن خراسان ہین آدہا خالصہ
اور آدہا رعایا کا معمول ہی دس روپیہ سیر خرید فروخت ہوتا ہی کبہی نرخ اوسکا بیش و کم بہی ہو جاتا
ہی اور یہہ رسم مقرر ہی کہ زعفران کی پہول بین لاتی ہین اور موافق قاعدہ کی جو قدیمسی مقرر
ہی مزدوری مین اوسکی نصف وزن نمک دیتی ہین اور نمک وہان پر ہندوستانسی جاتا ہی [illegible]
تحفون کشمیر سی پرکلکی ہی اور جانور شکاری سال بہر مین دس ہزار سات سو تک بہم پہنچ سکتی ہین
اور باز جرہ دو ساہٹہ تک جال مین آسکتی ہین جمعہ کے روز غرہ ابان ماہ الٰہی کو نیرسی کوچ
کر کے مقام خانپور مین منزل ہوئی جو کہ عرض ہوئی کہ زینل بیک ایلچی میری بہائی شاہ عباس کا
حوالی لاہور مین پہنچا ہمراہ میر حسام الدین پسر عضد الدولہ انجو کی خلعت اور تیسہزار روپیہ خرچ عنایت
ہوا مینی حکم دیا کہ جو کچہہ وہ ساتہہ مشار الیہ کے تکلیف کرین قیمت اوسکی پانچہزار روپیہ تک اور اپنی طرف
سی بطریق ضیافت بہیجی جاوین قبل اس سی مینی حکم دیا تہا کہ انتہای کوہستان تک ہر منزل
مین عمارت واسطی فرودگاہ خاص اور اہل محل کے تیار ہو کہ موسم برف و سردی مین اندر خیمہ کے

ب سے نہین کر سکتی عمارت استقامت کی اگرچہ انجام کو پہنچ گئی تھی مگر ہنوز اوسمین یاور بوچونکی باقی تہی اسلیئی
خیمہ مین آرام کیا گیا شنبہ کی روز دوسرے کو کلمپو مین منزل ہوئی وہانپر عرض ہوئی کہ نولح ہیراپور مین
ایک شادابی ہی نہایت عالی اور نادر اگرچہ تین چار کوس راستہ سے بائین طرف تہی تنہا بارادہ سیر وہان مین
گیا تعریف و توصیف اوسکی کیا لکھون تین چار مرتبہ پانی بہائی اوپر سے نیچے گو گرتا ہے آج تک باین خوبی و لطافت
شادابی نظر نہ آئی تہی بہر کیف عیش کامرانی مین وہانپر ٹھہری لیکن ابر و پانی مین وہ جگہہ خالی وحشت سے نہین
بعد تین پہر دن کی سوار ہو کر شام کی وقت ہیراپور مین پہنچکر منزل مذکور مین شب گزاری کے
دوشنبہ کی روز چوتھی کو کوتل باریبرار سے عبور کر کے اوپر سر کوتل کی پیر پنجال پر منزل کی صعوبت
و دشواری اس راستہ کی کیا بیان کرون کہ بیک اندیشہ کو بہی ہانسی طاقت گذرنی کی نہین اسعرصہ
مین چند روز مکرر برف برسا پہاڑ سفید ہو گئی اثناء راہ مین بہی بعض مقام پر ایسا یخ بندہا تہا کہ گہوڑی کی
پانو چلنی مین اوسکو گرفت نہ کر سکتی تہی اور سواری بدشواری جاتی تہی اللہ تعالی نی کرم کیا کہ اوس روز
نہ برسا اور طرفہ یہہ کہ اکثر لوگ نکل گئی تہی اور جو باقی رہی پیچہی سے آئی تہی اون پر برسا شنبہ کی روز پانچوین
کو پیر پنجال کی ٹیلی سے اوتر کر پوشانہ پر منزل ہوی اگرچہ اس جانب کو بہی نشیب ہے مگر جو کہ از بس بلند ہی اکثر
آدمی پیادہ ہو کر اوتری کلم شنبہ کی روز چہٹی کو بیرم کلہ محل نزول اجلال ہوا قریب موضع مذکور کی ایک شاداب
واقع ہی اور چشمہ نہایت نفیس حسب الحکم وہانپر دالان تیار کر رکہا تہا واللہ وہ ایک نظرگاہ عمدہ ہی منی
حکم دیا کہ میری تاریخ عبور کی پتہر پر کہود کر اس دالان پر جڑا دیوین اور بیدل خان نی چند شعر بہی کہی بر سبیل
نظم یہہ نقش دولت لوح روزگار پر یادگار ہی اس راستہ پر دو میدار رہتی ہین کہ آمد و رفت و بند و بست
اس راستہ کا قبضہ اختیار مین اونکی ہی حقیقت مین وہ دونون کنجی ہین ملک کشمیر کی ایک کا نام جہدی باری ملک

دوسری کا نام حسین نائک ہی اوسی بیرم کلہ تک بندوبست راستہ کا اونہی کی ذمہ ہی باپ
مہدی نائک کا بہرام نائک ایام دولت کشمیریون مین معتبر آدمی تہا جب نوبت حکومت بندگان
درگاہ کی پہنچی میرزا یوسفخان نی اپنی ایام حکومت مین بہرام نائک کو مسافر ملک عدم کیا اب تصرف
و دخل مین دونون بہائی اسمین شریک ہین اگرچہ ظاہر مین باہم صلح رکہتی ہین مگر باطن مین
نہایت عداوت آجکی روز شیخ ابن یمین کہ خدمتگاران خاص قدیمی عمر سی تہا فوت ہوا بسبب
نیکذاتی اور کمال اعتماد کی افیون خاصہ اور آب حیات حوالہ اوسکی تہا جس رات کہ بلندی کوتل
پیر پنجال پر منزل تہی خیمہ و اسباب نہ پہنچا اور مزاج مین اوسکی ضعف و ناطاقتی تہی اوسکو تشنج ہوکر
زبان بند ہوگئی دو روز زندہ رہکر گذر گیا افیون خاصہ خاصونکو سپرد کی گیی اور خدمت آبدار خانہ حوالہ
موسیخان کی ہوی روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو موضع ٹہٹہ فرودگاہ لشکر اقبال ہوا بیرم کلہ
مین برف بہت نظر آئی مگر اسمنزل سی ہوا اور زبان اور لباس اور جانورون مین جو کہ مخصوص
ولایت گرم سیر ہی بڑا تفاوت نظر آیا یہان کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونون مین کلام کرتی ہین
ظاہرا اصلی زبان انکی ہندی ہی زبان کشمیری بسبب قرب و جوار اونہون نی یاد کرلی ہی مجملاً یہانسی داخل
ہند ہی عورتین یہان کی پشمینہ نہین پہنتین اور مثل عورتون ہند کی حلقہ ناک مین پہنتی ہین
جمعہ کی روز آٹہوینکو راجور مین منزل ہوی وہانکی لوگ زمان قدیم مین ہندو تہی اور زمیندار یہان کی
راجہ کہلاتی ہین سلطان فیروز نی اون کو مسلمان کیا اور باوصف اسلام اب تک بعض رسمین ایام جہالت
کی اون مین جاری ہین جیسی کہ ہندو عورتین اپنی شوہر کے ساتہہ جلجاتی ہین یہان عورتین اپنی
شوہر کی ساتہہ زندہ قبر مین مدفون ہوتی ہین چنانچہ ان روزون مین دس بارہ برس کی لڑکی

اپنی ہمتہ شوہر کی ساتھہ زندہ قبر مین دفن ہوی اور دوسری یہہ کہ بعضی لوگ کم معاش اگر اونکو
لڑکی پیدا ہوتی ہی تو اوسکو بہاپنسی دیا دیتی ہین اور ہندوون رشتہ داری کرتی ہین اپنی
لڑکی اونکو دیتی ہین اور اون کی آپ لیتی ہین آونکی لڑکی لی لینا خوب مگر دینا نعوذ باللہ من
ذالک حکم ہوا کہ بعد اوسکی یہہ رسوم نہ ہونی پاوین اور جو کوئی مرتکب ان بدعات کا ہوا اوسکو سخت
سزا ملی راجور مین رودخانہ ہی پانی اوسکا برسات مین نہایت زہردار ہو جاتا ہی وہانکی اکثر
لوگونکو ہنچی گلی کے بو غمہ نکلتا ہی اور زرد رنگ و ضعیف ہوتی ہین چانول راجور کی بہتر ہین
کشمیر کے چانول سی اور بنفشہ عمدہ خوشبودار اس دامن کوہ مین پیدا ہوتا ہی یکشنبہ کی روز
دسوین کو نوشہرہ مین منزل ہوی یہان پر بموجب حکم عرش آشیانی ایک قلعہ پتھر کا بنا ہی کشمیر
ایکجماعت حاکم کشمیر کی طرفسی اوسمین بطریق تھانہ رہا کرتی ہی دوشنبہ کی روز چوکی ہتی محل
نزول لشکر اقبال ہوئی عمارات اسجگہہ کی باہتمام مرادخان نام چیلہ کی حسن انجام کو پہنچی یہانپر
دولتخانہ مین دالان در دالان آراستہ نسبت اور منزلون کی یہہ منزل امتیاز رکھتی ہی منصب
اوسکا ہمنی بڑہایا منگل کے روز بارہوین کو مقام تھتہ مین منزل ہوی آج کی دن کوتل اور پہاڑ
گذر کر دامن آباد ہندوستان مین آئی روز کم شنبہ اور مبارک شنبہ کو ایک بکا زندہ روبرو لایا گیا
جمعہ کی روز ہم شکار کو گئی چنانچہ قجقار کوہی وغیرہ قریب چہہ سین کی ہاتھہ لگی اسی تاریخ راجہ
سارنگ دیو کہ خدمتگارون قریب سی ہی منصب ہشتہزاری ذات چار سو سوار سے سرفراز ہوا شنبہ
کے روز سولہوین کو بجانب کرہاک گئی پانچ کوچ مین دریای بہت پر پہنچی روز مبارک شنبہ اکیسوین کو
جہانگیر کرہاک مین ہمنی شکار کیا بہ نسبت اور مرتبہ کی اب کی مرتبہ شکار کم ہاتھہ لگا خاطر خواہ دل

خوش نہو اد وشنبہ کی روز پچیسوین کو جرگہ نکتھالہ مین بکمال خوشی ہمنی شکار کیا وہانسی دو منزل
پر کی شکارگاہ جہانگیرآباد مین پہنچی شہزادگی کی ایام مین یہہ منزل میری شکارگاہ تھی اور اپنی نام پر بستی
یہہ گانو آباد کیا تہا اور ایکعمارت مختصر تیار کرا کی حوالہ سکندر معین کی کہ قراولان قریب سی ہی کی گئی
پہر بعد جلوس سکو پرگنہ مقرر کر کی مشار الیہ کو جاگیر مین دی دیا گیا اور حکم ہوا کہ واسطی دولتخانہ کی ایک
تالاب اور منارہ تیار کرین اور بعد فوت ہونی اوسکی یہہ پرگنہ جاگیر ارادتخان مین مقرر ہوکرا تمام
عمارات کا حوالہ مشار الیہ ہوکر اسوقت حسن انجام پایا بلاتکلف وہ ایک تالاب ہی نہایت وسیع
اور شاہانہ شکارگاہ ہی عمدہ درمیان اوسکی عمارات دلپسند القصہ قریب ڈیڑلاکھہ روپیہ کی اوسمین
صرف ہوا آروز مبارک شنبہ اور جمعہ کو مقام کر کی اقسام کی شکار سی ہم محظوظ ہوی قاسمخان متعینہ حراست
لاہور نی سعادت زمین بوس حاصل کر کی پچاس مہر نذر کی اور یہان ہی ایکمنزل میان اوپر
باغ مومن عشقباز کی کہ کنارہ دریای لاہور پر واقع ہی نزول اقبال ہوا اوسمین بڑی بڑی عمدہ درخت
چنار و سرو کی ہین دو یہی ایکباغ عجیب ہی دوشنبہ کی روز نوین ماہ آلہی مطابق پانچوین محرم سنہ
ایکہزار اکتیس کو باغ مومن سی بلند نام ہاتی پر سوار ہوکر نثار کرتا ہوا مین شہر کو آیا بعد گذرنی دو گہڑی
اور تین پہر دن کی ساعت مسعود و مختار مین دولتخانہ مین آکر جو عمارتین کہ نئی سر سی باہتمام معمور خان
سی حسن انجام کو پہنچی تہین اونمین نزول مبارک کی دو فرحی کا کیا بلاتکلف مکانات ہین دل کشا
اور دلنشین بکمال نزاکت و لطافت سب منقش و مصور و دستکاری اوستادان درہ کارسی باغ
بہی سبز و خوش اونمین قسم قسم کی پہول ہین دلفریب از فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل
می کشد کہ جا اینجاست خلاصہ کلام کا سات لاکہہ روپیہ تیئیس ہزار تومان رائج ایران ہوتے

ہین صرف ان عمارات کا ہوا اور اسی روز بہجت افروز مین خوشخبری فتح قلعہ کانگڑہ کی مسرت بخش
خاطر اولیای دولت کی ہوئی اور شکر اس نعمت عظمی و فتح بزرگ مین کہ عطیات مجددہ و اہب العطایا سی
ہی سر نیاز کا درگاہ کریم کارساز مین نیچی لا کر نقارہ نشاط اور شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کانگڑا ایک
قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور سی کوہستان مین استحکام و دشوار کشائی مین معروف و مشہور اعتقاد
زمینداروں پنجاب کا یہہ ہی کہ جب سی یہہ قلعہ بنا اس عرصہ دراز مین قلعہ مذکور نی کسی اور قوم کی پاس
انتقال نہین کیا اور کسی بیگانہ نی اوسپر تسلط نہین پایا والعلم عند اللہ خلاصہ یہہ کہ جب کبہی صیت
اسلام اور آوازہ دین محمدی ملک ہندوستان مین پہنچا کسی کو سلاطین والا شکوہ سی فتح
اس قلعہ کی میسر نہ ہوی سلطان فیروز شاہ باوجود اس شوکت اور دبدبہ کی خود بذاتہ بارادہ تسخیر
اس قلعہ کی گیا اور مدتون محاصرہ رکہا جب دیکہا کہ جب تک سامان قلعہ داری اور کچہہ کہانا پینا ان
قلعہ والونکی پاس ہیگا فتح پانی اس قلعہ پر ممکن نہین لاچار ہو کر آنا راجہ کا اور ملاقات کو اوسکی
غنیمت سمجہکر جنگ سی باز رہا کہتی ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش مرتب کر کی بادشاہ کو
باتہا اس اندر لیگیا بادشاہ نی بعد سیر و تماشی قلعہ کے راجہ سی کہا کہ مجہسی بادشاہ کو اندر قلعہ کے
لانا شرائط حزم و احتیاط سی دور تہا جو جماعت کہ میری ملازمت مین ہین اگر تیرا قصد کرین اور قلعہ کو
لی لین تو کیا کر سکتا ہی راجہ نی اپنی آدمیون کی طرف اشارہ کیا او سیدم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل
سی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نی دیکہنی ہجوم اون کی سی متفکر و متوہم ہو کر غدر سی اندیشہ
کیا راجہ نے آگی آ کی زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا ہمکو سوای اطاعت و فرمان برداری آپکی
اور کچہہ خیال نہین لیکن چونکہ حضور کی زبان ہمایون پر گذرا احتیاط و دوربینی کو نگاہ رکہتا تہا ایسی کہ

تمام وقت یک ان نہین ہوتا بادشاہ نی آفرین کی اور راجہ نی چند منزل ہمرکاب سعادت مآب رہ کر رخصت لوٹنی کی پائی بعد اوسکی جو کوئی اوپر تخت دہلی کے بیٹھا ایک لشکر واسطی تسخیر کانگڑا کے بہیجا اور کسی سے کار انجام کو نہ پہنچا پدر بزرگوار میری نے بہی ایکمرتبہ لشکر عظیم ساتہہ سرداری حسین قلیخان کی کہ اوسنی بعد خدمات پسندیدہ کی ساتہہ خطاب خانجہانی کے شرف اختصاص پایا تہا تعین فرمایا تہا کہ اسی اثنا مین محاصرہ شورش ابراہیم میرزا کا ہوا اور نا حق شناسی گجرات سی بہاگ کر طرف پنجاب کی علم فتنہ بلند کیا اور خان جہان ناگزیر گرد قلعہ سی اوٹہہ کر متوجہ واسطی بجہانی آتش فتنہ و فساد اوسکی کی ہوا اور تسخیر قلعہ کی لیت و لعل مین رہی اور ہمیشہ یہہ اندیشہ ملازم خاطر اشرف تہا لیکن شاہد مقصود نہانخانہ تقدیر سی چہرہ کشائی مدعا نہین ہوتا تہا چونکہ تہا کرم ایزد جل جلالہ کی تخت و دولت نے ساتہہ وجود اس نیازمند نا بود کی آراستگی پائی منجملہ غزاون کے کہ اپنی ذمہ ہمت پر لازم کین تہین ایک یہہ بہی تہی پہلی مرتضی خان کو کہ حکومت صوبہ پنجاب کی رکہتا تہا ساتہہ ایک فوج کی بہادرون جنگ آزماسی واسطی تسخیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا اور ابہی وہ مہم تمام نہین ہوئی تہی کہ مرتضی خان ساتہہ رحمت ایزدی کے شامل ہوا پس ان جو ہر مل پسر راجہ باسو مقرر اسخدمت کا ہوا اوسکو سردار لشکر مذکور کا کر کے روانہ کیا اوس بد سرشت نی بیچ مقام بدی و بیخی و کافر نعمتی کے آکی عاصی ہوکر تفرقہ عظیم بیچ لشکر مذکور کے ڈالا اور تسخیر قلعہ مذکور مین توقف پڑا چند مدت نہ گذری کہ وہ بدکردار سزای کار اپنی مین گرفتار ہوکر جہنم رسید ہوا چنانچہ تفصیل اوسکی نی اپنی مقام پر گذارش پائی حاصل کلام اندنون تعہد خدمت مذکور کی کرکی سندر ملازم اپنی کو ساتہہ استعداد تمام کی بہیجا اور بہتسی امراء بادشاہی نے

واسطی کمک اوسکی کے دستوری پائی اور تاریخ سولہوین شہر شوال سنہ اکہتر اوتیس ہجری مین لشکرون نی گرد قلعہ کا پکڑ کر مورچال تقسیم کیے مداخل ومخارج قلعہ کو بسبب نظر احتیاط کی ملاحظہ کرکے راہ آمد وشد اذوقہ کو مسدود کیا اور رفتہ رفتہ کام اوپر قلعہ والون کے ایسا تنگ کیا کہ قسم غلہ کی جو کچہہ تہا اندر قلعہ کے نرہا چار مہینے غلہ خشک کو ساتہہ نمک کی جوش دیکر کہایا جب کام ہلاکت پہنچا اور بند ہوئی راہ سبی امید نجات کی نرہی لاچار ہوکر قلعہ کو سونپ دیا اور روز مبارک شنبہ غرہ شہر محرم سنہ اکہتر اکتیس ہجری مین جو فتح کہ کسی سلاطین والا شکوہ کو میسر ہوئی تہی اور بیچ نظر کوتہ بینون ظاہر اندیش کی دور دکہتی تہی اللہ تعالی نے ساتہہ محض لطف وکرم کی اس نیازمند کو کرامت فرمائی اور حسن حجاعت نی کہ یہہ خدمت پسندیدہ کی تہی لائق استعداد وشایستگی اپنی کی ساتہہ اضافہ منصب ومراتب کی سرفرازی پائی روز مبارک شنبہ گیارہوین کو حسب التماس خرم کے بیچ منزل وسکی کی کہ نوساختہ ہی جانا ہوا اور پیشکشون سی جو کچہہ خوش آیا ہمنی اوٹہایا اور تین زنجیر فیل داخل حلقہ خاصہ کے ہوے اور اسی روز عبد العزیز خان نقشبندی کو تہا نہ فوجداری نواحی قلعہ کانگڑہ کی مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا کیا اور فیل خاصہ اعتقاد خان کو عنایت ہوا آلف خان قیام خانی نی واسطی حراست قلعہ کانگڑا کی دستوری پائی اور منصب اوسکا باصل و اضافہ ہزار و پانصد ذات اور ہزار سوار کا حکم دیا گیا شیخ فیض اللہ خویش مرتضی خان بہی ساتہہ اوسی کی مقرر ہوا کہ بالای قلعہ کی رہے شب سیزدہم ماہ مذکور کو خسوف ہوا شرائط نیازمندی بیچ درگاہ ایزد متعال و قادر ذوالجلال کے ظاہر کرکے مناسب وقت کی نقد وجنس سی ساتہہ رسم خیرات وصدقات کی تہا فقرا و مساکین وارباب استحقاق کی تقسیم ہوا اور ان دنون مین زنبیل بیگ ایلچی

دارای ایران نے سعادت آستان بوسی کی پائی اور بعد کورنش اور زمین بوسی کی رقیمہ کریمہ
اوس برادر والاقدر کا کہ مشتمل اوپر اظہار مراتب یکجہتی و کمال محبت کی تہا اور بارہ عباسی نذر
اور چار راس اسپ با یراق اور تین دست باز تویغون اور پانچ سر استر اور پانچ نفر شتر
اور نو قبضہ کمان اور نو قبضہ شمشیر پیشکش گذاری اور اوسکو ساتھہ رفاقت خان عالم کے
رخصت فرمایا تہا بسبب بعضی ضروریات کی ہمراہ نتہا اس تاریخکو بیچ درگاہ کی پہنچا اور خلعت
فاخرہ ساتھہ جیغہ اور طرہ مرصع کار اور خنجر کے مرحمت ہوا وصال بیگ و حاجی نعمت بیگ کہ ہمراہ
اوسکی آئی تہی ملازمت حاصل کرکے سرفرازی پائی امان اللہ پسر مہابتخان ساتھہ منصب
دو ہزاری ذات اور ہزار و تین سو سوار معہ اصل و اضافہ سرفرازی پائی حسب التماس مہابت خان
تین سو سوار منصب مبارز خان زیادہ کرکی اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ہزار و سات
سو سوار کا مقرر ہوا اور سو سوار اوپر منصب کیک کی بہی اضافہ فرمائی خلعت زمستانی عبد اللہ
خان و لشکر خان کو مرحمت کرکی بہیجا حسب التماس قاسم اوسکے باغ مین جانا ہوا جو اوس شہر کی سواد
مین واقع ہی اور اوسکی پیشکشون مین سی یک قطعہ لعل و یک قطعہ الماس اور تہوڑا سا اور سامان
جو کہ خوش آیا ہمنی لیا شب یکشنبہ بست و یکم ساتھہ مبارکی و فیروزی کی پیشخانہ طرف دار
الخلافہ آگرہ کی آیا اور برق انداز خان وسطی درو غائی توپخانہ لشکر دکن کی مقرر ہوا شیخ اسحق
ساتھہ خدمت کانگڑہ کی مقرر ہوا برادر الہداد افغان کو قید سی چہوڑ کر ہزار روپیہ انعام ہوئے
و یک دست باز تویغون ساتھہ خرم کی مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ بست و ششم کو حسب ضابطہ جشن
مرتب ہوا سوغاتین دارای ایران کی کہ زنبیل بیگ کی ہاتھہ ارسال کی تہین نظر سی گذرین

سلطان حسین کو فیل عنایت کیا ملا محمد کشمیری کو ہزار روپیہ انعام دیلی منصب مبارز افغان کا
مہابتخان کے التماس سی ہزاری ذات اور چارسو سوار کا ہوا جو راجہ روپ چند گوالیری نے
بیچ خدمت کانگرہ کی تر ذات پسندیدہ کیی تہی اہل دیوان کو حکم ہوا کہ اوسکی نصف وطن کو
وجہ انعام مین اعتبار کرین اور جاگیر کی ساتہہ آدہا دو ہزار اوسکی تنخواہ مین دین تیسری تاریخکو
نہد اسمی مدار الملکی اعتماد الدولہ کو واسطی فرزند شہریار کی خواستگاری کی ایک لکہہ روپیہ نقد و جنس
سی بطور رسم ساچق بہیجا گیا امراء عظام و بندہای عمدہ اکثر ہمراہ ساچق منزل مشار الیہ تک گئی انہون
نی مجلس عالی آراستہ کر کے اس جشن مین تکلفات کیی اور اظہار کیی امید کہ مبارک ہوئے اور جودہ عمدۃ
السلطنت عمارات عالی اور نشیمن مکلف اپنی مکان مین کہتی تہی التماس ضیافت کی کی ہمراہ اہل محل
اوسکی منزل مین جانا ہوا عجب جشن عالی مرتب کیا تہا اور پیشکش شایستہ نذر کیین برعایت خاطر اوسکی کچہہ
کچہہ پسند آیا لی لیا اور اس فتح پچاس ہزار روپیہ زنبل بیگ ایلچی کو مرحمت ہوا منصب بر دست خان کا
اصل و اضافہ سی ہزاری ذات اور پانصد سوار کا مقرر ہوا مقصود برادر آقا سمیخان سا تہہ منصب پانصدی
ذات اور سیصد سوار اور میرزا اوکہنی پسر میرزا رستم سا تہہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کی سرفراز
ہوئے ان ایام سعادت فرجام مین کہ رایات فتح و فیروزی کی بیچ ولایت ہمیشہ بہار کشمیر کے تہی اور ہم
ہمت دولت و بہروزی کی سیر و شکار سی خوش تہی عرائض متصدیان ممالک جنوبی کی پی در پی پہنچین بمضمون
کی کہ جب رایات ظفر آیات مرکز خلافت سی دور ترگئی دکن کی دنیا دارون نی بی دولتی اور کم فرصتی
سی نقض عہد کیا سر فتنہ و فساد کا اوٹہایا اور پاؤن حدین سی باہر رکہا بہت سی مضافات احمد
نگر اور برار کو متصرف ہوئی چنانچہ مکرر عرائض آئی کہ مدار کار اون مغرور اور لوٹ اور تاراج اور

آتش زنی اور ضایع کرنا کہیتیون اور علف زار کا ہی جو بیچ بیلی کے کہ رایات جہان کشائی واسطی تسخیر
ممالک جنوبی اور اوکہیڑنی جڑہ اوس گروہ مخذول العاقبت کی نہضت فرمائے اور خرم ساتہہ سرداری
لشکر منصور کی سرفراز ہوکر طرف ان پور کی پہنچا مکر اور حیلہ سازی سی کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت
اوسکا ہی اوسکو شفیع کرکے ولایت بادشاہی کو چہوڑا اور مبلغ برسم پیشکش نقد و جنس سی بیچ درگاہ
کی ارسال کرکی تعہد کیا کہ بعد اسکی سررشتہ بندگی کا ہاتہہ سی نہین اور پاؤن حد ادب سی باہر نہ رکہیگا
چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کی لکہا گیا خرم کی التماس سی قلعہ شادی آباد مین جاکر چند روز توقف کیا
اور اوسکی شفاعت سی اونکی زاری و تضرع پر رحم کیا اب کہ بد ذاتی اور شورہ پشتی سی نقض عہد کر
کی طریق اطاعت سی روگردانی کی ہی پہر عساکر اقبال کو تنبیہ اسکی سرکردگی اوسکی کی مقرر کیا تاکہ سزائی
ناسپاسی اور بدکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت سائر تیرہ بختون خیرہ سر کا ہووی لیکن چونکہ مہم کانگڑا
بیچ عہدہ اوسکی کے تہی اکثر آدمی کام آنی والون کو واسطی اوس خدمت کی بہیجا تہا چند روز بیچ
انصرام اوس اندیشہ کی کوشش نہ کی یہان تک کہ انہین دنون مین عرضیین پی در پی آئین کہ غنیم
نی قوت پاکر قریب ساٹہہ ہزار سوار اوباش کی جمع کرلیی اور اکثر دیار بادشاہی پر متصرف ہوا اور
ہر مکان سی تہانہ کو اوٹہا دیا تین مہینی اوس جگہہ تہا مخالفون سیہ روزگار کی رزم پیکار ہوتی تہی
اس مرتبہ مین تین لڑائیین ہوئین اور ہر بار بندہای جان نثار نی اوپر مقہورون تیرہ روزگار
کی آثار غلبہ اور تسلط کی ظاہر کیی جو کسی دیہی غلہ اور اذوقہ بیچ لشکرگاہ کی نہ پہنچا اور وہ اوپر
اطراف عسکر اقبال کی بیچ دوڑ اور لوٹ مار کی مشغول تہی عسرت غلہ کی نہایت ہوئی ناچار
بالاگہاٹ سی نیچی آکر بالاپور مین توقف کیا اور مقہورین ساتہہ تعاقب کے دلیر ہوکر بالاپور کے

عظیم اور خیل بسیار کی اوسکی رفاقت وہمراہی کی لئے مقرر ہوئی اور ایک کرور ٹکہ واسطی مدد
خرچ لشکر منصور کی مرحمت فرمایا جو لوگ کہ خدمت مذکورہ پر مقرر ہوئی اپنی لیاقت ہر ایک نے ساتھ
خلعت کی سرفرازی پائے اور اسی ساعت مسعود و زمان محمود مین رایات اقبال نے طرف دار الخلافت آگرہ
کے انعطاف پایا اور نوشہر مین نزول اقبال کا اتفاق پڑا محمد رضا صابری ساتھ دیوانی صوبہ بنگالہ
کے اور خواجہ ملکی ساتھ بخشی گری صوبہ مذکور کی ممتاز ہوکر ساتھ اضافہ منصب کے سرفرازی پائی جگت سنگھ
ولد رانا کرن نے وطن سے آکر سعادت آستانہ بوسی کی پائی ششم ماہ مذکور کو کنارہ تال راجہ ٹوڈرمل کے
محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا چار روز مقام کیا اس عرصہ مین چند منصبدار ان کہ واسطی خدمت
فتح دکن کے دستور پائی تہی ساتھ اضافہ کی سرفراز ہوئی زاہد خان ہزاری و چار سو سوار تہا ہزاری و پانصد سوار
ہوا ہردی نرائن ہاڈہ کو اصل و اضافہ سے نہصدی و ششصد سوار مرحمت ہوئی یعقوب بسیر خان دوران ہشتصدی
و پانصد سوار کے ممتاز ہوا اور اسیطرح ایکجماعت کثیر نے بندوں سے لایق شائستگی کی ساتھ اضافہ و منصب کے
سرفرازی پائی معتمد خان ساتھ خدمت بخشی گری اور واقعہ نگاری لشکر فیروزی اثر کی مقرر ہوا اور ساتھ عنایات
توغ کی ممتاز کیا گیا پیشکش لچھمی چند راجہ کماون کا باز و جرہ وغیرہ جانور ملاحظہ مین گذرا جگت سنگھ ولد
رانا کرن نے واسطی کمک لشکر دکن کی رخصت پائی اسپ خاصہ مع زین اوسکو مرحمت ہوا اور راجہ روپ چند
نے ساتھ عنایت فیل و اسپ کے سرفرازی پاکر اوپر جاگیر اپنی کی رخصت پائی تاریخ بارہوین فرزند شاہجہان
کو ساتھ صاحب صوبگی ملتان کی سرفراز کرکی رخصت فرمایا سرپا نادری اور خنجر مرصع و فیل خاصہ مع سامان و یک مادہ
فیل و اسپ خاصہ خدنگ نام و دو دست باز عنایت ہوئی سید ہزبر خان کہ ہزاری و چار صد سوار کا منصب رکہتا
تہا پانصدی و دو ہزار سوار زیادہ کرکے ہمراہ شاہجہان کی رخصت فرمایا اور محمد شفیع واسطی خدمت بخشی گری

اور واقعہ نویسی صوبہ ملتان کی سرفراز ہوا بہوال کہ ہندوؤن قدیم سی تہا ساتہہ اشرف توپخانہ کے
اور خطاب رای کی ممتاز ہوا اور تیرہوین کو کنارہ دریای گوبندوال کی اتفاق نزول عساکر دولت
اقبال کا ہوا چار دن اس منزل مین مقام رہا فیل خاصہ جسکا نام معہ بادہ مہابت خان کو عنایت ہوکر
ساتہہ صفیا ملازم کی بہیجا گیا اور واسطی امرای صوبہ بنگش کے خلعتہای مرصع ساتہہ عیسی بیگ کی
بہیجی گئی اور ستروین کو جشن وزن قمری نی ترتیب پائی جو معتمد خان نی اوپر خدمت بخشی گری لشکر
دکن کی دستوری پائی خدمت عرض مکرر کی خواجہ قاسم سی متعلق ہوی میر شرف واسطی خدمت بخشی گری
احدیون کے اور فاضل بیگ واسطی بخشی گری صوبہ پنجاب کے سرفراز ہوی جو بہادر خان حاکم قندہار نے
بیماری درد چشم اپنی سی عرضداشت کرکی التماس آستانہ بوسی کی کی تہی انہین دنون حکومت و حراست
قندہار کی ساتہہ عبدالعزیز خان کی مفوض کرکی بہادر خان کو فرمان صادر ہوا کہ جو مشار الیہ پہنچی قلعہ کو ساتہہ
اوسکی سونپکر آپ روانہ درگاہ ہووی اکیسوین کو نورسرای محل ورود سعادت کا ہوا اس سرزمین مین
وکلای نورجہان بیگم نی سرای عالی اور ایک باغ شاہانہ بنیاد رکہی تہی اندنون تمام ہوچکی اسی لیی بیگم نی
التماس ضیافت کی کرکی مجلس عالی کو ترتیب دیکر اوفولی تکلفات سے اور انواع اقسام نفایس نوادر
کی ساتہہ پیشکش کی گذارنی بباعث دلجوئی جو کچہہ پسند پڑا لیا اور دو روز اس منزل مین مقام ہوا اور
مقرر ہوا کہ متصدی صوبہ پنجاب دو لاکہ روپیہ اور سوای ساٹہہ ہزار روپیہ کی کہ سابق مین حکم ہوا واسطے
اذوقہ قلعہ قندہار کی روانہ کرین میر قوام الدین دیوان صوبہ پنجاب رخصت لاہور کو ہوا اور خلعت پایا
اور قاسم خان کو واسطی تنبیہ و تادیب کشان جوالی کانگرا اور ضبط اوسکی حدود کی رخصت فرمایا اور نیز خاصہ
و اسپ و خنجر و فیل مرحمت کیا منصب اوسکا اصل و اضافہ سی دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر ہوا

راجہ سنگرام کو حسب التماس مشار الیہ کی رخصت اور سطرف کر کی سرپا و اسپ و فیل عنایت ہوا اندنون
باقر خان نی ملتان سی آکر سعادت آستانہ بوسی پائی روز مبارک شنبہ غرہ ماہ بہمن کو ظاہر بلدہ سہرند مین
منزل اقبال ہوئی ایک دن مقام رہا اور سیر باغ سی اپنی دلکو خوش کیا روز یکشنبہ چہوتی کو خواجہ ابو
الحسن نی واسطی خدمت فتح دکن کی رخصت پائی خلعت نادری شال خاصہ و صبحدم نام فیل و تومن و
نقارہ مشار الیہ کو عنایت کر کی معتمد خان کو خلعت و اسپ خاصہ صبح صادق نام مرحمت فرما کی رخصت
کیا ساتوین ماہ مذکور کو کنار آب ستی نواحی قصبہ مصطفی آباد مین منزل ہوئی دوسرے دن اکبرپور مین
نزول فرمایا اوسجا سی کشتی پر سوار ہو کر متوجہ مقصد کا ہوا اس روز عزت خان جاجی نی ساتہہ فوجداری
اوسحدود کی دولت آستان بوسی کی پائی محمد شفیع کو طرف ملتان کی رخصت فرما کر اسپ و خلعت و مہر
نوشاہی عنایت فرمایا اور چیرہ خاصہ اوسکی ہاتہہ واسطی فرزند شاہجہان کی بہیجا گیا اوسجا سی پانچ کوچ
مین پرگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان کا ہی محل نزول رایات دولت کا ہوا اوسکی وکلا نی اکانوی قطعہ یاقوت
و چہار قطعہ الماس برسم پیشکش و ہزار گز مخمل بصیغہ پا انداز مع عرضداشت اوسکی کی گزرا اور صد نفر شتر
برسم تصدق معروض کہی تہی حکم دیا کہ مستحقو نکو تقسیم کر دیا جاوی یہانسی پانچ کوچ کر کی دار الملک دہلی
مورد رایات اقبال کا ہوا اعتماد رای کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجکر فوجی خاصہ واسطی اوس
فرزند کی ارسال رکہی اور مقرر ہوا کہ یکماہ مین بہر اپنی تئین بیچ ملازمت کی پہنچاوی دو روز سلیم گڈہ مین
مقام فرما کر روز مبارک شنبہ تیئیسوین ۲۳ کو ساتہہ عزم شکار پرگنہ پالم کی میانہ معمورہ دہلی سی گذر کر اوپر
کنارہ حوض شمسی کی محل نزول دولت کا ہوا بیچ اثنا راہ کی چار ہزار روپئی اپنی ہاتہہ سی نثار کیئی بائیس
زنجیر فیل نر و مادہ پیشکش اللہ یار ولد افتخار خان کی بنگالہ سی بہیجی تہی نظر سی گذری ذوالقرنین نی

ساتھہ فوجداری سانبھر کی دستوری پائی اور وہ بیٹا اسکندر ارمنی کا ہی باپ اوسکا بیچ خدمت عرش
آشیانی کی سعادت پذیر تہا اون حضرت نی صبیہ عبدالحی ارمنی کو کہ بیچ شبستان اقبال کی خدمت
کرتی تہی ساتھہ اوسکی منسوب فرمائی اور وہ بیچ وجود مین لائی ایک ذوالقرنین کہ باعث آگاہی اور
خدمت طلبی کی اندنون ساتھہ فوجداری اوسکی سرفراز ہوا اور ساتھہ نغمہ ہندی کی خیال
رکھتا ہی اس فن مین ہوشیاری اور تصنیفات اوسکی بیچ عرض کی پہنچکر پسند آئی لعل بیگ
ساتھہ خدمت داروغائی دفتر کی تغیر پائی نورالدین قلی سی سرفراز ہوا چار روز نواحی پالم مین ساتھہ
شکار وغیرہ کی خوشوقت ہوکر سلیم گڈھ مین مراجعت فرمائی اونتیسوین[29] کو اٹھارہ زنجیر فیل اور
دو نفر خواجہ سرا اور ایک نفر غلام اور چہل و یک قطعہ خروس جنگی اور بارہ راس گاو دشتی شاخ
گاومیش پیشکش ابراہیم خان فتح جنگ کی ملاحظہ سی گذری روز مبارک شنبہ تیسوین[30] کو مطابق پچیسوین
ربیع الاول کے مجلس وزن قمری منعقد ہوی وکہ خانجہان کو نزدیک خانخانان کی بہیجکر بعض پیغام
ساتھہ تقریر اوسکی کی حوالہ فرمائی تہی ان دنون مین عرضداشت اوسکی پہنچکر ملازمت حاصل کیے میران
کو ساتھہ فوجداری صوبہ میوات کی بہیجا تہا آج کی تاریخ آکر سعادت ملازمت کی پائی اور بعد تغیر سید
بہوہ ساتھہ حکومت دارالملک دہلی کی سرفراز ہوا اور اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستادہ ہای
دارای ایران نی سعادت آستانہ بوسی کی پائی اور مکتوب محبت اوسلوب اوس عالی قدر کا
گذرا اور کلگی الق جو بہیجی تہی ملاحظہ سی گذری جوہری پچاس ہزار روپیہ قیمت کرتی تہی اور ایک لعل
ساتھہ وزن بارہ ٹانک کی جواہر خانہ میرزا الغ بیگ خلف میرزا شاہرخ سی ساتھہ مرور روزگار و
گردش دور دوار کے بیچ سلسلہ صفویہ کی منتقل ہوا تہا اور اوس لعل پر خط نسخ سی لکھا تہا الغ بیگ

بن میرزا شاہرخ بہادر بن تیمور گورکان اور بہائی میری شاہ عباس نے اُتی تہی کہ اوسکی دوسری
گوشہ پر ساتہہ خط نستعلیق کی بندہ شاہ ولایت عباس کہدا ہوا تہا اور اوس لعل کو اوسنے چغہ کی
ٹہا کر بطریق یادگار کی رکہا تہا سو مجکو بہیجا میری اجداد کا نام اوسمین لکہا تہا میں تیمنًا و تبرکًا
اپنی حقیقین مبارک جان کر سعیدا داروغہ زرگرخانہ کو فرمایا کہ دوسری گوشہ مین جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ
اور تاریخ حال رقم ہو بعد چند روز کی کہ خبر فتح دکن کی پہنچی وہ لعل خرم کو عنایت کیا اور بہیجا
روز شنبہ غرہ اسفندار مذ کو سلیم گڈہ سی کوچ ہوا اول اوپر روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انار اللہ
برہانہ کی آکر آداب نیازمندی بپیش پہنچا کر دو ہزار روپئی واسطہ زاویہ نشینون اور روضہ مقدسہ کے
لطف فرمایا اور دو منزل اوپر کنارہ آب جون کی بیچ دہری کی اتفاق پڑا سید بہادر خان کہ واسطے
کمک خان جہان کی مقرر ہوا تہا ساتہہ خلعت و شمشیر و اسپ و خنجر و عنایت علم کی سرفراز ہو کر رخصت
ہوا سید عالم و عبد الہادی بہائی اوسکی بہی ساتہہ اسپ و خلعت کی سرفراز ہوی میر برکہ بخاری طرف
ماوراء النہر کی رخصت ہوا دس ہزار روپیہ حوالہ اوسکی فرمائی کہ پانچ ہزار روپیہ ساتہہ خواجہ صالح دہ بیدی
کے بابت دادون سی دعا گو اس دولت ابد پیوند کا ہی پہنچا کر پانچ ہزار روپیہ باقی خادمون روضہ مقدسہ
حضرت صاحبقرانی انار اللہ برہانہ کو تقسیم کرین جیرہ خاصہ مصحوب اوسکی مہابت خان کو عنایت کر
بہیجا اور فرمایا کہ یہ ہم بہیجانی وندان البتہ ہی کہ نہایت سعی و اہتمام بجا لاوی اور جس جا
اور جس قسمت سی میسر ہووی تلاش کری اور لی لیوی کنارہ شہر دہلی سی کشتی مین بیٹہہ کر ہم چہہ
کوچ کی بندرابن مین مقام ہوا ساتہہ میر میران کی فیل مرحمت فرما کر دہلی کو رخصت کیا زبردست
خان ساتہہ خدمت میر توزکی کی تغیری فدائی خان سی ممتاز ہوا پرم نرم خاصہ اوسکو لطف کیا

دوسری روز حوالی گوکل مین محل نزول رایات عالیات کا ہوا اسی منزل مین لشکر خان حاکم دار
الخلافہ آگرہ اور میر عبد الوہاب دیوان اور راجہ بیتہل و خضر خان فاروقی حاکم اسیر برہان پور و احمد خان
برادر اوسکا و قاضی و مفتی وغیرہ اعیان شہر نے سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیارہوین ماہ
مذکور کے باغ نور افشان مین کہ اوس طرف آب جون کے واقع ہے ساتہہ مبارکی نزول فرمایا
جو ساعت آنے شہر کی چودہوین ماہ مذکور کی مقرر ہوئی تہی تین روز اسی منزل مین مقام کیا اور بیچ
ساعت مسعود و مختار کی متوجہ قلعہ کی ہو کر ساتہہ فرخی و فیروزی کی دولتخانہ مین آیا یہہ سفر
مبارک اثر دار السلطنت لاہور سی دار الخلافہ آگرہ تک بیچ مدت دو ماہ دو روز کی ساتہہ
اونچاس[۴۹] کوچ اور اکیس[۲۱] مقام کی اختتام کو پہنچا کوئی دن بیچ کوچ اور مقام کی خشکی اور تری سی بی شکار
کی نہ گذرا یکصد و چہاردہ راس ہرن و پنجاہ و یکقطعہ مرغابی چہار قطعہ کاروانک دہ[۱۰] دراج[۲۲] دو سو قطعہ
پودنہ اسی راہ مین شکار ہوئی جو لشکر خان نے خدمت آگرہ کو حسب المرضی سامان بہم پہنچایا تہا
ہزاری ذات و پانصد سوار اوپر منصب اوسکے کی زیادہ کر کے اصل و اضافہ سی ساتہہ چار ہزاری ذات
اور دو ہزار و پانصد سوار کے سرفراز کر کی خدمت کمک لشکر دکن کی پر مقرر فرمایا سعیدا داروغہ
زرگرخانہ ساتہہ خطاب بیدلخانی کی سرفراز ہوا چار راس اسپ اور پارہ نقرہ آلات و تحفہ
کہ دارای ایران نے ہاتہہ آقا بیگ اور محمد محب علی کی بہیجا تہا ان نوین مین نظر سی گذرا جشن
روز مبارک شنبہ منسوبین کو بیچ باغ نور کی منزل منعقد ہوئی یک لک روپیہ واسطی فرزند شہریار کے
انعام ہوا مظفر خان نے بموجب حکم کے ٹھٹھہ سی آکر سعادت ملازمت کی پائی یکصد مہر و دو سو روپیہ
نذر گذرانی لشکر خان ایک قطعہ لعل پیشکش لایا چار ہزار روپیہ قیمت ہوئی اسپ خاصہ مصاحب نام

عبداللہ خان کو عنایت کیا عبدالسلام ولد معظم خان فی او دیسے آکر دولت ملازمت کی پائی
ایک سو مہر اور دو سو روپیہ نذر گذرانی منصب دو بست جیت لد او لکھان کا اصل و اضافہ تہی صدی
ذات او چہار صد سوار مقرر ہوی جشن وزن مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیچ نور افشان کے
ترتیب ایک خلعت خاصہ واسطی میرزا رستم کی اور اسپ واسطی سیر اوسکی کی دکہنی نام و اسپ خاصہ و یک زنجیر
فیل واسطی لشکر خان کی مرحمت ہوا روز جمعہ اٹھائیسوین کو قصد شکار کا طرف موضع سمونگر کے
ہوا اور شب کو اتفاق لوٹنی کا ہوا صفت راس اسپ عراقی معہ پیشکش آقا بیگ و محب علی کے
ملاحظہ سی گذری یکعدد مہر نور جہانی بوزن صد تولہ واسطی زنبیل بیگ ایلچی کی عنایت ہوئے
قلمدان مرصع واسطی صادق خان میر بخشی کے لطف ہوا اور ایک موضع دار الخلافت آگرہ
سی بیچ وجہ انعام خضر خان فاروقی کے مرحمت فرمایا اور اسی ایام ہشتاد و ہفت ہزار سکہ قطعہ زمین
اور تین ہزار تین سو پچیس جریب وار اور چار گاو نواور دو قلبہ اور ایک قطعہ باغ اور دو ہزار تین سو ستائیس روپیہ اور
ایک مہر اور چہ ہزار دو سو درب اور ستا ہزار آٹھہ سو اسّی جرن اور ایکہزار پانسو بارہ تولہ سونا و چاندی اور
دس ہزار دام خزانہ سی وزن تصدق حضور اشرف کا واسطی فقرا اور ارباب استحقاق کی عنایت ہوا از پیش ۲۱
زنجیر فیل کہ دو لاکہہ اکتالیس ہزار روپیہ قیمت اونکی تہی وجہ پیشکش میں داخل فیلخانہ خاصہ کے ہوی اور اکاون
زنجیر فیل واسطی امراء عظام اور بندہا درگاہ کی بخشی گئے

سولوان جشن نوروز کا جلوس ہمایون سی

روز دوشنبہ ستائیسوین ۲۷ ربیع الآخر سنہ ہزار و تیس ہجری کو نیر اعظم دولت آسرے

محل کو ساتھہ نورجہان افروزانی کی منور کرکی عالم کو شادکام و بہرہ ورکیا سال سولہوان اس بلند
درگاہ الٰہی کا ساتھہ فرخی و فیروزی کی آغاز ہوا ساعت مسعود زمان محمود مین بیچ دارالخلافت
آگرہ کی اوپر تخت مراد کی جلوس فرمایا اس روز بہجت افروز مین فرزند سعادتمند شہریار ساتھہ منصب
ہشت ہزاری و چہار ہزار سوار کی فرق عزت کا بلند کیا اور پدر بزرگوار نی بہی اول مرتبہ یہی منصب
واسطی برادرون میری کی لطف فرمایا تہا امید کہ میری سایہ تربیت و رضاجوئی مین نہایت عمر
و دولت کو پہنچی اسی تاریخ باقرخان نی جمعیت اپنی کو آراستہ کرکے ساتھہ توزک کی ملاحظہ سی
گذرانی ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام کی شمار مین آئی سو عرض کی ساتھہ منصب دو ہزاری
ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز کرکی خدمت فوجداری آگرہ کی ساتھہ عہدہ اوسکی کی مقرر فرمائے
چارشنبہ کی روز ہمراہ اہل محل کے کشتی پر بیٹھہ کر بیچ باغ نور افشان کے جانا ہوا اور شب کو اوسی جا آرام کیا
جو باغ مذکور بیچ سرکار نورجہان بیگم کی متعلق ہی روز مبارک شنبہ چہارم کو جشن بادشاہانہ آراستہ
کرکے پیشکش عالی مرتبے کی جواہر و مرصع سامان و متاع ہای نفیس جو کچھہ پسند پڑا انتخاب کیا
سوا ہی ایک لکھہ روپیہ قیمت اونکی ہوئی اسی ایام مین ہر روز بعد دوپہر کی کشتی پر بیٹھہ کر واسطی
شکار کی طرف سمونگر کی کہ شہر سی چار کوس پر ہی جاتی اور شب کو طرف دولتخانہ کی آتی ہین راجہ
سارنگ دیو کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجکی خلعت خاصہ ساتھہ کمر مرصع کی کہ مشتمل اوپر ایک قطعہ
یاقوت کبود اور چند قطعہ یاقوت سرخ لطیف کے تہا بہیجا جو صوبہ بہار تغیری مقرب خان سی ساتھہ اوس
فرزند کی مرحمت ہوا کہ سنہ اولی کرکی صوبہ الہ آباد سی طرف بہار کی راہی ہووی میرزا احمد خویش مظفر
خان نی ٹہٹہ سی آکر ملازمت حاصل کی میر عضد الدولہ جو بہت بوڑہا و ضعیف ہوکر عہدہ سامان لشکر

جاگیر سی نہ بر آسکا اوس سی تکلیف خدمت اور تردد و عور کی حکم فرمایا کہ ہر ماہ مین چار ہزار روپیہ
خزینہ سی لیتا رہی و بیچ آگرہ اور لاہور کی جس جگہہ کہ مرضی ہو اقامت قبول کرکے آسودہ
و مرفہ الحال ہوکر ساتھہ دعای ازدیاد عمر اور دولت کی شغل کری نورین فروردی ماہ کو پیشکش
اعتبار خان کی نظر مین آئی قسم جواہر اور اقمشہ وغیرہ سی موازی ہفتاد ہزار روپیہ پیچ جگہہ قبول
کی پڑی باقی اوسی کو بخشا محب علی اور آقا بیگ وکیلان دارای ایران نی جو بیس راس
اسپ اور دو خچر اور تین اونٹ اور عربی کتی سات اور ستائیس تہان زربفت اور ایک
شمامہ عنبر اشہب و دو جفت قالی اور دو نمد تکیہ برسم پیشکش گذاری اور دو راس مادیان
معہ کرہ کہ میری بہائی نی اونکی ہاتھہ بہیجی تہی وہ بہی نظر سی گذری بروز مبارک شنبہ کو حسب
التماس آصف خان کی معہ اہل محل اوسکی مکان پر جانا ہوا اوسنی جشن عالی ترتیب دی کر
بہت نفائیس جواہر اور نوادر اقمشہ وغیرہ غرائب تحائف سی پیچ نظر کے لایا موازی یک
لک وسی ہزار روپیہ ہر قسم سی قبول کرکے بقیہ اوسی کو بخشا بتیس زنجیر فیل نر و مادہ مکرم
خان حاکم اودیسہ نے برسم پیشکش بہیجے تہی قبول ہوے اور انہین دنون مین ایک کور خر دیکہنی
مین آیا غریب و عجیب بعینہ مانند ببر سیاہ و زرد گلے مین سی تا دم اور نوک گوش سی تا سم خط سیاہ
مناسب جا و مقام کلان و خرد موافق قرینہ پڑی ہوی اور گرد چشم کی خط سیاہ نہایت لطافت
سی کہچی ہوی نمونہ قلم قدرت حضرت بدائع نگار کا صفحہ روزگار مین تہا جو نہایت عجیب تہا
اسلیے بعضون کو یہہ گمان ہوا کہ شاید رنگ کر دیا ہو بعد تحقیقات کی باور ہوا کہ خداوند جہان
آفرین کی جانب سی ہی جو عجیب و غریب تہا داخل سوغات برادر شاہ عباس کی کیا گیا تہا دز خان

اوزبک نے گھوڑے تپچاقی اور اقمشہ عراقی برسم پیشکش بھیجی تھی نظر سے گذرے خلعت
زمستانی وسطی ابراہیم خان فتح جنگ اور امرای بنگالہ کے مصحوب معین شیرازی کے بھیجا گیا
پندرھوین کو صادق خان کی پیشکش ملاحظہ سے گذرے ہر قسم سے موازی پندرہ ہزار روپیہ
لیکر تتمہ اوسکا اوسی کو بخشا آسی روز فاضل خان نے پیشکش اپنے لایق گذارے تھوڑا لیا
لیا گیا روز مبارک شنبہ جو جشن نے اراستگی پائی دو پہر ایک بجے تک اور تخت مراد کی
جلوس فرمایا حسب التماس مدار المہامی اعتماد الدولہ ایک جشن بیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا
پیشکش نمایان نوادر و نفایس دیار کی ترتیب دیکر تکلفات زیادہ کیا تھا ہمہ جہت موازی
ایک لک واڑتیس ۳۸ ہزار روپیہ لیا آسی روز ایک عدد مہر وزن دو سو لہ کی رینل بیگ ایلچی کو
عنایت کی اور انہین دنون مین ابراہیم خان نے چند خواجہ سرا بنگالہ سے برسم پیشکش
بھیجے تھے ایک اونمین سے خنثی ظاہر ہوا کہ آلت مردمی اور محل مخصوص عورتون کا بھی رکھتا تھا
لیکن خصیہ ظاہر نہ تھی منجملہ پیشکش مشار الیہ دو منزل کشتیان ہین ساخت بنگالہ کی نہایت
لطیف اندام موازی نو ہزار روپیہ صرف اوسکی اراستگی مین کیا تھا بی تکلف دونون
کشتی شاہانہ ہین شیخ قاسم کو صاحب صوبہ الہ باس کا کر کی ساتھ خطاب محتشم خانی اور
منصب پنجہزاری کی امتیاز بخشا اور حکم کیا کہ دیوانیان جاگیر اوسکی اضافہ کو محال عمر عملی سے
تنخواہ مقرر کرین راجہ جسبام سنگھ سیدار سری نگر نے ساتھ عنایت اسپ و فیل کے سرفرازی پائی
انہین دنون عرض ہوئی کہ یوسف خان ولد حسین خان پیشکچ ظفر بیگ دکن کی ساتھ ہمہ مغاجات کی
سپردنی والا عز ودیعت حیات کا ہوا اور اب سنا گیا کہ اس مدت مین اپنی جاگیر مین اور ایسا فربہ ہوا

کہ تھوڑی چلنی سی بھی ہانپتا تھا جس وقت کہ خرم سی ملاقات کی آمد رفت مین دم اوسکا چلتا تھا
اور جس وقت کہ سرپا دیا گیا بیچ بہنی اور تسلیم کرنی کے عاجز ہوا اور تمام اعضا مین رعشہ پڑ گیا تھا
بڑی صدمی سی تسلیم کرکی روانہ ہوا اور قریب ابپردہ کی بیہوش ہوکر گرا اوسکی نوکرون نے
پالکی مین ڈالکر گھر پہنچایا جاتی ہی مرگیا غرہ اردی بہشت کو ساتہہ سنبل بیگ ایلچی کی خنجر خاصہ
عنایت کیا اور ماہ مذکور کی چھوتی تاریخ جشن کار خیر فرزند شہریار نی رونق پائی مجلس حنابندی
کی بیچ دولتخانہ مریم الزمانی کی آراستہ ہوئی اور جشن نکاح بیچ منزل اعتماد الدولہ کی منعقد
ہوا اور جانا ہمارا ہمراہ اہل محل کی بیچ منزل مذکور کی ہوا شب جمعہ کو بعد گذرنی سات
گھڑی کی ساتہہ مبارکی نکاح منعقد ہوا امید کہ اللہ تعالی مبارک کری روز شنبہ اونیسوین تاریخ
باغ نورافشان مین فرزند شہریار کو چارقب مرصع معہ دستار و کمربند اور دو راس اسپ عراقی
معہ زین طلائی اور دوسرا ترکی معہ زین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام مین شاہ شجاع کی موہنہ
مین چھالی ہوی ہاین تکلیف کہ پانی حلق سی نیچی نہین اوترتا تھا اور امید حیات سی منقطع ہوگئی تھی
اور اوسکی باپ کی زائچہ طالع سی یہہ بات نکلی تھی کہ اس سال مین اوسکا لڑکا فوت ہوگا
نجومی کہتی تھی کہ نہ جئی گا مگر جوتک رای خلاف اسکی کہتا تھا مینی دلیل اسکی پوچھی کہا کہ آپ کی
زائچہ طالع مین لکہا ہی کہ اس سال مین کوئی رنج خاطر مبارک کو نہین پہنچیگا اور آپ کی محبت
اس سی بہت ہی تو چاہتا ہی کہ یہہ زندہ رہی اور دوسرا لڑکا مری اتفاقاً ایسا ہی ہوا
جو لڑکا کہ دختر شاہ نواز خان سی تھا وہ بیچ برہانپور کی فوت ہوا غرض اسکی بہت احکام اوسکی مطابق
پڑے کہ اپنی اپنی مقام پر اس نامہ مین ثبت ہوی اسلیی مینی فرمایا کہ اوسکو سونی سی تولین چنانچہ برابر

اور پانسو روپیہ ہوی اوسکو انعام مین دی محمد حسین جابری نی ساتہہ خدمت تختی گری اور
واقعہ نویسی اوڑدیسہ کی سرفرازی پائی منصب لاچین منجم قاقشال کا مہابتخان کی التماس سی ساتہہ
اصل واضافہ کی ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا محمد حسین برادر خواجہ نی کانگڑہ سی آکر ملازمت
حاصل کیے بہادرخان اوزبک کو ہاتی مرحمت ہوکر اوسکی وکیل کے ہاتہہ بہیجا گیا ہرمز و ہوشنگ
پوتی غفران پناہ میرزا محمد حکیم کے کہ بیچ قلعہ گوالیر کے محبوس تہی بنابر حزم و احتیاطی کی کہ لازمہ پایہ
سلطنت کا ہی اندنون بیچ حضور کی طلب کر کی حکم فرمایا کہ دار الخلافۃ آگرہ مین رہا کرین اور روزینہ
کہ اخراجات ضروری کو وفا کری مقرر ہوا اور اسی ایام مین چارج نام برہمنی کہ اس گروہ کی
دانشمندون سی ہی اور شہر بنارس مین افادہ و استفادہ مین مشغول تہا دولت ملازمت کی پائیے
الحق مطالب عقلی و نقلی خوب تحصیل کر کی اپنی فن مین کامل ہوا تیسوین فروری اس حال کو
ایک موضع مین پرگنہ جالندر سی وقت صبح کی جانب مشرق سی ایک غوغای مہیب اوٹہا چنانچہ
نزدیک تہا کہ وہانکی رہنی والی اوس آواز ہولناک کی ہیبت سی جان دیتی اسی اثنا مین روشنی نمود
ہوئی معلوم ہوا کہ آسمان سی آگ برستی ہی جب شور و غوغا بند ہوا اور دلون نی سراسیمگی
سی قرار پایا ایک قاصد تیز رو نزدیک محمد سعید عامل پرگنہ مذکور کی بہیجکر اس حال سی اطلاع کیے
اوسی وقت عامل مذکور اپنی کو اوپر زمین آتش زدہ پہنچا کر حال معلوم کیا کہ بمقدار دس بارہ
گز کی زمین طول و عرض مین ایسی جل گئی تہی کہ کچہہ اثر سبزہ و گیاہ سی نہ دکہتا تہا اور ویسی ہی
گرم تہی فرمایا کہ زمین کو کہودین ہر چند زیادہ کہودتی تہی حرارت اور تپش زیادہ ظاہر ہوتی تہی
یہانتک کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار ہوا اور اس مرتبہ گرم تہا کہ گویا کورہ آتش سی نکالا ہی زمین

ذکر صاعقہ و آہن برق

بہیجی ایک گہڑی کی سرفہ ہوا اور اوسکو گہر لاکر خریطہ مین بند کرکے روانہ درگاہ کیا فرمایا مینی
کہ حضو مین وزن اسکا کرین ایک سو ساٹھہ تولہ نکلا اوستادداود کو حکم کیا مینی کہ شمشیر یا
خنجر یا کارد تیار کرکے لاوی عرض کیا کہ ہتوڑی کے نیچی نہین ٹہرتا ریزہ ریزہ ہوتا ہی فرمایا
مینی کہ اس صورت مین اور لوہی کی ساتہہ ملاکر بناوین چنانچہ ۳ حصہ آہن برق اور ایک
حصہ آہن دوسرا ملاکر دو قبضہ شمشیر اور ایک خنجر اور ایک کارد بناکر نظر مین لایا خوب اونکا
جوہر اور کہاٹ اور کاٹ تہا ایک کا نام قاطع دوسری کا برق سرشت رکہا بی بدل خان نے رباعی
اس مضمون کی لکہہ کر لایا ع از شاہ جہان گیر جہان یافت نظام ٭ افتادہ بعہد او ز برق آہن
خام ٭ زان آہن شد بحکم عالمگیرش ٭ یک خنجر و کارد با دو شمشیر تمام ٭ تاریخ اوسکی شعلۂ
برق بادشاہی درست ہوئی آن دنون راجہ سارنگ دیو نی کہ نزدیک فرزند اقبالمند شاہ شجاع
کے گیا تہا آکر سعادت ملازمت کی حاصل کی عرضداشت کی تہی کہ یہہ مرید حسب الحکم الہ باس سے آ
متوجہ صوبہ بہار کا ہوا امید کہ عمر اپنی سی برخوردار ہووی قاسم خان نی ساتہہ عنایت نقارہ
کی سرفرازی پائی استی تاریخ علیم الدین نام ملازم خرم نی عرضی و سکی مشتمل اوپر نوید فتح کی معہ
شست مرصع کی کہ بطریق نذر کی بہیجی تہی لاکر پیش کی خلعت واسطی اوسکی بہیجکر رخصت کیا
امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان ساتہہ دیوانی سرکار فرزند شہریار کی اور محمد حسین برادر خواجہ
جہان اوپر بخشی گری کی اور معصوم اوپر خدمت میر سامانی اوسکی مقرر ہوی سید حاجی نی واسطی کمک
لشکر ظفر اثر دکن کی دستوری پائی اور اسپ اوسکو عنایت ہوا اور مظفر خان نی اوپر خدمت
بخشی گری کی سرفرازی پائی قریب مجلا دالدولہ امام قلی خان والی توران نی ایک مکتوب

مشتمل اوپر ظاہر کرنی نسبت اخلاص اور مراسم آشنائی کی تھا نورجہان بیگم کی بہیجا تہا
اور تحفی اوس دیار کی برسم سوغات ارسال کیی تہی اسیلیی خواجہ نصیر کو کہ بندون قدیم اور
خدمتگارون نہال شاہزادگی میری سی ہی نورجہان بیگم کی طرف سے برسم رسالت اور ایک مکتوب
معہ لفائف اس ملک کے ہاتہہ خواجہ مذکور کے بہیجا گیا آندنون مین کہ باغ نور افشان محل نزول
بارگاہ اقبال کا تہا بچہ رنگ بہشت روزہ نی بالای بام دولتخانہ سی کہ آٹہہ گز ارتفاع رکہتا تہا
جست کر کے زمین آیا اور کہونی لگا اور کہہ آسیب اوسکو نہ پہنچا جو تہی خورداد ماہ الہی کو افضل خان
دیوان خرم نی عرضی اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید فتح و فیروزی کی لایا تہا سعادت آستانہ بوسی کیی
پائی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ جو لشکر منصور بیچ حوالی اوجین کی پہنچا ایک جماعت نی بندہای درگاہ
سی کہ قلعہ مین رہتی تہی نوشتہ بہیجا کہ ایک فوج مقہورین سی قدم جرات و بیباکی کا آگی رکہہ
آب نربدا سی گذری ہی اور چند موضع کہ نیچی قلعہ کی واقع ہی جلا کر تہا لوٹ مار کی مشغول
ہین مدار المہام خواجہ ابوالحسن ساتہہ ہزاری سوار کی برسم دہاوہ کی مقرر ہوا کہ جلد دوڑ کر کے
سزا اوس گروہ بدکردار کو دیوی خواجہ راتون رات چلکر وقت طلوع صبح کی اوپر لب آب نربدا
کے پہنچا تہا کہ انہون نی خبر پائی اور ایک لحظہ بیشتر پانی مین پڑکر آپ کو سلامت نکال لی گیی
کہ ناگاہ بہادرون نے پیرچلونی سنا تعاقب کے قریب چار گروہ کی دوڑ کر بہتون کو تہہ شمشیر
انتقام کے مسافر راہ عدم کا کیا اور مقہورین برہان پور تک بہاگی کہ نوشتہ خرم کا نزدیک خواجہ
ابوالحسن کی پہنچا کہ ہماری آنی تک توقف کرو سو مقارن اسکی تہا عساکر اقبال کے ساتہہ فوج
دہاوہ کی آملا اور کوچ بکوچ برہان پور تک دوڑا اور ابہی وہ مخذول نی عاقبت پائی ادبار اوپر

فرار کے رکھنگر گرد شہر کے بیٹھی تھی جو مدت دو سال تک نبد ہای درگاہ ساتھ اون مقہوروں
کے بیچ زد و خورد کی تھی اور طرح طرح کی رنج و تعب بیجا گیری اور عسرت غلہ سی کھینچی تھی اور سوارے
دائمی سی گھوڑی زبون ہوی اسلیئی نہ روز تک بیچ سرانجام لشکر کی توقف ہوا ان نو دن
مین تیس لاکھ روپیہ اور طعام بہت واسطی سپاہ منصور کی تقسیم ہوا اور ہزاروں گماشتہ
لوگوں کو شہر سی باہر لائی اور ہنوز بہادران رزم دوست نی ہاتھ واسطی لڑائی کی نہ اوٹھایا تھا
کہ وہ سپاہ بخت تاب مقاومت کی نہ لا کر مانند بنات النعش کی برہم ہوی جوانان تیز
جلو پیچھی سی آکر بہتوں کو ساتھ تیغ انتقام کی اوپر خاک کی ڈالا اور ساتھ اسی دستور کی
فرصت نہ دیکر مارتی دھاڑتی کہرکی تک کہ جای اقامت نظام الملک وغیرہ مقہوروں کی تھی لیگئی
اور ایک روز پیشتر پہنچنی اس منحوس اختر نی پہنچنی افواج قاہرہ سی آگاہی پاکر نظام الملک کو ساتھ اہل
و عیال اور احمال و اثقال کی بیچ قلعہ دولت آباد کی لیگئی تھی اور اوس جاکہ آگی اوسکی چلپہ اور جھجہ
تہا پشت ساتھ قلعہ کی دیکر بیٹھا اور اکثر آدمی اوسکی اطراف ملک مین پراگندہ ہوی اور سران
لشکر ظفر اثر نی ساتھ سپاہ کینہ خواہ کی تین روز بیچ بلدہ کہرکی کی توقف کرکی شہر کو کہ بیچ مدت
بست سال کے تعمیر پائی تھی ایسا خراب کیا کہ بست سال مین بھی رونق اصلی پر نہ آویگا مجملاً بعد
انہدام اون مکانوں کی لشکروں نی اسپر قرار پایا کہ جو ہنوز فوج مقہوروں کی قلعہ احمد نگر کو گھیری
ہی ایکمرتبہ وہان جاکر ارباب فتنہ کو تنبیہ کرکی از سر نو سامان اذوقہ درست کرکی کمک چھوڑکر
پھر بیجا پور چلے تھے اس عزم کی روانہ ہو کر قصبہ پٹن تک دوڑی مقہوروں نے عاجز آکر وکلا اور امرا اپنی
بھیجکر عجز و زاری شروع کی کہ آیندہ سررشتہ بندگی اور دولتخواہی کا ہاتھ سی دینگی اور حکم عالی سی قدم

باہر نکلنے نگئے اور جو کچہہ کہ فرمایا جاوی پیشکش و جریمہ سی منت سمجھکر سرکار مین بہیجینگے
اتفاقاً ان چند روز مین عسرت تمام گرانی غلہ سی بیچ لشکر کی ظاہر تہی اور یہی خبر پہنچی کہ ایک
جماعت نی مقہوروں مین سی کہ قلعہ احمد نگر کو گہیری تہی خبر نہضت لشکر ظفر اثر سی ترک محاصرہ کرکی
گرد قلعہ سی اوٹہی ہی آلیی ایک فوج واسطی کمک خنجر خان کی بہیجکر روپیہ برسم مدد خرچ ارسال
کیا اور خاطر سب جہت سی فارغ کرکی دو لتخواہ مظفر و منصور لوٹی بعد عجز و زاری بسیار کی
مقرر ہوا کہ سوا اوس ملک کی کہ قدیم سی بیچ تصرف اولیای دولت کی تہا موازی چہاردہ
کروڑ دوسری اون محال سی کہ متصل سرحد بادشاہی کی ہی چہوڑین اور پنجاہ لک روپیہ برسم
پیشکش بیچ خزانہ عامرہ کی پہنچاوین افضل خان کو رخصت کرکی ایک کلگی لعل کہ وزرای
ایران نی بہیجی تہی اور تعریف اوسکی لکہی گئی واسطی خرم کی عنایت کرکی بہیجو مشار الیہ کو خلعت
و فیل و دوات قلم مرصع مرحمت ہوا خنجر خان کو بیچ حراست قلعہ احمد نگر کی مصدر خدمات پسندیدہ
اور تردداتشایستہ کا ہوا تہا ساتہہ منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کی سرفراز
ہوا اکرم خان نی حسب الحکم صوبہ اوڑیسہ سی آکر معہ اپنی برادروں کی سعادت ملازمت کی پائی
اور ایک لڑی مروارید کی نذر گذرانی مظفر الملک ولد بہادر الملک ساتہہ خطاب نصرت خانی
کے سرفراز ہوا اودی رام دکہنی کو علم عنایت ہوا اور عزیز اللہ ولد یوسف خان ساتہہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کی ممتاز ہوا روز مبارک شنبہ بیسوین کو مقرب خان نی
صوبہ بہار سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی ان دنون ولا آقا علی و محب علی بیگ و حاجی
بیگ و فاضل بیگ فرستادہای دارای ایران کو کہ بہت دفعات کی آئی تہی رخصت فرمایا

اور آقا بیگ کو سرو پا اور خنجر اور سر بند مرصع اور چالیس ہزار روپیہ نقد انعام ہوی اور محب علی
بیگ ساتھہ خلعت اور تیس ہزار روپیہ کی سرفراز ہوا اور اوپر اسی دستور کی دو ہمرون کو بھی حسب لیاقت
اون کی انعام دیا گیا اور اپنی نشانیین مناسب وقت واسطی برادر والاقدر کی ہاتھہ نامہ مہر دوگانہ
کی بہیجا گیا اور اسی تاریخ مکرم خان اوپر صاحب صوبگی دار الخلافت دہلی اور خدمت فوجداری
میوات کی سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نی ساتھہ منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار و پانصد سوار
کی اصل و اضافہ سی سر افتخار کا بلند کیا شیرزہ خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور
گردہر ولد راے سال کچھواہہ ساتھہ ہزار و دو سو ذات اور نو سو سوار کی ممتاز ہوی اور اونیسوین
کو قاسم بیگ فرستادہ دارای ایران نی آکر ملازمت حاصل کیے اور مکتوب اوس برادر عالی قدر کا
کہ مشتمل اوپر مراتب محبت و یکجہتی کی تہا گذار کر جو کچھہ برسم سوغات کی بہیجی تہی پیشگاہ نظر کی لایا اور
غرہ تیر ماہ الٰہی کو فیل خاصہ گج رتن نام واسطی فرزند خان جہان کی ہمنی بہیجا نظر بیگ ملازم خرم
عرضی اوسکی لایا اور نظر سی گذران کر التماس اسپ بخشی کی کی واسطی راجہ کشن داس کی فرمایا کہ
ہزار راس اسپ طویلون سرکار سی پندرہ روز مین سامان کر کی ہمراہ روانہ کرے اور اسپ
روپ رتن نام کہ دارای ایران نی غنایم لشکر روم سی ارسال کیا تہا واسطی خرم کی عنایت کر کے
بہیجا اور اسی روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان نی عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید
فتح کی بہیجی تہی گذرانی پیشتر اوراق گذشتہ کی شورش اور فتنہ انگیزی زمینداروں کشتوار کی
اور بہیجنا جلال پسر دلاور خان کا لکہا تہا جو اس مہم نی سرانجام نپایا تہا ارادت خان کو حکم ہوا تہا
کہ آپ اوس خدمت شایستہ پر دوڑ کر مفسدون بد سرانجام کو تنبیہ و تادیب موافق دیوی

اور ایسا ضبط اوس کوہستان کا کری کہ غبار تفرقہ اور آشوب وبیر جواشی اوس ملک کی
نہ بیٹھی ہو می الیہ نی حسب فرمان واجب الاذعان دور کرکی خدمت شایستہ ظاہر کی اور اہل
فتنہ وفساد آوارہ ہوکر آدہی جان باہر لی گئی از سر نو کانٹا شور وفساد کا اوس ملک سی نکل گیا
اور ساتہہ مردم کاری کی استحکام دیگر ضبط خانجات کرکی کشمیر کو مراجعت کی بدلی اسکی متنگی
پانسو سوار او پر منصب ارادتخان کی زیادہ کیی گئی جو خواجہ ابوالحسن اوپر مہم دکن کی مصدر ترددات
شایستہ کا اور خدمات پسندیدہ کا ہوا تہا ہزار سوار او پر منصب مشارالیہ کی زیادہ فرمائی احمد بیگ
برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ کا ساتہہ صاحب صوبگی اوڈیسے کے سرفراز ہوکر ساتہہ خطاب
خانی اور علم اور نقارہ کی بلند رتبہ ہوا اور منصب اوسکا اصل واضافہ سی دو ہزاری اور پانسو سوار کا
فرمایا جو بارہا فضائل وکمالات قاضی نصیر برہان پوری کی سنی گئی خاطر حقیقت جو نی واسطی
صحبت مشارالیہ کی رغبت زیادہ کی در حسب الطلب درگاہ مین آیا عزت ودانش
اوسکی کو پاس کرکی مین ساتہہ اکرام واحترام کی پیش آیا قاضی کو علم عقلی ونقلی مین ثانی پایا
ایسی کتاب نہ ہوگی کہ اوسکی مطالعہ سی نہ گذری ہو لیکن ظاہر اوسکا ساتہہ باطن کی آشنا
نہین جو ساتہہ درویشی کی نہایت راغب ومایل ہا بتکلیف ملاقات کی نہ کی اور پنجہزار روپیہ
عنایت فرماکر رخصت دی کہ اپنی وطن مین پہنچکر آسودہ حال رہی غرہ مرداد ماہ الٰہی کو
باقر خان ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کی سرفراز ہوا اور امرا اور بندہ ہای
بادشاہی سی کہ فتح دکن مین ترددات شایستہ بیش پہنچایا بتیس نفر تہا اضافون لایق
کی معزز و مفتخر ہوی عبدالعزیز خان نقشبندی کہ واسطی حکومت قندہار کی مقرر ہوا حسب التماس

فرزند خان جہان کی اوپر منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کی سرفراز ہوا عزہ شہریور
کو شمشیر مرصع واسطی ربل بیگ ایلچی کی عنایت کی اور ایک گانو اعمال دار الخلافہ سی کہ مبلغ
ہزار روپیہ کی جمع رکہتا تہا وہ بہی اوس کو مرحمت ہوا حکیم رکنا کو واسطی شورش مزاج
اور بدخلقی اور وقوف نہونی کی لایق خدمت کی نہ جانکر رخصت فرمایا کہ جہان چاہی جاوی
جو عرض ہوی کہ ہوشنگ برادرزادہ خان عالم نی خون ناحق کیا حضور مین طلب فرماکر باز پرس
کی بعد ثبوت حکم قصاص کا دیا جاتا کہ اس امر مین رعایت خاطر شاہزادہ کی نہ کی تو امر کہان
رہی امید کہ توفیق رفیق ہو عزہ شہریور کو آصف خان کی التماس سی اوس کی مکان مین جاکر
حمام مین کہ نیا بنا تہا غسل کیا بی تکلف نفیس و مکلف ہی بعد فراغ غسل سی پیشکش شایان
لایا جو پسند آیا قبول کیا باقی اوسی کو دیا وظیفہ خضر خان خاندیسی کا اصل و اضافہ سی ہزار روپیہ
مقرر ہوا انہین ایام مین عرض ہوی کہ کلیان نام آہن گر او پر عورت ہمقوم اپنی کی عاشق
زار ہی اور اظہار عاشقی کا کرتا ہی اور وہ عورت باوجود ایسی عاشق ہونیکی اصلا ساتہہ آشنایی
اوسکی کی تن نہین دیتی اور محبت اوسکی اوسکی دل مین تاثیر نہین کرتی سو دونون کو حضور
مین طلب فرماکر باز پرس کی ہر چند عورت کو واسطی نکاح اوس دل دادہ کی ترغیب دلائی سود مند
نہ پڑی او سوقت آہنگر نی کہا کہ اگر یقین جانون مین کہ اس عورت کو مجہی عنایت فرمائیگا
تو مین آپ کو بالای شاہ برج سی نیچی ڈالون مینی ازروے ہنسی کی کہا کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی
تیری محبت کا فروغ راستی کہتا ہی بام اس خانہ سی آپ کو نیچی ڈال مین اوسکو حکما تجکو دونگا
ہنوز سخن تمام نہ ہوا تہا کہ برق آسا جلد دوڑ کر اپنی کو نیچی ڈالا بجز دگرگونی کی چشم و دہان اوسکی سی

اضافہ خضر خان خاندیسی

خون جاری ہوا مینی اوس نہرل و مطایبہ سی بہت ندامت کھینچی اور آزردہ خاطر ہوا اور
آصف خان سی فرمایا کہ اوسکو گہر لیجاکر تیمارداری کری جو پیمانہ حیات اوسکی کا لبریز ہوا تہا اوسی
آسیب سی مرگیا ع عاشق کہ جان نثار بران آستانہ ساخت * از شوق جان سپرد اجل را بہانہ
ساخت * مہتاب خان کی التماس سی منصب لاچین قاقشال کا اصل و اضافہ سی
ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا انہیں سوانح گذشتہ لکہا گیا ہی کہ روز جشن دسہرہ
کی کشمیر مین اثر گرفتگی نفس کو ناہی دم کا اپنی مین پایا مینی محملاً کثرۂ باریکی اور رطوبت
سیچ مجرای نفس کے جانب چپ مین قریب دل کی گرانی اور گرفتگی ظاہر ہوئی رفتہ رفتہ
نوبت ساتہہ سختی کی پہنچی اطبا کہ ملازمت مین تہی اوّل حکیم روح اللہ مصری کا علاج ہوا
چند روز ساتہہ دواؤن گرم ملائم کے تدبیر کی ظاہراً کچہہ تخفیف محسوس ہوئی جو اوس کی نوبت
اوپر آیا پہر ویسی سختی نی مونہہ دکہایا اس مرتبہ چند روز ساتہہ شیر بز اور پہر ساتہہ شیر شتر کے
کی مشغول رہا سی فائدہ نہ پایا مقارن اسحال کی حکیم رکنا نی کہ سفر کشمیر سی اوسکو معاف کہا تہا او
پیچ آگرہ کی چہوڑا تہا خدمت ملازمت کی پائی اور از روی دلیری اور ظاہر کرنی قدرت کی مرتکب
معالجہ کا ہوا اور مدارا وپر ادویہ گرم و خشک کی رکہا اوسکی تدبیرون سی بہی فائدہ نہ ہوا بلکہ سبب
افزونی حرارت و خشکی دماغ و مزاج کا ہوا اور نہایت ضعف ہوا اور مرض نی مونہہ زیادتی پر رکہا
اور محنت نہایت کو پہنچی اسوقت و اسحالت مین کہ دل سنگ خارا کا مجہہ پر جلتا تہا صدر الصدر حکیم
میرزا محمد کو کہ اطبای عمدہ عراق سی تہا ہیم عہد دولت پدر بزرگوار میری کی ولایت سی آیا تہا بعد
اوسکی کہ تخت سلطنت نی ساتہہ وجود فیض مند کی آراستگی پائی جو ساتہہ جوہر استعداد اور تصرف

طبیعت کی سب سی امتیاز رکہتا تہا بیچ مقام تربیت اوسکی کی ساتہہ خطاب مسیح الزمانی کی امتیاز
بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسری اطباسی کہ ملازمت مین تہی زیادہ کیا اس خیال سی کہ شاید کسی وقت
مین اوقات سی مصدر خدمات کا ہوسکی اوس نا حق شناس نی باوجود چندین حقوق و منت رعایت
کی مجکو بیچ اس عرض مصیبت اندوز کی دیکہہ کر اسی حال کو پسند کر کی اصلا ہاتہہ دوا و علاج کی اپنی کو
آشنا نہ کیا باوجود اوسکی کہ جمیع اطباسی کہ بیچ ملازمت کی حاضر تہی زیادہ امتیاز رکہتا تہا متصدی
علاج کا نہین ہوتا تہا ہر چند عنایت اور التفات ظاہر کرنی مین ساتہہ مدارا اور مواسات کی تکلیف
کرتا تہا وہ زیادہ سخت ہوکر جواب مین کہتا تہا کہ مین اوپر حذاقت و دانش اپنی کی اسقدر اعتماد نہین
رکہتا کہ متصدی علاج کا ہوسکون اور ایسی ہی حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک باوجود نسبت خانہ
زادگی و حقوق تربیت کی متوہم و متوحش اپنی کو ظاہر کرتا تہا بلکہ علاج سی دور ہوتا تہا لاچار ہو کر
ہاتہہ بیچ طرف سی باز رکہکر تدبیرات ظاہری سی دل اپنا اوکہا کر آپ کو تہا حکیم علی الاطلاق کی سونپا اور
جو نسبتہ پیالہ کی تخفیف ہوتی تہی دن کو بہی بخلاف ضابطہ معتادی کی ارتکاب کرتا تہا رفتہ رفتہ زیادہ ہوا
اور ضعف و محنت نی ہونہ ساتہہ زیادتی کی رکہا نورجہان بیگم کہ تدبیر و تجربہ اوس کا ان اطباسی زیادہ
ہی خصوصاً جبکہ از روی مہربانی اور دلسوزی کی ہو سو اوسنی تدبیر کم کرنی پیالہ کی اور تدبیرین مناسب
وقت اور ملایم حال لین اگر چہ آگی اس سی بہی علاج اطبا کا بصلاح و صواب دید اوسکی تہا لیکن
اسوقت مدار اوپر مہربانی اوسکی کے رکہا او شراب کو بتدریج کم کیا اور چیزون نامناسب و غذا او
ناموافق سی محافظت کی امید کہ حکیم حقیقی شفاخانہ غیب سے صحت کامل کرے روز دوشنبہ دوازدہم ماہ
مذکور کر مطابق بست و پنجم شہر شوال اسنہ یکہزار و سی ہجری جشن وزن شمسی نی ساتہہ مبارکی

اور فرحی کی آراستگی پائی جو سال گذشتہ مین بیماری صعب کهینچکر بیچ محنت اور آزردگی کی
گذرا تها نہایت شکر اوس بات کا کہ ایسا سال ساتهہ خیریت کی گذرا اور بیچ شروع سال حال کی
اثر صحت کا اوپر چهرهٔ مراد کی ظاہر آیا نور جہان بیگم نی التماس کی کہ وکلا اوسکی متصدی امین
جشن کی هوین بخدا ایسی مجالس ترتیب کی کہ حیرت افزای نظارگیان هوئی اور حسب تاریخ
سی کہ نور جہان بیگم بیچ عقد ازدواج اس نیازمند کے آئی اگرچہ سب جشنون شمسی و قمری
مین لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیئی لایق اس دولت کی ہو ترتیب کر کی سرمایہ سعادت و نیکبختی
کا جانتا ہی لیکن اس جشن مین بہت بہت تکلفات بڑہا کر آراستگی مجالس اور ترتیب بزم مین
نہایت توجہ بیچ عمل کے لائی اور ایکجماعت بندہای پسندیدہ خدمت سی اور خواصون خاص جدا ان سی
کہ اس ضعف مین ازروی اخلاص و جانفشانی کے ہمیشہ حاضر ہو کر پروانہ وار گرد سر میری کے
پہرتے تہی تہا نوازشات لایق کی خلعت و کمربند و شمشیر مرصع اور خنجر مرصع و اسپ و فیل
اور خوانون پر زر کے ہر ایک کو لایق پایہ اپنی کی سرفراز کیا و باوجودی کہ اطبا سی خدمت
شایستہ ظہور مین نہ آئی تہی اور ساتهہ تهوری خفت کی کہ دو تین دن مین حاصل ہوتی تہی
کسی تقریب سی قسم قسم کی مراحم ظہور مین آتی تہین اس جشن ہمایون مین بہی ساتهہ انعامات
لایق کے نقد و جنس سی کام دل کا اونکو حاصل ہوا بعد فراغ جشن سی خوان جواہر و زر کی
نثار کر کی بیچ دامن اہل نشاط و ارباب استحقاق کی لٹوئی گئی اور جوتک رای منجم کو کہ نوید بخش
صحت و تندرستی سی تہا ساتهہ مہر و روپیہ کے وزن کر کے مبلغ پانصد مہر اور هفت هزار روپیہ
بیچ وجہ انعام اوسکی کی مقرر ہوا آخر مجالس مین جو پیشکش واسطی میری ترتیب دی گئی

تھی ہیچ نظر کے لائی جواہر اور مرصع آلات و قماشہ اور اقسام نفائس سے جو کچھ کہ دل کو پسند پڑا
قبول کیا حاصل کلام کا یہ کہ موازی دو لاکھ روپیہ صرف اس جشن عالی کی بابت اون انعامات
کے کہ نورجہان بیگم نے کیا زیر قلم آیا سوای اوسکی کہ برسم پیشکش اوسنے گذرانی اور سالہای گذشتہ
مین کہ مین صحت رکھتا تھا تین من ایک دو سیر اوپر یا کم مین وزن مین آتا تھا اس سال مین
بسبب ضعف و لاغری کی دو من اور ستائیس سیر وزن ہوا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ الٰہی کو
اعتقاد خان حاکم کشمیر نے ساتھہ منصب چار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار کی سرفرازی پائی
راجہ گجسنگھہ ساتھہ منصب چار ہزاری و تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری میری کی فرزند شاہ
پرویز کو پہنچی بی انتظار فرمان طلب کے بی تاب ہو کر متوجہ ملازمت کا ہوا تاریخ ۱۴ چودھوین ماہ مذکور کو
بساعت مسعود و زمان محمود کی اوس فرزند سعادتمند نی سعادت آستانہ بوسی کی پائی تین بار
گرد تخت کی پھرا ہر چند مبالغہ کر کی سوگند دیتا تہا مین اور منع فرماتا تہا وہ بیقراری اور تضرع کی زیادہ
ہوتا تہا ہاتھہ اوسکا پکڑ کی جانب اپنی کہینچا اور از روی شفقت اور عاطفت کی آغوش مین لیا
اور التفات اور توجہہ بہت ظاہر کیے امید کہ عمر و دولت سی برخوردار ہو تاریخ ۲۰ بیسوین لاکھ روپیہ
ہاتھہ الہ داد خان کی واسطی صرف ضروریات لشکر دکن کی نزدیک خرم کی ارسال کیے اور مشار الیہ
نی ساتھہ عنایت فیل و علم کی سرفرازی پائی ۲۸ اٹھائیسوین کو قیام خان قراول بیگی نی ساتھہ مرض
طبعی کی ودیعت حیات سونپی خدمتگارون مین سی مزاجدان تہا اور قطع نظر فنون شکار سی
اکثر ضروریات سے خبردار رہتا اور پیری میری مزاج کی بہت کی تہی اس واقعہ سی مجکو بہت قلق ہوا
امید کہ اللہ تعالی اوسکو بخشی تاریخ ۱۹ اونیسوین کو والدہ نورجہان بیگم کی رحمت حق کی شامل ہوئی

صفت حمیدہ اسکی بانو خاندان عصمت کی کیا لکہون بلا مبالغہ بیچ پاکی طینتی اور دانائی اور تمام خوبیون کی کہ زیور عورات کا ہی مادر روزگار نی مثل اوسکی نہ جنا ہوگا اپنی ماسی اونکو بزرگ سمجہتا تہا مین نسبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ کو ساتہہ اونکی تہا یقین ہی کہ کسی خاوند کو ایسا ہوگا قیاس چاہیی کرنا کہ اوپر اوسکی غم و الم کیا حادثہ گذرا ہوگا اور اسطرح نسبت تعلق نورجہان بیگم کی تہا ایسی والدہ کی کیا لکہی جاوی کہ احاطہ تحریر سی باہر ہی آصفخان فرزند مثل ضعف خانی با وجود نہایت خردمندی اور دانائی کی جامہ شکیبائی کو چاک کرکی لباس تعلق سی باہر آیا بدر مجروح خاطر کو بیشتر حال گرامی فرزند سی غم بر غم اور درد پر درد زیادہ ہوا ہر چند نصیحت کی گئی سود مند نہ آئی ایکدن مین خود واسطی پرسش اوسکی گیا جو ابتدا شورش مزاج اور آزردگی خاطر اوسکی کی تہی از روی شفقت اور مرحمت کی حرف چند نصیحت آمیز فرماکر صحبت کی اور چہوڑ آتا کہ وہ پریشانی کم ہو بعد چند روز کی جراحت درد اوسکی کو ساتہہ مرہم التفات کی علاج کرکے پہر بیچ لباس اہل تعلق کی لائون اگرچہ اعتماد الدولہ واسطی رضا جوئی میری کی ظاہر مین اپنی کو ضبط کرتا تہا لیکن وہ الفت کہ اوسکو تہی بی اختیار ظاہر ہوتی تہی غرہ آبان ماہ الٰہی کو سربلند خان و جانباز خان و باقی خان نی تہا غنایت نقارہ کی سربلندی پائی عبد اللہ خان نی بارخصت صاحب صوبہ دکن کی بیچ محال جاگیر اپنی کی آیا ساتہہ دیوانیون عظام کی فرمایا تہی کہ جاگیر اوسکی تغیر کرو واسطی اعتماد رای کی حکم ہوا کہ بنزاولی کرکی اوسکو صوبہ مذکور مین پہنچا دی اول اس سی کچہہ احوال مسیح الزمان کا لکہا گیا کہ باوجود چندین حقوق تربیت کے اس قسم کی بیماری مین توفیق خدمت گذاری کی نہ پائی اور عجب تر وہ کہ دفعتًا التماس سفر حجاز کی اوس سبب

کہ بیچ تمام وقتون کی ہر کام مین توکل اس نیازمند کا اللہ تعالی پر ہی کشادہ پیشانی رخصت فرمائے
باوجودیکہ سب قسم کا سامان رکہتا تہا تیس ہزار روپیہ واسطی مدد خرچ کی انعام ہوا امید ہی کہ حکیم
علی الاطلاق بی وسیلہ اطبا اور سبب دوا کی اس نیازمند کو شفاخانہ کرم اپنی سی صحت عاجل اور
شفای کامل عطا کری جو ہوا آگرہ کی بسبب شدت حرارت اور افراط گرمی کی موافق نہ ہوئی تاریخ تیرہوین
روز دوشنبہ آبان ماہ الہی سنہ سولہ مین رایات عزیمت بسمت کوہستان شمالی کی بلند کیی گیی
کہ اگر ہوای آنجا قریب اعتدال ہوگی تو اوپر کنارہ آب گنگ کی کوئی سرزمین خوش کی اختیار
کرکی بنا ایک شہر کی رکہی جاوی کہ موسم تابستان مین محل اقامت ہووے اگر نہ جانب کشمیر کے
عنان عزیمت کی پہیری جاوی اور مظفرخان کو ساتہہ حفظ و حراست دار الخلافہ آگرہ کی ساتہہ نقارہ
و اسپ و فیل کے سرفراز فرمایا اور میرزا محمد مراد اوسکی کو واسطی فوجداری نواحی شہر کی مقرر کرکی ساتہہ
خطاب اسدخانی اور اضافہ منصب کے ممتاز کیا اور باقرخان کو اوپر خدمت صوبہ داری صوبہ اودہ کے
سرفراز کرکی رخصت فرمایا چہبیسوین ماہ مذکور کو نواحی متہرا سی فرزند اقبالمند شاہ پرویز نی اوپر
صوبہ بہار اور محال جاگیر اپنی کی دستوری پائی سروپای خاصہ معہ نادری اور خنجر مرصع اور اسپ
و فیل کے لطف فرماکر رخصت کیا امید کہ عمر سی برخوردار ہووی مکرم خان حاکم دہلی شرف دولت
زمین بوسی کی سرفراز ہوا چہٹی تاریخ کو دار الملک دہلی مین اتفاق نزول ہوا اور دو روز سلیمگڈہ مین
مقام فرماکی نشاط شکار مین مشغول ہوای انہی دنون عرض ہوئی کہ جادو رای کہ ساتہہ کہ عمدہ سرداران
دکن سی ہی ساتہہ رہنمونی سعادت اور بدرقہ توفیق کی دولتخواہی اختیار کرکی بیچ سلک دولتخواہون کی
منتظم ہوا فرمان مرحمت عنوان ساتہہ خلعت و خنجر مرصع کی ہاتہہ تراین داس راٹہور کی عنایت

شکر کی واسطی اوسکی بہیجا غرہ دی ماہ آلہی مطابق ساتوین شہر صفر سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین مقصود
برادر قاسم خان ساتہہ خطاب ہاشم خانی کی اور ہاشم بیگ خوشی سے تہا خطاب جان نثار خانی
کے سرفراز ہوا ساتوین ماہ مذکور کو مقام ہردوار مین کہ اوپر کنارہ گنگ کے واقع ہی نزول سعادت
کا اتفاق پڑا ہردوار معتبر معبد معابد مقررہ ہنود سی ہی اور بہت سی برہمنون نے اسجا گوشہ اختیار
کیا ہی بیچ آئین دین اپنی کی یزدان پرستی کرتی ہین ہر کسینی موافق استحقاق اوسکی کی تصدق نقد
اور جنس سے عطا کیا جو آب ہوا اوس دامن کوہ کی پسند خاطر نہ پڑی اور کوئی سرزمین خوش نہ آئی
طرف دامن کوہ جمو کی قصد فرمایا اندنون بیچ عرض کی پہنچا کہ راجہ بہاو سنگہ ملک دکن مین
مسافر ملک عدم کا ہوا اور افراط شراب سی نہایت ضعیف و زبون ہوا تہا ناگاہ غشی اوسپر
غالب ہوی ہر چند اطبائی تدبیر کی سود مند نہ آئی دوسری دن مر گیا دو عورتین اور آٹہہ باندیین
بیچ آتش وفا اوسکی کی جلین جگت سنگہ برادر کلان اوسکا اور مہا سنگہہ برادرزادہ اوسکا دونون نے
نقد حیات کو شراب سی ضایع کیا مشارالیہ نی اونہون سی بہی عبرت نہ پکڑی نہایت اچہا آدمی
تہا ایام شاہزادگی سی نزدیک میری تہا اور میری تربیت سی ساتہہ مرتبہ پنجہزاری کی پہنچا تہا
جو اوسکی بیٹا نہ تہا نبیرہ برادر کلان اوسکی کو باوجود صغر سن کے اوپر خطاب راجگی کے سرفراز کر
منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا عنایت فرمایا پرگنہ انبر کہ وطن اونکا ہی سابق دستور
اوسکی جاگیر مین رہا تا جمعیت اوسکی متفرق نہ ہو اصالت خان پسر خانجہان منصب ہزاری
ذات و پانسو سوار سی سرفراز ہوا ہشتم ماہ مذکور کو بیچ سرای آلوتہ کی منزل ہوئی جو ہمیشہ
بیچ نشاط شکار کے مشغول رہنا ہوا اور طبیعت واسطی کہانی گوشت اون جانورون کے کہ اپنی ہاتہہ سے

سکار کرون زیادہ راغب ہی اور بباعث وسواس احتیاط کی کہ ایسی امور مین ہی حکم ہے کہ بیچ حضور کی پکایا کرین اور خود مقید ہوکر چینہ دان اون کا ملاحظہ کرتا ہون کہ کیا کہاتے ہین اور کیا ان کی خوراک ہی جو پسند نہ پڑا اوسکو دور کرتا ہون اور اقسام مرغابی سے سوا سونی کے میل نہ تہا جس وقت کہ دارالبرکت اجمیر مین محل نزول رایات اقبال ہوا سونہ مرغابی خانگی کو دیکہا کہ کرم مکروہ کہاتی ہی کہانی اوسکی کو بہی ترک کیا اٹہارہ تاریخ مین ایک مرغابی سکار ہوئے فرمایا مینی کہ حضور مین صاف کرین اوسکی چینہ دان سی اول پاہنگ خورد نکلا بعد ازان بقہ کلان ظاہر ہوا اسقدر کلان تہا کہ جب تک کوئی اوسکو اپنی آنکہون سی نہ دیکہی یقین نکریگا کہ اسقدر کلان کسطرح سی نگلا ہوگا آج سی ارادہ کیا کہ تمام عمر مرغابی نکہاون خان عالم نی عرض کی کہ عقاب سفید کا گوشت بہت لذیذ و لطیف ہوتا ہی اسلیی عقاب سفید طلب کرکے بیچ حضور کی پاک کرایا اتفاقاً چینہ دان اوسکی سی دس بقہ نکلی نہایت کراہیت و نفرت پیدا ہوئی اکیسوین تاریخ سہرند کا باغ مسرت افزای خاطر ہوا دو روز مقام کرکی سیر و تماشی اوسکی سی دل خوش کیا ان دنون خواجہ ابوالحسن نی صوبہ دکن سی آکر سعادت ملازمت کیے پائی مورد عنایات روز افزون کا ہوا آغرہ بہمن ماہ آلہی کو بیچ نور سرا کی اتفاق منزلکا پڑا منصب معتمد خان کا اصل و اضافہ سی دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کے حکم ہوا خان عالم نے ساتہہ صاحب صوبگی آلہ باس کے سرفرازی پائی اسپ و سروپا و شمشیر مرصع عنایت کرکے رخصت فرمایا مقرب خان اوپر منصب پنجہزاری ذات و سوار کے ممتاز ہوا آروز مبارک شنبہ کہ کنار آب بیاہ پر مقام ہوا قاسم خان نی لاہور سی آکر سعادت

آستانہ بوسی کی پائی باسوز ملیدار بلوارہ ایک جانور ملاحظہ مین گذرانا کہ لوگ کوہستانی
اوسکو جان بہن کہتی ہین مانند قرقاول کی ہی کہ تدرو بہی اوسکو کہتی ہین رنگ اوسکا
بعینہ مانند مادہ قرقاول کے ہی جثہ مین برابر قرقاول سفید کے باسونی عرض کی کہ یہ جانور
برف کی پہاڑ پر ہوتا ہی اوسکی خوراک سبزہ ہی تدرو گہر مین رکھکر بچہ اوس سی لیتی ہین
اور گوشت اقسام اوسکی کا جوان وکلان سی کہانی مین آیا تدرو کی گوشت کو اسکی گوشت
سی کچہہ نسبت نہین گوشت اسکا بہت لذیذ ہی اس کوہستان مین جو جانور دیکہی اونمین
سی ایک پہول نکار ہی کشمیری اوسکو سونلو کہتی ہین مادہ طاوس سی کچہہ چہوٹا ہوتا ہی پشت
ودم ہردو بازو مائل سیاہی اور مثل چتر خال سفید رکہتا ہی اور شکم سینہ کی آگی تک سیاہ
ساتہہ خالون سفید کی اور بعضی خال سرخ بہی ہین اور پر بازو کی نہایت سرخ آتشین کمال
براقی وخوبی کی ساتہہ اور چونچہ سی گردن کی پیچہی تک بہی سیاہ چمکتی ہوئی اور اوپر
سکی دو شاخ اور کان اوسکی فیروزہ رنگ اور گرد آنکہون کی پوست سرخ اور حلقوم کی
نیچی پوست گول مقدار دو کف دست کی اور درمیان اوسکی مقدار یک کف دست کی بنفشہ
رنگ ہی اور اوسکی درمیان خال فیروزہ رنگ ہی اور ہر ایک کی گرد خط فیروزہ رنگ کہنچا ہوا
مشتمل آٹہہ کنگرہ پر اور گرد اوسکی خط فیروزہ بعرض دو انگشت سرخ گل شفتالو کی مانند اور
پہر اوپر گردن اوسکی کے خط فیروزہ رنگ اور پر بازو اوسکی بہی سرخ زندہ کو تلوایا ایک سو باون
تولہ کا تہا بعد ذبح اور صاف کرنی کے ایک سو اٹہتالیس تولہ کا ہوا دوسرا مرغ زرین ہی
جسکو لاہور والی منال اور کشمیری اوسکو پوط کہتی ہین اوسکا رنگ مثل سینہ طاوس کی

اور سر پر کاکل اور دم اوسکی مقدار چار پانچ انگشت کی زرد مانند شہپر طاوس کی اور
جسم برابر قاز کی لیکن گردن قاز کی دراز اور بڑی ڈول ہی اور اسکی کوتاہ و خوش قطع جو کہ
میری بھائی شاہ عباس نی کئی مرغ زرین طلب کیی تھی اسواسطی مینی چند ہمراہ اون کے
ایلچی کی بھیجی دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آراستہ ہوا نور جہان بیگم نے بیشتالیس آدمیون
کو امرا اور مصاحبون مین سی خلعت دیا چودہوین تاریخ موضع بہلون متعلقات موضع
ستاسی خیام گاہ ہوا جو ہمیشہ سی سیر کانگڑہ اور اوسکی پہاڑون کی منظور تھی اسواسطی
بڑی لشکر کو وہین چہوڑ کر ہمراہ مصاحبون اور خدمتگارون کی سیر قلعہ کو متوجہ ہوا اثنا
اور اعتماد الدولہ کو بسبب بیماری کی لشکر مین چہوڑ گیا اور صادق خان میر بخشی کو اوسکی
بیمارداری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسری دن اعتماد الدولہ کا حال تنگ سنکر اور بسبب
پریشانی نور جہان بیگم کے بی اختیار لشکر مین لوٹ آیا اور پچہلی دن اوسکی دیکہنی کو گیا
وقت جان کندنی کا تہا کبھی ہوشیار اور کبھی بیہوش ہو جاتا تہا نور جہان بیگم نی میری طرف
اشارہ کرکی اوس سی پوچہا کہ ان کو پہچانتی ہو اوسنی ایسی نزع و تعب مین یہہ شعر انوری کا اوسکی
جواب مین پڑہا ؎ آنکہ نابینای مادرزاد اگر حاضر شود * در جبین آرایش عالم ببیند مہتری
دو گھڑی تک وہین اوسکی پاس رہا جب ہوش مین آتا تو عمدہ اور سمجھ کی باتین کرتا غرض سترہوین رات
اوس مہینی کی انتقال کیا مین کیا کہون کہ اس واقعہ سی مجہپر کیا گذرا وزیر عاقل و کامل اور مصاحب
دانا ہی و مہربان تہا باوجود ایسی بڑی خدمت سلطنت کی کہ آدمی سی ممکن نہین جو کام
وزارت مین سبکو اچھی رکہی لیکن اوسکی آئین کوئی غرض لیکر نہین گیا کہ ہر بار اوس لوگ

وفات اعتماد الدولہ پدر نورجہان

میری خیرخواہونکو خوشدل رکہتا تہا اور حاجتمندون کو کامیاب بیشک یہہ اوسی کا کام تہا
جبسی کہ اوسکی بی بی کا انتقال ہوا تہا پہر نہ سمہلا ہر روز گلتا جاتا تہا اگرچہ ظاہر مین درستی کاروبار
سلطنت کی لیئی اور مقدمات دیوانی کی اپنی ور پر محنتین اوٹھائی تہین لیکن باطن مین اوسکی
جدائی سی جلتا تہا یہان تک بعد تین مہینی بیس دن کی رحلت کرگیا دوسری دن مین
اوسکی عزیزون اور فرزندون کی پرسش کو گیا اور اکتالیس آدمیون کو اوس کی قریبون مین
سی اور بارہ شخصون کو اوسکی نوکرون مین سرو پا دیکر لباس ماتمی سی نکالا اور دوسری
دن کوچ کرکی قلعہ کانگڑہ کی طرف گیا اور بعد چار منزل کی دریای بان گنگا پر مقام لشکر ظفر پیکر
کا ہوا الف خان و شیخ فیض اللہ قلعدار کانگڑی کی آکر زمین بوس سی مشرف یاب ہوی
اور وہین پیشکش راجہ جیبا کی ملاحظہ ہوی ملک اوسکا پچیس کوس پر کانگڑی سی ہی لیکن
اوس کوہستان مین اوس سی بہتر کوئی راجہ نہین ہر کہین کی راجہ بہاگ کر اوسی کی
ملکہین امان پاتی ہین بہت سخت راہین اور کہاٹیان اوس کی ملکمین ہین آجتک
کسی بادشاہ کا مطیع نہوا تہا اور کسیکو پیشکش نہین بہیجی اسکا بہائی پہلی سی میری
خدمت مین آکر سرفراز ہوا تہا اور راجہ کی طرف سی مراسم بندگی کی ظاہر کی تہین مین
اوس راجہ کی لیاقت سی خوش ہوا اور اوسکو عنایات شاہی سی سرفراز کیا چوبیسوین
تاریخ قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم دیا کہ قاضی اور میر عدل اور سب علمای ہمراہ چلکی قلعہ مین
جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کرین اور دین محمدی کو رواج دین پہر ایک کوس راہ چلکر
قلعہ مین پہنچا اور عنایت الہی سی وہان اذان و خطبہ اور گاؤکشی وغیرہ کہ ابتدای بنا ہی

اوس قلعہ سی آج تک وہان نہ ہوا تہا اپنی روبرو جاری کرایا اور سجدی شکرہ اوس نعمت
کے کہ کسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوی تہی ادا کرکے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد اندر قلعہ کے
بناوین یہہ قلعہ کانگڑہ کا ایک اونچی پہاڑ پر ہی اور اسقدر مضبوط ہی کہ اگر سامان اور زر بہم جمع
ہو تو پہر اوسکو کوئی لی نہین سکتا اگرچہ بعضی جگہہ ضرب توپ و تفنگ کی اوسپر پڑی ہی
لیکن قلعہ والون کو کچہہ نقصان نہین اوسمین تیئیس برج اور سات دروازہ ہین دورہ
اوسکی اندر کا ایک کوس پندرہ جریب کا ہی طول پاو کوس دو جریب کا اور عرض قریب بائیس جریب
کی بلندی اوسکی ایک سو چودہ گز کی ہی اور اوسکی اندر دو حوض ہین طول مین دو جریب اور عرض مین
ڈیڑہ جریب کی بعد سیر قلعہ کی بت خانہ درگا کی دیکہنی کو کہ ساتہہ نام بہون کی مشہور ہی متوجہ ہوا مین
ایکعالم کو وہان گمراہ پایا کہ قطع نظر کافرون سی گروہا گروہ مسلمان دور دور سی آکر وہان نذرین
چڑہاتی ہین اور اوس کالی پتہر کو پوجتی ہین نزدیک اوس بتخانہ کی دامن کوہ مین گندہک
کی کہان ہی اور ہمیشہ بالتش آتش سی وہان سی شعلہ نکلتا ہی اوس کا کفار نی جوالہ مکہی نام رکہا ہی
اور اوس بت کی کرامت اوسکو قرار دی ہی حقیقت مین ہنودنی موافق اپنی عقیدہ کے
عوام الناس کو فریفتہ کیا ہی ہندو کہتی ہین کہ جب مہادیو کی عورت کی عمر تمام ہوئی اور
مری تو مہادیو بسبب کمال محبت کی اوسکو کاندہی پر لیی پہرتا تہا بعد مدت کی وہ سڑ گئی اور اوسکا
ہر عضو ایک جگہہ پر گرا بسبب شرافت ہر عضو کی ہندوون نی اون مقامونکی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب
اعضا مین بہتر ہی اسی پہاڑ پر گرا اسواسطی اسکو سب جگہہ سی بزرگ زیادہ جانتی ہین اور بعضی
کہتی ہین کہ یہہ پتہر جسکو کفار اب پوجتی ہین وہ پتہر نہین جو کہ آگی تہا بلکہ اوس اگلی پتہر کو ایک

لشکر اسلام نی یہان آکر اوٹہا کر پانی مین ڈال دیا اور اوسکو کوئی نکال لیسکا اور بہت دنون
شور شرک کا یہان سی موقوف ہوگیا تہا یہان تک کہ ایک فریبی برہمن اپنی بافیت کی واسطی
ایک پتہر کہین چہپا آیا اور اوسوقت کی راجہ کی پاس آکر بولا کہ مینی درگا کو خواب مین
دیکہا ہی کہ مجہسی کہی ہی کہ مجکو فلانی جگہ ڈالا ہی جلد مجکو لیجاؤ اوس راجہ نی بیعقلی اور طمع زر سی
کہ نذرون مین حاصل ہوگی برہمن کی کہنی کو معتبر رکہہ کر لوگون کو اوسکی ہمراہ بہیجا اور وہ اوس
پتہر کو لا کر یہان غرتسی رکہہ کر پوجنی لگی اور از سر نو گمراہی شروع ہوئی والعلم عند اللہ پہر
بتخانہ سی درہ پہاڑ کی سیر کو جو کوہ مدار مشہور ہی گیا مین اور ایک نفیس جگہہ اور آب و ہوا
اور سبزہ اور لطافتین جمع مقام ہی وہان پانی پہاڑ کی اوپر سی نیچی گرتا ہی مینی وہان
حکم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہہ کی لایق یہان بناوین پہر پچیسوین تاریخکو وہان لوٹ
کر لشکر مین آیا اور الف خان اور شیخ فیض اللہ کو عنایت اسپ و فیل سی سرفراز کر کی
رخصت قلعہ کی طرف فرمایا پہر وہانسی کوچ کر کی دوسری دن قلعہ نور پور خیام گاہ لشکر عزو اقبال
کا ہوا وہان لوگون نی عرض کی کہ اس جنگل مین مرغ جنگلی بہت ہین چونکہ مینی جب تک
جنگلی مرغون کا شکار نہین کہیلا تہا اسواسطی دوسری دن مقام کر کی سیر و شکار سی لطف
اوٹہایا چار مرغ عاری وہ بدن اور رنگ مین بلاو مرغون سی مشابہ تہی لیکن اون کی یہہ
خاصیت ہی کہ اگر اونکو پاؤن پکڑ کر اوٹہا لٹکالو تو جہان تک لیجاؤ آواز نہین کرتی اور بلاو
مرغ اسطرح بہت چلاتی ہین اور اون کی پر بی غوطہ دی گرم پانی مین بخوبی دور ہوجاتی ہین یہہ
بات بہی برخلاف بلاو مرغون کی ہی مینی کباب و رکہانا اونکی گوشت کا پکوایا کچہہ عمدہ نہ ہوا

جو بدن مین بڑا تہا اوسکا گوشت بی مزہ اور خشک زیادہ تہا جوان کا گوشت کچہہ تری
رکہتا ہی لیکن مزہ خوب نہین یہہ مرغ ایک تیر کی ٹپہ سی زیادہ نہین اوڑتی چہوٹی ان
مین کی سبز رنگ ہوتی ہین اور مرغین سیاہ اور زرد رنگ قدیمی نام اس نورپور کا
دہمری ہی جبسی کہ راجہ باسونی قلعہ تہر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہان بنائی ہین
میری نام کی مناسبت سی اسکو نورپور کہتی ہین تخمینا تیس ہزار روپیہ یہان کی عمارتون مین
صرف ہوا ہی اور ہندوون کا مکان کیسی ہی تکلف سی موافق اپنی سلیقہ کی بناوین دلنشین
وخاطر پسند نہین ہوتا لیکن چونکہ وہ مکان عمدہ اور منزل فرحت افزا تہی اسواسطی مینی
حکم کیا کہ لاکہہ روپیہ خزینہ عامرہ سی دیی جاوین کہ موافق اس زمین کی یہان عمدہ
مکانات بنین یہہ مجہسی لوگون نی عرض کی کہ اس نواح مین ایک سناسی موتی رہتا ہے
کہ تعلقات دنیا سب ترک کیی ہین مینی کہا اوسکو حضور مین لاوین کہ اوسکی حقیقت
دریافت کیجاوی ہندوونکی عابد اور زاہدون کو سرباسی کہتی ہین اسکی معنی یہہ ہین
کہ تارک تمام چیزون کا لوگون نی سرباسی کو سناسی کرلیا ہی اور ان فقیرون
کی بہت جماعتین ہین اور سرباسیون مین بہی کئی گروہ ہین اور اونمین سی ایک
قسم ہی جسکو موتی کہتی ہین یعنی بالکل مردہ کہ ہر کام مین اختیار اپنا چہوڑ دیتی ہین
اور پتہر کی طرح ہو جاتی ہین زبان سی ہرگز نہین بولتی اور اگر دس روز تک ایک جگہہ کہڑی رہین
تو قدم آگی یا پیچہی نہین ہٹاتی غرض کہ اپنی اختیار سی کچہہ حرکت نہین کرتی اور پتہر کی حکم مین ہین
جب وہ میری روبرو آیا اور مینی اوسکا حال تحقیق کیا تو اوسمین ایک عجیب استقامت و مضبوطی

مینی پائی اپنی دل مینی کہا کہ شاید یہہ نشی مین کچھہ بولی یا حرکت کری پہر چند پیالی دو آتشی
شراب کی اوسکو پلوائی لیکن اوسکی حال مین بسر مو فرق نہ ہوا اور اوسیطرح پڑا رہا یہانتک
کہ بیہوش ہوگیا مثل مردہ کی لوگ اوسکو اوٹہا کر لیگئی لیکن خداوند کریم نی بڑا فضل
کیا کہ اوسکی جان پر کچھہ صدمہ نہوا ان دنون بی بدل خان نی تاریخ فتح کانگڑہ کی اور تاریخ
تعمیر مسجد کی کہ قلعہ مین بنوائی تہی مجہسی عرض کی میری پسند آئی اسواسطی یہان لکہی گئی
سے شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر ابن شاہ اکبر ❊ کہ شد بر ہفت کشور بادشاہ از حکم تقدیری
جہانگیر و جہانبخش و جہاندار و جہانآرا ❊ کہ از بخت جوان و جہان آئین شد از پیری
بشمشیر غزا این قلعہ را بکشود تاریخش ❊ خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جہانگیری

اور تعمیر مسجد کی یہہ تاریخ ہے

نور دین شاہ جہانگیر بن شاہ اکبر ❊ بادشاہی ست کہ در دہر ندارد ثانی
قلعہ کانگڑہ بگرفت بتائید آلہ ❊ ابر تیغش کہ کند قطرہ او طوفانی
شد چو از حکم وی این مسجد پر نور بنا ❊ کہ منور شود از سجدہ او پیشانی
ہاتف غیب بگفت از پی تاریخ بناش ❊ مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی

پہر غرہ اسفندارمذ کو جاگیر اور سب مال اور اسباب اعتماد الدولہ کا نور جہان بیگم کو مینی عنایت کیا
اور حکم کیا کہ ان کی نوبت و نقارہ کو بعد نوبت بادشاہی کی بجایا کرین پہر چوتہی تاریخ پرگنہ
کشتہ ہونہ مقام لشکر ظفر اثر کا ہوا اسروز خواجہ ابو الحسن ساتہہ منصب عالی دیوانی کل کی سرفراز
ہوا اور بیٹیس آدمیون کو امرای دکن سی خلعت دیا اور ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ نی

منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سی سربلندی پائی اور اسی اثنا مین عرضداشت خرم کی آئی کہ خسرو نی آٹھوین تاریخ کو درد قولنج سی وفات پائی اوبیسوین کو کنارہ دریای بہت کی مقام ہوا وہان قاسم خان منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سی سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو فوجدار دہلی کا مقرر فرمایا اور منصب اوسکا معہ اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر ہوا اور اس سی اول مینی قراول اور شکاریون کو حکم دیا تہا کہ شکارگاہ کرجہاک مین شکار دن کو گہیرین جب مینی سنا کہ وہان شکار گہیری مین آیا ہی چوبیسوین[۲۴] کو ساتھ چند مصاحبون کے اوسطرف روانہ ہوا اور ایک سو چوبیس[۱۲۴] جانور وہان شکار کیی اور وہین سنا کہ ظفر خان پسر زین خان نی دار فانی سی کوچ کیا مینی اوسکی بیٹی کو منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا

سترہوان جشن نوروز کا جلوس مبارکسی

پیر کی رات جمادی الاولی کی مہینہ مین سن ہکزار اکتیس[۱۰۳۱] ہجری سی بعد گذرنی ایک پہر پانچ گہڑی کے آفتاب عالم افروز نی دولتسرای حمل مین گذر کیا اور سترہوان سال جلوس اس نیازمند کا ساتھ خوشی اور فیروزی کی شروع ہوا اور اس خوشی کی دن مین آصفخان نی منصب شش ہزاری ذات و سوار سی سرفرازی پائی اور قاسمخان کو حکومت صوبہ پنجاب پر بہاتی اور گہوڑا اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور اسی ہزار درب زنبیل بیگ ایلچی شاہ ایران کو بطریق انعام کی دیی اور چہٹی تاریخ کو مقام راول پنڈی مین

لشکر ظفر پیکر کا ڈیرا ہوا وہان فاضل خان خدمت بخشی گری سی سرفراز ہوا اور زینل بیگ
کو حکم دیا کہ تا بدولت جب تک کشمیر سی لوٹین لاہور مین آرام رہی اور اکبر قلی خان
لنگہہ کو ہاتی عنایت ہوا اور مینی ان دنون مین ذکر سنا تہا کہ ایران کا بادشاہ ازراہ
خراسان واسطی لینی قندہار کی آیا ہی اگرچہ یہہ بات اوسکی اگلی دوستی سی بعید معلوم
ہوتی تہی اور سمجہہ مین نہین آتا تہا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کری
اور میری ایک ادنی نوکر پر کہ تین سو چار سو آدمیون سی قندہار مین رہتا ہی خود چڑہائی کری
لیکن جو احتیاط شرط بادشاہی اور لازمہ سلطنت ہی اسواسطی مینی زین العابدین بخشی
احدیون کو مع فرمان مرحمت عنوان خرم کی پاس بہیجا کہ معہ عساکر فیروزی آثر اور
فیلان کوہ شکوہ اور بڑی توپ خانہ کی کہ اوس صوبہ مین اوسکی کمک کو مقرر ہی بہت جلد
میری ملازمت مین حاضر ہو اگر یہہ خبر سچ ہو تو اوسکو ساتہہ لشکری حساب کی خزانہ کثیر دیکر
اوسطرف روانہ کرون تا عوض عہد شکنی کا اوسکو دیوی پہر آٹہوین تاریخ کو حسن ابدال
مین منزل ہوئی وہان فدائی خان کو منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی سرفراز
کیا اور بدیع الزمان کو بخشی گری احدیون پر مقرر فرمایا بارہوین تاریخ کو کہ دن جمعہ کا تہا
مہابت خان نی کابل سی آکر سعادت زمین بوسی کی حاصل کیے اور مورد عنایات شاہانہ
ہوا اسواشرفی بطور نذر اور دس ہزار روپیہ بطریق تصدق کی پیش کیی پہر خواجہ ابو حسن
نی اپنی سوارون کو آراستہ کرکے ملاحظہ کرایا دو ہزار سوار خوش اسپہ فرد مین لکہی گیی
اون مین چار سو برق انداز تہی پہر اوس منزل مین شکار گہیرا ڈالکر کہیلا تینتیس جانور

نیر و بندوق سی وہان ماری اور وہین حکیم مومنا نی معرفت رکن السلطنت مهابت خان کے
دولت ملازمت کی حاصل کی اور ازروی علم و مهارت اپنی کی میری علاج کو تیار
ہوا امید ہی کہ اللہ تعالی اوسکو مبارک کری اور منصب امان اللہ پسر مهابت خان کا
دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سواروں کا مقرر ہوا اونیسوین تاریخ باہر نکلی مکھی کی ورود دام
اقبال کا ہوا اور جشن بزرگ نی بیچ اوسجگہہ کے آراستگی پائی مهابت خان کو طرف کابل کی رخصت
فرماکر گھوڑا اور ہاتی اور خلعت مرحمت فرمایا منصب اعتبار خان کا پنجہزاری ذات اور چار ہزار
سوار کا حکم ہوا چونکہ وہ بندہ قدیم الخدمت ہی اور بہت پیر ضعیف ہوگیا تہا لہذا ساتھ صوبہ داری صوبہ آگرہ
کے سرفراز فرمایا اور نگہبانی قلعہ و خزانہ کی ساتھہ عہدہ اوسکی کی مقرر کی تہی اور ساتھہ فیل و اسپ و خلعت
کے ممتاز کر کے رخصت کیا اور اونیسوین تاریخ بیچ کہالی کنوار کی ارادت خان نی کشمیر سی آکر
سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کیے دوسری تاریخ اردی بہشت ماہ الہی کو خطہ دلکشا
کشمیر مین ورود ہوا امیر میران ساتھہ منصب دو ہزاری و پانصدی ذات اور چودہ سو سوار
کے سرفراز ہوا آئندہ واسطی آرام رعایا اور سپاہ کی مرسوم فوجداری کو برطرف کر کے حکم ہوا
کہ تمام ممالک محروسہ مین بعلت فوجداری مزاحمت نکرین زبردست خان میر توزک
ساتھہ منصب دو ہزاری ذات اور سات سو سوار کے ممتاز ہوا تیرہوین تاریخ بصواب دید اطبا
حاجتمند حکیم مومنا کی بازوی چپ سی فصد لیکر سبک ہوئے امین مصری خان کو سروپا و حکیم مومنا کو
دس ہزار درب انعام ہوئی بموجب التماس خرم کے منصب عبد اللہ خان کا ششہزاری مقرر
ہوا سرفراز خان ساتھہ عنایت نقارہ کی سرفراز ہوا بہادر خان اوزبک نی قندہار سی

آکر دولت زمین بوسی کی پائی سو اشرفی بصیغہ نذر اور چار ہزار روپیہ بطور تصدق کی پیشکش
کیی مصطفی حاکم ٹھٹہ فی شاہ نامہ اور خمسہ شیخ نظامی کا مصور بعمل وستادان ساتہہ اور تحفون کے
بہیجا تہا نظر اقدس مین گذرا غرہ خرداد ماہ آلہی کو لشکر خان نے ساتہہ منصب چار ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار کی سرفرازی پائی اور میر جملہ کو منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور ہزار
سوار عنایت ہوا اور امراء صوبہ دکن کی اسیطرح ساتہہ اضافون منصب کے سرفراز ہوی سزاوار
خان فی سہ ہزاری اور دو ہزار و پانصد سوار کا منصب پایا سربلند خان ساتہہ ڈہائی ہزار ذات
اور دو ہزار دو سو سوار کے باقی خان ساتہہ دو ہزار و پانصدی اور دو ہزار سوار کے
شیرزہ خان ساتہہ دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار کے اور جان سپار خان ساتہہ دو ہزاری
ذات اور دو ہزار سوار کی میرزا والی ساتہہ دو ہزار او ر پانصدی اور ہزار سوار کے میر بدیع الزمان
پسر میرزا شاہرخ ساتہہ ہزار اور پانصدی ذات و سوار کی زاہد خان ساتہہ ہزار اور پانصدی
اور سات سو سوار کی عقیدتخان ساتہہ ہزار و دو صدی اور تین سو سوار کی ابراہیم حسین کاشغری
ساتہہ ہزار و دو صدی اور چہہ سو سوار کے اور ذوالفقار خان ساتہہ ہزاری ذات و پانصد سوار
کے راجہ گجسنگہہ و ہمت خان ساتہہ عنایت نقارہ کی ممتاز ہوی اور بتاریخ دوسری ماہ
الٰہی سید بایزید بخطاب مصطفی خانی سرفراز ہوا اور نقارہ بہی مرحمت ہوا انہین دنون مین
بہور خان کہ خدمتگاران نزدیک سی ہی ساتہہ فرمان مرحمت عنوان کی فرزند اقبالمند
شاہ پرویز کے لانی کو رخصت ہوا چند روز قبل اس سی عرضیان متصدیون صوبہ قندہار
کی مشتمل اوپر عزیمت شاہ ایران کے واسطی تسخیر قندہار کے پہنچی تہین اور دل صدق

آئین نظر اون نسبتون گذشتہ اور حال کی تصدیق آمعنی کی نہین کرتا تہا یہان تک کہ عرضی
فرزند خان جہان کی پہنچی کہ شاہ عباس نی ساتہہ لشکر عراق اور خراسان کی آکر قندہار گہیر
لیا حکم فرمایا مینی کہ ساعت واسطی باہر آنی کی کشمیر سی مقرر کرین اور خواجہ ابو الحسن دیوان اور صادق
خان بخشی پہلی موکب منصور سی طرف لاہور کی جا کر پہنچی شاہزادون عالی مقدار کی سات لشکر دکن
اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کی اور ساتہہ ایکجماعت امیرون سی کہ بیچ رکاب ظفر قرین کی حاضر
ہین اور اون لوگون کو کہ پہلی دری محال جاگیرون اپنی سی پہنچین نزدیک فرزند خانجہان کی طرف
ملتان کی روانہ کرین اور ایسی ہی توپخانہ اور حلقہ مست ہاتہیون کی اور خزانہ اور سلاح خانہ سامان
کر کے بہیجین چونکہ درمیان ملتان اور قندہار کی آبادی کم ہی بغیر تیاری ذوقہ کی پہنچنا لشکر کا
متصور نہین ہی سو واسطی مقرر ہوا کہ غلہ فروشون کو کہ جنکو اصطلاح ہندی مین بنجارہ کہتی ہین
دلاسا کری اور زر دیکی ہمراہ لشکر کی کرین کہ ازوقہ کی تنگی نہ پہنچین یہان پر بنجارہ ایک گروہ ہی مقرر
بعضی ہزار بیل اور بعضی کم و بیش رکہتی ہین اور غلہ دیہات سی لا کر شہرون مین پہنچتی ہین اور ہمراہ
لشکرون کی رہتی ہین ہمراہ اس لشکر کی کم سی کم ایک لاکہہ بلکہ زائد لاکہہ بیل سی ہوگا امید کہ
توفیق کریم کارساز سی لشکر ساتہہ آلات و اسلحہ کے باسامان ہو کر اصفہان تک کہ پایہ تخت
اوسکا ہی کسی جا توقف و تامل نہ ہو خان جہان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پہنچنی لشکر تک ملتان
سی قصد اوس جانب کا نکرین اور نہ گہبراوی اور گوش و بر حکم کے رکہی بہادر خان اوزبک ساتہہ
عنایت گہوڑی اور سروپا کے سرفراز ہو کر واسطی کمک لشکر قندہار کی مقرر ہوا افضل خان ساتہہ
منصب دو ہزاری ذات اور ہفتصد و پنجاہ سوار کے ممتاز ہوا چونکہ عرض ہوا کہ فقرا کشمیر کی مو

زمستان مین جاڑی کیے شدت سی محنت کہینچتی ہین اور ساتہہ سختی اور دشواری کے
بسر کرتے ہین حکم فرمایا مینی کہ ایک قریہ اعمال کشمیر سی کہ تین چار ہزار روپیہ حاصل اوسکا ہو
حوالہ ملا طالب اصفہانی کے کرین کہ بیچ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنی پانی وضو کی مسجدون
مین صرف کرین جو کہ بیچ عرض کی پہنچا کہ زمینداروں کشتوار کی نی سر مخالفت و عصیان کا اوٹہا کر
ساتہہ فتنہ اور فساد کی مشغول ہین ارادتخان کو حکم ہوا کہ جلد اور تیز جاکر پہلی اوسی کے آرام کو
قایم کرین تنبیہ اصیل برکی جڑ فساد اونکی کی اوکہیڑ ڈالی استی تاریخ مین زین العابدین نی کہ واسطے
بلانی خرم کے گیا تہا آکر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرار داد اوسکا یہی ہی کہ ایام برسات کو مانڈو کے
قلعہ مین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووی عرضداشت اوسکی پڑہی گئی مضمون عبارت اور ملتمسات
اوسکی سی بہتری نہین ظاہر ہوتی تہی بلکہ آثار بی دولتی کی پائی جاتی تہی لاجرم فرمان ہوا کہ جو وہ
ارادہ حاضر ہونیکا درگاہ پر بعد گذرنی برسات کی رکہتا ہی مناسب ہے کہ امرای عظام بندہای
درگاہ کو کہ واسطے کمک اوسکی مقرر ہین خاصکر سادات بارہہ اور بخاری اور شیخزادون اور
افغانون اور تمام راجپوتون کو طرف درگاہ کے روانہ کری میرزا رستم اور اعتقادخان کو حکم
ہوا کہ پہلی لاہور کو جاکر تیاری لشکر قندہار کی کرین مشارالیہ ایک لاکہہ روپیہ برسم مدد عنایت
ہوا اور عنایت خان اور اعتقادخان کو نقارہ مرحمت ہوا ارادتخان کہ واسطے تنبیہ اور
تادیب مفسدان کشتوار کی گیا تہا بہتون کو قتل کرکی اور اکثرون کو ضبط کرکی اور سب طرح سی مضبوط
کرکے بیچ خدمت کی مشغول ہوا معتمدخان کہ ساتہہ خدمت بخشیگری ملک دکن کی اختصاص
رکہتا تہا جو وہ مہم انجام کو پہنچی حسب التماس مشارالیہ کی طلب کیا گیا تہا استی تاریخ کو پہنچکر

سنہ پانزدہ

آستان بوسی کی ہی اور عجائبات سی یہہ ہی کہ بیچ حرم سرای عفت کی ایک دانہ موتی کا
کہ چودہ پندرہ ہزار روپیہ کی قیمت رکہتا تہا گم ہوا تہا جوتک رای نجومی نی عرض کیا کہ انہی
دو تین دنون مین ظاہر ہوتا ہی اور صادق خان رمال نی عرض کیا کہ بیچ انہین دو تین روز
کے کسی جگہہ سی ہم پہنچتا ہی کہ ساتہہ صفائی اور پاکیزگی کی متصف ہو مثل عبادتخانہ اور
اوس جگہہ کی کہ مخصوص ساتہہ نماز اور تسبیح اور اشتغال کے ہو اور ایک عورت رمالہ نی عرض کیا کہ جلد تر
ظاہر ہوویگا اور عورت سفید پوست ازروی شگفتگی کی لاکر حضرت کی ہاتہہ مین دیویگی اتفاقا
تیسری روز ایک نی کنیزان ترک سی بیچ عبادتخانہ کی پاکر ساتہہ تمام خوشحالی کے مسکراتی
ہوئی بیچ ہاتہہ میری کی دیا جو سخن تینونکا موافق ہوا ہر ایک ساتہہ انعام خاطر خواہ کی سرفراز
ہوا جو کہ کچہہ غرائبات سی تہا لکہا گیا بیچ اندنونکی کوکب اور خدمتگارون وغیرہ بارہ آدمیون کو
کہ بندہای درگاہ سی ساتہہ سزاولی امرای صوبہ دکن کی تعین فرمایا مینی کہ اہتمام اچہا کر
کے جو کچہہ کہ ہو تمام حاضر درگاہ کرین کہ بیچ لشکر فیروزی اثر قندہار کی بہیجا جاوے جوان دنون
مین مکرر بیچ عرض کی پہنچا کہ خرم نی بیچ بعضی محال کے جاگیر نورجہان بیگم اور شہریار کی سی بی
اجازت دست تصرف دراز کیا ہی تمام پرگنہ دہولپور سی کہ بیچ جاگیر فرزند شہریار کی دیوان اعلی
سی تنخواہ ہوئی تہی دریا نام افغان کو نوکرون اپنی سی سات ایکجماعت کی بہیجا اور اوسنی
سات شریف الملک ملازم شہریار کی کہ بعہدہ فوجداری اوس محل کی مقرر تہا لڑائی کی اور
بہت آدمی طرفین سی قتل ہوی ہین اگرچہ توقف اوسکی بیچ قلعہ مانڈو کی اور معروضون
دور از حساب و نامعقول سی کہ بیچ عرضیون اپنی کی ظاہر کرنی اوسکی مین جرات کی تہی ظاہر ہوتا تہا

کہ عقل اوسکی برگشتہ ہی لیکن سننی اس اخبار کی سی یقین ہوا کہ حوصلہ اوسکی گنجایش
ان تمام حمایتون اور تربیت کی کہ بیچ حق اوسکی کی ہوئی ہی نہین ہی اور دماغ اوسکا خلل پذیر
ہی اسواسطی راجہ وزرا فقرن کو کہ خدمتگارون قدیم سی ہی اور نزدیک تہا پاس اوسکی بہیجکر اس
جرات و بی باکی سی باز پرس فرمائی تہی اور فرمان ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنی کا کرکی قدم
راستہ اپنی درشاہ راہ ادب سی باہر نہ رکہین اور اوپر حال جاگیر اپنی کی کہ دیوان اعلی سی تنخواہ
پائی ہی خوش رہین اور ہرگز ارادہ آپکا ملازمت مین نکرین اور ایکجماعت بندوقچی کہ واسطی
حملہ تفنگدار کی طلب کی تہی جلد روانہ درگاہ والا کے کری اگر خلاف حکم کی ظہور مین آیا نتیجہ اوسکا
ندامت ہوگی بیچ انہین دنون کی میر ظہیر الدین پوتا میر میران بیٹا شاہ نعمت اللہ مشہور کی ایران سی
آکر ملازمت کی خلعت اور ہشت ہزار درب انعام ہوا۔ اجالہ دکہنی کی ساتہ فرمان عنایت
عنوان کی نزدیک راجہ نرسنگہہ دیو کی رخصت پائی کہ نزد اوسکی کرکی حاضر کری پہلی اس سی واسطی
رعایت بسیار اور مرحمت بیشمار کی کہ ساتہ خرم اور فرزندون اوسکی کی رکہتا تہا جبکہ اوسکی لڑکی کو
بیماری سخت ہوئی تہی ساتہ اپنی قرار دیا تہا مینی کہ اگر خدای تعالی اوسکو صحت دیگا پہر شکار بندوق
کا نکرونگا مین اور کسی جاندار کو ساتہ اپنی کی آزردہ نکرون باوجود اس شوق و ذوق کی کہ مجکو ساتہ شکار
کی تہی خاصکر ساتہ شکار بندوق کی مدت پانچ برس سی گرد اوسکی نگیا مین بیچ انہین دنون کی کہ
خاطر مین کامون لایق اوسکی سی گرانی قبول کی تہی طرف شکار بندوق کی توجہ فرمائی مینی اور حکم کیا
کہ کسیکو بہی بندوق کی دو تنخواہ مین نچہوڑین بیچ تہوڑی مدت کی اکثر کو بندون سی ذوق
بندوق لگانی کا ہوا اور ترکش بندون نی بسبب مجری اپنی کی اوپر پیٹہ گہوڑی کی ورزش

پہنچائی اور پچیسوین تاریخ ماہ مذکور مطابق ساتوین شوال کو بیچ ساعت نیک و مختار کے
کشمیر سی طرف لاہور کی روانہ ہوا مین تمہاری داسبی ہمین کو ساتھہ فرمان مرحمت
عنوان کی نزدیک اُناکرن کی بہیجا مینے کہ بیٹا اوسکی کو ساتھہ جمعیت کی ملازمت مین لاوے
میر ظہیر الدین ساتھہ منصب ہزاری ذات اور چہار سو سوار کے سرفراز ہوا جو عرض مین پہنچا
کہ وہ قرضدار ہی دسہزار روپیہ انعام فرمائی مینی غرہ شہریور ماہ الٰہی کو سرچشمہ اچھول منزل
نشاط ہوئی دن مبارک شنبہ کی سنرناک مین بزم پیالہ نی آرایش پائی بیچ اسدن مبارک
کی فرزند سعادتمند شہریار نی ذمہ خدمت قندہار اور تسخیر اوس دیار کا کیا ساتھہ منصب بارہ
ہزاری اور آٹھہ ہزار سوار کے سرفرازی پائی خلعت خاصہ ساتھہ نادری تکمہ مروارید کے
عنایت ہوا اندنون ایک سوداگر دو دانہ بڑی موتیون کے ملک روم سی لایا تہا اون مین
سی ایک سوا اشقال کا دوسرا ایک تی کم اس سی ہر دونون کو بقیمت ساٹھہ ہزار روپیہ کے
نور جہان بیگم نے خرید کر اسی روز پیشکش کیے جمعہ کی دن دسوین تاریخ ساتھہ تجویز حکیم
مومنا کی سید ہاتھہ کی فصد کہلوائی مقرب خان کہ بیچ اس فن کی کمال رکہتا تہا ہمیشہ
وہی فصد میری لیا کرتا تہا اور کیا امکان کہ کبہی خطا کری لیکن دو مرتبہ خطا کی تو بعد اوسکی
قاسم برادرزادہ اوسکی نی کہولی خلعت اور دو ہزار روپیہ مشار الیہ کو دیگر ہزار درب حکیم مومنا
کو انعام ہوی میر خان حسب التماس خانجہان کی ساتھہ منصب ہزاری و پانصدی
اور نوسو سوار کی سرفراز ہوا اکیسوین تاریخ ماہ مذکور کو جشن وزن شمسی نی آرایش پائی
سال چونسٹہ عمر اس نیاز مند درگاہ الٰہی کا ساتھہ فرخی اور مبارکی کی شروع ہوا امید کہ

مدت عمر کی بیچ مرضیات ایزدی کی مصروف ہووی اور اٹھائیسوین تاریخ کو واسطی
سیر آبشار اودہر گے گیا جو چشمہ مذکور خوبی وگوارائی مین مشہور تہا ساتہہ آب گنگ اور
آب درہ لار کی روبرو اپنی تلوایا پانی اودہر کا آب گنگ سی تین ماشہ بہاری ہوا اور پانی
گنگ کا آب لار سی آدہ ماشہ سبک زائد ہوا تیسویں تاریخ مقام ہیراپور مین نزول بارگاہ
اقبال کا ہوا باوجود اسکی کہ ارادتخان نی خدمت کشتوار کی خوب کی جو کہ رعایا باشندہ کشمیر کی
طریقہ سلوک اوسکی سی شکوہ کرتی تہی اعتقادخان کو ساتہہ حکومت صوبہ کشمیر کی سرفراز کرکی
گہوڑا اور خلعت اور شمشیر خاصہ دشمن کی پار ہوجانی والی اوسکو عنایت فرمائی مینی اور ارادتخان کو
اوپر خدمت لشکر قندہار کی تعین کیا مینی کنور سنگہہ راجہ کشتوار کو بیچ قلعہ گوالیار کی مقید تہا رہا کرکی
کشتوار اوسیکو عنایت فرمایا مینی اور گہوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا اوسکو عنایت ہوا حیدر
ملک کو طرف کشمیر کی بہیجا مینی کہ درہ لار سی نہر پانی کی بیچ باغ نورافزا کی لاوی تیس ہزار روپیہ
واسطی مصالح اور مزدوری کی اوسکی حوالہ ہوی بارہوین ماہ مذکور کو پہاڑون جمو سی باہر آکر
بیچ نہر کے مقام ہوا دوسری روز سکار قمرغہ کیا مینی داوربخش پسر خسرو کو منصب پنجہزاری ذات
اور دوہزار سوار کا عنایت ہوا چوبیسوین تاریخ آب چناب سی گذر فرمایا مینی میرزا رستم نی
لاہور سی آکر ملازمت کی آٹہی تاریخ افضلخان دیوان خرم کا عرضداشت اوسکی لایا اور ملازمت
کی بی اعتدالیون اپنی کو لباس معذرت کا پہنا کر اوسکو بہیجا کہ شاید سخن آرائی اور چرب زبانی اپنی
سی کار برآری کری اور اوسکی ناہمواری کی اصلاح کری مینی اصلا توجہ نفرمائی خواجہ ابوالحسن
دیوان اور صادقخان بخشی نی کہ پہلی واسطی سامان لشکر قندہار کی طرف لاہور کی گئی تہی سعادت

آستان بوسکی پائی غرہ آبان ماہ آلہی کو امان اللہ پسر مہابت خان سات منصب سہ ہزاری ذات
اور ستره سو سوار کے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان واسطی طلب مہابتخان کی بہیجا گیا انہون
عبداللہ خان کو واسطی خدمت قندہار کی بلایا تہا مینی اوسنی حجان جاگیر اپنی سی اگر زمین بوسی
کے جو تہی ماہ مذکور کو ساتہہ مبارکی اور فرخی کی داخل لاہور مین ہوا مین الف خان نی منصب
دو ہزاری اور پندرہ سو سوار سی سربلندی پائی دیوان عظام کو حکم ہوا کہ جاگیرین خرم کی کہ
بیچ سرکار حصار اور میان دوآب ور اس حدود کے تنخواہ رکہتی ہین اوس جماعت کی کہ اوپر
خدمت قندہار کی مقرر ہوی تنخواہ کرین اور وہ بعوض اسکی صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سی
جسجگہہ چاہی متصرف ہو اور افضل خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمان ہوا کہ صوبہ گجرات
اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہوا ان جاگہون سی جہان پر چاہی محل اقامت کا
قرار دیکر بیچ ضبط اوسحدود کی مشغول ہی ایکجماعت بندوقچی کہ بیچ حضور کی واسطی
یورش قندہار کی طلب ہوی ہی اور سزاول واسطی لانی اون کی کی تعین ہو گئی ہین جلد طرف
درگاہ کی بہیجی اور پہر نگہبانی احوال اپنی کی کری فرمان ہماری سی نگذری ورنہ ندامت اوٹہا
ویگا اسی روز گہوڑا انچاق اول کر طویلون خاصہ مین امتیاز رکہتا تہا عبداللہ خانکو عنایت
ہوا چہبیسوین ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایلچیون شاہ ایران کی تی دولت بار
یابی کی پائی بعد ادا کرنی رسمین کورنش و تسلیمات کے نوشتہ شاہ ایرانکا پیش کیا فرزند خان
جہان کی نی حسب الحکم جریدہ ملتان سی پہنچکر ملازمت کی ہزار مہر اور ہزار روپیہ اور بہہ اوٹہارہ
گہوڑی پیشکش گذرانی مہابت منصب ششہزاری ذات اور پانچہزاری سوار سی سرفراز ہو

میرزا رستم کو ہاتہی عنایت کیا راجہ سارنگ دیو کو اوپر زمیندار اولی راجہ نرسنگہہ دیو کی تعین فرمایا
مینی کہ جلد تر اوسکو اوپر درگاہ کے حاضر کری ساتوین تاریخ آذر ماہ آلہی کو ایلچیون شاہ عباس کو
کہ بدفعات آئی تہی خلعت اور خرچ دیکر رخصت فرمایا مینی وہ خط کہ بیچ معذرت قندہار کے
مصحوب حیدر بیگ کی بہیجا تہا جواب اوسکا کہ لکہا گیا تہا دونون بیچ اس اقبالنامہ کے ثبت ہوئی

نقل نامہ دارای ایران

بنسیمین دعاؤن کی کہ خوشبوئون قبولیت اوسکی سی غنچہ مراد کا کہل کر خوشبو زیادہ کرنی والی
دماغ یگانگی کا ہو اور روشنیین تعریفون کی کہ حجاب خلوص اوسکی سی محفل اتحاد کی روشن ہو کر
سیاہی دور کرنیوالی غالیہ بیگانگی کی ہو عطر بزم محبت وولا حضرت اعلیٰ ظل آلہی کا اور شمع
جمع صدق وصفا اوس نفس پرورده آلہی کا کرکی ظاہر رای انور اور مکشوف ضمیر منیر ضیا
گستر کی کرتا ہی کہ اوپر دل دانش پسند اور خاطر آسمان پیوند اوس والا دربجان برابر کی آئینہ
چہرۂ دانش اور بینش اور مرآت جمال حقایق آفرینش کا ہی عکس پذیر ہوا ہوئی کہ بعد وقوع
قضیہ ناگزیر رحلت نواب جنت مکان علیین آشیان کی روشن کرے اللہ تعالیٰ دلیل اوسکی
کیسی کیسی قضایا ایران مین واقع ہوئی بعضی ممالک تصرف منسوبون اس دودمان ولایت
مکان کیسی باہر ہوگئی جو یہہ نیاز مند درگاہ بی نیاز کا متقلد امور سلطنت کا ہوا ساتہہ برکت
توفیقات ربانی اور حسن توجہ دوستونکی انتزاع تمام ممالک موروثی کا کہ بیچ تصرف مخالفونکی
تہی کیا جو کہ قندہار بیچ تصرف والا دودمان کی تہا اونکو آپسے جان کر متعرض اوسکا نہ ہوا عالم
اتحاد و برادری سی امیدوار تہا مین کہ تم بہی بطریق آبای عظام جنت مقام اپنی کے

اونکی سوءنیتی مین توجہ مبذول فرماو جوکہ آپ نی احکام مین غفلت کی بکر ساتہہ نامہ اور پیغام اور
کنایہ اور صریح کی بتصریح طلب اوسکی کی مینی لایق ہی کہ تمہاری نظر ہمت مین یہہ ملک حقیر قابل
تنگ پکڑنی کے نہ ہو مقرر فرماوین کہ بیچ تصرف اولیای انخاندان کی دیکر رفع ظن دشمنون
اور بدگویون کا اور قطع زبان حاسدون اور عیب جویون کی کرین اور ایکجماعت نی پیشتر
اس امر کو عقدہ تعویق مین ڈالا تہا جبکہ حقیقت اس مقدمہ کی نی دوست و دشمن کی درمیان
مین شہرت پائی اور آپکی طرف سی کوئی جواب مشعر رد و قبول پر نہ پہنچا خاطر عاطر مین
پہنچا کہ طرح سیر و شکار قندہار کی ڈالون کہ شاید اس سبب سی گماشتی اوس برج ونامدار کامگار کی
از روی روابط الفت و خصوصیت کی کہ درمیان ہمارے تمہارے مسلوک ہی موکب اقبال کا استقبال کرکی
خدمت اشرف مین حاضر ہون اور از سر نو اہل عالم پر رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاہر ہوکر باعث
کوتہی زبان حاسدون و بدگویون کا ہووی ساتہہ اس ارادہ کی بی سامان قلعہ گیری کے
متوجہ ہوکر جبکہ الوکا ہی فراہ پر پہنچی ہم منشور عاطفت بہتی اور پر اظہار سیر و شکار قندہار کی وہانکے
حاکم کو بہیجا مینی کہ مہمان پذیر ہو عزت آثار خواجہ باقی ککراق کو طلب فرماکر نزدیک حاکم
اور امرای قلعہ کی پیغام بہیجا ہمنی کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل اللہ اور نواب ہمایون
ہمارے کی جدائی نہین ہی اور آگاہی کہہ طرفین ہمی سمجہتی ہین اور ہم بطور سیر متوجہ اس صوبہ کی
ہوی ہین ایسی بات نکرین کہ رنج خاطر ہو آنہون نی مضمون حکم اور پیغام مصلحت انجام کو
گوش حقیقت نیوش مین نسنا اور مراسم الفت و اتحاد جانبین کو خیال نکرکی اظہار تمرد
و عصیان کا کیا تب حوالی قلعہ کی پہنچکر پہر عزت آثار مشار الیہ کو طلب فرمایا مینی اور جو کچہہ لازمہ نصیحت

کا تھا اوس سی کہلا بھیجا اور دس روز تک عساکر منصور کو تاکید فرمائی تھی کہ گرد قلعہ کی نہ جاوین اوسکو
نصیحتین فائدہ مند نہ ہوئین اور مخالفت مین اصرار کیا جو زیادہ اسسے مصلحت کو گنجایش نہ تھی
لشکر ظفر لباس باوجود موجود ہونی اسباب قلعہ گیری کی تسخیر قلعہ مین مشغول ہوا تھوڑی دنمین
برج قلعہ کو ساتھہ زمین کی برابر کیا کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا امن چاہی تھی بھی رابطہ محبت کو
کہ قدیم الایام سی فیمابین ان دو سلسلہ بلند کی مسلوک ہی اور طریقہ برادری کو کہ از سر نو زمانہ
میرزائی اوس اورنگ نشین بارگاہ جاہ وجلال کےسی درمیان تمہاری اور نواب ہمایون ہمارے
کی ایسا استحکام پایا کہ رشک افزای سلاطین روی زمین کا ہوا ہی منظور نظر رکھہ کر مقتضای مروت
جانکی تقصیرات وزلات اونکی کو معاف فرماکر سالماً غانماً باتفاق حیدر بیگ تو باشی کی کہ صوفیون
صادق اخلاص اس خاندان سی ہی روانہ درگاہ معلی پر کیا قسم ہے حق کی کہ بنیاد محبت اور الفت موروثی
اور مکتسبی کی جانب اس دوست کی سی نہ اوس سلسلہ مرتبہ کی مضبوط و مستحکم ہی کہ بسبب صدور
بعضی امور کی جو بسبب تقدیر پردہ امکان سے ظاہر ہوئی ہین خلل پاوی ؎ میان ما و تو رسم جفا
نخواہد بود ❊ بجز طریقہ مہر و وفا نخواہد بود ❊ امید کہ اوسجانب سی بھی یہی طریقہ پسندیدہ
مسلوک ہوکر بعضی امور غریبہ کو منظور نظر خجستہ اثر کا نفرماکر اگر کوئی خدشہ برپا ہو ساتھہ
حسن الطاف ذاتی اور محبت قدیمی کی اوسکی دور کرنے مین کوشش کرنگی گل ہمیشہ بہار
یکدلی ویگانگی کو سرسبز رکھکر تمام ہمت آسمان کی بنیاد والی ساتھہ استحکام مبانی وفاق اور تصفیہ
مناہل اتفاق کے کہ نظام بخش انفس و آفاق کا ہی مصروف فرماوین اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو
متعلق اپنی جان کر جس کسی کو چاہین عنایت فرماکر احکام بخشین کہ لامضایقہ اوسکو سونپا

حاوی ان جزئیات کا کیا اعتبار جو امرا اور حکام کہ قلعہ مین تھی اگرچہ مرتکب چند کاموں کی کہ منافی دوستی کی تھی ہوی لیکن جو کہ واقع ہوا ہماری جانب سی ہوا اور اونہون نی جو کچہہ لازمہ نوکری و شرط جان سپاری کا ہی ادا کیا یقین کہ وہ حضرت بہی شفقت شاہانہ و مرحمت بادشاہانہ شامل حال انکی فرما کر ہمکو اون سی شرمندہ نہ کرینگی زیادہ کیا طول کیا جاوی ہمیشہ لوای سحاب سا ہم آغوش تائید آغیبی ہو

جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرّی لباس حد و قیاس کی اور ستایش مبرّا آلایش تشبیہ و التباس ہی اوس یگانہ معبود کو لایق کہ استحکام عہود اور مواثیق بادشاہان عظیم الشان کو سبب انتظام سلسلہ آفرینش کا اور اتحاد فرمان روایان جہان کو باعث آرام و آسایش اور موجب امان و آرامش خلایق کا کہ ودیعتہای حضرت خالق کی ہین اونسی گردانا ہی مصداق اس بیان اور مؤید اس برہان کی موافقت و اتحاد اور رابطہ وداد ہی کہ فیما بین اس دودمان رفیع الشان کی متحقق ہوا ہی اور پیچ زمانہ دولت افزون ہماری کی اسقدر مضبوط و مستحکم ہوا کہ محسود بادشاہان نامی و سلاطین دوران کا ہی وہ شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ فلک بارگاہ دارا گروہ گردون شکوہ زیبندہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرۂ برومند ریاض سلطنت او بہت نہال بوستان نبوت و ولایت نقاوۂ دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی کی سبب باعث دریی افسردگی گلزار محبت و دوستی و یکتادلی کی کہ انقراض زمان و اختلاف گردش دوران تک امکان مٹہنی عبار خلل کا نہ تہا ہوی تم ظاہر رسم اتحاد اور یگانگی فرمان روایان اس جہان کی یہی ہوگی کہ عین استحکام اخوت و دوستی مین کہ قسم طرفین سی ہوگئی ہو اور ساتہہ کمال موافقت روحانی و مصادقت

کے فیما بین ساتھہ جان کے فرق نہ ہو ملک و مال کی کیا حقیقت ہی اسطرحسی واسطی سیر و
شکار کی آوین بنہ صد حیف پر محبت بیش از قیاس ما پ وارد ہوئے مکتوب محبت طراز
خوش اسلوب الفت پرداز سی کہ معذرت سیر و شکار قندہار مین مصحوب سعادت نصاب حیدر بیگ
اور ولی بیگ کی ارسال کیا تھا مشعر اوپر صحت ذات ملائک صفات کی تہا پہونچا خوشی کے
اوپر موہبہ روزگار خجستہ آثار کے کہلی اوس برادر کامگار عالی مقدار کی عقل گیتی سنوار سے پوشیدہ
نہ ہی کہ تا پہنچنی ایلچی مبارک پیام زنبیل بیگ کے بیچ درگاہ آسمان جاہ کی کسی طرح ساتھہ خط و
پیام کے بیچ مقدمہ خواہش قندہار کی کچھہ اظہار نہوا تہا اوس وقتین کہ ہم بیچ سیر و شکار خطہ
دلکشا ی کشمیر کے مشغول تہی ہم دنیا داروں دکن کی نے کوتہ اندیشی سی قدم جادہ اطاعت
و بندگی سی باہر رکھہ کر راستہ عصیان کا پکڑا اسلیے اوپر ذمہ ہمت شاہانہ کی تنبیہ و تادیب کوتہ اندیشون
کے لازم ہوئی اور رایات نصرت آیات نی بیچ دار السلطنت لاہور کی نزول اجلال فرما کر
فرزند شاہ جہان کو ساتھہ لشکر ظفر اثر کی اوپر سر اون بے سعادتوں کی تعین فرمایا ہمنی اور
خود متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کی ہوئی ہم کہ زنبیل پہنچا اور خط محبت افزا اوس زینت بخش
اورنگ شاہی کا پہنچایا اوس تعویز دوستی کو اوپر اپنی شگون لیکر بارادہ دفع کرنی فساد
دشمنوں اور مفسدوں کی متوجہ طرف دار الخلافہ آگرہ کے ہوا مین بیچ قمیہ گہر بار در نثار
کے اظہار خواہش قندہار کا نہوا تہا زنبیل بیگ نے زبانی ظاہر کیا بیچ جواب اوسکی فرمایا ہمنی
کہ ہمکو ساتھہ اوس برادر کامگار کے کسی چیز سی دریغ نہین ہی انشاء اللہ تعالی بعد سر انجام
مہم دکن کی جسطرح کہ مناسب دولت ہوگا تمکو رخصت کرینگی اور فرمایا ہمنی جو کہ مسافت

دور و دراز طی کر کی آئی ہو چند روز بیچ دار السلطنت لاہور کی آرام لو کر ہم تم کو بلا لین گی بعد پہنچنی آگرہ
کی کہ مستقر دار الخلافت ہی مشار الیہ کو طلب کیا ہمنی واسطی رخصت فرمانی کی عنایت ایزدی جو قرین
حال اس نیاز مند درگاہ الٰہی کی ہی فتح سی مطمئن خاطر ہو کر متوجہ پنجاب کا ہوا مین اور ارادہ مشار الیہ کی
رخصت کا کیا بعد سرانجام بعض مہمات ضروری کی بہ سبب گرم ہوجانی ہوا کی متوجہ خطہ کشمیر جنت
نظیر کی کہ بیچ لطافت اور نزاہت آب ہوا کی مسلم الثبوت سیاحون ربع مسکون کا ہی ہوئی ہم
بعد پہنچنی کی اوس خطہ دلکشا مین زنبیل بیگ کو واسطی رخصت کی طلب کیا ہمنی کہ ہم خود بدولت
توجہ فرما کر سیرگاہین نزہت بخش فرح افزا اوسکی ایک ایک وسکو دکہلاوین کہ اس اثنا مین
خبر پہنچی اوس برادر کامگار کی بعزم تسخیر قندہار کہ ہرگز میری خیال مین نہ آئی پہنچی بڑی حیرت
ہوئی کہ ایک اندہا گانو کیا مقدار رکہتا ہی کہ خود بسعادت واسطی تسخیر اوسکی کی متوجہ ہون
اور ایسی دوستی و برادری سی چشم پوشیدہ رکہین باوجود اسکی کہ مخبران راست گفتار خبر پہنچاتی
تہی ہم باور نہین کرتی تہی جب کہ خبر محقق ہوئی اوسی گہڑی عبد العزیز خان کو حکم فرمایا ہمنی کہ
مرضی اوس برادر کامگار کی سی تجاوز نکری اب تک سر رشتہ برادری کا مستحکم ہی ہم اس الفت
و یکجہتی کی درجہ کو زیادہ ملک عالم سی جانتی تہی اور کسی عطیہ کو ساتہہ اوسکی نہین تولتی تہی پس لایق
اور مناسب برادری کی یہ تہا کہ آنی ایلچی تک صبر فرماتی شاید ساتہہ اوسی مطلب و مدعا کی کر آیا
تہا کام بنا خدمت مین پہنچتا پہلی پہنچنی ایلچی سی مرتکب ایسی امر کی ہونا آیا اہل روزگار پیرایہ عہد
و صداقت اور سرمایہ مروت و فتوت کی قصور کو کسطرف راجع کرینگی اللہ تعالی ہر وقت حافظ و ناصر و معین
ہو جیو فقط ✤ بعد رخصت فرمانی ایلچی کی ہمگی ہمت واسطی تنبیہ لشکر قندہار کی مصروف رکہہ کر

فرزند خان جہان کو کہ واسطی بعضی مصلحتون کی طلب ہوا تہا فیل اور اسپ خاصہ با شمشیر و خنجر مرصع او
خلعت عنایت کر کی رخصت فرمایا کہ پہنچنی شہزادی شہریار تک ساتہہ لشکر ظفر آثار کی بیچ ملتان کے
توقف کر کی منتظر حکم کا رہی اور باقر خان کو فوجدار ملتان کا تہا بیچ درگاہ والا کی طلب کیا گیا علی قلی
بیگ درمن کو ساتہہ منصب ہزار و پانصدی کی سرفراز کر کی واسطی کمک مشار الیہ کی مقرر کیا اور
ایسی ہی میرزا رستم کو ساتہہ منصب پنجہزاری کی بلند مرتبہ کر کی بیچ خدمت اوس فرزند کی لشکر مذکور
مین معین فرمایا لشکر خان نی صوبہ دکن سی آ کر ملازمت کی تعینات لشکر مذکور سی ہوا اسد خان
افغان اور میرزا علی شیر خان اور مکرم خان اور اکرام خان اور باقی امرا کو کہ صوبہ دکن اور محالون جاگیرون
اپنی سی آئی تہی اسپ و خلعت دیگر ساتہہ ہمراہی خان جہان کی رخصت فرمایا عمدۃ السلطنت
آصف خان کو بیچ دار الخلافت آگرہ کی بہیجا کہ کل خزانہ مہر اور روپیہ کو کہ آغاز سلطنت حضرت
عرش آشیانی سی اب تک جمع ہوا ہی بیچ درگاہ کی لاوی صالت خان بسیر خان جہان خان نے
ساتہہ منصب دو ہزاری اور ہزار سوار کی سرفرازی پائی محمد شفیع بخشی صوبہ ملتان ساتہہ خطاب خانی کے
سرفراز ہوا شریف وکیل فرزند اقبال مند شاہ پرویز کو رخصت فرمایا کہ بہت جلد جا کر اوس فرزند
کو ساتہہ لشکر صوبہ بہار کی ملازمت مین لاوی اور فرمان مرحمت عنوان بخط خاص لکہہ کر تاکید
بہت واسطی آنی اوسکی کی گئی بیچ اثنا اسکی میر میران پوتا شاہ نعمۃ اللہ کا ساتہہ مرگ
مفاجات کی فوت ہوا امید کہ اہل آمرزش سی ہو میرزا بیگ قراول کو فیل مست نی دبا کر مار
ڈالا بجای اوسکی امام وردی کو مقرر کیا مینی جو بسبب ضعف کی کہ دو برس آگی اس سی
عارض ہوا تہا اور اب تک موجود ہی دل و دماغ نی ہمراہی نہ کی کہ ساتہہ لکہنی سوانح و وقایع کے

مشغول رہا ان دنوں میں معتمد خان نے خدمت دکن سے آ کر ملازمت کی جو بندوں
مزاجدان اور شاگردوں سخن فہم سے تھا اور پہلے بھی سررشتہ اسکے منگا اور ضبط وقایع کا
بیچ عہدہ اوسکے تھا حکم فرمایا میں نے کہ اس تاریخ سے کہ لکھا ہے میں نے آگے کو مشارالیہ اپنے خط
سے لکھے اور میرے مسودات میں داخل کرے اور جو کچھ کہ ازین بعد واقع ہو بطریق روزنامچہ
کے مسودہ کر کے ساتھ تصحیح میری کے پہنچا کر بیاض میں لکھتا رہے

اس جگہہ سے مسودات لکھے ہوئے معتمد خان کے ہیں

ان دنوں میں کہ بالکل ہمت جہان کشا واسطے تیاری لشکر قندہار کے مصروف تھی خبریں
ناخوش تغیر حال اور بے اعتدالیوں خرم کے بیچ عرض کے پہنچی تہیں موجب توحش اور تردد
خاطر کا ہوتی تہیں بنابرین موسویخان کو کہ بندوں باخلاص اور مزاجدان سے ہے واسطے گزارنے
پیغاموں تہدید و ترغیب اور بیان نصایح ہوش افزا کے نزدیک اوس بیدولت کے بہیجا میں نے
کہ ساتھہ رہنمونی سعادت کے اوسکو گران خواب غفلت و غرور سے بیدار کرے اور اوپر ارادوں
باطل اور مقصدوں فاسد اوسکے کے وقوف حاصل کر کے بیچ خدمت کے دوڑے کہ جو کچھہ کہ
مقتضاے وقت ہو عمل کیا جاوے غرہ بہمن ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری آراستہ ہوا
اس جشن مبارک میں مہابتخان نے صوبہ کابل سے آ کر سعادت ملازمت کی پایئے
اور مورد عنایات خاص کا ہوا یعقوبخان بدخشی کو ساتھہ عنایت نقارہ کے بلند پایگی
بخشکر اوپر صوبہ کابل کے تعین فرمایا مقارن اسحال کے عرضداشت اعتبار خان کی آگرہ سے
پہنچی کہ خرم ساتھہ لشکر نکبت اثر کے مانڈو سے روانہ اسطرف ہوا ظاہرا بخبر طلب خزانہ کے سنکر

ایک بیچ بنیاد دسکی کی پڑی اور ناصبور ہو کر نی تا بانہ روانہ ہوا تنا یدا ثنای راہ مین آگی
اوپر خزانہ کی پہنچ کر دست اندازی کری اسواسطی رای صواب نمانی لیا جا کہ بہم شیر کا
کی کنارہ آب سلطان پرویز تک نہضت فرمانا چاہیی اگر اس بی سعادت نی ساتھہ
رہنمونی بد رقہ ضلالت کی قدم بادیہ جلادت مین رکہا ہو تو جلد جا کر سزا کردار ناہنجار کی
بیچ دامن روزگار اوسکی کی رکھی جاوی اور اگر طور دوسرا ظاہر ہو موافق اوسکی کیا جاوی ساتھہ
اس غزیمت کی ستروین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود اور زمان محمود کی کوچ واقع ہوا مہابتخان نی
ساتھہ عنایت خلعت خاص کی سرفرازی پائی ایک لاکہہ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکہہ روپیہ
عبد اللہ خان کو ساتھہ صیغہ مساعدت کی حکم ہوا میرزا خان لشکرین خان کو ساتھہ فرمان مرحمت
عنوان کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بہیجکر تاکید ہیش از ہیش بیچ طلب اوسکی کی گئی
راجہ سارنگ دیو واسطی طلب سنگہہ دیو کی گیا تہا آکر ملازمت کی عرض کی کہ راجہ ساتھہ جمعیت
شایستہ اور افواج آراستہ کی ملیدہ تہانیسر مین ساتھہ سعادت رکاب کے مفتخر ہووینگا بیچ آنا
چند روز کے مکرر عرائض اعتبار خان کی اور دوسرے بندون کے دار الخلافہ آگرہ سی پہنچی کہ خرم نے
برگشتگی اوربی دولتی سی حقوق تربیت کو ساتھہ عقوق کی مبدل کر کی پانون ادبار کا جہالت
اور ضلالت کی جنگل مین رکہہ کر جازم اس طرف کا ہی اس سبب سی واسطی برلانی
خزانہ کی صلاح دولت نجانکی واسطی استحکام برج و بارہ و لوازم قلعہ داری کی مشغول ہوا ہین
اور ایسی ہی عرضی آصفخان کی پہنچی کہ اوس بی دولت نے پردہ آزرم کا پہاڑ کر منہ وادی
ادبار مین رکہا ہی دشمن آنی اوسکی سی بو ہی خیر نہین آتی ہی جو صلاح دولت کی خزانہ کی

لانی مین نہ تہی حراست ایزدی مین سونپ کر خود متوجہ ملازمت کا ہی بنا برین آپ سلطان پور
سی عبور فرما کر ساتہہ کوچ متواتر کی متوجہ واسطی تنبیہ و تادیب اوس سیاہ بخت کی ہوا ہین اور حکم
فرمایا مینی کہ بعد ازین اوسکو بی دولت کہا کرین اس اقبالنامہ مین جہان لفظ بی دولت مذکور
ہوا اوسی سی کنایہ ہوگا تربیتون اور مرحمتون سی کہ بیچ حق اوسکی کے ظہور مین آئین اب تک کیسی
بادشاہ نی ساتہہ فرزند اپنی کی اسقدر عنایتین نہین کین وہ کچہہ کہ پدر بزرگوار نی ساتہہ برادرون
میری کی لطف کیا تہا مینی ساتہہ نوکرون اوسکی کی مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب و علم و نقارہ کا
کیا کہ اوراق گذشتہ مین بہ تقریبات ثبت ہوا اور اوپر مطالعہ کرنی والون اس اقبالنامہ کی پوشیدہ نہوگا
کہ کسقدر توجہ و تربیت اوسکی حق مین مبذول ہوئی اسلیے یہان زبان قلم کو شرح اوسکی سی کوتاہ رکہا
مین کونسی رنج اپنی کو لکہون کوفت و ضعف سی بیچ ایسی ہوای گرم کی کہ میری مزاج کی ناموافق ہی
سواری اور تردد چاہیی کرنا اور ساتہہ اسحال کے اوپر ایسی ناخلف کے چاہیی جانا بہتسی لوگون بندون سی
کہ برسون تمہیت کر کی ساتہہ مرتبہ امارت کی پہنچایا تہا آج کی روز چاہیی تہا کہ جنگ اوزبک یا قزلباش کے
کام آتی بسبب شومی اوسکی کے سیاست فرما کر اپنی ہاتہہ سی ہلاک کیا الحمد للہ کہ ایزد جلشانہ نی اسقدر حوصلہ اور
بردباری کرامت فرمائی کہ ان سبکی تاب سکیی لانا اور ایکطرح سکیی نبہانا اور اوپر اپنی آسان جانا لیکن
وہ کہ دل پر گرانی کرتا ہی اور مزاج غیرت کو پرآشوب کہتا ہی یہہ ہی کہ ایسی وقتمین لائق تہا کہ فرزندان
سعادت گزین اور امرای اخلاص آئین ساتہہ معاونت ایکدوسرکی تلاش خدمت قندہار و خراسان کی
کہ ناموس سلطنت کا ہی کرتی اس نسبی سعادت نی تیشہ اوپر پانون دولت اپنی کی مارکر سنگ راہ اس
عزیمت کا ہوا اور مہم قندہار کی بیچ عقدہ تعویق اور توقف کی پڑی امید اللہ تعالی ان بگڑ اینیوکو

خاطر سے اوٹھاوے اسوقت بیچ عرض کے پہنچا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقدر اور
فدائی خان میر توزک نے ساتھ اوس بے دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کرکے ابواب مراسلات
مفتوح رکھے جو وقت مقتضی مدارا اور اغماض کا نہ تھا تینونکو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص احوال کے
جو بیچ حرام نمکی اور بد اندیشی اور بد سگالی خلیل اور محترم کی شک و شبہہ نہ تھا اور شمل میرزا رستم کی امرائے اوپر
بے اخلاصی اور بد سگالی خلیل کے قسمیں کھاتے تھے گزرا اونکو ساتھ سیاست کے پہنچایا اور فدائیخان کو کہ عیار
اخلاص آلایش تہمت و نقصان سے پاک تھا قید سے چھوڑکر سرفراز کیا راجہ روز افزون کو رسم دلجوئی کے
نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بھیجا تھی کہ ہمراہ لیکر کے اوس فرزند کو ساتھ لشکر ظفر اثر کی جلد تر ملازمت میں
پہنچاوے تا کہ اوس بیدولت کو جیسا کہ چاہیے سزا کردار ناپسندیدہ کی پہنچے خواہر خان خواجہ سرا ساتھ خدمت
اہتمام دربار محل سرفراز ہوا غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کہ نو بسر امور عساکر منصور ہوا آسد خان عرضداشت اعتبار
خان کے پہنچی کہ بیدولت نے بہت جلدی آپکو بیچ نواح دار الخلافہ آگرہ کے پہنچایا تھا کہ شاید پہلے استحکام قلعہ کی
ابواب فتنہ و فساد کی کھول کر دستی کام اپنے کی کرے جو فتح پور میں پہنچا در دولت کو اوپر مونہ اپنے کی مسدود
پایا خجلت زدہ ادبار کا ہوکر توقف کیا خانخانان اور پسر اوسکا اور بہت سے امرا بادشاہی کہ بیچ تعینات
صوبہ دکن اور گجرات کی تھے ہمراہ اوسکی آگے رفیق راہ بغی اور کافر نعمتی کے ہوئے آمو سو بیگانہ اوسکو فتحو
میں دیکھ کر تبلیغ احکام بادشاہی کا کیا اور مقرر ہوا کہ قاضی عبد العزیز ملازم اپنے کو برفاقت اوسکی درگاہ والا
میں بھیجے کہ مطالب اوسکی کو عرض کرے اسند نام نوکر اپنے کو کہ سردار اور سرگروہ اہل فساد کا ہے آگرہ میں
بھیجا تا کہ اوپر خزائن و دفائن ہندوؤں کی جو اکبرآباد میں گاڑے ہیں متصرف ہووے چنانچہ اوسکی لشکر خان کے گھر آکر نو لاکھ
روپیہ پر متصرف ہوا اور ایسے ہی اور گھر دوسرے ہندوؤں کے جیسا کہ گمان سامان کا تھا ہاتھ لوٹ کا دراز

کرکے جو کچہہ پایا بیچ تصرف کی لایا چنانچہ خانجہان سا امیر کہ ساتھہ منصب جلیل آتالیقی کی اختصاص رکہتا
تہا بیچ شتر بیکی مہنہ اپنی کو ساتھہ بغاوت اور کافر نعمتی کی سیاہ کیا دو سر و نسبی کیا کہ گری اوسکی سرشت
بغاوت اور نمک حرامی کی تہی اوسکی باپ نے آخر عمر مین ہیر باپ کے ساتھہ نالایق کام کیا تہا اسنی باپ
کی پیروی کی اور اس عمر مین آپ کو مطعون اور مردود ہمیشہ کا کیا ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود ٭ اور اسی تاریخ موسوی خان معہ عبد العزیز بہیجی ہوئی اوس بیدولت کے آیا
جو کہ باتین اوس بی دولت کی نامعقول تہین مینی روبرو نہ بلوایا اور جہابنخان کی حوالہ کیا کہ اوسکو
مقید رکہی پانچوین تاریخ کنارہ دریای لودہیانہ کی مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہان خان اعظم کو منصب
ہفت ہزاری ذات اور پانچہزار سوار سی سربلندی بخشی اور راجہ بہارت بوندیلہ نی دکن سی اور دریا
خان نی آگرہ سی آکر ملازمت حاصل کی مینی دیانت خانکی تقصیر معاف کر کی اوسکی پہلی منصب پر سرفراز کیا
اور راجہ بہارت منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار سی اور موسوی خان ہزاری ذات اور تین سو سوار
سی ممتاز ہوئی مبارک شنبہ کے دن بارہوین تاریخ پرگنہ تہانیسر مین راجہ نرسنگہ دیو نی ملازمت کی
اور فوج آراستہ معہ سامان عمدہ ملاحظہ کرکر مورد تحسین و آفرین کا ہوا اور راجہ بہار سنگہ لی منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور چہہ سو سوار سی سرفراز ہوا اور قریب بٹالہ کی آصف خان نے آگرہ سی آکر سعادت کورنش کی پائی
اسوقت مین آیا اوسکا شروع فتوحات کا تہا نوازشخان پسر سعید خان نی صوبہ گجرات [illegible] کی آکر زمین بوس
کیا جن دنون کہ وہ بی دولت برہانپور مین تہا موافق اوسکی التماس کی باقی خان کو صوبہ جوناگڑہ مین
مینی مقرر کیا تہا سوا اوسکو مینی فرمان لکہا کہ حاضر درگاہ ہوان دنون وہ آیا اور شریک خدمت کا ہوا
جب دار السلطنت لاہور سی بی سابقہ خبر کوچ کی کوچ کا اتفاق ہوا اور فرصت مقتضی توقف کی نہ تہی

همراه چند امیرون کی که حاضر رکاب تهی روانه هوا مین اور سهرند پهنچنی تک اکثر لوگ سعادت همراهی
سی سرفراز هوی اور سهرند سی نکلنی کی بعد بهت فوجین اور لشکر اطراف و جوانب سی جمع هو گئی
دهلی تک اسقدر جماعت تهی که مین جسطرف دیکهتا تها تمام میدان لشکر سی بهرا هوا تها جب مینی سنا
که وه بی دولت فتح پور سی نکل کر اسطرف آتا هی اور کوچ در کوچ متوجه دهلی کا هی تو مینی لشکر ظفر پیکر
کو حکم چلنی پهنچنی کا دیا اور اس واقعه مین مدار تدابیر امور اور ترتیب افواج منصور کا مهابتخان کی
صوابدید کی سپرد تها سردار فوج هراول کا عبدالله خان کو مقرر کیا اور اسنی جس آدمی کا دیده و دلاور
کو طلب کیا مینی اوسکو اوسکی همراهیون مین معین کر کی حکم دیا که ایک کوس پهلی تمام لشکر سی چلا کرین
اور جهت خبر پهنچنی اور بند و بست رستونکی بهی اوسی کی سپرد کی اور مین اسبات سی غافل تها که یهه
اوس بی دولت سی ملا هوا هی اور غرض اصلی اوسکی یهه هی که خبرین میری لشکر کی اوسکو پهنچایا کری
اور آگی اس سی چند خبرین طول و طویل کاغذ پر لکهه کر مجهه کو دکهلاتی تهین که یهه میری جاسوسون نی
وهانسی بهیجی هین اور میری بعضی مصاحبونکو متهم کرتا تها که یهه لوگ اوس بی دولت سی ملی هوی
هین اور دربار کی خبرین اوسکو لکهتی هین اگر مین گهبرا کر اوسکی کهنی پر عمل کرتا اور ایسی شایستی لوگون
مین که فساد عظیم برپا تها اوسکی قول پر عمل کرتا تو بهتسی لوگ اخلاصمند اوسکی تهمت سی ضایع و خراب
هو جاتی باوجودیکه میری بعضی خیرخواه ظاهر و باطن اوسکی بداندیشی اور ملا هوا هونیکو راست راست بیان
کرتی تهی لیکن مین مقتضای وقت سمجهه کر مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سی اوسکو کبهی حرف وحشت آمیز نکهتا بلکه
زیاده پهلی سی و سیر عنایت و لطف کرتا که شاید یهه شرمنده هو کر اپنی نالایق باتون سی باز آوی اور فتنه پردازی
ترک کری لیکن وه نالایق اپنی اصل سی باز نه آیا اور وهی کیا جو اوسکی خباثت کی لایق تها چنانچه اپنی مقام پر

لکھا جائیگا ابیات درختی کہ تلخست او را سرشت ∴ گرش در نشانی بباغ بہشت ∴ ور از جوی
خلدش بہنگام آب ∴ ببیخ انگبین ریزی و مشک ناب ∴ سرانجام گوہر بکار آورد ∴ ہمان میوہ تلخ بار آورد ∴
غرض مین جب دہلی کی قریب پہنچا تو سید بہوہ بخاری اور صدر خان اور راجہ کشن داس نی شہر سی
باہر آکر سعادت رکاب بوسی سی سرفرازی پائی اور باقر خان فوجدار صوبہ اودکا بھی اسی روز آکر میری لشکر
مین داخل ہوا اور چھبیسوین تاریخ دہلی مین نکل کر کنارے دریای جمنا کی مقام لشکر کا کیا گردہر ولد
راجہ سال دربار کا کہ صوبہ دکن سی آکر زمین بوسی سی ممتاز ہوا ساتھہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ
ہزار سوار کی سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سی جیتنو نہین معزز ہوا اور زبردست خان میر توزک کو نشان دیکر سرفراز کیا

اٹھارواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی سن ایکہزار بتیس ۱۰۳۲ ہجری مین شنبہ کی رات کو نیر اعظم نی بیت الشرف حمل مین
سعادت تحویل کی فرمائی اور اٹھارواں سال میری جلوس کا ساتھہ فرخی اور مبارکی کی شروع ہوا اس دن
سنا گیا کہ بیدولت قریب متھرا کی پرگنہ شاہ پور مین ستائیس ہزار سوار سی آکر اوترا ہی اور راجہ جی سنگھہ
نواسہ راجہ مان سنگھہ نی وطن سی آکر سعادت میری رکاب بوسی کی حاصل کی اور راجہ نرسنگھہ دیو کو کہ
راجپوتون مین اوسی زیادہ عمدہ کوئی امیر نہین ہی مینی خطاب مہاراجہ سی سربلند کیا اور اوسکی بیٹے
راجہ جگراج کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سید بہوہ عنایت فیل
سی ممتاز ہوا اور جب مینی سنا کہ بیدولت کنارہ دریای جمنا ہو کر آتا ہی تو مینی بھی اپنی لشکر
منصور کا اوسی طرف کوچ کرایا اور درستی افواج بحر امواج کی از قسم ہراول جرنغار و برنغار و التمش

وطرح چنداول وغیرہ بطریق شایستہ مقرر کی گئی پھر سنا گیا کہ بی دولت ہمراہ خانخانان
بی سعادت کی راہ سی پلٹ کر طرف پرگنہ کو لکھیے کہ بیس کوس اولٹی طرف ہی چلا گیا اور سندر ہمین
گوٹہ راہ پر اوسکی گمراہی کا ہی ہمراہ داراب پسر خانخانان اور اکثر امرای بادشاہی کی کہ نمکحرامی سی
اوسکی شریک اطاعت ہوی تہی مثل ہمت خان اور سربلند خان اور شرزہ خان اور عابد خان اور
جادورای اور اودی رام اور آتش خان اور منصور خان اور باقی منصبداران متعین دکن اور گجرات
اور مالوہ کی کہ اون سبکی تفصیل طویل ہی اور اپنی تمام نوکرون کو مثل راجہ بہیم پسر رانا اور رستم خان
اور بیرم بیگ اور دریای افغان و تقی وغیرہ ان سبکو مقابلہ مین میری لشکر منصور کی تعین کر کی پانچ کڑی
لیی اگرچہ ظاہر مین سرداران سبکا داراب بیبخت کو کیا ہی لیکن حقیقت مین واری ان سبکی سندر
بدکردار کو ہی اور وہ سب کور بخت بلوچپور سی اوتری ہوی ہین پہر آٹہوین تاریخ قبول پور خیمہ گاہ
لشکر ظفر قرین کا ہوا اوس روز چنداول میری فوجکا باقر خان تہا ہنی اوسکو سب پیچہی کہا تہا ایک
جماعت لیے اون بدمعاشون کی پیچہی سی آکر درمیان راہ کی میری لشکر کی بہیر پر آتہ لوٹ کا ڈر لیا
باقر خان نی باستقامت تمام اون کو دفع کیا اور خواجہ ابوالحسن یہہ سنکر اوسکی مدد کو دوڑا لیکن خواجہ
کی پہنچنی تک وہ بدمعاش بہاگ گئی نوین تاریخ چارشنبہ کو بیس ہزار سوار جدا کر کی لشکر داری
آصفخان اور خواجہ ابوالحسن اور عبد اللہ خان کی اوپر سر بدمعاشون کی معین کیے قاسم خان اور لشکر خان
اور ارادتخان اور فدائیخان اور دوسرے بندگان مخلص قریب آٹہ ہزار سوار کی آصفخان کی فوج مین مقرر
ہوی اور باقر خان اور نور الدین قلی اور ابراہیم حسین کاشغری وغیرہ آٹہ ہزار سوار خواجہ ابوالحسن کی کمک
قرار پائی اور نوازشخان اور عبد العزیز خان اور عزیز اللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امروہہ کے ہمراہی عبد اللہ

مقابل ہونا لشکر ظفر قرین کا ساتھ لشکر مخالفان

نامزد ہوئی یہہ دس ہزار سوار شمار ہوئی پہر اودہر سی سند مقہور نی بہی اپنا لشکر ادبار آراستہ کر کی
قدم بی شرمی کا آگی رکہا اور فوج میں اپنا خاص کشن سنگہ ست زبردست خان میر توزک کی عبد اللہ
خان کی واسطی بہیجا کر سبب اوسکی دل گرمی کا ہو جب مقابلہ دو طرف کی سپاہ کا ہوا تو بہیہ نمک حرام
کہ بد اصل تہا اہل بغاوت سی جا ملا اور عبد العزیز خان پسر خاندوران خان کا بہی خدا جانی دانستہ
یا نادانستہ اوسکی ہمراہ گیا لیکن آفرین ہی کہ نوازش خان اور زبردست خان اور شیر حملہ کہ اوسکی ساتہہ
تہی اوسکی چلی جانی سی نہ گہبرائی اور میدان میں قائم رہی جو کہ تائید پروردگار کی ہر جگہہ ہر وقت اس
نیاز مند کی شامل ہی ایسی حال میں کہ عبد اللہ خان سا سردار دس ہزار سوار کا بہاگ کر دشمن
سی ملجاوی اور قریب تہا کہ لشکر منصور پر صدمۂ عظیم پہنچی ایک گولی بندوق کی غیب سی
سند نابکار کی لگی اوسکی گرتی ہی اوسکی تمام لشکر میں تہلکہ پڑ گیا اور خواجہ ابو الحسن نی بہی
فوج مقابل کو پیچہی ہٹایا اور آصف خان نی اوسوقت پہنچ باقر خان کی خوب تردد کر کی کام اونکا
تمام کیا اور ایسی فتح کہ عنوان فتوحات روزگار کا ہو پردۂ غیب سی ظاہر ہوئی زبردست خان
اور شیر حملہ اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور دلیر خان معموری اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اور بہت سی
سادات بارہہ کہ عبد اللہ خان روسیاہ کی فوج میں تہی حق نمک ادا کر کی شربت شہادت
سی شیرین کام ہوئی اور عزیز اللہ پوتا حسین خان کا بندوق سی زخمی ہوا لیکن سلامت رہا
اگرچہ ایسی وقت میں چلا جانا اوس منافق کا تائید غیبی سی تہا لیکن اگر عین جنگ میں ہوتا
تو اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتی غیب سی اوسکا نام لعنۃ اللہ لوگوں میں مشہور ہوا اور جو کہ
غیب سی یہہ اوسکا لقب ٹہرا ایسی میں نی بہی کچہہ اوسکا لقب نہ کیا اوسپر اکتفا کی اب جہاں لعنۃ

فتحیاب ہونا جہانگیر کا

الله کہا جاوی جسی مراد ہوگا غرض کہ مقہوران بد انجام کہ لڑائی سی بہاگی تہی پہر نہ سنبہل
سکی اور لعنۃ اللہ کی ہمراہ اور بدنصیبونکی پاس بیدولتکی کہ بیس کوس پر تہا جا کر دم لیا جب ملنی
خبر اس فتح کی سنی سجدی شکر اس عنایت الٰہی کی ادا کئی اور جن نوکرون نی خدمت لایق کی
تہی اون کو اپنی روبرو طلب فرمایا دوسری دن سنگرام کا بیٹا میری روبرو لائی قصہ اسکا یہہ ہی
کہ جب وہ ضرب بندوق سی مارا گیا تو اوسکی جلانی کو ایک قریب کا نو مین لیگئی اور آگ جلانا چاہتی تہی
کہ اون لوگون کو دور سی ایک فوج نظر آئی وہ سب اس خوف سی کہ کہین پکڑی نجاوین بہاگ
گئی اور اوس گانو کی پٹیل نی اوسکا سر کاٹ کر خان عظم کی پاس کہ جاگیردار اوس گانو کا تہا غرض
اپنی آبرو کی لیگیا وہ میری روبرو لایا جب تک اوسکا چہرہ درست تہا گو بیچ اوسکی کان سوتی لینی
کو کاٹ لیئی تہی لیکن یہہ نہ معلوم ہوا کہ کسکی بندوق اوسکی لگی اوسکی مارے جانی سی پہر کوئی مستعد
دوبارہ نہ ہوا گویا قوت بازو سیہون کا وہی سنگ ہندو تہا جیکہ مجہسی باپ سی کہ اپنی روبرو میری
اوسکو مرتبہ سلطنت کو پہنچایا تہا یہہ معاملہ کیا تو کبہی بمقتضای عدالت الٰہی خوشی نہ دیکہیگا اور جن
نوکرون نی اس لڑائی مین کوشش کی تہی اون کو عنایت بادشاہی سی درجہ بدرجہ سرفراز کیا خواجہ ابو
الحسن منصب پنجہزاری سی باصل و اضافہ کی ممتاز ہوا نوازشخان کو منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار
سوار کا بخشا باقرخان سہ ہزاری ذات و پانسو سوار اور نقارہ سی ممتاز ہوا ابراہیم حسین کاشغری
صاحب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا عزیز اللہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی سربلند ہوا نورالدین
قلی کو دو ہزاری ذات اور سات سی سوار راجہ رام داس کو بہی دو ہزاری و ہزار سوار لطف اللہ کو
دیڑہ ہزاری اور پانسو سوار پرورش خان کو ہزاری اور پانسو سوار عنایت کیی اور نام سب کی لکہنی

مین طول ہوتا ہی پہر یعنی ایکدن وہین مقام کرکی دوسرے دن کوچ کیا اور خان عالم نی الہ آباد سی
کوچ کرکی دولت آستانہ بوسی کی حاصل کے اور بارہوین تاریخ قریب ضع جہانسی کی نزول لشکر
کا ہوا وہان سربلند رای نی دکن سی آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مینی اوسکو عنایت خنجر
خاص سی مع پہول کٹارہ سرفراز کیا اور عبد العزیز خان اور باقی لوگ کہ لعنۃ اللہ کی ساتہہ چلی
گئی تہی اوسکی قابو سی نکلکر پہر میری ملازمت مین آئی اور بیان کیا کہ جب لعنۃ اللہ کی گہوڑا اٹہایا
تو ہمنی جانا کہ یہہ لڑنی کو گہوڑا اٹہاتا ہی اسلیی ہمنی اوسکا ساتہہ دیا جب درمیان اون لوگون
کی پہنچی تو سوای رضا و تسلیم کی اوسوقت ہمسی کچہہ نہ ہوسکا پہر وقت قابو کا دیکہہ کر سعادت آستانہ
بوسی سی مشرف ہوی اور باوجودیکہ ان لوگون نی سیدولت سی دوہزار اشرفیان مدد خرچ لی
تہین لیکن جو وقت بازپرس کا نہ تہا مینی اون کی عذر کو درستی پر حمل کیا اونیسوین کو جشن شرف
آفتاب کا آراستہ ہوا اور اکثر امرا اضافہ منصب اور عنایت لایق سی سرفراز ہوی وہان میر عضد الدولہ
نی آگرہ سی آکر ملازمت حاصل کے اور کتاب لغت کہ اوسنی تالیف کی تہی میری ملاحظہ مین آئی بیشک
کمال محنت سی عمدہ کتاب بنائی ہی اور ہر لغت پر اگلی اوستادون کی شعر سند لایا ہی اس فن میں
ایسی کتاب نہوگی راجہ جی سنگہہ کو منصب سہ ہزاری اور چودہ سو سوار عنایت کیی اور فرزند شہریار کو فیل
خاصہ بخشا خدمت عرض مکرر کی موسوی خان پر مقرر ہوی اور لہراسپ پسر مہابت خان کو خطاب خانہ زاد
خانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سی سرفراز کیا اور نشان و نقارہ دیکر اوسکا مرتبہ بلند
کیا پہر غرہ اردی بہشت کو کنارہ کول فتحپور سکے نزول اقبال کا ہوا وہان اعتبار خان اور مکرمخان اور اوسکا برادر
مظفر خان آگرہ سی حاضر ہوی اعتبار خان کو کہ حفاظت قلعہ آگرہ مین خوب کوشش کی تہی خطاب ممتاز خانی سی

خلعت شمشیر مرصع ممتاز فرمایا اور منصب ہشت ہزاری ذات اور پانچہزار سوار سی سربلند کیا اور
ہاتھی اور گھوڑی کی دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید بہوہ منصب دو ہزاری ذات
اور ڈیڑہ ہزار سوار سی اور خواجہ قاسم ہزاری اور چار سو سوار سی اور مکرم خان منصب سہ ہزاری اور
دو ہزار سوار سی ممتاز ہوی چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو منصور خان فرنگی کہ ذکر اوسکا اول گذر اور اپنی
بہائی اور نوبتخان دکنی کی اوس بیدولت سی جدا ہوکر میری خدمتمین حاضر ہوی خواص خان کو نزدیک
فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجا مینی اور میرزا عیسی ترخان نی ملتان سی آکر سعادت آستانہ بوسی
کی حاصل کیے مہابتخان کو مینی شمشیر خاصہ عنایت کی دسوین کو پرگنہ ہندون لشکرگاہ ہوا وہان
منصور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات
اور ہزار سوار سی امتیاز بخشا گیارہوین کو مقام کیا جو اوس روز ملاقات شاہزادہ پرویز کی مقرر ہوئی
تہی اسواسطی مینی حکم دیا کہ تمام شہزادی اور امرا اور کل نوکر بدستور لایق اوسکی استقبال کو جاوین
بعد دو پہر کی کہ نیک ساعت تہی پرویز نی زمین بوسی سی اپنی پیشانی منور کی اور بعد ادای کورنش
اور تسلیم اور مراتب تورہ کے فرزند اقبالمند کو مینی نہایت شوق و شفقت سی بغل گیر کیا اور کمال
نوازش اور مہربانی فرمائی اوسوقت خبر آئی کہ بیدولت نی وقت جانی کی پرگنہ آنبیر سی کہ وطن
مالوفہ راجہ مانسنگہہ کا ہی چند اوباشونکو بہیجکر لٹوایا بارہوین کو قریب موضع بساروالی
کے مقام لشکر اقبال کا ہوا وہان سی مینی حبش خان کو واسطی تعمیر مکانات اجمیر کے پہلی سی رخصت
کیا اور فرزند سعادتمند شاہ پرویز کو سات بڑی منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور سی ہزار سوار
کا ہی بلند مرتبہ کیا اور جب مینی سنا کہ بیدولت نی جگت سنگہہ پسر راجہ باسو کو مقرر کیا ہی اپنی

وطن مین جاکر کوہستان پنجاب مین شور و فساد مچاوی اسواسطی صادق خان کو کہ میر بخشی
تہا صوبہ دار پنجاب کا کرکے اوسکی گوشمالی کو رخصت کیا اور خلعت معہ شمشیر و فیل عنایت فرمایا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا مقرر کرکی عنایت طوق و نقارہ سی سرفراز کیا
پہر مجہسی عرض ہوی کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کو کہ ساتہہ فتحپوری کی مشہور ہی اوسکی چہوٹے
بہائیون نی حالت بیخبری مین مار ڈالا اور بعد چند دنون کی اوسکی بہائی حاضر دربار ہوکی زمین
بوسی سی کامیاب ہوی اور مادر حقیقی بدیع الزمان کی بہی حاضر ہوی لیکن جیسا کہ چاہیی مدعی
اپنی فرزند کی خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سی ثابت نہ کرسکی اگرچہ بدخوئی میرزا کی اسقدر تہی
کہ اوسکی مارے جانی پر افسوس نہ کیا جاوی بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت کی ہوا لیکن جب
اون کم بختون سی بڑے بہائی کی خون مین کہ بمنزلہ باپ کی ہی ایسی بدحرکت ظاہر ہوی عدالت
نے درگذر مناسب نجانا حکم کیا مینی کہ بالفعل قیدخانہ مین محبوس رہین بعد اسکی جو کچہہ مناسب
ہوگا کیا جاویگا ایکسوین کو راجہ بکرماجیت اور رای سورج سنگہہ نے اپنی جاگیر سی آکر دولت رکاب
بوسی کی حاصل کی معز الملک کو کہ مینی واسطی لانی فرزند خانجہان کی ملتان کو بہیجا تہا اُس تاریخ
مین وہ لوٹ کر حاضر درگاہ ہوا اور اوسکی طرف سی عذر ضعف و بیچارگی کا معروض کیا اور
اپنی بیٹی اصالت خان کو مع ہزار سوار اوسکی ساتہہ خدمت مین بہیجا اور اپنی نہ آسکنی سی
کمال تاسف کیا عذر اوسکا معقول تہا مقبول ہوا بائیسوین کو فرزند اقبالمند پرویز کو مع عساکر
منصورہ بی دولت کی تعاقب پر مقرر کیا کہ استیصال اوس نالایق کا کری اور اوسکی نیابت مین
اختیار ہر طرح کی کاروبار کا مہابت خان کی حوالہ کیا امرای نامدار و بہادران جان نثار جو فرزند

بے ادبی بے ادبی...

پرویز کی ساتھہ معین ہوی اونکی یہہ نام ہین خان عالم مہاراجہ گجسنگ فاضل خان شیرخان
راجہ گردہر راجہ رام داس کچھواہہ خواجہ میر عبدالعزیز عزیزاللہ اسد خان پرورش خان اکرام خان
سید ہزبر خان لطف اللہ رای نرائن داس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار جرار اور بڑی توپخانہ
بیس لاکھہ روپیہ کی ساعت نیک مین اوس فرزند ارجمند کی ہمراہ کر کی رخصت فرمایا اور فاضل
خان کو بخشی اور واقعہ نویس لشکر منصور کا کیا اور شاہزادہ کو خلعت خاص مع نادری زربفت کی کہ
اوسکی گریبان و دامن مین موتی پروئی ہوی تہی اور اکتالیس ہزار روپیہ مین سرکار مین تیار
ہوی تہی اور خاصہ ہاتی رتن گج نام اور دس ہتنیان اور خاصہ گہوڑا اور تلوار مرصع کہ
یہہ سب قیمتی ستتر ہزار کا تہا مرحمت فرمایا اور ایسی ہی نورجہان بیگم نی خلعت و اسپ و فیل
موافق رسم کے فرزند نامدار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسری امرا کو بہی حسب
لیاقت ہاتہی اور گہوڑی اور سروپا عنایت کیی اور خاص نوکر فرزند پرویز کی بہی عنایات
لایق سی سرفراز ہوی اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت میر بخشی دیکر خلعت عنایت کیا
اور غرہ خورداد ماہ الٰہی مین شاہزادہ داور بخش پسر خسرو کو صوبہ دار ملک گجرات کر کی خان
اعظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزادہ کو اسپ و فیل و خلعت و خنجر خاص مرصع اور توغ
اور نقارہ مرحمت کیا پہر خان اعظم اور نوازش خان اور دوسری امرا بہی حسب مرتبہ نوازشات
شاہی سی ممتاز ہوی اور ارادتخان کو فاضل خان کی جگہہ بخشیگری عنایت کی اور رکن السلطنت
آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اوڈیسہ سی سربلندی دیکر خلعت خاص مع شمشیر مرصع
عنایت کیا اور اوسکی فرزند ابوطالب کو اونکی ساتہہ مقرر فرما کر منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار

سواریسی سرفراز کیا اور روز شنبہ نوین ماہ مذکور کو مطابق اونتیسوین رجب سنہ یکہزار بست
مین باہر اجمیر کے کنارہ تالاب آنا ساگر پر نزول فرمایا شاہزادہ داور بخش کو منصب ہشت ہزاری ذات
اور تین ہزار سواری سے سرفراز کرکی دولاکہہ روپیہ مدد خرچ اوسکی لشکر کا مقرر کیا اور لاکہہ روپیہ واسطے
خرچ ضروریات کی خان اعظم کو دیا اور الہ یار بیگ پسر افتخار بیگ کہ فرزند پرویز کی خدمت مین تہا
حسب التماس فرزند ارجمند کی عنایت علم سی بلند ہوا اور تاتار خان کو قلعہ داری گوالیار پر رخصت کیا
راجہ بجسنگہہ منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سواری سے بلند ہوا اور یہین آگرہ سے خبر آئی کہ حضرت
مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سے انتقال فرمایا اللہ تعالی اونکو غریق دریای مغفرت فرماوی اور جگت سنگہہ
پسر رانا کرن اپنی وطن سے آکر یہین دولت زمین بوس حاصل کی اور ابراہیم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ
نی چونتیس ہاتہی وہان سی بطریق پیشکش بہیجی اور باقر خان فوجداری سرکار اودیپہ اور سادات خان
فوجداری میان دوآب پر مقرر ہوی اور میر شرف کو دیوان بنوبات فرمایا بارہوین تیر ماہ الہی
کو عرضداشت متصدیان گجرات سے خبر فتح و فیروزی کی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ مینی صوبہ
گجرات کہ ایک سلطنت علحدہ ہی فتح رانا کی انعام مین بی دولت کو عنایت کیا تہا جیسا آگی گذرا سندر
برہمن اوسکی طرف سی وہان کا حاکم تہا جب اوسکی دلمین میری طرف سی ارادہ فاسد آیا تو اوسنے ہندو کو
کہ منافق اور مفسد تہا مع ہمت خان اور شرزہ خان اور سرفراز خان اور اکثر بندگان شاہی کو کہ وہان کے
جاگیردار تہی اپنی پاس بلوایا اور سندر کے چہوٹی بہائی کو اوسکی جگہہ مقرر رکہا پہر جب سندر مارا گیا اور بی دولت
بہاگا تو مانڈو کی طرف گیا اور ملک گجرات لعنت اللہ کی جاگیر مین دی سندر کا چہوٹی بہائی اور صفی خان
وہان کی دیوان کو مع خزانہ اور تخت مرصع کہ پانچ لاکہہ روپیہ مین بنا تہا اور پردلہ دو لاکہہ روپیہ کا کہ میری

پیشکش کی واسطی مرتب کیا تہا اپنی پاس طلب کیا یہہ آصفخان صفی خان نام برادر جعفر بیگ کا ہی
میری والد کی خدمتمین ساتہہ خطاب آصفخانی کی مخصوص ہوا چہوٹی بیٹی برادر نورجہان بیگم کی کہ
میری خدمتمین بخطاب آصفخانی سرفراز ہی اس آصفخان برادر جعفر بیگ کے گہرمین ہی اور بڑی لڑکی
سید دولت کے گہرمین ہی اور دونون حقیقی بہنین ہین اس نسبت سے سید دولت اوس سی توقع
موافقت کی رکہتا تہا لیکن جو اوسکی تقدیرمین سعادتمندی اور ترقی میری یہان لکہی تہی
وہ میرے یہان مصدر اچہی خدمتونکا ہوا جیسا کہ لکہا جاتا ہی غرضکہ لعنۃ اللہ بیوفانی ایک اپنی خواجہ
سرا وفادار نام کو اوس ملک کی حکومت پر بہیجا وہ ساتہہ جنید نالائقونکی احمدآباد مین آکر گجرات پر
قابض ہوا جو کہ صفی خان ارادہ دولتخواہی کا دلمین رکہتا تہا اسلیی نئی نوکر رکہنی اور جماعت بڑہانی
اور لوگون کی ملانیمین مصروف ہوا اور جنید روز پہلی کہتر برادر بند سی شہر سی نکلکر کنارہ تال
کانکریا کی مقام کیا اور وہانسی محمودآباد کو چلا اور یون ظاہر کیا کہ سید دولت کی پاس جاتا ہون
اور پوشیدہ ساتہہ ناہر خان اور سید دلیر خان اور بابو خان افغان وغیرہ بندہای جان سپار اور فدو
باخلاص کی کہ وہانکی جاگیردار تہی خطوط لکہکر میری دولتخواہی پر آمادہ کرکی منتظر فرصت کا
رہا صالح نام ملازم بندولت نی کہ موضع بہیلاد کا فوجدار تہا اور جمعیت خوب اپنی ساتہہ رکہتا
تہا ظاہر حال سی معلوم کیا کہ صفی خان کا ارادہ اور ہی اور کہتر نی بہی یہی بات جان لی تہی
لیکن صفی خان کی بندولت اور لوگونکی ملالینی سی ہاتہہ پانوں ہلانہ سکا اور صالح نی اس
گمان سی کہ مبادا اصفخان خزانہ پر قابض ہوجاوی بطریق پیش بینی دس لاکہہ روپیہ آگے
بڑہکر نزدیک بندولت کی پہنچایا اور کہتر بہی بردلہ مرصع بہیجی سی لیکر روانہ ہوا لیکن بسبب توجہ

کی تخت نہ لیجا سکی صفی خان نی قابو پاکر محمود آباد سی پرگنہ کریجکو کہ شاہراہ سی اولٹی طرف واقع ہے
اور نانو خان وہان تہا آیا اور ناہر خان اور باقی دولتخواہونکو بذریعہ خط پیغام بہیجا کہ ہر شخص اپنی
جاگیر سی مع اپنی سوارونکی وقت طلوع آفتاب کی کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار اہل شقاوت
کی ہی ایک ایک دروازہ سی کہ اون کی طرف واقع ہی شہر مین آوین اور اوسنی اپنی
عورتون کو اوسی پرگنہ مین چہوڑکر خود نانو کی ہمراہ فجر کو قریب شہر کی پہنچکر شعبان باغ
مین تہوڑا توقف کیا تا خوب دن روشن ہوجاوی اور دوست دشمن مین فرق ہو
اور بعد روشنی صبحکی باوجودیکہ کچہہ پتہ ناہر خان اور دوسری دولتخواہون کا نہ تہا بوہم اسبات کی
کہ مبادا مخالفین مطلع ہوکر کہین دروازے بند نہ کرلین نصرت ایزدی پر توکل کرکی
دروازہ سارنگپور ہی شہر مین گہسا اور اتفاقاً اوسی وقت ناہر خان بہی دروازہ سی آکر شہر
مین داخل ہوا لعنت اللہ کی خواجہ سرا نی میری اقبال کی ترقی دیکہکر شیخ حیدر نبیرہ میان وجیہ
الدین کی گہر مین پناہ لی اور جماعت دولتخواہون نی نقارہ فتح و نصرت کا بجاکر برج و فصیل کو
مضبوط کیا اور چند لوگون کو اوپر گہر محمد تقی دیوان بیدولت اور حسن بیگ بخشی کی بہیج
کر اون کو قید کرلیا اور شیخ حیدر نی خود آکر خبر کی کہ خواجہ سرا لعنت اللہ کا میری گہر مین ہی
پہر اوسکو بہی پکڑ لائی اور بیدولت کی تمام نوکرون کو قید کرکی شہر کی بندوبست سی خاطر جمع
ہوئی تخت مرصع مع دولاکہہ روپیہ نقد اور باقی اسباب بیدولت اور اوسکی لوگونکا شہر مین تہا
بندگان مخلص کی قابو مین آیا جب یہہ خبر بیدولت نی سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ
ہمت خان و شرزہ خان و سرفراز خان و قابل بیگ اور رستم بہادر اور صالح بدخشی وغیرہ نمکحراموں کی

آگی پیچہی نوکران شاہی اور اپنی ملازمون سی قریب پانچ چہہ ہزار سوار موجود کی احمداباد مین
کیے صفی خان او نا ہرخان یہہ سنکر پایون ہمت کا جمائی رہی اور اپنی فوجکی تسلی اور لوگونکی جمع
کرنے مین مشغول ہوئے اور نقد و جنس سی جو کچہہ اون کو ملا تہا یہان تک کہ تخت کو بہی توڑ
کر سپاہ مین خرچ کردیا اور راجہ کلیان زمیندار اندور اور سیالال کو پی اور اوسطرف زمینداروں
کو شہر کی اندر بلاکر بڑی جماعت کرلے لعنت اللہ نے کچہہ انتظار کمک کا نکرکے آٹہہ نو دین آپ کو
مانڈو سی بڑودہ مین پہنچایا اور دولتخواہون نے بمقتضای ہمت اور رہبری توفیق کی شہر سی نکلکر
کنارے تالاب کانکریہ کی لشکر اقبال کو آراستہ کیا جو کہ لعنت اللہ نی جانا تہا کہ میری جلدی
جانی سی شاید دولتخواہان شاہی متفرق ہوجاوینگی جب اون لوگون کا باہر نکلنا مقابلہ کے
ارادی سی سنا تو بڑودی مین توقف کیا اور انتظار آنی کمک کا کیا جب کمک آگئی تو قدم
گمراہی کا آگی بڑہایا جماعت میری دولتخواہونکی بہی کانکڑیہ سی اوٹہہ کر باہر موضع تیوہ کے
کہ قریب مزار حضرۃ قطب عالم کی ہی آکر خیمہ زن ہوئے لعنت اللہ نی تین دن کی راہ دو دن مین
قطع کرکے بڑودہ سی محمود آباد مین آیا اور جو سید لیر خان شیرزہ خان کی عورتون کو بڑودہ سی
ہمراہ لیکر شہر مین لی آیا تہا اور عورتین سرفراز خانکی بہی شہر مین تہین صفی خان نی دونونکو پیغام
بہیجا کہ اگر داغ نمکحرامی کو اپنی پیشانی سی دور کرکی بادشاہی خیرخواہون مین داخل ہوتو دینا
و دنیا مین تمہاری بہتری اور ترقی ہوگی ورنہ تمہاری اہل و عیال کو بری طرح مارونگا لعنۃ
اللہ نی اسحال سی آگاہی پاکر بہانہ سی سرفراز خان کو اپنی پاس بلاکر قید کرلیا اور جو شیرزہ خان
اور ہمت خان اور صالح محمد حبشی باہم متفق تہی اور ایک جگہہ اوترہی تہی اسواسطی شیرزہ خان کو

کر نہ سکا غرض اکیسوین شعبان کو سنہ ۱۱۳۲ ہجریہ مین لعنت اللہ نے اپنی جگہہ سے سوار ہو کر
لشکر ابتر کو آراستہ کیا ادہر نمکحلالون نے بہی فوج اقبال کو درست کر کے مستعد جدال
و قتال کی ہوی اوسوقت لعنت اللہ کے دلمین آیا کہ میری ٹرہنی سی لشکر شاہی متفرق ہو
جاویگا اور بن لڑی مراد حاصل ہوگی لیکن جب اوسنی میری دولتخواہونکی ثبات قدمی دیکہی
تو عاجز ہو کر اولٹی ہاتہہ کی طرف لوٹ گیا اور لوگونمین بیان کیا کہ یہان سرنگ دبائی ہی
میری آدمی ضایع ہو جاوینگی صلاح یہہ ہی کہ سرگنج کی میدان مین جا کر لڑائی شروع کرون غرضکہ
یہہ کہنا اوسکا بہی تائید الہی سی تہا کہ اوسکی لوٹنی سی شور بہاگنی کا سب مین مشہور ہوا دلاوران
لشکر بادشاہی کی دل بڑہی اوسکا تعاقب کیا وہ بی سعادت سرگنج تک نہ جا سکا موضع باریجہ
مین رہ گیا دولتخواہون نے بہی قریہ بالود مین کہ تین کوس پر اوس سی تہا لشکر اقبال آراستہ
کیا اور دوسری دن ساتہہ آئین پسندیدہ کی لڑائی پر متوجہ ہوی اور صفوف فوج با ترتیب
آراستہ کین کہ ہراول مین ناہر خان اور راجہ کلیان مسیدار اندور کا وغیرہ بہادران کار طلب
(اگلی فوج) اور جرنغار مین سید نصرت خان اور سید سید و اور دوسری بندگان اخلاصمند اور برنغار مین نانو
(بائین فوج) (داہنی فوج) خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسری فدویان جان نثار اور غول مین صفی خان اور
کفایت خان حبشی اور بعضی بندہای شایستہ فی پاؤن ہمت کا مضبوط کیا اور حسن اتفاق
سی جہان لعنت اللہ ٹہرا تہا وہ زمین اونچی نیچی تہی تہوہر کے جہاڑی اور راستی تنگ تہی ایلیے
اوسکی فوجکا خوب نظام نہ ہو سکا اوسنی اپنی اکثر مردون کو ہمراہ رستم بہادر کی آگی کیا تہا
اور ہمت خان اور صالح بیگ بہی آگی تہی غرض کہ اوسکی لوگون سے مقابلہ اول ناہر خان کا ہوا

ہوا اور خوب لڑائی ہوی تقدیر سی ہمت خان زخم بندوق سی مارا گیا اور صالح بیگ سی
تانوخان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد کا مقابلہ ہوا عین لڑائی مین سید غلام محمد کی ہاتی
نی اوسکو سونڈ مین پکڑ کر گہوڑی سی اوتار لیا لوگون نی کام اوسکا بہی تمام کیا اور قریب سو آدمیون
کی اوسکی ہمراہی ماری گئی اوسوقت وہ ہاتی جو بدخواہون کی فوج کی آگی تہا شور بان اور
بندوقون کی سی پیچہی کو بہاگا اور زقوم کی جہاڑی مین جہان راہ تنگ تہی گہسا بہت سے
مخالف اوسمین پامال نیستی ہوی اور ہاتہی کی لوٹنی سی لشکر مخالفون کا بکہر گیا اوسوقت سید لیر
خان نی سید ہاتہ کی طرف سی لڑائی شروع کی لعنت اللہ کو خبر ہی جانی ہمت خان
اور صالح بیگ کی نہ ہوی تہی حال سختی کا دیکہہ کر اونکی کمک کو دوڑا فوج شاہی کی ہراول والے
کہ لڑتی لڑتی بہت زخمی ہوی تہی اوسکی آگی سی پیچہی ہٹی اور قریب تہا کہ شکست ہو جاوے
لیکن خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سی ہراول والونکی کمک کو پہنچا اور لعنت اللہ
نے خبر ماری جانی ہمت خان اور صالح خان کی سنی اور صفی خان کو مع غول آتی دیکہہ کر گہبرا
گیا اور میدان سی بہاگا دلیر خان نی ایک کوس تک اوسکا تعاقب کیا اور بہت لوگ اوسکی ہمراہی
ماری اور قابل بیگ بکہرام بہت لوگون کی ساتہ فوج شاہی کی ہاتہ مین گرفتار ہوا جو کہ لعنت
اللہ سرفراز خان اور بہادر پسر سلطان احمد کی طرف سی خاطر جمع نہ تہا اسواسطی ان دونون کو
پابجولان کر کی ہاتی پر سوار کیا اور اپنی غلامون کو اونکی پاس بٹہا کر کہدیا تہا کہ اگر شکست ہو
تو ان دونون کو مار ڈالنا بہاگتی وقت ایک غلام نی تو بہادر پسر سلطان احمد کو موافق قرار داد
سی مار ڈالا اور سرفراز خان اوسحال مین آپ کو ہاتی کی اوپر سی گرا یا ہر چند اوسکی موکل نی اوسکی

خنجر مارا لیکن کہبراہٹ مین کاری نہ لگا آخر صفی خان نی سرفراز خان کو تلاش کر کی میدان سی
اٹھا کر شہر مین علاج کو بہیجا اور لعنۃ اللہ نے برودہ تک باگ نہ روکی اور جو عیال شیرزرہ
خان دولت خواہون کے قید مین تہی لاچار اگر صفی خان سی ملا اور لعنت اللہ پہر برودہ
سی بہاگ کر بروچ کو گیا وہان فرزندان ہمت خان قلعہ مین تہی ہر چند انہون نی اوسکو
اندر نہ آنی دیا لیکن پانچ ہزار محمودی اوسکو برسم اقامت بہیجی اور وہ تین دن قلعہ کی باہر
بحال تباہ رہا اور چوتہی روز براہ دریا بندر سورت کو گیا اور دو مہینی تک وہان رہ کر اپنی متفرق
لوگون کو جمع کیا چونکہ سورت بیدولت کی جاگیر مین تہی قریب چار لاکہہ محمودی کی وہان
کے متصدیون سی لیی اور اور جو کچہہ زور و ظلم سے ہاتہہ لگا لیکر خرچ کیا اور پہر اپنی بہاگے
ہوون کو جمع کر کے برہانپور مین بی دولت ملا اور چونکہ صفی خان اور باقی بندگان مخلص
سی کہ گجرات مین تہی ایسا عمدہ کام بنا تو ہر ایک عنایات شاہی سی سربلند ہوا صفی خان
منصب پنجصدی ذات اور تین سو سوار کا رکہتا تہا مینی اوسکو ششہزاری ذات اور دو ہزار سوار
دیکر تہا خطاب سیف خان جہانگیرشاہی اور نشان و نقارہ کی سرفرازی بخشی ناہر خان کہ
ہزاری اور دو سو سوار رکہتا تہا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کا ہوا اور بہ خطاب شیر خان اور کہوڑی اور ہاتہی
اور جمدہر اور تلوار کے ممتاز ہوا یہہ ناہر خان نواسہ نرسنگہہ دیو کا ہی جو بہائی پورن مل لولو کا تہا
حاکم رائسین اور چندیری کا جب شیر خان افغان نی قلعہ رائسین کو محاصرہ کیا تو مشہور ہی کہ اوسکو
قول دیکر مار ڈالا اور اوسکی اہل حرم موافق قاعدہ ہنود کی آگ مین بحال عزت جل گئی تا ہاتہہ کسی
نامحرم کا اونکو نہ لگی اور قریب اور قوم والی اوسکی اطراف مین بہاگ گئی ناہر خان کا باپ جسکا

نام خان جہان ہی نزدیک محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برہان پور کی جاکر مسلمان ہو گیا
اور جب اس محمد خان نی وفات کی تو اوسکا بیٹا حسن کم عمر باپ کی جگہہ پر بیٹھا لیکن اوسکو
محمد خان کی بہائی راجہ علی خان نی قید کر کے خود حاکم ہوا پہر بعد چند روز کے راجہ علیخان نی سنا کہ
خان جہان اور باقی نوکر محمد خان کی اسبات پر متفق ہین کہ فحر حملہ کرین اور حسن خان کو قلعہ سی نکالکر
پہر اپنا حاکم بناوین پہر راجہ علیخان نی پہلی سی بندوبست کر کی حیات خان حبشی کو ہمراہ بہت
دلاورون کی خان جہان کی گہر پر بہیجا کہ اوسکو زندہ پکڑ لاوین لیکن اوسنی بحکم غیرت لڑائی کے
جب کام اوسپر تنگ ہوا آگ جلا کر جل گیا اوسوقت یہہ ناہر خان بہت چہوٹا تہا حیات خان حبشی نے
اوسکو راجہ علیخان سی مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کی راجہ علیخان نے
ناہر خان کو پرورش کیا اور بہت اوسکی رعایت کیا کرتا جب میری والد بزرگوار نی قلعہ اسیر کا
فتح کیا تو ناہر خان ملازم خدمت ہوا حضرت مرحوم نی اوسکی پیشانی سی لیاقت و شرافت دریافت
کر کی منصب لایق سی اوسکو سرفراز کیا صوبہ مالوہ مین پرگنہ محمود پور اوسکی جاگیر مین دیا اور میری خدمتمین
اوسکی بہت ترقی ہوئی کہ اوسنی ایسی خدمت کی توفیق بہی اوسکو اسخدمت کی لایق سربلند کیا
اور سید دلیر خان سادات بارہہ ہی ہی پہلی عبدالوہاب نام تہا اور منصب اوسکا ہزاری ذات اور آٹھہ
سو سوار کا تہا اب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار اور نشان سی سرفراز ہوا میان دوآب میں
بارہ گانو ایک جگہہ واقعہ ہین وہان وطن ان سیدون کا ہی اسواسطی سادات بارہہ کہتی ہین
ہر چند بعضی لوگ ان کی حسب نسب مین کلام کرتی ہین لیکن ان لوگون کی شجاعت ان کی
سیدہونی کی بڑی دلیل ہے ہماری یہان کوئی لڑائی ایسی نہ ہوی کہ انہون نی اوسمین

ذکر سید دلیر خان بارہہ [illegible]

اپنی ناموری نہی ہوا اور ہر جگہہ یہہ لوگ اکثر مارے گئے میرزا عزیز کوکہ ہمیشہ کہا کرتا تہا کہ ساداد
بلا بہہ صدقہ اس سلطنت کا ہین واقع مین یہہ سچ ہے اور منصب نوخان افغان کا ہشتصدی
ذات و سوار کا تہا اب ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اسیطرح اور بندگان دولتخواہ
بہی حسب خدمت اور جان فشانی کے مراتب بلند اور مناصب ارجمند سے کامیاب
ہوئے ہیں میں اصالت خان پسر خانجہان کو واسطے کمک فرزند داور بخش کے صوبہ گجرات مین
مقرر کیا اور نور الدین قلی کو وہان بہیجا کہ شیرزہ خان اور سرفراز خان اور دوسرے افسر فوج
بیدولت کی جو وہان مقید ہین اپنے ہمراہ پابزنجیر مقید حضور مین لے آوے اسی تاریخ مین
سنا کہ منوچہر پسر شاہنواز خان رہنمونی سعادت سے بیدولت سے جدا ہوکر فرزند اقبالمند
شاہ پرویز کی خدمت مین حاضر ہوا اعتقاد خان حاکم کشمیر کو منصب چار ہزاری ذات اور
تین ہزار سوار سے سرفراز کیا قراولون نے کہا کہ قریب یہان سے ایک بڑا شیر ہے مجہے اوسکے
شکار کا شوق ہوا جب جنگل مین گیا تو اوسمین شیر نکلے مینے اون چارون کو مار کر دولتخانہ
کی طرف مراجعت کی اور شیر کے شکار کا مجکو اسقدر شوق ہے کہ اوسکی ہوتی اور شکار کو دل
نہین چاہتا سلطان مسعود پسر سلطان محمود انار اللہ تعالی برہانہ بہی شیر کے شکار کا بہت
راغب تہا اور اوسکی تیر مارنے کی عجیب و غریب باتین تواریخین مذکور ہین خصوصًا تاریخ بیہقی مین
کہ خود مصنف اپنی آنکہہ سے دیکہا ہوا حال لکہتا ہے کہ ایکدن سلطان مسعود شکار کو حدود
ہندوستان مین گیا تہا ہاتہی پر سوار ایک بڑا شیر جنگل سے نکلکر ہاتہی پر آیا بادشاہ نے
ایک تیر اوسکی سینہ پر ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پہر اوٹہہ کر ہاتہی کی پیچہے سے حملہ آور ہوا اسیر نے

اوٹہنی اور ٹہکر ایسی تلوار ماری کہ شیر کے دونون ہاتہہ قلم ہو گئی اور شیر گر کر مر گیا اور مجہی
بایام شہزادگی ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پنجاب مین شکار کو گیا تہا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے
نکلا مینی اوسکی بندوق ماری اوسنی غصہ سی جست کی اور ہاتی کی دم پر آگیا اوسوقت مجہے اتنی
فرصت نہ ہوی کہ بندوق رکہہ کر تلوار مارون بندوق ہاتہہ مین لیکر دو زانو ہو کر اسی زور
سی بندوق شیر کی سر پر ماری کہ وہ زمین پر گر کر مر گیا اور اس سی عجب تر یہہ قصہ ہی کہ مین
ٹول کی پہاڑون مین بہیریے کے شکار کو گیا تہا اور ہاتہی پر شکار تہا ایک بہیڑیا
سامنی آیا مینی ایک تیر اوسکی کاندہی پر مارا کہ ایک بالشت اوسکی گہس گیا اور اوسی
تیر سی وہ مر گیا اور بہت دیکہنی مین آیا کہ قوی جوانون سخت کمان والون نی تین تین
تیرون مین مارا ہی جو کہ اپنی تعریف آپ لکہنا مناسب نہین اسلئی توجہ اور اور
حالات کی کرتا ہون پہر انیسوین تاریخ ایک ہار موتیون کا واسطی جگت سنگہہ پسر
راناکرن کے عنایت کیا اور مجہسی عرض ہوئی کہ سلطان حسین زمیندار پکہلی کا مر گیا مینی
اوسکا منصب اور جاگیر اوسکی بڑی بیٹی شادمان نام پر عنایت کیا ستائیسوین امرداد کو
ابراہیم حسین ملازم شاہ پرویز کا لشکر ظفر اثر سی خوشخبری فتح کی لایا اور عرضداشت
فرزند پرویز کی مشتمل اوپر فتح اور خدمت گزاری دلاوران دولتخواہ کی پیش کی
مینی شکر اس عنایت الہی کا ادا کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر ہمراہ شہزادہ
والاقدر کی گریوہ چاندا سی پار گیا اور ملک مالوہ مین پہنچا تو سید دولت معہ ہزار سوار کے
اور تین جنگی ہاتی اور توپ خانہ عظیم کی مانڈو سی بقصد جنگ چلا اور ایک جماعت

[illegible]

[illegible]

گوترکیان دکن سی بست ایلچا جادوراے اور اودی رام اور آتش خان اور باقی سپاہ کی
آملنی کی اپنی مقرر کیا کہ بادشاہی لشکر پر بطریق قزاقی کی گرین لیکن مہابت خان نے
ایسا بندوبست کیا تھا کہ شہزادی کو غول مین رکھتا تھا اور خود مع تمام فوج کی کوچ
و مقام مین ہوشیار اور خبرگیران رہتا تھا ترکیان دکن دور سی دکھلائی دیتی
لیکن قابو لشکر شاہی پر کرنے کی نہ پاتی ایک نوبت نوکری چنداول کی منصور خان
فرنگی کی تھی اور لشکر اوترنے کی وقت مہابت خان مع سپاہ الگ کھڑا تھا خبردار
کو لشکر بخوبی اوتر جاوے جو منصور خان اوسدن شراب پی کی سرمست بادۂ غرور
کا ہو رہا تھا قریب منزل کی پہنچکر اون سواروں کو دور سی دیکھا اور نشہ شراب مین
اون پر بی کہی اپنی ساتھہ والوں کے گھوڑا دوڑایا اور دو تین سواروں کو مار کر قریب
جادوراے اور اودی رام کی کہ دو تین ہزار سواروں مین کھڑی تھی پہنچا اونہوں نے اسکو گھیر
لیا جب تک جان وسیمین رہی ہاتھہ پانو ہلاتا رہا کہ شاید اونمین سی نکل آوی آخر کو راہ
اخلاص مین جان دی اونھین دنون مہابتخان امیران سپاہ بی دولت کو پوشیدہ خطوط واسطی
ملانی کی لکھکر چاروں طرف بھیجتا تھا اور وہ اکثر لوگ بہی واسطی طلب قول و قرار کی
خطوط بھیجتی تھی جب بی دولت قلعہ مانڈو سی آگی بڑھا تو اول ایک جماعت ترکیوں کو روانہ
کیا پھر رستم خان اور تقی اور برقنداز خان کو ہمراہ جماعت توپ چیون کی اون کی بعد بھیجا
اور اون کی بعد داراب خان اور بہیم اور بیرم بیگ اور دوسری اپنی معتبر لوگوں کو
روانہ کیا اور خود جو قرار صف جنگ نہین دی سکتا تھا ایلیی پیچھی ہٹتا تھا فیلان مست

جنگی کو معہ توپخانہ دریا سی عبور کر کے پار اوتار کر خود بھی جریدہ مع ولد اور بہیم کی پیچھی
سی طرف میدان جنگ کی چلا اور جبکہ قریب کالیادہ کی نزول لشکر اقبال کا ہوا
تو بید ولت نی اپنا تمام لشکر فوج شاہی کی مقابلہ کو بہیجا اور خود ہمراہ خان خانان اور چند
لوگون کی ایک کونی پیچھی با برق انداز خان کہ مہابت خان سی قول و قرار لیکر منتظر وقت
فرصت کا تہا کہ جب دونون لشکر مقابل ہوون تو اپنی جماعت برق اندازون سی نکلکر
لشکر شاہی مین آملی اوس وقت موقع پاکر جہانگیر بادشاہ سلامت پکارتا ہوا بندگان
دولتخواہ مین آملا مہابت خان اوس سی اول ملکر شہزادہ پرویز کی پاس لیکے آیا شہزادہ نی
عنایات شاہی کا امیدوار کر کی اوسکو خوش اور مطمئن کیا اول نام اسکا بہاؤ الدین اور
نوکر زین خان کا تہا بعد اوسکی مرنیکی توپخانہ رومیون مین آکر داخل ہوا جو کہ خدمت مین سرگرم
اور اپنی ساتھ والی اچھی رکھتا تہا اسواسطی مینی لایق تربیت کی جانکر برق انداز خان کا
اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب مینی بی دولت کو دکن کی طرف بہیجا تہا تو اوسکو
میر آتش لشکر کی توپخانہ کا کر کی ہمراہ بہیجا تہا اگرچہ اسنی پہلی داغ نمکحرامی کا پیشانی پر لگایا
لیکن آخر کو نیکی اوس سی ظاہر ہوئی اور اوس دن رستم بھی کہ بیدولت کا عمدہ نوکر اور
بڑا معتمد تہا جب وہ بھی جانا کہ اقبال ساتھ لشکر شاہی کی ہی تو مہابت خان سی قول و
قرار لیکر ہمراہ محمد مراد حبشی اور چند اور منصبدارون کی کہ اوسکی ساتھ تہی اوسکی لشکر سی
نکلکر فوج شاہی مین بیچ خدمت شہزادی پرویز کے آئی بی دولت انکا حال سنکر گہبرا
گیا اور تمام اپنی نوکرون سی خصوصا نوکران شاہی سی کہ اوسکے ساتھ تہی بددل ہوا

اور اس وہم سے شتاب اپنے لوگون کو کہ آگے بڑہے ہوے تہے پیچہے بلوا کر سراسیمہ بہاگا اور دریا سے
پار اوتر گیا وہان سے بہی اکثر لوگ قابو پاکر اوس سے الگ ہوے اور فرزند پرویز کے خدمت مین آے اور ایک
نے اپنی اپنی سرفرازی پائی اور اوسی دن کہ نربدا سے اوترا تہا ایک خط اوسکے لوگون کی ہاتہ لگا جو مہابت
خان نے زاہد خان کے جواب مین لکہا تہا اور عنایت شاہی سے اوسکو امیدوار کیا تہا اور نکل آنے کی بہت
ترغیب دی تہی وہ لوگ اوس خط کو بیدولت کی روبرو لے گئے اوسنے زاہد خان سے بدگمان ہو کر اوسکو تینون
لڑکون اوسکے کے مقید کیا یہ زاہد خان بیٹا شجاعت خان کا ہے جو میرے پدر بزرگوار کے بڑے معتمد لوگون مین سے
تہا اور مینے اسلیے سعادت کو قدیمی خانہ زاد جانکر تربیت کیا اور خطاب خانی اور منصب ڈیڑہ ہزاری سے سرفراز
کر کے ہمراہ بیدولت کے فتح دکن پر رخصت کیا جن دنون کہ مینے اوس صوبہ کے امیرون کو واسطے قندہار کے
طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام خصوصًا فرمان تاکید کا بہیجا لیکن یہہ بے سعادت حاضر درگاہ نہوا اور
آپ کو دوست بیدولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ ضلع دہلی سے شکست کہا کر لوٹا اور پابند عیال بہی تہا
لیکن جب بہی میری ملازمت مین حاضر نہوا یہانتک کہ اب خداوند کریم منتقم حقیقی نے یہہ دن دکہلایا اور
اوسکی نقدی مبلغ ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ بیدولت قابض ہوا ~ چو بد کردی مشو ایمن ز آفات
کہ واجب شد طبیعت را مکافات ~ پہر بیدولت نے جلدی نربدا سے اوتر کر تمام کشتیون کو اوس طرف
منگوا لیا اور راستون کا بندوبست کر کے اپنی بخشی بیرم بیگ کو معہ فوج معتمد اپنی کی ساتہ ایک جماعت ترکان
دکن کے کنارے دریا کی چہوڑا اور سنگر تولیہ کا باندہ کر خود طرف قلعہ آسیر اور برہانپور کے چلا اوس وقت اوسکی
نوکرون نے ایک قاصد کو کہ خانخانان نے طرف مہابت خان کی بہیجا تہا پکڑ کر اوسکی روبرو لے گئے اور
اوسکے پاس سے جو خط نکلا اوسکی سر پر یہہ لکہا تہا ~ صد کس بنظر نگاہ میدارندم ~ ورنہ بپریدمی ز بی آرامی

بہجا ... بلی اوسکو معہ اوسکی اولاد کے کہنی بلوا کر وہ خط دکہلایا ہر چند اوسنے بہت عذر کیے لیکن کوئی
قابل سماع نہ تہا غرض کہ اوسکو ساتہہ داراب خان اور دوسرے لڑکون کے متصل اپنے مکان کی نظر بند رکہا اور
اوسکی فال اوسکی حق مین صادق آئی کہ سو آدمی اوسپر نگہبان ہوے مینے ابراہیم حسین ملازم فرزند ارجمند پرویز کو
کہ خبر فتح لایا تہا خطاب خوشخبر خانی کا دیکر عنایت خلعت اور فیل سے سرفراز کیا اور فرمان مرحمت عنوان واسطے
شہزادے پرویز اور مہابتخان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پہنچی بیش قیمت واسطے فرزند اقبالمند کے اور
شمشیر مرصع مہابتخان کے واسطے عنایت کی چونکہ مہابتخان سے عمدہ خدمت ظہور مین آئی تہی مینے
اوسکو منصب ہفت ہزاری ذات و سوار سے سرفرازی بخشی سید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین بوس حاصل کیا مورد
عنایت خاص کا ہوا یہ سید صوبہ دکن مین متعین تہا جب بیدولت دہلی سے شکست کہا کر ماندو کو گیا تو اسنے اپنے
اہل و عیال کو غیر جگہہ مین بہیجکر حفاظت الہی کے سپرد کیا اور اوپنی راہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور میرزا
حسن پسر میرزا رستم صفوی کا اوپر خدمت فوجداری بہرایچ کی نامزد ہوکر منصب ڈیڑہزاری ذات اور
پانسو سوار ولسنی مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور لعل بیگ داروغہ دفترخانہ کو نزدیک فرزند ارجمند پرویز کے
بہیجکر خلعت خاص اور نادری اوس نور چشم کے واسطے اور دستار واسطے مہابتخان کے عنایت فرمائی اور خواص
خان نے کہ پہلے بہیجا گیا تہا پہر آکر ملازمت حاصل کیے اور خبرین اچہی لایا پہر خانہ زاد خان پسر مہابت خان کو
منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا انہین دنون ایک روز مین نیل گاؤ کی شکار کو گیا جنگل مین ایک
سانپ دیکہا لنبا ڈہائی گز کا اور تین ہاتہہ مقدار اوسکی جثہ کی دور کا آدہے خرگوش کو نگل گیا تہا اور آدہا
باہر تہا جب اوسکو قراول میرے پاس اوٹہا لائے تو خرگوش اوسکی موہنہ مین سے چہوٹ گیا مینے فرمایا پہر اوسکی موہنہ
مین دیدو ہر چند اونہون نے چاہا لیکن اندر اوسکی موہنہ کے نرکہہ سکے ہر چند بہت زور کرنے مین جبڑا اوسکا

چر گیا پهر مینی اوسکا پیٹ چروایا اتفاقاً اوس مین سی بهی ایک پورا خرگوش نکلا ایسی سانپ کو هندوستان
مین چیتل کهتی هین یه بڑا هوا کرتا هی اکثر جانورونکو پورا نگلجاتا هی لیکن اسمین زهر نهین هوتا کسی کو نهین کاٹتا
پهر مینی بندوقسی ایک نیل گاو ماده ماری اور اوسکی شکم سی دو بچی پوری نکلی چونکه مینی سنا تها که بچه نیل گاو
کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے باورچیون کو فرمایا که اسکا دوپیازه پکا کر لانا فی الحقیقت خالی لذت اور مزه سے
نه تها اور بیسوین شهریور ماه الٰهی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کی که بحکم سعادت اوس سے
جدا هوکر فرزند پرویز کے پاس آگئی تهی حسب الحکم حاضر درگاه هو کر آستانه بوسی سے کامیاب هوئے رستم خان کو
منصب پنجهزاری ذات اور چارهزار سوار کا اور محمد مراد کو هزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرماکر طرح
طرح کی الطاف کا امیدوار کیا رستم خان اصل مین بدخشانکا هی اسکا نام یوسف بیگ تها اور قرابت مین
محمد قلی اصفهانی کی هی جو وکیل اور مدارکار میرزا سلیمان کا رہا ہے اول رستم آکر نوکر درگاه شاهی کا
هوا اور اکثر صوبونمین رهکر داخل چهوٹی منصبدارونمین هوا پهر کسی قصور مین اوسکی جاگیر متغیر هوگئی
تو یه پاس بیدولت کے گیا او اوسکا نوکر هوا تیر کا نشانه خوب جانتا ہے اور اوسکی آگی بهی خوب خوب کام
کئی خصوص مهم رانا مین بیدولت بهی اوسکو سب نوکرون مین عزیز تر رکهتا تها او امیر عمده کیا تها
مینی بیدولت کی خوشی کو خطاب خانی او نشان و نقاره اسکو مرحمت کیا تها چهه دنون اوسکی
طرفسی حکومت گجرات کی بهی کی هی اور خدمت عمده کی هی اور محمد مراد پسر مقصود میر آب کا ہے
که میرزا شاهرخ اور میرزا سلیمان کی یهان قدیمونسی تها پهرسی روز سیدیهووه نے گجرات سی آکر
ملازمت کی اور نور الدین قلی نے که اکتالیس ۴۱ آدمی مخالفون کے احمدآباد مین پکڑی تهی پابجولان
کرکے درگاه والا مین لایا مینی شیرزه خان او قابل بیگ کو که اوس فساد نه تهی مست ہاتی کی پانو سے

ڈالکر مروا ڈالا اور بیسوین کو مطابق اٹھائیسوین ذیقعدہ کی فرزند شہریار کو اعتماد الدولہ کے
نواسی سے خداوند کریم نے ایک دختر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت پر مبارک ہو بائیسوین
کو جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا اور سال پچپن میرے عمر کا بخوشی و خورمی شروع ہوا موافق ہر سال
علیحدہ آپ کو طلا اور سیم جنسوں مین تول کر وہ اہل استحقاق کو بٹوا دیے از انجملہ شیخ احمد سرہندی کو دو ہزار
روپیہ دیے غرّہ مہر ماہ الٰہی کو میر جملہ منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور مقیم بخشی
گجرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب بے قصوری سرفراز خان کے مجھپر ظاہر ہوئے تو اوسکو
قید سے چھوڑکر اجازت وسطی آنی سلام کے دی اور حسب التماس فرزند شہریار کے مین اوسکی مکان مین گیا
اوسنے بڑا جشن مرتب کیا اور پیشکشین عمدہ پیش کین اور اکثر امرا کو سروپا دیے بعد عرضی فرزند شاہزادہ
پرویز کے آئی کہ بیدولت دریای نربدا سے پار اوتر گیا اور بادیہ گمراہی مین پریشان ہوا اوسکی تفصیل
یہ ہے کہ جب وہ دریای نربدہ سے اوترا تو تمام کشتیون کو اوس پار لیگیا اور گہاٹون پر توپین اور بندوقین
لگادین اور بیرم بیگ اور اکثر ستارہ والونکو تباہ کرکے دریا سے اوترکر آسیر اور برہانپور کو چلا گیا
اور خانخانان اور داراب کو نظربند اپنی ساتھ رکہا اور اصل قلعہ آسیر کی یہ ہے کہ بلندی اور مضبوطی
اوسکی محتاج بیان نہین پہلی اس سے کہ بیدولت دکن مین گیا وہ قلعہ حوالہ خواجہ نصر اللہ ولد خواجہ
فتح اللہ کے تہا کہ غلامان خانہ زاد قدیم الخدمت سے ہی پہر بیدولت کی کہنے سے حوالہ میر حسام الدین پسر
میر جمال الدین حسین کے ہوا جو دختر تغائی نورجہان بیگم کے میر حسام الدین کے گہر مین ہے تو جب
بیدولت حوالی دہلی سے شکست کہاکر مالوہ کو گیا تو نورجہان بیگم نے میر مذکور کو نشانی بہیجکر تاکید
کہلا بہیجا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اوسکی لوگون کو قلعہ کے قریب آنے نہ دینا اور قلعہ بندی کا استحکام

کرکے نمک حلالی پر خیال رکھتا اور داغ لعنت و کفران کا اپنی سیادت و عزت کی پیشانی پر نہ لگاتا
اوسنے ایسا نہ کیا با آنکہ سامان قلعہ اس قسم کا تہا کہ بیدولت کا طائر خیال بہی وہانتک پہنچی لیتا تو مشکل
غرض جب بیدولت نے اپنی نوکر شریف نام کو اوسکی پاس بہیجا اور کہدیا کہ فریب دیکر اوسکو کہلا بہیجی کہ
نشان اور خلعت لینے کو قلعہ سے باہر آوے اور جب باہر آجاوے تو پہر قلعہ مین نہ جانے دے اوسنے
سعادت نے بمجرد جانے شریف کی قلعہ اوسکو سپرد کردیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کی پاس گیا بیدولت نے
اوسکو خطاب مرتضی خانی اور منصب چارہزاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا مین بدنام کیا پہر جب
بیدولت پاس قلعہ کے گیا تو خانخانان اور داراب اور باقی اولاد اوسکی کو اپنی ساتھ قلعہ مین لیگیا
اور تین چار دن تک وہان رہکر سامان قلعہ داری کا خوب جمع کرکے قلعدار وہانکا گوپال داس نام رجپوت
کو کہ پہلی نوکر سربلند رای کا تہا اور دکن جانے کی وقت اوسکا نوکر ہوا تہا کیا اور اپنی عورتون اور
زیادہ سامان کو قلعہ مین چہوڑا اور تینون عورتین منکوحہ اپنی کو مع اطفال اور چند لونڈیون کی ہمراہ
اپنی رکہا اور پہلی چاہتا تہا کہ خانخانان اور داراب وغیرہ کو وہین مقید چہوڑے لیکن پہر کچہ سوچ کر اپنی ساتھ
برہانپور مین لیگیا اور انہیں دنون لعنت اللہ بہار خانی سورت سے آکر بیدولت کی ساتھ ہوا بیدولت
نے بکمال خوف و ہراس کے سربلند رای کے پسر راجہ بہوج ہاڑہ کو کہ بندہ عمر دراز صاحب الوس سے ہی خطوط
و قاصد بہیجکر واسطے صلح کے اپنی اور مہابت خان کے درمیان مین وکیل کیا مہابت خان نے کہلا بہیجا
کہ جب تک خانخانان نہ آویگا مین صلح قبول نکرونگا اور مقصد جہانگیر کا یہ تہا کہ کسیطرح خانخانان کو
کہ سرگروہ اہل فساد کا ہے اوسی الگ کری بیدولت نے لاچار ہوکر خانخانان کو قید سے چہوڑا اور قرآن
شریف کی قسم لیے پہر اندر محل کے لیجا کر اپنی زن و فرزند کو خانخانان کے روبرو کیا اور بہت زاری

اور کریم سی کہا کہ اب مجہپر کام تنگ ہو گیا ہی یعنی اب اپنی آپ کو تمہاری سپرد کیا عزت اور آبرو
میری تمہاری ہاتہ ہے اب وہ کام کرو کہ مین اس سے زیادہ خراب نہون یہہ خانخانان واسطی صلح کے
بیدولت سی جدا ہو کر متوجہ لشکر شاہی کا ہوا اور بیدولت سی کہا کہ تم اسطرف دریا کی رہکر خطوط واسطے
صلح کے لکہنی رضا اتفاقاً پہلی اس سے کہ خانخانان کنارے دریا پر آوی ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی
کے قابو پاکر رات کو اوسطرف دریا کی اوتری لشکر مخالفونکا یہ حال سنکر گہبرا گیا اور بیرم بیگ کہ معہ فوج
بیدولت وہان پڑا تہا ثابت قدم نرہ سکا یہانتک کہ وہ سب بہاگ گئی خانخانان یہہ زور میری اقبال کا
دیکہکر حیران رہگیا کہ ماری پریشانی کے نہ آگی بڑہ سکا نہ وہان رہ سکا اور اسوقت فرزند پرویز کے
خطوط اوسکی تسلے اور دلاسا کو مشتمل اوپر متابعت بادشاہی کی پہنچی خانخانان نے صورت ادبار بیدولت
کیطرف دیکہکر اسواسطی مہابت خان کے شہزادی پرویز کے خدمتمین حاضر ہوا اور بیدولت خانخانان
کے جاملنی اور لشکر کے زبردست پار اوترآنی اور بیرم بیگ کی بہاگ جانی سے مطلع ہو کر کمال شکستہ دل
اور خوفناک ہوا اور باوجود شدت باران اور طغیانی دریاؤنکی بحال تباہ راہ بہت سی دکن کیطرف
روانہ ہوا اور اس کشمکش مین اکثر بندگان شاہی اور ملازم اوسکی اوس سے جدا ہو گئی اور جو وطن
جادو رای اور اودی رای اور آتش خان کا بر سر راہ تہا تو بجہت اپنی مصلحت کے چند منزل آگی
اوسکی ہمراہ رہے لیکن جادو رای اوسکی لشکر مین گیا ایک منزل پیچہی رہا کرتا اور جو سامان لوگ
گہبرا کر ڈالتی تہی وہ اوٹہا لیا کرتا تہا جسدن کہ بیدولت دریای پلہ اوترا تو ذوالفقار خان
نام کو کہ اوسکا معتبر تہا بہیجی واسطی بلانی سربلند خان نام افغان کی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ مجکو
تیری وفاداری اور مردمی سی بعید معلوم ہوتا ہی کہ تو اب تک دریا سے وار کیون نہیں اوترا اور جا ملے

مردون کی ابروسے مجکو تیری بیوفائی سب سے زیادہ سخت ترہے اوسوقت سربلند خان پاکناری کے
کہڑا ہوا تہا کہ ذوالفقار خان نے جاکر پیغام بیدولت کا اوس سے کہا سربلند خان نے کچہہ جواب ندیا
اوراوترنے نہ اوترنی مین متردد تہا ذوالفقار خان سے بطریق اعتراض کے بولا کہ بیر گہوڑی کی آگی
سے ہٹ جا ذوالفقار خان نے اس بات سی تلوار نکال کر اوسکی کمر پر چہوڑی اوسوقت ایک بہائی ہمراہ
نے بانس برچہی کا درمیان مین کر دیا کہ تلوار بانس پر پڑا کچہہ نوک سرفراز خان کی کمر پر سہی لگی اور
تلوار کے نکلنی سے بہائیون نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان محمد خزانچی کا بیٹا کہ بیدولت کے
خواصونمین سی تہا بنا بر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ بی اجازت بیدولت کی آیا تہا وہ بہی مارا گیا
اور جب ملینی خبر اوسکی چلی جانی کی برہانپور سی اور فوج شاہی کی وہان داخل ہونی کی سنی تو
خواص خان کو جلد تر پاس فرزند اخلاص ہندشاہ پرویز کے بہیجا اور بہت تاکید سی کہلا بہیجا کہ ہرگز
اس حصول مراد پر سست نہو جانا اور وہان تک سعی کرنا کہ یا بیدولت کو زندہ گرفتار کر لو یا قلمرو بادشاہی
سے باہر نکالدو کیونکہ میری خیال مین گذرتا تہا کہ جب بیدولت دکن مین تنگ لونا چار ہوگا تو
ضرور قطب الملک کے ریاست مین ہوکر اوڑیسہ او بنگالہ کے طرف جاویگا سو بحکم جہاندار کی ملینی
واسطی احتیاط اور پیش بندی کی میرزا رستم کو صوبہ دار الہ آباد کا کرکے اوسطرف رخصت کیا
کہ اگر اتفاقا یہ معاملہ اودہر پیش آوی تو درستی کام سے غافل نرہنا اور انہین دنون مین
فرزند خانجہان کی بی ملتان سی آکر دولت زمین بوس حاصل کیے اور سو اشرفی نذر اور ایک
لعل لاکہہ روپیہ کا اور ایک بڑا موتی اور اکثر چیزین پیشکش کین اور رستم خان کو ملینی ہاتی
عنایت کیا نوین ابان ماہ الہی کو خواص خان عرضداشت شہزادہ پرویز اور جہانگیر کے لایا

اور عرض کی کہ جب شہزادہ پرویز برہانپور مین پہنچی تو باوجودیکہ لوگ بسبب کثرت باران اور کیچ
کے چل سکتی تہی لیکن شہزادہ بموجب حکم ایسی موسم دشوار گذار مین دریا سی اوتر کر پیچہی بیدولت کی
ساعی ہوا اور بیدولت یہ سنکر ہر روز کوچ کرتا جاتا تہا اور کیچ کی کثرت اور برسات کی شدت سی چارپایی
باربرداری کی بیکار ہو گئی تہی اکثر اسباب راہ مین ڈال دیا جاتا تہا اپنی فرزندون اور متعلقون کو
سلامت لیجانا اوسکو غنیمت تہا اور جب لشکر شاہی اوسکی تعاقب مین ہنگار سی آگی بڑہ کر گہنہ گہوٹ
مین پہنچا کہ برہانپور سے چالیس کوس پرہی تو بیدولت قلعہ تک پہنچا اور جب وہان پہنچکر اوسنی معلوم کیا
کہ جادوراے اور اودیرام وغیرہ اہل دکن یہان سے آگی میری ہمراہ نجاوینگی تو بخیال آبرو رکہنی کے
خود اون سب کو وہان سی رخصت کیا اور بڑی بڑی ہاتی مع سامان گران وہان کی قلعہ مین
رکہکر اودیرام کی سپرد کیا اور آپ قطب الملک کی ولایت کی طرف روانہ ہوا جب ممالک محروسہ شاہی سے
اوسکا باہر نکل جانا ثابت ہوا تو اسوقت فرزند پرویز بصلاح مہابت خان کی مع لشکر شاہی اوسکی تعاقب سے
لوٹکر غرہ آبان ماہ آلہی مین برہانپور مین آکر داخل ہوی یہان سے راجہ سارنگ دیو فرمان
مرحمت عنوان لیکر فرزند پرویز کیطرف رخصت ہوا آقا سہم خان نی منصب چار ہزاری ذات
اور دو ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میرک معین بخشی کابل کو حسب التماس مہابت خان کے
خطاب خانی سی سربلندی بخشی الف خان اور قیام خان نے صوبہ پٹنہ سی آکر ملازمت حاصل کی
پہر میں نی انکو واسطی محافظت قلعہ کانگڑہ کے مقرر فرماکر نشان عنایت کیا اور غرہ آذر ماہ آلہی کو
باقیخان نی جوناگڈہ سی آکر ملازمت حاصل کی جب میری طبیعت مہم بیدولت سے فارغ ہوئی
اور گرمی ہندوستان کی موافق میری مزاج کی نہ تہی اسواسطی دوسری ماہ مذکور کو مطابق پہلی صفر کے

بخیر و ظفر دار البرکت اجمیر سے واسطی سیر و شکار کی طرف خطۂ دلپذیر کشمیر کے کوچ کیا اور قبل اس
آصف خان کو صاحب صوبہ بنگالہ کا کرکی اوسطرف رخصت کیا تہا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا
مائل بہت تہا اور وہ بہ نسبت دوسرون کی میرا غوب مزاج دان تہی جدائی اوسکی دشوار ہی لاچار ہو کر ملنی
اوسکو بلوایا تہا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہو کر آستان بوسی سی مشرف ہوا اور جگت سنگہ پسر رانا کرن سنگہ
کو خلعت و خنجر مرصع دیکر وطن کے جانی کی رخصت دی اور انہین دنون مین راجہ سارنگ دیو عرضداشت
فرزند سعادتمند پرویز کے اور مدار السلطنت مہابتخان کی لاکر آستانہ بوسی سی مشرف ہوا لکہا تہا
کہ جواب دل مہم بیدولت سی جمع ہی اور دنیاداران دکن چاروناچار فرمان بردار احکام شاہی کی ہین
اب حضرت بہی اسطرف سی تعلق خاطر کو دور کر کے سیر و شکار مین مشغول ہون اور ممالک محروسہ سے جو جگہ پسند
ہو وہان تشریف فرما ہو کر عیش و نشاط سی خاطر شریف کو خوش کرین بلنسٹوین کو میرزا والی نے
سرونج سی آکر ملازمت حاصل کے اور حکیم مومنا منصب ہزاری سی سرفراز ہوا اصالتخان پسر
خانجہان گجرات سی آکر زمین بوس سے مشرف ہوا اور انہین دنون عرضداشت عقیدت خان
بخشی صوبہ دکن کی مشتمل اوپر مارے جانی راجہ گردھر کے آئی قصہ اسکا یون ہے کہ ایک بہائی نے
سید کبیر بارہ کے جو فرزند پرویز کا نوکر ہے اپنی تلوار بنی کو صیقل گر کے سپرد کی تہی اوسکی دوکان
راجہ گردہر کی مکان کی نیچی تہی دوسری دن کہ وہ تلوار لینی گیا تو مزدوری پر جہگڑا ہو گیا
سید کے نوکرون نی اوس صیقل گر کو چند لکڑیین مارین راجہ کے لوگون نی صیقلگر کے حمایت کر کے
اون نوکرونکو مارا اور چند سادات بارہ کی کہ وہان سی قریب رہتی تہی یہ شور سنکر سید کبیر کی
مدد کو آئی اور فساد بڑہا اور درمیان سادات اور راجپوتون کے لڑائی واقع ہوئی سید کبیر

اس حال سی مطلع ہوکر چالیس سواروں سے کمک کو دوڑ آیا اوسوقت راجہ گروہر مع اپنی راجپوتونکی
مکانمین حسب عادت برہنہ چوکی مین کہانا کہارہے تہی سادات کا غلبہ اور سید کبیر کا آنا سنکر دروازہ مضبوط
کرلیا اور سادات دروازہ جلاکر اندر مکان کی پہنچی اور یہانتک تلوار چلی کہ راجہ گروہر معہ چھبیس راجپوتون
کے مارا گیا اور چالیس آدمی اوسکی زخمی ہوی اور چار سید بہی قتل کو پہنچی بعد مارے جانی راجہ کی سید
کبیر اوسکی گہوڑی طویلہ سی کہولکر اپنی گہر لیگیا امرا راجپوتون کی جب راجہ کی مارے جانے سے مطلع
ہوی تو ہر طرف سی فوج فوج سوار لڑائی کو ہوی اور تمام سادات بارہہ بہی سید کبیر کے کمک کو جمع ہو
اور قلعہ کے آگی میدان مین جمع ہونی لگی آتش فتنہ نی ترقی پکڑی مہابتخان یہہ سنکر او سوار ہوکر
فی الفور وہان آیا او سادات کو اندر قلعہ کے لیگیا اور راجپوتون کو بہی مناسب وقت کی تسلی
اور خاطرداری کرکے اونکی اکثر افسرون کو اپنی ساتہہ خانعالم کے مکان مین کہ وہان سے قریب ہے لیگیا
اور بہت دلجوئی اور تسلی کی اور جو ذمہ دارون کی فیصلہ کا ہوا جب یہہ قصہ شہزادی پرویز نی سنا
تو خود بہی خانعالم کے گہر مین تشریف لای اور زبان مبارک مناسب وقت کی راجپوتونکو بہت
تسلی دی اور ہر ایک کو اونکی گہر بہیجا دوسری دن مہابتخان نی راجہ گروہر کے گہر جاکر اوسکی
لڑکون سے بہت خاطرداری اور دلجوئی کیے او تدبیر و حکمت سی سید کبیر کو قید کرلیا چونکہ راجپوت
بہی اوسکی قتل کے راضی نہ تہی بعد چند دنون کی اوسکو عوض مین مارا اور تئیسوین تاریخ مین
محمد مراد کو فوجدار سرکار اجمیر کا مقرر کرکے رخصت فرمایا اور تمام رات عیش و نشاط سی کاٹی ایکدن
اثنار شکار مین تیتر نونغون کہ اب تک نہ دیکہا تہا میری باز سے پکڑوایا اتفاقا وہ باز سے نونغون تہا
اور تجربہ سی معلوم ہوا کہ کالی تیتر کا گوشت سفید تیتر سے لذیذ تر ہوتا ہے اور گوشت بڑہی بودنہ

کا جسکو ہندی مین کہاگر کہتی ہین بو دونہ جوز دیتی کہ جنگلی ہے عمدہ ہے اسیطرح گوشت حلوان فربہ کا
گوشت برہ سی بہتر ہے امتحان کو ان گوشتونسی بکر ہر ایک کا ایک ہی قسم کا کہانا پکوایا او ہر بار تمیز مین
یون ہے آیا کہ لکہا گیا دسوین ماہ دی کو قراولون نے حوالی پرگنہ رحیم آباد مین خبر ایک شیر کے دی مینی ارادت
خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ لوگون کو لیجا کر جنگل کو گہیر لین بعد اوسکی مین بہی گیا درختونکی
کثرت سی وہ شیر نہ دکہتا تہا جب مینی ہاتی آگی بڑہایا تو اوسکی کروٹ نظر آئی اور ایک ہی بندوق مین
اوسکو مار لیا ایام شہزادگی سی اوسقدر بڑا شیر میری نظر مین نہ آیا تہا مصورونکو فرمایا کہ بعینہ اوسکی شبیہ
کہینچین تول مین ساڑہی ہین من جہانگیری کا ہوا طول اوسکا سری دُم کی سری تک ساڑہی تین
گز کا تہا دو طوا او پر سولہوین کو مجہسی عرض ہوئی کہ حاکم آگرہ کا داخل جوار رحمت الہی کا ہوا اول یہہ
بہادر خان برادر خانزمان کی پاس تہا بعد اوسکی ماری جانی کی میری والد بزرگوار کی خدمت
مین آیا اور جب مین پیدا ہوا تو حضرت والد نی اسکو مجہی عنایت فرمایا چہپن برس تک کمال
اخلاص اور دلسوزی سی اسنی میری خدمت کی کبہی اسکی طرف سی ناراضی مجکو نہوئی
حقوق خدمت اسکی زیادہ اس سے ہین کہ لکہی جاوین خداوند کریم اسکو اپنی مغفرت سی خوشنود
فرماوی پہر مینی مقرب خان کو کہ قدیمی اس سرکار کا ہے حکومت آگرہ سی سربلند کیا بخشیی اور
اوسطرف رخصت کیا اور نواح فتحپور مین بکرم خان اور عبدالسلام اوسکی بہائی نی سعادت زمین
بوس حاصل کیے بائیسوین[۲۲] کو متہرا مین جشن وزن قمری مرتب ہوا اور سال ستاون میری عمر کا شروع
ہوا اور متہرا سے کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا سیر کرتا ہوا جلا را ئین قراولون نی عرض کی کہ ایک
شیر نی معہ تین بچون کی دیکہی ہے کشتی سی اوتر کر شکار کو گیا بچی اوسکی چہوٹی تہی اسواسطے

نام دیا کہ اون کو ہاتون سی زندہ پکڑ لین اور اونکی ماکو ملینی بندوق سی مارا وہان مجہسی عرض ہوئی
کہ زمیندار اور گنوار جمنا پار کے طریقہ چوری اور رہزنی کا ترک نہین کرتی اور جنگل اور سخت مکانون کے
پناہ مین اوقات بسر کرتے ہین اور مال واجبی جاگیرداروں کو نہین دیتی یہہ سنکر ملینی خانجہان کو
حکم دیا کہ اگلی منصبدارون کو ہمراہ لیکر وہان جاوی اور خوب گوشمالی اونکی کری اور قتل و قید
مین دریغ نکرکے اونکی مقامون اور گڑھیون کو کہودواکر برابر خاک کے کردی کہ یہہ نام اونکی فساد کا رہے
دوسری روز یہہ فوج دریای گذر کر جلد تر اوسطرف روانہ ہوئی جب اون مفسدون کو فرصت بہاگنی کی
نملی تو ثابت قدم ہوکر لڑنے کو مقابل ہوئی لشکر شاہی کی ہاتہہ سے اونکی بہت لوگ مارے گئی اور اہل
وعیال اونکی قید ہوی اور سپاہ منصور کو اونکی اموال سے لوٹ بہت ملی اور غرہ ماہ بہمن کو رستم خان
خدمت فوجداری قنوج سی سرفراز ہوکر اوسطرف رخصت ہوا دوسری تاریخ عبداللہ حکیم نورالدین
طہرانی کو حضور مین سیاست کا حکم فرمایا شرح اسکی یون ہے کہ جب وزرای ایران نی اوسکی باپ کو بگمان
زر اور سامان کے قید کرکے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہہ ایران سی بہاگا اور بہزار خرابی ہندوستان مین
آیا اور اعتماد الدولہ کے وسیلہ سی بندگان درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تہا
چند روز مین ملینی اوسکو خاص خدمتگارون مین کرلیا او منصب پانصدی کا اور گاؤن اوسکو
جاگیر مین عنایت کیا لیکن چونکہ تنگ حوصلہ تہا نشہ دولت کا نہ اوٹہا سکا ناشکری اور کفران نعمت
شروع کی ہمیشہ باتین شکوی کی کیا کرتا ہر چند لوگون نے مجہسی عرض کیے کہ حضرت جسقدر اوسپر
عنایت فرماتی ہین وہ شکایت اور نالائقی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باتون پر یقین
نہ لاتا تہا یہانتک کہ اپنی معتبر لوگون سے کہ بی غرض تہی مکرر سنا کہ وہ باتین بی ادبانہ کہتا ہے

جب مجکو یقین ہوا تو اوسکو اپنی روبرو سزا دی مصرعہ زبان سرخ سر سبز میدہد بر باد
سیر قراولون خبر لای کہ یہان ایک شیرنی سی لوگ اس پرگنہ کی کمال تکلیف مین ہین مینی فدائی خان
سے کہا کہ حلقہ ہاتیونکا لیجا کر اوسکو محاصرہ کرین من بعد خود سوار ہوگیا اور ایک بندوق مین اوسکو
مارا اور ایکدن نشاط شکار مین ایک کالی تیتر کو باز سی پکڑوایا تہا اپنی روبرو اوسکا پوٹہ چیر دیا
تو ایک چوہا اوسمین سے سلامت نکلا مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اوسکی باریک گلی مین یہ پورا چوہا کسطرح گیا
اگر کوئی اور کہتا تو یقین نہوتا چھٹی تاریخ دار الملک دہلی مقام گاہ لشکر اقبال کا ہوا جگت سنگہ
پسر راجہ باسو کا باشارہ بیدولت کی کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اوسکا تہا جاکر بقصد شر و فساد
کا ہوا مینی صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطی مقرر کیا تہا جیسی پہلی گذر چکا پہر اب
مادہو سنگہ اوسکی چہوٹی بہائی کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے اسپ و خلعت دیا اور حکم کیا کہ صادق
خان کے پاس جاکر جماعت مفسدون کو تباہ اور خراب کری دوسری دن شہر کے درمیان سے
ہوکر سلیم گڈہ مین جاکر نزول اقبال کا کیا اور ربط کشن داس کا گہر سر راہ واقع تہا اوسنی وہان چلنی کو بہت
الحاح و زاری سے عرض کی اسواسطی حسب خواہش اوسکی اپنی قدم سی اوسکو کامیاب اور خوشنود کیا
اور اوسکی پیشکش مین سے کچہہ اوسکی رضامندی کو قبول کیا بیسوین کو جب سلیم گڈہ سی کوچ کیا تو خواجہ
بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تہا اور پہلی بہی یہ خدمت خوب بجا لایا تہا سربلندی بخشی
اور وہین علی محمد لیسنی راہی حاکم تبت کا موافق گفتی اپنی والد کے درگاہ مین حاضر ہوکر زمین
بوسی سے سرفراز ہوا اور مجکو معلوم ہوا کہ دادا اس پاپی کو سب اولاد مین زیادہ عزیز رکہتا ہے
مقصود اوسکا یہ تہا کہ پیچہی بعد اوسکی جانشین اسکا ہووی پہلی اور بہائی یہ سنکر ناراض ہوئے

اور بخش درمیان مین واقع ہوئی تو بڑا بیٹا اوسکا ابدال نام حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو
اپنا حامی اور مددگار بنایا اور اوسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا باپ ضعیف اور سالخوردہ ہے بعد اوسکی آپ کے
مددسی مین جانشین اپنی باپ کا کیا جاؤن علی رای نے محبت سہی اس گمان پر کہ کہین
اور بہائی ملکر بواسطی میری محبت کی علی محمد کو مار نہ ڈالین اور اس ملک مین فساد برپا ہوا کو
میرے پاس روانہ کیا کہ میری دولتخواہ ہو نین ہو کر اسکا کام درستی اور رونق پاوی بہرہ
اسفندارماہ الٰہی کو پرگنہ انبالہ مخیم سرادقات دولت واقبال کا ہوا لشکری نام بسر امام وردیکا
کہ بدولت سہی جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آیا تہا یہان حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سہی مشرف
ہوا اور عرضداشت فرزند پرویز اور مہابتخان کی مشتمل اوپر سفارش اور مجرائی ہونی اپنی کے پاس
عادلخان کے مع اوسکی تحریر کی کہ اوسنی مہابتخان کیطرف لکہی تہی پیش کر کے اظہار دولتخواہی
اور بندگی کا کیا یعنی اوسکو خوشدل کر کے پہر طرف فرزند پرویز کے روانہ کیا اور خلعت مع نادری
کہ تکمہ اوسکا مرواریدکا تہا واسطی شہزادی کی اور خلعت واسطی خانعالم کی اور مہابتخانکی
لشکری کی ہمراہ بہیجا اور ایک فرمان یعنی نہایت عنایت بر عادلخان کی نام لکہواکر خلعت مع نادری
اوسکی واسطی بہی اسکی ہمراہ کیے اور لکہہ بہیجا کہ اگر مناسب جانو تو اسیکو نزدیک عادلخان کے روانہ
کرنا پانچوین کو باغ سہرندمین مقام ہوا کنارہی دریای بیاہ کے صادق خان اور فخرخان
اور اسفندیار اور راجہ روپچند گوالیری اور باقی امراکہ واسطی کمک لشکر پنجاب کے گئی تہی سندوبست
کوہ شمالی سے خاطر جمع ہوکر آئے اور سعادت آستانہ بوسی سے شرف اندوز ہوی غرضکہ جگت
سینگہ باشارۂ بیدولت ادہر گیا تہا تو اون پہاڑون مین جاکر شور و فساد مچایا اور جہاڑ کے

اور یہا موقعین بیٹھ کر غربا اور رعایا کو لوٹ اور تباہ کرکے وہاں اپنی واسطی جمع کیا یہانتک
صادق مع اپنی ولا اوران بادشاہی اودہر گیا اور وہان کے امرا کو ہمراہ لیکر اوسکی گوشمالی اور خرابی
مین کوشش کی اور جگت سنگہ نی خوف سی قلعہ مورین لبد جمع کرنی اسباب کی پناہ کریسے جب موقع پاتا
قلعہ سے نکلکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کی محاصرہ سے تنگ ہوا اور سامان اوسکا صرف ہوگیا
اور دوسرے زمینداروں کے طرف سی مدد کا آنا بند ہوا اور اپنی چہوٹی بہائی کے سرفراز ہی ہونی
تو بحال مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلی کہڑی کرکے نورجہان بیگم سے ملتجی ہوا کہ میری سفارش
کرکے حضرت بادشاہ سی میری قصور معاف کراوین مین نورجہان بیگم کے خاطر سے اوسکی قصور ون
سے درگذرا اور اسی تاریخ عرضیین متصدیان دکن کے آئین کہ بد دولت گمراہ لعنت اللہ اور دارآب
اور باقی چند شکستہ حالون کے تباہ و خراب سرحد قطب الملک سی نکلکر طرف اوڈیسہ اور بنگالہ کے
گیاہے اور کمال خرابی اس سفرمین اوٹہائی اور اکثر لوگ اوسکی ہمراہے سی بسبب تکلیفونکی
بہاگ گئی اونمین سے ایک میرزا محمد پسر افضل دیوان اوسکی کاہے کہ مع اپنی عیال کے کوچ کی وقت
بہاگا جب بد دولت نی اوسکا جانا سنا تو جعفر اور خانقلی اوزبک اور دوسرے اپنی چند معتبر لوگونکو
اوسکی پیچہی پکڑنی کو بہیجا کہ یا اوسکو زندہ لی آوین ورنہ اوسکا سر کاٹ آگی لاوین یہہ لوگ جلد تر
راہ طی کرکے اوسکی قریب پہنچی جب وہ اسحال سے واقف ہوا تو اپنی ما اور گہر والون کو جہاڑیین
چہپا کر اپنی چند معتبر مردانہ لوگون سے دلیرانہ انکی سامنی آیا اور کمان چڑہائی اور اوسکی سامنی
تالا اور دلدل واقع تہی سید جعفر خان نے کروٹ پر جاکر چاہا کہ براہ فریب اوسکو اپنی ہمراہ
کرلے لیکن وہ اوسکی دم مین نہ آیا اور جواب اوسکی بات کا تیر جان ستان سے دیا اور خوب مردانہ

لڑا اور خان قلی اور اکثر رفیقان بیدولت کو خاک سی برابر کیا اور سید جعفر بہی زخمی ہوا آخر خود بہی
بسبب کاری زخموں کے راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتہہ ہلا سکا بہوتوں کو نیست و نابود کیا بعد اوسکی
مرجانی کے سر اوسکا کاٹ کر بیدولت کی روبرو لیگئی جب بیدولت دہلی سی بہاگ کر مانڈو میں گیا
تہا تو افضل خان کو واسطی طلب کمک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کی پاس بہیجا تہا اور عمدہ بازو بند
واسطی عادل خان کے اور اسپ و فیل و شمشیر مرصع عنبر کیواسطی اوسکی ساتہہ بہیجی تہی وہ اول عنبر کے
پاس گیا اور پیغام دی کر ہدیہ پیش کیا عنبر نے قبول نکیا اور کہا ہم عادل خانکی تابع ہین کہ وہ سب
امرای دکن مین آج امیر و افسر ہی تم کو پہلی اوسکی پاس جانا چاہیی اور اظہار مطلب کرنا اگر
وہ قبول کری تو ہم سب متفق اور تابع ہین اور پہر جو دو گی لیا جاویگا پہر افضل خان
عادلخان کے پاس گیا وہ بہت سبر ایش آیا اور مدتون اوسکو باہر شہر کی پڑا رکہا اور کچہہ
توجہ نکی اور جو کچہہ بیدولت نی اوسکی اور اورونکی لیی بہیجا تہا سب کچہہ نمائشا نہ اوس
سی ہنکوا کر لیلیا اور یہہ افضل خان وہین پڑا تہا کہ خبر ہاری جانی بیٹی اور تباہی گہر بار کی
سنی القصہ جب بیدولت اس سامان سی جالسی راہ دور و دراز طی کر کے بندر مچہلی پٹن مین
کہ قطب الملک کی زیر حکومت تہا پہنچا اور پہلی وہان پہنچنی سی وکیل اپنا قطب الملک
کی پاس بہیجکر مدد اور معاونت کا طلبگار ہوا تہا سو قطب الملک نے کچہہ نقد و جنس
بطریق دعوت کی اوسکو بہیجکر اپنی میر حد کو لکہہ بہیجا کہ ہمراہ ہو کر ان کو اپنی سرحد کے
باہر صحیح و سالم کر دی اور سب زمینداروں اور مہتون سی مطمئن کر کی کہدی کہ ہمیشہ
انکی لشکر کو غلہ اور سب چیزین ضروری بلا تکلف پہنچاتی رہو اور بائیسوین کو ماہ مذکور مین

عجیب سانحہ واقع ہوا وہ یہہ ہی کہ مین شب کو شکار سی لوٹ کر طرف لشکر کی آتا تہا
راہ مین ایک ندی واقع ہوی کہ تیز بہتی تہی اور اوسمین چٹانین پتہر کی تہین اوسمین
اوترتی وقت ایک نوکر کی پاس سی خوان طلائی کہ مع چند پیالہ و سرپوش تہلی مین ڈالی
ہوی لیی تہا سب پہسلنی پانون کی اوسمین گر پڑے ہر چند ڈہونڈا نہ پایا دوسرے دن اسکا حال
مجہسے عرض کی مینی قراولون اور ملازمونکو فرمایا کہ پہر وہین جاکر اونکو جستجو کرین شاید کہ
ملجاوین اتفاقا جہان گری تہی وہین ملی اور باوجود تیزی اور گہراو پانی کی نہ بہی نہ اوپر تلی
ہوی اور عجیب یہہ ہے کہ پانی بہی کچہہ پیالون کی اندر نہ گیا تہا اور یہ قصہ ایسا گذرا کہ جب خلیفہ
ہادی مسند پر بیٹہا تو ایک یاقوت کی انگوٹہی باپ کی میراث سی ہارون کو ملی تہی
اپنی خادم کو ہارون کی پاس بہیجا اور وہ انگوٹہی اوس سی مانگی اتفاقا اوسوقت ہارون
کنارہ پر دجلہ کی بیٹہا تہا جب خادم نے وہ انگوٹہی مانگی تو ہارون غصہ سی کہنی لگا کہ مینی خلافت
تجہپر وار کہی اور تو ایک انگوٹہی میری پاس نہین دیکہہ سکتا اور غصہ ہوکر انگوٹہی دجلہ
مین پہینک دی بعد چند مہینون کے اتفاقا ہادی مرگیا اور ہارون خلیفہ ہوا تو غوطہ زنونکو
فرمایا کہ دجلہ مین جہان مینی انگوٹہی ڈالی ہی غوطہ لگا کر ڈہونڈو اتفاقا یاوری اقبال سی
غواص پہلی غوطہ مین وہ انگوٹہی نکالکر روبرو لایا اور ہارون کی ہاتہہ مین دی اور ایکدن
شکارگاہ مین امام وردی قراول باشی نی ایک تیتر مجکو دکہایا کہ اوسکی ایک ہی پانون مین
خار تہا اور تمیز نر و مادہ مین خار سی ہوتی ہی اوسنی امتحان کو مجہسی پوچہا کہ فرمائیی یہہ نر ہے یا مادہ
مینی بی تامل کہا مادہ ہی پہر جب پیٹ اوسکا چیرا تو اوسمین سی انڈی نکلی جو لوگ وہان

نر تھی حیران ہوکر کہنی لگی کہ اسکا مادہ ہونا کسطرح معلوم ہوا مینی کہا جو بچہ مادہ کی
بہ نسبت نر کی چھوٹی ہوتی ہی بہت دیکھنی سی اسکا مجکو ملکہ ہوگیا ہی اور عجیب تر یہہ بات
ہی کہ نر خرّاسب پرندون کا چینہ دان تک ایک ہوتا ہی بخلاف جرز کے کہ چار انگل
تک ایک ہی پھر دو شاخہ ہوکر چینہ دان سی ملتا ہی اور جہان سی دو ہوتا ہی وہان ایک
گرہ معلوم ہوتی ہی ہاتھہ لگانی سی اور کلنگ کا نرخرا پیچدار ہوتا ہی اور سینہ کی ہڈی سی
گھسکر دم غزہ تک جاتا ہی اور پھر وہانسی مڑکر گلی سی ملتا ہی اور جرز دو طرح کا ہوتا ہے
ایک سیاہ ابلق دوسرا بور اب معلوم ہوا کہ دو قسم نہین جوکہ سیاہ ابلق ہی نر ہوتا ہے
اور بور مادہ دلیل اسکی یہہ ہی کہ ابلق مین خصیہ نکلی اور بور مین انڈے اور بکر آمین
کیا گیا ہی اسکا اور میری طبیعت چھچلے کو بہت راغب ہی اسلیے میری واسطے عمدہ
چھلیین لاتی ہین ہندستانکی عمدہ چھچلی رہو ہی پھر یہہ دونون کہیٹی وار اور صورت
مین قریب ہین ہر شخص انمین فرق جلدی نہین کر سکتا اور تمیز ان کی گوشت مین
بھی بہت کم ہوتی ہے مگر لطیف ذائقہ والا جان لیتا ہی کہ لذت رہو گوشت کی
بہ نسبت اوسکی کچھہ زیادہ ہوتی ہی

اونیسواں ۱۹ جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

چارشنبہ کو اوتیسوین تاریخ جمادی الاولی کے سن ایکہزار تینتیس ہجری مین بعد
گذرنے ایک پہر دو گھڑی دن کی نیر اعظم نے بیت الشرف حمل مین سعادت

تحویل کی ارزانی فرمائی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے بہرہ
ہوئے احسن اللہ پسر خواجہ ابو الحسن نے معہ اصل و اضافہ کے منصب ہزاری اور تین سو
سوار کا پایا محمد سعید پسر احمد بیگ کابلی کا بھی اسی قدر سے سرفراز ہوا اور میر شرف
دیوان بیوتات اور خواص خان کو بھی منصب ہزاری ملا سردار خان کانگڑہ سے
آکر سعادت زمین بوسی سے مشرف ہوا اور انہیں دنوں میں مینے حکم کیا کہ یساول
اور اہل یساق خبر رکہیں کہ سواری میں اور دولتخانہ سے نکلتے ہوئے کوئی آدمی
عیب دار مثل اندہے بہرے گونگے نکٹے جذامی وغیرہ کے میرے نظر میں نہ آیا کرے اور جشن
اونیسوان بکمال آراستگی ہوا الہ وردی برادر امام وردی جو بیدولت کے پاس سے بہاگ کر
حاضر درگاہ ہوا عنایات شاہی سے سرفرازی پائی اور جب خبر آنے بیدولت کی سرحد اوڑیسہ میں
متواتر معروض ہوئی تو فرمان بنام شہزادہ اور مہابت خان اور باقی امرا متعینہ اوس لشکر
کی تاکید صادر ہوا کہ خاطر اسطرف کی بندوبست سے بخوبی مطمئن کر کے جلد طرف صوبہ الہ آباد
اور بہار کے جاویں و اگر بحسب اتفاق صوبہ دار بنگالہ اوسکو نہ روک سکے تو تم اپنے لشکر جلادت
اثر سے اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کر دو اور بنا بر احتیاط کے دوسرے ماہ اردی بہشت
کو فرزند خان جہان کو طرف دار الخلافت آگرہ کی رخصت کیا کہ وہاں جا کر منتظر رہے جس
خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پہنچے تو فورا اوسکو عمل میں لاوے پہر اسکو خلعت خاصہ معہ نادری
تکمہ مروارید اور شمشیر خاصہ مرصع کے اور اسکے بیٹے اصالت خان کو گہوڑا اور خلعت عنایت
ہوا اسی تاریخ عرضی عقیدتخان بخشی صوبہ دکن کی آئی لکہا تہا کہ حسب الحکم شاہزادہ بلند اقبال

پرویز ہمشیرہ راجہ جگت سنگہہ کو اپنی نکاح مین لایا امید ہے کہ آنا اوسکا اس دولت پر مبارک
ہو اور یہہ بہی لکہا تہا کہ ترکمان خان کو پٹن سی بلوا کر عزیز اسد کو اوسکی جگہہ مقرر فرمایا ہی پہر جانسپار
خان نی بہی حسب الحکم آکر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہان پور سی نکلا تہا تو میر حسام
الدین بنظر اپنے بدفعلونکی برہان پور مین نرہ سکا مع اہل و عیال دکن مین جاکر عادل خان کے
پناہ مین ایام بسر کرنا چاہا لیکن وہان تک نہ پہنچا تہا کہ جان سپار خان نے اوسکا جانا سنکر کچہہ لوگ
تعاقب مین روانہ کیے وہ اوسکو مع متعلقات پکڑ لائی اوسنی مہابت خان کی پاس بہیجدیا مہابتخان
نی قید کرکے ایک لاکہہ روپیہ اوس سی وصول کیا اور جادو رای اور اودی رام نی دولت کی ہاتہی کو
کہ قلعہ برہان پور مین چہوڑ گیا تہا ہمراہ لیکر ملازمت شاہزادہ مین حاضر ہوی اور قاضی عبد العزیز کو
کہ حوالی دہلی مین بیدولت کی طرف سی کچہہ عرض کرنی آیا تہا اور مینی اوسکو باریابی نہ دی اور مہابتخان
کے سپرد کر دیا تہا بعد اوسکی شکست اور خرابیون کی مہابت خان نی قاضی کو اپنا ملازم کر لیا تہا جو
آشنای قدیم عادلخان کا ہے اور کئی سال خانجہان کی وکالت مین درمیان بیجاپور کے رہا تہا ان دنون
مہابتخان نی پہر اوسکو نزدیک عادلخان کی برسم حجابت کی بہیجا دنیاداران دکن نی بمقتضای
وقت اور برآمد اپنی مطالب کے اظہار بندگی اور دولتخواہی کا کیا عنبر مقہور نے علی شیر نام ایک معتمد شخص
اپنا بہیجکر نہایت عاجزی کی خیانچہ مہابت خان کو بطور نوکرون کی عرضداشت لکہی تہی کہ
مین دیولگام مین آکر ملاقات کرونگا اور اپنی بڑی فرزند کو ملازم سرکار کراکر شاہزادہ بلند اقبال کی
خدمت مین رکہونگا انہین دنون تحریر قاضی عبد العزیز کی آئی کہ عادل خان دلسی مخلص اس دولتخواہ
ہی اور اسنی بمقتضای عقیدت یہہ ارادہ کیا ہی کہ ملا محمد لاری کو جو اوسکا وکیل مطلق اور نفس ناطقہ

ہی اور تحریر اور تقریر مین اوسکو ملا یا یا کہا کرتی ہین پانچہزار سوار دیگر لشکر شاہی مین روانہ کرین
کہ ہمیشہ شاہزادہ ارجمند کی ہمرکاب رہا کرین اور ہر کام مین جان نثار رہین اور ان کو عنقریب
پہنچا سمجہین جو کہ مکرر فرمان پہنچی تہی کہ فرزند اقبالمند جلد تر واسطے تدارک بیدولت کی آلہ آباد و بہار
کو جاوین ان دنون خبر آئی کہ باوجود شدت باران کی چہٹی فروردی کو مع لشکر اقبال
برہان پور سی کوچ کرکی لال باغ مین منزل گزین ہوی اور مہابت خان بانتظار آنی ملا لاری کے
برہان پور مین مقیم رہا کہ بعد اوسکی آنیکی وہانکی بندوبست سی فراغت پاکر ہمراہ ملا لاری کے
شاہزادہ پرویز کی خدمت مین روانہ ہون اور لشکر خان اور جادو رای اور اودی رام وغیرہ کو
مقرر کیا کہ بالا گہاٹ مین جاکر ظفر نگر مین رہین اور جان سپار خان کو بدستور حضرت دیگر
اسد خان فتح پوری کو ایلچ پور مین رہنے کہا اور منوچہر پسر شاہ نواز خان کو خانپور مین معین کیا
رضوی خان کو تہانیسر مین بہیجا کہ صوبہ خاندیس کے حفاظت کری پہر خبر آئی کہ لشکری نی فرمان عادل خان
کو پہنچایا اوسنی شہر آراستہ کرکی چار کوس واسطی فرمان و خلعت کی استقبال مین آیا اور سلام اور
سجدہ شکر بجا لایا اکیسوین تاریخ سروپا واسطی فرزند داور بخش اور خان اعظم اور صفی خان کی مرحمت
کرکی بہیجا اور صادق خان کو حکومت لاہور سی سرفراز کرکے خلعت اور ہاتی دیا اور ملتفت خان
پسر مرزا رستم خان کو منصب ہشت ہزاری اور تین سو سوار سی سربلندی بخشی ایکبار سرکار مین عرض
ہوی کہ کالی سانپ نی ایک اور سانپ کو نگلکر اس سوراخ مین گہسا ہی ہمنی فرمایا کہ کہود کر اسکو
نکالین بلا مبالغہ اتنا بڑا سانپ اب تک نہ دیکہا تہا جب اوسکا شکم چیرا تو ہمنی دار سانپ پورا
اوسکی پیٹ سی نکلا اگرچہ یہہ اور قسم کا تہا مگر موٹائی مین کچہہ کم تہا پہر عرضی واقعہ نویس دکن کی

آئی کہ مہابت خان نی عارف لپسر زاہد کو سیتا کر کی زاہد کو مع دونون لڑکونکی مقید کیا ہی کہ اوس
نالایق نی عرضی بی دولت کو اپنی اور باپ کی طرف سی لکھکر اظہار اخلاص و ندامت کا کیا تہا
اتفاقا وہ تحریر مہابت خان کی ہاتہہ آئی اوسنی عارف کو بلا کر دکہلایا جب عارف قایل ہوا تو
اوسکو سزای نمکحرامی مین قتل کیا اور عارف کی باپ اور بہائیونکو قید رکہا اور غرہ خورداد مین خبر
آئی کہ شجاعت خان عرب دکن مین مرگیا پہر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت صوبہ
اوڈیسہ مین داخل ہوا اسکی تفصیل یون ہی کہ درمیان سرحد اوڈیسہ اور دکن کی ایک گہاٹہ ہی
ایک طرف اوسکی کوہ بلند اور دوسری طرف جہیل اور دریا ہی اور حاکم گول کنڈہ نی اوس دری
ایک قلعہ بنا کر توپ و تفنگ سی آراستہ کیا ہی کہ بی اجازت قطب الملک کے کوئی وہان سی
جا نہین سکتا بی دولت قطب الملک کے مددسی وہانسی نکل کر ملک اوڈیسہ مین آیا اتفاقا
اوسوقت احمد بیگ خان برادرزادہ ابراہیم خان راجگڈہ پر گیا ہوا تہا بیدولت کا اوس ملک مین
آنا سنکر متحیر اور متردد ہوا لاچار اوس مہم کو چہوڑکر موضع سلی مین کہ صدر اوس صوبہ کا ہی آیا
اور اہل و عیال کو لیکر مقام کٹک مین کہ پلیلی سی بارہ کوس بنگالہ کی طرف ہی آیا چونکہ فرصت
کم تہی فوج جمع نکر سکا جب بی دولت سی لڑنے کی طاقت نہ دیکہی اور ہمراہیونکو موجود نہ پایا تو
کٹک سی بردوان مین پاس صالح بہتیجی آصفخانکی کہ جاگیردار وہانکا تہا گیا پہلی صالح نی تیاری
کی اور بیدولت کی آنیکی خبر پر تصدیق نکی یہان تک کہ لعنت اللہ نی خط اوسکی بلانی
اور متفق کرنی کو لکہا تب صالح بردوان کو سامان جنگ سی آراستہ کرکے ہوشیار ہو بیٹہا
اور ابراہیم خان یہہ سنکر حیرت زدہ ہوگیا اور حالت لاچاری مین باوجودیکہ اکثر سپاہ اوسکی

اطراف مین متفرق تہی اکبر نگر مین خود بانون ہمت کا گاڑکر درستی قلعہ اور جمع کرنی سپاہ
اور وہان کی امرا کی تسلی اور تشفی مین مشغول ہوا اور سامان اور اسباب ضرب وحرب کے
مہیا کیے اوسی حال مین بی دولت کی تحریر اوسکو گئی اس مضمون کی کہ تقدیر ربانی اور سرنوشت
آسمانی سے جو حال کہ تنزل اور میرے تہا پردہ عدم سی عالم وجود مین روبرو آیا اور گردش
روزگار سی یہان آنیکا اتفاق ہوا اگرچہ نظر ہمت بلند مین یہہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ
ایک میدان بلکہ ایک پرکاہ سی زیادہ نہین رکہتا لیکن مقصد اس سی بلند اور مطلب
اسسے زیادہ کا ہے مگر اب کہ گذر اس مین پر واقع ہوا ہے تو سر سری چہوڑا نہین جاتا اگر
تجکو درگاہ شاہی مین جانیکا ارادہ ہو تو بلا تردد اودہر کو چلا جا دست تعرض تیری دامان
ناموس و عزت خانمان سی کوتاہ ہی بلا تکلف روانہ ہو اور اگر یہین رہنی مین اپنی مصلحت
وبہتر سمجہی تو جو پرگنہ اس ملک مین طلب ہی تیری رہنی کو بلا توقف ہم عطا کرینگے

تکملہ لکہا ہوا میرزا محمد ہادی مولف دیباچہ کتاب توزک جہانگیری کا

ابراہیم خان نی جواب مین لکہا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہی جب
تک جان تن مین ہی امانت داری کرونگا جب شاہجہان بردوان مین پہنچا تو صالح
نی قلعہ درست کرکی مستعد جنگ پر ہوا اور عبد اللہ خان نے اوسکی قریب جا کر محاصرہ
کیا جب وہ قلعہ مین بہت تنگ ہوا اور کسی طرف سی امید مدد کی نہ دیکہی تو لاچار قلعہ سی
نکلکر عبد اللہ خانسی ملا اور عبد اللہ خان قلعہ سی خاطر جمع کرکی اوسکو شاہجہان کی پاس لایا

بعد بردوان لینی کی احمدنگر کے طرف گئی ابراہیم خان نی اول چاہا کہ وہانکی قلعہ کو
درست کرکے سامان لڑائی کا کری لیکن جو قلعہ احمدنگر کا بہت بڑا تہا اوسقدر جمعیت
کہ اوسکی حفاظت کری ہاتہہ نہ آئی آخر اپنی بیٹی کے مقبرہ مین کہ بہت مضبوط تہا متحصن
ہوا اور اطراف سی امرا آکر اوسکی ہمراہ ہوی شاہجہان کی سپاہ نی اوسمقبرہ کو گھیرا
اور خود قلعہ اکبرنگر مین اوتری پہر دونون طرف سی لڑائی شروع ہوگئی اوسوقتمین احمد
بیگ خان آکر جماعت نکلالونسی ملا اور اونکو تقویت اور زور بڑہا اور جو کہ اہل و عیال
اکثرونکی پار دریا کے تہی عبداللہ خان نی دریا خانکو دریا سی اوتار کر اوسطرف بہیجا
ابراہیم خان نی یہہ خبر سنکر احمد بیگ خانکو ہمراہ لیکر اوسطرف دوڑا اور معتبر لوگونکو واسطی حفاظت
اپنی مقام کے چہوڑا اور جنگی کشتیین کہ جنکو وہ لوگ نوارہ کہتی ہین پہلی اپنی اوسطرف روانہ
کین کہ مخالفون کی راہ بند کرکے اودہر نہ آنی دین اتفاقا پہلی پہنچنی ان کشتیونکی دریا خان پار اوتر گیا
تہا پہر ابراہیم خان نی احمد بیگ خانکو اوسکی لڑائی کی واسطی روانہ کیا دریا کے کنارہ دونون
لشکرونمین لڑائی واقع ہوی اور دونون طرف سی بہت لوگ مارے گئی اور احمد بیگ خان
لڑکر ابراہیم خان سی آملا اور غنیم کے غلبہ کی صورت بیان کی ابراہیم خان نی کسی کو بہیجا کہ
جاکر قلعہ سی لوگون کو بلا لائی کہ وقت مدد کا ہی ایک گروہ وہانسی ابراہیم خان کی مدد کو
آئی دریا خان اسحال سی مطلع ہوکر چند کوس پیچہی ہٹا جو کہ جنگی کشتیان ابراہیم
خان کی تصرف مین تہین سو واسطی لشکر شاہجہانکا دریای گنگ سی اوترنہ سکا اوسوقت
بلیہ راجہ نام ایک زمیندار نی آکر ظاہر کیا کہ اگر کچہہ فوج میری ہمراہ کیجاوی تو اوپر کی طرف

دریا کی چند منزل لیجا کر اپنی عملداری مین کشتیین بہم پہنچاؤن اور فوجکو دریا سی اتارون
شاہ جہان نے عبد اللہ خانکو ڈیڑہ ہزار سوارون سی اوسکی ہمراہ کیا تا وہ جہان کہی دریا سی
اوترکر ابراہیم کی لشکر پر گرین اور یہہ فوج برہبری راجہ بلیہ کے جلد دریا سی اوتر کے
دریا خانسی جا ملی جب ابراہیم خان نی یہہ حال سنا کہبر اکر جلد ہی لڑائی کو چلا اور نور اللہ
نام ایک سیدزادہ کو کہ منصب دار اوسکی طرف سی تہا ہزار سوار سے ہراول مقرر کیا اور احمد بیگخانکو
بہی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر کہڑا کیا اور خود ہزار سوار دلسی غول مین کہڑا ہوا اور بعد
مقابلہ دو لشکرون کی بڑی لڑائی واقع ہوئی عبد اللہ خان نی فوج ہراول پر حملہ کرکی نور
اللہ کو میدان سی ہٹا دیا اور لڑائی احمد بیگ خان پر تنگ پہنچی لیکن وہ مردانہ کہڑا رہا اور
کئی زخم کاری کہائی ابراہیم خانکو اسحالکی دیکہنی سی طاقت صبر کی نہ رہی اسطرف باگین
اوٹہائین اور عبد اللہ خان نی بہی اسکی فوجپر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خانکی ساتہی خوف
کہا کر بہاگ گئی اور معاملہ فوجکا خراب ہوا فقط ابراہیم خان نی تہوڑی لوگون سی میدان
مین ثابت قدم رہنا چاہا ہر چند لوگون نی اوسکی گہوڑیکی باگ پکڑ کر لوٹانا چاہا لیکن وہ ہٹنی پر
راضی نہوا اور کہا کہ مردانگی اور ہمت میدان سی جانی کو اجازت نہین دیتی اور اس سے
کیا بہتر ہے کہ بادشاہ کی کام مین جو ولی نعمت ہی جان قربان کرون وہ یہی کہہ رہا تہا کہ دشمنون
نے اوسپر ہجوم کیا اور کئی زخمسی اوسکا کام تمام کیا اور نظر بیگ خان نی جو عبد اللہ خان کا ایک
نوکر تہا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کی روبرو کیا اور جو جماعت کہ حصار مقبرہ مین بند تہی ابراہیم
کا مرنا سنکر بی دست و پا ہوئی اوسوقت رومی خان نی کہ سرنگ مقبرہ کی نیچی لگائی تہی اوسکو

ارک ڈہی اور چالیس گز دیوار اوسکی گر پڑی اور شاہجہانکی فوجکا وہان بہی قبضہ ہوا وہانکی لوگونمین
بہاگ کر اپنی آپ کو دریا مین ڈالا اور اگر کشتی ملی تو اوسپر اسقدر چڑہی کہ وہ بہی بوجہ
سی ڈوبی اور ایک گروہ بخیال اہل و عیال کی جا ملی اور میرک جلایر کہ اوس صوبہ کی عمدہ لوگونمین
تہا گرفتار ہوا اور شاہجہانکی ہمراہیونمین عابد خان دیوان اور شریفخان بخشی اور سید عبد السلام بارہہ
اور حسین بیگ بدخشی اور چند آدمی جان نثار ہوئی اور جب احمد بیگ خان مع چند منصبدارونکی
میدان جنگ سی ہٹا تو طرف ڈہاکہ کی کہ دار الملک بنگالہ کا ہی اور اہل و عیال و سامان ابراہیم
خان کا بہی وہان تہا روانہ ہوا جب لشکر شاہجہان ڈہاکہ مین پہنچا تو احمد بیگ خان ناچار ہمراہ
اور لوگونکی ملازمت مین گیا اور چالیس ہزار روپیہ ابراہیم خان کی مال سی مخالفونکی تصرف
مین آئی اور پانچ لاکہہ میرک جلایر کی مال سی ہاتہہ آیا اور پانسو ہاتہی اور چار سو گہوڑی کو
کہ وہان ہوتی ہین غنیمت مین ملی اور سب اسباب و سامان قبضہ مین لا کر نوارہ اور
توپخانہ لایق بادشاہونکی ہو متصرف ہوئی پہر تین لاکہہ روپیہ عبد اللہ خان کو اور دو لاکہہ راجہ
بہیم کو اور ایک لاکہہ داراب خانکو اور ایک لاکہہ دریا خان کو اور پچاس ہزار وزیر خان کو اور اسیقدر
شجاعتخان کو اور اسیقدر محمد تقی ورمیرم بیگ کو بخشی اور باقی لوگون کو بہی لایق اونکی مرتبہ
کی دیی جب وس ملک کی ربط و ضبط سی فارغ ہوئی تو داراب خان پسر خانخانان کو کہ جب
تک قید مین تہا رہا کر کے حلف لی کر حاکم بنگالی کا کیا اور اوسکی ایکعورت کو مع ایک دختر
اور ایک پسر شاہ نواز خان کی ہمراہ اپنی لیکر واسطی تسخیر ملک بہار کی متوجہ ہوئی اور راجہ بہیم
پیرا کو کہ اس کشمکش مین اونہین کی ہمراہ تہا بطریق منقلا کی کچہہ فوج دیکر اپنی سی اول

طرف پٹنہ کی روانہ کیا اور خود مع عبد اللہ خان اور دوسری لوگون کی اوسکی پیچھی چلی صوبہ پٹنہ کہ شہر
پرویز کی جاگیر مین تہا اور اوسنی مخلص خان کو اپنی طرف سے وہان کی حکومت پر مقرر کیا تہا اور امید خان
پسر افتخار خان اور بیرم افغان کو وہان کا فوجدار کیا تہا تو راجہ بہیم کی پہنچنی سی انکی پانون خود بخود
اوکھڑ گئی اور اسقدر توفیق ان کو نہ ہوئی کہ قلعہ پٹنہ کو درست کر کے چند روز فوج شاہی کی
آنی تک روکی رہین غرض کہ وہان سی بہاگ کر الہ آباد مین آئی اور بہیم سنگھ شہر مین آکر
اوسمکانات پر قابض ہوا بعد چند دنون کی شاہجہان بہی بڑی جماعت سی بنگالہ سی آکر وہان پہنچی
اور اکثر صوبہ بہار کی جاگیردارون اور متعین لوگون سی ہمراہی کا اقرار لیا اور اطراف سی قریب چہ ہزار
سوار کی آکر نوکر اوسکی ہوئی اور سید مبارک نی کہ قلعہ رہتاس کا قلعہ دار تہا باوجود موجود ہونی سامان
اور مضبوطی قلعہ کی قلعہ کو اوسکی سپرد کر دیا اور زمیندار اوجینہ کا اور اور زمیندار اوسطرف کی اوسکی
رفیق ہوئی پہر عبد اللہ خان اور راجہ بہیم کو منقلا کر کے الہ آباد کی طرف اور دریا خان کو مع فوج
مانک پور کی طرف روانہ کر کی خود پیچھی سی چلی جب عبد اللہ خان گذر جوسیہ پر پہنچا تو جہانگیر
قلی خان پسر خان اعظم خان کہ حاکم جونپور تہا میرزا رستم کے پاس الہ آباد مین بہاگ کر گیا اور
عبد اللہ خان پیچھی سی آکر قصبہ جہوسی مین کہ کنارہ گنگا کی مقابل الہ آباد کی واقع ہی اوترا اور بہیم نے
الہ آباد سی پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نی جونپور مین جاکر توقف کیا پہر عبد اللہ خان نے
بضرب توپ و تفنگ اور نواڑون ہمراہ کی پانی سی اوتر کر باہر الہ آباد کی اوترا اور قلعہ کو محاصرہ کیا
میرزا رستم نی قلعہ کی اندر سی لڑائی شروع کی دونون طرف سی پیغام اجل جاری ہوئے

اب یہان سی پہر کچہہ حالات دکن کی تحریر ہوتی ہین

پہلی گذر چکا ہی کہ جب عنبر حبشی نی علی شیر نام اپنی وکیل کو مہابت خان کی پاس
بہیجکر عجز و فروتنی ظاہر کی تو مقصود اوسکا یہہ تہا کہ کاروبار مہمات دکن اسکی تفویض کیی جاوین
اور جو کہ اوسکو عادلخان سی منازعت اور جہگڑا درمیان مین واقع ہوا تہا اسلیی چاہتا تہا کہ
باعانت اور مددگاری بندگان جہانگیری کی اوسپر غالب آوی اسیطرح عادلخان بہی واسطی
دفع فساد اور شر اوسکی کی چاہتا تہا کہ اختیار اس صوبہ کا مجہکو ملی آخر تدبیر عادلخان کی غالب
آئی اور مہابت خان نی عنبر کی طرف سی پہلو تہی کر کی عادلخان کا طرفدار رہا اور یہہ سبب برگشتہ
ہونی عنبر کی ملا محمد لاری وکیل عادلخان کا اوسکی طرف سی متردد تہا اسواسطی مہابتخان نی
کچہہ فوج شاہی بہیجی کہ بالاگہاٹ سی جاکر محمد لاری کو اپنی ہمراہ برہانپور مین لی آوین
عنبر یہہ خبر سنکر متردد ہوا اور نظام الملک کی ساتہہ شہر کہڑکی سی نکلکر موضع قندہار مین
کہ برسر راہ ولایت گولکنڈہ کی واقع ہی گیا اور اہل و عیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد مین
رکہکر کہڑکی کو خالی کر کی یہہ مشہور کیا کہ قطب الملک کی سرحد پر جاتا ہون تا اوس سی زر مقرری
اپنا وصول کرون غرض جب ملا لاری برہانپور مین آیا تو مہابت خان نی شاہپور تک اوسکا استقبال
کیا اور کمال توجہ اور دلجوئی ظاہر کی اور وہانسی متفق ہوکر شاہزادہ پرویز کی ملازمت مین چلی
اور سربلند رای کو حکومت برہانپور مین چہوڑا اور جادو رای اور اودی رام اوسکا مددگار مقرر
کیا اور اوسکی بڑی بیٹی اور بہائی کو بنظر احتیاط اپنی ہمراہ لیا جب ملا محمد شاہزادی کی خدمت
مین پہنچا تو یہہ بات قرار پائی کہ ملا پانچہزار سوار وہنسی برہانپور مین رہکر باتفاق سربلند رای
کاروبار کیا کری اور اوسکا بیٹا امین الدین ہزار سوار سی ہمرکاب ہی اس قرار پر ملا کو رخصت

کر کی خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ و فیل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مدد خرچ دیکر
اور محمد امین کو ہمراہ رکہا مہابت خان نی بہی اپنی طرف سی ایک سو دس گہوڑی دو ہاتہی
اور ستر ہزار روپیہ نقد اور ایک سو دس تہان عمدہ ملا محمد اور اوسکی پسر اور داماد کو دی اور
اونیسوین خرداد کو نزول حضرت جہانگیر کا کشمیر مین واقع ہوا اعتقاد خان نی عمدہ چیزین
کشمیر کی کہ اس مدت مین جمع کین تہین بطریق پیشکش پیش کین وہان معروض ہوا کہ
یلنکتوش اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان چاہتا ہی کہ کابل اور غزنین پر قبضہ کری اور خانہ زاد خان
پسر مہابت خان مع امرای مقررہ وہانکی شہر سی نکلکر اونکی مقابلہ اور مدافعہ مین مصروف ہی
اسواسطی بادشاہ نی غازی بیگ خدمت گار کو ڈاک روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہوکر
خبر تحقیق جلد لاوی اور عجب قصہ یہہ ہوا کہ جب عبد العزیز خان نی قلعہ قندہار کو بواسطی
نہ پہنچنی کمک کی شاہ عباس کی حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہہ بات گران معلوم ہوئی
عبد العزیز خان کو حوالہ سید نام منصبدار کی کرکی فرمایا کہ اسکو سورت سی سوار کرکی طرف
مکہ معظمہ کے روانہ کری اور پیچہی سی لکہہ بہیجا کہ اسکو مار ڈالنا وہ راہ مین مارا گیا ساتوین ماہ
تیر کو ہمشیرہ قدسیہ حضرت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نے بعارضہ سہال سی انتقال کیا بادشاہ
انکو بہت چاہتی تہی چالیس برس کی عمر مین جیسی دنیا مین آئین تہین ویسی ہی گئین اور
اسی تاریخ غازی بیگ کی عرضداشت سی معلوم ہوا کہ یلنکتوش نوکر امام قلی اوزبک کی نی موضع صواحین مضافات
غزنی سی ایک قلعہ بنا کر اپنی بہانجی کو مع فوج وہان چہوڑا ہی اس جہت اکثر امرا وہانکی
خانہ زاد خان کی پاس آکر مستغیث ہوئی کہ ہم قدیم سی رعیت اور مالگذار حاکم کابل کی ہین

پلنگپوس چاہتا ہی کہ ہمکو ظلماً اپنا فرمان بردار کرے اگر آپ اوسکو دفع کرو تو ند ستور ہم مطیع فرمان ہین ورنہ بضرورت اوسی سی ملتجی ہوکر اوزبکون کی ظلم سی محفوظ رہین گی خانہ زاد خان نی ایک فوج واسطی کمک ہزارہ کی روانہ کی پلنگپوس کی بہانجی نی اونسی لڑائی کی اوس جنگ مین اوزبک اکثر مارے گئی اور بہاگی فوج شاہی نی اوسکی قلعہ کو خاک سی برابر کرکے مظفر و منصور لوٹ آئی پلنگپوس نی یہہ حال سنکر کمال خجلت سی نذر خان برادر امام قلیخان والی توران سی عرض کی کہ مجکو حدود کابل کے تاراج کی اجازت ہو تو شرمندگی اپنی شکست کی دور کرون نذر محمد خان اور اتالیق اور اکثر امراء توران نی یہہ بات پسند نہ کی لیکن اوسنی باربار عرض کرکی اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور الامانچی کی قصد کابل کا کیا خانہ زاد خان نے اوسکا آنا سنکر تہانون سی لوگ بلاکر سامان جنگ مرتب کیا اور سب دولتخواہان شاہی لڑائی پر مستعد ہوی اور جب دلاوران بادشاہی نی موضع شیر گڈہ مین کہ دس کوس پر غزنی سی ہی لشکر اقبال کو آراستہ کیا اور وہانسی مع سامان جنگ آگی بڑہی تو خانہ زاد خان مع اکثر منصبدارون اپنی باپ کی غول مین کہڑا ہوا اور مبارز خان اور اتی رائی سنگدلن اور سید حاجی اور دوسرے دلاور ہراول مین مقرر ہوی اور اسیطرح فوج جرنغار اور برنغار مرتب کرکی خداوند کریم سے خواہان نصرت و فیروزی کی ہوی اور چونکہ سنا گیا تہا کہ لشکر اوزبک غزنین سی تین کوس پر ہی تو بادشاہی فوج کو گمان تہا کہ شاید کل کو مقابلہ ہو اتفاقاً جب کہ یہہ تین کوس شیر گڈہ سی بڑہی تو قراول لشکر ازبکون سی نمودار ہوی ادہر سی بہی بادشاہی قراولون نے آگی بڑہ کر لڑائی شروع کی اور لشکر شاہی مع توپخانہ اور ہاتہیون کی آہستہ آہستہ بان مارتی ہوی بڑہی اسوقت پلنگپوس بہی

ایک ٹیکری کی کمین گاہ مین مستعد ہوکر چپ رہا تہا اس ارادہ سی کہ جب لشکر شاہی بہکا ہو
راہ کا یہان پر پہنچی گا تو مین ایکبارگی کمینگاہ سی نکلکر اوسپر گرونگا لیکن مبارز خان سردار
ہراول نی اوسکو کمین گاہ مین دیکہہ کر ایکجماعتکو اپنی قراولون کی مدد پر بہیجا مخالفون نی
اپنی آدمی بہیجکر یلنکپوسکو اطلاع کی کہ فوج جہانگیری آپہنچی اسحال مین فاصلہ کچہہ تہوڑا رہا
تہا کہ سپاہ غنیم نمایان ہوی اوسنی اپنی سپاہ کی کئی غول کری تہی ایک فوج اوسکی ہراول
لشکر شاہی سی مقابل ہوی اور وہ خود ساتہہ دوسری فوجکی ایک گولہ کی فاصلہ پر کہڑا ہوا
جونکہ غنیم کی جماعت ہراول شاہی سی زیادہ تہی اسواسطے غول سے کچہہ لوگ جلد بڑہ کر ہراولون
کی مدد کو پہنچی اور اول توپ و تفنگ مارین اور پہر جنگی ہاتی دوڑا کر لڑی اور سر رشتہ
جنگ کا دراز ہوا اوسوقت یلنگ پوس اپنی لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکی اوس سے
کچہہ نہ بنا اور بہاگ نکلا دلاوران لشکر شاہی نی تعاقب کیا اور پکڑنی اور مارنی مین دریغ
نکی اور مخالفونکو قلعہ حماد تک کہ وہان سی چہہ کوس تہا بہگایا قریب تین سو کی اوزبک مارے
گئی اور ہزار گہوڑی اور بہت ہتیار اونکی دولتخواہونکی ہاتہہ آئی اور عنایت الٰہی
سی فتح عظیم حاصل ہوی جب یہہ خوشخبری جناب بادشاہ نی سنی تو جن لوگونسی اس لڑائی
مین دولتخواہی اور ترددات مردانہ ہوی تہی اونکو حسب مراتب عنایات شاہانہ سی بلند
و کامیاب کیا یلنکپوس قوم اوزبک کا تہا اوس زبان مین یلنگ برہنہ کو اور پوس سینہ کو
کہتی ہین یعنی وہ لڑائی مین سینہ کہلا لڑتا تہا اور اکثر وہ غزنین اور قندہار کی درمیان
رہا کرتا ہی اور مکرر خراسان مین آکر اوسنی کار سپاہیانہ کیا ہی پہر بعد اسکی عرضی فاضلخان

واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملا محمد لاری جب برہانپور مین آیا اور بادشاہی لوگ انتظام
صوبہ دکن سی مطمئن ہوی تو شاہزادہ پرویز مع مہابت خان اور باقی امرا کی صوبہ بہار
اور بنگالہ کی طرف تشریف فرما ہوی اور جو خان خانان کی طرف سی کلی اطمینان نہ تہا اور
داراب بیٹا اوسکا شاہ جہان کی خدمت مین تہا اسواسطی اوسکو صلاح دولتخواہون کی
نظربند رکہتی تہی اور مقرر کیا تہا کہ قریب خیمہ شاہزادہ کی اوسکا ڈیرا کہڑا کیا کرین اور دختر
اوسکی جانا بیگم کہ شاہزادہ دانیال نی نکاح مین تہی اوسکی ہمراہ رہا کرین اور معتبر لوگ بادشاہی
اوسکی محافظت مین ہون پہر کچہ لوگون ہشیار کو خان خانان کی کہر واسطی ضبطی سامان و
بیگم نے فہیم کی بہیجا یہہ فہیم غلامان خان خانان کا تہا اور شجاعت اور عقل رسا رکہتا تہا
اوسنی گرفتار ہونا بی عزتی جانکر مع اپنی بیٹی اور چند نوکرون کی مقابلہ کیا اور آبرو کی عوض
جان دی اور انہین دنون افضل خان دیوان شاہجہان کا کہ بیجاپور مین رہ گیا تہا درگاہ
شاہی مین آکر دولت زمین بوس سی مشرف ہوکر مصدر عنایات بادشاہی کا ہوا اور قریب
اسکی خبر قصہ لڑائی دو شہزادون کی آپسمین معروض ہوی **تفصیل اوسکی یہہ ہے**
کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہابت خان قریب الہ آباد کی پہنچی تو عبد اللہ خان نی محاصرہ
قلعہ کا چہوڑ کر پہر طرف جہوسی کی لوٹ گیا اور چونکہ دریا خان نی دریا کی گہاٹون پر جو جین
ڈالکر بند و بست قرار واقعی کیا تہا اور کشتیان اپنی طرف کہینچ لین تہین اسواسطی چند
روز لشکر شاہی کو اوترنی مین توقف ہوا اور شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کنارہ دریا کی
مع لشکر شاہی پڑی رہی آخر قریب کی زمیندارون نی اطراف سی تیس کشتیان بہم

جنگ پرویز و شاہجہان

پہنچا کر واسطی لشکر کی پل باندہا اور جب تک دریا خان مطلع ہو کر رو کنی آوی لشکر بادشاہی پار اوتر گیا لاچار دریا خان نی وہان توقف مناسب نجان کر چون پور کی طرف راہی ہوا اور عبد اللہ خان اور راجہ بہیم بہی جونپور کو گئی اور شاہجہان سی التماس بنارس چلنی کا کیا شاہجہان نے بیگمات کو قلعہ رہتاس مین کہ بلند اور مضبوط تر تہا رہ وانہ کر کی بنارس کی طرف کوچ کیا اور بنارس جا کر گنگا اوتر کی لونس ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز اور مہابتخان بہی پیچہی سی جب موضع دمدمہ مین پہنچی تو آقا محمد زمان طہرانی کو کچہہ فوجسی وہان چہوڑ کر پار گنگا کی اوتری اور چاہا کہ ہم بہی پار دریای لونس کی اوتر کر شاہجہان سی مقابلہ کرین اودہر سی بیرم بیگ مخاطب بخاندوران حسب ارشاد شاہجہان کی گنگا اوتر کر آقا محمد زمان سی لڑنے آیا اور محمد زمان اسکے آنی سی ہٹکر پیچہی پر آ پڑا خاندوران غرور سی وہان بہی اوسکی پیچہی گیا آخر محمد زمان نے خاندوران سی لڑائی کی اور خوب کام مردانہ ظاہر کیی لیکن خاندوران بعد بہاگ جانی اپنی سپاہ کے تنہا میدان مین کہڑا رہا اور ہر طرف حملہ کرتا تہا یہان تک کہ نمکخواران شاہی کی ہاتہہ سی مارا گیا لوگون نی اوسکا سر کاٹ کر شہزادہ پرویز کے روبرو بہیجا او نہین دنون رستم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تہا اور شہزادہ پرویز سی آ کر ملگیا تہا اوس کا سر دیکہہ کر بولا خوب ہوا جو نمکحرام مارا گیا او سجگہہ جہانگیر قلیخان پسر اعظم خان حاضر تہا کہنی لگا اسکو نمکحرام نہ کہنا چاہیی اس سی زیادہ کون نمکحلال ہوگا کہ اپنی آقا کی واسطی اپنی کو فنا کیا اس سی زیادہ کیا کرتا دیکہو آجہی اسکا سر سب سرون سی بلند ہی شاہزادہ پرویز خاندوران کے مارے جانی سی کمال خوش ہوے اور محمد زمان کو مورد انعام و آفرین کیا بعد اسکی شاہجہان نے

اپنی افسرون سی مشورت کی تو اکثرون نی مثل راجہ بہیم وغیرہ کی صلاح صف جنگ کے دی مگر
عبد اللہ خان ہرگز اس بات پر راضی نہ ہوا اور بولا کہ لشکر بادشاہی کہین ہماری سپاہ سی زیادہ
ہی قریب چالیس ہزار سوار کی اور آپکا لشکر مع نوکران قدیم وجدید کل سات ہزار ہی نہین ہیہ
صلاح ہے کہ فوج جہانگیری کو یہین چہوڑکر براہ اودہ و لکہنؤ آپ دہلی کی طرف توجہ کرین جب
یہہ سب اوسطرف آوینگی تو پہر ہم دکن کی طرف چلی جاوینگی آخر لشکر شاہی لاچار ہوکر صلح پر راضی
ہوگا اور اگر صلح کی خواہان نہون تو پہر مقتضای وقت جیسا پیش آوی کیا جاویگا شاہجہان
بحکم غیرت و شجاعت کی یہہ بات نمانی اور لڑائی پر مستعد ہوکر سوار ہوی اور فوج آراستہ کرنی
لگی اور غول اپنا مقام کرکی برنغار مین عبد اللہ خان کو اور جرنغار مین نصرت خان کو اور ہراول
مین راجہ بہیم کو اور دہنی ہاتہہ پر راجہ دریا خان کو ساتہہ ایکجماعت افغانون کی اور اولٹی
طرف بہان سنگہہ وغیرہ پسران نرسنگہہ دیو کو کی التمش مین شجاعت خان اور شیر بہار
مخاطب بہ شیر خواجہ کو مقرر کیا اور رومی خان میر آتش توپ خانہ کو آگی بڑہایا ادہر سی شہزادہ
پرویز اور مہابتخان بہی جلد تر فوج آراستہ کرکی مقابلہ مین آئی اوسوقت بادشاہی فوج
اسقدر کثیر تہی کہ تین طرف سی شاہجہان کی سپاہ کو گہیر لیا رومی خان نے ہرچند مخالفون کی
طرف سی توبخانہ بڑہاکر گولی ماری لیکن تقدیر سی کوئی گولہ کسی کی نہ لگا اور توپین گرم ہوکر
بیکار ہوگئین اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور اوسکی توبخانہ مین فرق زیادہ ہوا تو سپاہ
اقبالمند جہانگیری توبخانہ پر بلا تردد حملہ آور ہوی توپ چلانی والی اونکی تاب نلاسکی میدان سی بہاگ گئی
سب توبخانہ قبضہ لشکر شاہی مین آگیا یہہ حال دیکہہ کر دریا خان افغان کہ ہراول کی سیدہی ہاتہہ پر

کہڑا تہا بی لڑی بہاگا اور اوسکی بہاگنی سی اولٹی ہاتہہ والی بہی بہاگی اوسوقت راجہ بہیم نی کثرت
شاہی پر نظر نکرکی بمقتضای مع چند قدیمی راجپوتون کی لشکر جلب بادشاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین
مارین یہان تک جتا جوت لعی ایک بڑا ہاتی کہ فوج کی آگی تہا تیر و تفنگ کی زخمون سی مارا گیا اور
بہیم اوسطرح مع راجپوتان جان نثار میدان مین ثابت قدم رہا لیکن جو عمدہ دلاوران فوج گرد
شہزادہ پرویز اور مہابتخان کی کہڑی تہی اونہون نی نکلکر راجہ بہیم اور اون راجپوتون کا کام تمام کیا
اور بہیم نی جبتک اپنی جان نثار نکی لڑتا رہا اور بہیم راٹہور اور پرتہی راج اور اکہراج راٹہور
ہمراہ اور چند دلاور نکی زخمی ہوکر میدان مین رہے بسبب مارے جانی راجہ بہیم کی اور شکست کہانی فوج
ہراول کے شجاعت خان بہی کہ فوج التمش مین بہاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج التمش کا ثابت
قدم ہوکر اتنا لڑا کہ مارا گیا بعد منہزم ہونے ان جماعتون کی جب نوبت جنگ وہیر فوج غول شاہ
جہانکی پہنچی تو جرنغار والی بہی کہ افسر اونکا نصرت خان تہا ثابت قدمی لا نسکی اور بہاگ گئی
لیکن شاہجہان اور عبد اللہ خان برنغار مین تہوڑی لوگونسی کہ قریب پانسو کی تہی مردانہ
وار ثابت قدم رہی اور دلاورونکو ترغیب لڑائی پر کرتی تہی یہان تک کہ انہین سی بہی اکثر زخمی
اور قتل ہوئی اوسوقت میدان مین سوا ہاتیون نشان اور علم اور توپخانہ اور عبد اللہ خانکی کہ سیدہی ہاتہہ
پر کچہہ فاصلی تہا کوئی نظر نہین آتا تہا اوسوقت ایک تیر خاص جلیبہ پر لگا لیکن اللہ تعالی نی
واسطی مصلحت اپنی مخلوق کی شاہجہانکو بچالیا اور شیخ تاج الدین کہ خلیفہ حضرت باقی باللہ صاحب کی تہی
اور اوسوقت شاہجہانکی پاس کہڑی تہی ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ پیچہی سی سر نکلگیا اب اوسوقت شاہجہان
نی عبد اللہ خانسی کہلا بہیجا کہ اسوقت بہت نازک آپہنچا ہی مناسب ہے کہ اب بہی تہوڑی لوگونسی

ظاہر ہو کر حکم الہی لشکر قلب بادشاہی پر حملہ آور ہونا جو کچھہ کہ لکھا تقدیر کا ہی ظہور مین آوی
عبداللہ خان نی پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھہ سی نکل گیا ہی اب کچھہ حملہ اور کوشش پر اثر مرتب
نہین ہوگا سعی بیفائدہ ہی اگلی بادشاہ مثل امیر تیمور صاحب قران اور بابر بادشاہ
و دیگر بادشاہونکو ابتدای سلطنت مین ایسی اتفاق بارہا پیش آئی ہین اور ایسی
سخت آفتون مین بی گھبرا کے لوٹ گئی ہین میدان چھوڑکر اور کامیابی دشمن
پر نظر نہین کی اسی بات کی وسیلہ سی ان عالی مرتبون کی اوپر پہنچی ہین
پہر اور لوگ کہ اوس وقت شاہ جہان کی پاس تہی اونہون نی گستاخانہ باگ گھوڑے
کے پکڑکی وہان سی ہٹایا بہت لشکر شاہی نی آن کی خیمون مین آکر مال اور اسباب تاخت
و تاراج کیا اور اسی قدر غنیمت کو غنیمت جان کر پیچھا کرنے سی باز رہی وہان سی
شاہ جہان چار کوچ مین قلعہ رہتاس کو پہنچا اور تین دن وہان رہکر سامان قلعہ
داری کا جمع کیا اور سلطان مرادبخش کو کہ اونہین دنون پیدا ہوی تہی وہین قلعہ مین
چھوڑکر ہمراہ اور شہزادون اور اہل محل کی پٹنہ اور بہار کی طرف روانہ ہوی جب خبر
اس فتح کی مسامع قدسیہ شاہی مین پہنچی تو مہابت خان کو خطاب خان خانان
سپہ سالار کا عنایت فرماکر منصب ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار
کا بقرار دو اسپہ اور سہ اسپہ کے ممتاز و سربلند کیا اور تمن اور توغ یعنی علم سوا اسکی
بخشش فرمایا اب یہان پہر کچھہ حالات دکن کی لکھی جاتی ہین
کہ جب عنبر سرحد ملک قطب الملک مین پہنچا تو مبلغ مقرر کہ ہر سال اوس سی

واسطی خرچ سپاہ کی لیا کرتا تہا اور دو سال سی نہ پایا تہا طلب کیا پہر از سر نو اوس سی
قول و قرار کرکے طرف ولایت بندر کی گیا او عادل خان کی لوگون پر کہ وہان کی
حفاظت پر تہی وقت غفلت مین دوڑ مار کر بندر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادلخان نے
اکثر اپنی عمدہ سپاہ ملا لاری کی ہمراہ طرف برہان پور کی روانہ کی تہی اور اوسوقت اوتنی
فوج کہ عنبر کا تدارک کری موجود نہ رکہتا تہا لاچار صلاح وقت پر نظر کرکی اپنی بچاو اور
حفظ ناموس کو قلعہ بیجا پور مین متحصن ہوا اور بروج و فصیل کو سامان جنگ سی
آراستہ کرکے ملا محمد لاری کو مع فوج برہان پور سی طلب کیا اور صوبہ مذکور کے
متصدیان بادشاہی کو لکہہ بہیجا کہ حقیقت میری اخلاص اور دولتخواہی کی تم سب پر
روشن ہی کہ مین آپ کو متعلقان جہانگیر سی گنتا ہون اندنون کہ عنبر نی مجہسی یہہ
گستاخی اور شرارت کی تو امیدوار ہون کہ سب دولتخواہان جہانگیری کہ اوس صوبہ
مین ہین واسطی میری کمک کی آوین کہ اس نالایق غلام کو سزا اقرار واقعی دون اور
جسوقت سی کہ مہابت خان ہمرکاب شاہزادہ پرویز کی آلہ اباد کی طرف روانہ ہوے
تہی تو سربلند رای کو حکومت برہان پور کی سپرد کرکی حکم کیا تہا کہ ہر کام بصلاح ملا لاری
کریا اور انتظام دکن سی کسی کام مین انکا خلاف نہ کرنا جب ملا لاری اون کے
لیجانے کو بہت سجد ہوا اور تین لاکہہ ہون کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتی ہین بادشاہی
لوگون کو بطریق مدد خرچ لشکر کے دیی اور عادلخان کی تحریر درباب کمک مہابت خان کو
پہنچی تو مہابت خان نی بہی اسبات کو تجویز کرکے افسران متعینہ دکن کو لکہہ بہیجا کہ

وقت تم ملا لاری کی ساتہہ عادلخان کی کمک کو جاؤ سو بموجب اسحکم کی سربلند رای
راٹہور بی سپاہ سی برہان پور مین رہا اور لشکر خان اور میرزا منوچہر اور خنجر خان حاکم احمد نگر
اور جان سپار خان حاکم بیر اور رضوی خان اور ترکمان خان اور عقیدتخان بخشی اور اسد خان
اور عزیز اسد خان اور جادو رای اور اوداجی رام اور تمام امرا اور منصب دارون کو کہ
دکن مین متعین تہی ملا لاری کی ساتہہ عادلخان کی کمک کو واسطی استیصال عنبر کی رخصت
کیا اور عنبر نی حال آمد لشکر جہانگیری کا سنکر بادشاہی لوگون کو خطوط بہیجی کہ مین بہی غلام
درگاہ سی ہون حق شاہی مین مجہسی کوئی قصور سرزد نہین ہوا تم کسواسطی امیر خرابی
پر متوجہ ہوتی ہو اور عادلخانکی طلب اور ملا لاری کی کہنی سی مجکو کیون خانہ خراب کرتی ہو
مجکو عادلخان سی جہگڑا ایک ضلع پر ہی کہ وہ پہلی نظام الملک کا تہا اور اب اسنی اوسکو
داب لیا ہی اور اگر وہ بندگان جہانگیری سی ہی تو مین غلامی سی باہر نہین مجکو اوسکی
ساتہہ چہوڑ دو کہ جو کچہہ تقدیر مین ہی ظاہر ہو جاوی لیکن بادشاہی امیرون نی اوس کے
اس تحریر پر کچہہ خیال نہ کیا کوچ درکوچ اوسکی طرف بڑہتی چلی آئی اور جسقدر عنبر نی لاچاری اور
زاری کی انکی طرفسی اوسکی حقمین سختی اور شدت وجود مین آئی اسلیئی وہ لاچار ہو کر
حدود بیجاپور سی اوٹہہ کر اپنی ملک کو چلا گیا اور جب یہہ فوج قریب عنبر کی پہنچی تو اوسنی
چاپلوسی اور دفع الوقتی سی اپنی کو بچا کر منتظر فرصت کا رہا کہ موقع پا کر جنگ کری لیکن ملا لاری
مع سپاہ شاہی اوسکی درپی تہا اور فرصت نہ لینی دیتا تہا آخر ان لوگون نی اوسکی عجز و مدارا
کو حمل اوپر لاچاری اور مغلوبی کی کرکی اوسکی طرفسی غافل ہوی اور جانا کہ ہمسی نہ لڑیگا اور جب

عنبر کمال لاچار ہوا تو ایک وقت فرصت پا کر لشکر بادشاہی غافل تھا یکبارگی عادلخان
کے لوگون پر گرا اور ایسی سخت لڑائی اونسی واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لشکر مارا
گیا اور عادلخان کی سپاہ اوسکی مارے جانے سی متفرق ہو گئی اور جادو رام اور اوداجی رام
یہہ دیکھہ کر دم بخود ہو گئی ہرگز ہاتھہ لڑائی پر نہ اوٹھایا بلکہ میدان سی بھاگ گئی عنبر کامیاب
ہوا اور اخلاص خان وغیرہ چھبیس سرون کو عادلخان نے کہ اوسکی مدار السلطنت تھی پکڑ لیا
اور اون مین فرہاد خان کی خون کا پیاسہ تھا سو اوسکو قتل کر کی اورون کو قید مین رکھا
اور لشکر جہانگیری سی لشکر خان اور میرزا منوچہر اور عقیدت خان گرفتار ہوی اور خنجر خان نے
بھاگ کر اپنی آپ کو احمدنگر مین پہنچا کر قلعہ بہر کو سامان جنگ سی مسلح کیا باقی جو اور لوگ لشکر
شاہی کی وہان بچی تو کچھہ احمدنگر کو گئی اور کچھہ برہانپور مین آئی اور جب عنبر کی ایسی مراد بر آئی
کہ کبھی اوسکی خیال مین نہ گذری تھی تو اون لوگون کو پا بجولان کر کی واسطی قید کی دولت آباد
مین پہنچایا اور خود دلی احمدنگر کو جا کر محاصرہ کیا لیکن وہان جب کچھہ کام نہ بر آیا تو کچھہ لوگونکو
اوس قلعہ کی گرد چھوڑ کر خود بطرف بیجاپور چلا گیا عادلخان پھر قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور
عنبر اوسکی تمام ملک اور کچھہ پرگنات شاہی پر بھی کہ بالاگھات کی طرف تھا قابض و متصرف
ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پھر قلعہ شولاپور کہ ہمیشہ اوسپر عادلخان اور نظام الملک مین نزاع
رہتی تھی جا کر محاصرہ کیا اور یاقوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر برہانپور پر بھیجا اور توپ
ملک میدان نام کو دولت آباد سی منگوا کر شولاپور کو بزور بازو فتح کیا یہہ خبر وحشت اثر
سنکر خاطر شریف حضرت بادشاہ کی بہت حزین و قرین ملال ہوئی اسی درمیان مین

کو جب نذر محمد خان والی بلخ کا ملاحظہ مین گذرا اسمضمون کا کہ مین آپ کو بجای پدر اور
ولی نعمت کی جانتا ہون بغیر پایبوسی بے اجازت میری مقصد اس گستاخی اور شرارت کا
ہوا ہی الحمد للہ کہ اوسکو خوب گوشمالی ہوگئی لیکن اب عداوت اور غبار درمیان لشکر
کابل اور سپاہ بلخ کی واقع ہوگیا ہی تو امیدوار ہون کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سی
موقوف کرکی اوسکی جگہہ اور کسی کو یہان مقرر فرماوین چونکہ اجرای امید امیدوارونکی شیوہ
پسندیدہ ہی اسواسطی صوبہ کابل کو مدار المہام خواجہ ابو الحسن کی سپرد کیا اور احسن اللہ پسر
خواجہ مذکور کو بوکالت باپ کی حاکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچہزار سوار خواجہ کو بضابطہ
دو اسپہ و سہ اسپہ تنخواہ دیوین اور احسن اللہ کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھہ ہزار
سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علم سی ممتاز فرماکر خلعت مع شمشیر و خنجر مرصع و فیل سی
مشمول عنایات بیکران کیا اور فرمان کیا کہ خانہ زاد خان طرف بارگاہ کی متوجہ ہوا اور جو اسی
اثنا مین موسم جاڑیکا شروع ہوا اور بہار و لطف کشمیر کی تمام ہوئی تو اسجہت سی پچیسوین
تاریخ شہریور کی رایات اقبال طرف لاہور بلند ہوئی اور نیک ساعت مین وہ شہر قدوم میمنت
لزوم شاہی سی میمنت اندوز ہوا وہان صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سی موقوف
کرکی اوسکی جگہہ رکن السلطنت آصف خان کو مقرر کیا پھر طرف ہرن منارہ کی کہ خاص شکارگاہ
توجہ فرمائی اور اسی تاریخ خانہ زاد خان نی کابل سی آکر آستانہ بوسی حاصل کی اور جب خاطر
اقدس شکارگاہ سی فارغ ہوئی تو پھر لاہور مین لوٹ آئی وہان عرضداشت مہابت خان
کی آئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ اور بہار سی نکلکر طرف ولایت بنگالہ کی گئی اور شاہزادہ پرویز

مع افواج نصرت امواج صوبہ بہار مین داخل ہوی اور سابق لکہا گیا ہی کہ شاہجہان نی داراب
پسر خان خانان کو قسم لی کر حاکم بنگالہ کیا تہا اور بنظر احتیاط اوسکی ایک بی بی اور ایک پسر اور
ایک بہتیجی کو اپنی ہمراہ رکہا تہا اور بعد جنگ دریای لونس کی اون سبکو قلعہ رہتاس مین
چہوڑکر داراب خان کو لکہا کہ خود آکر موضع گڑہی مین میری ملازمت کری داراب خان نی
اپنی کج فہمی اور بد خوفی سی صورت حال کو بطور دیگر سمجہہ کر عرضی بہیجی کہ زمینداروں نی متفق
ہوکر یہان آکی مجکو گہیر رکہا ہی اس جہت سی مین حاضر خدمت ہو نہین سکتا جب شاہجہان
داراب کی آنی سی مایوس ہوی اور پاس انکی لوگ مردانہ کار طلب ہی نہ رہی تہی تو لاچار ہوکر
پسر داراب کو عبد اللہ خان کی حوالہ کیا اور سامان اور محلوں کو ہمراہ لی کر جس راہ سی کہ دکن سی
آئی تہی پہر اوسی راہ سی طرف دکن کی کوچ کیا اور جو داراب سی یہہ نالائقی ظہور مین آئی
تو عبد اللہ خان نی اوسکی جوان بیٹی کو قتل کیا پہر شاہزادہ پرویز نی صوبہ بنگالہ کو مہابت خان
اور اوسکی لڑکی کی جاگیر مین دیکر وہان سی معاودت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو حکم کیا
کہ داراب کی محاصرہ سی دست بردار ہوں تا وہ ملازمت مین حاضر ہو دی آخر وہ آکر
مہابت خان سی ملا جب حضرت بادشاہ نی سنا کہ داراب خان مہابت خان کی پاس
آگیا ہی تو فرمان بہیجا کہ اوسکی زندہ رکہنی مین کیا فائدہ ہی چاہیی کہ بعد پہنچنی فرمان کی
اوسکا سر کاٹ کر درگاہ شاہی مین روانہ کرو پہر خانہ زاد خان کو خلعت خاص اور
خنجر مرصع مع پہول کٹارہ اور خاصہ گہوڑا مرحمت ہوا کہ واسطی صوبہ داری بنگالہ کی رخصت
ہو اور بعد اسکی فرمان جہان مطاع واسطی طلب عبد الرحیم کی جو پہلی خطاب خانخانانی سی

ہور تہا صادر ہوا چونکہ صوبہ دکن مین فساد عظیم برپا تہا اور اکثر سردار گرفتار ہو کر قلعہ
دولت آباد مین قید تہی اور شاہجہان بہی بنگالہ سی طرف دکن کی لوٹا تہا اسواسطی بارگاہ شاہی
سی مخلص خان جلدتر طرف شہزادہ پرویز کی بہیجا گیا تا اوسکو ہمراہ بڑہی امیرون دکن کے
اوسطرف بلا توقف رخصت کرین اور مقرب خان کو موقوف کرکی قاسم خان کو اوسکی
جگہ آگرہ کی حکومت کا خلعت بخشا اوسی تاریخ عرضی اسد خان بخشی دکن کی برہانپور سی
آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سی موضع دلکاپور مین کہ شہر سی بیس کوس پر ہی
آگیا ہی ادہر سی سربلند رای بقصد اوسکی مقابلہ کی نکلا ہی اسواسطی فرمان بتاکید تمام ہوا کہ
ہرگز بی پہنچنی مدد کی اوسکی مقابلہ کو جلدی نہ کری اور سامان جنگ بہم پہنچا کر کمک کی آنی تک
شہر مین رہی اور بہر ماہ اسفندارمذ سنہ ایکہزار تیس ہجری مین رایات اقبال بادشاہی طرف
کشمیر کے روانہ ہوئی اس سال مین شاہ جہان درمیان ملک دکن کی پہر داخل ہوا اور عنبر نی
بعد ادای رسوم خیر خواہی واسطی خوشی شاہ جہان کی ایک لشکر بافسری یاقوت خان برہانپور
کی طرف بہیجا کہ جاکر اوسطرف کو تاراج کرین اور شاہ جہان کو لکہہ بہیجا کہ آپ بہی جلدتر اوسطرف
پہنچین شاہ جہان نی اوسطرف متوجہ ہو کر دیول گانو مین مقام کیا اور عبداللہ خان اور محمد تقی
مخاطب بہ شاہ قلیخان کو ہمراہ ایک فوج کی اوسطرف بہیجا کہ یاقوت خان کی ہمراہ ہو کر برہانپور
کو محاصرہ کرین اور بعد انکی خود بہی آکر لال باغ مین کہ شہر کی قریب تہا ڈیرہ کیا اور رتن وغیرہ بندگان
بادشاہی کہ قلعہ مین تہی شہر کو خوب مضبوط کرکی حفاظت مین ساعی ہوئی شاہ جہان نی حکم
دیا کہ ایکطرف سی عبداللہ خان اور دوسری طرف سی شاہ قلیخان قلعہ پر حملہ کرین تقدیر سی جدہر

عبداللہ خان تھی اوسطرف قلعہ والون نی زور دیا اور لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوسری
طرف سی شاہ قلی خان اور فدائیخان اور جان نثار خان نی دیوار قلعہ کو توڑکر مقابلون کو سامنی
سی ہٹادیا اور اندر گھس آئی اوسوقت سربلند رای نی اپنی کچھہ لوگون کو عبداللہ خان کے
مقابل چھوڑکر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوسوقت اکثر جا مع لوٹ کی بازار اور کوچون مین
متفرق ہوگئی تھی اور شاہ قلیخان تھوڑی لوگونسی قلعہ کی روبرو میدان مین قدم ہمت روکی
ہوی تھا سربلند رای کی مقابل ہوا اس جنگ مین اکثر بندگان شاہی کہ سربلند رای کی ساتھہ تھی
ماری گئی پھر شاہ قلی خان نی قلعہ مین گھس کر دروازہ بند کرلیا لیکن سربلند رای نی الیسا اوسکو
سخت محاصرہ کرکے تنگ کیا کہ شاہ قلی خان گھبراکر سربلند رای سی بعد قول و قرار لینی کی آملا جب
شاہ جہان نی یہہ خبر سنی تو دوبارہ فوج آراستہ کرکی یورش کا حکم دیا اس مرتبہ دلاوران قلعہ
کش نی زیادہ پہلی سی کوشش کی اور فوج شاہی سی کہ اندر قلعہ کی تھی بودن خان مع اپنی چند
قریبونکی اور بابا میرک داماد لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راو رتن شاہ جہان کی فوج کی ہاتھہ سی
ماری گئی اور کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا اور اتفاقاً ایک گولی سید جعفر کی گردن پر پہسلتی لگی وہ
گھبراکر پیچھی لوٹا اوسکو ہٹتی دیکھہ کر اکثر دکنی مضطرب ہوکر بہاگ گئی لیکن اوسی وقت خبر آئی
کہ شاہزادہ پرویز مع مہابت خان سپہ سالار افواج شاہی بنگالہ سی آپہنچی کنارہ نربدا کی آ کر خیمہ زن
ہوی ہین اسلیئی ناچار وہان سی شاہ جہان نی محاصرہ چھوڑکر بالاگھاٹ کی طرف کوچ کیا
اوسوقت عبداللہ خان شاہجہانسی الگ ہوکر اندور مین بیٹھہ رہا اور نصرت خان بھی جدا
ہوکر نظام الملک کی پاس چلا گیا اور اسی سال مین میرزا کوکلتاش ملقب خان اعظم نی وفات

تہی اسکا باپ معززون غزنین سے تہا اور اوسکی والدہ نے اکبر بادشاہ کو دودہ پلایا تہا اور
جناب عرش آشیانی اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکہتی تہی اور بڑا امیر کیا تہا اور اوسکی اور اوسکی
فرزندون کی طرح طرح کی ناز اوٹہائی تہی فن سپاہ اور علم تاریخ مین اسکو کمال مہارت تہی تحریر
و تقریر مین بے بدل تہا خط نستعلیق مین شاگرد میرزا باقی پسر ملا میر علی کا ہی مدعا نویسی
مین اپنا ثانی نہ رکہتا تہا لیکن علم عربی سے ناواقف تہا شعر سے بہت شوق رکہتا تہا یہہ رباعی
اوسکی تصنیف سے ہی رباعی عشق آمد و از جنون برومندم کرد ٭ وابستۂ صحبت خردمندم
کرد ٭ آزاد ز بند دین و دانش گشتم ٭ تا سلسلۂ زلف کسی بندم کرد ٭ وفات اسکی احمد آباد
گجرات مین ہوئی لیکن اوسکی لاش کو دہلی مین لاکر قریب روضۂ حضرت سلطان المشائخ جناب
نظام الدین علیہ الرحمہ کی اوسکی باپ کی قبر کی پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک بقا
کا ہوا تو بادشاہ نے داور بخش کو حضور مین طلب فرماکر شاہجہان کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم
ہوا کہ جلد اگرہ سے طرف احمد آباد گجرات کی جاکر بخوبی اوس ملک کی حفاظت مین سعی اور کوشش کری

بیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

مبارک شنبہ کی دن دسوین ماہ جمادی الثانی سنہ ایکہزار چونتیس [۳۴] ہجری مین آفتاب
جہانتاب نے اپنی انوار سے برج حمل کو منور کیا اور بیسوان سال جلوس اشرف کا شروع ہوا
دامن کوہ بہبر مین ساتہ سیر و شکار کی مشغول ہوی اور ایکسو اکاون قوچ کوہی تیر و بندوق
سی شکار ہوئے اور مقام ہشنگر کی مین جشن شرف نے آرایش پائی شہر سے اس منزل تک سیر گدہ

لالہ زار کیے تھی جو اس موسم مین کوتل پیرپنجال برف سی مالامال ہوتا ہی اور سوار کو
اودہری گذر دشوار ہوتی ہی اسواسطی عبور لشکر شاہی کا کریوہ پونچھ سی واقع ہوا یہان جنگل
نارنگیون کا ہی اور طرفہ یہہ کہ وہ تین سال تک درخت پر رہتی ہین اور مشہور ہی کہ قریب
ہزار نارنگیون کی ایک درخت مین آتی ہین انہین دنون مین ابوطالب پسر آصف خان بہ نیابت
باپ کی حاکم لاہور کا ہوکر اوسطرف رخصت ہوا اور سید عاشق پسر سردار خان نی بہی طرف
کوہستان شمالی پنجاب کی واسطی بندوبست کی کہ اوسکی باپ کی ذمہ پر تہا رخصت پائے
اور اوسکو خطاب کام گار کا دیکر منصب چار صدی اور ڈیڑہ سو سوار سی ممتاز کیا روز جمعہ
اونتیسوین تاریخ مقام نوزآباد مین کہ کنارے دریای بہت کی ہی اتفاق نزول کا
ہوا یہان سی کشمیر تک ہر منزل مین مکانات بنی ہوی ہین اور ترلی کی وقت حاجت
کہڑی کرنے خیمونکی نہین ہوی اور ان چند منزلون مین لشکر شاہی نے بسبب کثرت
برف کی راہ دشواری سی قطع کی اور اسی راہ مین ایک آبشار ملا کشمیر کی آبشارون
سی بہتر تہا بندگان شاہی نی وہان ایک مکان مختصر بنایا تہا تہوڑی دیر اوسمین
بیٹہہ کر چند پیالی نوش کیی اور وہان کی سیر سی خوشی حاصل کیے اور فرمایا کہ یہان پتہر
پر تاریخ میری آنی کی کندہ کرین کہ یادگار رہی اس منزل مین لالہ اور سوسن اور
ارغوان اور چمبیلی نیلی پہول کی کشمیر سی لاکر لگائی ہی روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت
کو قصبہ بارہ مولہ کہ کشمیر کی قصبات کلان سی ہی خیام گاہ لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس
منزل گلہای خودرو کی خوب سیر تہی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹہہ کر طرف

طرف شہر کی گئی اور ستروین کو بساعت سعید مین درمیان شہر کی نظیر کشمیر کی نزول موکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نورمنزل مین کہ درمیان دولت خانہ کے واقع ہی بہار پہولون کی آخر تہی لیکن اودی چنبیلی وباغ کو معطر کرتی تہی جو اکثر کتب طب خصوصا ذخیرہ خوارزم شاہی سی معلوم ہوا تہا کہ زعفران کے کہانے سی ہنسی آتی ہی اور اگر بہت کہاتے تو بسیاری خندہ سی خوف ہلاک کا ہی اسواسطی حضرت بادشاہ نی چند قیدیون کو کہ واجب القتل تہی روبرو بلاکر قریب پاؤ بہر زعفران کی کہ چالیس مثقال ہوی کہلائی اور دوسری دن اسّی مثقال کہلائی لیکن کچہہ اون پر اثر ہنسی کا ظاہر نہوا مرنا تو درکنار ہی اور بہاؤ سنگہ نی رای سنگدلن کو محافظ کانگڑہ کا مقرر فرمایا اور داد بخش نی گجرات سی آکی دولت آستانہ بوسی کی حاصل کی اور انہین دنون سردار خان کو عارضہ سوء القنیہ کا شروع ہوا آخر اسہال ہو ہوی ہو گر گیارہوین محرم کو قصبہ ملتان مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع نوحصار مین کہ مولد اوسکا تہا دفن کیا عمر اوسکی پچاس سال کی ہوی یہہ خبر سنکر حضرۃ ظل اللہی نی فوجداری کوہستان شمالی پنجاب کی الف خان کو کہ وہان کی کمکیون مین تہا سپرد کی اور اوسکی پسر کامگار کو ہمراہ لشکر رکہا اور انہین دنون مصطفی خان حاکم ٹہٹہ نی دار ناپائدار دنیا سی رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عنایت ہوا پہر عرضداشت اسد خان بخشی دکن سی معلوم ہوا کہ شاہجہان دیولگانون مین پہنچی اور یاقوت خان حبشی مع لشکر عنبر کی برہانپور کو گہیری ہوی ہی اور سربلند رای نی قلعہ کو درست کرکی اوس سی مقابلہ کر رہا ہے بدخواہ ہرچند کوشش کرتے ہین لیکن کارگر نہین ہوتی پہر بعد چند روز کی خبر

آئی کہ لشکر عنبر کا ناکام ہو کر چلا گیا جب حضرت بادشاہ نی یہہ سنا تو سربلند رائی
کو طرح طرح کی عنایتوں سی سرفراز فرما کی منصب پنجہزاری ذات و پنجہزاری سوار سی ساتہہ
خطاب راجہ رائی رائج کی کہ دکن مین وسی زیادہ خطاب نہین کا دیا تہا پہر جب شاہجہان
برہانپور مین سی لوٹکر دکن مین گئی تو راہ مین ضعف قوی مزاج پر غالب ہوا اور اُس
عارضہ مین یہہ خیال آیا کہ اپنی والد سی اپنی قصور معاف کرانا چاہیی اور اُس نیک خیال
سی ایک عرضداشت اپنی ندامت و شرمندگی کی اپنی گناہون اور نافرمانی سی لکہہ
کر حضور جہانگیری مین روانہ کی حضرت بادشاہ نی اوسکو دیکہکر فرمان اپنی ہاتہہ سی
تحریر فرما کر اوسکی جواب مین بہیجا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ اگر دارا شکوہ اور اورنگ زیب
کو میری پاس بہیجدو اور قلعہ رہتاس و آسیر کہ تمہاری تصرف مین ہی بندگان
شاہی کی سپرد کرو تو البتہ تقصیرین تمہاری معاف ہونگی اور ملک بالاگہاٹ کا
تمکو دیا جاویگا اور جب یہہ فرمان پہنچا تو شاہجہان نی اوسکی تعظیم اور استقبال کری
باوجودیکہ ان اپنی بیٹون سی کمال محبت رکہتی تہی اسوسطی رضامندی اپنی باپ مہربان کی
دونون صاحبزادون کو ہمراہ عمدہ چیزون کی پیشکش کی لیے جواہرات اور جڑاؤ ہتیارون اور
بڑے بڑے ہاتیون سی سامان قریب دس لاکہہ روپیہ کی بارگاہ والا مین
روانہ کیا اور سید مظفر خان اور رضا بہادر کو کہ محافظ قلعہ رہتاس کے تہی لکہہ
بہیجا کہ حضرت والد ماجد جسکی واسطی فرمان دین تم بلا تکرار اور بی توقف قلعہ اوسکی سپرد
کر دینا اور سلطان مرادبخش کو ہمراہ لیکر ملازمت مین حاضر ہونا اور اسیطرح

خیانت خان قلعه دار اسیر کو بهی لکهه بهیجا که قلعه بادشاهی لوگون کی سپرد کرکی حاضر
حضور مین هو پهر بعد اسکی خوناسک کی طرف روانه هوی انهین دنون عرب کے
واسطی لانی سلطان هوشنگ پسر شاهزاده دانیال اور عبدالرحیم خان خانخانان کی گیا تها
اون کو همراه لاکر زمین بوسی سے مشرف هوا حضرت بادشاه نی هوشنگ کو مظفر خان
بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سی مخصوص فرماکر حکم دیا که اسکی خبرگیری کیا کرے اور
مال بادشاهی سی سرانجام اسکی سامان کا ایسا کردی که اسکو کسی بات کی فکر اپنے
اور حاجت نرهی پهر خانخانان نی آکر زمین بوسی سی جبین خدمت کو نورآگین کیا
اور بهت دیر تک مارے خجالت کی سر زمین سی نه اوٹهایا اوسوقت جهان پناه
نے اوسکی تسلی اور دلنوازی کو ارشاد کیا که جو کچهه اتنی دنون مین ظاهر هوا
بحکم قضا و قدر کے تها کچهه اسمین همارا تمهارا اختیار نهین اب گذری باتون سے
نه شرمنده اور خجالت زده هو پهر جب اونی سر زمین سی اوٹهایا تو بخشیون کو
حکم هوا که اسکو لاکر مقام مناسب اسکی مین کهڑا کرین پهلے اس سے حضرت بادشاه
نے نورجهان بیگم کے بهائی سی آصف خان اور فدائی خان کو سلطان
پرویز کے پاس بهیجا تها که مهابت خان کو اوسنی جدا کرکے بنگاله کیطرف روانه کرین
اور خانجهان گجرات سی آکر نیابت شهزادی کا کری ان دنون مین عرضداشت
فدائی خان کی آئی که مینی هرچند شهزادی سے حکم عالی بیان کیا
لیکن وه مهابت خان کی جدائی اور خانجهان کی همراهی پر راضی نهین هوتے

اور ہرچند مینی اس بات مین غرض بتاکید و مبالغہ کی کچہہ مفید نہوئی جو میرا کہنا الشکر یہ فایدہ
تہا اسواسطی سانگیور مین ٹہیر کر خانجہان کو جلد تر طلب کیا غرض کہ فدائی خان کی عرضی سے
پہر دوسرا فرمان شہزادی کو بتاکید لکہوایا کہ ہرگز ہرگز خلاف حکم نکرنا اور اگر مہابت خان بنگالی
کے جانی پر راضی نہو تو جریدہ متوجہ بارگاہ شاہی کا ہو اور تم سب ساتہہ امرا کے برہانپور مین مقیم رہو
اور جب خاطر فیض مظاہر سیر و شکار کشمیر سے فارغ ہوئی تو انیسوین ۱۹ محرم کو سن ایکہزار پینتیس ۳۵ ہجری مین
طرف لاہور کے توجہ عالی فرمائی پہلے ہوچکا ہی کہ پیر پنجال کے پہاڑونمین ایک جانور ہوتا ہی مشہور
ساتہہ ہما کی کہ وہان کی لوگ کہتی ہین اسکی خوراک سوا ہڈیون کے نہین اور ہمیشہ اسکو ہم اڑتی ہوی
دیکہتی ہین اور بیٹہی ہوی کم دیکہا ہی چونکہ خاطر عالی اسکی تحقیق کے طرف کمال متوجہ تہی فرمایا
کہ جو قراول اوسکو بندوق سہی مار لاویگا ہزار روپیہ انعام پاویگا اتفاقا جمال خان قراول اوسکو
بندوق سہی مار کر لایا اور چونکہ زخم اوسکی پاؤن مین لگا تہا اسواسطی زندہ اور تندرست سامنی آیا
حضرت ظل الٰہی نے اوسکا پوٹہ دکہوایا کہ خوراک اوسکی دریافت ہو جب اوسکا چینہ دان چیرا گیا تو اوس مین سے
لکڑی ہڈیون کے نکلی اور کوہستانی لوگون نی عرض کی کہ مدار اسکی خوراک انہیں ہڈیون کے
ٹکڑون پر ہے اور ہمیشہ اوڑنی کے حالمین زمین کو دیکہتا رہتا ہی جہان ہڈی دیکہتا ہی چونچ سے
اوٹہا کر اڑ جاتا ہی اوپر جاکر پتہر پر ڈالتا ہی کہ ریزہ ریزہ ہوجاوی پہر اونکو چنکر کہالیتا ہے اس صورت مین
غالب ظن یہ ہے کہ ہما مشہور یہی ہوگا ہمای بسر مرغان ازان شرف دارد کہ استخوان خورد و طائری بیازارد
سر اسکی چونچ کا گد کے مشابہ ہے لیکن گد کے سر پر نہین ہوتی اور اسکی سر سیاہ پر ہوتی ہین مینی اوسکو تلوایا
تو چار سو پندرہ تولہ کا ہوا اور قریب ۱۱ ہور کی ابوطالب پسر آصف خان نی سعادت زمین بوسی اختیار پایا

پهر الہ[ابی]ن مین نزول اقبال فرماکر لاکهہ روپیہ خانخاناںکو مرحمت کیی اور وہین آقا محمد ایلچی شاہ عباس کے
آکر شرف کورنش حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحف وہدایا کی کہ اوسمین ایک سفید شاہین تہا نظر
مقدس مین پیشکش کیا اور عجیب تر یہ ہی کہ انہین دنون مین داوربخش نے ایک شیر نذر کیا جو بکری پر عاشق
تہا اور یہ دونون ایک پنجری مین رہا کرتی تہی اور اکثر اوس بکری کو بغل مین لیکے جفتی کی طرح اوسپر حرکت
کیا کرتا تہا جسطرح اور جانور مادہ سی جفتی کرتی ہین مینی حکم کیا کہ اس بکری کو پوشیدہ کر دین تو اوس شیر نی کمال
فریاد وزاری شروع کی تو مینی ایک اور بکری اوسی رنگ و قد کے اوسمین ڈلوادی اول شیر نے اوسکو سونگا پہر اوسکی کمر
مونہ مین لیکر چاب گیا پہر مینی ایک بہیڑ اوسکی روبرو کی اوسکو بہی شیر نی مار ڈالا بعد اسکی مینی وہی بکری کہ معشوقہ اوسکی
تہی پنجری کی اندر ڈلوائی تو اوسطرح اوس سے مہربانی کرنی لگا اور چت لیٹ کر اوس بکری کو اپنی سینہ پر
ڈالکر اوسکا مونہ چاٹنی لگا اور ابتک کوئی جانور ایسا نہ دیکہا تہا کہ اپنی جفت کا مونہ چاٹی اور بوسہ دے اور انہین
دنون فاضل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر مقرر فرماکر ڈیڑہ ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزاری سوار سے سربلندی
دیکر خلعت اور ہاتی گہوڑا مرحمت کیا اور ہمراہ اوسکی پینتیس ۳۵ امیرونکو واسطی خلعت روانہ کئی اور جو مہابت
خان نی ہاتی بنگالہ سی لائی ہوئے ابتک حضور مین نہ بہیجی تہی اور وقت تغیر لوگون کی جاگیر کے وہان سے
بہت روپیہ لیکر اپنی تصرف مین لایا تہا اسواسطی مطالبہ سرکاری اوسکی ذمہ پر تہا تو حکم ہوا کہ عرب
دست غیب اوسکی پاس جاکر ہاتیون کو لی آوی اور فیصلہ حساب زر مطالبہ سرکاری کا بہی کرا
آوی اور عنقریب ایسکی عرضی خدائی خان سے کے آئی کہ مہابت خان نی شہزادہ سی اجازت لیکر
بنگالہ کیطرف کوچ کیا ہے اور خانجہان گجرات سی آکر خدمت شاہزادہ مین مقرر ہوا اور عرضی
خانجہان سے دریافت ہوا کہ عبد اللہ خان شاہجہان کے خدمت سی جدا ہوکر اس فدوی کے پاس آیا ہے

ذکر سوالات ... مہابت خان

اور چاہتا ہی کہ فدوی کی شفاعت سی قصورات اوسکی سے درگذر فرمائی جاوی اور اوسنی جوابنا خط مجکو بکمال شرم و پشیمانی کے لکہا تہا مین جلنسہ اوسکو ملاحظی کے واسطی حضور مین بہیجتا ہون امید الطاف بیکران سے یہہ ہی کہ قلم عفو اوسکی گناہون پر کہینچا جاوے اس عرضی کے جواب مین فرمان ہوا کہ عرض تیری اوسکے باب مین مقبول ہوئی پہر طہمورث بڑا بیٹا شہزادہ دانیال کا شاہجہان کے خدمت سی جدا ہوکر ملازمت شاہی کو آیا اور قبل اس سے ہوشنگ چہوٹا بہائی اوسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تہا اب یہہ بہی اگر عنایات بادشاہی سی سربلند و کامران ہوا اور ان دونو کو بجہت کمال نوازش اور ممتازی کی سلام کا حکم ہوا پہر اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو طہمورث سی اور ہوشمند بانو بیگم صاحبزادی شہزادی خسرو کو ہوشنگ سے نسبت کردی اور معتمد خان کو خدمت بخشیگری سی عزت امتیاز کی زیادہ کی اور چو بہت دنون سے خاطر شریف مین خواہش سیر کابل کی تہی اسواسطی شہر لاہور سے بعد اسفندار مذکور کو بقصد سیر و شکار کے اوسطرف کوچ کیا اور چند روز باہر لاہور کے ٹہیر کر جمعہ کے روز کابل کی طرف روانہ ہوی افتخار خان احمد بیگ خانی کابل سے سر احداد کا لا کر پیش کیا حضرت بادشاہ نی سجدۂ شکریہ خداوند کریم ادا فرماکر شادیانہ بجانی کا حکم دیا اور فرمایا سر اوسکا لیجاکر لاہور مین قلعہ کے دروازے پر لٹکا دین اور مفصل قصہ اوسکا یون ہے کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابوالحسن کابل مین پہنچا تو اوسنی کہ پلنگپوس بقصد فتنہ پردازی کے اطراف غزنین مین آیا ہے تو ظفر خان نی باتفاق امرا متعینہ وہان کے اوسکی مدافعت کو بڑا لشکر جمع کیا اس اثنا مین احداد بد نہاد نی بہی موقع پاکر اوسکی اشارے سے تیراہ مین آکر دزدی اور رہزنی شروع کی آخر جب پلنگپوس اپنی حرکت سی شرمندہ ہوکر بندگان شاہی سے عذرخواہ ہوا جب خاطر اولیای دولت قاہرہ کی اوسکی طرف سی مطمئن ہوئی تو اوسی لشکر سے

احداد کے تدارک کو چلی احداد نے سنا کہ بلنگیوس شکست کہا کر لوٹ گیا اور اب لشکر مظفر میری طرف آتا ہی
تو بہاگ کر کوہ آواغر مین کہ مامن اوسکا تہا پناہ گیر ہوا اور اوس پہاڑ کو اپنا بچاو جانکر پہلی سے سامان
و اسباب سے آراستہ کر رکہا تہا دولتخواہان شاہی جب قریب اوس درہ کی پہنچی تو یکدل سب نے ہوکر طرف سے
ہجوم کیا اور ساتوین جماد الاول کو نقارۂ ظفر بلند آوازہ کر کے داد شجاعت کے دی اور صبح سی تین پہر دن تک
خوب لڑائی رہی قریب عصر کے عنایت الہی شامل دولتخواہان شاہی کی ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر پیکر
کے تصرف مین آگیا اوسوقت ایک احدی نے شمشیر اور چہری اور انگوٹھی کہ وہان پائی تہی لیجا کر ظفر
خانکو دکہائی اوسکو دیکہہ کر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی بد نہاد کے ہین آخر ظفر خان چند لوگون کی ساتہ
اوسکو ڈہونڈہنی لگا بعد جستجو کے معلوم ہوا کہ ضرب بندوق سی مارا گیا پہر چند منادی کرائی لیکن
مارنی والا معلوم نہوا پہر اوسکا سر کاٹ کر سردار خان کے ہمراہ درگاہ والا کو روانہ کیا اور ظفر خان
وغیرہ افسر فوج حسب مراتب اضافہ مناصب اور مراحم خسروی سے مخصوص و خورمی اندوز ہوی
پہر خبر دی کہ سلطان رقیہ بیگم دختر میرزا ہندال کے کہ بیگم منکوحہ حضرت اکبر بادشاہ کی تہین اکبر آباد
مین اونہون نے انتقال کیا عرش آشیانی کی بڑی اور پہلی بیوی بہی تہین اکبر بادشاہ نے بسبب
نہونی انکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کی انکی سپرد کیا تہا کہ بجای فرزند کی پرورش کرین
عمر اونکی چوراسی سال کی ہوئی اور انہین دنون مین عبدالرحیم پسر بیرم خانکو نوازشات شاہانہ سے
سرفراز فرما کر پہر خطاب خانخانانی کا عنایت فرمایا اور خلعت مع [illegible] قنوج مین جاگیر مقرر کیا
پہر مہابت خان کی پاس سے سبہائی کہ حضور مین طلب ہوی تہی آئی اور فیلخانہ شاہی مین
داخل ہوئی پہر معروض مسامع خسروی ہوا کہ مہابت خان نے اپنی ایک لڑکے کی خواہش برخوردار نام

ایک پیرزادہ نقشبندی سی نسبت کردی ہی چونکہ یہ نکاح بلی اجازت بادشاہی ہوا تہا اسوسطی
اوس شخص کو طلب فرما کر ارشاد ہوا کہ کیون بلا اجازت ہماری ایسی ہر دلکے لڑکی سی تو نی نکاح کیا
وہ جواب واجبی عرض نکرسکا پہر اوسکو گوشمالی دیکر قید کیا اور انہین دنون میرزا دکنی ابن میرزا رستم
صفوی کا خطاب نتہا نواز خانی سی سربلند ہوا پہر کنارہ دریای چناب کا معسکر دولت و اقبال سے کامیاب ہوا

اکیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

سہ شنبہ کی روز بائیسوین تاریخ جماد الثانی کے سنہ ایکہزار پینتیس[۳۵] ہجری مین نیر جہان
افروز خورشید نی برج حمل مین تحویل فرمائی اور اکیسوان سال جلوس مبارک کا
شروع ہوا کنارہ چناب کی ایکدن اہتمام جشن مین گذرا اور دوسری روز وہان سے
آقا محمد ایلچی شاہ ایران کو خلعت مع خنجر مرصع اور تیس ہزار روپیہ دیکر ہمراہ جواب محبت نامہ کے
رخصت کیا اور واسطی شاہ عباس کے ایک گرز مرصع الماس سے لاکہہ روپیہ کے قیمت کا
اور ایک جڑاو نفیس خنجر برسم تحفہ اوسکی حوالہ کیا اور پہلی جو عرب دست نجیب کو
مہابت خان کے پاس واسطی لانی ہاتیون کے اور اوسکی طلب مین بہیجا تہا
ان روزون وہ لوٹ کر لشکر ظفر اثر مین داخل ہوا طلب اوسکی بہ تحریک
آصف خان کے وقوع مین آئی تہی اور اون لوگون کا منشا یہ تہا کہ اوسکو
بلوا کر بے آبرو کرا دین اور دست تعرض اوسکی ناموس اور مال و جان پر
دراز کرین اور ایسی باتین اوسکی حق مین آسان سمجہی تہی مہابت خان برخلاف

اتا کہ ان کے پانچہزار راجپوت دلاور ہی مع چند سرداران موافق کے آیا کہ اگر معاملہ میری بی آبروی کا وقوع مین آئی اور کوئی تدبیر پیش نہ چلی تو بہہ آبرو بچالی کو مع اہل وعیال جان نثار ہو جاوین ٭ وقت ضرورت چو نماند گریز ٭ دست بگیرد سر شمشیر تیز ٭ ہر چند لوگ اوسکی اسطرح پر آنی سے بدگمان ہوی لیکن آصف خان اوسیطرح غافل اور بی پروا رہا جب بادشاہ کے خدمت مین اوسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جب تک وہ دیوان اعلی کو حساب مطالبات سرکاری کا نہ سمجہالی اور مدعیون کے راضی نامی حاصل کری سلام وکورنش کو حاضر نہو اور بیچ مقدمہ خواجہ برخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کے کہ مہابت خان نے اپنی لڑکی اوس سی نکاح کردی تہی اور وہ بحکم سابق مقید ہوا تہا فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو کچہہ مہابت خان نے اوسکو دیا ہی اوس سی وصول کر کے خزانہ مین داخل کری جو اوس روز کنارہ دریای بہٹ کی مقام تہا اور آصف خان باوجود ایسی قوی دشمن کے کہ سر دینی پر حاضر تہی بالکل غافل تہا بادشاہ کو تنہا اس پار چہوڑ کر خود مع عیال اور کل فوج اور سپاہ ان کے پل پر ہوکر دوسری طرف اوتر گیا یہانتک کہ اکثر خدمتگاران تنابی اور تمام کارخانی مثل خزانہ اور قورخانہ وغیرہ کی بہی پار اوترکے مقیم ہوی اور اوس روز معتمد خان بخشی اور میر توزک بہی پار اونکے ہمراہ پیش خانہ کے آگی بڑہ گئی تہی فجر کو جب مہابت خان نے جانا کہ اب میری عزت پر آبنی ہے اور کوئی صورت بچاؤ کی نہین تو ایسی وقت مین کہ کوئی گرد بادشاہ کے نہ تہا خود ہمراہ اپنی امرا اور سواران راجپوتان دلاور پانچہزار کے اپنی مقام گاہ سے آکر پل پر قابض ہوا

اور دو ہزار سوار راجپوتون کے وہان چہوڑکر حکم دیا کہ اس پلکو جلا دین اور اگر کوئی اوترنا چاہے
اوس سے لڑین پہر خود معہ باقی سوارون کی دولتخانہ شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم سرا
مین گہسکر معتمد خان کے خیمہ کی پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچہا معتمد خان اوسکا آواز سنکر
تلوار باندہی ہوئی خیمہ سے نکلا مہابت خان نے اوسکو دیکہہ کر حضرت بادشاہ کا احوال دریافت
کیا اوسوقت مہابت خان کو سو راجپوت تلوار اور برچہی لیے گہیرے ہوئی تہی اور گرد و غبار سے
چہرے لوگون کے خوب پہچانی نہ جاتی تہی پہر وہان سے دروازۂ کلان کے طرف گیا وہان
دولتخانہ کی آگی چند لوگ اردلی والی اور کچہہ خواجہ سرا کہڑی ہوئی تہی مہابت خان سوار دولتخانہ
تک جاکر گہوڑی سے اوترا اور دو سو راجپوتون سے غسلخانہ کے طرف چلا تو معتمد خان نے
آگی بڑہکر اوس سے کہا کہ یہہ گستاخی اور بیباکی ادب سے بعید ہی تہوڑی دیر یہان توقف کر کہ
مین جاکر تیری عرض واسطی کورنش اور زمین بوسی کے کرون لیکن مہابت خان نے
کچہہ جواب نہ دیا جب غسلخانہ کی دروازہ پر پہنچا تو اوسکی لوگون سے کواڑ کہ بنظر احتیاط
بند کر دی تہی توڑ ڈالے اور دولتخانہ کے اندر گہسی اوسوقت جو چند خواص کہ حضرت
بادشاہ کے گرد و پیش کہڑی تہین مہابت خان کے گستاخی کو عرض کیا تب بادشاہ
اپنی بارگاہ سے نکلکر پالکی مین بیٹہی تو اوسوقت مہابت خان سلے روبرو آکر مراسم
کورنش اور زمین بوسی کی ادا کرکے اور پالکی پر قربان ہوکر عرض کیے کہ جہان پناہ
جب مینی یقین جانا کہ بسبب دشمنی آصف خان کے مجکو اب کسیطرح خلاص اور رہائی
ممکن نہین اور بری طرح رسوائی سے مارا جاونگا تو بحکم لاچاری یہہ جرأت اور دلیری

کرکے اپنی دامن عنایت مین پناہ لینی کو آیا ہون اگر مین گنہگار لایق قتل اور سیاست کی ہون
تو حضور پُر نور اشرف مجکو اپنی روبرو سیاست فرماوین اور اس عرصہ مین اوسکی ہمراہے راجپوتون
نے فوج فوج آکر سراپردہ بادشاہی کو گہیر لیا اوسوقت خدمت شاہی مین سوا عرب دست غیب سے
اور میر منصور بدخشی اور جواہر خان خواجہ سرا اور بلند خان اور خدمت پرست خان اور فیروز خان
اور خدمت خان خواجہ سرا اور فصیح خان مجلسی اور چند خواصون کے کوئی اور حاضر نہتہا چونکہ اوسکی
بی ادبی سی بادشاہ کو کمال غصہ آیا تہا بمقتضای غیرت بادشاہی کی دوبار ہاتہ قبضہ شمشیر پر رکہا کہ تلوار
خاص نکال کر مہابت خان کا سر اوڑا دین لیکن ہر بار میر منصور بدخشی نے ترکی مین عرض کیے کہ وقت
عتاب کا نہین ہے بمقتضای وقت اسکو دلاسا فرماکر معروض اسکی قبول فرمانا بہتر ہے اور
نظر بامداد الہی اسکی سزا اور وقت پر حوالہ فرماوین چونکہ عرض اوسکی اوسوقت بمقتضای خیر
خواہی ہے اور نمک حلالی کے تہی اسواسطے آنکو ضبط غصہ فرمایا اور راجپوتون نے اندر باہر سے دولتخانہ
گہیر لیا چنانچہ سوا اسکی اور اوسکی نوکرون کے اور کوئی نظر نہ آتا تہا اور اسوقت پہر مہابت خان نے
عرض کیے کہ یہ وقت سواری کا ہے بقاعدہ مقررہ سوار ہونے فرماوین اور یہ غلام فدوی ہمرکاب
ہوتو کہ لوگون پر ظاہر ہو جاوی کہ یہ گستاخی بہی حسب الحکم عالی کی تہی پہر اپنا گہوڑا
آگی کر کے عرض پرداز ہوا کہ اسی گہوڑی پر جلوہ افروز ہون لیکن غیرت
بادشاہی نی اوسکی گہوڑی پر سوار ہونی سے باز رکہا اور خاصہ گہوڑا اسواریکا
طلب فرمایا اور واسطی لباس اور آرایش سواری کی چاہا کہ خیمہ مین جاکر طیار
ہو آوین لیکن مہابت خان اسپر راضی نہوا غرض اسقدر تاخیر فرمائی کہ اسپ خاصہ

حاضر ہوا اور بادشاہ کو سیر ملیکہ کر بقدر دو پہر تاب تیر کے دولتخانہ سے تشریف لیگئی پہر مہابت
خان نے اپنا ہاتی پیش کر کے عرض کی کہ جو یہ وقت شورش اور ازدحام کا ہے صلاح دولت
اسمین ہے کہ ہاتی پر سوار ہو کر شکار گاہ میں تشریف فرما ہووین بادشاہ بلا تردد ہاتی پر سوار
ہوا اوسوقت مہابت خان نے اپنے ایک راجپوت معتمد کو مہاوت کیا اور دو راجپوتون کو خواصی
مین بٹھایا اوسوقت مقرب خان وہان پہنچکر مہابت خان کی اجازت سے حضرت بادشاہ کے پاس
ہودے مین جا بیٹھا اور اوس کشمکش مین زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور خدمت پرست
خان خواص نے کہ صراحی شراب اور پیالہ ساتھ ہے اوسکے ہاتھ مین تھی بہزار خرابی
ہاتی کے پاس جا کر کنارہ ہودے کا مضبوط پکڑا ہر چند راجپوتون نے چاہا کہ اسکو
نکالدین مگر وہ ہودے سے جا لپٹا اور چونکہ باہر جگہ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی مین
بیٹھ گیا اور جب آدہ کوس اسطرح سے تشریف فرما ہوے تو اوسوقت گجپت خان داروغہ
فیلخانہ کا خاص ہاتی سواری بادشاہ کا لیکر پہنچا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی مین تہا
مہابت خان نے اشارہ کر کے اون دونو باپ بیٹون کو شہید کیا غرض سیر و شکار کے
پیرایہ مین مہابت خان حضرت بادشاہ کو اپنے خیمہ مین لیگیا بادشاہ کچہہ دیر
اوسکے خیمہ مین جا کر رونق افروز ہوے وہان مہابت خان نے اپنے لڑکون کو
گرد بادشاہ کے تصدق ہونے کو کہا اور اپنی اس غفلت پر کہ نورجہان بیگم کو ہمراہ
بادشاہ کے نہ لایا بکمال متاسف ہوا اور چاہا کہ پہر بادشاہ کو دولتخانہ مین لیجا کر ہمراہ
نورجہان بیگم کے اپنے گہر لے آوے اسی ارادے سے پہر بادشاہ کو دولتخانہ خاص مین

لایا اتفاقاً جسوقت بادشاہ پالکی مین سوار ہوی تہی نور جہان بیگم نے فرصت غنیمت
جانکر ہمراہ جواہر خان خواجہ سرا کے کہ داروغہ محلونکا تہا دریا سے اوترکر اپنی بہائی
آصف خان کی خیمہ مین چلی گئین اور مہابت خان بیگم کے چلی جانی سے کمال نادم و پشیمان
ہوا پہر دیبی واسطی لانی شہریار کے ہوا اور جانا کہ اوسکا جدا کرنا حضرت بادشاہ سی بہتر
نہین پہر اسواسطی بادشاہ کو سوار کرکے شہریار کی مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی حالی جو سلگی
اور بردباری سے جوکچہ وہ عرض کرتا تہا ویسا ہی عمل مین لاتی تہی راہ مین سے جہجو لونا
شجاعت خان کا ہمراہ ہوگیا اور شہریار کے ڈیری مین پہنچکر مہابت خان نے راجپوتون
کو اشارہ کیا کہ جہجو کو مار ڈالین اور جب نورجہان بیگم پار اوترکے اپنی بہائی آصف خان کے
یہان گئین تو افسران فوج اور امیران بادشاہی کو بلاکر عتاب کیا کہ تمہاری غفلت
اور سستی سی یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگی خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور رسوا
ہوی اب جسمین صلاح دولت ہو سب ملکر وہ کام بجالاؤ سبھون نے یکدل و یکزبان
ہوکر عرض کیے کہ اب بہتر یہی تدبیر ہے کہ کلکو فوج مرتب کرکے آگی ہوکر کا ب دریا سے
اوترکے مخالفون کو مارکے زمین بوسی حضرت بادشاہ سے سرو خرم ہونگی جب بادشاہ نے
یہ مشورت بیفائدہ دو لتخواہون کے سنی تو عقل جہان آرا مین اسکو ناپسند فرماکر اوسی
رات مقرب خان اور صادق خان بخشی اور میر منصور اور خدمت خان کو آگی بہیجی
آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بہیجا کہ وار دریا کے آنا اور لڑنا محض
خطا اور بیفائدہ ہے ہرگز کبہی اس صلاح پر عمل مکرنا ورنہ خراب ہوگی کہ جب مین

کہ جب مین تمہاری مخالفون کی پاس ہون تو تم کسکے پناہ اور امید پر لڑتی ہو از نظر
اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میر منصور کے ہاتھ بھیجی تا آصف خان یہ گمان کرے
کہ حضرت بادشاہ نے یہ باتین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطرداری کو کہلا بھیجی ہین
لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے پھر فدائی خان کہ اس فتنہ پردازی سے
آگاہ ہوا تو سوار ہوکر کنارے پر آیا بلکہ جلد دیکھکر پار جانی کو بیتاب ہوا اور اوس شور و غوغا مین اپنی
چند نوکرون کی ساتھ مقابل دولتخانہ کے دریا مین پار جانی کو گھسا چھہ آدمی اوسکی ساتھ کے بہہ گئے
اور چند لوگ بہزار خرابی بھتی ہوی پار پہنچی غرض کہ اسنی پار اوترکر مخالفون سے جنگ کی چونکہ اسکی
اکثر رفیق ماری گئی اور کچھ برآمد کا منہ دیکھا اور جانا دشمن قوی ہے مین حضور تک نجا سکونگا
یہہ سوچ کر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہریار کے خیمہ مین رہی اور آٹھوین فروردین
کو مطابق بست و نہم جماد الثانی کے آصف خان باتفاق امرا لشکر اور خواجہ ابو الحسن کے
بعزم جنگ نورجہان بیگم کو لیکر دریا سے براہ پایاب کہ مخبری ایک میر بحر سے ڈھونڈکر نکالے
تھی اوترنے لگی اتفاقا بڑی راہ وہی تھے تین یا چار جگہہ گہری پانی مین جا پڑی اوترتے وقت
انتظام لشکر کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سی اوترنے لگی آصف خان اور خواجہ ابو الحسن
اور ارادت خان مع عماری بیگم روبرو بڑی فوج غنیم کے کہ جنگی ہاتی وہان کھڑی
تھی آئی اور کنارے دریا کو محکم کر رکھا تھا واقع ہوئی اور فدائی خان یہان آپ ایک
تیر کے فاصلے سے دوسری فوج کے مقابل مین اوترا اور ابو طالب پسر آصف خان اور
شیر خواجہ اور الہ یار اور باسیتے لوگ فدائی خان کے پیچھی اوترے ایسی حالمین فوج

غنیم نے مع ہاتیون کے حملہ کیا اور ہنوز آصف خان وغیرہ دریا مین تھی کہ دونو طرف سے لوگ
اور گھوڑی اور اونٹ مقابل ہوی معتمد خان پار اوترکر ایکطرف کھڑا تماشا قدرت الہی کا دیکھنے
لگا کہ سوار و پیادہ اونٹ گھوڑی درمیان دریا کی ایک دوسری کی پیچھی کوشش اوترنی مین
کر رہے ہین اوسوقت ندیم خواجہ سرائی بیگم کے لوگون کو پکارا کہ جناب بیگم صاحبہ فرماتی ہین کہ توقف
مت کرو پار اوترو کہ دشمن مجرد تمہاری پار اوترنے کی بہاگ جاویگا یہ خطاب وعتاب
بیگم کا سنکر خواجہ ابو الحسن اور معتمد خان نی گھوڑی پانی مین ڈالی اور سپاہ غنیم اور چند لوگون
نے بھی گھوڑی انکی مقابلہ مین ڈالی عماری مین بیگم کے ساتھ دختر شہریار اور دختر شاہنواز خان
کے تھین ایک تیر شہریار کی لڑکی کی بازو پر لگا کہ جہت چلایا لوہو بہا اون بیگم نے اوسکو اپنی ہاتھ سے نکالا
اور سب کپڑی خون سے خراب ہوئی اور جواہر خان خواجہ سرا ناظر محل اور ندیم خواجہ سرا
بیگم کا اور خواجہ سرا آگی فیل عماری کی جان نثار ہوئی اور ہاتی کے سونڈ پر بھی زخم تلوار کے لگی
ہاتی لوٹا پیچھی سے بھی اوسکی چند زخم شمشیر پہونچے کئی فیلبان گھبرا کر ہاتی کو گہیر سے مین
لیگیا اور گھوڑی بھی تیرنے لگی لیکن ہاتی تیر کر بصد خرابی نکلا اور دولتخانہ بادشاہی پر
بیگم جاکر اوتریں اور تمام راجپوتون نے آصف خان کیطرف قصد کیا وہ کسی اور طرف
نکل گیا اور خواجہ ابو الحسن گھوڑی سے جدا ہو کر بہا گا ایک کشمیری ملاح نی اوسکو
بہزار خرابی نکالا اتنی مین فدائی خان ہمراہ اپنی نوکرون اور اکثر بندگان شاہی
کے پار اوترکر دشمن کے فوج سے جو اوسکی سامنی تھی لڑنے لگا اور لڑتا ہوا خیمہ شہریار تک
کہ اوسمین حضرت بادشاہ تھے پہنچا جو اندر سراپردہ کے مخالف لوگ بہری ہوئی تھے

آگی نجاسکا اور تیرون سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکی صحن دو تخانہ مین بادشاہ کی آگی تک پہنچے
یہانتک کہ فدائی خان کے طرف سے سید مظفر کہ مرد جنگ آور دلاور تہا اور عطار اللہ نام قریب
فدائی خان کی مارے گئی اور سید عبد الغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کی گہوڑی کی بہی چار
زخم آئی جب اسنی دیکہا کہ مین کسیطرح حضور شاہی تک پہنچ نہ سکونگا تو وہان سی لوٹا اور دریا سی اوترکر
اپنی اہل وعیال مین درمیان قلعہ رہتاس کے چلا گیا اور وہان سی گہربار کو لیکر موضع کرجاک ٹہنڈیا گوپ
بدر بخش نام زمیندار وہان کا اسکا آشنا تہا اوسنی اسکی اہل وعیال کو اپنی پاس رکہا اور یہ وہان سی جریدہ ہندوستان
کے طرف آیا اور شیر خواجہ اور اللہ وردی خان قراول باشی اور اللہ یار پسر افتخار خان کا ہر ایک انمین جدا ہوکر
ایک ایک طرف چلی گئی اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین مہابت خان کی ہاتہہ سی نہ بچونگا تو لاچار
مع اپنی بیٹی ابو طالب کے تین سو سوار بارگیر اور اہل خدمت سی بہاگکر طرف قلعہ اٹک کے کہ اوسکی جاگیر مین تہا
آیا جب ہتاس مین پہنچا تو سنا کہ ارادت خان یہان سی قریب ٹہیرا ہوا ہے آدمی بہیجکر اوسکو اپنی ساتہہ
ہونی کو بہت کہا لیکن وہ ہمراہ ہونے کو راضی نہوا آخر آصف خان قلعہ اٹک مین جاکر داخل ہوا اور سامان
جنگ سی قلعہ مضبوط کیا اور خواجہ ابو الحسن پہر لشکر کیطرف لوٹ آیا اور مہابت خان سی ملا اور اوس سی
قول وقرار لیکر اوسکی مہری تحریر ارادت خان اور معتمد خان کی نام بہیجی کہ تم آجاؤ تمہاری جان وعزت
پر کچہہ نقصان نہ آویگا پہر جب وہ لشکر مین آئی تو اونکو لیجاکر مہابت خان سے ملوایا اور اسی روز
نواسہ شیخ چاند منجم کا آصف خان کی دوستی کی باعث مارا گیا اور بعد اسی حالکی شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان
والی بلخ کا درگاہ شاہی مین آیا اور بعد ادای کورنش اور تسلیم کے خط نذر محمد خان کا کہ مشتمل
اخلاص ونیازمندی پر تہا مع تحف وہدایا کے نذر اقدس مین گذرانا اور بعد اوسکی پیشکش کے

اپنے ایلچی کے سوغات نظر محمد خان کے گہوڑے اور غلام ترکی وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ کے قیمت کا تہا اوسوقت تین ہزار روپیہ اوس ایلچی کو انعام دیا اور جب آصف خان مہابت خان سے ہوکر قلعہ اٹک مین گیا اور اوسکو سامان جنگ سے آراستہ کیا تو اوسکی ساتہہ کل قریب تین سو آدمیون کے تہی مہابت خان نے اپنی نوکرون کو ہمراہ احدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے بسر داری بہروز نام اپنی ایک لڑکے او شاہ قلی کے روانہ کیا کہ جلد جاکر اٹک کو محاصرہ کرین اونہون نے جاکر قلعہ کو گہیر لیا لیکن عہد وسوگند سے آصف خان کو تسلے دیکر یہہ حال مہابت خان کو لکہا اور جب لشکر بادشاہی دریای اٹک سی اوترا تو مہابت خان رخصت لیکر قلعہ اٹک کی طرف گیا اور آصف خانکو مع ابو طالب اور خلیل اللہ ولد میر میران کے مقید کیا پہر وہ قلعہ اپنی لوگون کے تفویض کیا پہر عبد الخالق بہتیجی شمس الدین خواقی کو کہ آصف خان کا خاص مصاحب تہا مع محمد تقی بخشی شاہجہان کے کہ محاصرہ برہانپور مین اوسکو پکڑا تہا ان دونون کو قتل کیا اور ملا میر محمد قنوجی کو کہ استاد آصف خانکا تہا جب اوسکی بیڑی ڈالنی لگے تو بسبب خون نہ لگنی میخ کی تہوڑی حرکت سے وہ بیڑی پاون سے نکل گئی تو اوس بات کو حمل اوسکی ساحری پر کیا وہ حافظ قرآن تہا ہمیشہ مشغول تلاوت رہتا تہا اوسوقت بہی وہ قرآن آہستہ آہستہ پڑہتا تہا تو مہابت خان کو یقین ہوا کہ یہ مجکو بد دعا دیتا ہے اس خوف سے اوسکو بہی مروا ڈالا یہ ملا محمد فضائل صوری اور معنوی سے آراستہ تہا اور زیور صلاح اور پرہیزگاری سے پیراستہ افسوس کہ اوس سفاک بیباک نے قدر ایسے مردکے نہ پہچانی اور بیہودہ ضائع کیا پہر جب نواحی جلال آباد مین مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ وہان کے کافرون کا کہ ملازم تہی طریقہ اونکا قریب طریقہ کافران تبت کے ہی کہ ایک بت کو آدمی کے صورت پر بنا

یا پتھر سے بنا کر پوجتی ہین اور ایک عورت سے زیادہ نہین کرتے مگر جبکہ وہ بانجھ یا خاوند اوس سے الگ
ہو اور جب اپنے دوست یا قریب کے گھر جاوین تو دروازے سے نہین جاتی چھت پر ہو کر جاتی ہین اور اپنے گھر کا
سوا ایک دروازے کے اور نہین رکھتی اور سوا خوک و ماہی کے سب گوشت کھاتی ہین اور حلال جانتی ہین کہتی ہین
جو ہمارے لوگون مین سے گوشت مچھلی کا کھاوے وہ اندھا ہو جاتا ہے اور کباب نہین کھاتی اور سرخ کپڑے کو
بہت عزیز رکھتی ہین اور اپنی مردے کو لباس پہنا کر اور ہتھیار بندھا کے مع صراحی شراب اور پیالہ کے قبر مین
رکھتی ہین اور رسم اونمین یہ ہے کہ سری ہرن کی یا بکری کی آگ مین رکھین پھر وہان سے اوٹھا کر درخت
پر رکھ دین کہتی ہین جو ہمارے یہان ایسے قسم جھوٹا کھاوے تو وہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور اونکی یہان
اگر باپ بیٹے کی عورت کو پسند کرے تو لے لیتا اس بات مین کچھ برا نہین مانتا بادشاہ نے اونسے کہا
کہ ہندوستان کی جس چیز کو تمہارا دل خواہش کرے مانگو اونہون نے گھوڑے اور تلوارین اور
نقدی اور سروپا سرخ طلب کیے اور مراد سے کامیاب ہوئے وہان سے جگت سنگھ پسر راجہ باسو کا
لشکر شاہی مین سے بھاگ کر طرف کوہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بعد اسکے حضرت بادشاہ نے صادق
خان کو صوبہ دار پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ جگت سنگھ کی گوشمالی بخوبی
کرنا اور خود بدولت سیر و شکار فرماتے ہوئے یکشنبہ کو بیسوین ماہ اردی بہشت کی نیک
ساعت مین داخل شہر کابل مین ہوئے اور ہاتی پر سوار ہو کر نثار کرتے ہوئے براہ
بازار ہو کر باغ شہر آرا مین کہ قریب قلعہ کے تھا نزول اقبال فرمایا جمعہ کے روز غرہ ماہ خرداد
کا تھا حضرت بادشاہ کے قبر پر تشریف لے گئی اور لوازم نیازمندی ادا کر کے اونکی
باطن سے استمداد چاہی پھر زیارت میرزا ہندال اور اپنے عم بزرگوار میرزا محمد حکیم پر جا کے

فاتحہ پڑھی اور خداوند کریم سے اونکی مغفرت چاہے اور بعد اسکی قصہ عجیب جو نہا نخانہ تقدیر سی ظہور مین آیا حال پادشاہ اورخرابی مہابتخان کا ہی تفصیل اوسکی یون ہے کہ جب
مہابت خان سے کنارے دریاے بہٹ کے ایسی بی ادبی ظہور مین آئی اور امرا سپاہ اپنی
غفلت سی ماری خجالت اور شرمندگی کی بادشاہ کی روبرو آنکھہ اوٹہا سکتی ستھی تو راجپوتون نے
مہابت خان کیے ہمراہیے کی بسبب غلبہ اور اقتدار کے اسقدر سر اوٹہایا کہ کسی کو اپنی مقابل نہ جانتی تھی
اور ہرکس وناکس پر ظلم وتعدی شروع کیہانتک کہ اونکا زمانہ بدلا اور اونکا ظلم اونکی سر پر خرابی لایا کہ اونکی
ایک جماعت نی اپنی گہوڑی چرنے کو چہوڑ دیے بادشاہے احدیون نے کہ اوسکے حفاظت
پر تہے جب راجپوتون کو اس حرکت سی منع کیا تو راجپوت مقابل کو کہڑی ہوے
اور ایک احدی کو تلوارون سے پارہ پارہ کردیا اوسکی خویش وقریب اور سب احدیے
درگاہ مین فریاد کو گیٔ اور خواہان انصاف ہوی بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس
راجپوت کا نام ونشان جانتی ہو تو ظاہر کرو کہ حضور مین اوسکو بلوا کر جواب طلب کیا جاوے
بعد ثابت ہو لی خون کے روبکاری مین اوسکو سزادی جاوہی گی احدی اس بات پر راضی
نہو کر لوٹ گیٔ اتفاقاً جماعت راجپوتون کے اوسنی قریب ٹہہری ہوئی تہے دوسری دن
سب احدی بادشاہے یکدل ویکجان ہوکر راجپوتون کے مقام پر پہنچی اور اونکو گہیر لیا
جو احدی تیرانداز ہی اور فن توپ بندوق مین کامل تہی تہوڑی دیر مین بہت راجپوتون
کا کام تمام کیا اور اونمین سے بہتون کو کہ مہابت خان بیٹون سے زیادہ عزیز رکہتا تہا
تلوارون سے مار لیا غرض کہ قریب نو سو راجپوت کے وہان احدیون کے ہاتہہ سے

مارے گئی اور کابلیون نے بھی اطراف مین باہر جہان راجپوت کو پایا پکڑ کر موضع گڑھی
ہندوکش سے پار لیجا کر ترکون کے ہاتھ بیچ دیا اور اسیطرح قریب پانسو راجپوتون کے کہ اکثر اونمین
سردار قوم تھی اور شجاعت اور مردانگی مین نامور فروخت ہوئی غرض کہ مہابت خان خبر غلبہ احدیون کی
سنکر سوار ہو کر اپنی نوکرون کے مدد کو دوڑا اور راہ مین غلبہ اونکا دیکھکر اس خوف سے کہ کہین
مارا نجاوی لوٹ آیا اور دولتخانہ شاہی مین پناہ لیے بموجب اوسکی عرض کے جمال خان اور دستہ
حبشیون اور کوتوالون کو حکم ہوا کہ جاکر اس فتنہ کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث
اس فساد کے بدیع الزمان عزیز خواجہ ابو الحسن کا لڑکا اور اوسکا بھائی خواجہ قاسم ہین
دونون کو حضرت بادشاہ نے روبرو بلا کر تحقیق کیا اونسے تقریر حسب آدا انہو سکی چونکہ مہابت
خان کے بہت لوگ تیر و تفنگ سے مارے گئی تھی اسواسطے اوسکی خاطرداری ضرور ہوئی ان
دونون کو اوسکی سپرد کر دیا اور اوسنے نہایت خرابی سے ان دونون کو اپنے گھر لیجا کر
قید کیا اور اونکا سب مال و سامان ضبط کر لیا پھر وہان خبر آئی کہ عنبر حبشی دکن مین بعد عمر اسی
برس کی مر گیا یہ عنبر فنون سپاہگری اور طریقہ سرداری اور تدبیر و بندوبست مین لاثانی تھا آخر تک
بخوبی بعزت رہا اور کبھی حبشی غلام ایسی رتبہ کو نہین پہنچا ہے پھر سعید بہوہ حاکم دہلی نے حسب
تحریر مہابت خان کے عبد الرحیم خانخانان کو کہ اپنی جاگیر پر جاتا تھا لوٹا کر لاہور کیطرف روانہ
کیا بعد اسکی خبر آئی کہ شہزادہ دارا شکوہ اور اورنگ زیب پسران شاہجہان قریب اکبر آباد کے
پہنچے ہین حضرت جہان پناہ یہ سنکر کمال شگفتہ خاطر اور خوشنود ہوئی لیکن مہابت خان نے
مظفر خان حارس آگرہ کو لکھ بھیجا کہ بحالت نظربندی انکو درگاہ شاہی مین

لادین اور چونکہ خاطر شریف طرف شکار کے بہت مایل تھی اسواسطی الہ وردی بیگ قراول بیگی نے
واسطی شکار قمرغہ کے ایک نوز کلان جسکو ہندی بین ناور کہتی ہین سوت کی رسیون سے بنوا کر
پیشکش کے اور بیس ہزار روپیہ صرف ہوی تھی بنابران متصدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو
لیجاکر موضع ارغندہ مین کہ وہان کے شکارگاہ ہے اوس نوز کو کھڑی کرین اور شکار کو
ہر طرف سے اوس نوز مین لادین اور خود بادشاہ مع اہل حرم اور پرستارون کے سیر شکار کو
متوجہ ہوی شاہ اسمعیل ہزارہ لی کہ جماعت ہزارہ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتی تھی مع اپنی لواحقان
اور توابع کے آکر دو پیر مانوس کے باہر ڈیرہ کیا حضرت بادشاہ مع نور جہان بیگم اور اہل حرم کے
شاہ اسمعیل کے یہان تشریف لیگئی اور بیگم نے اونکی اولاد کو جواہرات اور ہتیار مرصع دیے پہر وہان سے
شکار کو جاکر قریب تین سو کی رنگ اور قوچ کوہی اور جرخ اور ریچہ کہ اوس نوز مین آئی تھی شکار
کیے اور سوانح اس سال سے یہ حال ہے کہ جب شاہجہان نے یہ خبر بی ادبی اور گستاخی مہابت
خان کے سنی تو بسبب کمال غیرت کے غصہ مزاج پر غالب ہوا اور باوجود کم جمعیت اور بی سامانی کے
ارادہ کیا کہ اپنی والد ماجد کے خدمت مین چلکر مہابت خان کو سزای واقعی اوسکی
بے ادبی کے دیوین اس ارادی پر تیئسوین رمضان کو ہزار سوارون سے مقام ناسک
ترنبک سے روانہ ہوی اور یہ خیال فرمایا کہ وہان پہنچنے تک لشکر زیادہ جمع ہو جاویگا جب
اجمیر مین پہنچی تو راجہ کشن سنگہ پسر راجہ بہیم کہ ہمراہ پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تہا اجل طبیعی سے
مر گیا اور اوسکی ہمراہی متفرق ہو گئی اور فقط پانسو سوار بہزار پیادی ہمراہیے مین رہے
اسواسطی یہ صلاح کی کہ کچھ دنون ٹھٹھہ مین جاکر گذر کرین اس ارادہ پر اجمیر سے ناگور

اور ناگور سے جودھپور مین آئی اور وہان سے جلیبر کو توجہ کی اور ہمایون بادشاہ مرحوم
بھی اسی راہ سے اپنی ایام ہرج مرج مین سند اور ٹھٹہ کو گئی تہی یہ موافقت ساتہ جد بزرگوار کے
عجایبات سی ہے اور جب خاطر دریا مقاطر حضرت جہان پناہ سیر و شکار کابل سے فارغ ہوئی
تو دوشنبہ کے دن غرہ ماہ شہریور کو کابل سے آگرہ کی طرف مراجعت فرمائی اوسی دن خبر بیماری
شہزادہ پرویز کی پہنچی کہ درد قولنج بکمال شدت ہوا تہا علاج جو ن سی کچہہ خفیف پڑا ہے پہر قریب اوسکے
عرضی خانجہان کی آئی کہ شہزادہ پہر پانچ گہڑی تک بیہوش رہا لاچار طبیبون نے پانچ داغ سر و
پیشانی مین دئی لیکن ہوش نہوا بعد کچہہ دیر کے ہوش آیا اور باتین کین پہر بیہوش ہوئے
طبیبون نے بیماری صرع تجویز کی ہے اور یہ ثمرہ کثرت شراب خواری کا ہے جیسی شہزادے
مراد اور دانیال دونو چچا انکی اسیکی سبب ہلاک ہوئی ہین پہر انہین دنون مین شہزادہ
اورنگ زیب اور دارا شکوہ خدمت جد بزرگوار مین آگرہ مین بوس سے سعادت اندوز ہوئے
اور ہاتی اور جواہرات اور آلات مرصع قریب دس لاکہہ روپیہ کے پیشکش کرے پہر تحریر
فاضل خان سے معروض ہوا کہ بالفعل سلطان دانیال مرحوم کا اسرکوٹ مین شاہ
جہان سے جدا ہو کر راجہ جگت سنگہ کی طرف گیا ہے عنقریب شہزادہ پرویز کی خدمت مین پہنچیگا
اور اسی سال مین آوارگی اور خرابی مہابت خان کے ظہور مین آئی
قصہ مختصر اوسکا یون ہے کہ جب سے اوس سے وہ گستاخیے ظہور مین آئی تہی مزاج اوسکا
بدل گیا تہا اعیان دولت اور امیران سلطنت نے سلوک نامناسب کرکے اسکو آزردہ کر دیا
تہا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے

ظاہر مین عنایت فرماتی تھی اور جو کچھہ نورجہان بیگم تنہائی مین عرض کیا کرتین اوس سے
بیان فرمادیتی چنانچہ بارہا اوس سے فرمادیا کہ بیگم مجکو مارا چاہتی ہے خبردار رہنا اور لڑکے شاہنواز
خان کے جو شایستہ خان پسر آصف خان سی منسوب ہے لکہتی ہے کہ مین قابو پاکر مہابت خانکو
بندوق سے مارون گی یہان تک کہ رفتہ رفتہ وہم اوسکا بادشاہ کے طرف سی کہ جسکے
سبب سے ہوشیار ہوکر جماعت راجپوتون کو پہلے دربار مین لاکر چار و نطرف دولتخانہ کے
لاکر کہڑا کرتا تہا کم ہوگیا اور وہ انتظام اوسکا بحال نرہا اور علاوہ اسکی عمدہ نوکر اوسکی کابل مین
احدیون کے ہاتہہ سے ماری گئی تہی اور نورجہان بیگم برخلاف اوسکی ہمیشہ موقع دیکہتی تہین اور واسطے
کار آزمودہ کے جماعت کو دلاسا اور عنایات سے آمادہ کر رکہا تہا یہان تک کہ ہوشیار خان خواجہ
سرا بیگم کا لاہور سے دو ہزار سوار نوکر کرکے لایا اور رکاب شاہی مین بہی اتنی دنونمین بہت جمعیت
ہوگئی تہی قریب رہتاس کے حکم صادر ہوا کہ تمام سپاہ نو اور قدیم سامان سجا کر حاضری کے واسطے
راہ مین کہڑی ہون پہر بلند خان خواص کو حکم دیا کہ مہابتخان کی پاس جاکر حضرت بادشاہ کیطرف سے
حکم پہنچا دیا کہ آج بیگم اپنی لوگونکی حاضری لیتی ہین بہتر یہ ہے کہ تم پہلے حاضریون کو آج موقوف رکہو
مبادا باہم کچہہ گفتگو ہوکر جہگڑا واقع ہوجاوے اور اوسکے بعد خواجہ ابونر کو روانہ کیا کہ یہ بات
خوب سمجہا آوے مہابت خان حسب الحکم دربار مین کورنش کو حاضر نہین ہوا دوسرے دن
سپاہ شاہی سب بارگاہ مین جمع ہوئی بادشاہ نے مہابتخان کو کہلا بہیجا کہ تم
ایک منزل آگی جلد کرو اگرچہ وہ مطلب اس تقریر سے پاگیا لیکن جو احدیون کی لڑائی سے دبگیا
تہا کچہہ زور ظاہر نکرسکا اور لاچار آگی کو روانہ ہوا حضرت بادشاہ اوسکی بعد سوار ہوئی او سوار پے

تیز چلی مہابت خان اوس منزل مین نٹھر سکا اور وہان سے بہی کوچ کرکے دریای بہٹ [illegible] دیر کر
مقام کیا اور بادشاہ بھی لشکر اسطرف مقیم ہوا پہر وہان سے افضل خان کو اوسکی پاس بہیجکر جواب مین
کہلا بہیجین اول یہ کہ شاہجہان پٹنہ کی طرف گئی ہین تو تم اونکی پیچھے جاکر بندوبست اونکی مہم کا کرو
دوسری یہ کہ آصف خان کو قید سی چہوڑکر حضوری مین اوسکو بہیجدو تیسری یہ کہ طہمورث
اور ہوشنگ پسران سلطان دانیال کو بارگاہ معلے مین بہیجدو چوتہی یہ کہ لشکر خان پسر
مخلص خان کو کہ تم ضامن اوسکی ہوی تہی درگاہ والا مین حاضر کرو اور اگر آصف خان کے
پہنچنی مین تاخیر ہوگی تو یقین جاننا کہ فوج جرار تمہپر مقرر کیجاوےگی افضل خان مہابت خانکی
پاس سے جاکر فرزندان سلطان دانیال کو ہمراہ لی آئی اور آصف خان کے باب مین اوسکے
طرف سی عرض کیے کہ جو مین بیگم کی طرف سی مطمئن نہین ہون تو ڈرتا ہون کہ اگر آصف
خان کو چہوڑ دون تو مبادا اسپاہ مجہپر بہیجی جاوےی جس خدمت پر آپ مجکو حکم فرمائین
مین دل و جان سی حاضر ہون جب اوسطرف لاہور سے نکل جاؤنگا تو بسر و چشم آصف
خان کو بارگاہ معلے کیطرف روانہ کردونگا جب افضل خان نے آصف خان کی پہنچنی کا
عذر بیان کیا تو بیگم اوس سے اون باتون سے غصہ ہوئین افضل خان نے پہر جاکر مہابت خان سے
جو کچہہ دیکہا اور سُنا تہا صاف صاف بیان کردیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنی مین تاخیر بہتر نہین
زنہار خلاف اسکی نکرنا کہ ندامت اوٹہاؤگے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو خود آصف خانکی
پاس جاکر عذرخواہ ہوا اور قول قسم لیکر اوسکو روانہ درگاہ کیا لیکن اوسکی پسر ابوطالب کو چند روز
بنابر مصلحت مذکورہ کے اپنی پاس رہنی دیا اور ظاہر مین پٹنہ کی طرف جانیکا ارادہ ظاہر کرکے

وہان سے کوچ کیا تیسوین کو لشکر بادشاہی نے بہی دریای بہت سے عبور کیا عجیب تر یہ ہے
کہ غلبہ نورجہان بیگم اور مہابتخان کے دونون اسجگہہ واقع ہوئین اور بعد چند روزون کے ابوطالب پسر آصف
خان اور بدیع الزمان داماد خواجہ ابوالحسن اور اوسکی بہائی خواجہ قاسم کو بہی بہزار سعادت درگاہ والا کے
طرف روانہ کیا پہر جب جہانگیر آباد مین موکب اقبال کا نزول اجلال ہوا تو داور بخش پسر خسرو اور خانخانان
اور مقرب خان اور میر جملہ نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ستائیسوین
ماہ آبان کو سواد لاہور نزول معسکر اقبال سے روشن ہوا اوس مبارک دن مین آصف خان نے
صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور سوا اسکی منصب وکالت بہی اوسیکی نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوان
خانہ مین بیٹہکر کاروبار مالی اور ملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابوالحسن کو عنایت کی اور
افضل خان بعد موقوفی میر جملہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر جملہ کو بخشیگری پر مقرر
فرمایا اور سید جلال ولد سید محمد نبیرہ شاہ عالم بخاری کو کہ قبر انکی گجرات مین ہے جیساکہ مذکور ہوا رخصت وطن
کی عنایت ہوئی اور ہاتی انکو بخشا وہان معروض ہوا کہ مہابت خان پٹنہ کی راہ سے لوٹکر ہندوستان کیطرف
گیا اور یہ بہی سنا گیا کہ بائیس لاکہ روپیہ اوسکی وکیلون نے بنگالہ سے وصول کرکے روانہ کئی ہین اور قریب
دہلی کے پہنچی ہین اسواسطی صفدر خان اور سپہدار خان اور جلیقلی درمن اور نور الدین قلی اور رای رای
سنگدلن کو ہزار احدیون سے مقرر کیا کہ جلد تر جاکی وہ روپیہ قبضہ مین لاوین ان لوگون نے جاکر شاہ آباد
کے قریب اون لوگون سے کہ خزانہ لاتی تہی ملی اونہون نے واسطی بچانے مبالغ مذکورہ کی ہاتہ پاون
ہلائی مگر بادشاہی لوگون نے لڑکر وہ روپیہ لیلیا اور لوگ ہمراہ خزانہ کے بہاگ گئی پہر ان لوگون نے
خزانہ پہنچا کر درگاہ شاہی کیطرف روانہ کرکے مہابت خان کے تعاقب مین جا دوڑے پہر خانخانان کو منصب

ہفت ہزاری ذات و سوار سی بقرار دو اسپہ و سہ اسپہ سرفراز فرماکر خلعت مع شمشیر اور اسپ باز ین
مرصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر بندگان درگاہ سے اوسکی سلہہ کرکے واسطی استیصال مہابتخان
کے رخصت دی اور صوبہ اجمیر اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگہ کی صادق خان سی سرانجام
نہوئی تھی اور اوسکو مہابتخان کا دوست جانتی تھی اسواسطی حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے
اور اوسی روز جگت سنگہ کو مخلص خان لی کوہستان کانگڑی سے اگر ملازمت بادشاہی حاصل کی اور مکرم
خان کوکہ حاکم ملک کوچ کا تھا صوبہ دار بنگالہ فرماکر فرمان صادر ہوا کہ جلد تر اپنی مقام سی بندوبست بنگالہ
کو روانہ ہو اور خانہ زاد خان کو حضور مین بھیجدی سلطان پرویز کہ کثرت شراب خواری سی مرض صرع
مین مبتلا ہوا تھا رفتہ رفتہ صاحب فراش ہوا ہر چند اطبا لی سعی علاج مین کی مگر کچھہ فائدہ نہوا آخر شب
چارشنبہ ساتوین صفر کو ایکہزار چھتیس ہجری مین اس جہان فانی کو وداع کیا اور اول وہین اوسکی لاش
زمین کی سپرد کرکے پھر اکبر آباد مین لائی اور اوسکی باغ مین دفن کیا جب یہ خبر مسامع ظل سبحانی مین
پہنچی تو درد و بیقراری کا علاج صبر و شکیبائی سے فرماکر تقدیر الہی سے راضی ہوئی عمر شہزادی کی
اڑتیس سال کی ہوئی اوسوقت کی شعرا نی اونکی وفات کے تاریخ اس عبارت مین نکالی وفات
شاہزادہ پرویز پھر خانجہان کو حکم صادر ہوا کہ اونکی اولاد اور متعلقان پس ماندہ کو درگاہ
فلک اشتباہ کیطرف روانہ کری اور انہین دنون مین شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان کو رخصت اوسکے
وطن کیطرف فرمایا اور سوا اون مدد خرچون کی کہ اسکو مکرر دی گئی تھی اوسوقت اور
چالیس ہزار روپیہ مرحمت ہوئی اور اکثر نفائس ہندوستان کی اوسکی ہمراہ تحفہ بھیجی پھر
ابوطالب پسر اعتضاد الخلافت آصف خان کو خطاب شایستہ خانی سے مامور کیا اور موسوی خان نے دکن سے

آکر سعادت زمین بوس حاصل کی اور میرزا رستم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انہین
دنون عرضداشت متصدیان دکن کی آئی کہ یاقوت خان حبشی کہ بعد عنبر کے اس ملک مین سردار نامی
تہا اور اوسکی حیات مین بھی سپہ سالاری لشکر اور انتظام ملک تفویض اسکی تہا باظہار دولتخواہی
اور اختیار بندگی کی پانسو سوارون سے قریب جالنا پور کے آکر سربلند رای کو خط بھیجا کہ مین فتح
خان پسر عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد دولتخواہی بادشاہ جم جاہ حضرت جہانگیر سلامت کی آمادہ
اور مستعد کر کے پہلے سب سے خود حاضر ہوا ہون وہ سب بھی پی در پی آکر یہان حاضر ہون گے جب
خانجہان سربلند رای کی تحریر سے اس باب مین مطلع ہوا تو اپنی تحریر یاقوت خان کو بکمال تسلی اور
امیدواری کے بھیجی کہ اپنی اس ارادی کو جلد تر وقوع مین لا دی اور سربلند رای کو بھی خط لکھا کہ
یاقوت خان کی دعوت اور مہمانداری اور خاطرداری بخوبی کر کے اوسکو جلد تر برہانپور کے
طرف بھیجدی اور پہلے گذر چکا ہے کہ شاہجہان تہوڑی لوگون سے پٹنہ کی طرف گئی تہی
چونکہ ایام شہزادگی سے بادشاہ والا جاہ شاہ عباس والی ایران انسی دوستی کمال رکہتی
تہے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام ہرج مرج مین بھی خبر جویا انکی کی ہوتی تہی اسواسطی
شاہجہان کی دلمین آیا کہ اوسطرف چلکر اونسی قریب رہنا چاہیی تا اونکی مدد اور الفت سی یہ غبار پریشانی
دفع ہووے غرض جب قریب پٹنہ کے پہنچی تو شرف الملک کہ محافظ وہان کا تہا نو ہزار سوار اور بارہ ہزار
پیادہ جمع کر کے اور قلعہ کو درست کر کر مقابلہ کو باہر نکلا شاہجہان کے ساتہہ اوسوقت کل قریب
چار سو آدمیون کے تہی لیکن آگی انکی وفاداری اور دلاوری کی تاب مقابلہ نلا سکی اندر
شہر کے جا کر بند ہوئے اور جو قلعہ کو اول سے درست سامان جنگ کے سے

کر رکہا تہا برجون اور فصیل کی اوپر سی لڑائی شروع کی شاہجہان نی اپنی لوگون کو تاکید منع
فرمایا کہ ہرگز قلعہ پر حملہ نکرنا اور رعایا کو ناحق تیر و تفنگ سی مت مارنا لیکن باوجود اس ممانعت کی
جان نثارون نی دو بار حملہ قلعہ پر کیا لیکن اوس کی مضبوطی اور درستی سی کامیاب نہوئی اور
جو کہ اندنون خاطر شریف شاہجہانکی مریض ہوگئی تہی اسواسطی ارادہ روانگی عراق کا
ملتوی رہا اور خبر بیماری شاہ پرویز کی بشدت سنکر جانا کہ وہ اس عارضہ سی جان
بر نہ ہوگا پہر انہین دنون خط نور جہان بیگم کا آیا کہ مہابتخان صدمہ افواج شاہی سی گہبرا
کر چلا گیا ہی کہین ایسا نہو کہ تمہاری لڑکون کو بہکا کر مفسدہ پردازی کری صلاح دولت
اسی مین ہی کہ تم پہر دکن مین جا کر چند دنون وہین توقف کرو مصرعہ تا خود فلک
از پردہ چہ آرد بیرون ؎ اسواسطی باوجود ضعف اور نقاہت کی بسواری پالکی براہ بہال
اور گجرات کی دکن کی طرف روانہ ہوی اور انہین دنون مین خبر فوت شاہزادہ پرویز
کی پہنچی تب بہت جلدی کوچ فرمایا اور یہہ وہ راہ ہی سلطان محمود نی اسی راہ سی جا کر
بتخانہ سومنات کو فتح کیا تہا اور شاہجہان گجرات مین احمد آباد سی بیس کوس پر جانپانیر
کے گہاٹ سی نربدا اوتری اور راجہ بگلانہ کی علاقہ مین ہو کر ناسک ترنبک مین مضافات
دکن کہ اپنی لوگون کو وہان چہوڑ آئی تہی پہنچی اور جو وہان کوئی عمارت لایق سکونت
کی نہ تہی موضع جنیر مین جا کر اقامت فرمائی انہین دنون آصف خان بمنصب ہفت ہزاری
ذات اور سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ سی معزز و ممتاز ہوا اور جبسی یہہ قید مہابتخان سے
رہا ہوا تہا کوئی منصب اور جاگیر نہین رکہتا تہا بعرائض متصدیان دکن سی معروض ہوا

که نظام الملک نی براه فتنه پردازی اور کوتاه اندیشی کی فتح خان پسر عنبر اور باقی نیی نوکرونکو
سرحدات ملک بادشاہی پر بہیجا ہی تا فساد برپا کرین اسواسطی عمدة الملک خان جہان نی
واسطی حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندهٔ قدیمی خدمتگذار ہی اپنی جگہہ چہوڑکر حفاظت
برہان پور پر مقرر کرکے خود باعث کر ظفر طراز بالاگہاٹ کی طرف کوچ کیا اور موضع کہڑکی تک
پہنچا اور نظام الملک نی انکی روانگی سنکر اپنی قلعه دولت آباد سی سر باہر نه نکالا اور منجمله حالات
اس سال کی مارا جانا محمد مومن کا ہی وه سادات سیفی تہا اور قرابت قریب نقیب خان سی رکہتا
تہا جب عراق سی آیا تو حضرت اکبر بادشاه نی سادات خان نبیرهٔ عم نقیب خان کی لڑکی
کا نکاح اسسی کردیا تہا جب عبور شاہجہان کا ملک پورب مین ہوا اسکی وہان جاگیر تہی
شاہجہان سی آکر ملا اور چند مدت اس کشمکش مین ہمراه رہا سادات خان نی که شہزاده
پرویز کی ہمراه تہا محمد مومن کو لکہا که تم میری پاس چلی آؤ وه شاہجہان کی خدمت سی جدا
ہوکر سلطان پرویز کے پاس چلا آیا اوسکی آنی کی خبر جب حضرت بادشاه نی سنی تو اپنی پاس
طلب فرما کر اوس سیدزاده کو مست ہاتہی کی پانو سی مروڈالا ہرچند شاه پرویز نی سفارشین کین
لیکن خاطر شاہی مہربان نہوئی اور انہین روزون نظام الملک نی قلعه دولت آباد مین حمید خان
نام ایک حبشی غلام کو معتمد اپنا کرکی سب کاروبار ریاست اوسکی سپرد کیا باہر وه اور اندر اوسکی
بی بی قابض ہوکر نظام الملک کو بی بس مثل مرغ در قفس کر رکہا جب خان جہان قریب دولت
آباد کی گیا تو حمید خان نی تین لاکہہ ہون که باره لاکہہ روپیه اوسکی ہوی خانجہان خان کی پاس
بہیجکر مکر و فریب سی اوسکو ملاکر اسبات پر راضی کیا که تمام ملک بالاگہاٹ کا مع قلعه احمد نگر نظام الملک

کے قبضہ مین چہوڑ جاوی افسوس ہی کہ اس ناحق شناس نی اسقدر روپیہ پر ایسا بڑا ملک چہوڑ
دیا اور کچہہ حقوق تربیت شاہی کا خیال نہ کیا اور تہانہ جات مین بادشاہی افسرون کو
لکہہ بہیجا کہ یہہ ضلع نظام الملک کی لوگون کی سپرد کرین اور خود میری پاس چلی آوین اور یہی
تحریر سپہدار خان حاکم احمدنگر کو بہیجی جب سپاہ نظام الملک کی احمدنگر گئی سپہدار خان نی قلعہ دینے
سی انکار کیا اور کہا اس ملک مین تم شوق سی عملداری کرو مگر مین قلعہ دون یہہ ممکن نہین اگر
فرمان جہانگیری لی آؤ تو اوسوقت تمہاری حوالہ کر دونگا ہرچند نظام الملک والون نی ہاتہہ پانو
ہلائی کچہہ مفید نہ ہوا اور باقی افسران نالایق نی کل ملک بالاگہاٹ کا نظام الملک کی لوگون کو
تفویض کر دیا اور برہان پور مین لوٹ آئی اور حمید خان حبشی کی حقیقت یہہ ہی کہ اس غلام کی
ایک عورت تہی دکن کی جب نظام الملک کو عورتون اور شراب کا شوق ابتدا مین ہوا تو
یہہ عورت محل مین جانی لگی اور نظام الملک کی واسطی چہپ کر شراب اور بدکار عورتین لیجاتی اور اوسکو
شوق شراب نوشی اور مجالست نازنینون مین مشغول رکہتی اور رفتہ رفتہ اوسکی یہان ایسی
حاوی ہو گئی کہ اندر آپ اور باہر اوسکا شوہر تمام کارخانہ مین متصرف ہوی اور جب یہہ عورت سوار
ہوا کرتی تو امرای ملک اور افسران سپاہ اوسکی ہمرکاب چلا کرتی اور عرض معروض اوسی سی کرتی
یہانتک کہ عادل خان نی اپنی فوج نظام الملک پر بہیجی تو لوہر سی اس عورت نی نظام الملک
کی سپاہ کو ہمراہ لیکر قصد روانگی کا واسطی مقابلہ کی کیا اور یہہ سوچا کہ مین عورت ہون اگر فتح
ہوئی تو بڑا نام ہوگا اور اگر میری شکست ہوی تو عادل خان کا کچہہ نام نہین سب کہین گے
ایکعورت کو بہگایا کیا بڑا کام کیا اور یہہ عورت ہمیشہ نقاب مونہ پر ڈالکر گہوڑی پر سوار ہو کی خوجین

حاضر ہتی اور ہتیار کمر مین اور کڑہی ہاتون مین ڈال کر نکلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مردانہ اپنی
ہمراہ رکہتی اور بہت داد و دہش کرتی ہر روز سرداروں سی رعایت اور سپاہ پر سخاوت کرتی
آخر ہنگام مقابلہ فوج عادل کو کوشش مردانہ کرکی میدان مین شکست فاش دیکر اوسکا تمام توپخانہ
اور ہاتی اپنی قبضہ مین کرلیے اور سامان تمام لوٹ آئی پہر عرض اقدس مین گذرا کہ امام قلیخان
فرمانروای توران نی کہ چند سال سی ہمیشہ بر سبیل کتابت آپ کی ایلچی کو ماوراء النہر مین بکمال تعظیم رکہہ
سلوک آدمیانہ اوس سی کیے اور جب خبر مخالفت شاہجہان کی سنی تو قدوۃ سالکان اسلام عبد الرحیم
خواجہ اور ارکان خواجہ کو بہت سی تحفی اور ہدیے ہمراہ دیکر آپ کی ایلچی کی ساتہہ رخصت کیا ہی
کہ طریقہ محبت و الفت کو استحکام دین اور نامہ محبت التیام اپنا اونکی ہاتہہ بہیجا ہی خواجہ عبد الرحیم
ماوراء النہر مین بڑی نامی اور گرامی ہین نسب شریف ان کی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
تعالی عنہ سی ملتی ہی اور بادشاہ توران عبد اللہ خان انکی جد بزرگوار خواجہ جوئبار کا معتقد و مرید ہے
حضرت بادشاہ انکی آنی سی بہت راضی ہوی اور اونکی بہت تعظیم کی اور اعیان دولت سی استقبال
کرایا جب وہ قریب کابل کی آئی تو ظفرخان نی استقبال کرکی شہر مین اوتارا اور مجلس عالی آراستہ
کرکی اونکی عمدہ دعوت کی پہر حضرت بادشاہ نی لاہور کی دو تین منزل موسوی خان کو مع خلعت خاصہ
اور خنجر مرصع کی اونکی پیشوائی بہیجکر خوب طرح اون کو راضی کیا پہر بہادر خان اوزبک کو کہ عبد المومن خان
کے وقت مین حاکم رہا تہا اور سلطنت جہانگیری مین منصب پنجہزاری رکہتا تہا اوسکی استقبال کی روانہ
کیا اور جب خواجہ مذکور قریب لاہور کی آئی تو حسب الحکم خواجہ ابو الحسن دیوان اور ارادت خان بخشی
نی استقبال کرکی ملاقات کی پہر اوسی روز دست بوس بادشاہی سی مشرف ہوی بادشاہ نی کورنش تا

اور تسلیم سے اون کو منھ کر کے کمال اون کے بزرگی اور عزت فرمائی اور قریب تخت کے بٹھلا کر
پچاس ہزار روپیہ اونکو بطریق انعام کے مرحمت فرمائے اور دوسرے دن چودہ قابین کھانیکی
الوش خاص سے سونے چاندی کے برتنون مین واسطے خواجہ مذکور کے بھیجین اور وہ سب
برتن مع سامان اونہین کو دیے پھر صوبہ داری بنگالہ سے خانہ زاد خان کو معزول فرماکر مکرم خان
ولد معظم خان کو اونکی جگہہ سرفراز فرمایا جب مکرم خان اوس ملک مین پہنچے تو بسبب اتفاق واسطے
استقبال ایک فرمان کے اونکی نام گیا تہا کشتی پر بیٹھ کر ایک نالہ مین کہ درمیان مین پڑا تہا
آئے اور کنارہ کے قریب پہنچکر ملاحون سے کہا کہ کشتی کو پانی مین ٹھہراؤ کہ مین نماز عصر کی پڑھ لون
تقدیر اوس وقت ایک ایسی آندھی آئی کہ کشتی پانی مین ڈوب گئی اور مکرم خان مع اپنی رفیقون
کے کہ اوس کشتی مین تھے غرق بحر فنا ہوئے اور کوئی نہ بچا اور انہین دنون خانخانان ولد بیرم خان
نے بہتر سال کی عمر مین اجل طبعی سے اس دار فانی سے انتقال کیا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب خانخانان
دہلی مین آیا تو ضعف اوسکی مزاج پر غالب ہوا اور یہہ واسطے علاج کے وہین مقیم ہوا آخر درمیان
سال ایکہزار چھتیس کی ودیعت حیات کی کارسازان قضا و قدر کی سپرد کرکے اوس مقبرہ
مین کہ اپنی بی بی کی واسطے بنایا تھا دفن ہوا یہہ اس سلطنت کی بڑے امیرون مین سے
تھا حضرت اکبر بادشاہ کی عہد مین اسنے بڑی بڑی فتحین کین تھین جیسے فتح گجرات
اور شکست دینا مظفر گجراتی کا کہ جبھی سے وہ ملک ممالک محروسہ شاہی مین داخل ہوا اور دوسرے
فتح جنگ سہل کی کہ وہ ہمراہ بہت ہاتھیون اور توپ خانہ عظیم کے آیا تھا مشہور ہے کہ اوسکے
ہمراہ ستر ہزار سوار تھے اور خانخانان کی ہمراہ بیس ہزار خانخانان اوس سے دو دن اور ایک رات

تک لڑتا رہا آخر فتح پائی اور اسی لڑائی مین راجہ علی خان سا سردار مارا گیا تیسری فتح ملک پٹنہ اور سندکی ہی اور زمانہ حضرت جنت مکانی مین اسکی بڑی بیٹی شاہ نواز خان نے تہوڑی لوگونسی عنبر کی لشکر کو شکست دی ہی جیسا کہ گذر چکا غرضکہ یہہ بڑا دلاور اور امیرزادے تہا اگر موت فرصت دیتی تو اور بہی عمدہ کام اس ہی زمانہ مین یادگار رہتی قابلیت اور کمال مین یکتائی زمانہ تہا زبان عربی اور فارسی اور ترکی اور ہندی خوب جانتا تہا اسکی عقل کی بہت باتین اور شجاعت کی اکثر حکایتین مشہور ہین فارسی اور ہندی مین شعر کہتا تہا واقعات بابر کو اسنی بحکم اکبر بادشاہ کی ترکی سی فارسی مین ترجمہ کیا ہی یہہ چند اشعار اوسکی ہین

شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چند ست
جز این قدر کہ دلم سخت آرزومند ست

بکیش صدق و صفا حرف عہد بیکار ست
نگاہ اہل محبت تمام سوگند ست

نہ دانہ دانم و نی دام این قدر دانم
کہ پای تا بسرم ہر چہ ہست دربند ست

مرا فروخت محبت و لے ندانستم
کہ مشتری چہ کس ست و متاع من چند ست

ادای حق محبت عنایتی ست ز دوست
وگرنہ خاطر عاشق بہیچ خرسند ست

ازان خوشم بسخنہای دلکش تو رحیم
کہ اندکی بادا ہای عشق تا چند ست

رباعی
زنہار رحیم از پی دل سروی
بیہودہ بارزوی دل در گردی

گفتم سخنی و باز ہم میگویم
خواہش کاری ہمیشہ کاہش دردی

اور جب راجہ امر سنگہہ زمیندار ملک ماڈونی بندگی اور دولت خواہی اختیار کی تو بعد اسکی عرض کیا ہوا کہ باپ دادا میری سعادت آستانہ بوسی سی شرفیاب ہوی مین بہی امیدوار ہون کہ اس

سعادت سی بہرہ اندوز ہون اسواسطی تہورخان کو حکم ہوا کہ اوسکو ہمراہ اپنی بارگاہ شاہی
مین لی آوی اور بنظر اوسکی سرفرازی کی فرمان تسلی نشان با خلعت و اسپ تہورخان کی ہمراہ
بہیجا اور جب حضرت بادشاہی مین معروض ہوا کہ مہابت خان جاکر شاہجہان سی ملگیا ہی
تو اوسکی مقابلہ مین خانجہان کو خطاب سپہ سالاری سی امتیاز بخشا تفصیل اسکی یون ہی کہ
جب مہابت خان بارگاہ شاہی سی جدا ہوا اور لشکر بادشاہی نی اوسکا تعاقب کیا تو اسنی
نجات اپنی سوا اسکی نہ دیکہی کہ شاہجہان کی پاس جاوی پہر ایک عرضی ہمراہ اپنی کسی معتمد کے
خدمت شاہجہان مین بہیجی کہ اگر قصورات میری معاف ہون تو قدمبوسی مین حاضر
ہون شاہجہان نی بمقتضای وقت اوسکی قصور معاف کرکی فرمان مرحمت عنوان مع ہاتہہ
ہاتہہ مبارک کی اوسکی تسلی کو بہیجا پہر وہ قریب دو ہزار سوار کی ہمراہ لیکر راہ براج پیپلہ اور ملک
بہرجی سی ہوکر شاہجہان کی پاس پہنچا اور جنیر مین سعادت ملازمت سی مشرف ہوکر
ہزار اشرفیین اور ایک الماس ساٹہہ ہزار روپیہ کا مع اور سامان کی پیشکش کیا شاہجہان
نی اوسکو انعام مین خنجر مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ گہوڑا اور ہاتی خاصہ مرحمت فرماکر قرار
کیا اون دنون خان جہان نی خطوط پی در پی بہیجکر عبداللہ خان کو برہان پور مین بلوایا
اور وہ وہان آکر خانجہان سی ملکر چند روز برہان پور مین رہا آخر خانجہان لوگون کے
بہکانی سی اوسکی طرف سی بدگمان ہوا اور ایکروز کہ وہ ہمراہ ایک خدمتگار کی خانجہان کی یہان
ملنی کو آیا خانجہان نی اوسکو قید کرلیا اور یہہ حال بارگاہ شاہی میں لکہہ بہیجا اوسکی
جواب مین فرمان صادر ہوا کہ اوسکو قلعہ اسیر مین نظر بند رکہی چونکہ بدعہدی سب سی

آنا مہابت خان کا شاہجہان پاس

ممنوع ہی تہوڑی دنون مین خان جہان نی اسکا نتیجہ پایا قصہ اوسکا یون ہوا کہ جب
دماغ اوسکا عنایات جہانگیری سی مست بادہ غرور کا ہوا تو بعد جلوس حضرت شاہ جہان کی
تخت خلافت پر اوسنی مکر و بد برائی شروع کی آخر حضرت شاہ جہان کی جانب سی بدگمان
ہوکر بہاگا یکشنبہ کی شب ستائیسوین ماہ صفر سنہ ایکہزار و تالیس ہجری مین مع فرزندون
اور ایکجماعت افغانون کی دار الخلافت اکبر اباد سی نکلکر راہ ادبار کی پکڑی شاہجہان نے
اسی رات خواجہ ابو الحسن اور سید مظفر خان اور اللہ وردی خان اور رضا بہادر اور پرتہی
راتہوڑ کو فوج دیکر اوسکی تعاقب مین بہیجا انہون نی قریب دہولپور کی اوسکو جا لیا اور باہم
لڑائی سخت واقع ہوئی رضا بہادر ماری گئی اور پرتہی زخمی ہوا اور خان جہان کی بہی دو لڑکی
کام آئی اور خود جان بچا کر وہان سی نکل کر دکن کی طرف بہاگا اور نظام الملک سی مل کر
متحرک سلسلہ فساد کا ہوا انہین دنون جو حضرت شاہجہان نی مع عساکر منصورہ دکن کی
طرف توجہ فرمائی اور برہانپور مین نزول اقبال فرمایا اعظم خان کوکہ حضرت جہانگیر کی وقتمین
ارادتخان کا خطاب رکہتا تہا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کو روانہ کیا بالا گہاٹ مین خان جہان
لشکر افواج شاہی سی لڑا آخر شکست کہا کر پچہم کی طرف افغانستان مین چلا گیا حضرت
شاہ جہان نی عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سردار کر کی مع سید مظفر اور معتمد خان کوکہ اور تربیت خان
اور باقی امرا اوسکی تعاقب مین بہیجا اور لشکر فیروزی اثر سندہ مین پہنچکر اوس بی سعادت
سی جا ملا اوسوقت خان جہان نی امت حیات سی دہو کر اپنی بیٹون اور اہل قرابت کی ساتہہ لشکر
شاہی سی مقابلہ کیا اور مارا گیا اور خان بہادر فیروز جنگ نی اوسکا سر شاہجہان کی خدمت مین

روانہ کیا غرض پھر حال حضرت جہانگیر کا لکھتا ہون اکیسوین ماہ اسفندارمذ کو ساعت مسعود مین پھر اتفاق سفر کشمیر دلپذیر کا واسطے سیر و شکار و مانگی واقع ہوا اور یہ جانا اختیاری نہ تھا بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کا مزاج مقدس سے بہت ناموافق ہو گیا تھا اسواسطے ہر سال شروع موسم بہار مین رنج سفر گوارا فرماکر تشریف لیجایا کرتے اور بعد استیفای لذات بہار کی موسم سرما کے زمین پھر ہندوستان کی طرف معاودت فرمائی اس سفر سے چند روز پہلے خواجہ عبدالرحیم کو تین ہزار روپیہ عنایت کیے تھے اب اندنون ہاتھی مع ہودہ نقرہ کی مرحمت فرمائی

بائیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز یکشنبہ تیسرے رجب سنہ ایکہزار چھتیس ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور بائیسوان سال جلوس والا کا شروع ہوا کنارے دریای جنب کی جشن نوروز کا آراستہ ہوا پھر وہانسے کوچ کرکے سیر و شکار کرتے ہوے منزل بمنزل کشمیر مین رونق افروز ہوے جب خدمت والا مین عرض ہوا کہ مکرم خان حاکم بنگالہ دریا مین غرق ہو گیا اور صوبہ حاکم سے خالی ہی اسواسطے کشمیر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر مقرر فرماکر منصب پنجہزاری ذات و سوار مع خلعت و اسپ عراقی ابلق کہ شاہ ایران نے بھیجا تھا مرحمت فرماکر اوس طرف رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی اور پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بیگم ہمیشہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکے ابو سعید نواسہ

اعتماد الدولہ کو حکومت پٹنہ سے سربلند کیا بخشی اور بہادر خان اوزبک کو حاکم آلہ باد کا بعد تبدیلی جہان گیر قلیخان کی مقرر فرمایا او خلعت خاصہ دیکر ادہر رخصت کیا اور سرکار کالپی محتشم خان کی جاگیر مین مقرر ہوا اب آگی خامہ و زبان او زبان سحر بیان ذکر قصہ رحلت اس بادشاہ والا شوکت کی لکھنی سی عاجز ہی اسواسطے کہ حسن صورت اور خوبی سیرت اس بادشاہ کیوان بارگاہ کی اس مرتبہ کی تہی کہ جسنی دیکہا ہی وہی خوب جانتا ہی بیات نشستے چو بر تخت شاہنشہی ⁂ گرفتی جہان زیر ظل اللہی ⁂ فروزندہ افسر و تخت بود ⁂ کریم و رحیم و جوان بخت بود ⁂ خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت بادشاہ کشمیر مین تہی کہ مرض مزاج اقدس پر غالب ہوا یہان تک کہ نہایت ضعف سی پالکی پر سوار ہوکر سیر و شکار مین متوجہ ہوا کرتے ایک روز درد نی اسقدر شدت کی کہ لوگ نا امید ہو گئی تہی او زبان مبارک سی بہی کلمات ناامیدی کی نکلی لوگون مین اضطراب اور پرستاران خاص مین نہایت پریشانی ظاہر ہوئے لیکن جو چند روز کی زندگی باقی تہی بخیر گذری پہر بہوک جاتی رہی اور افیون سی کہ چالیس سال سی نوش فرماتی تہی نفرت ہوی سوا چند پیالہ شراب انگوری کی کچہہ طلب فرماتی اور انہین دنون مین شہریار کی ابرو اور پلکین اور بال اڑ گئی ہو نچہہ کی بسبب مرض داء الثعلب کی گر پڑی ہر چند طبیبون نے علاج کیا کچہہ فائدہ نہ بخشا اسلیئے اوسنی اجازت لی کہ چند روز لاہور مین جاکر اوسکی علاج مین مشغول ہو حسب اجازت پہلی سی اوسطرف روانہ ہوا اور داور بخش پسر خسرو کہ شہریار کی تحویل مین وسطے اوسکی فائدہ کی بحکم احتیاط و دور بینی نور جہان بیگم نے مقید کرا رکہا تہا جاتی وقت اوسنی التماس کی کہ اور کسی کی حوالہ کرو تو وہ ارادت خان کی سپرد ہوا بعد اسکی حضرت

بادشاہ واسطی سیر کچھی بہون اور اجول اور دیرناک کی تشریف فرما ہوی شاہی راہ مین
خانہ زاد خان پسر مہابتخان بنگالہ سی آکر دولت بساط بوسی سی کام یاب ہوا اور ہاتی
عمدہ پیشکش کیا اور سید جعفر بہی خدمت شاہ جہان سی جدا ہو کر حاضر حضور ہوا بعد اسکی
رایات اقبال طرف لاہور کے روانہ ہوی اور مقام بیرم محلہ مین آکر شکار کہیلا یہہ ایک پہاڑ
بلند اور نہایت عمدہ ہی اوسمین بیٹہکین بندوقچیون کی واسطی بنی ہین بوقت شکار زمیدار
وہانکی ہرنون کو پہاڑ پر بہکا کر چڑہا دیا کرتی ہتی جب باجشاہ کی نظر مبارک کی سامنی وہ ہرن لڑتی
تو اوسوقت بندوقچی اونکی گولی مارتی وہ زخمی ہوکر پہاڑ سی معلق اوپر تلے ہوتی ہوی زمین پر
آگرتی اور عجب تماشا دیکہنی مین آیا کرتا اس اثنا مین ایک پیادی نی ہرن کو پہاڑ پر ہانکا وہ آگی
جاکر کہڑا ہو گیا اوس آدمی نی چاہا کہ کسی طرح کچھہ آگی جاکر ہرن کو ہٹکا دی جو پہاڑ کا کنارہ تہا
اوسکا پانو پہسلا اوسنی ایک چہوٹی درخت کو پکڑا تقدیر سی وہ بہی اوکہڑا آخر وہ آدمی زمین پر
گرکر مر گیا مزاج بادشاہی معاینہ اسحال سی کمال مکدر ہوا اور شکارگاہ سی لوٹ کر دولت خانہ
کو آئی اوسکی والدہ نی آکر کمال فریاد وزاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلّی فرمائی لیکن خاطر
شریف مین اوسکا درد جم گیا گویا ملک الموت اسصورت مین آیا تہا اوسوقت سی بی قراری
شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پہر موضع راجور مین آکر مقام کیا اور پہر دن رہی حسب عادت
کوچ کیا راہ مین پیالہ مانگا اور لب پر رکہنی ہی دل نی قبول نہ کیا اور طبیعت بگڑی دولتخانہ
مین آنی تک یہی حال رہا اور پچہلی شب سی تکلیف زیادہ ہوئی یہان تک کہ چاشت کی
وقت روز یکشنبہ تاریخ اٹہائیسوین ماہ صفر سنہ ایکہزار سینتیس ہجری مین

مطابق گیارہوین ماہ آبان بائیسوین سال جلوس کی ہمای روح حضرت جہان گیر کی نی
آشیانہ جسمانی سی پرواز کیا اور تمام عمر شریف ساٹھہ برس کی ہوئی جہان مین تہلکہ واقع
ہوا اور لوگون پر پریشانی طاری ہی تہا داور بخش کا تخت سلطنت پر
اسوقت آصف خان کہ فدائیان و داعیان دولت شاہ جہان سی تہا ساتھہ ارادت
خان کی ہمداستان ہوکر داور بخش بیٹہ خسرو کو قید مین سی لایا اور نوید سلطنت سوہ سہی اسکو
شیرین کام کیا مگر داور بخش اس بات پر یقین نہ لاتا تہا آخر کو قسمین شدید سی اونہون نی
اوسکی تسلی کی اور اوسکو سوار کر کی چتر شاہی اوسپر بلند کیا اور آگی کو چلی نور جہان بیگم ہر چند
اپنی بہائی آصف خان کو بلاتی تہی مگر اوسکی طرف سی سوای عذر کی کچھہ ظہور مین نہ آتا تہا
لاچار ہوکر نور جہان نی نعش جہان گیر کو اپنی ساتھہ لیا اور ساتھہ شاہزادہ ہای عالیمقدار کی
ہاتھی پر سوار ہوکر اونکی پیچہی روانہ ہوئی آور آصف خان نی بنارسی نام ہندو کو ڈاک چوکی
مین شاہ جہان کی پاس روانہ کیا اور صورت واقعہ رحلت جہان گیر اوس سی بیان
کیا اور جو بسبب عجلت الفرصتی کی نوبت تحریر عرضی کی نہ آئی لہذا اپنی انگشتری اوس ہندو قاصد
کو واسطی اعتماد کی دیدی القصہ اوس رات کو نوشہرہ مین توقف کر کی صبحکو کوچ کیا
اور پہاڑ سی نکل کر بہنبر مین مقام کیا اور وہان تجہیز و تکفین سی فراغت پاکر نعش جہانگیر کو
ساتھہ مقصود خان اور اور ملازمان شاہی کی روانہ کیا لاہور کو جمعہ کی دن پرلی طرف دریا کی
اوس باغ مین کہ نور جہان نی بنوایا تہا نعش شاہی کو جوار رحمت آلہی مین سپرد کیا اور سب
امرا عظام اور تمام ملازمان بادشاہی کہ لشکر مین بادشاہ مرحوم کی تہی جان گئی کہ آصف خان

نی واسطی استقامت اور استحکام دولت شاہجہان کی یہہ طوطیہ او رتمہید اوٹہائی ہی ... دلوار
بخش کو تخت سلطنت پر بٹہایا ہی اور درحقیقت اوسکو گوسفند قربانی بنایا ہی سبب اطاعت
اور متابعت آصف خان کی کرکی جو کچہہ وہ کہتا ویسا ہی کرتی تہی اور گرد و نواح شہر مین خطبہ
داور بخش کی نام پڑہا گیا اور دہانسی روانہ لاہور ہوی اور جو ہمیشہ صادق خان کی طرف سی
آصفخان کو بی نفاقی و بی اخلاصی حضور شاہجہان مین معلوم تہی اور اوس سی اسطرح کی
حرکات ظہور مین آئی تہین اسوقت مین خوف عظیم صادق خان کو ہوا اور آصفخان کی
خدمتین واسطی شفاعت اپنی تقصیرات کی التجا کی آصفخان نی شاہزادہای عالی مقدار
کہ نور محل سی اونکو لیا تہا اوسکی سپرد کیی کہ ان کی خدمت مین سعادت اندوز ہوکر اس دولت
اور سعادت کو شفیع جرایم اپنی کا کری اور بہن آصف خان کی کہ نکاح مین صادقخان کی تہی خدمت
شہزادون مین مستعد ہوکر مانند پروانہ کی اون پر فدا ہونی لگی اور اصفخان جو کہ اپنی بہن نور
جہان بیگم کی طرف سی مطمئن نہ تہا تو اوسکو نظر بند رکہا اور محافظت تمام اور مراقبت
مالاکلام محل مین لایا کہ کوئی آدمی اوسکی پاس جانی نہ پاتا تہا اور نورجہان اس فکر مین تہی
کہ شہریار سر آرا ہو اور وہ برگشتہ بخت جو اسواقعہ سی آگاہ ہوا تو بسبب ورغلانی عورت
کوتہ اندیش کی اوسنی آپ کو بادشاہ قرار دیکر دست تصرف تمام کارخانجات او رخزاین
شاہی مین دراز کیا جسکو جو چاہا دیا اور جمعکرنی مین لشکر اور سپاہ کی پڑا اور تمامی کارخانون
پر متصرف ہوا چنانچہ اوسنی ایکہفتہ مین تہتر لاکہہ روپیہ نقد منصبداران قدیم اور
ضبطیدکو دیا اور گرد اسپیال محال کی پہرا او رہمت اپنی اس کام پر مصروف کرنی لگا اور

میرزا بایسنغر فرزند شاہزادہ دانیال کو کہ بعد از واقعۂ ہائلہ جہانگیر بہاگ کر اوسکی پاس لاہور
مین گیا تہا اپنی جگہہ سردار کیا اور لشکر کو دریا سی عبور کروایا اور اوسنی یہہ نہ جانا کہ کاربردازان
قضا و قدر نے دولت مین ایسی صاحب دولت اور شوکت کی اس خدمت جلیلہ کو رکھین گے
کہ بادشاہان عالی حوصلہ غاشیہ اطاعت اوسکی کاکہندہی پر ڈالینگی اور فرمان برداری
اوسکی کو فخر اپنا سمجھینگی اوسطرف سی آصف خان نی داور بخش کو ہاتہی پر سوار کیا اور خود
بہی ایک ہاتہی پر سوار ہو کی اوسکی ہمراہ ہوا اور آمادہ کارزار اور پیکار ہو کر غول مین قرار پکڑا اور
خواجہ ابو الحسن اور مخلص خان اور اللہ وردی خان اور سادات بارہ کہ ہر ایک اونمین شیر بیشہ
پیکار تہا ہراول مین رزم جو ہوی اور شیر خواجہ مع فرزندان دانیال التمش مین مقرر ہوا اور ارادت
خان کی ساتہہ بہت سی امرای عالی مقدار کی برنغار مین پای ثبات کا جمایا اور صادق خان
اور شاہنواز خان اور معتمد خان جرنغار مین مقرر کیی گیی اور شہر سی تین کروہ پر مقابلہ فریقین کا ہوا
پہلی ہی حملہ مین انتظام اور جمعیت سپاہ شہریار کی متفرق اور پراگندہ ہوی اوسنی لا از مان جدید
کو مقابلہ مین امرای قدیمی اس دولت علیا کی بہیجا تہا تو اون مین سی ہر ایک نی اپنی راہ لی اوسی
وقت مین شہریار برگشتہ روزگار ساتہہ دو تین ہزار سوار جرارہ قدیمی کی باہر شہر لاہور کی کہڑا ہوا
انتظار نیرنگی تقدیر کا کرتا تہا ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون * ناگاہ انکی غلام کی
جنگ گاہ سی لوٹ کر قلعہ مین گیا اور اوسکو یہہ خبر دہشتناک سنائی اور وہ برگشتہ روزگار انجام کار
اپنی کو تہہ سمجہا اور بسبب ہمشومی ادبار کی لوٹ کر قلعہ مین آیا و میرزا بہی زور امرائی آکر متصل حصار
شہر کی اوترا غنیمت ہی باغ قاسم خان کی لشکرگاہ کیا اور اکثر اوسکی نوکر قول و قرار لیکر آصف خان کی

آئی اور رات کو ارادت خان کی قلعہ مین جاکر صحن دولت خانہ بادشاہی مین توقف کیا اور صبح کو
امرای عظام نی داور بخش کو سریر آرای اورنگ کیا اور شہریار سرای حضرت جنت مکانی مین جاکر ایک
گوشہ مین چھپ رہا فیروز خان خواجہ سرا کہ محرم اور معتمد حرم سرا کا تھا اوسکو باہر لایا اور الہ وردیخان کو
سپرد کیا اور فوطہ اوسکی کمر سی کھولکر اوسکی ہاتھ اوسی سی باندھی اور سامنی داور بخش کی اوسکو لیگئی لیں از
تقدیم مراسم کورنش کی جہان اوسکی لیی تجویز کی گئی تھی وہان قید کیا گیا اور دو روز کی بعد اوسکی
آنکھون مین سلائی پھیر کر معدوم البصر کیا اور چند روز کی بعد طہمورث اور ہوشنگ فرزندان دانیال کو بھی
پکڑکر قید کردیا آصفخان نی عرضی خوشخبری اس فتح و فیروزی کی شاہجہان کی حضور مین روانہ کی اور
التماس کیا کہ موکب گیہان شکوہ جلدی تشریف لاکر جہان کو حوادث سی خلاص اور پاک کرین
اسیطرح کچھہ حال بنارسی قاصد کا کہ وہ درگاہ شاہجہان مین آیا اور شاہجہان مستقر الخلافہ اکبراباد مین
تشریف لائی لکھا جاتا ہی القصہ بنارسی بیس دن مین چلکر ہتی سی کہ وہ ایکمنزل ہی درمیان کشمیر اور
لاہور کی انیسوین [19] تاریخ ربیع الاول کی سنہ ایکہزار سینتیس ہجری قدسی مین یکشنبہ کی دن مقام
جنیر مین کہ وہ انتہا سرحد نظام الملک کی واقع ہی پہنچا اور مہابت خان کی ڈیرہ مین راستی سی جا
کر صورتحال عرض کی مہابت خان مانند برق کی ڈیوڑھی حرم سرای اقبال پر جاکر محل مین خبر پہنچائی
شاہجہان محل سرا سی باہر آئی بنارسی نی زمین بوس کیا اور حقیقت حال معروض کی اور آصف خان کی
مہر شاہجہان کی نظر سی گذرانی تو اس حادثہ کی اطلاع سی شاہجہان پر ایک صدمہ پہنچا اور آثار اندوہ وملال
چہرہ سی ظاہر ہوی جو وہ وقت مقتضی اقامت اور ادای مراسم تعزیت اور ترتیب لوازم اوسکی کا
نہ تھا تو کوچ کا چار ناچار التماس مہابت خان اور دوسری امرا کی کہ اوسوقت پیش رکاب تھی پنجشنبہ کو ۲۳ تاریخ ربیع الاول

کی سال ایکہزار سینتیس ہجری قدسی تہی اور وہی دن اور ساعت منجمون نے پسند کی تہی نہضت موکب
دولت و اقبال کا طرف مستقر سریر خلافت کی تعلق پڑا اور راہ گجرات سی روانہ آگرہ ہوی اور فرمان مرحمت
عنوان مشتمل اوپر پہنچنی بنارسی اور پہنچانی اخبار کی اور نہضت موکب سعادت جانب دار الخلافت
اکبرآباد کی امان اللہ اور بایزید خان کی ساتہہ کہ دولت خواہ شاہجہان کی تہی آصف خان کی
نام روانہ کیا اور ایک فرمان عالی شان محتوی اوپر عنایات و نوازشات بادشاہانہ کی مصحوب خان جان
نثار خان کی بنام خان جہان افغان کی کہ وہ اوس وقت مین صوبہ دار دکن تہا بہیجا گیا اور یہہ خان جان
نثار مزاجدان و مصاحب شاہجہان کا تہا اور غرض اس ارسال سی یہہ تہی کہ جان نثار خان جاکر ساتہہ فقرہ ہای
عواطف بادشاہی کی اوسکو راغب و مائل کرکی منشا اوسکا دریافت کری جو کہ ہنگام زوال دولت اور بدبختی
اوسکی کا قریب پہنچا تہا سو وہ راہ راست سی گمراہی کرکی اگلو خیال محال مین ڈال کر خوار و سرگشتہ بادیہ ضلالت
کا ہوا اور ساتہہ نظام الملک کی موافق خواہش اپنی کی پیمان کیا اور قسمین سخت درمیان مین لایا چنانچہ
پہلی احوال ہم لکہہ چکی ہین کہ ملک بالاگہاٹ معہ قلعہ احمدنگر اوسکی تصرف مین دیا اور اسکام مین سعی بلیغ کی جو وہ
قصد فساد رکہتا تہا اور ارادہ باطل اپنی دل مین ٹہان لیا تہا تو اول ملک کو دشمن کی ہاتہہ مین سونپ
دیا کہ شاید بری وقت مین وہ کام آوی اور انہین دنون مین دریا خان روہیلہ کہ قبل رحلت جہانگیر کی
خدمت شاہجہان سی بی سعادتی حاصل کرکی چاندپور مین کہ داخل ولایت نظام الملک ہی مقیم تہا
آکر خان جہان سی ملکر باعث فتنہ و فساد ہوا اور آقا افضل دیوان صوبہ دکن کی کہ بہائی اوسکا دیوان شہریار کا تہا
اور شاہ جہان سی نااتفاقی رکہتا تہا ہیچ باتین اوس افغان بیوقوف سی کہکر اوسکو فساد پر آمادہ کیا القصہ جان نثار
خان کو خان جہان نی بی اسکی کہ عرضداشت فرمان کی جواب مین لکہی رخصت کر دیا پہر خانجہان اپنی بیٹونکو

ساتھہ سکندر دوتانی اور افغانون کی کہ وہ اوس کی یار اور رفیق تھی برہان پور مین چہوڑ کر
ساتھہ تمام بندگان شاہی کی کہ ظاہر مین اوسکی موافق تھی مثل راجہ جگسنگھہ اور بہی سنگھہ وغیرہ کی
مانڈو مین آیا اور اکثر محال مالوہ پر متصرف ہوا اور فتنہ پردازی اور حیل اور تفکرات باطنی اپنی کو
سب پر روشن کیا اور جلدی وہانسی پلٹ کر برہان پور مین چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہانی
سرحد ملک گجرات مین پہنچا عرضداشت ناہر خان کی کہ ساتھہ خطاب شیر خانی کی سرفراز تہا مشتمل اوپر
نیاز اور عقیدت اور دولتخواہی اپنی اور ارادہ باطل سیف خان کی کہ اوس وقت مین وہ صوبہ دار احمد آباد
گجرات کا تہا پہنچی اور جو سیف خان جہانگیر کی حیات مین مصدر گستاخی کا نسبت بندگان شاہ جہان
کی ہوا تہا اور وہ اس سبب سے پریشان و ترسان تہا اور اب عرضداشت ناہر خان کی مصدق اس معنی
کی ہوئی لہذا شیر خان کو ساتھہ نوازش شاہانہ کی امیدوار کری اور عہدہ صاحب صوبگی گجرات کی قرار
کیا اور فرمان ہوا کہ شہر احمد آباد کو تصرف مین لا کر حوالہ معتمدون اپنی کی کری اور سیف خانکو نظر بند رکھہ
کر حاضر درگاہ کری اوس وقت مین سیف خان بہت بیمار تہا اور جو بڑی بہن نواب قدسی القاب فلک
احتجاب ممتاز الزمانی کی بیچ حبالہ نکاح سیف خان کی تہی اور وہ ملکہ جہان ساتھہ بہن اپنی کی نہایت
محبت ظاہر کرتی تہین اور مراعات خاطر اون کی کی اوپر ذمت ہمت شاہجہان کی لازم تہی
لاجرم خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوی اور سیف خان کو نظر بند حضور مین لاوی
اور نگاہ رکھی کہ کچھہ ضرر سیف خان کو نہ پہنچی اور موکب منصور نی گذر دریای نربدا سی فراغت
پا کر حوالی قصبہ سلطانپور مین کہ بر کنار آب گود واقع ہی نزول فرمایا اور اسی مقام دلکشا مین جشن
وزن قمری فی خجستہ بنیاد سی آزادگی پائی اور سید دلیر خان بارہہ کہ تکیا جوان و بہادران جنید

[illegible]مثیل تہی شرف زمین بوس سی سرفراز ہوی اور منصب اوس سید کا چار ہزار ذات اور تین ہزار
سوار کا مقرر ہوا اور اسی جشن مین عرضی شیر خان سی واضح ہوا کہ گجرات کی ساہوکارون کی
جہٹیات سی کہ بعضی اون کی لاہور مین ہین معلوم ہوا کہ آصف خان اور دوسرے دولتخواہ
کہ داور بخش کو دست نشان کر کی بیچ مقابلہ شہریار کی گئی تہی حوالی لاہور مین اوسکی مقابلہ مین فتح
پائی شہریار قلعہ لاہور مین متحصن ہوا اور حقیقت مین گویا وہ قید خانہ مین آیا خدمت پرست خان
کہ واسطی لانی سیف خان کی گیا تہا جو حوالی احمد اباد مین پہنچا شیر خان واسطی استقبال فرمان عنایت
عنوان اور خلعت خاصہ کی شہر سی آیا اور جبین سعادت زمین بوسی سی روشن کی اور سیف خان
لاچار ہوکر ہمراہ خدمت پرست خان کی روانہ درگاہ ہوا اور شاہجہان نی بسبب شفاعت نواب
فلک احتجاب کی قصور اوسکی معاف کیی اور قید سی رہا کر دیا اور شیر خان ضبط و نسق شہر سی فراغت پاکر
ستہا اور لوگونکی مثل میرزا عیسی ترخان اور میرزا والی وغیرہم محمود آباد مین سعادت زمین بوسی سی مشرف
ہوی اور جو تالاب کانکریہ کہ باہر شہر احمد آباد کی واقع ہی محل نزول رایات اقبال کا ہوا سات روز
وہان پر واسطی نظم و نسق ملک کی اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب پنجہزاری ذات و سوار
اور صوبہ داری ملک گجرات سی سرفراز کیا اور میرزا عیسی ترخان کو منصب چار ہزاری اور دو ہزار
سوار اور ایالت ملک پٹنہ کی عنایت کیجیا اور واسطی نظام کارخانہ سلطنت اور مصالح دولت کے
خدمت پرست خان کو کہ محرم و معتمد تہا نزدیک آصف خان کی لاہور کو روانہ کیا اور فرمان عالیشان
بخط خاص لکہا کہ ان دنون مین آسمان آشوب طلب اور زمین فتنہ جو ہی اگر داور بخش پسر خسرو اور
بہائی اوسکا اور شہریار اور فرزندان دانیال کو آوارۂ صحرای عدم کرین تاکہ دولتخواہ ہماری فکر[illegible]

اور غم سی چہوٹین تو یہہ بات صلاح وصواب دید سی قرین ہی اور نہایت مناسب ہے روز
یکشنبہ بست و دوم ماہ جمادی الاولی سنہ ایکہزار و سینتیس ہجری قدسی مین باتفاق دولتخواہان
کے بیچ دولت خانہ خاص لاہور کی خطبہ بنام شاہ جہان کی پڑہا گیا اور داور بخش کو کہ دولتخواہان
سلطنت نی واسطی شورش و فساد کی چندروز کی لیی بادشاہ کیا تہا قید کرکی بدہ کی رات
پچیسوین تاریخ ماہ مذکور کی اوسکو اور اوسکی بہائی گرشاسپ اور شہریار اور طہمورث اور ہوشنگ
فرزندان شاہزادہ دانیال کو آوارہ دشت فنا کیا کہ یہہ باغ ہستی اونکی خس و خاشاک وجود
سی پاک ہوا اسوقت مین موکب اقبال باجاہ وجلال حدود ملک رانا مین پہنچا اور رانا کرن سنگہہ
گوگنڈہ مین کہ پہلی اس سی وہ ساتہہ نام امرسنگہہ باپ اپنی سعادت آستان بوسی سی معزز
دربار سپہر اقتدار مین حاضر ہوکر زمین بوسی سی سربلند ہوا اور پیشکش لایق عزت اور شان اپنی
کے پیش کی اور سعادت جاودانی حاصل کی اور خسرو دریادل نی نوازشات شاہانہ
سی اوسکو مفتخر اور سرفراز کرکے ساتہہ خلعت فاخرہ اور شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ و فیل خاصہ ساتہہ
اسباب اور سامان طلائی و نقرئی کی عنایت فرمایا اور دہگدگی لعل قطبی کی کہ تین ہزار
روپیہ کی تہی اوسکو بخشی اور پرگنات جاگیر اوسکی کو بدستور سابق رکہا اور اوپر کنارہ کول
ماندل کی جشن مبارک وزن شریف سال شمسی سینتیسوان عمر ابد پیوند کا ہوا اور ستہوین
جمادی الاولی کو نواح دار البرکت اجمیر مخیم خیام سپہر احتشام عسکر ظفر قرین کا ہوا اور بادشاہ دریا
دل موافق آئین اپنی جد بزرگوار جلال الدین محمد اکبر شاہ کی پیادہ پا واسطی زیارت مزار حضرت
سید الاولیا کی گیی اور آداب زیارت کی ادا کرکے خیرات و انعامات وہان لوگون کو سرفراز و شادکام

کیا اور ایک بہت بڑی مسجد بنوانے کا حکم کیا کہ سنگ مرمر سے چند دنون مین اسکو کاریگران چابکدست
تیار کرین اور موافق درخواست مہابتخان سپہ سالار کے صوبہ اجمیر اوسکی جاگیر مین مقرر کرکے عازم دار
الخلافت ہوئے اثناء راہ مین خان عالم اور مظفر خان معموری اور بہادر خان اوزبک اور راجہ
جی سنگھہ اور رای سنگھدلن اور راجہ بہارت بندیلہ اور سید ہوہ کاری اور علاوہ انکے اور بندہای شاہی نے
حاضر دربار ہوکر آستان بوسی سے سربلندی پائی اور شب پنجشنبہ چھبیسوین جمادی الاولی کو باہر دار الخلافہ
اکبر آباد کے نورجہان بیگم کے باغ مین رونق افروز ہوئے قاسم خان حاکم اکبر آباد نے سعادت زمین
بوس حاصل کی صبح کو کہ روز پنجشنبہ تہا با دولت و اقبال اورنگ بادشاہی کی ہاتھی پر سوار ہوے
اور زر سفید و سرخ دو تنخواہان شاہی بہین ولیارسے پہنکتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے اور دامن مراد
اہل حاجت کو گوہای مقاصد سے مالامال کیا

جلوس شاہ جہان غازی اورنگ سلطنت

جو ساعت جلوس میمنت مانوس کی روز دوشنبہ ستائیسوین ماہ جمادی الاخری کی مقرر ہوئی تہی اسلئے
دولتخانہ ایام شہزادگی مین تشریف لے گئے اور وہان اوس منزل کامرانی و شادکامی مین مقام کیا اور
تاریخ مذکور کو سوار سمند اقبال و دولت ہوکر قلعہ مبارک مین داخل ہوئے اور بیچ دولتخانہ خاص و عام کے
سریر سلطنت کو ساتھہ جلوس اشرف کی بلند پایگی بخشی اور خطبہ و سکہ بنام نامی و القاب گرامی مزین ہوا
اور طغرائی غرائی شاہجہانی فرامین دولت یہہ لکہا گیا ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی
شاہ جہان بادشاہ غازی اور جہان از سر نوجوان اور عالم این و امان ہوا

تمت الکتاب بالخیر بعون اللہ تعالی

چندی از اشعار حلاوت آثار مؤلف این کتاب حکیم سید احمد علی متخلص به سحاب هدیهٔ طبائع فرا
منابع موزون طبعان دقیقه رس و شاعران صحیح نفس بطریق خاتمه الحاق کرده شد که آنچه در سوالف
ایام و حال در مدائح سروران این کشور اسلام با اجلال چکیده خامه رعت شمامه شده بودند از انجمله قصیدهٔ دست
در مدح جناب نواب معلی القاب وزیر الدوله امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بهادر مرحوم
و مغفور مشتمل بر عرض حوائج و شکایت تهیدستی با امید انجاح مرام و درستی

قصیدهٔ ذو مطلعین

بجان رسوی بهان کشیم از پریشانی
بیا [illegible]

ز بس بضعف و نقاهت که دیده‌ام گشت
گمان بجسم شود مهرهٔ سلیمانی

مقدمات غلاحت که میدهم ترتیب
نتیجه بر نهد دیگر از پشیمانی

معالجی نتوان یافت اندرین عالم
که بخت را ز سبات آورد به یقظانی

برنگ آبله بر پای هر که افتادم
نیاز من شده سرمایهٔ گرانجانی

شب فراق عزیزان به تیرگی روز است
دمی به تیره شبم گر شوی خرامانی

به بزمگاه جهانم بجای حلهٔ عیش
ترانه دوخت بجسم لباس عریانی

بریش خاطر اگر مرهم از فلک خواهم
کند بزخم دلم سرنگون نمک دانی

سوای صفر نشد بهره‌ام ز مشتی فیض
اگر بلوح جبینم کند قلم رانی

بجست و جوی سعادت چو دیده باز کنم
نظر برون نخرامد ز بار حیرانی

نگاه ثبت مطالب ز فکر پیچاپیچ
خط شکسته بود نامه‌ام اگر خوانی

زنسبا لشکر غم تاخت بر سر خاطر
بلطف نماند متاعی سواے حیرانی

بهار گر بگلستان من کند سازد
بجای گل بدماند گل مغیلانی

زعقدها که به تقدیرم از فلک افتاد
بحل شوند بجز ناخن جهان بانی

رئیس کشور دولت که چاکران درش
عطا کنند بمردم خطاب خاقانی

شوند دامن آمال مردمان پر زر
چو آستین کرم بر جهان بیفشانی

هر آنکه بهره ز لطف تو بر دمی شاید
به نیم جو نخرد حاصل بدخشانی

رخ تو بر روح فزاید بخستگان ستم
که [illegible] از خجالت [illegible] به [illegible]

بمهر رای تو سنجیدم و بدل گفتم
چه نسبت ست بمهتاب ورز نورانی

بعهد دولت جمشید و عهد دولت تو
تفاوت بود از کفر تا مسلمانی

عزیز مصر سخاوت ترا از ان گویم
که خلق نام تو کردند یوسف ثانی

وزیر دولت و دنیا رحیم عالمیان
که آیتی ست وجودش ز لطف سبحانی

جمال یوسف و علم و شجاعت حیدر
شده نصیب تو اینک ز فضل یزدانی

چو پیشوای تو آمد محمد مرسل
بپای بوس تو گردید مفتخر جانی

رسید وقت که اینک بر ابلق ایام
نشینی از پی تسخیر ملک آبائی

ز سهم آب حسامت فلک همی ریزد
شرر بخرمن آمال [illegible] و جانی

سزد بمدح تو از آب زر رقم سازم
قصیده که چنین ست مطلعش ثانی

مطلع ثانی

رخت چو خاطر دین پروران به نورانی ... گرفت چو دیده عاشق بگوهر افشانی

بمدحت رایت چو خامه بگرفتم ... فزود از ید بیضا بدم تابانی

ز کلامت نشد همه تحریر ... که خامه گشت نی شکر گلستانی

پیاده به پشت براه ترک فلک ... بهر جهت پی تسخیر اسپ میرانی

برفع قصر جلالت دل ستم کیشان ... بجای سنگ سزد پایه پایه بنشانی

عصاست خامه بدست تو از پی یاران ... کند بکار عدوی تو کام ثعبانی

شکفتگی شده چندان بروزگار تو عام ... که غنچه ناشده گلها کنند خندانی

زدود صیقل عدل تو زنگ ترس چنان ... که منعدم شده صفوت ز روی نصرانی

بساط قصر تو زیبد ز اطلس گردون ... فروغ بزم تو شمع عذار خوبانی

صفای طبع تو ضدیت از جهان برداشت ... جلیس سایه شود آفتاب تابانی

زمین به بوسه نعل سم سمند تو شد ... چنان رفیع که گشته سپهر کیوانی

ز العدل لم مثالت تجد امثال ... پی ثبوت ندارد دلیل ادعایی

بود بذات تو ظاهر که کلی اقبال ... چو مهر منحصر آمد بفرد وحدانی

بعالم از پی آغاز دولت دارد ... قضا به بخت عدویت حلول سریانی

بمنبری که توان خواند خطبه ثنا ات ... سزد ولیکنش اندیشه پایه بالایی

سحر بمسند خاور از آن نشیند مهر ... بر آستان تو هر شب که سود پیشانی

نه قبله گویم و نی کعبه خوانمت زان رو ... که سجده گاه مرادی و کعبه جانی

زصیت عدل تو کاهید پایهٔ تشویش | جهان که زلف ندارد هوای طولانی

جهان بعهد رفاه تو آنقدر آسود | که نیست گشت ز گیسو نشان پیچانی

فروغ رای تو زیب از یکه معنی | ز نور روی تو روشن سرای امکانی

حباب وار ز دریا گهر برون آید | بقدر وسع کرم از تو دامن افشانی

نسیم زلف تو گر صبحدم صبا نبرد | ز عطر بهره نیابد گل خیابانی

سخن به نسبت مدحت بلند شد چندان | که کرد لاف مساوات بخت سلطانی

گر بروی تو لاف فروغ زد مهتاب | که داد آتش خجلت تنش بنذر و بانی

تهمتنان جهانت چو زال پیش آیند | تو هر طرف که بنصرت سمند میرانی

تنت ز جود و شجاعت درایت و همت | بعرصه گاه جهان یافت فرح ارکانی

بیا بحجلهٔ خاطر که در دلم بینی | هزار شاهد معنی بنار پستانی

بکام ما نرسد ناشکر بشیرینی | ز بسکه یافته شهرت بشکر افشانی

ز فیض خاطر بیضای من بود که سحر | چنین باهل جهان دم زند ز نورانی

ز آب گوهر نظم بدیع من شاید | که فیضی آب شود از گداز حرمانی

اگر به نزهت گلزار طبع من بیند | چو لاله داغ خورد نخلبند شروانی

چهار عنصر و نه آسمان و سته جهات | موافق اند بعزمت بعیش یالانی

بنظم من نرسد نظم انوری بشنو | که هست دعوی ما را خجسته برهانی

به نظم اوست حلاوت نه شکر طبعش | نه چون حلاوت نظم ز مدح سلطانی

منم که ملک معانی گرفت خامهٔ من — برید تیغ زدم لوای سحبانی
سخن دراز بمدح سخن ازان آمد — که مدح تست برین نظم آفرین خوانی
زخوف آنکه بطبع تو تا گران نبود — سخن دراز نگویم ز فکر عمانی
کنون زبان بدعای تو میکنم مشغول — که بحر وصف تو هرگز نداشت پایانی
جبین خامه بود تا بصفحهٔ اوراق — بسجده پیش خداوند السنی و جانی
زمهر خوان تو بادا صحیفهٔ اقبال — فروغ یاب بعالم چو مهر نورانی

قصیده دیگر در مدحت نواب عظمت قباب جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر صولت جنگ محتوی بر مضامین تعزیت و تهنیت

سحر بگوش من این مژده ناگهان آمد — که روزگار بکام جهانیان آمد
طلوع صبح امید ست انبساط کنید — که شب ملال شد و روز شادمان آمد
رسید عهد تماشای عارض گلزار — هزار بر سر هر شاخ خطبه خوان آمد
اگر دل از خلش خار در جهان خون شد — بهار از سر نو زیب بوستان آمد
گر از تطاول غم بود جان اشرف هلاک — چه غم که بخت بامداد مهربان آمد
چو رفت آب ز جو خوف تشنه کامی نیست — که چشمه سار بقا راحت روان آمد
زمانه نیست گر از نوش و نیشتر خالی — چه رنج نیش کزو نوش جاودان آمد
حدیث شکوهٔ ایام بر مخوان گر دهر — نوید عیش و دوامت چو در میان آمد
بشکر گوش و جبین را بسجده بند طراز — که ساز و برگ طرب بهر انس و جان آمد

بچاره سازی انعام حق تماشا کن — چه سودهاست که در جیب هر زیان آمد
ز بس نشاط که جا کرد در دل مردم — سخن بقهقهه هر دو شش از دهان آمد
گذشت بیبر دی و در رسید اسفندار — بعندلیب بگو اینکه دور آن آمد
مئی سرور چکد جای زر ز سر خار — نوید وصل ز جانان بسوی جان آمد
ز بسکه رنگ طرب ریزد آسمان بر خاک — بجای برگ گل از شاخ بوستان آمد
بهر بهانه عشرت هر آنچه بود امروز — بصرف بارگه سرور جهان آمد
قدر شناس سخن عارف رموز خرد — که رمزهای نهان بر دلش عیان آمد
مطیع شرع و مطاع جهان محمد علی — که فخر خانی ازین نام در بیان آمد
بیا بمسند عزت نشین که بهر نثار — فلک ز گوهر انجم بر آستان آمد
زر از زمین و گل از باغ و گوهر از دریا — ز کوه لعل و دعا از سر زبان آمد
ثنا از وجود تو زیبنده مسند دولت — چنان که خلق ز جود تو کامران آمد
چرا زمانه نخندد چو گل ز فیض نسیم — که چون تو سرور فرخنده و جوان آمد
دو و د نخیل تو گردون چو چاکران شب و روز — که پای قدر تو بر فرق فرقدان آمد
کلید کار بدست تو داده اند امروز — بر آر کار که کار خدایگان آمد
بلطف کوش و مدارا و داد خلق بده — که خلق گله وجود تو چون شبان آمد
بحلم ساز و کرم ورز و مهربانی کن — چو کارساز جهان بر تو مهربان آمد
ز صیت عدل تو گم گشت نام جور از دهر — چنانکه کبک بشاهین هم آشیان آمد